مرکز علوم اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

ماہوار رسالہ

دارالعلوم

زیر نگرانی

حضرت مولانا محمد طیب صاحب مدظلہ

مہتمم دارالعلوم دیوبند

مرتبہ

عبدالوحید غازیپوری

[illegible]

نمبر شمار	نمبر رسید پختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید پختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۸۷۷	۱۰۱۶۲	شیخ چھیدا مہر بخش صاحب کرتپور بجنور	۵۰	زکوٰۃ	۹۰۶	۱۰۳۰۶	شیخ محمد اکرم صاحب گھمیانہ	عہ	عطاء بہی خواہ
۸۷۸	۱۰۱۶۳	عبدالرزاق صاحب شیخ مومن سنسارپور کہری کیکوٹ	عہ	عطاء	۹۰۷	۱۰۳۱۳	مہتر پیر بخش صاحب محلہ سیوان والا "	عہ	"
۸۷۹	۱۰۱۶۴	حکیم حافظ حفیظ اللہ صاحب بنارس	عہ	زکوٰۃ	۹۰۸	۱۰۳۱۹	شیخ میاں امیر الدین صاحب "	عہ	"
۸۸۰	۱۰۱۶۵	محمد اسمٰعیل صاحب کلانہ مرچنٹ "	عہ	"	۹۰۹	۱۰۳۲۳	منظور احمد صاحب قانونگو "	عہ ۳	"
۸۸۱	۱۰۱۶۸	مولانا محمد حسین صاحب ذریعہ مولوی محمد حسن صاحب جھنگ	عا	عطاء بہی خواہ	۹۱۰	۱۰۳۳۴	ملک اللہ دتہ صاحب گارڈ جھنگ "	۴	"
۸۸۲	۱۰۱۷۰	نذیر احمد خانصاحب جوڈیشل آفیسر سیہور بہوپال	عہ	"	۹۱۱	۱۰۳۳۵	محمد بخش و اللہ بخش صاحبان "	عہ	"
۸۸۳	۱۰۱۷۱	حکیم مقصود علیخاں صاحب افضل گنج حیدرآباد دکن	عہ	قرض طلبہ	۹۱۲	۱۰۳۳۶	ماسٹر محمد حسین صاحب "	عہ	"
۸۸۴	۱۰۱۷۲	ملک عبدالرحمٰن صاحب سینیر اوکیئر فرنگ لاہور	عہ	وظیفہ متوفا	۹۱۳	۱۰۳۳۷	حاجی میاں سلطان دربام صاحب "	۱۲	"
۸۸۵	۱۰۱۷۳	رشید الرحمٰن صاحب ریونیو آفیسر بجنور	عا ۱۳	رسالہ	۹۱۴	۱۰۳۳۸	میاں اللہ دین صاحب "	عہ	زکوٰۃ
۸۸۶	۱۰۱۷۵	سردار محمد صاحب گورنمنٹ کالج لاہور	عہ	قرض طلبہ	۹۱۵	۱۰۳۴۰	میاں اللہ بخش صاحب "	عہ	عطاء
۸۸۷	۱۰۱۷۸	مستری امام بخش صاحب گھمیانہ	عہ	عطاء بہی خواہ	۹۱۶	۱۰۳۴۱	ماسٹر مولانا اللہ دتا صاحب "	۸	"
۸۸۸	۱۰۱۸۳	شیخ گل محمد صاحب وکیل "	عہ	"	۹۱۷	۱۰۳۴۳	مولانا حافظ احمد شاہ صاحب سرگودہا	عا	"
۸۸۹	۱۰۱۸۴	رویل ٹریڈنگ کمپنی ۵۰-۵۶ بمبئی	عہ	عطاء	۹۱۸	۱۰۳۴۴	میاں محمد حسین صاحب محلہ ہنڈی گھمیانہ	۷	"
۸۹۰	۱۰۱۸۵	اشتیاق علیصاحب انیس جدید فتح گڈھ	عہ	قرض طلبہ	۹۱۹	۱۰۳۴۵	شیخ محمد حسین صاحب بڈھے والا "	عہ	"
۸۹۱	۱۰۱۸۶	شیخ مشتاق احمد و حبیب احمد صاحبان معرفت حافظ محمد یوسف صاحب	عہ	زکوٰۃ	۹۲۰	۱۰۳۴۸	حاجی محمد حسین صاحب کلرک "	عہ	"
۸۹۲	۱۰۱۸۸	محمد اسحاق صاحب عمرپور نواکھالی	عہ	قرض طلبہ	۹۲۱	۱۰۳۴۹	شیخ چراغ علیصاحب منیجر "	عا	"
۸۹۳	۱۰۱۸۹	کریم الدین بدرالدین صاحبان کھاتولی مظفرنگر	عہ	"	۹۲۲	۱۰۳۵۱	شیخ اللہ دیا صاحب تاجر سوت "	۴	"
۸۹۴	۱۰۱۹۰	عبدالرزاق صاحب تیس ہزاری دہلی	عہ	"	۹۲۳	۱۰۳۵۳	ڈاکٹر محمد حسین صاحب سکنہ لاہور مقیم "	عہ	"
۸۹۵	۱۰۱۹۱	فاضل طب محمد عبداللہ صاحب امرتسر	عا	زکوٰۃ	۹۲۴	۱۰۳۵۵	میاں شیخ خدا بخش صاحب سوداگر "	عا	"
۸۹۶	۱۰۱۹۲	مولوی محمد چراغ صاحب صدر مدرس گوجرانوالہ	عہ	"	۹۲۵	۱۰۳۶۱	حاجی محمد دین صاحب ذریعہ حاجی فضل دین صاحب دہلی	۱۰	زکوٰۃ
۸۹۷	۱۰۱۹۳	مولانا محمد جلیل صاحب "	عہ	قرض طلبہ	۹۲۶	۱۰۳۶۲	حاجی رحیم الدین و ممتاز الدین صاحبان بیماران "	عہ	"
۸۹۸	۱۰۱۹۲	منشی محمد حنیف صاحب نینڈو بجنور	عہ	زکوٰۃ	۹۲۷	۱۰۳۶۳	شیخ نصیر الدین صاحب "	عہ	"
۸۹۹	۱۰۱۹۵	امام الدین صاحب کانسٹبل کراچی	عہ	"	۹۲۸	۱۰۳۶۴	معرفت " منجانب والدہ امت القدیر "	عہ	"
۹۰۰	۱۰۱۹۶	منشی سخاوت حسین صاحب سہنپور بجنور	عا	"	۹۲۹	۱۰۳۶۵	شیخ محمد ابراہیم صاحب سگرٹ والے "	عہ	"
۹۰۱	۱۰۱۹۷	شیخ شمس الدین صاحب راج شاہی بنگال	عا	قرض طلبہ	۹۳۰	۱۰۳۶۶	حاجی محمد ابراہیم صاحب فتحپوری ذریعہ محمد اسمٰعیل صاحب	۱۰	"
۹۰۲	۱۰۱۹۸	ظہور الحسن صاحب محکمہ بندوبست مین پوری	عہ	زکوٰۃ	۹۳۱	۱۰۳۶۷	حاجی شمس الحق صاحب تاجر "	عہ	"
۹۰۳	۱۰۱۹۹	حکیم عبدالحی صاحب نیلا گنبد لاہور	عہ	"	۹۳۲	۱۰۳۶۸	شیخ محمد احمد صاحب ذریعہ قاری محمد عثمان صاحب "	عا	"
۹۰۴	۱۰۲۰۰	شیخ عبدالکریم صاحب سیشن جج پنشنر راجکوٹ	۱۰	تعمیر دارالطلبہ	۹۳۳	۱۰۳۶۹	شیخ محمد اسحاق صاحب عطار "	۴	"
۹۰۵	۱۰۲۰۱	میاں عنایت صاحب گھمیانہ	عہ	عطاء بہی خواہ	۹۳۴	۱۰۳۷۰	شیخ عبدالخالق صاحب ولد شیخ محمد حفیظ صاحب "	۱۰	"

رسالہ دارالعلوم دیوبند

سالانہ چندہ دو روپے

ممالک بیرون ہند سے باضافہ محصول ڈاک فی پرچہ

نصب العین

۱) تعلیمات اسلام کو سہل اور دلنشین پیرایہ میں پیش کرکے مسلمانوں میں صحیح مذہبی ذہنیت پیدا کرانا۔

۲) اسلام کے قدیم وجدید مخالفوں کے حملوں کی بطریق احسن مدافعت کرنا۔

۳) دقیق علمی مسائل کے متعلق علمائے دیوبند کے محققانہ مقالات پیش کرنا۔

۴) حالات دارالعلوم سے معاونین ومتوسلین دارالعلوم کو باخبر رکھنا۔

702

35722

فہرست مضامین

جلد (۲) | بابت ماہ محرم وصفر ۱۳۶۱ھ | شمارہ (۱)

شمار	مضمون	صاحب مضمون	صفحہ
۱	رشحات	مرتب	۱ و ۲
۲	تفسیر سورۂ فیل	حضرت مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند	۶
۳	دارالعلوم کے بانی کی کہانی	حضرت مولانا سید مناظر احسن صاحب گیلانی	۲۴
۴	عدیم الفرصتی (نظم)	جناب اطہر صاحب قاضی مبارکپوری	۳۷
۵	قصیدہ مناجاتیہ (عربی)	جناب مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی مدرس دارالعلوم دیوبند	۳۸
۶	فقہ حدیث کی نظر میں	جناب مولانا سید محمد یوسف صاحب بنوری استاذ حدیث جامعہ اسلامیہ ڈابھیل	۴۲
۷	تحمید (نظم)	جناب خیری صاحب قاسمی غازی پوری	۵۴
۸	محدثین پر سلطنت کی ہواخواہی کا الزام	جناب مولانا حبیب الرحمن صاحب اعظمی صدر مدرس مدرسہ مفتاح العلوم مئو	۵۵
۹	نقد وتبصرہ	مرتب	۶۰
۱۰	حسابات دارالعلوم	دفتر محاسبی دارالعلوم دیوبند	۷۰
۱۱	روئداد سالانہ دارالعلوم دیوبند	حضرت مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند	۱ تا ۳۲ (ضمیمہ)

ضروری اطلاع

(۱) براہ کرم خط وکتابت اور ترسیل زر کے ساتھ اپنے پتہ کی چٹ کا نمبر ضرور تحریر فرمائیں۔

(۲) ہر ماہ کا رسالہ آیندہ ماہ کے پہلے ہفتہ میں شائع ہوجایا کرے گا اور دوسرے ہفتہ تک رسالہ آپ کے پاس نہ پہونچے تو دوبارہ طلب فرما سکتے ہیں۔

(۳) چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں، وی پی طلب کرنے میں جانبین کا نقصان ہے۔

(۴) دارالعلوم کے اصلاحی وتبلیغی مضامین کو دوسروں تک پہونچانے کی سعی فرماکر دوگونہ اجر حاصل کریں۔

ناظم ومرتب رسالہ دارالعلوم دیوبند۔

(تمام عبدالوحید غازیپوری طابع وناشر محبوب المطابع برقی پریس دہلی میں طبع ہوکر دارالعلوم دیوبند سے شائع ہوا۔)

نمبر شمار	نمبر رسید پختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید پختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۰۵۱	۱۰۴۰۴	دوست محمد صاحب سوداگر پارچہ ریاست بہاولپور	۵	زکوٰۃ	۱۰۷۲	۱۰۴۳	قاضی عبدالحفیظ صاحب مقام راتنگر ضلع بارہ بنکی	۴	عطائے خواہ
۱۰۵۲	۱۰۴۰۵	محمد عبدالحق صاحب عباسی "	۵	تعمیر دارالطلبہ	۱۰۷۳	۱۰۴۳۶	مولوی تاج محمد صاحب بڑاگاؤں گونڈہ	۵	قرض طلبہ
۱۰۵۳	۱۰۴۰۶	انجینیل مہرالٰہی بخش صاحب وزیر تعلیم کراچی	۵	زکوٰۃ	۱۰۷۴	۱۰۴۳۷	عبدالرحمٰن خانصاحب مقام راتنگر بارہ بنکی	۵	کتب وقفی
۱۰۵۴	۱۰۴۰۷	قادر بخش صاحب ہیڈ ماسٹر ملتان	۵	"	۱۰۷۵	۱۰۴۳۹	ڈاکٹر محمد رفیق صاحب ریاست ناپارہ بہرائچ	۵	عطاء "
۱۰۵۵	۱۰۴۰۸	محمد حنیف صاحب آگرہ روڈ مغربی خاندیس	۵	عطاء	۱۰۷۶	۱۰۴۵۰ الف	عبدالقادر صاحب " "	۸	" "
۱۰۵۶	۱۰۴۰۹	حاجی محمد عمر صاحب کلرک کراچی	۵	زکوٰۃ	۱۰۷۷	۱۰۴۵۱	نواب الدین صاحب لاہور	۸	زکوٰۃ
۱۰۵۷	۱۰۴۱۰	نبی بخش صاحب مرسلہ " "	۵	"	۱۰۷۸	۱۰۴۵۲	احمد دین صاحب اینڈ سنز امرتسر	۵	عطاء
۱۰۵۸	۱۰۴۱۱	محمد عبدالحق صاحب " "	۵	"	۱۰۷۹	۱۰۴۵۳	محمد محبوب الرحمٰن صاحب لاہور	۵	زکوٰۃ
۱۰۵۹	۱۰۴۱۳	چودھری فتح الدین صاحب ریٹائرڈ گوجرانوالہ	۵	تعمیر دارالطلبہ	۱۰۸۰	۱۰۴۵۴	مولانا فضل الرحمٰن صاحب مدرس بیدر نظام اسٹیٹ	۵	قرض طلبہ
۱۰۶۰	۱۰۴۱۴	حاجی عبدالبشیر صاحب سکنہ بمباڑی۔ سلہٹ	۵	عطاء	۱۰۸۱	۱۰۴۶۳	مستری محمد شفیع صاحب۔ کہیالی۔ گوجرانوالہ	۱	عطائے خواہ
۱۰۶۱	۱۰۴۱۵	منشی طفیل احمد صاحب خورجہ بلند شہر	۱	"	۱۰۸۲	۱۰۴۶۵	محمد حنیف صاحب " "	۱	"
۱۰۶۲	۱۰۴۱۶	عبدالستار صاحب " "	۱	"	۱۰۸۳	۱۰۴۶۶	چودھری عطاء الٰہی صاحب " "	۵	" "
۱۰۶۳	۱۰۴۲۱	تجمل الحسین ڈرائیور بڑگاؤں۔ گونڈہ	۸	عطائے خواہ	۱۰۸۴	۱۰۴۶۷	میاں چودھری بہاول بخش صاحب حافظ آباد	۵	" "
۱۰۶۴	۱۰۴۲۲	محمد اسحاق صاحب امام مسجد " "	۸	"	۱۰۸۵	۱۰۴۶۸	" حاجی عبدالرحیم صاحب چنیوٹ	۱	زکوٰۃ
۱۰۶۵	۱۰۴۲۳	محمد حفیظ اللہ صاحب گھاگرا گھاٹ بہرائچ	۵	"	۱۰۸۶	۱۰۴۶۹	حاجی محمد حسین دوست محمد کمپنی "	۱	"
۱۰۶۶	۱۰۴۲۴	محمد ابراہیم خانصاحب۔ راتنگر۔ بارہ بنکی	۴	"	۱۰۸۷	۱۰۴۷۰	میاں بہاول دین صاحب۔ کہیالی گوجرانوالہ	۵	"
۱۰۶۷	۱۰۴۲۵	ماسٹر قاسم علیصاحب " "	۱	"	۱۰۸۸	۱۰۴۷۱	عبدالقادر صاحب قریشی " "	۵	" "
۱۰۶۸	۱۰۴۲۶	" مبارک علی صاحب ہیڈ ماسٹر " "	۴	"	۱۰۸۹	۱۰۴۷۶	سبط عباس صاحب بہرائچ	۴	عطائے خواہ
۱۰۶۹	۱۰۴۲۷	منشی مقصود خانصاحب " محرر " "	۵	"	۱۰۹۰	۱۰۴۷۷	ایک صاحب خیر "	۲	" "
۱۰۷۰	۱۰۴۲۸	حکیم محمد فاروق صاحب سلطانپور " "	۵	"			میزان		
۱۰۷۱	۱۰۴۲۹	ایم شمس الدین صاحب داروغہ " "	۱	"					

فہرست کتب وقفی و اشیاء متفرق!

موصولہ ماہ شوال ۱۳۶۱ھ

نمبر شمار	نمبر رسید پختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	تفصیل اشیاء
۱	۳۵۸	جناب اشفاق احمد صاحب قرم مختار احمد صاحب اینڈ برادرس عالم گنج پٹنہ	لنگی چوخانہ ایک عدد۔ پارچہ قمیص ایک عدد
۲	۳۵۹	منجانب دائرۃ المعارف عثمانیہ حیدرآباد۔ دکن	منتظم از جلد ۱ تا ۱۰۔ ایک ایک جلد فہرست منتظم جلد ۱۰ و ۱۱ ایک ایک جلد

رشحات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہنامہ "دارالعلوم" کا اجراء ایسے پر آشوب زمانہ میں ہوا جب نہ صرف ملک کی اقتصادی پریشان حالی ترقی پذیر افلاس اور ضروریات زندگی کی حد درجہ گرانی کی وجہ سے بلکہ اس سے بھی زیادہ کاغذ کی قیمت میں بے شمار اضافہ ہو جانے اور پھر اس پر بھی کاغذ کے کمیاب بلکہ نایاب ہونے کی وجہ سے وہ صحائف و جرائد بھی جو سالہا سال سے اپنی بنیادیں مضبوط بنانے میں مصروف تھے یا تو بالکل بند ہو گئے یا انھیں اپنا صوری معیار اتنا پست کر لینا پڑا کہ اب ان کا بیک نظر پہچاننا بھی دشوار ہو گیا ہے۔ لیکن اس کے باوجود وہ موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا ہیں اور انھیں یہ اطمینان نصیب نہیں ہوا کہ وہ اس زبون حالی میں بھی اپنی زندگی کو باقی رکھ سکیں گے یا نہیں۔ ایسے نازک حالات میں کسی نئے رسالہ کے جاری ہو کر قائم رہنے کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ لیکن جب ہم دیکھتے ہیں کہ آپکا "دارالعلوم" انھیں حالات میں منصۂ وجود پر آیا۔ اور پہلے دن اس نے جس حیثیت میں اپنا تعارف کرایا تھا اخیر تک کسی ادنیٰ نقص اور تغیر کے بغیر اُسے باقی بھی رکھا۔ اسی کے ساتھ اس کی اشاعت کا تسلسل بھی اس طرح قائم رہا کہ عام دستور کے مطابق کسی ایک نمبر کے لئے بھی اُسے اپنے قارئین سے عدم اشاعت کا عذر نہیں کرنا پڑا تو بیساختہ ہماری زبان سے نکل جاتا ہے کہ

ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء

حق یہ ہے کہ "دارالعلوم" کا اس طرح برابر شائع ہوتے رہنا اور کامیابی کے ساتھ ایک صعب و دشوار سال سے گذر کر دوسرے صعب تر سال میں قدم رکھدینا اللہ تعالیٰ کے فضل اور صرف اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوا ہے۔

ہمیں یقین ہے کہ جس اللہ نے پچھلی منزل کی مشکلات راہ کو اپنے فضل سے ہمارے لئے آسان کر دیا تھا وہی اس دوسری منزل کے راستہ سے بھی موانع کو دور فرما کر ہمیں خدمت دین کا موقع بخشیگا۔ اور ہم "دارالعلوم" کے معیار کو پست کرنے کی بجائے بلند کرتے ہوئے آگے بڑھتے رہیں گے۔

نمبر شمار	نمبر رسید تحفہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	تفصیل اشیاء
۲	۳۵۹	منجانب دائرۃ المعارف حیدرآباد دکن	میزان الحکمت - کتاب الخلیل - اعتبار - احکام الوقف - مراۃ الجنان - نزہتنا الخاطر - رسائل تسعہ - اربعین - سباحت شرقیاول - ازمنہ وامکنہ - فضیلت العلم - حصول الحکم - عدد ایک جلد زیتون الکبیر - اثبات المفارقات - تعلیقات - تحصیل السعادۃ - سیاسیات المدنیہ - رسائل ابن ایک جلد تنقیح المناظر - تذکرۃ السابق - کتاب الفلاحت - الغایق - فہرست حمیرہ - امال ابن الشجری - مثلث ایک جلد مقامات الدکینہ - تحفہ نظامیہ - المنحۃ السراء - مقالہ ازمیریہ - مقالہ تاریخیہ - مناظرات - المنطق جدید ایک جلد اصلاح - انباط المیاہ - تاریخ کبیر جلد ۷ قسم اول - کتاب الکنی بخاری -
۳	۳۶۰	جناب حاجی حافظ محمد اسمٰعیل صاحب بلیماران دہلی	کتاب روح القرآت فی العشرۃ المتواترات - ایک جلد
۴	۳۶۱	جناب حاجی محمد شیر صاحب قصبہ کاندہلہ مظفرنگر	التعلیق الصبیح علی مشکوۃ المصابیح ہر چہار جلد -
۵	۳۶۲	امام مسجد موضع سری کلاں ضلع سہارنپور	گندم ایک من پختہ
۶	۳۶۳	جناب عبداللہ صاحب رام پور "	" "
۷	۳۶۴	امام مسجد موضع امرپور " "	" پندرہ سیر
۸	۳۶۵	" " " شیرپور " "	" ۲۰ سیر
۹	۳۶۶	جناب قاضی احتشام الدین صاحب " "	" ۲۰ سیر
۱۰	۳۶۷	" مولوی حکیم طیب صاحب " "	" ۲ من پختہ
	۳۶۸	شیخ احسان الحق صاحب وغیرہ باشندگان - رامپور	گندم

۳ جلد ۱۱

میزان آمدنی دوامی و اوقات	الصمالیہ	
" " " بہی خواہان	السمالیہ	
" " " عمومی	سمالیہ	
" " " بلارسیدات	صمالیہ	
میزان کل	سمالیہ	

نوٹ :- تمام حسابی اندراجات حتی الوسع پوری صحت کے ساتھ کئے جاتے ہیں پھر بھی اگر کوئی غلطی رہ جائے تو اس سے ہمیں مطلع فرماکر شکریہ کا موقع دیں اگر آپنے اسی ماہ میں دارالعلوم کی کوئی امداد فرمائی ہے اور آپ کا نام اس فہرست میں نہیں ہے تو آئندہ ماہ کے پرچہ کو ملاحظہ فرمائیں :-

حب سیمین یہ گولیاں اُن لوگوں کے لئے اکسیر ہیں جو آئے دن نزلہ، زکام، کھانسی میں مبتلا رہتے ہوں اور جنکا دماغ اتنا کمزور ہوگیا ہو کہ جہاں ذرا سی بے اعتدالی ہوئی چھینکیں آئیں اور نزلہ نے آدبایا، سینہ پر بلغم جم گیا کھانسی ہوگئی اور سانس تنگی سے آنے لگا دماغی کام کرنے والے اگر ان گولیوں کا صرف ایک کورس استعمال کرلیں تو وہ نہ صرف دماغ میں بلکہ اپنے سارے بدن میں ایک نئی زندگی محسوس کریں گے - چالیس دن کی دوا کی قیمت چار روپے (للحہ) - علاوہ محصول ڈاک } پتہ :- صدیقی دواخانہ - نورگنج دہلی

صحت دماغ کیلئے بیش بہا تحفہ ہمارے زیر نگرانی روغن حیات دماغ اور عطر بارسنگھار و عطر روح افزا و زعفرانی حنا اور عطر فتنہ تیار کیا جاتا ہے - جو اپنی خوبی کی وجہ سے کافی شہرت حاصل کرچکا ہے - اس مائش شرط ہے :-

محمد ایوب حافظ محمد ذکریا تاجران عطر و تیل بلوا گھاٹ جونپور

ہمیں اپنی کمزوریوں اور ناتوانیوں کا روز اول بھی اعتراف تھا اور آج بھی ہے، ہم نے اس وقت بھی اپنے قادر و توانا خدا سے طاقت اور اہلیت کی التجا کی تھی اور آج بھی اسی سے قوت و توفیق طلب کرتے ہیں۔ یختص برحمتہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔

گذشتہ سال جن جلیل القدر علماء نے ہماری قلمی اعانت فرمائی اور صفحات "دارالعلوم" کو اس قابل بنایا کہ وہ لوگوں کی ہدایت کا ذریعہ بن سکیں ان میں خصوصیت کے ساتھ حسب ذیل حضرات ہمارے دلی شکریہ کے مستحق ہیں۔

حضرت مولانا محمد طیب مہتمم دارالعلوم دیوبند۔ حضرت مولانا مناظر احسن گیلانی صدر شعبۂ دینیات جامعہ عثمانیہ و رکن مجلس اعلیٰ دارالعلوم دیوبند۔ جناب مولانا سید محمد یوسف بنوری (فاضل دیوبند) استاذ حدیث جامعہ اسلامیہ ڈابھیل۔ جناب مولانا محمد ادریس کاندھلوی مدرس تفسیر دارالعلوم دیوبند اور جناب مولانا محمد اصغر حسین (فاضل دیوبند) پرنسپل مدرسہ اسلامیہ شمس الہدیٰ پٹنہ۔

اللہ تعالیٰ ان حضرات کو جزائے خیر دے اور ان کے علم کو اپنے بندوں کے لئے اس سے بھی زیادہ نافع بنائے۔ امید ہے دوسرے صحیح العقیدہ ارباب علم بھی ہمیں اپنے مقالات کی اشاعت کا موقع دیکر شکر گذار بنائیں گے

"دارالعلوم" کے متعلق بعض دوستوں کو یہ شکایت ہے کہ اس میں بہت سی وہ خصوصیات موجود نہیں ہیں جو ملک کے چند مخصوص علمی رسالوں میں ہیں۔ یعنی اس میں مضامین کے ساتھ ساتھ دارالعلوم کی آمدنی کی فہرست اور دارالعلوم کے دوسرے کوائف بھی ہوتے ہیں۔ دارالعلوم کا حجم ان مخصوص علمی رسالوں کے مقابلہ میں کم ہوتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

ہمارے خیال میں یہ شکایات بعض دوستوں کو اس وجہ سے پیدا ہو رہی ہیں کہ انھیں اپنے ماہنامہ کا صحیح نصب العین سمجھنے میں مغالطہ ہوا ہے۔ اور وہ یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ "دارالعلوم" کا نصب العین بھی بعینہ وہی ہے جو ان بعض رسالوں کا ہے جنھیں آجکل خاص علمی رسالہ کہتے ہیں۔ اس نقطۂ نظر سے قدرتی طور پر ان کی خواہش ہوتی ہے کہ ماہنامہ "دارالعلوم" میں بھی وہ تمام خصوصیات جمع ہوں جو ان رسالوں میں ہیں بلکہ وہ انسے بھی کچھ بالاتر ہو۔

بلاشبہ یہ خواہشیں بہت مستحسن ہیں اور ہم دل سے ان کی قدر کرتے ہیں۔ لیکن اسی کے ساتھ یہ عرض کر دینا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ انھوں نے ماہنامہ دارالعلوم کی صحیح حیثیت کو نہیں سمجھا ہے۔ ہم نے "دارالعلوم" کے پہلے ہی شمارہ میں اس کی حیثیت کو واضح کر دیا تھا کہ وہ اسلام کی صحیح تعلیمات کو پیش کرنے کے ساتھ ہی ساتھ دارالعلوم دیوبند کے ضروری حالات، اسکی اہم خدمات، اس کے فضلاء، منتسبین اور بہی خواہوں کی

اسلام اور بحث ونظر کی آزادی

(از جناب مولانا اصغر حسین صاحب پرنسپل مدرسہ اسلامیہ شمس الہدیٰ پٹنہ)

قرآن پاک نے عموماً عالم طبیعات کی طرف نظر و فکر کرنیکی توجہ دلاکر اور خصوصاً اہل فہم و تفقہ کو نظام معاملات اور فروع عبادات کے بارے میں استنباط احکام کی اجازت دیکر ادبی ترقیات کی کلید مسلمانوں کے ہاتھ میں دیدی۔

افلا ینظرون الی الابل کیف خلقت والی السماء کیف رفعت۔ والی الجبال کیف نصبت۔ والی الارض کیف سطحت (سورۃ الغاشیہ)

کیا وہ اونٹوں کی طرف نظر نہیں کرتے کہ کیسے پیدا کئے گئے ہیں۔ اور آسمان کی طرف کہ کیسا بلند کیا گیا ہے۔ اور پہاڑوں کی طرف کہ کیسے کھڑے کئے گئے ہیں اور زمین کی طرف کہ کیسے بچھائی گئی ہے۔

واذا جاءھم امر من الامن او الخوف اذاعوا بہ ولو ردوہ الی الرسول والی اولی الامر منھم لعلمہ الذین یستنبطونہ منھم (النساء رکوع ۱۱)

اور جب انکے پاس کوئی خبر امن کی یا ڈر کی پہنچتی ہے تو اسکو مشہور کر دیتے ہیں اور اگر اسکو حوالہ کر دیتے رسول اور ان میں سے سمجھدار لوگوں کے تو مصلحت معلوم کر لیتے جو مصلحت کی بات نکالتے ہیں۔

یا ایھا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تومنون باللہ والیوم الاخر (النساء رکوع ۸)

اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور جو تم میں سے اہل علم ہیں انکی۔ پھر اگر کسی چیز میں اختلاف ہو تو اسکو اللہ یعنی قرآن اور رسول یعنی حدیث کیطرف رجوع کرکے فیصلہ کر لیا کرو اگر تم اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہو۔

چنانچہ نظر و فکر کے حق آزادی نے مسلمانوں کو موقع دیا کہ خود بدولت رسالت پناہ کی حیات ہی میں فروع عبادات و نظام اجتماع کے متعلق رائے زنی اور قیاس آرائی کا جوہر دکھائیں۔ اور خود صاحب وحی الصلوٰۃ والتسلیم سے تصویب رائے کی سند حاصل کریں۔

عن ابن عمر رضی اللہ عنھما قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الاحزاب لا یصلین احدکم العصر الا فی بنی قریظۃ فادرک بعضھم العصر فی الطریق فقال بعضھم لا نصلی حتی نأتیھا وقال بعضھم بل نصلی لم یرد منا ذلک فذکر ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یعنف واحدا منھم۔ (رواہ البخاری فی باب غزوۃ الخندق)

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احزاب کے موقع میں فرمایا کہ بنی قریظہ سے اندر کوئی عصر نہ پڑھے۔ مگر راستہ میں عصر کا وقت ہو گیا تو بعضوں نے کہا کہ حکم صریح کے مطابق ہم وہیں جاکر پڑھیں گے اور بعضوں نے وقت پر نماز پڑھنے کے حکم کے ماتحت یہ خیال کیا کہ حضور کی مراد نماز سے منع کرنا نہیں ہے بلکہ جلد پہنچنا ہے اس لئے نماز پڑھ لی۔ حضورؐ سے جب اس کا تذکرہ کیا گیا تو کسی سے سرزنش نہ فرمائی۔

جنگ احد کے موقع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر ضعیف العمر صحابہ کی رائے تھی کہ مدینہ ہی میں رہکر مدافعت کیجائے مگر نوجوانوں نے اپنی آزادانہ رائے پیش کرکے اسکی ناموافقت ظاہر کی۔ چنانچہ کثرت رائے یہی ٹھہری کہ مدینہ سے باہر نکلکر مقابلہ کرنا چاہئے۔ آخر سرور عالم صلعم

دینی سرگرمیوں کی تفصیلات نیز ماہ بماہ ارباب خیر کی امدادوں کی تفصیلات بھی شائع کرتا رہے گا۔ اسی کے ساتھ ہمنے بالکل صفائی کے ساتھ یہ بھی عرض کر دیا تھا کہ اہل نظر "دارالعلوم" کو علمی جرائد کی صف میں جگہ دیں یا نہ دیں ہمیں اس سے سروکار نہیں ہم "دارالعلوم" کے لئے معیاری ہونے کی سند حاصل کرنے سے زیادہ اس کے افادہ کو عام کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ یہی اس کے اجراء کی غرض و غایت ہے۔

ان واضح اعلانات کی موجودگی میں "دارالعلوم" کے مخلص ہمدرد خود ہی فیصلہ فرمائیں کہ ان کی یہ شکایت درست ہے یا نہیں کہ یا تو "دارالعلوم" کو صرف دفتری رسالہ بنا دیا جائے اور مضامین کے حصہ کو اس سے بالکل خارج کر دیا جائے۔ یا اس میں صرف مضامین ہی رکھے جائیں تاکہ وہ "معیاری" رسالہ بن سکے۔

جو کچھ سطور فوق میں عرض کیا گیا اس کا حاصل یہ ہے کہ "دارالعلوم" کی حیثیت نہ تو محض اصطلاحی علمی رسالہ کی ہے اور نہ محض دفتری رسالہ کی۔ بلکہ اس کا مقصد علمی خدمت بھی ہے اور دارالعلوم کے حالات کی اشاعت بھی لیکن بڑی ناانصافی ہوگی اگر دارالعلوم کی حیثیت کی وضاحت کیساتھ ساتھ ہم اپنی بعض کمزوریوں کا بھی اعتراف نہ کریں یہ ایک حقیقت ہے کہ گذشتہ سال جتنے نمبر شائع ہوئے ان کے صفحات کا زیادہ حصہ حالات و حسابات دارالعلوم کی نذر کرنا پڑا۔ اور کم حصہ مضامین کے لئے دیا جا سکا۔ جس کا ہمیں بھی حقیقی احساس ہے۔ حسابی صفحات کی زیادتی اور مضامین کی کمی سے جو شکایت ہمدردان دارالعلوم کو پیدا ہوئی وہ بالکل بجا ہے۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ اس سال یہ شکایت نہ پیدا ہو سکے۔ واللہ الموفق والمعین۔

اس واقعی کوتاہی کی وجہ سے ہم اب تک بعض اہل علم کی قلمی اعانت حاصل کرنے میں بھی ناکامیاب رہے ہیں۔ امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس سال یہ کمی بھی پوری ہو جائے گی۔

ہمیں افسوس ہے کہ ہم دارالعلوم کے فتاویٰ اور بہت زیادہ عام فہم مضامین بھی شائع نہیں کر سکے جن دوستوں کو فتاویٰ اور سہل مضامین کے شائع نہ ہونے کا شکوہ ہے امید ہے کہ آئندہ انھیں بھی شکایت کا موقع نہ ملے گا۔

ہم نے ابتداءً کوشش کی تھی کہ دارالعلوم کے خصوصی معاونین کی خدمت میں رسالہ بلا قیمت حاضر ہوتا رہے۔ چنانچہ سنہ ۱۳۶۰ھ میں اس تجویز پر عمل بھی کیا گیا لیکن اب کاغذ کی گرانی نے ہمارے حوصلے پست کر دیئے ہیں اور ہم سردست اس سلسلہ کو بند کر دینے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ ہمیں دارالعلوم کے مخلص ہمدردوں سے توقع ہے کہ وہ دارالعلوم کی خالصۃً للہ جو امداد فرماتے ہیں اسے خالص اللہ ہی کے لئے رکھیں گے اور موجودہ نازک حالات میں اپنے رسالہ کا دو روپیہ چندہ علیحدہ ارسال فرما دینگے تاکہ یہ تعلق بھی بدستور قائم رہ سکے اور آپ کے تعاون سے ماہنامہ کے معیار کو بھی بلند کیا جا سکے۔

اراکین مدرسہ عربیہ "قاسم العلوم" فقیر والی ریاست بہاولپور نے خواہش ظاہر فرمائی تھی کہ ان کے مدرسہ کا

مع صحابہ کرام مدینہ سے باہر احد کی پہاڑی کے دامن میں پہنچے۔ وہیں کفار مکہ بھی پہونچ کر خیمہ زن ہو چکے تھے۔ اسی مقام میں جنگ ہوئی اور مسلمان باوجود قلت تعداد کے کامیاب ہو چکے تھے کہ ایک گھاٹی کے تعینہ دستہ کے کچھ افراد۔ دستہ کے سردار اور سپہ سالار اعظم کی خلاف ورزی کر کے فتح کو شکست سے بدلدینے کے باعث ہوئے۔ اس فتح و شکست کے قصہ کو قرآن نے بھی بیان کیا ہے۔

ولقد صدقکم اللہ وعدہ اذ تحسونھم باذنہ حتی اذا فشلتم وتنازعتم فی الامر وعصیتم من بعد ما اریکم ما تحبون۔

(سورہ آل عمران رکوع ۱۵)

اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ تم سے سچا کر دکھایا جب کہ تم ان دشمنوں کو اللہ کی تائید سے قتل کر رہے تھے یہاں تک کہ جب تم بزدل ہو گئے اس غنیمت کے بارہ میں نفسوں پر قابو نہ پا سکے اور تم نے باہم قائد و سردار کے حکم کی بجا آوری میں اختلاف کیا اور اللہ نے اپنے رسول کے قائد کا کہا نہ مانا۔ اس کے بعد کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارا محبوب فتح و ظفر دکھا چکا تھا۔

غرض مسلمانوں نے غیر منصوصات و منصوصات مختلفہ اور دیگر علوم و فنون میں خوب خوب جدت آرائیاں کر کے بڑے بڑے ائمہ مذاہب اور ماہرین فنون پیدا کئے۔ اور بہتیرے علوم و فنون کی بنیاد ڈال کر بے تکلف عمارتیں کھڑی کر دیں۔ اور قدما کے بہت سے علوم میں چار چاند لگا دیئے۔ لیکن بعد کے خلفا نے دنیا اور نام کے دلدادہ انبیاء کے اپنی اغراض فاسدہ کی خاطر حریت نظر و رائے کا جنازہ نکال دیا اگر ایک نے اپنی سطوت و جبروت سے آزادی رائے کو کچل ڈالا تو دوسرے نے مذہب کے نام پر ایک بیدار قوم کو تھپک تھپک کر سلا دیا مسلمان اسی غفلت و جمود کی نیند سو رہے تھے کہ مغرب کے ہوشیار و بیدار انسانوں نے آنکھیں اور سائنس کی خیر العقول ایجادات اور سحر آفریں مصنوعات سے اب ان کے قلوب پر چھاپا مار کر مسلمان اندھا دھند مغرب کی تقلید کی رو میں بہے جا رہے ہیں اور یہ تقلید نہ صرف لباس و وضع میں بلکہ یورپ سے جو الحاد و کفر کا طوفان اٹھتا ہے۔ دنیائے اسلام کی بربادی کا نیا سامان مہیا کرتا ہے گویا ہم مسلمان ایسے گنوار اور غیر متمدن و بے اصولے ہیں کہ نہ تو ہمارے پاس کبھی کوئی مادی اصول صنعت و ثروت کا تھا اور نہ ادبی اصول مذہب و معاشرت و لسان کا جس کی حفاظت یا واپس لانے کی ذمہ داری ہم پر عائد ہوتی ہو۔ اور زیادہ مصیبت تو یہ ہے کہ ہم ان کے وضع و لباس۔ زبان و مذہب کی تو اندھی تقلید کرتے ہیں مگر ان کی محنت و جانفشانی، تدبیر و حکومت رائی، سائنس کی جدید ترقیات، صنعت و حرفت کے جدید آلات کے سلسلہ میں تقلید نہیں کرتے۔ اور مصیبت بالائے مصیبت یہ ہے کہ ایک طرف علمبردار ان مذہب کے ایک گروہ نے مضحکہ خیز مراسم اور خلاف عقل اصوات و حرکات کو حقیقت و معرفت کے نام سے جاری کر کے حقیقت اسلام کو لہو و لعب کا تماشا گاہ بنا رکھا ہے۔ اور تنگ نظر مولویوں نے بہتیرے غیر ضروری و خارج از اسلام امور کو ضروریات دین قرار دیکر اسلام کے دائرہ کو تنگ کر دیا ہے اور دوسری طرف یورپ زدہ نفس پرستوں اور حریت رائے کے مدعیوں نے اپنی حکمت و فلسفہ دانی اور وسعت علم و نکتہ فہمی کے چل مرکب کے بوٹوں سے حقیقی ضروریات دین کو ٹھکرانا شروع کر دیا ہے جس کے باعث جدید و قدیم تعلیم یافتوں کے درمیان ایسی وسیع خلیج حائل ہو گئی ہے جس کا پاٹنا ناممکن نظر آتا ہے۔ پھر اصلاح امت اسلامیہ کی کیا صورت ہو۔ بلکہ مغربی آزادی کے بڑھتے ہوئے سیلاب کے مہلک اثر سے امت مسلمہ کی روز افزوں تباہی کا جو منظر سامنے ہے اس سے یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ خدانخواستہ قریب قریب میں مسلمانوں کی ادبی و تمدنی حیات کی کشتی الحاد و کفر اور تمدن و معاشرت مغربی کے بھنور میں چکر کھا کر غرق ہو جائے۔ ان تباہیوں سے نجات کی صورت صرف اس قرآن اسلام میں ہے جسے پیغمبر رحمۃ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو چلا کر بدویت کی زندگی سے ایسے اعلیٰ تمدنی مقام پر پہونچایا کہ اس دور کے متمدن قومونکا تصور بھی وہاں تک نہ پہنچا تھا اور آج بھی قرآنی تعلیم کے ماتحت جو حریت و ادبیت اور تمدن و معاشرت و دولت و حکومت معتدلانہ حاصل ہو سکتی ہے۔ وہ ہرگز محض انسانی دماغوں کے پیدا کردہ قواعد کے ماتحت نہیں ہو سکتی۔

باضابطہ الحاق مرکز علوم دارالعلوم دیوبند سے کرلیا جائے۔ دارالعلوم نے مخصوص شرائط کے ساتھ اس الحاق کو منظور کرلیا ہے۔ اور الحاق کی باضابطہ کارروائی عمل میں آچکی ہے۔ دارالعلوم کے وسیع حلقۂ اثر میں ایک جدید اضافہ ہے۔ حق تعالیٰ اس تعلق کو دارالعلوم اور قاسم العلوم دونوں کے لئے موجب خیر و برکت بنائے اور انھیں اپنے دین مبین کی بیش از بیش خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ وما ذلک علی اللہ بعزیز۔

ایک ضروری تصحیح

شوال المکرم ۱۳۶۰ھ کے رسالہ شمارہ (۶) کے صفحہ (۴۰) نمبر شمار ۲۴۷ پر مقام کا نام "کلیانہ" پڑھا جائے۔

ذی قعدہ ۱۳۶۰ھ کے رسالہ شمارہ (۷) کے صفحہ (۳۲) پر چندہ دوامی اوقاف کی صحیح میزان الصمالعہ ہے قارئین کرام درست فرمالیں۔

اسی طرح اس شمارہ کے صفحہ (۴۷) پر کل میزان بجائے لہ سماعہ ۵-۱۲-۲۱۶۲۰ کے لہ سماعہ ۹-۱۲-۲۱۶۱۸ کرلی جائے۔

(مرتب)

اعلان

رسالہ "دارالعلوم" ماہ بماہ چونکہ ان ضروریات کو پورا کرتا رہا ہے جن کے لئے دارالعلوم سے رُوداد سالانہ طبع ہو کر ہمدردان دارالعلوم کی خدمت میں ارسال کی جاتی تھی۔ نیز سالانہ کارگذاریوں کی مفصل رپورٹ اس سالنامہ میں آرہی ہے جس سے دارالعلوم کے نظم و نسق اور سالانہ حوادث کی مفصل روداد سامنے آجائے گی۔ ساتھ ہی دارالعلوم کے تمام حسابی گوشوارے، فہرست اسماء ممبران شوریٰ، فہرست ملازمین دارالعلوم وغیرہ سب ہی کچھ اس سالنامہ میں ترتیب وار شائع ہو رہے ہیں۔ اس لئے روداد سالانہ مستقلاً شائع نہیں کیجائیگی۔ اس سالنامہ کو روداد ہی کی نظر سے ملاحظہ فرمایا جائے۔

محمد طیب مہتمم دارالعلوم دیوبند

معذرت

کاغذ کی گرانی اور محض گرانی ہی نہیں بلکہ اس کی نایابی نے طباعت اور اشاعت کا مسئلہ اتنا دشوار بنا دیا ہے کہ اس پر قابو حاصل کرنا تقریباً ناممکن ہوتا جا رہا ہے۔ کہنے کو تو کہا جاتا ہے کہ کاغذ بھی انھیں چیزوں میں داخل ہے جن پر اسوقت حکومت کا براہ راست کنٹرول ہے اور حکومت کیطرف سے اس کا نرخ بھی متعین ہے۔ لیکن تجربہ نے یہ ثابت کر دیا ہے جن اشیاء پر حکومت نے کنٹرول کر لیا وہ دیکھتے ہی دیکھتے بازار سے غائب ہو گئیں اور ان کا حاصل کرنا پبلک کیلئے ناممکن ہو گیا۔ چنانچہ یہی حال کاغذ کا بھی ہے۔ بڑے سے بڑے کاغذ کے مارکیٹ میں چلے جائیے دوکانیں خالی نظر آئیں گی اور آپ کو اپنی ضرورت کا کاغذ کسی ایک دوکان پر بھی دستیاب نہ ہو سکے گا۔ اور اگر بالواسطہ آپ کچھ کاغذ حاصل کرنے میں کامیاب بھی ہو جائیں تو آپ کو نہ یہ دیکھنے کا حق ہوگا کہ جس وزن کے رِم کی آپ سے قیمت وصول کی جا رہی ہے۔ رِم حقیقتاً اتنا وزنی ہے بھی یا نہیں۔ نہ آپ اس کی تحقیق کر سکیں گے کہ کاغذ اس نمونہ کے مطابق ہے جو کاغذی کے خفیہ ایجنٹ نے آپ کو دکھایا تھا یا اس سے مختلف ہے۔ پھر ایک رم کی قیمت اتنی ادا کیجیے جتنی قیمت میں اب سے پہلے دس بارہ رِم مل جاتے تھے۔ اور لطف یہ ہے کہ منھ مانگی قیمت ادا کر کے اس کی رسید طلب نہ کیجئے ورنہ آپ کو اس کاغذ سے بھی ہاتھ دھونے پڑیں گے جس کے ملنے کی کچھ امید ہو گئی ہے۔

ان مصائب اور مشکلات سے گذرنے کے بعد کہیں کسی کتاب یا رسالہ کے طبع ہونے کی نوبت آ سکتی ہے۔ ایسے حالات میں اگر کوئی ماہانہ رسالہ بروقت شائع نہ ہو سکے تو یہ حیرت انگیز نہ ہوگا۔ البتہ حیرت اس پر ہونی چاہئے کہ تاخیر سے سہی لیکن ایسی مشکلات میں کوئی رسالہ نکل کیسے رہا ہے۔

آپ کا "دارالعلوم" بھی اسی ماحول سے تعلق رکھتا ہے اس لئے کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ وہ ان مشکلات ومصائب سے دوچار نہ ہو۔ "دارالعلوم" کے تمام ہمدردوں کو ان مشکلات کے پیش نظر اپنے رسالہ کے ساتھ ہمیشہ سے زیادہ ہمدردی فرمانی چاہئے اور کاغذ کی قیمت بارہ گنا زائد ہو جانیکی وجہ سے جو غیر معمولی بار "دارالعلوم" پر آپڑا ہے اسے ہلکا کرنیکی امکانی کوشش کرنی چاہئے۔ تاکہ وہ استقلال کے ساتھ ان مشکلات کا مقابلہ کر سکے۔

بعض دشواریوں کی وجہ سے ذی الحجہ اور محرم کے نمبر بروقت شائع نہ ہو سکے اس لئے ان دونوں نمبروں کو ایک ساتھ شائع کیا جا رہا ہے۔ امید ہے کہ ہمدردان "دارالعلوم" ہماری معذوریوں کو نظر انداز نہ فرمائینگے۔

(ناظم ماہنامہ دارالعلوم)

تفسیر سورۂ فیل

(۳)

(از فخر الاماثل حضرت مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند)

علاوہ ازیں اگر ارسال طیور کی غرض و غایت قریش کی تائید و نصرت لیجائے تو اسکی صورت حسب توجیہ بدویز صاحب یہ اطلاعیابی قریش ہی ہوسکتی ہے تاکہ وہ دشمن کی آمد سے باخبر ہوکر اپنے بچاؤ یا ہجوم کا سامان کرلیں لیکن غور کرو تو یہ اطلاعیابی قریش اس ارسال طیور کی غرض و غایت کبھی قرار ہی نہیں پاسکتی کیونکہ کسی فعل کی غرض و غایت اسی فعل کا ثمرہ اور عادۃً اس کا خاصہ لازمہ ہوتی ہے جو عموماً اس پر بطور طبعی اثر کے مرتب ہوتی ہے محض امر اتفاقی نہیں ہوتی مثلاً سفر کی غایت منزل ہے جو اس سفر کے اختتام پر خود آتی ہے یعنی منزل کا آنا کسی دوسرے کا فعل نہیں ہوتا بلکہ مسافر ہی کے فعل سفر کا ثمرہ اور نیز اختیاری نتیجہ ہوتا ہے جو بلا ارادہ خود مرتب ہوجاتا ہے یا مثلاً خورد و نوش کی غرض و غایت سیری ہے کہ نوش پر عادۃً مرتب ہوتی ہے اور عادۃً اس کا لازمہ ہوتی ہے یا مثلاً علاج کی غرض و غایت صحت ہے جو خود مریض ہی کی دوا نوشی اور معالجہ کا ایک اثر ہے کسی دوسرے کا کوئی جدید فعل نہیں غرض سلسلۂ اسباب و مسببات میں ہر غرض اپنے ہی متعلقہ سبب یا فعل کا اثر اور اس کا عادی ثمرہ ہوتی ہے جو بطور عادی لزوم کے اس پر مرتب ہوتی ہے لیکن یہاں یہ صورت ہی نہیں ہے۔ یہ اطلاعیابی قریش ارسال طیور کا کوئی عادی ثمرہ یا خاصۂ لازمہ ہی نہیں کہ طیور پر عادۃً مرتب ہو کیونکہ ارسال طیور اور اطلاعیابی قریش میں نہ کوئی عقلی تلازم ہے نہ عادی یعنی پرندوں کی طبیعت عالم اسباب میں اس لئے وضع ہی نہیں کی گئی کہ اس سے لوگ دشمنوں کے خطرہ یا کسی نفع سے باخبر ہوا کریں اور ان خبر رسانی کے حق میں کوئی طبعی سبب نہیں جس کا یہ ثمرہ کہلائے اور اگر غیر طبعی سبب یعنی بطور خرق عادۃ خرق عادۃ کو بدویز صاحب یہاں پسند نہیں فرماتے۔ پھر یہ ارسال طیور فعل خداوندی ہے اور اطلاعیابی خود قریش کا اپنا فعل ہے یہ نہیں کہ خود فعل ارسال پر مرتب شدہ کوئی اثر ہے بلکہ محض ایک امر اتفاقی ہے مثلاً پرندے آئے اور اُدھر کسی کی نظر پڑ گئی پس ان دونوں باتوں کا جمع ہوجانا محض امر اتفاقیہ میں سے ہے کہ امور اتفاقیہ دوسرے اتفاقات کے لئے سلسلۂ اسباب میں کبھی غرض و غایت قرار نہیں پاسکتے جبکہ الگ الگ دو فاعلوں کے فعل ہوں اس لئے یہ اطلاعیابی فعل ارسال کی غرض ہو اس موقع پر سنت قریش کی یہی ایک متعینہ صورت تھی تو اس کے صاف معنی یہی ہیں کہ ا

باعث قریش یعنی ان کی خبر رسانی یا باخبری نہیں ہو سکتی اور جبکہ اس خبر رسانی اور باخبری پر ہی قریش کا پتھراؤ موقوف
تھا وہ پتھراؤ بھی محض فرضی ہو کر رہ گیا اس لئے لامحالہ یہی کہنا پڑیگا کہ ارسال طیور کی غرض و غایت براہ راست
اور بلا واسطہ قریش تباہی ابرہہ ہے جو ان طیور کے ذریعہ سے عمل میں آئی پس اس طرح یہ ارسل علیہم کا جملہ قطع
نظر اپنے سیاق و سباق کے خود اپنی ہیئت ترکیبی کے لحاظ سے بھی تائید قریش کا آئینہ دار نہ بنا بلکہ صرف تخریب
اصحاب فیل کا بیان کنندہ ثابت ہوا اس لئے وہ گدھ چیلوں کی کہانی اور ان کے ذریعہ قریش کو خبر رسانی اور
اس باخبری سے میدان سنگ باری میں قریش کی جولانی سب کی سب خاص اس جملہ سے بھی فرضی اور بے معنی ثابت
ہوئی جس کا ثمرہ پھر وہی نکل آیا کہ ترمیہم میں رمی کا فاعل قریش نہیں بلکہ طیرا ابابیل ہیں اور یہ صیغہ واحد حاضر کا
نہیں بلکہ جمع مؤنث غائب کا ہے جسکا فاعل طیور ہیں بہر حال عربیت کے لحاظ سے غایت و مغیا میں عادی تلازم کا
قاعدہ اور ہر لغوی حیثیت سے ارسل علیہم میں کلمہ علی کا استعمال پھر بلاغت کے لحاظ سے سیاق و سباق کا نظم
غرض سورۃ کے مجموعی مضامین اور خصوص ارسل علیہم کا جملہ سب اسی کو مستلزم ہیں کہ ان پرندوں کے آنیکی
کرنس و غایت محض تخریب اصحاب فیل تھی جس میں کسی کی نفع رسانی یا نفع رسی کا اصلا دخل نہ تھا۔ اب ارسل
علیہم کے بعد ترمیہم کو لیجئے جس کے مفہوم پر یہ پرویزی قلعہ تعمیر کیا گیا ہے تو اس سے بھی صرف وہی اصحاب فیل
کی ہی تباہی ثابت ہو رہی ہے جس میں قریش کے کسی فعل یا ان کی نفع رسانی کا اصلا دخل نہیں ہے۔ کیونکہ ترمیہم
کا مفعول تو رھم جمع غائب کی ضمیر ہے جس میں پرویز صاحب کو بھی کلام نہیں کہ وہ اصحاب فیل کی طرف راجع ہے
جس کا حاصل یہ ہے کہ ان پر پتھراؤ ہوا۔ ظاہر ہے کہ یہ سراسر اونھی کی تباہی اور مضرت ہوئی نہ کہ قریش کی نفع
رسانی۔ اور یا ہی مددگاری۔

رہا یہ کہ ترمی کا فاعل قریش ہوں جنھوں نے ابرہہ پر پتھراؤ کیا ہے اور یہی قریش کی موافقت کا پہلو ہو۔
جیسا کہ پرویز صاحب کا دعویٰ ہے) تو اول تو سابقہ کلام میں کتنی ہی وجوہات سے اس پہلو کی واضح تردیدیں
ہو چکی ہیں اور ثابت ہو چکا ہے کہ ترمیہم کے علاوہ اس سورۃ کا کوئی ایک بھی جملہ اس پہلو کو برداشت نہیں
کرتا لیکن اگر خاص ترمیہم بحجارۃ من سجیل ہی کے جملہ اور اس کی ہیئت ترکیبیہ پر بھی غور کر لیا جائے
تو اس پہلو کے مہمل بے معنی اور فرضی سمجھنے کے لئے یہ تنہا جملہ بھی اپنی ذات سے کافی ہے۔ کیونکہ پرویز
صاحب کے نزدیک قریش نے جو ترمیہم کا فاعل ہیں پہاڑوں پر چڑھ کر اپنے پتھراؤ سے ابرہہ کا بھرکس
نکالا ہے پرویز صاحب کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ یہ پتھراؤ پہاڑ کے انھیں پتھروں سے ہوا جیسے عموماً پہاڑیوں
سب ہی پر ہیں۔ لیکن میں عرض کروں گا کہ انھیں یہ تصور قائم کرتے وقت ایک دفعہ ترمیہم بحجارۃ
مستقلاً پڑھ لینی چاہئے تھی۔

انھوں نے اس پر غور نہ کیا کہ پتھراؤ کی آیت میں محض حجارۃ ہی کا لفظ نہیں آیا بلکہ اس کے ساتھ سجیل کا کلمہ بھی رکھا ہوا ہے جس کو پیرو یز صاحب نے اپنے ترجمہ میں کسی مصلحت سے نظر انداز کر دیا ہے۔

سجیل لغت عرب میں طین متحجر یعنی اس پکائی ہوئی مٹی کو کہتے ہیں جس میں پک جانے کے سبب کھنکھناہٹ پیدا ہو جائے اور وہ سخت ہو کر بجنے لگے ظاہر ہے کہ پہاڑیاں پتھریوں اور سنگریزوں کا مخزن تو ضرور ہو سکتی ہیں لیکن ان پکائے ہوئے گلی غلوں کا خزانہ کبھی نہیں ہو سکتیں جب تک کہ کوئی شخص ان کے پکانے کی دوسری کے لئے تیار نہ ہو لیکن کسی کو کیا مصیبت پڑی تھی کہ وہ پہاڑیوں پر پہنچکر مٹی کے یہ غلے بناتا یا بنا کر وہاں چڑھاتا اور وہ بھی اس لئے کہ کسی زمانہ میں قریش ان سے پتھراؤ کر سکیں۔ یا خود قریش ہی کو کیا مصیبت تھی کہ وہ عام بکھری ہوئی پتھریوں کو چھوڑ کر ان خاص قسم کی کنکریوں کو تلاش کر کے ابرھہ پر پتھراؤ کرتے اور اگر وہ ایسا کرتے بھی تو ان بنائی ہوئی کنکریوں یا غلوں سے آخر ہاتھیوں اور ہاتھی نشینوں کا بھرکس نکل بھی کیسے جاتا؟

اس لئے عقل کسی طرح یاور نہیں کرتی کہ یہ بنے ہوئے غلے خود قریش لائے ہوں یا انھیں بٹورتے پھرے ہوں اور ادھر یہ بھی قرآن واضح ہے کہ پتھراؤ انھیں خاص قسم کی کنکریوں سے ہوا ہے جو قریش کو پہاڑیوں سے کبھی نہیں مل سکتی تھیں تو اس کا صاف نتیجہ اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے کہ یہ پتھراؤ بھی قریش نے نہیں کیا کہ وہ اس خاص پتھراؤ کا سامان ہی نہیں رکھتے تھے۔ پس اب اس کے سوا دوسری صورت نہیں رہتی کہ پتھراؤ کا خاص سامان جو بھی ساتھ لایا ہو اسی نے پتھراؤ بھی کیا ہو۔ اور وہ قریش تو یوں نہ تھے کہ انھیں مٹی کی ان کنکریوں کے بنانے کی عقلاً کوئی بھی ضرورت یا مصلحت داعی نہیں ہو سکتی تھی اور ابرھہ یوں نہیں ہو سکتا کہ اسے اپنی موت کا سامان خود لانے کی کیا مصیبت تھی تو پھر پرندوں کے سوا تیسری طاقت اور کون رہجاتی ہے جو پتھراؤ کا فریضہ انجام دے اس کا صاف مطلب یہی نکلتا ہے کہ یہ پرندے ہی اپنی ساتھ یہ کنکریاں لائے اور انھوں نے ہی اصحاب فیل پر ان سے پتھراؤ کیا۔

بالکل اسی طرح جس طرح کہ آج کی ہوائی فوجیں اسلحہ جنگ اور بم کے گولے ہوائی مراکب میں اپنے ہی مستقر سے ساتھ لاتی ہیں اور میدان جنگ میں پہونچکر دشمن پر بمباری کرتی ہیں خود میدان جنگ سے یہ سامان بٹورتی نہیں پھرتیں نہ بنا کر وہاں پہلے بکھیر جاتی ہیں۔ اسی طرح یہ خدائی ہوائی فوج بھی ایک جابر و قاہر قوت کو شکست دینے کے لئے اپنی ہی قدرتی مستقر سے اپنی چونچوں اور پنجوں میں اپنا سامان جنگ لیکر چلی اور مقام مقررہ پر پہنچکر اس نے بحکم الٰہی گولہ باری شروع کر دی۔ رہا یہ کہ اس میں تکوینی مصلحت کیا تھی کہ پہاڑوں کے مضبوط قسم کے چھوڑ کر یہ پتھراؤ ان بنی ہوئی کنکریوں سے کر لیا جائے۔ سو میں عرض کروں گا کہ جس طرح پرندوں سے ہاتھیوں

کرانا ایک امر عجیب اور خارق عادت تھا جس سے خدا کی بے پناہ قدرت وطاقت اور حکمت نمایاں ہوتی ہے اسی طرح پتھروں کی بجائے مٹی کی گولیوں سے ان فیلوں اور فیل پیکروں کے برخچے اڑا دیئے جانا اور بھی زیادہ امر عجیب اور خارق عادت تھا تاکہ نمایاں ہو جائے کہ خدا اپنے کاموں میں مخلوق کی طرح عادی وسائل کا محتاج نہیں وہ قوی سے قوی چیز کو ضعیف سے ضعیف وسائل سے تباہ کرا سکتا ہے۔

بہر حال خدائے حکیم و دانا نے سجیل کا لفظ اپنے کلام میں اسی لئے رکھا تھا کہ کل کو کوئی بوالہوس اس خرق عادۃ ارہاص کو مٹانے کے لئے کہیں پتھراؤ کی نسبت کسی انسانی جماعت کیطرف کرکے اسے عادی اسباب کے ساتھ جوڑنے کے خبط میں مبتلا نہ ہو۔ اس لئے اس نے اس سورۃ کے ذریعہ اعلان فرمایا۔ کہ یہ پرندے اپنے ضعیف پر و بال کے ساتھ پتھر نہیں بلکہ مٹی کی اور وہ بھی چھوٹی چھوٹی کنکریاں اپنے ساتھ لائے اور مادی قوتوں کے ان مخزنوں کا آن کی آن میں بھرکس نکال گئے اور اس طرح زمینی کید کا جال آسمان کے پرندوں نے توڑ کر رکھ دیا۔

پس سجیل کے لفظ سے صاف کھل گیا کہ قریش کے پہاڑیوں پر چڑھنے اور پتھراؤ کرنے کا یہ افسانہ محض تلفریب حیل اور ایک فرصت میں بیٹھکر گھڑا ہوا قصہ ہے جسے نہ قرآن کی نقل صحیح برداشت کرتی ہے نہ انسانوں کی عقل سلیم۔

بلکہ اگر ایک فرضی احتمال کے طور پر تھوڑی دیر کے لئے یہ بھی تسلیم کر لیا جائے کہ یہ پتھر پہاڑیوں ہی کے تھے مخصوص طرز کی کنکریاں نہ تھیں تب بھی پتھراؤ کی یہ نسبت قریش کی طرف لغو اور بناوٹی ہی بات ثابت ہوتی ہے کیونکہ ایک انسان عادۃً اپنی ذاتی قوۃ سے چھٹانک دو چھٹانک پاؤ دو پاؤ یا زیادہ سے زیادہ سیر آدھ سیر کے ہی پتھر اوٹھا کر پورے زور سے پھینک سکتا ہے من دو من کا پتھر لڑھکا تو سکتا ہے مگر اٹھا کر پھینک نہیں سکتا۔

ادھر نص قرآن ترمیہم سے یہ واضح ہے کہ یہ پتھر جن سے پتھراؤ کیا گیا ہے لڑھکائے یا گرائے نہیں گئے بلکہ پھینکے گئے ہیں کیونکہ ترمی کے معنی ہی پھینکنے کے ہیں گرانے اور لڑھکانے کے نہیں ہیں اس کے صاف معنی یہ ہیں کہ چھوٹی موٹی کنکریاں یا سنگریزے ہی قریش اٹھا کر پھینکتے رہے ہوں گے نہ کہ من دو من کی چٹانیں تو کیا کسی موٹی سے موٹی عقل میں یہ بات آسکتی ہے کہ ہاتھیوں کا جرار لشکر ان پاؤ دو پاؤ یا سیر آدھ سیر کی پتھریوں سے اور وہ بھی بضرب انسانی جو کہ خرق عادۃ بھی نہ ہو اس طرح تباہ ہو جائے کہ اس کا بھرکس تک نکل جائے اور اسے کسی طرح موت سے پناہ نہ ملے؟

اگر اسے خرق عادۃ کہیں تو اول تو پرویز صاحب یہاں خرق عادۃ مانتے ہی نہیں اور مانیں بھی تو قریش مشرکین مکہ کونسے اہل اللہ تھے کہ ان کے ہاتھوں پر ایسی کھلی کرامتوں کا ظہور ہوتا؟ پھر بیت اللہ کی حفاظت کا یہ کیا نہیں کہ اسی کی کرامت کہدی جائے؟ اس لئے یہ خرق عادۃ بھی قرار نہیں پا سکتا پس جبکہ پہاڑی کی کنکریوں سے یہ پتھراؤ کا افسانہ نہ عادۃ بن سکتا ہے نہ خرق عادۃ تو کیسے تسلیم کر لیا جائے کہ یہ قریش کا فعل تھا اور

غرض ان کی دست و بازو کی طاقت سے ہاتھیوں کا یہ بے پناہ لشکر سب ختم ہو گیا۔

پھر اس سے بھی زیادہ حیرتناک بات یہ ہے کہ ابرہہ کی یہ ہاتھی نشین مگر حد سے زیادہ احمق اور پاگل فوج اول تو گدھوں اور چیلوں کے سروں پر منڈلاتے چلے آنے سے ہی نہیں سمجھی تھی کہ اسے موت کی طرف ہنکایا جا رہا ہے اور وہ عنقریب مردار لاشیں بنکر لاش خوروں کی غذا بننے والی ہے۔ حالانکہ بقول پرویز صاحب اس وقت کا عام دستور تھا کہ گدھ چیل ایسے ایسے اجتماعات پر جمع ہی اس وقت ہوتے تھے جبکہ انھیں اپنی فراست سے جماعت کے مردار بننے کا یقین ہو جاتا تھا لیکن میدان جنگ میں اس فوج کی دانائی پر دانائی اور فراست پر فراست اور بھی قابل داد ہے کہ پہاڑیوں کے پیچھے چپ چاپ کھڑی ہوئی پتھر پر پتھر کھاتی رہی اور اس حد تک پٹتی رہی کہ بھرکس نکل والیا لیکن نہ اس نے میدان سے ہٹنے کی سوچی نہ بھاگ جانے کو راستہ ملا نہ وہ راستہ ہی یاد رہا جس سے آئی تھی بھلا ہاتھی چھوڑ کر پہاڑیوں پر چڑھ جانے اور قریش کا مقابلہ کرنے یا پہاڑیوں کی گھاٹیوں اور درّوں میں آڑ لینے کی تو کیا سوچتی!

درحالیکہ پرویز صاحب کے قول کے مطابق اسے تو چھپنے اور آڑ لینے کی پہلے سے پوری مشق بھی تھی وہ تو اپنی مستقر ہی سے چھپتی چھپاتی اور بچتی بچاتی آ رہی تھی تو اسے یہاں چھپ جانا یا جان چرا لینا کیا مشکل تھا؟

مگر یہ فوج کچھ دانا ہی ضرورت سے زیادہ احمق ہوئی تھی کہ جیسے گھر سے پورے راستہ وادیوں میں بلا ضرورت چھپتے ہوئے آنا اس کی دانائی کا ایک بڑا نشان تھا ویسے ہی ان پہاڑی دامنوں میں مار کھانے کی خاطر نہ چھپنا بھی عقلمندی ہی کا ایک بڑا نشان تھا اور یا پھر سب سے بڑی عقلمندی اس واقعہ نگار کی ہے جس نے اس واقعہ کی یہ عجیب و غریب تفصیلات بیٹھکر تصنیف کیں۔

بہر حال سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ ہاتھی جو اپنے فولادی سروں پر لوہے کے انکسوں کی مار کو بھی نہیں مانتے قریش کی ان پتھریوں کے سامنے کیوں اس طرح سر تسلیم خم کر کے کھڑے ہو گئے کہ اپنا بھرکس ہی نکلوا کر ہٹے؟

اور پھر ان ہاتھیوں سے بھی زیادہ طاقتور وہ قریش تھے کہ ہاتھیوں کے بھرکس نکلنے تک جو عادۃً ایک طویل مدت میں نکل سکتا تھا اس پتھراؤ میں اپنے فولادی دست و بازو ہلاتے رہے جنھوں نے تھکنے یا سست ہونے کا نام تک نہیں لیا جب تک کہ ہاتھیوں کو پتھریوں سے ختم نہ کر لیا۔

اگر انصاف سے کام لیا جائے تو ہمارے نزدیک یہ افسانہ نہ تو ابرہہ کی حماقت کا مرقعہ ہے نہ قریش کی عقلمندی کا بلکہ صرف پرویز صاحب کے تخیل کی بلند پروازیوں کا ایک نمونہ ہے اور بس یہ الگ بات ہے کہ انھیں ان ستم ایجادیوں کی مشق قرآن اور خدا کے کلام پر نہ کرنی چاہئے تھی خیال آفرینیوں کے لئے بہتیرے میدان خالی پڑے تھے جن میں طبع آزمائی کی جا سکتی تھی۔ قرآن کے نوک پلک کترنے سے عقلمندیوں میں کچھ اضافہ نہیں ہوتا بلکہ عقلمندوں کی

اور عام مخلوق کی ہنسائی میں اضافہ ہوجاتا ہے۔

بہرحال قریش کے پتھراؤ کا یہ بھدا تخیل کلمۂ بحجل اور کلمۂ ترمیہم دونوں سے مردود ٹھہرتا ہے کیونکہ مٹی کی بنی ہوئی کنکریوں سے تو قریش کا پتھراؤ عقلاً قابل تسلیم نہیں ٹھہرتا اور ہاتھیوں کے مناسب وزنی پتھراؤ ٹھاؤ ٹھاؤ پھینکتے رہنے کا قصہ عادۃً قابل تسلیم نہیں ٹھہرتا اس لئے عقلاً وعادۃً دونوں طرح یہ افسانہ مردود ہوکر واضح ہوجاتا ہے کہ اس پتھراؤ کا فاعل قریش نہیں بلکہ طیرا ابابیل تھے جو خرق عادۃ کے طور پر یہ کنکریاں اپنی چونچوں اور پنجوں میں لائے اور پتھراؤ کے ذریعہ ابرہہ کا بھرکس نکال گئے اور یہ کہ ترمیہم واحد حاضر کا صیغہ نہیں جس پر دیوبندی عمارت کھڑی تھی بلکہ مؤنث غائب کا صیغہ ہے جو تمام مفسرین کی تحقیقات کا مبنی ہے الحاصل جملۂ ترمیہم کا مفاد بھی وہی تخریب اصحاب الفیل ثابت ہوا جس میں قریش کے کسی عمل یا اون کی نفع رسانی کا کوئی ادنیٰ دخل نہیں اس لئے کلمۂ ارسل علیہم اور ترمیہم پر خواہ سیاق وسباق سے ملا کر نظر کرو یا الگ الگ مستقلاً دیکھو ہر دو صورت ارسال طیور کا واضح اور واحد مقصد یہی تباہی ابرہہ نکلتا ہے جو قریش کے توسط سے پاک ہے نہ انہیں قریش کا کوئی ادنیٰ ذکر ہے نہ ان کی نفع رسانی کا التزام کیا گیا ہے۔ ہاں اگر ابرہہ کی تباہی سے انہیں قدرتاً نفع پہونچ گیا ہو تو اس سے انکار نہیں مگر یہاں اس سے بحث نہیں۔ یہاں بحث ایک شے کے التزام میں ہے جو کسی کارروائی کا ارادی مقصد ٹھہرا کر اس کی غایت وغرض بنایا گیا ہو۔ اور جب ارسال طیور کا مقصد قریش کی منفعت نہ رہی جس کی صورت وہی خبر رسانی تھی تو آگے یا خبر ہوکر ان کے پہاڑیوں پر چڑھنے اور پتھراؤ کرنے کے افسانے بھرتی معنی اور مہمل ہوگئے اور وہی طیور کے پتھراؤ کی حقیقت باقی رہی جس سے نمایاں ہوگیا کہ ترمیہم کا فاعل پرندے ہیں اور وہ جمع غائب کا صیغہ ہے نہ کہ واحد حاضر کا جس کا فاعل قریش ہوں۔ اندریں صورت پتھراؤ کا قصہ قریش کی طرف منسوب کرنا، حقیقت باصحاب الفیل کی بارکی فی تضلیل کی فاء کی علیہم کے علی کی طیرا کی صفت ابابیل کی ترمیہم بحجارۃ کی صفت بحجل کی اور اوپر سے شرعی اور عقلی ذوق کے کتنے ہی تقاضوں کی کھلی تکذیب کرنا ہے جس کی ہمت اگر کوئی کرسکتا ہے تو وہ شاید پرویز صاحب ہی ہوسکتے ہیں۔ عیاذاً باللہ۔

پھر ایک ان حروف اور کلمات ہی کی تکذیب کیا اگر پرویز صاحب کی اس توجیہ کو برقرار رکھا جائے کہ پتھراؤ قریش کا فعل تھا پرندوں کا نہ تھا تو میں کہتا ہوں کہ پوری سورۃ ہی کے مجموعی بیان کی تکذیب لازم آتی ہے بلکہ پوری سورۃ کا بیان ناتمام مضمون خبط اور درمیانی مضامین کے حصے بے ربط اور بے جوڑ ہوجاتے ہیں جس سے سورۃ کی شوکت بیانی اور اعجاز کلامی سب ختم ہوجاتی ہے۔

کیونکہ اس سورۃ میں ہر اگلا جملہ پچھلے کی تفصیل اور اس سے پیدا شدہ سوال کا تشفی بخش جواب ہے مثلاً جب کہا گیا کہ لوگو تمہیں کچھ پتہ بھی ہے کہ تمہارے پروردگار نے اصحاب فیل کے ساتھ کیا کیا؟

(اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحَابِ الْفِيْلِ) تو قدرتاً سوال پیدا ہوا کہ ہاں کیا کیا؟ تو جواب ملا کہ اللہ نے ان کی تدبیر باطل کر دی (اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ) اس اجمال پر پھر سوال پیدا ہوا کہ کس طرح؟ تو جواب ملا کہ اللہ نے ان پر پرندوں کی فوج در فوج ٹکڑیاں مسلط کر دیں (وَاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ) اس پر پھر سوال پیدا ہوا کہ اچھا ان پرندوں نے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ اب اگر مفسرین کی مشہور تفسیر لی جائے تو اس سوال کا سیدھا سا جواب یہ ہوگا کہ ان پرندوں نے ان پر پتھراؤ کیا (تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ) اور انھیں کھائے ہوئے بھس کی طرح بنا دیا (فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ) لیکن پرویز صاحب کی نئی تفسیر کی رو سے جبکہ یہ پرندے پتھراؤ کے لیے آئے ہی نہ تھے تو قرآن اس سوال کے جواب میں کیا بول سکتا وہ اکدم خاموش ہو گیا۔ حالانکہ جب قرآن نے فعل الٰہی کا ثمرہ تضلیل کید بیان کیا اور تضلیل کید کی صورت ارسال طیور ظاہر کی تو اس ارسال طیور اور آمد طیور کا بھی تو کوئی نتیجہ اُسے بیان کرنا چاہئے تھا کہ آخر پرندوں نے آ کر کیا کیا، جنھیں بڑی تدوم سے بھیجا گیا تھا اور جن کے لئے ابتدا سورۃ سے بہت اہم عنوانات سے تمہیدیں اٹھائی گئی تھیں۔ مگر پرویزی توجیہ کی رو سے ان پرندوں نے کچھ کیا ہوتا تو قرآن بتلاتا وہ تو سوائے اسکے کہ ارسال الٰہی سے آ کر لاش خوری کی طمع میں اصحاب فیل کے سروں پر منڈلانے لگے اور کوئی بھی فعل ان سے سرزد نہیں ہوا۔ اور ہوتا بھی کیسے جبکہ وہ اصحاب فیل کو مارنے تو آئے ہی نہ تھے بلکہ مرے ہوؤں کو کھانے آئے تھے تو ان کے عمل کا میدان تو ابرہہ کے تباہ ہو جانے کے بعد لاشوں ہی کا میدان ہو سکتا تھا اس لئے وہ اس کے سوا کر بھی کیا سکتے تھے کہ اصحاب فیل کی موت کے انتظار میں امیدوارانہ منڈلاتے رہیں۔

پس جبکہ نہ جملہ ارسل علیہم سے ہی ان پرندوں کی کوئی کارگذاری مفہوم ہوئی جو ابرہہ کی تعذیب کا ذریعہ بنتی اور نہ ترمیہم کے کلمہ میں ہی جس میں تباہی ابرہہ کا ذکر پایا گیا ہے۔ ان پرندوں کی کسی کارروائی کا ذکر ہے تو صورت میں ارسال طیور کی کوئی غرض و غایت ہی معلوم نہ ہوئی اور پرندوں کا کوئی فعل بھی نہ کھلا جس سے اصحاب فیل تباہ ہوتے۔ خلاصہ یہ نکلا کہ قرآن پرندوں کے فعل اور ان کے ارسال کی غرض و غایت کے بارہ میں ساکت محض بلکہ معطل ہو کر رہ گیا اور سورۃ کا وہ پرشوکت بیان جو سائلوں کی تشفی کرتا آ رہا تھا یہاں پہونچکر منقطع ناتمام اور غیر شفا بخش رہ گیا۔

قرآن کی خوش قسمتی کہئے یا مسلمانوں کی بدقسمتی کہ پرویز صاحب موجود تھے انھیں لاج تھی کہ اونہی کی آ توجیہ سے قرآن پر یہ انقطاع مضمون اور سکوت عجز کا الزام آیا ہے اس لئے انھوں نے بروقت قرآن کی مدد کی اور ارسال طیور کی غرض و غایت نیز طیور کی کارگذاری کی بابت آپنے نہایت حسن سلیقہ کے ساتھ ارسل علیہم طیرا ابابیل کے آگے ایک آیت کا اضافہ فرمایا گو اردو ہی میں سہی جسکا عربی میں ترجمہ ہے (لتقفوا علی محمد

یعنی خدا نے اصحاب فیل پر پرندے مسلط کئے تاکہ تم اے قریش ان کی آمد سے باخبر ہو سکو۔

اس پرویزی اضافہ سے خدا خدا کرکے پرندوں کے ارسال کی غرض وغایت معلوم ہوئی۔ مگر اس بیان میں چونکہ یہ اشکال تھا کہ پرندے مسلط تو ہوں اصحاب فیل پر اور خبر رسانی کریں قریش کو آخر اس کی صورت کیا ہو سکتی ہے؟ اس سوال کے جواب میں قرآن پھر بدستور ساکت رہا اور اس سے کوئی جواب نہ بن پڑا تو پرویز صاحب ہی نے بہزحمت گوارا فرما کر قرآن میں ایک مضمون کا بطور تتمہ اور اضافہ فرمایا۔ کہ

"یہ طیرا ابابیل لاش خور پرندے تھے۔ ارباب فراست میں سے تھے۔ بڑے دوربین تھے چنانچہ لڑنے مرنے والی فوجوں پر بامید لاش خوری ان کے مرنے سے پہلے ہی اوپر جمع ہو جایا کرتے تھے ابرہہ کے سر پر بھی اسی امید میں منڈلانے لگے جو وادیوں میں چھپتا چھپاتا آرہا تھا ان کی اڑان دیکھکر قریش ابرہہ کی آمد سے باخبر ہو گئے۔"

پرویز صاحب کے اس تفصیلی اضافہ سے پرندوں کی خبر رسانی کی کیفیت معلوم ہوئی اور واضح ہوا کہ یہ پرندے ابرہہ کے قاتل نہ تھے بلکہ قریش کے مخبر تھے یعنی اصحاب فیل پر مسلط کئے جانے کے عنوان سے تو یہ مفہوم ہو رہا تھا کہ قرآن کے نزدیک یہ پرندے (خدائی ایرفورس) خدائی ہوائی فوج کا ایک دستہ تھے جو ابرہہ پر فوج کشی کرنے کے لئے مسلط کیا گیا تھا۔ پرویز صاحب نے بتلایا کہ صحیح یہ ہے کہ یہ پرندے سی۔ آئی۔ ڈی کے چپراسی تھے جن کی اصلی غرض تو کھانا کمانا تھا باقی حسن اتفاق سے مخبری کا کام بھی ان سے نکل آیا۔

پرویز صاحب کے اس اضافہ سے مضمون سابق کا اختتام تو پرندوں کی خبر رسانی پر آکر ہو گیا مگر اس سے ایک دوسری مشکل یہ پیدا ہو گئی کہ اس ارسال طیور کے بے ربط ذکر سے جن کے کسی فعل کو تباہی ابرہہ میں دخل نہیں (کہ ان سے کوئی فعل ہی سرزد نہیں ہوا) تباہی ابرہہ کا وہ قصہ جو بہترین ترتیب ونظم کے ساتھ اولی سورۃ سے شروع ہو کر چلا آرہا تھا درمیان میں کٹ کر رہ گیا کیونکہ تمہیدیں تو اٹھائی جارہی تھیں اصحاب فیل کی تباہی کی اور نتیجہ نکل آیا قریش کی خبر رسانی اور انتفاع کا تمہیدوں کی رفتار سے اندازہ ہوتا تھا کہ شاید یہ پرندے ابرہہ کے حق میں عذاب لیکر آئے ہیں جیسا کہ کلمۂ علیٰ سے واضح ہوتا تھا مگر اچانک نکل آئے رحمت واسعہ جو قریش کے حق میں نازل ہوئی۔ گویا چلے تھے ملٹری کی ہوائی فوج بن کر اور رہ گئے سی۔ آئی۔ ڈی کے چپراسی ہو کر۔ پس ان پرندوں کی مخبری کے قصہ نے تباہی ابرہہ کے قصہ کو کاٹ کر اُدھر میں چھوڑ دیا اور بیچ میں قریش کا افسانہ چھیڑ دیا اس لئے ترمیم سے اس تباہی ابرہہ کی داستان پھر از سر نو شروع ہوئی جس کا مضمون سابق سے کوئی ربط نہ رہا کیونکہ مضمون سابق کا اختتام پرندوں کی اڑان پر ہوا تھا جو قریش کی باخبری کے لئے ارسال کئے گئے تھے اور مضمون لاحق کا آغاز پتھراؤ کے ذکر سے ہوا ہے جو اصحاب فیل پر کیا گیا ہے۔ پس کہاں خبر رسانی قریش اور کہاں سنگ باری ابرہہ

فہم تمام افعال کا فاعل ذات حق ہے۔ فعل الٰہی جعل الٰہی ارسال الٰہی اور آخرش نتیجہ کا جعل الٰہی سب خدا ہی کے افعال ہیں جس سے واضح ہے کہ ابرہہ کی بربادی کا ذات حق کو حد درجہ اہتمام تھا کہ اس کی تباہی کا بذات خود اپنے افعال کو تکفل فرمایا اور ساری تعزیری کارروائی خود ہی تفصیل کیدنی ابرہہ کی تدبیر کو بیکار بھی خود ہی کیا، ابیل پرندے بھی خود ہی بھیجے اس کو کھائے ہوئے بھس کی طرح بھی خود ہی کیا غرض ابرہہ کی بربادی کا کوئی کام بھی کسی دوسرے کے فعل پر نہیں چھوڑا۔ ظاہر ہے کہ اگر ان تمام افعال باری کے درمیان قریش کے فعل سے ابرہہ کی تباہی مان لیجائے تو افعال میں تشتت بھی پیدا ہو جاتا ہے اور یکساں افعال باری کے سلسلہ میں فعل عباد اگر مخل بھی ہو جاتا ہے حالانکہ تشتت شعار یا تشتت افعال یا فاصلہ اجنبی بلیغ کلام کے حق میں عیب شمار کئے گئے ہیں نیز یہ خرابی بھی رونما ہوتی ہے کہ کریں ایک کام کو براہ راست حق تعالیٰ اور پھر وہ اسے اپنی ہی کارروائی بتلائیں وہی قدرتی قوانین سے تفصیل کید کریں وہی پرندوں کی تعزیری پولیس مسلط کردیں وہی انھیں کھائے ہوئے بھس کی طرح بنائیں یعنی مقدمہ اور نتیجہ سب خدا ہی کا فعل ہو مگر اس ساری کارروائی کو نتیجہ کے وقت لے اڑیں قریش اور اللہ کی ساری کارروائی نامراد ان کے ہو جائے یہ بالکل ایسا ہی ہے جیسا کہ کھیتی کے لئے زمین میں دانہ ایک شخص ڈالے پھر پانی بھی وہی دے تردد بھی وہی کرے حفاظت کے فرائض بھی وہی انجام دے مگر جب کھیتی پھل لائے تو دعویدار بنکر کوئی دوسرا کھڑا ہو جائے کہ یہ سب ثمرہ میرا ہے اور میں ہی اس کا مالک ہوں۔ سو جسطرح ایک قابل جج کی عدالت سے اس مدعی کو نکال باہر کیا جائیگا ایسے ہی عقل سلیم اور ذوق صحیح کی عدالت سے قریش کو مدعی پتھراؤ بنا کر کھڑا کرنے والے بزرگ بھی اسی سلوک کے مستحق ہو سکتے ہیں جس کا مستحق یہ فرضی مزارع ہوا تھا۔ لیکن اگر اس پتھراؤ کا فاعل پرندے تسلیم کئے جائیں جیسا کہ واقعہ ہے تو پھر یہ پراگندگی افعال اور تفاوت نسبت کی خرابیاں پیدا نہیں ہو سکتیں۔ کیونکہ پتھراؤ گو بظاہر پرندوں کا فعل ہے۔ مگر بحقیقت یہ پرندوں کا فعل خدا ہی کے فعل کا ثمرہ بلکہ فعل خداوندی ہی شمار کیا جاوے گا کیونکہ اس صورت میں پرندوں کا یہ پتھراؤ خود ان کے کسی ادراک و شعور کا نتیجہ تو ہو نہیں سکتا کہ نہ تو وہ ابرہہ کے کفر و اسلام یا دوستی و دشمنی کا احساس کرکے پتھراؤ کر سکتے تھے اور نہ یہ پتھراؤ ان کی حیوانی طبیعت کا ثمرہ ہو سکتا تھا ان کی حیوانی جبلت تو انسانوں سے وحشت کھا کر بھاگنے کی تھی نہ کہ چہار طرف سے گھیر کر تنظیم کے ساتھ اینٹ سنگ باری کرنے کی اور ظاہر ہے کہ خلاف جبلت و عادت یعنی خرق عادت کے طور پر جو فعل کسی سے سرزد ہو وہی فعل خداوندی کہلاتا ہے۔ چنانچہ خوارق و معجزات کو باوجود انسانوں کے ہاتھ پر ظاہر ہونے کے فعل خداوندی اسی لئے کہا جاتا ہے کہ وہ انسانوں کی خلقی جبلت و طاقت اور مستمر عادت کے خلاف بلا مداخلت طبیعت ان سے سرزد ہوتے ہیں اس لئے ان طیور کا یہ پتھراؤ بلاشبہ فعل خداوندی ہوگا گو پرندوں سے سرزد ہو پس اس اصول پر ترمیم کا فاعل جبکہ طیرا ابابیل مان لئے جائیں تو افعال خداوندی کا وہ مرتب سلسلہ جو

کیف فعل ربک سے چلا تھا بلا تخلل اور بلا مداخلت فعل غیرے قائم رہیگا اور آخر تک کوئی ایک فعل بھی عباد کا درمیان میں نہیں آسکیگا جو انتشار کلام کا سبب یا حسن نظام کے منافی ہو۔

بخلاف اس کے کہ ترمیہم کا فاعل اگر قریش ہوں تو یہ پتھراؤ فعل خداوندی قرار نہیں پا سکتا تھا کیونکہ قریش کا پتھراؤ اسباب ظاہری کے ماتحت انکا ارادی اور طبعی فعل ہو سکتا ہے جو ان کی عادۃ و طاقت سے باہر نہیں ہو سکتا۔ پھر اسے انتقامی جذبات سے بھی پُر ہونا چاہئے اس لئے نہ وہ خرق عادۃ بن سکتا ہے اور نہ پرویز صاحب ہی اسے خرق عادۃ ماننے کے لئے تیار ہیں اور اس لئے وہ فعل خداوندی بھی نہیں کہا جا سکتا جس سے وہی افعال باری کے درمیان فعل عباد کا تخلل ہو کر تشتت افعال اور تشتت نسبت کا عیب کلام میں پیدا ہو جاتا ہے یعنی مجموع افعال کے درمیان ایک اجنبی اور غیر متعلق فعل کا فاصلہ بھی آجاتا ہے اور تمام افعال الٰہیہ کی ایک خارق عادۃ اور محیر العقول طاقت کی کارروائی بشری صنعت کی طرف منسوب ہو کر بیس پچیس برس جاتی ہے جس سے کلام الٰہی اور شان الٰہی بری ہیں۔ بہرحال ترمیہم کو واحد حاضر کا صیغہ مان کر اگر پتھراؤ کی نسبت قریش کی طرف کر دی جائے تو علاوہ قواعد نحوی متعدد خلاف ورزیوں کے عربیت کے ذوق پر سورہ میں تفصیل بعد الاجمال کی مسلسل ترتیب بھی بگڑ جاتی ہے درمیانی انتزاعی سوالات کے جوابات کا تسلسل بھی منقطع ہو جاتا ہے افعال خداوندی کا مرتب سلسلہ بھی درمیان سے کٹ جاتا ہے ایک مضمون کے دو ٹکڑے بھی ہو جاتے ہیں اور وہ دونوں ناتمام اور ادھورے بھی ثابت ہوتے ہیں پھر باہم بے جوڑ بھی بن جاتے ہیں جو خدا کے کلام کو ایک ایسا بے ربط اور بے معنی کلام بنا دیتے ہیں کہ تمام بشری کلاموں کو بھی اس سے عار آنے لگتا ہے۔ معاذ باللہ۔

اگر پرویز صاحب کو ان امور سے کوئی عار نہیں آتا تو نہ سہی مذاق سلیم اور فہم مستقیم تو اس بناوٹی تفسیر کو جو ہم رنگ تحریف ہے کبھی قبول نہیں کر سکتا۔

بہرحال یہ کافی روشنی میں آگیا کہ ترمیہم مضمون و معنی کے لحاظ سے مذکر حاضر کا صیغہ نہیں بن سکتا اور اگر پرویز صاحب کا یہ اختراعی دعویٰ تسلیم کر لیا جائے کہ ترمیہم مذکر حاضر کا صیغہ ہے جس کا فاعل قریش ہیں اور پتھراؤ کی نسبت ان کی طرف کی جائے تو نہ صرف تاریخ و تفسیر سلف ہی کا متعلقہ نظام بگڑ جاتا ہے بلکہ خود نظم قرآن میں بھی ایسی ایسی خرابیاں رونما ہو جاتی ہیں جو کلام ربانی ہی نہیں کسی شائستہ بشری کلام کے لئے بھی زیبا نہیں ہو سکتیں۔ اور نہ صرف نازیبا بلکہ ان کے ہوتے ہوئے اس سورۃ کا نظم اس کا موضوع بحث اور اس کا محط فائدہ سب ہی کچھ انتشار قصہ کچھ کا کچھ ہو جاتا ہے۔

اب اس کے بعد اگر ترمیہم کو لفظی حیثیت سے دیکھئے اور فنون عربیۃ و بلاغۃ کی رو سے اس کے واحد یا جمع ہونے پر غور کیجئے تب بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ اسے صرف مؤنث غائب ہی کا صیغہ ہونا چاہئے نہ کہ واحد حاضر کا

درنہ واحد حاضر ماننے میں فنی حیثیت سے پھر ویسی ہی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں جن سے کلام کا حسن اور شیوۂ بلاغت پامال ہو کر رہ جاتا ہے۔ چہ جائیکہ کلام میں کلام خداوندی ہونے کی شان باقی رہے۔ کیونکہ واحد حاضر ماننے کی صورت میں پہلا سوال تو وہی ہوگا جو ڈاکٹر احمد اللہ خانصاحب نے کیا تھا کہ اس واحد کے صیغہ میں جماعت قریش کیسے داخل ہو سکتی ہے جس کا داخل ہونا اس لئے ضروری ہے کہ پھر اس کو آپ کسی ایک کی طرف نہیں بلکہ پوری جماعت قریش یا اہل مکہ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔

اس کے جواب میں پرویز صاحب نے ارشاد فرمایا کہ "بلاشبہ یہ صیغہ تو واحد کا ہے مگر اس کا مفہوم جمع کا ہے" اس میں عرض کروں گا کہ دو مختلف میں اتحاد مفہوم کا دعویٰ تو بجائے خود ہے۔ حذاق ائمہ لغت اور رؤسا بلاغت کے نزدیک تو مترادف لفظوں میں ترادف کا دعویٰ بھی مشکل ہے۔ ان کے نزدیک ہر ہر لفظ اور ہر ایک صیغہ اپنی جگہ لفظ کے لحاظ سے اپنا جدا ہی مفہوم رکھتا ہے جس میں کوئی نہ کوئی معنوی خصوصیت ایسی ہوتی ہے جو اس کو دوسرے مماثل میں نہیں ہوتی اس لئے ان کے اصول پر دو لفظ متقارب المعنی تو ہو سکتے ہیں لیکن مترادف المعنی نہیں بن سکتے پھر چہ جائیکہ دو صیغے ایک واحد اور جمع کے متحد المفہوم بن جائیں جن کی لفظی وضع اور معنوی حیثیت میں زمین و آسمان کا فرق بلکہ تضاد کی نسبت ہے۔

پرویز صاحب نے ترمی اور الم تر کا فاعل ایک بتا کر الم تر کو جمع کا ہم مفہوم ثابت کرنے کے لئے قرآن کریم سے کئی الم تر کی نظیریں پیش کی ہیں جن میں ان کے نزدیک جمع کا مفہوم لیا جانا ناگزیر ہے۔ لیکن ہمارے نزدیک اتحاد مفہوم کا دعویٰ ہونا بھی غلط اور لغت عرب کی تکذیب ہے۔

اس زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ واحد و جمع میں باوجود تغایر مفہوم کے ایک سے دوسرے کے معنی مراد لئے جا سکتے ہیں لیکن میں عرض کروں گا کہ ان کی پیش کردہ مثالوں کے الم تر میں واحد سے جمع کے معنی مراد لئے جانے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہاں واحد سے واحد ہی کے معنی مراد ہوں اور ان تمام الم تر کے صیغوں کا فاعل واحد مخاطب ہو۔ یہ جداگانہ بات ہے کہ وہ واحد مخاطب کوئی معین فرد نہ ہو بلکہ جماعت کا ہر وہ فرد ہو جو اس تخاطب کی صلاحیت رکھتا ہو۔ اس صورت میں ان صیغہائے الم تر کے مخاطب دنیا کے تمام انسان ہو سکتے ہیں مگر نوبت بنوبت اور علی سبیل البدلیت یعنی ہر ہر واحد غیر معین طریق پر ایک ہی ایک ہو کر الم تر کا مخاطب بنتا رہیگا اور مخاطب بنجانے کے بعد گویا اس کے فاعل ہونے کی تعیین ہوتی رہے گی جس کا علم بھی تعیین سے پہلے کسی کو ہونا ضروری نہیں ہے۔ اندریں صورت اس قسم کے عبرت آموز صیغہائے الم تر کے مخاطب تو یقیناً بہت سے ہو جائیں گے مگر ہونگے ایک ہی ایک ہو کر مجموعی حیثیت سے نہیں کہ جس سے اس صیغہ کو معنی جمع کہدیا جائے ورنہ پھر اس صیغہ کا واحد لانا ہی عبث ہو جائے گا۔ خلاصہ یہ ہے کہ تمام الم تر کے صیغے مفہوم کے

لحاظ سے تو جمع تھے ہی نہیں۔ اب مراد کے لحاظ سے بھی انکا جمع ہونا ضروری نہ ہوا بلکہ واحد ہی ہے اور جبکہ پرویز صاحب کے اس قیاس تمثیلی میں مقیس علیہ کے کسی الم تر کا بھی مفہوماً یا مراداً جمع ہونا ضروری نہ نکلا تو پھر سورۂ فیل کے الم تر میں یہ جمع کے معنی کہاں سے آجائیں گے؟ جو محض ان صیغوں پر قیاس کرکے مانے گئے تھے۔ کیونکہ جو چیز مقیس علیہ میں نہیں ہوتی وہ مقیس میں بھی نہیں آسکتی۔

رہا یہ کہ ان پیش کردہ مثالوں میں بقول پرویز صاحب کے الم تر کے واحد سے جمع مراد لئے جانے کی مجبوری یہ ہے کہ آگے انہی الم تر کے وحدانی مخاطبوں کو یذھبکم اور تسخر لکم وغیرہ میں بصیغہ جمع خطاب کیا گیا ہے اگر الم تر کا فاعل جمع نہ لیا جائے تو سابق و لاحق میں خطاب کی یکسانی باقی نہ رہے گی تو میں عرض کروں گا کہ یکسانی قائم رکھا جانا ہی یہاں کب ضروری ہے۔ بلکہ شاید یہ زیادہ قرین بلاغت ہو کہ الم تر اپنی وحدۃ پر رہے اور تسخر لکم وغیرہ اپنی جمعیۃ پر۔ کیونکہ الم تر سے تو خطاب عبرت مقصود ہے اور اس کے لئے اجتماعی حیثیت ضروری نہیں۔ اور تسخر لکم سے بیان تسخیر عالم مقصود ہے جو تنہا تنہا ایک ایک انسان کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ نوع کے لئے ہے اور پھر اس میں بھی تسخیر کے بہت سے افراد وہ ہیں جو انسانوں کی اجتماعی حیثیت سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس صورت میں آخر اس میں کیا حرج ہے کہ عبرت دلانے کے لئے تو الم تر میں سبکو الگ الگ پکارا گیا اے زید اے عمرو اے فلاں اے فلاں اور تسخیر مجموعی دکھلانے کے لئے تسخر لکم وغیرہ میں سبکو ملا کر خطاب کر دیا گیا جن میں یہ زید عمر بکر بھی داخل ہوگئے۔ اور خلاصۂ مضمون یہ ہوگیا کہ اے زید اور اے عمرو وغیرہ اپنی جماعتی حیثیت پر غور کرو کہ تم سب کے لئے ہم نے جہانوں کو مسخر کر دیا ہے۔ پس کیا مجبوری ہے کہ تسخر لکم کی جمعیۃ کی وجہ سے الم تر کی وحدۃ کو کھو دیا جائے جیسا کہ الم تر کی وحدۃ کی مجبوری سے تسخر لکم کی جمعیۃ کو فنا نہیں کیا گیا اس میں دونوں کلمے اپنی اپنی وضع کا مفاد پیش کرتے رہیں گے جیسے اصول کا قاعدہ ہے کہ "المطلق یجری علی اطلاقہ والمقید علی تقییدہ" اور اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ تسخر لکم وغیرہ کی مجبوری سے وہاں الم تر کے صیغوں سے جمع ہی کے معنے مراد لئے جانے ضروری ہیں تو سورۂ فیل کے الم تر کے بعد کونسا ایسا جمع مخاطب کا کلمہ ہے جس کی مجبوری سے الم تر کو بھی جمع بنایا جانا ضروری ہے؟ اور جب نہیں تو اس الم تر کا ان پیش کردہ صیغہائے الم تر پر قیاس کرنا کیا قیاس مع الفارق نہ ہوگا؟ اس لئے استدلال کی بنا ہی منہدم ہوگئی اور پرویز صاحب کا قیاس تمثیلی باطل ہوگیا۔ پس واحد و جمع میں اتحاد مفہوم یا ترادف معنوی تو سرے ہی سے نہ تھا البتہ مراداً دونوں کا مصداق ایک ہوسکتا تھا سو یہاں وہ بھی ضروری نہ نکلا۔ اس لئے ثابت ہوا کہ یہاں الم تر ہر حیثیت سے واحد ہی کا صیغہ ہے اور اس کا مفہوم و معنی بھی واحد ہی کا ہے نہ کہ جمع کا۔

اور جبکہ پرویز صاحب کا یہ دعویٰ کہ الم تر کا فاعل جماعۃ قریش ہے ان کے بیان کردہ قیاس تمثیلی کی بنا پر

جمع نہ ہوا تو اُن کا یہ دعویٰ بلا دلیل رہ گیا۔

اس کے بعد اگر ذرا اور آگے بڑھو تو الم تر سے جمع مراد لینے کا یہ دعویٰ محض بلا دلیل ہی نہیں بلکہ خلاف دلیل بھی ہے۔ کیونکہ یہ بدیہی بات ہے کہ واحد وحدۃ کے لئے وضع کیا گیا ہے جمع کے لئے نہیں۔ اس لئے واحد کو جمع کے لئے استعمال کیا جانا یقیناً اس کی اصل وضع کے خلاف استعمال ہوگا۔ اس کو فن عربیہ میں مجاز کہتے ہیں۔ اور یہ فن کا مسلم مسئلہ ہے کہ کسی کلمہ کو خلاف وضع استعمال کرنا یعنی حقیقت چھوڑ کر مجاز پر آنا بلا کسی قرینۂ صارفہ کے جائز نہیں کیونکہ کسی کلمہ کا حقیقت پر ہونا یعنی اپنے موضوع لہ میں استعمال ہونا تو کسی دلیل کا محتاج نہیں کہ وضع واضع خود ہی اس کی مستقل دلیل ہے لیکن خلاف وضع استعمال ہونا یعنی مجاز میں آجانا یقیناً ایسی دلیل کا محتاج ہے جو اس خلاف وضع کام کی انجام دہی کی مجبوریوں پر دلالت کرے اور بتلائے کہ اس جگہ یا تو معنی حقیقی بن ہی نہیں سکتے تھے یا بن کر بہت سی خرابیوں کا موجب ہوتے تھے وغیرہ وغیرہ

پس پرویز صاحب نے جبکہ الم تر واحد کو جمع بنا کر اس صیغہ کو اس کی اصل وضع کے خلاف استعمال کیا تو یقیناً اصل دلیل (یعنی وضع واضع) کی خلاف ورزی کی لیکن اگر اس پر وہ کوئی مجبور کن قرینہ اور حجۃ پیش کر دیتے جس سے واضح ہوتا کہ انھیں ترک حقیقت اور اختیار مجاز کی کیا مجبوری پیش آئی تو یہ خلاف ورزی حد جواز میں آجاتی۔ مگر جبکہ ایسا نہیں کیا تو وجہ جواز کے سامنے آئے بغیر محض خلاف ورزی اصل حجۃ ہی باقی رہی جس کا انھیں کوئی حق نہیں۔ اس لئے الم تر کو جمع کے معنی میں لینا خلاف دلیل بھی نکلا۔

خلاصہ یہ کہ پرویز صاحب کا الم تر سے صیغۂ واحد کو مفہوماً جمع کہنا تو سرے سے غلط تھا کہ واحد و جمع میں اتحاد مفہوم ہو ہی نہیں سکتا پھر اس سے جمع مراد لینا بے دلیل بھی نکلا کہ ان کا قیاس تمثیلی ایک درمیانی احتمال آبانے اور مقیس و مقیس علیہ میں کسی علۃ جامعہ نہ ہونے کے سبب غلط تھا اور اوپر سے خلاف دلیل بھی نکل آیا کہ خلاف ورزی حقیقت بلا وجہ دلیل اصلی کا معارضہ ہے۔ اس لئے الم تر سے جمع کے معنے مراد لئے جانے کی کوئی بھی صورت نہ رہی کہ جس سے قریش یا اہل مکہ کو خطاب کیا جا سکے۔

اچھا اگر پرویز صاحب نے ان تمام بدیہیات اور مدلل نظریات کا مقابلہ ٹھان کر الم تر واحد کو جمع کے معنی میں لیا ہی تھا تو پھر یہ نہ معلوم ہو سکا کہ انھوں نے اس جمع کے افراد میں تخصیص کس دلیل سے کی؟ یعنی الم تر کے مخاطب اس جمع کے تحت میں فقط قریش یا اہل مکہ ہی کیوں بنائے گئے؟ اور اس جمع کا عموم و شمول کیوں باطل ہو گیا؟ قاعدہ کی رو سے اس جمع کے افراد یا تو دنیا کے سارے انسان ہوتے جبکہ الم تر کی وضع میں مسلم و کافر کا کوئی فرق نہیں یا کافر ہی ہوتے تو پھر دنیا کے سارے کافر ہوتے کیونکہ الم تر میں قریش کی کوئی تصریح نہیں اور یا پھر اسی اصول پر سارے مسلمان ہوتے لیکن قرآن میں کسی دلیل تخصیص کے نہ ہوتے ہوئے بھی جس کے سوا پرویز صاحب

نزدیک کوئی چیز حجۃ ہی نہیں ہے آخر یہ تخصیص کہاں سے آگئی کہ الم تر کا مخاطب یا فاعل صرف قریش اور اہل مکہ بن گئے۔ اگر کوئی اہل حق تخصیص کے ساتھ الم تر کا مخاطب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہدے تو پرویز صاحب کے نزدیک دلیل تخصیص نہ ہونیکی وجہ سے ناجائز اور وہ خود تھوڑی سی نام نہاد تعمیم کے بعد فوراً ہی آگے چلکر تخصیص کی حدبندیاں قائم کردیں تو بے دلیل بھی جائز نہ جس دلیل سے ان کے نزدیک الم تر میں رسول کی تخصیص ناجائز تھی اسی دلیل سے اس میں قریش یا اہل مکہ کی تخصیص کیوں ناجائز نہیں ہوسکتی؟ اندریں صورت الم تر میں رسول کی تخصیص تو پرویز صاحب کے نزدیک ناجائز اور قریش یا اہل مکہ کی تخصیص ان کے فریق مقابل کی نزدیک ناجائز۔ اگر واقعی پرویز صاحب یہ چاہتے ہیں کہ الم تر میں تعمیم کرکے اس کے فاعل بہت سے بنا سکیں اور اون کا فریق مقابل یہ چاہتا ہے کہ اس واحد کے صیغہ کا فاعل بھی واحد ہی رہے تو ان دونوں متضاد باتوں کے جمع ہوجانے کی صورت صرف وہی ہے جو ہم نے پرویز صاحب کے قیاس تمثیلی کو رد کرتے ہوئے بطور احتمال بیان کی تھی۔ کہ الم تر کا فاعل ایک ہی ہو مگر ہو غیر معین یعنی بطور بدلیت اور نوبت بنوبت ہر وہ شخص اسکا مخاطب ہوتا رہے جو اس خطاب عبرت کو سننے اور عبرت پکڑنے کی صلاحیت پیدا کرے۔ مگر ہو ایک ہی ایک بنکر نہ جمع ہوکر۔ اس صورت میں الم تر اپنی لغوی وضع کے مطابق واحد ہی کا صیغہ رہا اور واحد ہی اس کا فاعل بھی رہا لیکن فاعل کی تخصیص کسی نام یا طبقہ سے نہ ہوئی بلکہ اس کا فاعل زید وعمر کے بجائے مخاطب ہوا۔ اور معنی یہ ہوگئے کہ الم تر ایہا المخاطب (اے مخاطب کیا تجھے پتہ نہیں؟) اس صورت میں نہ تو الم تر اپنے مفہوم یا مراد کے لحاظ سے جمع بنتا ہے اور نہ محض کسی ایک فاعل پر مقصور ہوکر واحد منفرد ہوجاتا ہے بلکہ ایسا واحد بن جاتا ہے کہ جمع نہ ہوتے ہوئے بھی اس کے عموم سے کام جمع ہی کا نکل آتا ہے ہاں یہ عموم قریش یا اہل مکہ تک بھی محدود نہیں رہتا۔ بلکہ ہر عبرت پذیر انسان کے لئے عام ہوجاتا ہے۔ اس میں چونکہ ایک حد تک پرویز صاحب کا کام بھی نکل گیا کہ یہ الم تر محض وحدۃ منفردہ میں محصور نہ رہا۔ اس لئے گویا یہ صورت ان کی بھی مسلمہ ہوگئی یا ہوسکتی ہے زائد سے زائد یہ ہوگا تاکہ الم تر کے مخاطب اول جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہونگے جن سے اس تخاطب کا آغاز ہوا ہے۔ پھر آپ کی زبان مبارک سے سننے والے ہوں گے اور پھر ان سامعین کی زبان سے بعد کے سننے والے بنیں گے اور پھر ثم وثم۔ ہمارے زمانہ تک کے تمام عبرت پذیر انسان یکے بعد دیگرے مخاطب بنتے چلے جائیں گے۔ مگر ایک ہی ایک ہوکر اور بر سبیل بدلیت تو الم تر میں کسی فرد یا طبقہ کی تخصیص نہیں ہوگی کہ بسبیل تخصیص کے مطالبہ یا انتظار کی نوبت آئے۔

اور جب یہ صورت ہے تو یہ بھی ماننا پڑے گا کہ اس الم تر کے مخاطبوں میں کسی زمان یا مکان کی تخصیص بھی نہیں ہوسکتی ورنہ پھر سارے انسان نوبت بہ نوبت اس صیغہ کے فاعل نہ بن سکیں گے۔ کہ سارے انسان

مختلف زمانوں ہی میں تو پھیلے ہوئے ہیں اور جب وہ سب مخاطب ہیں تو گویا نزول آیت کے بعد کا ہر زمانہ مخاطب ہے۔ اس لئے اس تخاطب میں زمانہ حائل نہیں ہوسکتا۔ ہاں یہ ضروری نہ ہوگا کہ یہ سارے مخاطب ہر زمانہ میں پیاپے اور متصلاً بلا انقطاع ہی الم ترکے فاعل نہیں بلکہ جب بھی کوئی عبرت پذیری کیلئے تیار ہو جب ہی مخاطب بن سکے گا۔ اس سے الم ترکے ان کثیر مخاطبوں کی نوعیت مشخص ہوگئی ہے کہ وہ محض ایک نہیں بلکہ بہت سے ہیں۔ اجتماعاً نہیں بلکہ انفراداً ہیں۔ پھر کسی ایک زمانہ کے نہیں بلکہ ہر زمانہ کے ہیں اور پھر ان کے تخاطب میں کوئی زمانی اتصال ہی شرط نہیں بلکہ حسب عبرت پذیری یہ تخاطب وقتاً فوقتاً ہر زمانہ میں ہوتا رہا اور ہوتا رہے گا۔

اس مقدمہ کے بعد پرویز صاحب کے اس دعویٰ پر غور کیجئے کہ جو "فاعل الم ترکا ہے وہی ترمی کا بھی ہے یعنی جس الم ترمیں مخاطب ہے انھوں نے ہی ترمی کا فاعل بنکر ابرہہ پر پتھراؤ بھی کیا ہے"۔ اس دعویٰ کی رد سے ظاہر ہے کہ جو چاروں آیتیں الم ترکے فاعل کی ایک ہی شخص ہوئیں وہی چاروں ترمی کے فاعل کی بھی ہوں گی کہ دونوں کے فاعل حسب تصریح پرویز صاحب ایک ہی ہیں تو ترمیہم کا معنی یہ ہوں گے کہ "اے دنیا کے ہر ہر فرد تو نے ابرہہ پر تنہا تنہا ہر ہر زمانہ میں بلا کسی شرط تسلسل و اتصال کے پتھراؤ کیا"۔ اس کا حاصل یہ ہوا کہ گویا یہ پتھراؤ کسی ایک ہی وقت میں ہو کر ختم نہیں ہوگیا بلکہ وقوع واقعہ سے تا الیوم ہوتا رہا اور قیامت تک ہوتا رہے گا یعنی جو شخص بھی وادی مکہ میں کسی وقت بھی بلا جائے گا خواہ حج کرنے جائے یا سیاحت کے طور پر پہونچے تو اسے اصحاب فیل وہیں کھڑے ہوئے ملیں گے اور وہ پتھراؤ کرکے ان کا بھرکس نکال آئے گا۔ گویا بطور تجدد امثال اصحاب فیل وہاں روزانہ تازہ بتازہ ہو کر طیر ابابیل ہوتے ہیں اور اپنا بھرکس نکلوانے کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے ہیں۔ بس فرق اتنا ہے کہ اب گدھ چیلوں کی خبر رسانی کی ضرورت نہیں رہی کیونکہ زمانہ میں شرر بار آلات ایجاد ہو چکے ہیں اس لئے گدھ چیلوں کے قبائل نے بھی اپنا قدیم رسم و رواج بدل دیا اور پیشہ چھوڑ دیا ہے۔ یہ پتھراؤ کیا ہوا اچھا خاصا مداری کا تماشا ہوگیا۔ کہ ہر وقت اس کا پلاٹ اسی صورت و ہیئت کے ساتھ موجود اور دیکھنے سننے والوں کے لئے ہمہ وقت سامان حرب حاضر۔ معاذ اللہ۔

اس سے صاف واضح ہے کہ سورۂ فیل کا الم تر جیسے جمع کے معنی میں نہیں آسکتا ایسے ہی اس الم تر اور ترمی کا فاعل بھی ایک نہیں ہوسکتا۔ آخر کوئی وجہ کوئی قرینہ یا کوئی عقلی احتمال تو اس وحدۃ فاعل کا داعی ہونا چاہئے تھا؟ محض وحدۃ ترمی کا یہ ذوق و شوق تو کافی نہیں ہوسکتا کہ واحد و جمع میں بھی وحدۃ مفہوم مان لی جائے اور الم تر اور ترمی میں بھی وہی وحدۃ فاعل تسلیم کیجائے اور محض اس لئے کہ ہمارا جی اسطرح چاہتا ہے۔ بہرحال واضح ہوگیا کہ ترمیہم کو واحد حاضر کا صیغہ ماننا نہ معنوی حیثیت سے ممکن ہے نہ لفظی اعتبار سے

ممکن ہے اور جب یہ ناممکن ہے تو قریش اس کا فاعل بنکر ابرھہ پر پتھراؤ بھی نہیں کر سکتے۔ اور جب قریش کا پتھراؤ باطل ہوا تو گدھ چیلوں کی خبر رساں ایجنسی کی بھی ضرورت نہیں رہتی۔ اور جب یہ پرندے خفیہ پولیس نہ رہے تو پھر لامحالہ میدانی سپاہی ہی ہو سکتے ہیں اور قریش کی جگہ خود لیکر یعنی ترمی کا فاعل بنکر خود ہی پتھراؤ کے متکفل ہونگے۔ اور اس صورت میں ترمی وہی مؤنث غائب کا صیغہ ہو جاتا ہے جو امۃ کے عام سلف اور خلف کا اجماعی دعویٰ ہے۔ بس میں سے صرف ایک پرویز صاحب یا ان کا کوئی ہمنوا شاذ رہجاتا ہے۔

ان تفصیلات کے بعد کیا مجھے پرویز صاحب اجازت دیں گے کہ میں اونہی کے الفاظ میں انھیں اسطرح مخاطب کروں کہ (سورۂ فیل کے) اس (پرویزی) مفہوم کی علت یہ ہے کہ اس سورۂ مقدسہ کے ایک لفظ ترمیھم کا غلط مفہوم سامنے آگیا جس پر غلط (خود ساختہ) روایات کی عمارت قائم ہوگئی اور وہی روایات (پرویزی مذاق کے حلقوں میں) رواج پذیر ہوگئیں۔ ایک لفظ کے مفہوم کی درستگی سے جسکو ہمنے ابھی واضح کر دیا ہے، سارا مطلب واضح ہو جاتا ہے (بشرطیکہ پرویز صاحب اوہام سے فارغ کر کے خالص اتباع حق کے جذبہ سے غور و فکر کریں۔ اور اتباع نفس ہوا سے کنارہ کش ہوں) ان الذین یلحدون فی ایاتنا لا یخفون علینا افمن یلقی فی النار خیر ام من یاتی امنا یوم القیمۃ اعملوا ما شئتم انہ بما تعملون بصیر۔ ان الذین کفروا بالذکر لما جاءھم وانہ لکتاب عزیز لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید

بہترین مشورہ

کتب خانہ اعزازیہ دیوبند میں تمام علوم و فنون کی عربی۔ فارسی۔ اردو۔ درسی غیر درسی کتابیں مطبوعہ ہند۔ مصر۔ وغیرہ اور علماء دیوبند کی تمام تصانیف اور ہر قسم کے قرآن شریف بہت ہی کفایت سے ملتے ہیں۔ اور مال عمدہ صفائی معاملہ کے ساتھ روانہ ہوتا ہے جسکا اندازہ معاملہ کرنے پر انشاء اللہ آپ کو خود بھی ہو جائے گا طلباء کے ساتھ خصوصی رعایت کی جاتی ہے۔

امید ہے کہ اس اسلامی کتبخانہ کی جانب آپ حضرات خصوصی توجہ فرما کر ہمیں شکریہ کا موقع دینگے

خط و کتابت اور فرمائش وغیرہ اس پتہ پر کی جائے

(مولوی) سید احمد مدیر کتب خانہ اعزازیہ دیوبند ضلع سہارنپور (یو۔ پی)

دارالعلوم کے بانی کی کہانی

(پنجم)

اُن ہی کی زبانی

٭ ۵ ٭

(از حضرت مولانا حسن صاحب گیلانی (صدر شعبۂ دینیات عثمانیہ یونیورسٹی)

کے حال ہی آج بتلا رہے ہیں، تصویر بھی اگر اس وقت کی کھینچی جاتی، تو جو لطف حضرت کے ان الفاظ نے
[illegible] حضرت جی کی ہیبت کذائی کا جو نقشہ ذہن کے سامنے آتا ہے، شاید
[illegible] پیدا نہیں کر سکتی تھی۔ صاحب ہم اس حقیقت کو اپنے سامنے رکھتے ہیں کہ
[illegible] کے ایڈیٹر یا نیوز ایجنسی کی شہ بنیں ہے، بلکہ اس قلم کی عکاسی ہے جس سے حقیقت یا
جو کچھ ہوا تھا اس پر سہو ہوا تھا نہ ممکن ہے اور یہ تھا آخری انجام اس معرکہ کا جو حضرت والا اور پنڈت
دیانند جی کے درمیان ہونے والا تھا، لیکن افسوس کہ نہ ہو سکا، کون کہہ سکتا ہے کہ بجائے "شکرم پر
بیٹھ کر یہ جا وہ جا" پنڈت جی مولانا کے سامنے اگر آ جاتے، تو جدھر وہ تشریف لے گئے، کیا تعجب ہے
[illegible] پلٹ کر اس راستہ پر لگ جاتے جس پر چلنے کے بعد آدم کی اولاد کو اپنے باپ کی
کھوئی ہوئی جنت پھر واپس ملتی ہے۔ کاش! یہ ہو جاتا، تو کتنے فتنے جو اٹھے، اور اس وقت اٹھ رہے
ہیں یا آئندہ [illegible] اٹھنے والے ہیں شاید نہ اٹھتے، لیکن "ماقدر اللہ فسوف یکون" بھیجنے
والے نے جس جگہ "بھیجا" تاکہ ہم اس کو آزماویں، کے لئے "الانسان" کو بھیجا ہے، وہاں سے بھی "امتحان
و ابتلا" کے پاس "اوفیس" "فاز یا خاب" کے اعلان کا کیوں کانوں کو انتظار رہتا ہے۔ شاید حقیقت
کے اس قدرتی فیصلہ کو کون توڑ سکتا ہے۔

جنت نہ ملے گا ہرگز نہ کوئی اسکو ٭ اکبر یونہی چلی ہے دنیا یوں ہی چلے گی

"وان الآخرۃ ھی دار القرار" (مومن) (اور اس پہلے کے بعد) جو پچھلا دور حیات ہے ٹھہراؤ کا مقام تو وہی ہے

واقعہ اپنی ان تفصیلات کے ساتھ جو براہ راست حضرت والا کے بیان سے ماخوذ ہے ختم ہو گیا۔

بیچ بیچ میں ان کے بعض نتائج پر ضمناً میں تنبیہ بھی کرتا چلا آیا ہوں لیکن جی نہیں چاہتا کہ "دیانندی
معرکہ" کے جن بعض پہلوؤں کی طرف بے اختیار میرا خیال جو منتقل ہو رہا ہے، انہیں صرف اپنی حد تک

محدود رکھوں۔ پہلی بات تو یہی ہے۔ کہ حضرت والا کی فطرت کے ایک خاص پہلو پر اس سے روشنی پڑتی ہے، یعنی آپ کی زندگی کے دوسرے واقعات میں کا کچھ ذکر میں نے بھی کیا ہے، بہ ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کی عام چیزوں کے متعلق آپ کی گرفت میں چنداں سختی نہ تھی، اس لئے جو مل گیا، پہن لیا جو سامنے آگیا کھا لیا، جہاں سونے کو جگہ مل گئی، سو رہے، شاہجہاں پور کے عظیم الشان میلہ میں تشریف لے جاتے ہیں، شہر نیازمندوں اور معتقدوں سے بھرا ہوا ہے، لیکن میلہ کی رپورٹ میں ہے کہ ریل سے آپکے ساتھ علماء کی ایک جماعت اتری ہر ایک نے کسی نہ کسی رئیس کی کوٹھی کی راہ لی۔ لیکن حضرت والا نے چاہا کہ میری وجہ سے رات کے وقت لوگوں کو کیوں تکلیف ہو۔

اور بجائے رئیسانہ بنگلوں کے شاگرد کو ساتھ لئے کسی معمولی سرائے میں فروکش ہو گئے، رپوٹر کے الفاظ یہ ہیں

"غرض مولوی صاحب (حضرت والا) سب ساتھیوں (علماء) کو چھوڑ کر مولوی محمود حسن (سیدنا حضرت شیخ الہندؒ) کو اپنے ہمراہ لیکر چپکے سے شہر ہو لئے، قصہ مختصر رات کو ایک سرائے میں آرام فرمایا"

مگر سرائے کا مسافر واقع میں سرا کا مسافر کب تھا جو چپکے سے اسکو وہاں آرام کا موقع ملتا آدھی سے زیادہ رات گذر چکی تھی کہ بعض لوگوں تک یہ خبر کسی نہ کسی نے پہنچا ہی دی اسی وقت ہانپتے کانپتے یہ بیچارے سرا پہنچے۔

"دو بجے رات کے سرائے میں جاکر مولوی صاحب کو جا گھیرا پس از اصرار نا چار مولوی صاحب ان کے مکان پر تشریف لے لئے" ص۲

اور حضرت والا کی زندگی کا یہ کوئی نادر واقعہ نہیں ہے، رات کو تو آپنے یہ کیا صبح کو میلہ کا مقام جس کا نام چاندا پور تھا، اور شہر شاہجہانپور سے پانچ چھ میل دور تھا، اور علماء کے لئے تو سواریوں کا نظم تھا، لیکن جس نے دنیا کے کسی قاعدہ کو سختی کے ساتھ نہ پکڑنے کا پکا ارادہ کر لیا تھا قبل اس کے کہ لوگ سواری لیکر حاضر ہوں، صبح کی نماز کے بعد ہی اندھیرے منھ اپنے اس شاگرد کو ساتھ لئے پیادہ پا چاندا پور روانہ ہو گئے، لوگوں نے نماز کے بعد ڈھونڈھا ہوگا مگر اسلام کا آفتاب تو چاندا پور کے افق پر چمک رہا تھا، رپورٹر کے الفاظ یہ ہیں۔

"بالجملہ مولوی صاحب (حضرت والا) صبح کو نماز پڑھ کر پیادہ پا ہی چاندا پور میں جا چکے تھے" ص۲

خلاصہ یہ ہے کہ تقریباً پوری زندگی یوں ہی طلائی رنگ میں حضرت نے گذار دی جس کے واقعات کی تفصیل کا فرض اصل سیرت نگار کے ذمہ عائد ہوتا ہے۔ بطور مثال کے میں نے ان چند معمولی مشہور باتوں کا ذکر کیا۔

لیکن واقعہ میں جس شخص کو زندگی کے ان عام واقعات میں اتنا نرم پایا گیا تھا وہ ہر معاملہ میں نرم تھا؟ یقیناً زندگی کے تقریباً وہ اکثر شعبے جن میں دنیا والے عموماً سخت ہیں، اس میں خدا نے انکو نرم بنا کر پیدا کیا تھا،

اور اس حد تک نرم کہ دنیا والوں کو ممکن ہے ان کے متعلق ایسے آدمی ہونے کا مغالطہ ہو سکتا تھا جسے عموماً لاابالی وارستہ مزاج وغیرہ الفاظ سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔

مگر لاابالیت کا یہ سارا قصہ اگر سچ پوچھئے تو ان ہی معاملات تک محدود تھا، ورنہ ایک یہی دیانند جی کے مقابلہ کا معاملہ ہے، دیکھتے ہو! یہاں آپ کی پکڑ اور گرفت کی سختی کی کوئی انتہا ہے، عام مجمع میں نہ سہی خاص میں، ہمارے گھر میں نہ سہی اپنے گھر میں، دن کو نہ سہی رات کو، چھاؤنی کے حدود میں نہ سہی عیدگاہ کے میدان میں، تقریراً نہ سہی تحریراً، تحریر بھی اگر قلم سے نہ پڑھی جائے۔ تمہاری طرف سے میں ہی پڑھ دوں گا، کوئی شق کوئی پہلو ایسا باقی چھوڑا گیا ہے جہاں پہونچنا ناممکن تھا، وہاں پہونچنے یا پہونچانے سے دریغ کیا گیا ہو! وان ذلک من عزم الامور۔

وہی جو تمہارے کپڑوں لتوں، کھانے پینے، رہنے سہنے میں اتنا آزاد مزاج واقع ہوا تھا کہ بھرے مجمعوں میں میلے کپڑوں کے ساتھ ہم چشموں، اور ہم عصروں کے درمیان چلے جانے سے اس کے دل پر کوئی خطرہ بھی نہ گذرتا تھا آج اس کی گرفت کا تماشا کتنی قوت سے کیا جا رہا ہے!

پس کی بات یہی ہے، کہ جن معاملات میں ان کو نرم سمجھا جاتا تھا، ان میں بھی وہ دراصل سخت ہی تھے، جب یہی طے ہو چکا تھا کہ جن مقصدوں تک پہونچنے کے لئے ایک سودا کے ساتھ ساتھ ہزار غم پالنے پڑیں گے ان کی حد تک تو انھوں نے غم کے ان اڈوں ہی کے اڑا دینے کا عزم کر لیا تھا، اور آخر وقت تک اس عزم میں غیر متزلزل رہے گویا علمی اصطلاح میں یوں سمجھو کہ ان میں "لابشرط شئی" کے مقام ہی کا عزم تھا لیکن جن امور کی تکمیل "بشرط شئی" کے مقام کی مقتضی تھی، وہاں اس "شئے" کے کسی پہلو سے لاپروائی برتنا قطعاً روا نہ رکھتے تھے، جیسا کہ دیانند جی کے معاملہ میں کسی پہلو کو سرمہر رہنے پر راضی نہ ہوئے۔

اور اسی لئے میں سمجھتا ہوں کہ وہ سراسر عزم، اور صرف ارادہ تھے، یہ جو لوگوں کو اپنے رکھ رکھاؤ میں خاص خاص پابندیوں کا پابند دیکھا جاتا ہے اور انھیں داد دی جاتی ہے کہ وضع کے وہ بڑے پکے ہیں، شیروانی کے بغیر گھر سے باہر قدم نہیں رکھ سکتے، پلنگ اور گدے کے بغیر سو نہیں سکتے، یہ نہیں کر سکتے وہ نہیں کر سکتے ہو سکتا ہے کہ وہ بھی ارادہ کے پکے ہوں، لیکن اس ارادہ کی پختگی کا مقابلہ کیا وہ ارادہ کر سکتا ہے جس میں ان تمام پابندیوں کے ٹھکرانے کا عزم بالجزم کر لیا گیا ہو، لیکن غلطی سے لوگ ایسوں کو غیر پابند قرار دیتے ہیں، اور سچ تو یہ ہے کہ جن چیزوں کو تمہارا نفس چاہتا ہے اگر ان کے مہیا کرنے کے آپ پابند ہیں تو جدھر ہوا کا رخ ہے اسی طرف چل رہے ہیں، گاڑی کو جس طرف انجن لئے جا رہا ہے، آپ نے بھی اگر گاڑی کو اسی طرف ڈھکیل دیا، تو یہ آپکا کمال ہے یا انجن کا لیکن ہوا جس طرف بہ رہی تھی، اور انجن جس سمت گاڑی کو لئے جا رہا تھا، اگر چند ایسے

اس کی مخالف سمت چلنے یا چلانے میں کامیاب ہوئے تو یہی اصل آپ کی کامیابی ہے اور قوت ارادی کا سچا ثبوت یہی ہے تعجب ہوتا ہے کہ لوگ دیکھتے ہیں اور نہیں دیکھتے ہیں سنتے ہیں اور نہیں سنتے ہیں ہندوستان کی ہر تاریخ کا وہ حصہ جو غدر کے بعد لکھا گیا، اس میں ذکر کیا جاتا ہے التزاماً و حتماً ذکر کیا جاتا ہے بڑے زور شور اور بلند آہنگی کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے، کہ چند جھونپڑیوں کو مسلم یونیورسٹی کی راہ پر لگانے والا بڑا آدمی تھا، اتنا بڑا آدمی کہ اگر مادر گیتی نہیں تو مادر ہند (بھارت ماتا) گذشتہ صدی میں ایسا بچہ نہ جن سکی، حالانکہ میرے خیال میں بجائے راہ کے لگنے کے اسی زمانہ میں ان جھونپڑیوں کا یونیورسٹی کا نہ بن جانا محض حیرت ہے! یقیناً یہ گاڑی اسی لائن پر چھوڑی گئی تھی، جس پر زمانہ کا انجن حکومت وقت کی اسٹیم سے اسے کھینچ کے لئے تیار کھڑا تھا اسی کا وقت تھا، اسی کا زمانہ تھا، اسی کی مانگ تھی، اسی کا مطالبہ امرا بھی اسی کے لئے تھے اور غربا بھی، چھوٹے بھی اسی کے لئے اور بڑے بھی، بڑی بڑی ریاستوں کا خزانہ کھلا ہوا تھا، خطابوں اور سرفرازیوں کی ساری پونجی اسی میں پوشیدہ تھی۔

لیکن اندھا بنانے والوں نے لوگوں کو کتنا اندھا بنایا کہ جب ٹھیک آندھی کی پوری مخالف سمت انجن جو ہر گاڑی کو اپنی پوری قوت سے آخری قوت سے کھینچ کر لے جانا چاہتا تھا، اللہ کے ایک اور بندے نے اناء کے ایک درخت کے نیچے سے کشمکش شروع کی، بہر حال اسی مخالف سمت پر گاڑی جائے گی، ارادہ کے زور، عزم کی پختگی کا کیسا عجیب و غریب معجزانہ نظارہ تھا، کہ سب کے سامنے دن کی روشنی میں آخر اس کی مخالفانہ کشمکش کامیاب ہوئی۔ اور آج شجر اناء کے نیچے والی زمین بڑھ کر خدا ہی جانتا ہے کہ اس جیسی کتنی زمینوں کی شکل اختیار کر چکی ہے، اور خیریہ تو خشت و گل کے مجموعہ کا نظارہ ہے، اس پون صدی کے قابل زمانہ میں علم کی تقسیم جس وسیع پیمانہ پر صرف ہند ہی نہیں بلکہ بیرون ہند میں بھی جو ہوئی۔ بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے کہ اتنے وسیع پیمانہ پر ان ہی علوم کی تقسیم اس وقت بھی نہ ہوئی، جب اس ملک میں ان ہی کی تقسیم کا موسم تھا، ان ہی کے مطابق ہوا تھی، اور ساری قوتیں اسی تقسیم سے وابستہ ہو سکتی تھیں۔

لیکن تاریخی دیانت کا ڈنکا بجانے والو! شرم کہاں ہے۔ جواب تک تمہاری آنکھوں میں پہونچا کر کروڑوں کو تمہاری گریبانوں میں نہیں ڈالتی، ہزاروں کتابیں لکھی گئیں، سیکڑوں ریڈیو تیار ہوئیں، تحقیقات و ریسرچ کے دریا بہا دیئے گئے لیکن اللہ کے بندو! تمہیں سب کچھ نظر آیا لیکن اس سلسلہ میں جس واقعہ سے آنکھ چوک گئی، وہ یہی واقعہ تھا ؎ کھس پڑا وہی پر کبوتر ؛ جس میں نامہ بند صا تھا دلبر کا

میں کہاں بہک گیا، اور بہکا جا رہا ہوں، ذکر حضرت والا کی ارادی قوت اور عزم کی پختگی کا تھا، دیانندی معرکہ میں اس کا ظہور چونکہ آنکھوں کے سامنے ہوا تھا، اس لئے اس پر تنبیہ ضروری معلوم ہوئی تاکہ

جہاں جائے کہ دیوبند کا "مدرسہ عربی" آج جو دارالعلوم کے نام سے سربلند ہے اس کی تہ میں کس کا عزم کام کر رہا تھا۔

حضرت والا کی عام زندگی پر سطحی نظر رکھنے والوں کو جو مغالطہ ہوتا ہے کہ وہ کچھ وارستہ مزاج فطرت کے تھے اس مغالطہ کا ازالہ ہو جائے۔ ان ہی کے متعلق بلکہ اس نوعیت کے عام بزرگوں کے متعلق جو ایک عام غلط فہمی اب اچھے اچھوں میں پھیلتی جا رہی ہے ہو سکتا ہے کہ حضرت والا کی زندگی کا یہ نمونہ ان کے لئے موجب بصیرت ہو۔

دوسری بات اسی دیانندی قصہ میں مجھے جو نظر آئی ہے، وہ یہ ہے کہ ایک ایسے عہد اور زمانہ میں جب مولویت کے دائرہ میں "وجود رابطی" اور "مثناۃ بالتکریر" جیسے مباحث کو اہمیت اور کیسی اہمیت دیجا رہی تھی وہ مولوی مولوی ہی نہیں قرار پا سکتا تھا، جس کے پاس ان مسائل اور ان کے مماثل مسائل کے متعلق خاص نکات کا ذخیرہ نہ ہو، زیادہ سے زیادہ دین کے مسائل کا کچھ چرچا اگر شروع بھی ہوا تھا، تو ان کا زیادہ تر تعلق اسلام کے فروعی مباحث سے تھا کچھ غیر مقلدیت کی تحریک سے آمین، رفع الیدین، قراءۃ فاتحہ وغیرہ کی بحثوں میں گرمی پیدا ہو گئی تھی، کہیں کہیں کچھ عیسائیت کے خلاف بھی کام ہوتا تھا، ضرورت مسلمانوں میں ایسے چند نفوس بھی پیدا کر دیئے تھے جو اس فتنہ کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے تھے، بعض لوگ ایسے بھی پیدا ہو گئے تھے جنکی نظر اس زریغ پر پڑ چکی تھی، جو مغربی تمدن کی بدولت باہر ہی کو نہیں بلکہ مسلمانوں کے اندر کو بھی بدل رہا "نیچریت" کے نام سے یہ "زریغ" موسوم تھا، اور مخلصین کا ایک طبقہ ان کے خطرناک نتائج پر متنبہ ہو چکا تھا۔

لیکن ان سارے قصوں میں "ہندو مسلمان" کا مسئلہ خصوصاً مذہبی لحاظ سے کسی طرح درخور اعتنا نہ تھا، حاکم مسلمانوں نے ایک لمحہ کے لئے اس سوال کو اپنے سامنے لانے کی تکلیف گوارا نہ کی، کہ کبھی ان بت پرستوں، گائے بکری پوجنے والوں کی طرف سے بھی مسلمانوں پر نہیں اسلام پر حملہ ہوگا؟ جبتک اسلامی حکومت کا چراغ جلتا رہا، واقعہ یہ ہے کہ اس سوال کی کچھ حیثیت بھی قریب قریب یہی تھی، لیکن اس چراغ کے گل ہونے کے ساتھ ہی اگرچہ کہیں کہیں سے کچھ آوازیں اٹھنے لگیں، مگر جہاں تک میں غور کرتا ہوں عام علماء اسلام نے ادھر کبھی توجہ نہیں کی، خدا جانے کس صدی میں "سمنیہ" نام ایک ہندوستانی مکتب خیال کا یہ نظریہ مدرسوں میں کس طرح پہونچ گیا تھا کہ وہ وحی و نبوت کے منکر ہیں، اس کے سوا مجھے یاد نہیں پڑتا کہ اسلامی علماء کی دینی کتابوں میں ہندوؤں کے خیالات و آراء کا ذکر کیا گیا ہو۔

ظاہر ہے کہ حضرت والا بھی علماء کی اسی جماعت کے ایک فرد تھے، اور عام مذاق کے مطابق اس زمانہ

جو علمی دل چسپیاں تھیں ان میں گو اس حد تک جس حد تک آپ نے فطرتاً حصہ لے سکتے تھے، حصہ لیا، قرأۃ خلف الامام پر کتاب لکھی، تراویح کی بحث کو چکایا اور بھی کام کرتے رہے۔

لیکن جو مسئلہ اس زمانہ میں سب سے نیچے دبا ہوا تھا، مگر بعد کو سارے فتنوں کے دب دبا جانے کے بعد آخری سوال اس ملک کا صرف یہی ایک مسئلہ بننے والا تھا، سمجھ میں نہیں آتا ہے کہ عام علماء کے دستور کے خلاف، حضرت والا کی نگاہ دور رس نے اس کی اہمیت کا اندازہ کیسے کر لیا تھا آج تو شائد اس میں کچھ اعجوبہ نہ ہو، کہ ایک مسلمان عالم کسی پنڈت سے برسر بازار مناظرہ کا چیلنج دے رہا ہے، لیکن جن دنوں کی یہ بات ہے، اس وقت کے لحاظ سے یقیناً یہ عجیب بات تھی۔ آج بھی کوئی اگر تصور کرے کہ شاہ عبدالعزیز یا شاہ اسحاق رحمۃ اللہ علیہما حتیٰ کہ حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے چار ابرو کا صفایا کئے ہوئے ننگ دھڑنگ اپنی دھوتی میں کسا ہوا کوئی پنڈت ان کے سامنے کھڑا ہے اور علم کے دعویٰ کیساتھ کھڑا ہے، اور مذکورہ بالا حضرات بھی اپنے جبہ و دستار عصا و تسبیح کے ساتھ اس کے مقابلہ میں علمی سوال و جواب کے لئے ڈٹے ہوئے ہیں، اب بھی یقیناً اس کے تصور سے تعجب کی مسکراہٹ اضطراراً پیدا ہوتی ہے

مگر آپ پڑھ چکے اور سب جانتے ہیں کہ ان ہی علماء کے جانشینوں اور ہم عصروں میں جس کا مقام صرف علم ہی میں نہیں عرفان میں بھی، گفتار ہی میں نہیں رفتار میں بھی، نمایاں اور بہت نمایاں تھا، آخر ایسی کونسی مجبوری پیش آئی کہ اس کو ؎ گرچہ بدنامی ست نزد عاقلاں ٭ ما نمی خواہیم ننگ و نام را کہتے ہوئے اس میدان میں بے تاب ہو کر کود پڑا، اور کتنی بے تابی؟ پنڈت جی کا تعاقب جس شان سے فرمایا گیا ہے، خیال کیا جا سکتا ہے کہ اس بے تابی نے آپ کو کس حد تک نیچے اترنے پر مجبور کیا تھا۔

ایک طرف وہ حال تھا اور تھا کیا؟ میرا خیال تو ہے کہ حضرت جس وقت دیانند جی کے مقابلہ میں آستینیں چڑھا کر اترے ہیں، اگرچہ اس پر تقریباً تریسٹھ سال گذر چکے، گویا نصف صدی سے زیادہ زمانہ گذرا، اور اس عرصہ میں دنیا کہاں سے کہاں پہنچی لیکن میں نہیں جانتا کہ علماء اسلام کے ثقات اکابر میں اب بھی دیانند جیسے لوگوں کا ذکر کم از کم تصانیف کی حد تک جائز قرار دیا گیا ہو، انتہا یہ ہے کہ ایسے مصنفین اسلام جن کی کتابیں نیم مذہبی کتابیں سمجھی جاتی ہیں مثلاً مولوی شبلی[1] وغیرہ ان کی کتابوں میں بھی ارار و نحل وغیرہ کے ذکر کے سلسلے میں ابھی تک دیانند جی کو اس قابل نہیں سمجھا گیا ہے کہ اوروں کے ساتھ ان کا بھی ذکر کیا جائے۔ مولوی شبلی صاحب نے زیادہ دن نہیں ہوئے کلام میں مشہور کتاب "الکلام" لکھی تھی اور قدیم

[1] مولوی شبلی مرحوم کی کتابوں کو نیم مذہبی کتابیں اس لئے قرار دیتا ہوں کہ الفاروق سیرۃ النعمان وغیرہ کتابیں انھوں نے مورخ کی حیثیت سے لکھی لیکن بالعرض الفاروق شیعوں کا رد ہے سیرۃ النعمان غیر مقلدوں کا حتیٰ کہ "المامون" سے ان مغرب زدہ نا دانوں کی مذہبی اصلاح ہو سکتی ہے جو شاہی شان و شوکت حکومت کے طمطراق ہی کو کسی مذہب کی صداقت کی دلیل سمجھتے ہیں ۱۲

خیالات سے زیادہ جدید اعتراضوں ہی پر ان کا زور صرف ہوا ہے لیکن جہاں تک میں خیال کرتا ہوں باوجود شدت کے کسی ایک جگہ بھی دیانند کے ذکر پر وہ راضی نہیں ہوئے ہیں حالانکہ مارہ وروح وغیرہ کے مباحث میں ضمنی طور پر دیانند جی کے شکوک بھی ان کے پیش نظر معلوم ہوتے ہیں، لیکن اسی لئے کہ صراحۃً کسی علمی کتاب میں دیانند جی کا نام اس زمانہ تک لینا چونکہ علمی ثقاہت کے خلاف قرار دیا جاتا تھا اس لئے غالب گمان ہے کہ قصداً ان کے ذکر سے اعراض کیا گیا ہے۔ زیادہ سے زیادہ بازاری مناظرہ کرنیوالے پاشندوں کا یہ کام تھا کہ پنڈت جی جیسے لوگوں کا پیچھا کریں، ظاہر ہے کہ حضرت والا دیانند جی کے [illegible] علمی باتوں سے واقف تھے اور وہ واقف نہ ہوتے تو کون ہوتا مگر ساری باتوں سے قطع نظر [illegible] کے بندہ میں نہیں ٹھیک بازار میں بر سر مجمع عام ان سے پنجہ آزمائی کے لئے تیار ہو گئے۔

یہی سوال ہوتا ہے کہ حضرت کا یہ طرز عمل کیا کوئی اتفاقی فعل تھا؟ یا اس کے پیچھے کوئی غیر معمولی اہم مصلحت پوشیدہ تھی؟ لوگ کچھ ہی خیال کریں لیکن میرا خیال تو ثانی الذکر پہلو کی طرف مائل ہے، تفصیل کا تو موقع نہیں ہے لیکن اتنا تو پھر بھی کہہ سکتا ہوں کہ اس قسم کے عمل کے پیچھے عموماً دو ہی قوتیں کام کرتی ہیں عقل مصلحت اندیش یا عشق مصلحت سوز، عموماً یہ دونوں باتیں کسی ایک شخصیت میں مساوی حصہ کے ساتھ کم جمع ہوتی ہیں، لیکن مصیبت اس بیچارے کے لئے ہوتی ہے جو ان دونوں بیماریوں میں ایک ہی وقت میں ایک ہی مقدار اور درجہ کے حساب سے مبتلا کر دیا گیا ہو، واقعہ کا علم تو خدا ہی کو ہے لیکن جہاں تک درخت کی شناخت پھلوں سے کی جا سکتی ہے میں کہہ سکتا ہوں کہ حضرت والا کی ذات اقدس دونوں کی جامع تھی جس وقت دیانند جی بازار میں آئے تھے اس وقت ہر شخص کا کام یہ نہیں تھا کہ ان کی بازاری تقریروں کے شعلوں میں آئندہ ہندوستان کے امن وامان کے سارے سرمایہ کو جلتا ہوا آج دیکھ لیتا، زیادہ سے زیادہ علماء کے عام طبقہ نے یہی خیال کیا کہ ایک شخصی سیلاب ہے آیا ہے نکل جائیگا، لیکن جس کی نگاہ "آج" سے زیادہ کل کے واقعات پر پڑ رہی تھی، وہ دیکھ رہا تھا کہ سارا قصہ وقتی نگاہوں کا ختم ہو جائے لیکن اس ملک میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لئے جو آخری خونین خطرہ باقی رہ جائے گا وہ ان ہی تقریروں سے پیدا ہوگا جسکی ابتدا آج دیانند جی نے فرمائی ہے۔

مسلمان اس ملک میں انگریزوں کی طرح نہ اپنا کوئی مستقل "ہوم" (وطن) قائم کر کے رہتے تھے، اور نہ انھوں نے التزاماً ہر آبادی میں اپنے کو یہاں کے مقامی باشندوں سے الگ تھلگ کر کے سول لائن میں آباد کیا تھا، بلکہ غائت سادگی میں جس کا سینگ جہاں سمایا وہیں رہ پڑا، نہ اس نے شہر کو دیکھا نہ دیہات کو، نہ اس کو دیکھا کہ ان کی اکثریت کہاں ہے اور اقلیت کہاں، جہاں جگہ ملی، سہولت میسر آئی اسی کو وطن بنا کر بال بچوں سمیت

اثر پڑا اور ہمیشہ کے لئے وہیں کا ہو کر رہ گیا، اور اس میں کوئی شبہ نہیں، قطعاً شبہ نہیں، کہ دیانندی تحریک سے پہلے، گو ہندو مسلمانوں میں سیاسی لڑائیاں بھی ہوتی رہیں، مرہٹہ تحریک بھی اٹھی اور سکھوں کی تحریک بھی لیکن جہاں سے اٹھتی تھی، جہاں تک تاریخ کی شہادت ہے ان ہی مقاموں تک محدود رہتی تھی اور ملک کے دوسرے علاقوں تک اس کا زہر نہیں پھیلتا تھا، بلکہ عموماً دیکھا جاتا تھا کہ مرہٹوں کی برگی اگر لوٹنے پر آئی تو اس میں مسلمانوں کے ساتھ ہندو بھی لوٹے جاتے تھے، گاؤوں میں دیہات جو بنتے تھے ان سے مسلمانوں کی بھی حفاظت ہوتی تھی اور ہندوؤں کی بھی، بلکہ غدر کہئے، یا جنگ آزادی اس میں بھی ہندوستانی اور غیر ہندوستانی یا ولائتی ہی کا سوال ہر اس شخص کے سامنے تھا جو اس میں شریک تھا، اور غدر کو تو جانے دیجئے خود حضرت والا کے ساتھ ابھی چند سال پہلے میلہ "خدا شناسی" میں جو صورت پیش آئی، وہ خود اس کی دلیل ہے، اس سے ابھی بحث نہیں کہ خود یہ "میلہ" کن مقاصد کو پیش نظر رکھ کر قائم کیا گیا تھا، یہ بات کہ چاندا پور کا کبیر پنتھی رئیس یعنی منشی بہاری لال بانی میلہ واقعی مذاہب کا کوئی بڑا محقق یا بذات خود کوئی عالی دماغ مفکر تھا، اور اسی بنیاد پر اس وقت کے تمام مذہبی نمائندوں کو مدعو کر کے وہ کسی صحیح نتیجہ تک پہونچنا چاہتا تھا، اس کا اندازہ محض اس واقعہ سے ہو سکتا ہے جس کا ذکر اس میلہ کے رپورٹر صاحب نے اس طرح کیا ہے کہ سب سے پہلے جلسہ میں منشی پیارے لال ہی اٹھے، لیکن اٹھ کر جو فرمایا وہ رپورٹر صاحب کی روایت کی بنیاد پر یہ تھا کہ۔

"میاں کبیر نے پھول میں جنم لیا، اور ان کے پنتھ میں سوتے جاگتے سانسا چلتا رہتا ہے"

ظاہر ہے کہ اپنے مذہب کی تائید و نصرت میں جو پھول سے کبیر میاں کو نکالے، اور سوتے جاگتے سانسا چلتا رہنے کو اپنے مذہب کی صداقت کی دلیل قرار دے اس کے متعلق بجز اس کے اور کیا کہا جا سکتا ہے کہ

"مذہب معلوم و نصرت مذہب معلوم"

جس کام کے لئے یعنی اپنے پنتھ کی صداقت پیش کرنے کے لئے جس بیچارے نے ہزاروں صرف کئے تھے کیونکہ رپورٹر صاحب ہی کا بیان ہے کہ

"سب کو کھانا اور خیمے وغیرہ ان ہی (پیارے لال) کی طرف سے ملے تھے"

سمجھا جا سکتا ہے کہ اتنے بڑے ہندگیر میلے کا قیام و طعام کے ساتھ انتظام چند روپوں سے ممکن میں یہی تو سوال ہے کہ یہ میلہ منشی جی نے خود لگایا تھا، یا میلہ لگانے کا کسی طرف سے حکم دیا گیا تھا، بہر حال اس میلہ کے پیچھے کسی کا بھی ہاتھ ہو، سر دست مجھے یہاں اس سے بحث نہیں بلکہ کہنا یہ ہے کہ اس میلہ کو وجود دیکر ہندو مسلمان، عیسائی تین حصوں میں بانٹ کر پیش کیا گیا تھا، اگرچہ عیسائی لفظ اس وقت تک صحیح نہیں تھا، کیونکہ عیسائیوں کی تعداد اس وقت تک ملک میں بہت تھوڑی تھی اتنی تھوڑی کہ قابل

لحاظ نہ تھی اور اس لئے میرے خیال میں بجائے عیسائی کے ہندو مسلمان یورپین ان تین پارٹیوں کی یہ میلہ نمائندگی کرتا تھا۔ میلہ کے رپورٹر صاحب نے بھی یہی لکھا ہے کہ منشی پیارے لال کے ساتھ دعوت کی چٹھی تقسیم کرنے والوں میں پہلا نام

"پادری نولس صاحب انگلستانی"

کا تھا اور گو چند دیسی بازاری عیسائی مناظرہ کرنے والے بھی اس جلسہ میں شریک تھے لیکن عیسائیت کا پھریرا ان پادری نولس صاحب انگلستانی" ہی کے ہاتھ میں تھا اور اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ ہندو مسلمان کے سوا تیسری پارٹی صحیح معنوں میں عیسائیوں کی نہیں بلکہ یورپ والوں کی تھی۔

بہرکیف مجھے کہنا یہ ہے کہ ابتدا تو میلہ کی ان تین پارٹیوں کی نمائندگی سے ہوئی، لیکن اسوقت عام ہندوستانیوں کی جو ذہنیت تھی، اس نے زیادہ تر اس تثلیث کو باقی نہ رکھا اور تھوڑی ہی دیر کے بعد میلہ کی حالت یہ ہوگئی کہ ایک طرف ہندو اور مسلمان دونوں تھے اور دوسری طرف یورپینوں کی صف میلہ کی رپورٹ میں ہے، کہ جب حضرت والا تقریر سے فارغ ہو کر بیٹھے تو

"مولوی محمد قاسم صاحب کے گرد ایک ہجوم تھا، ہندو مسلمان سب گھیرے کھڑے تھے۔"

اور کیا یہ گھیرنا صرف تماشے کا گھیرنا تھا، آگے کے الفاظ سنئے، لکھتے ہیں۔

"مسلمانوں کی جو کیفیت تھی سو تھی مگر ہنود بھی بہت خوش تھے، آپس میں کہتے تھے کہ نیلی لنگی والے مولوی نے پادریوں کو خوب مات دی۔" ص۴۱

نیلی لنگی والے مولوی کی مات دینے سے اگر مسلمانوں کو خوشی تھی تو ان کے خوش ہونے کی بات ہی تھی، لیکن انگلستانی پادری کی مات سے ہندوؤں بیچاروں کی خوشی دیکھنے کی یہی چیز ہے۔

۱۲۹۲ھ پر کئی صدیاں نہیں گذری ہیں، کل ایک نسل کی مدت ہے، مگر دوسرے قرن میں آج اسی ملک کا کیا حال ہے، اور تثلیث کو توڑ کر دو جماعتوں میں تقسیم ہو جانا یعنی ہندوستانی وغیر ہندوستانی اس کا قصہ میلہ ہی تک محدود نہ رہا۔ اسی رپورٹ میں ہے کہ

"سب اہل اسلام جب روانہ ہوئے تو میلہ کے ہندو وغیرہ مناظران اہل اسلام کی طرف اشارہ کرکے بتلاتے تھے کہ یہ ہیں (یعنی حضرت مولانا محمد قاسم یہ ہیں۔"

بات اسی پر ختم نہیں ہوئی جس وقت دوسروں کے ساتھ گاڑیوں کی قطار میں حضرت والا کی بھی گاڑی جا رہی تھی (غالباً واپسی میں لوگوں نے سوار ہونے پر مجبور کیا) تو اس وقت ایک عجیب واقعہ پیش آیا۔ خود رپورٹر صاحب کے الفاظ میں اس کا سننا غالباً زیادہ اثر انداز ہو سکتا ہے کہتے ہیں۔

گاڑیوں کی قطار سے بیس قدم پر ایک جوگی جارہا تھا، پاؤں میں کھڑاؤں سر پر لمبے لمبے بال، برہنہ سر، ہاتھ دست پناہ دو چار معتقد اس کے ساتھ، مولوی قاسم صاحب کی طرف اشارہ کرکے اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا "جے مولبی ہے" (یعنی یہ مولوی ہے) اتفاقاً مولوی محمد قاسم صاحب کی نظر ادھر کو پلٹی تو اس نے سلام کیا، مولوی محمد قاسم صاحب نے التفات سے ہاتھ اٹھاکر جواب دیا، اس نے جو دیکھا کہ مولوی صاحب التفات سے جواب دیتا ہے تو وہاں سے دوڑا، اور گاڑی کا ڈنڈا پکڑ کر گاڑیبان سے کہا "تھام شے" اس نے اوروں کو آواز دیکر کہا تھم جاؤ، القصہ گاڑیاں تھم گئیں جوگی صاحب بولے "تم نے بڑا کام کیا" مولوی محمد قاسم صاحب نے کہا کہ میں نے کیا کیا پرمیشر نے کیا، اس نے کہا سچ کہتے ہو، پھر جوگی مذکور نے ہاتھ اٹھاکر چار انگشت سے اشارہ کرکے کہا "جب تمنے بولی ماری تو ہم نے دیکھا کہ اس کا یعنی پادری کا اتنا سریر (بدن) سوکھ گیا تھا یا یوں کہا کہ گھٹ گیا تھا، مولوی محمد قاسم صاحب نے فرمایا کہ تم کہاں تھے خیمہ کے باہر تھے؟ جوگی نے کہا کہ ہم بھی خیمہ کے اندر تھے پھر مولوی صاحب ممدوح نے فرمایا آپ کا نام کیا ہے اس نے کہا جانکی داس مولوی صاحب موصوف نے فرمایا آپ نے بڑی مہربانی کی جو آپ آئے اس نے کہا کہ ہم تو تمہارے بیٹا بیٹی ہیں یہ کہا اور سلام کرکے چلدیا"

میرے خیال میں میلہ خداشناسی کا یہ حصہ اس وقت جس وقت یہ لکھا گیا تھا محض ایک معمولی واقعہ کی حیثیت سے لکھا گیا تھا، لیکن اسکی ہر ہر سطر ان گذرے ہوئے دنوں کی دردناک داستان ہے، جن کو کھو کر خدا ہی جانتا ہے اب یہ ملک کس انجام کو پہونچتا ہے، فتح ہوئی تھی مسلمانوں کی، اور "تم نے بڑا کام کیا" کا اعتراف کر رہا تھا ہندوں کا ایک پیشوا، آدھر ایک ہندو جوگی کے یہ جذبات ہیں، دوسری طرف اسلام کے ایک برگزیدہ ثقہ عالم کو مخاطب کی خاطر کا اتنا پاس ہے کہ اپنے "اللہ" کو بغیر کسی جھجک اور محابا کے "پرمیشر" قرار دینے میں کوئی تنگی محسوس نہیں فرمائی گئی، مسلمانوں کا عالم ہندو پیشوا کی توجہ کا شکریہ ادا کرتا ہے اور ہندو پیشوا اپنے معتقدوں کے جھرمٹ میں کھلے بندوں اعلان کرتا ہے کہ

"ہم تو تمہارے بیٹا بیٹی ہیں"

بظاہر جوگی کا یہ فقرہ کچھ مضحک سا ہے "ایک ہی شخص بیٹا بیٹی دونوں کیسے ہوسکتا ہے، لیکن وہ "ہم" کہہ

رہا تھا "میں" نہیں بولا تھا، اس کی مراد اپنی قوم سے تھی وہ اپنی قوم کے ذکور و اناث کا اسلامی عالم سے فرزندی کا رشتہ سمجھتا تھا، نہ صرف ایک اپنا بلکہ اس ملک کے سارے باشندوں کا ایسی برگزیدہ ہستیوں کو وہ اپنا "باپ" سمجھتا تھا، یہ فقرہ اس نے جس بے تکلفی اور آمد کے رنگ میں کہا ہے مجھے تو رسمی اور رواجی تصنع و تکلف سے بالکل پاک معلوم ہوتا ہے، اس نے صرف کہا نہیں تھا، بلکہ آپ لوگوں کو کیسے باور کراؤں، کہ وہ اور اس کی قوم کے اکثر افراد کا یہی قلبی احساس تھا، اور اسی لئے میں ان چند سطروں کو ہندوستانی تاریخ کے ان ہزارہا اوراق مختلفہ سے قیمتی قرار دیتا ہوں، جن کے ہر ہر لفظ میں قصداً ایسا زہر بھرا گیا کہ بالکل یہ احساس مردہ ہو کر لاش کی صورت میں ہمارے سامنے پڑا ہوا ہے، اسی لئے یہ ایک اہم تاریخی ریکارڈ ہے پڑھنا چاہئے اور ملک کی موجودہ حالت پر خون کے آنسو رونا چاہئے، اور یہاں تک تو صرف باپ اور "بیٹا بیٹی" کے تعلقات کا اعلان کیا گیا ہے، اس سے بھی آگے بڑھ کر اسی رپورٹ کا وہ حصہ ہے، جس میں بریلی کے رمضان خاں کی یہ شہادت درج کی گئی ہے کہ

"کھتریوں کے کچھ آدمی شاہجہاں پور سے آئے ہیں یعنی بریلی آئے ہیں کیفیت مباحثہ کچھ اس طور سے بیان کرتے ہیں"

آگے حضرت والا کی وضع قطع وغیرہ کا ذکر کرنے کے بعد رمضان خانصاحب نے آخر میں بیان کیا کہ یہ کھتری سب کچھ کہنے کے بعد آخر میں حضرت والا کے متعلق بولے کہ

"کوئی اوتار ہوں تو ہوں" ص۲۴

سر پیٹنے والے اس فقرہ کو پڑھ کر آج اگر اپنے سر پیٹ لیں، تو آخر بتایا جائے کہ وہ کیا کریں۔ ایک مسلمان عالم جس نے شاہجہاں پور کے میلہ میں اسلام کے سوا دنیا کے تمام ادیان مروجہ کو باطل قرار دیا تھا سب سے زیادہ زور جس کی تقریر میں شرک ہی کے رد پر دیا گیا تھا، اتنا زور اور اتنی قوت کہ انگلستانی پادری نوٹس بے قرار ہو کر چیخ اٹھا

"واقعی مسلمانوں میں توحید بہت محدث ہے" ص۲۵

لیکن اس توحید کے منادی کے ساتھ موحدوں کا طبقہ نہیں "مشرکوں کا طبقہ

"اوتار ہوں تو ہوں"

کا عقیدہ قائم کرنا چاہتا تھا، اوتار کا لفظ ہندو ادبیات میں انسانیت کی جس بلندی تعبیر سے جو اس سے واقف ہیں وہ سمجھ سکتے ہیں کہ ہندوؤں کا یہ گروہ حضرت والا کو کیا قرار دینا چاہتا تھا۔

۱۲۹۲ھ تک ہندو اور مسلمانوں کے ان ہی تعلقات کا تجربہ صرف شاہجہانپور ہی میں نہیں

بلکہ تقریباً ہر اس مقام میں کیا جا سکتا تھا، جہاں موحدوں کی جماعت ان ہی مشرکوں کے ساتھ آباد تھی، اور ہر خوف سے بے خطر ہو کر آباد تھی، لیکن اسی کے دو ڈھائی سال بعد ۱۲۹۵ھ میں جس واقعہ کا تماشا رڑکی میں کیا جا رہا ہے؟ کیا واقعی وہ کوئی صرف تماشا تھا؟ تفصیل کا تو موقع نہیں ہے، لیکن اتنا تو اب بھی کہا جا سکتا ہے کہ جس زمانہ میں ایک ہی ملک ایک ہی سرزمین کے باشندوں میں سے ایک طبقہ کو للکارا جا تھا کہ آگے بڑھو، بڑھتے چلے جاؤ، اتنا آگے بڑھ جاؤ کہ پیچھے کی کسی چیز سے تمہارا تعلق باقی نہ رہے، اور اسی کی اجمالی تعبیر ترقی کے سامعہ نواز افسونی لفظ سے کی جاتی تھی، اور دوسری طرف اسی ملک کی ایک اور بھیڑ تھی، پیچھے ہٹو، ہٹتے چلے جاؤ، تا اینکہ اس عہد میں پہونچ جاؤ، جو اریہ ورت کا پراچین عہد ہے، "بیش نے لیٹی" یا "قومیت" کا لفظ اسی کا معبر تھا۔

جس راہ سے یہ دو متناقض معکوس نظریئے اس ملک کے دو طبقوں میں جاری و ساری کئے جا رہے تھے ان کے آئندہ نتائج تک ممکن ہے کہ رب کی نگاہیں نہ پہونچ سکتی ہوں لیکن جن چین روح کو ایک طرف اگر ہم اس حال میں پا رہے تھے، کہ جنھیں آگے بڑھایا جا رہا تھا ان کی کمر تھامے پکار رہا تھا کہ پچھلوں کی چیزوں کو چھوڑ کر آگے بڑھنے والو! کچھ نہیں تو ان کا متروکہ ایمان و عمل صالح کے ذخیرہ کو تو ساتھ لئے جاؤ، ورنہ آئندہ اپنی طاقت[1] کو تم کہاں ڈھونڈھو گے؟ جسکی "عقل دور اندیش" اس پکار پر اس کو مجبور کر رہی تھی، دیکھتے ہو اس کے "عشق مصلحت سوز" نے صرف پکار کر کہدینے، اور فرض سے سبکدوش ہو جانے پر کیا اس کو مطمئن ہونے دیا؟ کچھ نہیں تھا اس کے پاس کچھ نہیں تھا، لیکن صرف اس لئے کہ آج آگے بڑھنے کے نشہ میں مست ہو کر سب کچھ چھوڑنے والے اگر کل اپنے مورثوں کے "ایمان" اور ان کے "عمل صالح" کو تلاش کریں گے، اور جو صورت حال ہے، اس کی تلاش بہر حال وہ مجبور ہو کر رہیں گے، تو ان تک بزرگوں کے اس ترکہ کو پہونچانے والے تو موجود رہیں، بے سروسامانی کے اس حال میں وہ کود پڑا اور جس طرح اس سے جو کچھ بن پڑا اس کا سامان کر کے رہا "عقل مصلحت کوش" اور "عشق مصلحت سوز" ان ہی دونوں کے مجموعی مطالبہ کا وہ جواب ہے جو آپ کے اور ہمارے سامنے دارالعلوم دیوبند کی صورت میں کھڑا ہوا ہے، جو آج تقریباً پون صدی سے اس ذخیرہ پر بہر حال پہرہ دے رہا ہے، جسکی تلاش اس ملک کے مسلمانوں کو اگر آج نہیں تو کل ضرور ہو گی، بشرطیکہ مسلمان ہو کر اس ملک میں رہنے کا ارادہ ہو، جن پر آگے بڑھنے کا جادو کیا گیا تھا، ان کے سامنے آئندہ پیش آنے والے نتائج تک اسکی نگاہ پیش آنے سے پہلے اگر پہونچ گئی تھی، تو پھر جن کو "غیبی چابکوں" سے مار مار کر پیچھے کی طرف

[1] مطلب یہ ہے کہ ایمانی قوت اور عمل صالح کی طاقت کو کھو بیٹھنے کے بعد ظاہر ہے کہ مسلمانوں کا اس ملک میں غیر ملکوں سے مقابلہ مادی قوت کا مادی قوت سے مقابلہ بن کر رہجاتا ہے اور مادی قوت میں ہمیشہ فیصلہ "عدہ وعدۃ" یعنی سازوسامان مال و دولت اور عددی قوت کی کمی و زیادتی پر مبنی ہوتا ہے، جس میں مسلمانوں کے لئے شکست کے سوا کوئی دوسری راہ نہیں ہے ۱۲

ہٹایا جارہا تھا، اڑتے اور پیچھے ہٹتے ہوئے وہ جہاں تک پہونچنے والے تھے، اگر میں یہ سمجھتا ہوں کہ اسکی عقابی نگاہوں نے اس منزل کو بھی دیکھ لیا تھا، تو کیا یہ فقط میرا حسن ظن ہی حسن ظن ہے؟ ممکن ہے کہ لوگوں کو مجھ سے اتفاق نہ ہو لیکن بڑے سے بڑے محرکات بھی جسے گھر سے باہر نکلنے پر آمادہ نہ کرسکے تھے آج اسی کو رڑکی کی گلیوں میں اپنے جبہ و دستار قبح و مصلی والے ہم چشموں، ہم پیشوں کے سامنے،

آوارۂ و مجنون نے رسوا سر بازارے

کی حالت میں جو ہم پارے ہیں، اس کی کیا توجیہہ ہوسکتی ہے۔ اگر یہ نہ سمجھا جائے کہ جس طرح آگے بڑھائے جانے والوں کی ایک طرف اگر وہ کمر تھامے چلا رہا تھا، تو ٹھیک اسی طرح وہ پیچھے کی طرف بھگائے جانیوالوں کو بھی وہ روکنا چاہتا تھا، ان نتائج سے روکنا چاہتا، جن پر بالآخر ایڑیوں پر ان کی یہ واپسی ان کو پہونچانیوالی تھی "آج" کے آئینہ میں "کل" کے نقوش کا اسکی عقل مطالبہ کرتی تھی، یہ تو اس کا علم تھا، اور "آج" کے اعمال سے کل جو نتائج پیدا ہونے والے ہیں ان کے سامنے سینہ سپر ہوجانے کے لئے اس کا "عشق" آمادہ کرتا تھا، اسی نے اس کے علم میں بلا کی دوربینی تھی، لیکن اس کا "عمل" عزت و وقار، رسم و رواج کے تمام قیود سے آزاد تھا، اور یہی انجام ہوتا ہے ہر اس ہستی کا جسکی فطرت کے قوام میں "عقل" کے ساتھ "عشق" کو بھی گھولدیا گیا ہو۔

کاش! "پراچین آریہ ورت" کی دعوت دینے والے پنڈت جی "خلوت ذکر" اور "حلقہ درس" کو چھوڑ کر بازار میں پھرنے والے اور مجمع عام میں تقریر ہی نہیں بلکہ مناظرہ تک پر آمادہ ہونے والے اس مخلص نفس کو پہچان لیتے یعنی "تو اپنی شکم پر بیٹھ کر یہ جا وہ جا" کا نظارہ پیش کرتے ہوئے آج ملک کو اس حال میں مبتلا کرکے نہ مرتے، جس میں آہ! کہ وہ سسکیاں لے رہا ہے۔

۱۳۹۲ھ میں یا تو وہ حال تھا کہ شرک کی تردید سننے کے بعد بھی "انگلستانی" کے مقابلہ میں ہر "ہندوستانی" ایک تھا، جیت مسلمان موحدوں کی ہوئی تھی، لیکن خوش بت بدست مشرک ہندو تھے، اور ۱۳۶۰ھ میں اسی ملک کا یہ حال ہے کہ آریہ ورت کے قدیم عہد کے خواب دیکھنے والوں پر اب وہ الفاظ بھی بار ہیں، جو مسلمان بولتے ہیں، وہ حروف بھی جن کو قرآنی حروف سے کامل نہیں گو نہ مناسبت ہے، "دورہ" کے اس حملہ سے نہ وہ بچا ہوا ہے، جو ان میں سب سے زیادہ نیک نیت اور فراخ سینہ سمجھا جاتا ہے اور نہ وہ محفوظ ہے جو ان میں "بدنیت" اور تنگ دل خیال کیا جاتا ہے، آج ملک کے ان حالات کی توجیہہ جن اسباب و مؤثرات کے تحت کی جائے، بات بنانے کا میدان یقیناً فراخ ہے لیکن جاننے والے جانتے ہیں کہ بائیس کروڑ انسانوں کو بجائے انسانوں کے بارود کی میگزینوں کی شکل میں

بدلنے کا کام ان ہی واقعات سے شروع ہوا جن میں سے ایک واقعہ وہ بھی تھا، جس کا تماشا رڑکی میں کرایا گیا تھا، اور لوگ کچھ ہی کہیں لیکن میرے نزدیک تو "ستیارتھ پرکاش" میں جو چنگاریاں کل بھری گئی تھیں، "آج" کی آگ ان ہی سے پیدا ہوئی ہے، خواہ وہ ڈھاکہ کی آگ ہو، یا احمد آباد کی، کانپور کی ہو، یا حیدرآباد کی، بمبئی کی ہو یا بہار کی، پنجاب کی ہو یا سندھ کی،

شاید اس کے بعد رڑکی کی عجیب وغریب "بیچینیوں" کی کوئی توجیہ نگاہوں کے سامنے آسکتی ہے؟ "وفی ذلک لعبرۃ"۔

عدیم الفرصتی

(از جناب اطہر قاضی مبارکپوری)

اس بزمِ اضطراب میں کسکو قرار ہے
صحرا ہے کوئی دردمیں کوئی غبار ہے

آشفتہ سر ہر ایک ہے تنہا ہمیں نہیں
کہنے کو کوئی لیل ہے، کوئی نہار ہے

دم بھر سکوں نصیب نہیں مہر و ماہ کو
وہ دن کو بیقرار، یہ شب اشکبار ہے

تارے ہیں اشکبار، ہے سکتہ میں آسماں
شب ہے غریقِ درد، فضا سوگوار ہے

ادنیٰ سا امتیاز ہے دونوں ہیں بیقرار
ظلمت کے دل میں داغ، ضیا دل فگار ہے

ہر دو حیات و موت ہیں سرگرمِ اضطراب
کوئی سرِ مزار، کوئی در مزار ہے

ہر ہر نگاہِ برق کو آسودگی ہے یاں
ہر داغدہ کیواسطے اک داغدار ہے

فرصت کسے تغیرِ پیہم کی زد سے یاں
"وسعت بقدرِ ظرف" ہر اک بیقرار ہے

اک آن بھی سکون یہاں پر محال ہے
دنیا ہی ایک مرکزِ ناپائدار ہے

کس کام کے یہ رات کے لمحات پرسکوں
اطہر! نہ خود ہی چین۔ نہ انکو قرار ہے

روغن حیات دماغ
دماغی کام کرنے والوں کے لئے بیش بہا تحفہ ہے
محمد ایوب محمد زکریا تاجران عطر و روغن بلوا گھاٹ جونپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رائیۃ الحمد والثناء والمناجاۃ والدعاء

از حضرت مولانا حافظ محمد ادریس صاحب کاندھلوی مدرس دارالعلوم دیوبند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لک الحمد والتقدیس والمجد کلہ	۱	تبارکت یارب السموات والثریٰ

تیرے ہی لئے ہے تمام تعریف اور تنزیہہ اور بزرگی تمام کی تمام۔ بڑی ہی بابرکت ہو تیری ذات اے آسمان و زمین کے پروردگار

لک الکبریاء والخلق والامر کلہ	۲	تعالیت ما اولاک بالحمد احمدا

تیرے ہی لئے ہیں تمام بزرگیاں اور تیرے ہی لئے ہے پیدا کرنا اور حکم کرنا۔ بلند ہو تو۔ اور کیا ہی حمد و ثنا کے لائق ہے۔

لک الفضل والنعماء والشکر کلہ	۳	فنعماک جلت ان تعد وتحصرا

تیری ہی ذات کے ساتھ مخصوص ہیں تمام فضل اور احسان اور تیرے ہی لئے سب شکر اسلئے کہ تیری نعمتیں شمار اور احاطہ سے بالا اور برتر ہیں

لک العزۃ والسلطان والملک کلہ	۴	تفردت بالتکوین یا من تجبرا

تیری ہی لئے ہے عزت اور غلبہ اور تمام سلطنت انہا تیری ہی ذات سے تمام کائنات کی تکوین اور تخلیق ظہور میں آئی

لک المثل الاعلیٰ لک الدہر کلہ	۵	توحدت بالاعظام یا من تکبرا

تیرے ہی لئے مثل اعلیٰ ہے تیرے ہی لئے ہیں تمام زمانے تو ہی عظمت اور جلال کے ساتھ منفرد اور یکتا ہے

تعالیت عن اوہامنا وعقولنا	۶	فسبحانک اللہم اکبر اکبرا

تو ہماری عقول اور اوہام سے بالا اور برتر ہے سبحان اللہ کیا ہی بڑی ذات ہے۔

یسبحک الاملاک والرعد خیفۃ	۷	وحش الفلا والطیر حمدا مکررا

تمام فرشتے اور رعد اور برق تیری ہی تسبیح پڑھتے ہیں اور تجھ سے خائف ہیں اور تمام چرند اور پرند تیری ہی تسبیح کا گیت گاتے ہیں

ومن ذا الذی یحصی ثناء ومدحۃ	۸	وان بالغ المثنی واکثر اکثرا

کون ہے جو تیری ایک ہی حمد اور ایک ثنا کا بھی حق ادا کر سکے اگرچہ ثنا خواں کتنا ہی مبالغہ کرے۔ مگر تیری ذات تو مبالغہ سے کہیں بالا اور برتر ہے تیری توصیف میں مبالغہ ممکن ہی

فانت کما اثنیت فوق ثناءنا	۹	سموت عن الافکار یا مالک الوریٰ

پس تو ایسا ہی ہے جیسا کہ تو نے خود اپنی ثنا کی ہماری تعریف سے بلند ہے۔ اور اے پروردگار تو خیالات سے اونچا ہے۔

وَلَوْ اَنَّ مَا فِی الکَونِ مِن کُلِّ کَلِمٍ	۱۰	لِسَانُ یَدِیمُ الحَمدِ کَانَ مُقَصِّرَا

اگر کائنات کا ہر ذرہ زبان بن جائے اور ہمیشہ تیری ہی حمد و ثنا میں مشغول رہے تب بھی تیری حمد و ثنا کا حق ادا کرنے میں قاصر رہیگا

لَقَدْ سَافَرَتْ فِیکَ العُقُولُ وَاَبْعَدَتْ	۱۱	فَمَا رَبِحَتْ اِلَّا الصَّنَا وَالتَّحَیُّرَا

تحقیق تجھ میں عقلوں نے بہت پرواز کی اور دور تک پہنچ گئیں لیکن سوائے پریشانی اور تھکن کے کچھ نفع نہ اٹھایا

وَقَدْ رَجَعَتْ حَسْرٰی تَبُوءُ بِذُلِّهَا	۱۲	تُنَادِی بِاَنَّ اللّٰهَ لَنْ یُتَصَوَّرَا

وہ عقلیں عاجز اور درماندہ ہوکر ذلت کے ساتھ واپس ہوئیں اور یہ آواز لگا رہی تھیں کہ اللہ کا تصور نہیں کیا جا سکتا

بِذَیَّالِكَ الوَادِی تَهِیمُ المَدَارِكُ	۱۳	وَذَیَّالِكَ الوَادِی یُسَمّٰی مُحَسَّرَا

اسی وادی میں عقلیں سرگرداں اور پریشان پھرتی ہیں۔ اسی لئے اس وادی کو وادی محسر کہتے ہیں

رَضِیتُ بِكَ اللّٰهُمَّ رَبًّا وَّمَالِكًا	۱۴	وَبِالمُصْطَفٰی الهَادِی رَسُولًا مُبَشِّرَا

راضی ہوں میں اے اللہ تو تیرے پروردگار اور مالک ہونے پر اور راضی ہوں نبی کریمؐ کے رسول مبشر ہونے پر

وَبِالمِلَّةِ البَیضَاءِ دِینًا وَّشِرْعَةً	۱۵	عَسٰی اَرِدَنْ یَومَ القِیَامَةِ کَوْثَرَا

اور راضی ہوں ملت بیضاء کے دین اور شریعت ہونے پر امید کرتا ہوں کہ قیامت کے روز حوض کوثر پر اتروں

وَبِالمُسْلِمِینَ اِخْوَةً وَّمَرَافِقًا	۱۶	وَبِالکَافِرِینَ بُغْضَةً وَّتَنَفُّرَا

اور راضی ہوں مسلمانوں کے بھائی اور ساتھی ہونے پر اور راضی ہوں کافروں سے بغض و نفرت پر

تَغَمَّدْنِی یَا مَولَایَ بِالرَّحمَةِ الَّتِی	۱۷	اَحَاطَتْ جَمِیعَ الکَونِ بَرًّا وَّاَبْحُرَا

ڈھانپ لے مجھ کو اے پروردگار اس رحمت سے کہ جس نے ارض و سما اور بر و بحر کا احاطہ کر رکھا ہے

وَکُنْ لِی رَءُوفًا سَاتِرًا مَا جَنَیتُهُ	۱۸	اَرٰی فَضْلَكَ اللّٰهُمَّ اَوْسَعَ اَسْتَرَا

اے اللہ مجھ پر مہربان ہوجا اور میری پردہ پوشی فرما۔ تیرے فضل سے بڑھ کر کوئی پردہ پوشی کا ذریعہ نظر نہیں آتا

وَیَا رَحْمَةَ الرَّحْمٰنِ جُودِی وَاَمْطِرِی	۱۹	عَلَی العَاجِزِ المِسْکِینِ اَفْقَرَ اَفْقَرَا

اے رحمۃ خداوندی اس عاجز مسکین پر برس جو سب سے زیادہ فقیر احتاج ہے

وَاَوْلَادِهِ وَالْوَالِدَیْنِ وَاَهْلِهِ	۲۰	وَمَنْ قَدْ اَخَذْتُ العِلْمَ عَنْهُ وَمَنْ قَرَا

اور اس کی اولاد اور والدین اور اہل و عیال پر۔ اور اسپر جس سے میں نے علم حاصل کیا اور جس نے مجھ سے علم پڑھا

وَهَبْ لِی عِلْمًا مِّنْ لَّدُنْكَ وَرَحْمَةً	۲۱	فَاَعْرِفَ مَعْرُوفًا وَّاُنْکِرَ مُنْکَرَا

اور خاص اپنے پاس سے علم اور رحمت عطا فرما۔ تاکہ اچھی چیز کو اچھا سمجھوں اور بری چیز کو برا۔ آمین

وَأَيْقِظْنِي يَا مَوْلَايَ مِنْ رَقْدَةِ الْهَوَى	۲۲	وَأَنْشِطْنِي لِلذِّكْرَى وَبِالْحُبِّ سَكِّرَا

اور جگا دے مجھکو اے میرے مولیٰ خواہش کی نیند سے اور اپنے ذکر سے مست بنا دے اور اپنی محبت میں مخمور کر دے۔ آمین

وَبِالذِّكْرِ وَالطَّاعَاتِ عَمِّرْ جَوَارِحِي	۲۳	وَبِالْعِلْمِ وَالْإِيقَانِ قَلْبِي نَوِّرَا

اور اپنے ذکر اور طاعت سے میرے اعضاء کو آباد فرما اور علم و یقین سے میرے قلب کو روشن فرما (آمین)

وَأَلْهِمْنِي رُشْدِي وَأَرْضِ عَنِّي وَأَرْضِنِي	۲۴	وَزَكِّ فُؤَادِي عَنْ سِوَاكَ وَطَهِّرَا

اور مجھکو رشد و ہدایت کا الہام فرما۔ اور مجھ سے راضی ہو اور مجھکو اپنے سے راضی فرما اور ماسوا سے میرے قلب کو اچھی طرح پاک کر دے۔

وَلَسْتُ أُبَالِي حِينَ أَهْدِي وَأَهْتَدِي	۲۵	وَإِنْ كُنْتُ عِنْدَ النَّاسِ أَشْعَثَ أَغْبَرَا

اے پروردگار اگر تیری جانب سے مجھکو ہدایت نصیب ہو جائے تو پھر یہ واہیات کہ لوگوں کے نزدیک میلا کچیلا غیر مہذب اور غیر متمدن کہلاؤں

وَأَسْأَلُكَ اللّٰهُمَّ عَفْوَكَ وَالرِّضَا	۲۶	وَأَوْبًا وَتَوْبًا لَا يُغَادِرُ مَفْجَرَا

اور سوال کرتا ہوں تجھ سے اے اللہ تیری معافی اور رضا کا اور ایسی توبہ کا جو کسی گناہ کو باقی نہ چھوڑے

وَأَسْأَلُكَ اللّٰهُمَّ خَوْفَكَ وَالرَّجَا	۲۷	وَأَسْأَلُكَ اللّٰهُمَّ حُبَّكَ أَوْفَرَا

اور سوال کرتا ہوں تجھ سے خوف کا اور امید کا اور سوال کرتا ہوں اے خدا تیری کامل محبت کا۔

وَأَسْأَلُكَ اللّٰهُمَّ تَعْجِيلَ رَحْمَةٍ	۲۸	فَمِنْ جَوْهَرِ التَّعْجِيلِ عَبْدُكَ خُمِّرَا

اور سوال کرتا ہوں اے خدا تیری رحمت عاجلہ کا کیونکہ تیرے بندہ کا خمیر ہی عجلت سے تیار کیا گیا ہے

وَأَسْأَلُكَ اللّٰهُمَّ حُسْنَ اسْتِقَامَةٍ	۲۹	إِذَا بَلَغَ الْقَلْبُ الْمُتَيَّمُ حَنْجَرَا

اور سوال کرتا ہوں اے اللہ حسن استقامت کا جبکہ یہ قلب حیران حلقوم تک پہنچ جائے۔

إِلٰهِي أَمِتْنِي بِالْمَدِينَةِ مُسْلِمًا	۳۰	طَرُوبًا أَخَا وَجْدٍ بِحُبِّكَ مُسْكَرَا

اے اللہ موت عطا فرما مدینہ میں اس حال میں کہ میں خوشی میں جھوم رہا ہوں اور تیری محبت میں مخمور ہوں

وَلِلّٰهِ قَبْرٌ بِالْمَدِينَةِ يُحْفَرُ	۳۱	ضَرِيحٌ يُبَارِي قَصْرَ كِسْرَى وَقَيْصَرَا

اور اللہ اکبر وہ کیا قبر ہے کہ جو مدینہ میں کھودی جائے وہ قبر کیا ہے قیصر اور کسریٰ کے قصر سے اس کا مقابلہ ہے

وَوَاللّٰهِ خَيْرُ الْمَوْتِ مَوْتٌ بِطَيْبَةٍ	۳۲	عَلَى الْمِلَّةِ الْبَيْضَاءِ إِذَا كَانَ أَحْمَرَا

اور خدا کی قسم بہترین موت مدینہ منورہ کی موت ہے کہ جو دین اسلام پر اور سرخ (شہادت کی موت) ہو۔

وَفِي النَّفْسِ حَاجَاتٌ وَأَنْتَ عَلِيمُهَا	۳۳	عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَادِرٌ أَنْتَ لَا مِرَا

اے پروردگار میرے دل میں اور بہت سی حاجتیں ہیں اور تو ان کو خوب جانتا ہے اور بلاشبہ تو ہر شے پر قادر ہے

وَعِلْمُكَ حَسْبِي عَنْ سُؤَالِي فَكُنْ لِذَا	۳۴	كَفِيلًا بِحَاجَاتِي كَرِيمًا مُيَسِّرَا	

اور تیرا علم کافی ہے میرے سوال سے۔ پس اے پروردگار تو میری حاجتوں کا کفیل ہو جا اور مجھ پر کرم فرما اور مشکلات کو آسان فرما

وَرَبِّ وَاللّٰهِ مَا أَعْرَضْتُ عَنْ ذِكْرِ حَاجَتِي	۳۵	وَلٰكِنَّنِي أَحْبَبْتُ أَنْ أَتَسَتَّرَا	دیا رب

اور خدا کی قسم اپنی حاجت کے ذکر کرنے سے اعراض اور روگردانی نہیں کی لیکن میں نے مخلوق سے پردہ پوشی کی وجہ سے اجمال کیا

وَصَلِّ عَلَى خَيْرِ الْبَرَايَا شَفِيعَنَا	۳۶	صَلَاةً تُسَامِي أَطْيَبَ الْمِسْكِ أَذْفَرَا	

اور صلوۃ وسلام نازل فرما ہمارے نبی شافع پر جو بہتر ہیں تمام خلائق سے۔ ایسا صلوۃ وسلام جو مشک سے زیادہ معطر ہو

وَسَلِّمْ وَبَارِكْ دَائِمًا وَمُسَلْسَلًا	۳۷	مَدَى الدَّهْرِ مَا لَبَّى مُلَبٍّ وَكَبَّرَا	

اور سلام اور برکتیں نازل فرما تا رہ ہمیشہ اور مسلسل جبتک کہ تلبیہ کہنے والا تلبیہ کہے۔ اور تکبیر پڑھنے والا تکبیر پڑھے۔

وَأَزْوَاجِهِ وَالْآلِ أَهْلِ طَهَارَةٍ	۳۸	وَأَصْحَابِهِ الْغُرِّ الْأَطَايِبِ عُنْصُرَا	

اور ان کے ازواج اور اولاد طاہرین پر اور تمام اصحاب طیبین پر (آمین)

حبّ سیمیں!

یہ گولیاں اُن لوگوں کے لئے اکسیر ہیں جو آئے دن نزلہ۔ زکام۔ کھانسی میں مبتلا رہتے ہیں اور جن کا دماغ اتنا کمزور ہو گیا ہو کہ جہاں ذرا سی ذرا اعتدالی ہوئی چھینکیں آئیں اور نزلہ نے آدبایا۔ سینہ پر بلغم جم گیا۔ کھانسی ہو گئی اور سانس تنگی سے آنے لگا۔ دماغی کام کرنے والے اگر ان گولیوں کا صرف ایک کورس استعمال کرلیں تو وہ نہ صرف دماغ بلکہ اپنے سارے بدن میں ایک نئی زندگی محسوس کریں گے۔

چالیس دن کی دوا کی قیمت چار روپے (للعہ) محصول ڈاک معاف

پتہ صدیقی دواخانہ - نور گنج - دہلی

جملہ تصانیف علماء دیوبند۔ اور تمام مذہبی اور درسی کتب ہمارے یہاں سے طلب فرمائیے

مکتبہ حسینیہ دیوبند

فقہ حدیث کی نظر میں

اور

مذہب "ظاہریہ" پر ایک نظر!

(از جناب مولانا سید محمد یوسف بنوری (فاضل دیوبند) استاذ حدیث جامعہ اسلامیہ ڈابھیل)

عقل اور اسکا منصب "عقل وادراک" حق جل ذکرہ کا وہ ربانی عطیہ ہے جو علمی وعملی کمالات اور فطری وکسبی ملکات کے لئے بنیاد ہے بلکہ علمی وروحانی منازل طے کرنے کے لئے سرچشمہ ہے نظام عالم کی اصلاح کے لئے جو نوامیس الٰہیہ آئے ہیں انکا بڑی حد تک اسی پر مدار ہے، تہذیب نفوس وتزکیہ اخلاق کا بھی یہی دارومدار ہے۔ انسان کے روحانی کمالات کا انتہائی عروج جسے ہم نبوت یا رسالت سے تعبیر کرتے ہیں۔ جن نفوس قدسیہ کو نصیب ہوا ہے اس کے لئے سب سے پہلے عقل وادراک کے انتہائی کمال کی ضرورت ہے۔ تشریعی قوانین اور تکلیفی احکام جس کے ذریعہ سے انسان ابدی نعیم کا مستحق ہوتا ہے، عقل وادراک اس کے لئے شرط اول ہے۔ غرض اس نعمت عظمیٰ کی عظمت سے کوئی عاقل انکار نہیں کر سکتا ہے، کائنات عالم کی مادی وروحانی حیرت انگیز ترقیات سب اس کے کمال کی دلیل ہیں "آفتاب آمد دلیل آفتاب" لیکن ہر چیز کے لئے خالق برحق اور قادر مطلق نے ایک حد مقرر کر دی ہے اس قانون قدرت کے مطابق عقل وادراک کے لئے بھی ایک منصب منتخب کر دیا گیا ہے۔ اس کی حدود متعین ہو گئی ہیں۔ دیکھئے یہ ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ انسان کے حواس اسی حد تک اپنا وظیفہ منصبی بجا لا سکتے ہیں جس حد تک خالق حواس نے انمیں صلاحیت رکھی ہے "حاسۂ بصر" ایک محدود دائرہ میں ابصار ورؤیت کا وظیفہ ادا کر سکتا ہے آپ اگر چاہیں کہ آنکھ ایک ٹھوس پتھر کے اندر کی کائنات کا مشاہدہ کر سکے تو یہ ناممکن ہے، آپ اگر چاہیں کہ چند میل کے فاصلہ سے کسی چیز کو دیکھنا چاہئے تو یہ مشکل ہے، اسیطرح سمع وغیرہ حواس کا بھی یہی حال ہے۔ "معجزات" وخوارق عادات کی بحث کو جانے دیجئے وہ ایک مخصوص قانون قدرت کا مخفی نظام ہے مقصود تو عام قانون قدرت ہے نظام عالم کی عام فطرت کو بتلانا منظور ہے، اسی طرح عقل کا بھی اپنا منصب ہے اس منصب کی حدود کے اندر اندر وہ اپنا وظیفہ پورا کر سکتی ہے اگر اس میں ذرا بھی غلو وافراط سے کام لیا گیا تو یہ اس کا ناجائز استعمال ہوگا۔ جس میں اس کی ناکامی وخسران یقینی ہے۔ اسیطرح اگر اسمیں تفریط کیجئے اور اپنی حدود میں اسکے اختیارات کو مسدود کر دیا جائے تو یہ تعطل اسکے حق میں ظلم ہوگا، تعدی ہوگی، کفران نعمت ہوگا، بابل دنیوی وحران وغیرہ کے صابئہ کو جانے دیجئے ایران کے مجوس ومزدکیہ کا ذکر تو بر ایں

ہوگیا ہے، ارض شام وفلسطین کے یہود کے ذکر چھوڑیئے۔

یعقوبیہ ونسطوریہ وملکانیہ وغیرہ وغیرہ نصاریٰ کی داستان پرانی ہوچکی ہے، عہد اسلام سے پہلے کے افسانے بہت طویل ہیں خود عہد اسلام کی کیحالت دیکھئے، خیر الامم کیحالت دیکھئے، کہ منصب عقل کی تفریط وافراط شیطانی وسائس کا جال کتنا پھیل گیا، "ملل ونحل" کی کتابوں میں "فرقوں" کے نام گنتے گنتے خود عقل دنگ رہجاتی ہے، امام ابوالحسین الملطی المتوفی ۳۷۷ھ کی کتاب "رد الاھواء والبدع" امام ابومنصور عبدالقاہر بغدادی المتوفی ۴۲۹ھ کی تالیف "الفرق بین الفرق" امام ابوالمظفر اسفرائینی المتوفی ۴۷۱ھ کی کتاب التبصیر فی الدین وتمییز الفرقۃ الناجیۃ من الھالکین، امام ابومحمد ابن حزم ظاہری المتوفی ۴۵۶ھ کی کتاب "الفصل فی الملل والنحل"، امام عبدالکریم شہرستانی المتوفی ۵۴۸ھ کی "کتاب الملل والنحل" یہ سب نادر روزگار تالیفات اسی سلسلہ کی کڑیاں ہیں، اسلام کے عہد عروج ہی کو لیجئے کہ بعض مدعیان عقل نے عقل کے دائرہ کو وسیع کرکے حق تعالیٰ کی ذات وصفات جل ذکرہ میں عقل کو دخل دیا جسکا نتیجہ دنیا نے جہمیہ اور معتزلہ کی شکل میں دیکھ لیا بعض نے دائرہ اتنا تنگ کردیا کہ عقل کو بیکار بناکر حق تعالیٰ شانہ کی ذات وصفات کو بھی مخلوق کے مشابہ بتلادیا جسکا نتیجہ دنیا میں مشبہہ مجسمہ اور حشویہ کے رنگ میں ظاہر ہوا۔ خیر یہ تو عقائد واصول دین کی بحث تھی جس کا تعلق ہمارے موضوع بحث سے نہیں۔

فروع دین میں عقل کا درجہ یا شرعی نظام میں "فقہ کا مرتبہ"

اسلام کے شرعی نظام میں جو مسائل اور فروعی احکام صاف وصریح طور پر کتاب وسنت میں موجود نہیں ہیں یا صحابہ وتابعین کے عہد میں "اجماع امت" انکے لئے دلیل راہ نہ بن سکی "کتاب وسنت" میں غور کرنے سے صحابہ وفقہاء امت نے جن احکام کو سمجھا ہے، کتاب وسنت کی روشنی میں جن غامض ودقیق مسائل کا انکشاف واستنباط کیا ہے، نئے نئے حوادث عالم میں عقل وادراک نے کتاب وسنت واجماع سے جن مسائل کا ایک مکمل نظام مرتب کیا ہے، طویل وعمیق تفکیر واجتہاد سے جو ایک نیا خاکہ امت کے سامنے پیش کیا ہے اس کا نام "فقہ" یا قیاس ہے عقل وادراک کا یہ منصب اہل حق کو ہمیشہ تسلیم رہا ہے۔ فقہاء امت وصحابہ وتابعین سے لیکر آخر تک انکا یہی دستور العمل رہا کہ جو احکام دین کتاب وسنت میں بیان ہوچکے تھے وہاں سے لئے اور جو وہاں نہ ملے ان میں اجماع امت سے استفادہ کیا۔ اور بدرجۂ مجبوری انہی سرچشموں سے سیرابی کی شاہراہیں نکالیں، یہ خیال کہ "قیاس وفقہ" بیکار چیز ہے یا "تفقہ واستنباط" غیر ضروری امر ہے اس ترقی کے زمانہ میں ایک مضحکہ انگیز خیال ہے، بلکہ مجنون کی بڑ سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔ عصر حاضرہ میں مادی وسائل کی حیرت انگیز ترقی نے نئے نئے مسائل پیدا کردیئے ہیں، ریڈیو، لاؤڈ اسپیکر، ٹیلیگراف، وائرلیس وغیرہ نے رؤیت ہلال

وغیرہ کے لئے خبر رسانی کے نئے ذرائع زیر بحث کر دیئے۔

علم المعیشت والاقتصاد کی تدوین نے عقود و معاملات کے بارے میں نئے عقدے ظاہر کر دیئے ہیں۔ اشتراکیت و فسطائیت کی لعنتوں نے اسلامی نظام کے اجزاء میں روڑے اٹکا دیئے ہیں، خالص اسلامی نظام کے فقدان نے ان مشکلات کو اور بڑھا دیا ہے جن کے حل کرنے کے لئے فقہاء امت کے وہ علمی ذخائر جو ہزاروں مجلدات کی شکل میں سامنے موجود ہیں ناکافی تصور کئے جاتے ہیں۔ کیا ایسی حالت میں یہ کہنا کہ استنباط جدید یا تفقہ جو فقہاء امت کر چکے ہیں فضول ہے اور یہ کہ اس تفقہ نے اختلافات پیدا کر دیئے ہیں "تفریق کلمہ" کرنی ہے یہ کہنا حقائق و واقعات سے افسوسناک جہالت ہی نہیں بلکہ مجرمانہ غفلت ہے لیکن منکرین قیاس کا اب بھی ایک گروہ موجود ہے اور یہ گروہ فقہاء امت سے ہمیشہ برسرپیکار رہا ہے۔ انکار قیاس "وعدم تقلید" غور کرنے سے دونوں میں قدر مشترک ایک نکلتا ہے اور یہ دونوں اگر سگے بھائی نہیں تو علاتی بھائی (باپ شریک) تو ضرور ہیں، غیر مقلدین کا ایک گروہ ہندوستان میں بھی موجود ہے جسکا اصلی مرکز کسی زمانہ میں بعض بلاد عراق، بلاد شام پھر اندلس اور پھر یمن رہا

منکرین قیاس اور ظاہری مذہب پر ایک نظر

سب سے پہلے جس نے ابطال قیاس و ابطال اجماع کے لئے کمر باندھی وہ ابو اسحاق ابراہیم بن سیار نام نظام لقب معتزلی متوفی تقریباً ۲۳۱ھ[1] انکے بعد داؤد بن علی الاصبہانی المتوفی ۲۷۰ھ آئے جو داود ظاہری کے نام سے مشہور ہیں ابتداء میں امام خراسان شیخ اسحاق بن راہویہ اور امام ابو ثور سے فقہ حاصل کیا بعد میں قیاس سے منکر ہوئے واسع الاطلاع محدث ہیں لیکن اصول و فروع دونوں میں انکے ایسے تفردات بھی ہیں جو انتہائی مضحکہ انگیز ہیں، حافظ حدیث شیخ اسماعیل القاضی المالکی اور ابو بکر رازی الحنفی المتوفی ۳۱۵ھ شیخ ابو اسحاق اسفرائینی، امام ابو المعالی امام الحرمین شافعی قاضی ابو بکر بن عربی مالکی انکے انتہائی مخالف ہیں[2]۔

بہرحال داود ظاہری کے اتباع کا ایک مستقل مذہب تیار ہو گیا جس کی بنیاد ابطال قیاس و رأی پر رکھی گئی ابراہیم بن جابر بغدادی عبداللہ بن احمد المغلس ابو الحسین محمد بصری ابو القاسم عبیداللہ کوفی ابو بکر محمد نہروانی محمد بن اسحاق کاشانی وغیرہ وغیرہ اس مذہب کے مشہور علمبردار ہیں اور آخر میں اندلس میں ابن حزم ۴۵۶ھ سب سے بڑے علمبردار ہوئے، گو اندلس میں اس مذہب کے لئے زمین بقی بن مخلد و ابن وضاح و قاسم بن اصبغ وغیرہ نے تیار کی تھی تاہم باقاعدہ مذہب بنانے میں ابن حزم کو بہت کچھ دخل ہے اصول فقہ میں "کتاب الاحکام" اور "النبذ" لکھی فروع دین اور اصول دین میں مشہور کتاب "المحلی" لکھی اور خوب زور و شور سے ابطال قیاس کیا سارے فقہاء امت خصوصاً مالکیہ

[1] التبصیر فی الدین لابی المظفر الاسفرائینی ص۴۷ پر انکا تبصرہ ملاحظہ ہو۔ للشیخ محمد زاہد الکوثری۔ [2] ملاحظہ ہو النبذ لابن حزم کا مقدمہ۔

وحنفیہ کے خلاف پورا زور صرف کیا اور سچ تو یہ ہے کہ ظاہری مذہب میں اگر کچھ روح ہے تو وہ ابن حزم ہی کے طفیل سے ہے اگرچہ اصول دین میں وہ داؤد ظاہری کے مخالف ہیں بلکہ ایک حد تک خصم مقابل ہیں لیکن فروع میں انکے ہم نوا ہیں بایں ہمہ کوشش "ظاہری مذہب" کو وہ فروغ حاصل نہ ہو سکا جو فقہاء امت کے مذاہب اربعہ کو حاصل ہوا جس کا اصلی سبب یہ ہے کہ اجتہاد و تفقہ کی جو روح ہے۔ غامض و دقیق فروع کے لئے جس سرمایہ کی ضرورت ہے یہ مذہب اس سے خالی ہے پھر اس پر مستزاد یہ کہ ابن حزم نے فقہاء امت کی تجہیل و تحمیق کا ایسا لہجہ اختیار کیا جو ناقابل برداشت تھا، یہاں تک مشہور ہوا کہ "سیف الحجاج و قلم ابن حزم توأمان" کہ حجاج بن یوسف کی تلوار اور ابن حزم کا قلم دونوں توأم ہیں نتیجہ یہ نکلا کہ ابن حزم کی کتابوں سے اور اس مذہب سے بے التفاتی اور بڑھ گئی، خیر کچھ بھی ہو لیکن اس مذہب کے مؤیدین یا مقلدین، مصر، شام، قدس، دمشق، ہند اور اب حجاز میں بکثرت پائے جاتے ہیں ابن حزم کی "محلی" کتاب الاحکام النبذیہ سب چھپ گئی ہیں اور ان میں اس فتنہ کا کافی سامان موجود ہے

مذہب ظاہریہ کے چند مسائل

بطور نمونہ ذیل میں ہم چند مسائل "ظاہریہ" کے پیش کرتے ہیں تاکہ ناظرین یہ فیصلہ کر سکیں کہ ظاہریت پر جمود کرنا اور مدارک استنباط و اجتہاد سے استغناء کرنا کس حد تک صحیح ہو سکتا ہے؟ بلکہ یہ مسلک جن قبائح کا باعث ہوگا وہ بآسانی معلوم ہو سکینگے۔ صحیح بخاری، صحیح مسلم وغیرہ میں حضرت ابوہریرۃ رضؓ کی روایت سے حدیث ہے: "لا یبولن أحدکم فی الماء الدائم ثم یغتسل فیہ" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ غیر جاری پانی میں پیشاب نہ کیا جائے خصوصاً جب اسمیں غسل کرنا بھی ہو۔

مطلب ظاہر ہے کہ غیر جاری پانی نجاست وغیرہ پڑنے سے ناپاک ہو جاتا ہے، ہاں اگر پانی جاری ہو یا کوئی بڑا حوض ہو جو جاری کے حکم میں ہو وہ اسوقت تک پاک رہیگا جب تک مزہ، بو، اور رنگ میں تغیر نہ آئے۔ اب اس حدیث کے بارے میں ظاہریہ کے مسائل ملاحظہ ہوں۔ (۱)

(۱) اگر کسی نے برتن وغیرہ میں پیشاب کرکے پانی میں ڈال دیا تو پانی پاک ہے۔

(۲) اگر پانی سے باہر پیشاب کر دیا اور وہ بہہ کر پانی میں پہونچ گیا تو پانی پاک ہے۔

(۳) اگر ایک شخص نے پانی میں پیشاب کر دیا اور دوسرا آکر اس میں وضو کرے یا غسل کرے تو جائز ہے۔

(۴) اگر کوئی شخص پانی میں پیشاب نہ کرے صرف پائخانہ پھرے تو اس سے وضو وغیرہ جائز ہے۔

ان سب کی دلیل یہی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا کہ جو آدمی خود پیشاب کرے وہ وضو وغیرہ نہ کرے اس سے منع نہیں فرمایا کہ اگر دوسرا پیشاب کر دے تب بھی اس سے وضو نہ کرے یا پیالہ وغیرہ سے ڈالدے تو نہ کرے نیز پیشاب سے منع فرمایا پائخانہ وغیرہ سے منع نہیں فرمایا ہے اور یہی مذہب ابن حزم کا بھی ہے۔ (۲)

(۱) ماخوذ از طرح التثریب فی شرح التقریب للشیخ زین الدین عبدالرحیم العراقی المتوفی ۸۰۶ھ مطبوعہ مصر تنقیح ان سب صورتوں میں پانی وہی مراد ہے جو غیر جاری ہو چاہے قلیل ہو یا کثیر، نیز یہ اسوقت تک ہے جبتک کہ پانی کے اوصاف ثلاثہ میں تغیر نہ ہو۔ (۲) دیکھو شرح التقریب ص ۱۳۱ و ص ۱۳۲

امام قرطبی صاحب المفہم فی شرح مسلم فرماتے ہیں:۔ ومن التزم هذه الفضائح وجمد هذا الجمود فحقيق بأن لا يعد من العلماء بل ولا في الوجود الخ یعنی جو شخص ان فضائح کا التزام کرے اور جمود اس درجہ تک پہونچ جائے تو چاہیئے کہ اسے علماء کے زمرہ میں شمار نہ کیا جائے بلکہ اس کو دنیا کے صفحہ ہستی سے معدوم قرار دیا جائے۔

بہرحال آپ اس سے اندازہ لگائیں کہ ظاہریت پر جمود کرنے والے اور شرعی قیاس سے انکار کرنے والے کس قسم کے ایک انجام پر اتر آئے۔ اسی قسم کے امور کو دیکھ کر حافظ حدیث قاضی ابوبکر بن عربی اندلسی "عارضۃ الاحوذی" میں فرماتے ہیں کہ چاہیئے کہ "ظاہریہ" کو فرق باطلہ میں شمار کیا جائے اور کچھ قبائح بیان کرنے کے بعد ایک فصیح و بلیغ قصیدے میں دل کی بھڑاس نکالتے ہیں، چند شعر ملاحظہ ہوں۔

قالوا الظواهر أصل لا يجوز لنا ... عنها العدول الى رأى ولا نظر
قلت اخسأوا فمقام الدين ليس لكم ... هذى العظائم فاستخفوا من الوتر
ان الظواهر معدودة وقعها ... فكيف تحصى بيان الحكم في البشر
فالظاهرية في بطلان قولهم ... كالباطنية غير الفرق في الصور
كلاهما هادم للدين من جهة ... والمقطع العدل موقوف على النظر
هذى الصحابة تستبرى خواطرها ... ولا تخاف عليها عثرة الخطر
وتعمل الرأى مضبوطا مآخذه ... وتخرج الحق محفوظا من الاثر
بينوا عن الخلق نسبتم منهم بدا ... ما للأنام ومعلوف من البقر

خلاصہ مطلب یہ ہے کہ "ظاہریہ" کہتے ہیں کہ ظاہر احادیث ہی اصل شریعت ہے رائے و نظر کی حاجت نہیں میں کہتا ہوں جاؤ! ذلیل ہو تمہیں یہ کہنے کا حق حاصل نہیں۔ ظاہر نصوص شرعیہ تو معدود احکام میں منحصر ہیں آخر قیامت تک کے ... حوادث کا حکم کیونکر محض ظاہر سے معلوم ہوگا۔ ظاہریہ کی مثال باطنیہ جیسی ہے دونوں باطل ہیں دونوں دین کو منہدم کرتے ہیں صرف صورتوں کا فرق ہے، کیا یہ صحابہ کرام ہمیشہ اپنے دماغوں سے سوچ کر مسائل نہیں بیان کرتے تھے۔ جاؤ! تمہیں انسانوں سے کوئی واسطہ نہیں آدمی اور بیل دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔

قرآن و حدیث میں استنباط و اجتہاد اور تفقہ و نظر کے لئے کافی ذخیرہ موجود ہے اسوقت اس موضوع پر کتاب و سنت سے دلائل پیش کرنے کا ارادہ نہیں اس بارے میں حضرت معاذ کی صرف ایک حدیث پیش کرنی ہے جو اس موضوع میں بہت صاف و صریح دلیل ہے۔ "ابن حزم" نے کتاب الاحکام" اور کتاب النبذ میں اسکی تضعیف کی پوری کوشش کی ہے بلکہ کتاب النبذ میں تو صاف کہدیا کہ بالکل باطل حدیث ہے اور بعض ان کے

اعتراضات سے متاثر ہوکر ان کے ہم خیال بن گئے ہیں، ہم اس فرصت میں اس حدیث کی توثیق و تصحیح کے وہ وجوہ بیان کریں گے جو اکابر امت کی تحقیقات سے ہم سمجھ سکتے ہیں چونکہ مسالہ "فقہ اسلامی" دین کا اہم ترین موضوع ہے اسلئے توجہ کا محتاج ہے۔ واللہ الموفق۔ (حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی حدیث اور اسکی محدثانہ تحقیق)

مسند دارمی، سنن ابی داؤد اور جامع ترمذی میں حضرت معاذ کی مذکورہ حدیث مختلف لفظوں سے روایت کی گئی ہے سنن ابی داؤد کی روایت ملاحظہ ہو۔

"حدثنا حفص بن عمر عن شعبة عن ابی عون عن الحارث بن عمرو ابن اخی المغیرة بن شعبة عن اناس من اهل حمص من اصحاب معاذ بن جبل: أن رسول الله صلی الله علیه وسلم لما اراد أن یبعث معاذاً الی الیمن قال: کیف تقضی اذا عرض لك قضاء؟ قال: اقضی بکتاب الله قال فان لم تجد فی کتاب الله؟ قال فبسنة رسول الله صلی الله علیه وسلم، قال فان لم تجد فی سنة رسول الله (صلی الله علیه وسلم) ولا فی کتاب الله؟ قال اجتهد برائی ولا آلو، فضرب رسول الله صلی الله علیه وسلم صدره فقال: الحمد لله الذی وفق رسول رسول الله (صلی الله علیه وسلم) لما یرضی رسول الله"

حدیث شریف کا حاصل یہ ہے: کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کا قاضی حاکم مقرر کرنا چاہا تو فرمانے لگے کس طرح فیصلے کیا کروگے۔ عرض کیا کہ کتاب اللہ سے حکم کرونگا اور اگر کتاب اللہ میں نہ ملے تو پھر رسول اللہ کی سنت سے حکم کرونگا۔ اور اگر دونوں میں نہ ملے تو (کتاب وسنت کی روشنی میں) اپنے اجتہاد و قیاس سے فیصلہ کرونگا۔

حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم معاذ کے صحیح جواب سے بہت مسرور ہوئے اور انکے سینہ پر ہاتھ پھیر کر ارشاد فرمایا کہ خدا کا شکر ہے کہ اسنے رسول اللہ کے رسول کو ایسی بات کی توفیق عطا فرمائی جس سے خدا کے رسول خوش ہوگئے۔ حدیث مذکور "استدلال بالقیاس" میں صاف وصریح حجت ہے اور عہد اسلام میں صحابہ وتابعین وفقہاء امت کا یہی نظام عمل اور دستور عمل رہا کہ کتاب وسنت میں کوئی حکم صاف نہ ملا تو انہی چشموں سے سیرابی کی نہریں جاری کیں اور مختلف جہات سے غور وخوض کے بعد انہی کی روشنی میں جو سمجھ میں آیا فیصلہ کیا، یہاں تک کہ نظام معتزلی آیا اور ابطال قیاس کیا اور انکے بعد بعض مبتدعین نے انکا اقتدا کیا جس کی تفصیل گذر گئی۔

حدیث مذکور پر اعتراضات

منکرین قیاس نے حدیث مذکور پر حسب ذیل اعتراضات کئے۔

ے باب اجتہاد الرأی فی القضاء ص ۵۰۵ ج ۲ مطبوعہ کانپور طبع قدیم۔

(۱) ابوعون محمد بن عبداللہ ثقفی المتوفی ۱۱۶ھ راوی حدیث حارث بن عمرو سے روایت کرنے میں متفرد ہے۔

(۲) حارث بن عمرو اس حدیث کا راوی مجہول الحال ہے امام بخاری وغیرہ محدثین فرماتے ہیں کہ اس روایت کے سوا ان کی کوئی دوسری روایت نہیں ملتی۔

(۳) حضرت معاذ سے نقل کرنے والے انکے اصحاب نامعلوم کون ہیں انکے نام مذکور نہیں۔

اعتراضات مذکورہ کا جواب

(۱) ابوعون ثقفی صحیح بخاری و مسلم کا راوی ہے امام اعمش امام ابوحنیفہ سفیان ثوری مسعر بن کدام شعبۃ بن الحجاج ابو اسحاق شیبانی وغیرہ وغیرہ اکابر امت و اساطین حدیث انسے روایت کرتے ہیں غرض یہ کہ ابوعون سب ائمہ رجال کے نزدیک باتفاق ثقہ ہیں۔ کسی راوی کے تفرد سے بشرطیکہ ثقہ ہو صحت حدیث میں خلل نہیں آتا بخاری و مسلم کی کتابوں میں کثرت سے ایسی احادیث موجود ہیں جن کے رواۃ روایت متفرد ہیں دوسرا کوئی متابع موجود نہیں تاہم علماء رجال کے نزدیک سب قابل استدلال اور صحیح ہیں البتہ یہ ضروری ہے کہ راوی متفرد سے کوئی دوسرا راوی زیادہ ثقہ مخالف موجود نہ ہو اور یہاں کوئی دوسرا ثقہ انکے مخالف روایت کرنے والا نہیں۔ اوثق تو درکنار۔ تو یہ تفرد محدثین امت کے اصول کے مطابق ضعف یا سقوط حدیث کی دلیل نہیں بن سکتا۔ پھر اس حدیث کو ابوعون سے جن محدثین نے روایت کیا ہے وہ حسب ذیل ہیں۔

ابو اسحاق شیبانی اور شعبۃ بن الحجاج شعبۃ بن الحجاج کے متعلق محدثین میں مسلم ہے کہ وہ رجال میں بہت متشدد ہیں اور جس حدیث کو وہ روایت کریں یہ اس حدیث کی توثیق کے لئے کافی ہے۔ تو اب صرف شعبہ کی روایت کرنا اس کا کفیل ہے کہ اس حدیث کے سارے رواۃ قابل احتجاج ہیں ورنہ شعبہ اسکی روایت نکرتے۔ پھر شعبہ سے جو محدثین اسکی روایت کرتے ہیں وہ حسب ذیل ہیں۔

یحیی بن سعید القطان عبداللہ بن المبارک ابوداؤد طیالسی عثمان بن عمر العبدی علی بن الجعد محمد بن جعفر عبدالرحمن بن مہدی وغیرہ وغیرہ۔ اور ابو اسحاق شیبانی سے ابو معاویہ بن خازم روایت کرتے ہیں اور ان سے سعید بن منصور ابوبکر ابن ابی شیبۃ۔

(۲) حارث بن عمرو بن ثقفی کبار تابعین میں سے ہیں ان کے بارے میں محدثین سے کوئی جرح مفسر موجود نہیں صرف اتنا کہتے ہیں کہ غیر معروف ہیں اور سوائے ابوعون ثقفی انسے کوئی دوسرا راوی نہیں۔ کسی تابعی کا مجہول الحال اور مستور ہونا ابن حبان اور بعض محدثین کے ہاں توثیق کے لئے کافی ہے کیونکہ جب کبار تابعین میں سے ہیں اور قرون مشہود لہا بالخیر میں ہیں اور کوئی جرح مفسر جو انکے حق میں مؤثر ہو منقول نہیں انکی عدالت و توثیق کے لئے کافی و شافی ہے نیز حضرت مغیرہ بن شعبۃ جیسے جلیل القدر صحابی کا بھتیجا ہونا اسکی تعیین

کے لئے کافی ہے، اگر کوئی راوی مجہول الحال اور کبار تابعین میں سے نہ بھی ہو مگر وہ ثقات ان سے روایت کریں وہ ان کی توثیق و تعدیل سمجھی جائے گی بلکہ حافظ ابن القیم وغیرہ بعض محدثین نے تو یہاں تک لکھدیا، "روایۃ العدل عن غیر تعدیل لہ مالم یعلم فیہ جرح" کہ ایک ثقہ کی روایت بھی انسے اسکی دلیل ہے کہ وہ راوی انکے نزدیک ثقہ ہے اب حسب ذیل نتائج پر غور کیجئے۔

الف - حارث بن عمرو مغیرۃ بن شعبۃ کا بھتیجا ہے۔

ب - کبار تابعین میں سے ہے۔

ج - ابو عون ثقفی جیسے مسلم جلیل القدر محدث انسے روایت کرتے ہیں۔

د - ابو عون سے شعبۃ اور ابن المبارک جیسے کبار محدثین اسکو نقل کرتے ہیں۔

ہ - ابن حبان نے حارث بن عمرو مذکور کو کتاب الثقات میں ذکر کیا اور ابن حبان رجال میں متشدد و متعنت مشہور ہیں جیسا کہ حافظ شمس الدین ذہبی وغیرہ نے تصریح کی ہے۔

پس ان امور کے پیش نظر حارث بن عمرو کی توثیق و تعدیل میں کسی منصف کو مجال کلام نہیں۔

(۳) اصحاب معاذ بن جبل کے اسماء گرامی معلوم نہ ہونا ضعف حدیث کی دلیل نہیں بن سکتے۔

قاضی ابو بکر بن العربی شرح ترمذی میں فرماتے ہیں:۔

ولا احد من اصحاب معاذ مجہولا ویجوز ان یکون فی الجزء اسقاط الاسماء عن جماعۃ ولا یدخل ذلک فی حیز الجہالۃ وانما یدخل فی المجہولات اذا کان واحداً فیقال حدثنی رجل او حدثنی انسان ولا یکون الرجل للرجل صاحباً حتی یکون لہ بہ اختصاص فکیف وقد زید تعریفاً بہم ان اضیفوا الی بلد، وقد خرج البخاری الذی شرط الصحۃ فی حدیث عروۃ البارقی ولم یکن ذلک الحدیث فی جملۃ المجہولات وقال مالک فی القسامۃ "اخبرنی رجال من کبراء قومہ وفی الصحیح عن الزہری حدثنی رجال عن ابی ہریرۃ من صلی جنازۃ فلہ قیراط" اھ

حضرت معاذ کے اصحاب و تلامذہ میں سے کوئی مجہول نہیں اور یہ ہوتا ہے کہ کسی حدیث کے اسناد میں اگر کئی نام ایک جگہ میں ہوں نام حذف کردیئے جائیں اور باوجود اسکے کہ وہ اسناد مجہول نہیں ہونگی مجہول تو اسوقت ہوگی کہ کسی جگہ ایک راوی ہو اور اسکا نام ساقط کیا جائے جیسا، حدثنی رجل وغیرہ اور کسی تلمیذ کو صاحب اسوقت کہا جاتا ہے جب اسکو اپنے شیخ کیساتھ کوئی خصوصیت ہو پھر اسنے بڑھکر شہر کیطرف انکی نسبت کرنا مزید تعریف ہے صحیح بخاری شریف جنکی شرط صحت ہے حدیث عروہ بارقی میں فرماتے ہیں سمعت الحی الوعی ایک قبیلہ عروہ سے بیان کرتے ہیں امام مالک عطا میں فرماتے ہیں اخبرنی رجال من کبراء قومہ، نیز صحیح بخاری میں ہے "حدثنی رجال عن ابی ہریرۃ" چند آدمیوں نے مجھ سے نقل کیا ابو ہریرہ سے۔

حافظ حدیث ابوبکر خطیب بغدادی تاریخ بغداد کا مصنف کتاب "الفقیہ والمتفقہ" (غیر مطبوع[1]) میں فرماتے ہیں۔

وقول الحارث بن عمرو (عن اناس من اصحاب معاذ) یدل علی شهرة الحدیث وکثرة روایة ثقاتهم فضل معاذ وزهده. والظاهر من حال اصحاب الدین والثقة والزهد [illegible] وعبادة بن انسی [illegible] عن [illegible] عن معاذ بن جبل وهذا اسناد متصل رجاله معروفون بالثقة علی ان اهل العلم قد تقبلوه واحتجوا به فوقفنا بذلک علی صحته عندهم اھ

حارث بن عمرو کا یہ کہنا کہ اصحاب معاذ کے چند اشخاص سے روایت ہے۔ یہ شہرت حدیث پر دلالت کرتی ہے اور کثرت رواۃ پر حضرت معاذ کا زہد تو معلوم ہے اور بظاہر اصحاب معاذ کی حالت بھی متدین ثقاہت زہد وصلاح ہوگی۔ نیز اس حدیث کی ایک دوسری اسناد بھی ہے۔ جو متصل ہے صحیح ہے اس کے علاوہ علماء امت نے اس کو قبول کیا یہ خود اس کی دلیل ہے کہ انکے نزدیک حدیث صحیح ہے۔

امام ابوبکر رازی کتاب الفصول فی الاصول (مخطوط) میں فرماتے ہیں۔

فان قیل: نقلوا عن قوم مجهولین من اصحاب معاذ قیل له: لا یضر ذلک لان اضافة ذلک الی رجال من اصحاب معاذ توجب تاکیده لانهم لم ینسبوا الیه بانهم من اصحابه الا وهم ثقات مقبولو الروایة ومن حجة اخری ان هذه الخبر قد تلقاه الناس بالقبول واستفاض واشتهر عند [illegible] من غیر نکیر من احد منهم علی روایته ورده وایضا فاکثر احواله ان یصیر مرسلا والمرسل عندنا مقبول

اصحاب معاذ کا مجہول ہونا صحت حدیث کے لئے مضر نہیں کیونکہ حضرت معاذ کی طرف منسوب ہونا انکے ثقہ ہونے کے لئے کافی ہے ان کے اصحاب تو انہی کو کہا جائے گا جو ثقہ مقبول الروایۃ ہوں۔ دوسری بات یہ ہے کہ امت نے اسکو قبول کرلیا ہے اور درجہ استفاضہ وشہرت کو پہونچ گئی ہے۔ اور سلف میں سے کسی سے انکار ورد منقول نہیں۔ نیز زیادہ سے زیادہ یہ ہوگا کہ حدیث مرسل ہوجائیگی اور مرسل ہمارے یہاں حجت ہے۔

انہی حقائق کی بنا پر امام حدیث قاضی ابوبکر بن العربی شرح ترمذی میں فرماتے ہیں:۔

فالذی ادین به القول بصحته فانه حدیث مشهور یروی شعبة بن الحجاج رواه عن جماعة من الفقهاء والائمة اھ

میرا عقیدہ تو یہی ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے کیونکہ یہ حدیث مشہور ہے۔ شعبۃ جیسے محدث اسکو روایت کرتے ہیں اور انسے فقہاء وائمہ پھر روایت کرتے ہیں۔

[1] ماخوذ از حواشی لمعات للشیخ الکوثری

ابوبکر رازی ابوبکر بن خطیب بغدادی ابوبکر بن العربی ان سب اکابر نے توثیق حدیث کے لئے ایک بڑی بدیہ بیان کی کہ فقہاء امت اور ائمہ دین نے اس کو تسلیم کر لیا، حافظ ابو عمر بن عبد البر وغیرہ محدثین نے تصریح کر دی ہے کہ کسی حدیث کے صحیح ہونے کے لئے یہ کافی ہے کہ علماء امت اس کو تسلیم کر لیں گرا سناد میں کلام ہو جیسا کہ تدریب الراوی" وغیرہ میں مذکور ہے۔

تاریخ ابن ابی خیثمہ (مخطوط) و جامع بیان العلم میں علی بن الجعد کی روایت میں یوں ہے عن شعبۃ عن ابی عون قال سمعت الحارث بن عمرو ابن اخی المغیرۃ بن شعبۃ یحدث عن اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن معاذ بن جبل الخ یعنی اصحاب معاذ کے مجہول ہونے میں جو کچھ شبہ تھا وہ بھی جاتا رہا اور اس روایت نے بتلا دیا کہ اصحاب معاذ سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے اصحاب ہیں جو اس حدیث کو معاذ بن جبل سے نقل کرتے ہیں صحابہ تو اہل سنت کے نزدیک سب عدول ہیں، ان کے اسماء گرامی معلوم نہ ہونے کسی کے نزدیک ضعف حدیث کے باعث نہیں بن سکتے اب حدیث مذکور کے صحیح و قابل حجت ہونے میں کونسا شبہ باقی رہا۔ خلاصہ بحث اب یہ نکلا کہ حدیث مذکور کی اگر ایک ہی اسناد ہو تو جب بھی صحت کیلئے کافی ہے

الف۔ کل فقہاء امت محمدیہ نے بغیر چون و چرا کے حدیث مذکور کو قبول کر لیا ہے۔

ب۔ اسناد میں کوئی مجروح راوی موجود نہیں حارث بن عمرو اگرچہ مستور الحال ہیں لیکن کبار تابعین میں سے ہیں ابو عون ثقفی جیسا محدث انسے روایت کرتے ہیں یہ ان کی توثیق کے لئے دلیل ہے۔

ج شعبۃ بن الحجاج جیسے متشدد محدث اس کے راوی ہیں اگر اس حدیث میں کوئی ضعف ہوتا تو شعبہ اس کی روایت ہرگز نہیں کرتے اور پھر شعبہ سے جلیل القدر ائمہ حدیث مثل عبد اللہ بن المبارک عبد الرحمن بن مہدی یحیی بن سعید القطان وغیرہ وغیرہ ہرگز روایت نہ کرتے، ان اساطین حدیث کی روایت کرنا اور اسپر کوئی جرح و قدح نہ کرنا یہ صحت حدیث کی دلیل ہے۔

د۔ امام ابوداؤد نے اس حدیث کی روایت کرنے کے بعد کوئی کلام نہیں کیا اور سکوت فرمایا، سب محدثین کے ہاں مسلم ہے کہ ابوداؤد کا کلام نہ کرنا اور روایت کر لینا اس کی دلیل ہے کہ ان کی نزدیک حدیث قابل احتجاج ہے اور صالح للعمل ہے۔

ھ۔ اصحاب معاذ کے نام معلوم ہونا ضعف حدیث کے باعث نہیں کیونکہ اصحاب معاذ کا زہد و تقوی بھی مسلم ہے اور وہ مجہول بھی نہیں ہیں اور بسا اوقات کثرت کے باعث نام ساقط کر دیئے جاتے ہیں جو بجائے ضعف کے مزید قوت و شہرت کی دلیل ہے۔

و۔ اور اگر اصحاب معاذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے صحابہ کرام ہیں جیسا کہ جامع بیان العلم کی روایت

میں سے تو وہ باتفاق اہل سنت عدول وثقات ہیں حدیث اب نہایت ہی قوی ہو جائیگی۔

ش۔ اس اسناد کے علاوہ اس حدیث کی دوسری اسناد بھی موجود ہے وہ بلا شک صحیح ومتصل ہے جیسا کہ خطیب بغدادی کی کتاب الفقیہ والمتفقہ میں تصریح ہے۔ ان وجوہ کی بنا پر اب ہم علی رؤس الاشہاد یہ اعلان کرتے کہ ابن حزم یا کوئی دوسرا جو بھی اس حدیث کی تضعیف یا اسقاط کے درپے ہے وہ اپنے علم وتحقیق پر بدنما داغ لگا رہا ہے، ہم نے بقصد اختصار اہل علم کے لئے بعض اشارات پر اکتفا کیا ہے اور انکی تفصیل کے لئے ایک مستقل تالیف کی ضرورت ہے۔ تاہم توقع ہے کہ یہ اشارات اہل علم حضرات کے لئے کافی ثابت ہونگے

تنبیہ:۔ ابن حزم اور انکے اتباع "رای وقیاس" کی مذمت میں کچھ روایات وآثار پیش کرکے ابطال قیاس کے لئے راستہ صاف کیا کرتے ہیں، "جامع بیان العلم" وغیرہ میں اسکا ایک کافی ذخیرہ موجود ہے اسپر مستزاد یہ کہ عہد سلف میں سے بعض علماء نے "اصحاب الرأی" "واصحاب الحدیث" دو فرقے بنادیئے اور متعصبین نے جب اسپر حاشیہ آرائی شروع کی تو امام ابوحنیفہ اور انکے اصحاب واتباع کو اصحاب الرأی میں شمار کیا اور امام مالک وغیرہ کو اصحاب الحدیث میں شمار کیا یہ موضوع تو مستقل مقالہ کا محتاج ہے، اس وقت صرف چند اشارے عرض کئے جاتے ہیں، استنباط تفقہ اجتہاد کی اہمیت کے لئے قرآن کریم کی آیات بینات اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گرامی، ارشادات عہد خلفاء راشدین کے کارنامے فقہاء صحابہ کے قضایا وفتاوی کافی شواہد وبینات ہیں، مکہ معظمہ ابن جریج عطاء بن ابی رباح وغیرہ مدینہ منورہ میں فقہاء سبعہ کوفہ میں علقمہ واسود سعید بن جبیر پھر ابراہیم نخعی پھر حماد بن ابی سلیمان بصرہ میں حسن بصری ابن سیرین وغیرہ مصر میں یزید بن ابی حبیب پھر لیث بن سعد شام میں مکحول پھر اوزاعی فقہاء بلاد میں سے ابوحنیفہ سفیان ثوری ابن ابی لیلی ربیعۃ الرأی مالک شافعی احمد بن حنبل عبداللہ بن المبارک اسحاق بن راھویہ وغیرہ وغیرہ، دین کے امام امت محمدیہ کے اساطین ان سب کا بر کی زندگی کے کل لمحات اس کی اہمیت کے براہین ودلائل ہیں۔ جن آثار میں رأی کی مذمت آئی اس سے مراد ہوئی ونفسانی خواہشات ہیں اور اصحاب الرأی سے اہل ہوا مراد ہیں جنہوں نے اصول دین میں اپنی رائے کو دخل دیا جسکا نتیجہ معتزلہ مرجئہ قدریہ جبریہ جہمیہ وغیرہ کی شکل میں دنیا نے دیکھ لیا چنانچہ عبداللہ بن المبارک سے کسی نے پوچھا۔ کہ ایک حدیث میں آیا ہے "اصحاب الرأی اعداء السنۃ" یعنی رائے والے سنت کے دشمن ہیں۔ کیا اس سے ابوحنیفہ اور انکے امثال مراد ہیں؟ فرمایا۔

سبحان اللہ ابوحنیفۃ یجھد جھدہ ان	سبحان اللہ! ابوحنیفہ تو انتہائی کوشش کرتے ہیں کہ
یکون عملہ علی السنۃ فلا یفارقھا فی شئ منہ	پورا عمل سنت پر کریں اور ذرہ برابر اس سے جدا نہوں
فکیف یکون من اعادی السنۃ انما ھم	تو وہ کیونکر دشمنان سنت سے ہوں گے۔ ان سے

اهل الهواء والخصومات الذين يتركون الكتاب والسنة ويتبعون اهواءهم[1]	مراد وہ اہل اہواء ہیں جو کتاب وسنت پر عمل نہیں کرتے اور اہواء کا اتباع کرتے ہیں۔

"رای" کے یہ معنی کہ جو حوادث وواقعات کتاب اللہ وسنت میں مذکور نہیں ان میں غور وخوض کرکے ان قواعد واحکام کے مناسب مسائل واحکام کا استخراج کرنا یہ رائے سراسر محمود ہے اس میں مذمت کا کوئی پہلو نہیں دین کا کوئی امام اس رائے سے مستغنی نہیں ہو سکتا جنہوں نے اس سے استغنار کیا گذشتہ بیان میں کچھ نمونہ انکا ملاحظہ کیا ہوگا۔ امام محمد بن الحسن فرماتے ہیں۔

لا يستقيم الحديث الا بالرأى ولا يستقيم الرأى الا بالحديث[2]	حدیث بغیر رائے کے درست نہیں اور رائے بغیر حدیث کے درست نہیں۔

مقصد یہ ہے کہ احادیث کے لئے رائے کی ضرورت ہے کہ انکے معانی ومقاصد پر غور کیا جائے اور صحیح نتائج اخذ کئے جائیں، اور صرف رائے پر بھی عمل کرنا ٹھیک نہیں جبتک احادیث نبویہ سے اس کی تائید نہ ہو، سلف میں ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب کا نام جو اصحاب الرأی پڑ ہا گیا تھا اس کی وجہ یہ ہے کہ حدیث وروایت کا فن سب کا مشترکہ فن تھا تفقہ ووقت رائے میں وہ ممتاز تھے اور یہ ان کا خصوصی فن تھا اس لئے اس لقب سے پکارے گئے یہ تو انتہائی منقبت کی چیز تھی جسے یاروں نے مذمت کا لقب سمجھا گویا "رای" کے معنے ٹھیک وہی تھے جس کو آج کل کے عرف میں رائے کہتے اور "اصحاب الرأی" کے معنے جسے آجکل "ذی رأی" کہا کرتے ہیں، امام مالک فرماتے ہیں ایک دفعہ ابو حنیفہ سے ملاقات رہی اور کئی مسائل میں علمی گفتگو رہی اور کئی مجلسیں ایسی ہوئیں "فما رأيت رجلاً افقه منه ولا اعلم منه فى معنى وحجة"

پس میں نے ان سے زیادہ افقہ اور معانی ودلائل میں ان سے زیادہ کھینے والا نہیں دیکھا۔ امام شافعی کا مقولہ تو مشہور ہے "يتبحر فى الفقه فهو عيال على ابى حنيفة"

جس کو فقہ میں تبحر کا ارادہ ہو تو وہ ابو حنیفہ کا محتاج ہوگا۔ امام ابو عبید بن القاسم بن سلام سے منقول ہے کہ امام شافعی فرماتے ہیں: "من اراد الفقه فليلزم اصحاب ابى حنيفة" جسکو فقہ حاصل کرنے کا ارادہ ہو تو ابو حنیفہ کے تلامذہ کی صحبت اختیار کرے فقہ اسلامی کی تاریخ تو ان جواہرات سے بھری پڑی ہے تفصیل مقصود نہیں غرض صرف اتنی تھی کہ اصحاب الرای واصحاب الحدیث کی تفریق مشہور معنے سے بالکل غلط ہے۔ حقیقت یہ ہے جو عرض کی گئی۔ واللہ الموفق۔

[1] کشف الاسرار شرح اصول البزدوی ص۱۴ ج۱ [2] اصول فخر الاسلام بزدوی۔

نمبر شمار	نمبر رسید بخشتہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	مقدار	مد	نمبر شمار	نمبر رسید بخشتہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۰۵۱	۱۰۴۰۴	دوست محمد صاحب سوداگر پارچہ ریاست بہاولپور	۵	زکوٰۃ	۱۰۷۲	۱۰۴۳۰	قاضی عبدالحفیظ صاحب مقام رانگر ضلع بارہ بنکی	۴	خواہ عطا
۱۰۵۲	۱۰۴۰۵	محمد عبدالحق صاحب عباسی "	۵	تعمیر دارالطلبہ	۱۰۷۳	۱۰۴۳۱	مولوی تاج محمد صاحب بڑاگاؤں گونڈہ	۵	فقہ
۱۰۵۳	۱۰۴۰۶	از میل مہر الٰہی بخش صاحب وزیر تعلیم کراچی	۵	زکوٰۃ	۱۰۷۴	۱۰۴۳۲	عبدالرحمٰن خانصاحب مقام رانگر بارہ بنکی	۵	کتب وقفی
۱۰۵۴	۱۰۴۰۷	قادر بخش صاحب ہیڈ ماسٹر ملتان	۵	"	۱۰۷۵	۱۰۴۳۳	ڈاکٹر محمد رفیق صاحب ریاست ناپارہ بہرائچ	۱	عطاء
۱۰۵۵	۱۰۴۰۸	محمد حنیف صاحب آگرہ روڈ مغربی خاندیس	۱	عطاء	۱۰۷۶	۱۰۴۳۴	عبدالقادر صاحب " "	۸	"
۱۰۵۶	۱۰۴۰۹	حاجی محمد عمر صاحب کلرک کراچی	۵	زکوٰۃ	۱۰۷۷	۱۰۴۳۵	نواب الدین صاحب لاہور	۸	زکوٰۃ
۱۰۵۷	۱۰۴۱۰	نبی بخش صاحب مرسلہ " "	۱	"	۱۰۷۸	۱۰۴۳۶	احمد دین صاحب اینڈ سنز امرتسر	۵	عطاء
۱۰۵۸	۱۰۴۱۱	محمد عبدالحق صاحب " "	۵	"	۱۰۷۹	۱۰۴۳۷	محمد محبوب الرحمٰن صاحب لاہور	۵	زکوٰۃ
۱۰۵۹	۱۰۴۱۳	چودھری فتح الدین صاحب ریٹائرڈ گوجرانوالہ	۱۰	تعمیر دارالطلبہ	۱۰۸۰	۱۰۴۳۸	مولانا فضل الرحمٰن صاحب مدرس بیدر نظام سٹیٹ	۵	فقہ طلبہ
۱۰۶۰	۱۰۴۱۴	حاجی عبدالبشیر صاحب سکنہ بمباڑی۔ سلہٹ	۵	عطاء	۱۰۸۱	۱۰۴۳۹	مستری محمد شفیع صاحب۔ کھیالی۔ گوجرانوالہ	۱	عطاء
۱۰۶۱	۱۰۴۱۵	منشی طفیل احمد صاحب خورجہ بلند شہر	۱	"	۱۰۸۲	۱۰۴۴۰	محمد حنیف صاحب " "	۱	"
۱۰۶۲	۱۰۴۱۶	عبدالستار صاحب " "	۱	"	۱۰۸۳	۱۰۴۴۱	چودھری عطاء الٰہی صاحب " "	۵	"
۱۰۶۳	۱۰۴۲۱	تجمل الحسین ڈرائیور بڑاگاؤں۔ گونڈہ	۸	عطاء خواہ	۱۰۸۴	۱۰۴۴۲	میاں چودھری بہاول بخش صاحب حافظ آباد	۵	"
۱۰۶۴	۱۰۴۲۲	محمد اسحاق صاحب امام مسجد " "	۸	"	۱۰۸۵	۱۰۴۴۳	" حاجی عبدالرحیم صاحب چنیوٹ	۱	زکوٰۃ
۱۰۶۵	۱۰۴۲۳	محمد حفیظ اللہ صاحب گھاگرا گھاٹ بہرائچ	۵	"	۱۰۸۶	۱۰۴۴۴	عابد محمد حسین دوست محمد کمپنی "	۱	"
۱۰۶۶	۱۰۴۲۴	محمد ابراہیم خانصاحب۔ رانگر۔ بارہ بنکی	۴	"	۱۰۸۷	۱۰۴۴۵	میاں بہاول دین صاحب۔ کھیالی گوجرانوالہ	۵	"
۱۰۶۷	۱۰۴۲۵	ماسٹر قاسم علی صاحب " "	۱	"	۱۰۸۸	۱۰۴۴۶	عبدالقادر صاحب قریشی " "	۵	"
۱۰۶۸	۱۰۴۲۶	" مبارک علی صاحب ہیڈ ماسٹر " "	۴	"	۱۰۸۹	۱۰۴۴۷	سبط عباس صاحب بہرائچ	۴	عطاء
۱۰۶۹	۱۰۴۲۷	منشی مقصود خانصاحب " محرر " "	۵	"	۱۰۹۰	۱۰۴۴۷	ایک صاحب نیر "	۲	"
۱۰۷۰	۱۰۴۲۸	حکیم محمد فاروق صاحب سلطانپور " "	۵	"					
۱۰۷۱	۱۰۴۲۹	ایم شمس الدین صاحب داروغہ " "	۱	"					

میزان السابقہ

فہرست کتب وقفی و اشیاء متفرق!

موصولہ ماہ شوال سنہ ۱۳۶۱ھ

نمبر شمار	نمبر رسید بخشتہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	تفصیل اشیاء
۱	۳۵۸	جناب اشفاق احمد صاحب قرم مختار احمد صاحب اینڈ برادرس عالم گنج پٹنہ	لنگی چوخانہ ایک عدد۔ پارچہ قمیص ایک عدد
۲	۳۵۹	منجانب دائرۃ المعارف عثمانیہ حیدرآباد۔ دکن	نظم از جلد ۷ تا ۱۰۔ فہرست منتظم جلد ۸ و ۹ ایک ایک جلد ایک ایک جلد

محدثین پر سلطنت کی ہواخواہی کا الزام

(از جناب ابوالمآثر مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اعظمی (فاضل دیوبند) صدر مدرس مدرسہ مفتاح العلوم مئو)

"چند سال ہوئے جماعت اہل قرآن نے ایک رسالہ بعنوان "دین میں منکر حدیث کیوں ہوا" شائع کیا تھا رسالہ پر مصنف کے نام کی بجائے "ایک حق گو کے قلم سے" لکھا گیا تھا، اس رسالہ میں حدیث پر نہایت شرمناک حملے کئے گئے تھے، اور محدثین پر افترا پردازیاں کی گئی تھیں، اس حد درجہ دل آزار رسالہ کا جواب بعض احباب کی فرمائش پر مولانا ابوالمآثر حبیب الرحمٰن صاحب اعظمی (فاضل دیوبند) نے "نصرۃ الحدیث" کے نام سے تحریر فرمایا تھا، جو شائع ہوتے ہی ہاتھوں ہاتھ لیلیا گیا، اب اسی رسالہ "نصرۃ الحدیث" کو مولانا محمد ایوب صاحب (فاضل دیوبند) ناظم مدرسہ مفتاح العلوم اپنے مدرسہ کیجانب سے دوبارہ شائع فرمارہے ہیں۔

اس اشاعت میں فاضل مصنف نے ایک نہایت مفید اور پر از معلومات مقدمہ کا اضافہ فرمادیا ہے، ذیل کا مضمون اسی جدید مقدمہ کا ایک حصہ ہے جسے ہم مصنف علام کے شکریہ ساتھ ہدیہ قارئین دارالعلوم کررہے ہیں اصل کتاب مطبع میں ہے، امید ہے کہ بہت جلد شائع ہوکر شائقین کے ہاتھوں تک پہنچ جائیگی" (مرتب)

حدیث کی بے اعتباری کی ایک وجہ "حق گو" صاحب نے یہ بھی تراشی اور گھڑی ہے کہ محدثین نے حدیثوں میں سلطنت کے جذبات وعواطف کی رعایت کی ہے"۔

محدثین کے اعلیٰ کیرکٹر ان کی نہایت بلند اخلاقی جرأت اور ان کی بے مثل صداقت وامانت پر حق گو صاحب کا یہ نہایت سخت حملہ ہے، حق گو صاحب کو اس لحاظ سے تو ہم معذور سمجھتے ہیں کہ غلام قوم کا ایک غلام فرد اور وہ بھی حکومت کا تنخواہ دار نوکر اس اخلاقی جرأت کا تصور بھی نہیں کرسکتا، جو محدثین کا طرۂ امتیاز تھی۔

لیکن تاریخی حقائق سے چشم پوشی کرنے میں وہ کسی طرح معذور قرار نہیں دیئے جاسکتے تاریخ داں حضرات جانتے ہیں کہ محدثین میں بہت سے ایسے افراد ہیں جن کو حکومت سے ایسا سخت اختلاف تھا جسکی وجہ سے وہ حکومت کے مورد عتاب تھے۔ مثلاً

(۱) سعید ابن جبیر کو حجاج کی حکومت سے ایسا اختلاف تھا کہ اسی اختلاف کی بناپر حجاج نے نہایت بیدردی سے ان کو قتل کرواڈالا۔ (تذکرہ جلد ۱ ص۷۰)

(۲) یحییٰ بن کثیر کو حکومت بنی امیہ پر نکتہ چینی کرنے کی وجہ سے بڑے مصائب کا مقابلہ کرنا پڑا حتیٰ کہ مار بھی کھانا پڑی۔ (تذکرہ جلد ۱ ص۱۳۱)

محدثین میں بہت سے وہ لوگ تھے جنہوں نے بڑے بڑے جابر بادشاہوں کے سامنے ان پر نکتہ چینی کی اور حق بات کہنے میں جان کی پرواہ بھی نہ کی

(۳) اس سلسلہ میں امام اوزاعی کا واقعہ سنہرے حرفوں میں لکھے جانے کے قابل ہے حافظ ذہبی نے سفیان وغیرہ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ جب خلیفہ عباسی کا چچا عبداللہ بن علی شام میں داخل ہوا اور بنو امیہ کو چن چن کے مروا چکا تو ایک دن اس نے اس طرح دربار سجانے کا حکم دیا کہ ایک صف ایسے نوجوانوں کی آراستہ کی جائے جن کے ہاتھوں میں ننگی تلواریں ہوں، دوسری صف ان کی ہو جن کے ہاتھ میں علم ہوں، تیسری صف میں وہ سپاہی ہوں جن کے ہاتھ میں کافر کوب ہوں اور چوتھی صف میں وہ کھڑے کئے جائیں جن کے ساتھ گرز ہوں، جب حکم کے مطابق دربار سج چکا تو ایک پیادہ بھیجکر اسنے اوزاعی کو بلوایا اوزاعی بارگاہ کے دروازے پر پہونچے تو سواری سے اتار لئے گئے اور دائیں بائیں سے دو سپاہی ان کے دونوں بازو تھامکر صفوں کے بیچ میں لے چلے جب اتنے قریب پہونچ گئے جہاں سے عبداللہ ان کی بات سن سکے تو وہاں ان کو کھڑا کر دیا۔ اس کے بعد عبداللہ اور اوزاعی میں حسب ذیل گفتگو ہوئی۔

عبداللہ۔ تم عبدالرحمن بن عمرو اوزاعی ہو؟

اوزاعی۔ ہاں۔ خدا امیر کی اصلاح فرمائے۔

عبداللہ۔ بنی امیہ کے قتل کے باب میں تمہارا کیا خیال ہے؟

اوزاعی۔ آپ سے اور ان سے کچھ معاہدے تھے جن کی پابندی اور عہد کا ایفا ان پر لازم تھا۔

عبداللہ۔ اجی صاحب! اس کو چھوڑئے۔ فرض کیجئے کہ ہمارے انکے درمیان کوئی معاہدہ اور ہم سے ان سے کوئی عہد و پیمان نہ رہا ہو۔

اوزاعی۔ (نے دیکھا کہ اب صاف صاف جواب کے سوا چارۂ کار نہیں ہے، اور یہ بھی یقینی ہے کہ صاف جواب دینے کے بعد جان بچنا بھی ممکن نہیں ہے۔ مرنے کو کس کا دل چاہتا ہے، مگر میں نے سوچا کہ اللہ کے حضور میں ایکدن کھڑا ہونا ہے، اسلئے میں نے نڈر ہو کر کہا کہ) اس صورت میں انکا قتل آپ پر حرام تھا یہ سنتے ہی وہ آگ بگولا ہو گیا گردن کی رگیں پھول گئیں اور سرخ سرخ آنکھیں نکالکر بولا

عبداللہ۔ یہ تم نے کیسے کہا اور کیوں کہا؟

اوزاعی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسلمان کا خون تین ہی صورتوں میں روا ہو سکتا ہے، شادی شدہ ہونیکے باوجود زنا کرے، یا کسی کو قتل کر دے، یا مرتد ہو جائے (اور بنو امیہ جنکو تمنے قتل کرایا ہے انمیں سے کسی جرم کے مرتکب نہ تھے)۔

عبداللہ۔ اجی کیا دیانۃً حکومت و خلافت ہمارا (ہاشمیوں کا) ہی حق نہیں ہے۔

اوزاعی ۔ وہ کیسے ؟

عبداللہ ۔ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی رضؓ (ہاشمی) کو وصی نہیں بنا گئے تھے ۔

اوزاعی ۔ اگر وصی بنا گئے ہوتے ۔ تو حضرت علی رضؓ صفین کے موقع پر دو شخصوں کو حکم مان کر یہ نہ کہتے کہ تم جسکو حاکم یا خلیفہ مقرر کردو مجھے قبول و منظور ہے ۔

یہ سنکر عبداللہ خاموش ہوگیا ، اسکے غصہ کا پارہ آخری ڈگری پر پہونچ چکا تھا ، اور امام اوزاعی خیال کر رہے تھے کہ اب میرا سر میرے سامنے گرا چاہتا ہے ، کہ اتنے میں عبداللہ نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اسکو دربار سے نکالو ۔ اوزاعی دربار سے نکل آئے ، لیکن ابھی تھوڑی ہی دور گئے تھے کہ دیکھا ایک سوار گھوڑا دوڑاتا ہوا انکے پاس چلا آرہا ہے یہ سمجھے کہ میرا سر قلم کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے ، اس لئے جلدی سے اپنی سواری سے اترے کہ دو رکعت نماز پڑھ لوں ، اور اللہ اکبر کہہ کر نیت باندھ لی ، ابھی نماز ہی میں تھے کہ سوار آپہونچا ، جب فارغ ہوئے تو اس نے سلام کیا اور کہا کہ امیر نے یہ اشرفیاں آپکے پاس بھجوائی ہیں ۔ اوزاعی فرماتے ہیں کہ میں نے ان اشرفیوں کو گھر پہونچنے سے پیشتر ہی تقسیم کرکے ختم کردیا ۔ (تذکرہ جلد ۱ ص۱۷۰)

(۴) ابن ابی ذئب کی جرأت کا یہ عالم تھا کہ ابو جعفر منصور جیسے پرہیبت و بارعب بادشاہ کے سامنے بھی وہ حق بات کہنے میں ذرا نہ دبے ، اور صاف کہدیا کہ تیرے دروازہ پر کھلم کھلا ظلم کی گرم بازاری ہے ۔ (تذکرہ جلد ۱ ص۱۸۰)

ابونعیم کا بیان ہے کہ جس سال خلیفہ منصور نے حج کیا ہے ، اسی سال مجھکو بھی یہ سعادت نصیب ہوئی تھی ، یہ میرے سامنے کا واقعہ ہے کہ منصور جب مکہ معظمہ پہونچا تو اس نے ابن ابی ذئب کو بلا بھیجا ، جب وہ آئے تو دارالندوہ میں انکو اپنے ساتھ بٹھا کر پوچھا کہ حسن بن زید (علوی جو منصور کیطرف سے مدینہ کے قاضی تھے ، مگر منصور کی بات پر ان سے برہم ہوگیا تھا اور قضا سے برطرف کرکے انکو جیلخانہ بھجوادیا تھا ۔) کی نسبت تمہارا کیا خیال ہے ۔؟

ابن ابی ذئب نے کہا وہ انصاف شعار اور عدل گستر تھے ، منصور نے کہا اور میری نسبت کیا رائے ہے ؟ ابن ابی ذئب نے پہلے سکوت کیا لیکن منصور نے بار بار پوچھا تو ابن ابی ذئب نے خانہ کعبہ کیطرف اشارہ کرکے صاف فرمایا ، کہ اس گھر کے مالک کی قسم کہ تو بے انصاف و ناحق پرست ہے ۔

منصور کے دربان ربیع نے یہ تلخ اور بے باکانہ جواب سنکر ابن ابی ذئب کی ڈاڑھی پکڑلی مگر منصور نے اسکو ڈانٹا کہ حرامزادے چھوڑ دے ۔

ابن ابی ذئب منصور کے بیٹے مہدی کے عہد حکومت میں بھی زندہ تھے ، چنانچہ جسوقت مہدی نے حج کیا اور حج سے فارغ ہوکر روضہ اطہر کی زیارت کے لئے مسجد نبوی میں حاضری دی تو مسجد میں کوئی ایسا نہ تھا جو اسکو دیکھ کر تعظیماً کھڑا نہ ہوگیا ہو ۔ صرف ایک ابن ابی ذئب تھے جنہوں نے اپنی جگہ سے جنبش بھی نہ کی ، کسی نے کہا کہ حضرت

کھڑے ہو جائیے۔ یہ امیر المومنین ہیں، تو برجستہ فرمایا، انما یقوم الناس لرب العالمین۔ کہ میاں رب العالمین کے لئے لوگ کھڑے ہوا کرتے ہیں۔

مہدی یہ جواب سنکر کانپ گیا، اور اسنے ڈانٹا کہ انکو نہ چھیڑو، میرے بدن کا ایک ایک رونگٹا کھڑا ہو گیا۔ (تذکرہ جلد ۱ ص ۱۲۱)

(۵) یزید بن حبیب مصری ایک دفعہ بیمار ہوئے تو مصر کا حاکم خود ان کی عیادت کو آیا باتوں باتوں میں اس نے یہ مسئلہ پوچھ لیا، کہ کپڑے میں چھپر یا طحل کا خون لگا ہو تو اس سے نماز ہوگی یا نہیں، یزید نے یہ سنکر اسکی طرف سے منہ پھیر لیا۔ اور کچھ جواب نہ دیا جب اٹھکر وہ جانے لگا تو یزید نے اس کی طرف دیکھکر کہا کہ روزانہ کتنی مخلوق خدا کا خون بہاتے ہو تو کچھ نہیں اور طحل یا چھپر کے خون کا مسئلہ دریافت کرنے آئے ہو۔ (تذکرہ جلد ۱ ص ۱۲۲)

(۶) امام ثوری، مہدی کے دربار میں گئے تو اس سے کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ حضرت عمرؓ نے اپنے سفر حج میں صرف بارہ اشرفیاں خرچ کی تھیں، مہدی نے سنا تو اسکو غصہ آگیا اور گرم ہو کر بولا، تم چاہتے ہو کہ میں بھی تمہاری سی حالت میں ہو جاؤں، سفیان نے نہایت ہی بے باکی سے کہا، کہ اگر میری سی حالت میں ہونا گوارا نہ ہو تو جس حالت میں تم ہو اس میں بھی نہ ہونا چاہیئے۔ (تذکرہ جلد ۱ ص ۱۶۲)

(۷) خلیفہ منصور نے کوچلا تو سولی دینے والوں کو حکم دیدیا کہ سفیان جہاں ملجائیں انکو دار پر چڑھا دو۔ لیکن خدا کی شان کہ ملک پہونچنے سے پہلے ہی منصور کا انتقال ہو گیا، اور سفیان کو سولی دینے کا منصوبہ خاک میں ملگیا، (تہذیب ص ۱۱۴)

(۸) مہدی اور سفیان کی تیز تیز گفتگو اوپر آپ پڑھ چکے ہیں، آخر میں سفیان اور مہدی کی آپس میں کشیدگی اتنی بڑھ گئی تھی کہ سفیان کو بصرہ میں روپوش ہونا پڑا اور اسی حالت میں ان کی وفات بھی ہو گئی۔

(۹) محدثین میں کتنے حضرات ایسے ہیں جن سے بادشاہوں نے یہ خواہش کی کہ دولتکدۂ شاہی پر حاضر ہو کر شاہزادوں کو حدیث سنا جائیں لیکن انہوں نے صاف انکار کر دیا، اور نہایت بے پروائی سے انکی یہ خواہش ٹھکرا دی، بلکہ ایسا بھی ہوا ہے کہ کسی حاکم نے کسی محدث کو مسئلہ پوچھنے کیلئے بارگاہ میں بلایا تو انہوں نے کہلا بھیجا کہ تم خود آؤ۔ چنانچہ ذبان بن عبدالعزیز (مصر کے گورنر کے لڑکے) نے یزید بن ابی حبیب مصری کے پاس پیادہ بھیجکر کہلایا کہ مجھکو ایک مسئلہ پوچھنا ہے، ذرا دیر کے لئے تشریف لائیے، تو انہوں نے کہلا بھیجا کہ تم خود آکر پوچھ جاؤ تمہارا میرے پاس آنا تمہارے حق میں خوبی و زیبائش ہے اور میرا آنا تمہارے لئے عیب و بدنمائی ہے۔ (تذکرہ جلد ۱ ص ۱۲۲)

(۱۰) مہدی جسوقت مدینہ منورہ میں حاضر ہوا تو اس نے امام مالک کے پاس دو یا تین ہزار اشرفیاں بھجوائیں جب مہدی مدینہ سے رخصت ہونے لگا تو ربیع امام مالک کے پاس آیا اور کہا کہ امیر المومنین چاہتے ہیں کہ آپ بغداد تک ان کے ہمرکاب تشریف لیچلیں۔ امام مالک نے جواب دیا کہ سرکار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مدینہ کے باشندوں کے لئے مدینہ ہی بہتر ہے اگر وہ تمہیں اور اگر اشرفیوں کا خیال ہو تو وہ ابتک جیسی کی تیسی رکھی ہوئی ہیں۔ (تذکرہ جلد ص ۱۹۶)

(۱۱) مہدی کا بیٹا خلیفہ ہارون رشید خود امام مالک کے گھر پر حاضر ہوا شاہزادے بھی ساتھ تھے، امام سے درخواست کی کہ میرے لڑکوں کو اپنی کتاب موطا اپنی زبان سے سنا دیجئے، امام نے صاف انکار کر دیا، اور فرمایا کہ میں نے ایک مدت سے کسی کو پڑھ کر نہیں سنایا ہے، لوگ خود پڑھکر مجھے سناتے ہیں۔ ہارون نے کہا اچھا اور لوگوں کو بٹھا کر تخلیہ کرا دیجئے تو میں خود پڑھ کر آپکو سناؤں امام نے فرمایا کہ جب کسی خاص شخص کیوجہ سے عام لوگوں کو علم سے محروم رکھا جاتا ہے تو خاص کو بھی کوئی نفع نہیں پہونچتا۔ اسکے بعد امام نے معن بن عیسیٰ کو حکم دیا کہ تم پڑھو اور بادشاہ مع شاہزادوں کے سنے۔ (تذکرہ جلد ۱ ص۱۹۰)

(۱۲) ہارون رشید بغداد سے حج کے لئے روانہ ہوا تو کوفہ میں پہونچکر عبداللہ بن ادریس اور عیسیٰ بن یونس کے پاس آدمی بھیجے کہ ہمارے پاس آکر حدیثیں بیان کر جائیں، دونوں نے آنے سے انکار کر دیا مجبوراً امین و مامون دونوں شاہزادے ابن ادریس کے پاس خود گئے اور ان سے حدیث بیان کرنے کی درخواست کی ابن ادریس نے قبول فرمالیا اور سو حدیثیں انکو سنائیں جب بیان کر چکے تو ماموں نے عرض کیا کہ چچا! اجازت ہو تو میں اپنی یاد سے آپ کے سامنے ابھی ان حدیثوں کو دہرا دوں، ابن ادریس نے اجازت دی اور ماموں نے سب حدیثیں سنا دیں۔ ابن ادریس کو مامون کے حافظہ پر بڑا تعجب ہوا، یہاں سے اٹھ کر دونوں شاہزادے عیسیٰ بن یونس کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے حدیث سنانے کی درخواست کی انہوں نے بھی منظور کر لیا اور حدیثیں سنائیں اس کے بعد مامون نے دس ہزار اشرفیاں (یا درم) نذرانہ کے طور پر پیش کئے مگر ابن یونس نے قبول نہ کیا اور فرمایا کہ ایک چلو پانی تک تو تمہارا پی نہیں سکتا۔ (تذکرہ جلد ۱ ص۳۵۹)

(۱۳) محدثین کو بادشاہوں کے تقرب سے اتنی نفرت تھی کہ ابن ادریس کے نام ہارون الرشید کا ایک فرمان آیا، ابھی اتنا ہی پڑھا گیا تھا کہ خدا کے بندہ ہارون کیطرف سے عبداللہ ابن ادریس کے نام، کہ ابن ادریس نے ایک چیخ ماری اور بیہوش ہو گئے اور ظہر کے بعد سے مغرب کے وقت تک بے ہوش رہے مغرب سے ذرا پہلے پانی کا چھینٹا دیا گیا۔ تو ہوش آیا ہوش میں آنے کے بعد فرمایا کہ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہارون بھی مجھے جانتے اگا خدا جانے مجھ سے کونسا گناہ صادر ہوا۔ کہ اس نے میرے پاس خط لکھا۔ (تذکرہ جلد ۱ ص۲۶۱)

(۱۴) وکیع کا بیان ہے کہ ایک دفعہ ہارون کا ارادہ ہوا کہ ابن ادریس کو قاضی مقرر کرے، مگر انہوں نے سختی سے انکار کر دیا، ہارون نے ان کو بلا کر اسکے لئے ان سے گفتگو کی، تو انہوں نے کہدیا کہ میں اس کام کے لائق نہیں ہوں ہارون نے خفا ہو کر کہا کہ میں نے تمہاری صورت نہ دیکھی ہوتی تو اچھا ہوتا، ابن ادریس نے کہا کہ میری بھی یہی تمنا تھی کہ تمہاری صورت نہ دیکھتا، یہ کہا اور دربار سے اٹھکر چلے آئے۔ (تذکرہ، عفافا ص۲۶۱)

حضرات محدثین کی جرأت حق گوئی اور امراء و حکام کی شوکت و صولت سے مرعوب نہ ہونے کے واقعات کا اگر استقصار کیا جائے تو اسکے لئے ایک دفتر درکار ہے، یہ چند واقعات بر سبیل تمثیل آپکے سامنے پیش کئے گئے جو حق گو کے اس خیال باطل کے کہ محدثین، زاہد، شیخ، حکام کے حضرات کی آمادگی، ہوا خواہی و منشور اکر دینے کے لئے کافی ہو زیادہ ہیں

نقد و تبصرہ

معارف قرآنیہ (حصہ اول) مصنفہ مولانا مشتاق احمد صاحب افغان۔ صفحات (۲۸۰) تقطیع ۱۷×۲۷/۴ کاغذ، کتابت و طباعت متوسط قیمت علاوہ محصول ڈاک ایک روپیہ۔ ملنے کا پتہ:۔ دفتر جماعت المسلمین۔ لیہ۔ ضلع مظفر گڑھ (پنجاب)

یہ کتاب جیسا کہ فاضل مصنف نے خود ظاہر کیا ہے معارف قرآنیہ کے سلسلہ میں انکی طویل محنت کے نچوڑ کا ایک نمونہ ہے جس میں انکے جمع کردہ ذخیرہ کے بیشمار ردیفوار عنوانات میں سے چند کا انتخاب کرکے انہیں درج کیا گیا ہے۔ اس حصہ کے اہم عنوانات میں سے چند یہ ہیں۔ امام۔ بیعت۔ بشریت انبیاء۔ توبہ۔ جہاد ختم نبوت۔ شہادت۔ شرک۔ صراط مستقیم۔ معروف و منکر۔ مغفرۃ۔ غضب۔ یہ اور انکے علاوہ دوسرے تمام عنوانات جو اس کتاب میں ہیں سب کے متعلق آج کل کے مسلمانوں کا عام عقیدہ اور خیال واضح کرکے انکی غلطیوں کو قرآن حکیم کی تعلیمات سے واضح کیا گیا ہے اور صحیح عقیدہ کو پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اسمیں شک نہیں کہ بعض مباحث میں حدود احتیاط سے تجاوز بھی کیا گیا ہے۔ لیکن بحیثیت مجموعی اس کتاب کے مضامین مفید ہیں اور اس کا مطالعہ بہت سے غلط عقیدوں کی اصلاح کا سبب بن سکتا ہے۔ کتاب کی زبان سہل اور دلنشین اور ترتیب پسندیدہ ہے۔

خدا کی باتیں مترجمہ حضرت مولانا حافظ احمد سعید دہلوی۔ صفحات ۲۹۰ تقطیع ۱۸×۲۶/۴ کاغذ کتابت و طباعت عمدہ قیمت دو روپے (عہ) ملنے کا پتہ:۔ دینی بکڈپو۔ اردو بازار۔ جامع مسجد دہلی۔

یہ مجموعہ دراصل احادیث قدسیہ کا ترجمہ ہے۔ جسے مولانائے ممدوح نے اپنے مخصوص شیریں انداز میں اردو کا جامہ پہنایا ہے۔ اس کتاب میں بہت سے ضروری عنوانات مثل توحید۔ شرک و الحاد، تقدیر، ذکر الٰہی تلاوت قرآن پاک کی فضیلت، مساجد، اذان، نماز وغیرہ وغیرہ کے ماتحت حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو جمع کر دیا گیا ہے۔

یہ کتاب بھی مولانائے ممدوح کی دوسری تالیفات، جنت کی کنجی اور دوزخ کا کھٹکا وغیرہ کی طرح مسلمانوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ ہم مسلمانوں سے امید رکھتے ہیں کہ وہ اس کتاب کو حاصل کرنے اور اسکا مطالعہ کرنے کی کوشش کریں گے۔

تاریخ القرآن مصنفہ مولانا عبدالصمد صاحب صارم (فاضل دیوبند و فاضل ازہر) صفحات (۲۳۸) تقطیع ۲۰×۲۶/۲ کاغذ، کتابت و طباعت عمدہ۔ ملنے کا پتہ:۔ ندوۃ المصنفین۔ قرول باغ نئی دہلی۔ یا۔ مولانا

قاضی ظہور الحسن بر مکان مولوی فیض الدین ایڈووکیٹ۔ عابد روڈ۔ حیدرآباد دکن۔

فاضل مصنف کی بہت سی مفید تصانیف اس سے قبل بھی شائع ہو کر حسن قبول کی سند حاصل کر چکی ہیں لیکن ان کی زیر نظر تصنیف اپنی اہمیت اور قرآن حکیم کے متعلق بہترین معلومات کے اعتبار سے تمام سابقہ تصانیف سے گوئے سبقت لیگئی ہے۔ "تاریخ القرآن" حقیقتاً قرآن مجید کی ایک مکمل اور مدلل تاریخ ہے جسمیں نزول وحی۔ کتابت قرآن، جمع و ترتیب قرآن۔ علوم قرآن، تفاسیر قرآن، تواتر اور ربط آیات وغیرہ اہم مباحث کے متعلق سلیس زبان اور دلنشین پیرایہ میں افراط و تفریط سے بچکر صحیح اور مسلمہ روایات کی روشنی میں بحث کیگئی ہے، یہ ایک حقیقت ہے کہ "تاریخ القرآن" موجودہ دور کے رجحانات اور ضروریات کو بڑی حد تک پورا کر دیتی ہے۔ اس کتاب کا مطالعہ یقیناً قرآن مجید سے مناسبت اور تعلق میں اضافہ کا موجب ہوگا۔

حکومت الٰہی مؤلفہ مفکر اسلام علامہ ابوالمحاسن محمد سجاد رحمۃ اللہ علیہ صفحات ۳۶ تقطیع ۲۰×۲۶/۱۶ کاغذ، کتابت و طباعت متوسط۔ قیمت معلوم نہیں، اندازاً بارہ آنہ (۱۲ر) ہوگی۔

ملنے کا پتہ:۔ (۱) مکتبہ سیفیہ مونگیر۔ (۲) کتب خانہ فخریہ مرادآباد۔

یہ کتاب دراصل حکومت الٰہیہ کے اس عظیم الشان نظام کی تمہید ہے جو مفکر اسلام حضرت مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد رح نائب امیر شریعت بہار مرتب فرما رہے تھے، اور جس کا تقریباً مکمل مواد مرحوم جمع فرما چکے تھے لیکن اس کی ترتیب و تبویب سے قبل ہی انہیں داعی اجل کو لبیک کہنا پڑا۔

ہندوستان کے تعلیمیافتہ مسلمانوں میں شاید ہی کوئی ایسا ہو جو اس کو نہ جانتا ہو کہ مولانا رح کی زندگی کا واحد نصب العین "حکومت الٰہیہ" کے قیام کے سوا اور کچھ نہ تھا، چنانچہ انہوں نے اپنی پوری زندگی اسی مقصد کے حصول کی جدوجہد میں صرف فرمادی۔

مولانا سید منت اللہ رحمانی (فاضل دیوبند) ایم۔ ایل۔ اے، تمام صحیح العقیدہ مسلمانوں کیطرف سے شکریہ کے مستحق ہیں کہ انہوں نے مولانا مرحوم کے ان نادر جواہر پاروں کو شائع فرما کر مسلمانوں کے ہاتھوں تک پہونچا دیا۔ کتاب کے شروع میں تقریباً ۱۰ صفحات پر حضرت مولانا ابوالقاسم حفظ الرحمن (فاضل دیوبند) کا لکھا ہوا ایک عالمانہ مقدمہ ہے، پھر وہ مباحث ہیں جنہیں مصنف علام رح نے "حکومت الٰہیہ" کے قیام کی ضرورت کو ثابت فرمایا ہے۔

کہنے کو تو یہ "حکومت الٰہیہ کے مکمل نظام" کی تمہید یا دیباچہ ہے۔ لیکن حکومت الٰہیہ کا نظام پیش کرنے سے قبل جن اہم مضامین کا پیش کر دینا ضروری تھا اس کتاب میں اُن سب پر سیر حاصل بحث کیگئی ہے اور اس اعتبار سے یہ بجائے خود ایک مستقل تصنیف ہوگئی ہے، جو حسب ذیل عنوانات پر مشتمل ہے جامعیت

نظام کی ضرورت ۔ مالی حاجت اور اس کا تحفظ۔ تحفظ نسل، حفظ ناموس و عزت، حفظ جان۔ جماعتی نظام اور انسانی حکومت، شخصی حکومت۔ جمہوری حکومت، انسانی حکومت کی ناکامی کے اسباب و نتائج، قانون سازی کے لوازم ۔ واضع قانون کا تعین اور اس کی صفات ۔ واضع قانون کے کمالات کا استحضار قوانین خالق کے علم کا طریقہ ۔ انسانیت کی فلاح کا ذریعہ صرف حکومت الٰہی ہے ۔ اجتماعی نظام حکومت کی خصوصیات یہ اور انکے علاوہ دوسرے قیمتی عنوانات پر اس کتاب میں بحثیں کی گئی ہیں ان کا اندازہ کچھ وہ حضرات ہی کر سکتے ہیں جنہیں علامہ مرحوم کے تبحر علمی کے مطالعہ کا موقع ملا ہو ۔

حکومت الٰہی وقت کی سب سے اہم ضرورت میں ہماری رہنمائی کرتی ہے ۔ اور اس کا مطالعہ ہر مسلمان ہی کے لئے نہیں بلکہ انسانیت کے ہر خادم اور خیر خواہ کے لئے از بس ضروری ہے ۔

ہمیں امید ہے کہ مولانا منت اللہ رحمانی مکمل نظام حکومت الٰہی کو مرحوم کے جمع کئے ہوئے مواد سے حسب وعدہ مرتب فرما کر جلد شائع کرنے کی کوشش فرمائیں گے، تاکہ بہت سے مخلص مسلمان انتشار خیالی سے نجات حاصل کر کے اطمینان حاصل کر سکیں ۔

انسان کا معاشی مسئلہ اور اسکا اسلامی حل از مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی ۔ صفحات (۳۲) تقطیع ۱۸×۲۲ کاغذ، کتابت و طباعت اچھی قیمت چار آنہ (۴ر)

ملنے کا پتہ: معتمد نشر و اشاعت انجمن اسلامی تاریخ و تمدن مسلم یونیورسٹی علیگڈھ ۔

یہ مولانا مودودی کا وہ مقالہ ہے جو موصوف نے انجمن اسلامی تاریخ و تمدن مسلم یونیورسٹی علیگڈھ کے اسلامی ہفتہ کے پانچویں اجتماع میں پڑھا تھا ۔ اس مقالہ میں موصوف نے معاشی مسئلہ کی اہمیت کے اسباب اور موجودہ معاشی مشکلات کی وجوہ پر اپنے خاص انداز میں کلام کرنے کے بعد اسلام کے معاشی نظریہ کو پیش کر کے اسکے مطابق فطرت ہونے کو ثابت کیا ہے، اور آخر میں یہ بتایا ہے کہ انسان کے معاشی مسئلہ کا حل اگر کہیں مل سکتا ہے تو صرف تعلیمات اسلام میں، لیکن اس کی کامیابی اسی وقت ممکن ہے جبکہ اسے اسلام کے پورے اعتقادی، اخلاقی اور تمدنی مجموعہ کے ساتھ ساتھ بروئے کار لایا جائے ۔

معاشیات کے طالب علم کو چاہیئے کہ وہ اس مقالہ کا اور اسیکے ساتھ ملک کے مشہور و مقبول عالم حضرت مولانا حفظ الرحمٰن رکن ندوۃ المصنفین دہلی کی معرکۃ الآراء تصنیف "اسلام کا اقتصادی نظام" کا مطالعہ ضرور کرے ۔

کلمۂ طیبہ از مولانا قاری محمد طاہر قاسمی ۔ صفحات (۲۰) تقطیع ۱۸×۲۲ کاغذ، کتابت و طباعت عمدہ قیمت صرف تین آنہ (۳ر) ملنے کا پتہ مندرجہ بالا ۔ انجمن اسلامی تاریخ و تمدن مسلم یونیورسٹی ۔ یہ مقالہ

مولانا موصوف سے لکھوا کر شائع کیا ہے، اس مقالہ میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ کلمۂ طیبہ نظام الوہیت و رسالت کا یا بالفاظ دیگر یوں کہہ سکتے ہیں کہ پوری تعلیمات اسلام کا مرکزی نقطہ ہے، جس کا اقرار کئے بغیر کوئی انسان دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اور جس کے اقرار پر ابدی نجات کا حصول موقوف ہے۔

ہمارے خیال میں اس مقالہ کا مطالعہ ہر انسان کے لئے اور خصوصاً ان مسلمانوں کے لئے بہت زیادہ مفید ہوگا، جو اسلامی کلمہ "لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ" کو اس کے اصل مقام پر قائم رکھنا اتنا زیادہ ضروری خیال نہیں کرتے جتنا ضروری کہ وہ ہے۔

تعلیم جدید۔ مصنفہ جناب محمد صدیق میمن۔ صفحات (۴۰) تقطیع ۲۰×۲۶/۱۶ کاغذ، کتابت وطباعت متوسط قیمت تین آنہ (۳ر) ملنے کا پتہ مندرجہ بالا۔

یہ مقالہ محمد صدیق صاحب میمن نے بمبئی کی کسی مجلس میں پڑھا تھا، اس مقالہ کا ماحصل یہ ہے کہ زندگی کے مختلف دنیاوی اور عمرانی گوشوں کو ترقی دینے اور سنوارنے کے لئے جس حد تک علوم جدیدہ کا حاصل کرنا ضروری ہے انہیں بلاشبہ حاصل کرنا چاہیئے، لیکن ترقی کی اس تگ ودو میں خالق کے ساتھ مخلوق کا جو حقیقی تعلق ہے اس کا خیال رکھا جائے کہ وہ منقطع نہ ہونے پائے، اس میں کسی قسم کا اضمحلال پیدا ہو۔ انہیں اپنی ترقیات کی بنیاد خدا پرستی اور تہذیب اسلامی پر رکھنی چاہیئے۔ ہمارے خیال میں یہ مقالہ نہایت مفید ہے، خصوصاً مغربی تہذیب سے متاثر حضرات اس مقالہ کا مطالعہ ضرور فرمائیں۔

اہل دل کی دل آویز باتیں:۔ دو حصے۔ مؤلفہ ابوالمآثر مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی (فاضل دیوبند) حصہ اول (۳۲) صفحات حصہ دوم (۳۲) صفحات تقطیع ۲۰×۳۰/۱۶ کاغذ، کتابت وطباعت عمدہ قیمت فی حصہ ۲ر

ملنے کا پتہ۔ مولانا محمد ایوب اعظمی ناظم مفتاح العلوم۔ جامع مسجد شاہی مئو ضلع اعظم گڈھ

ہر دو حصے بزرگان دین رحمہم اللہ کے نہایت سبق آموز ملفوظات اور واقعات پر مشتمل ہیں اصلاح نفس کے لئے اس قسم کی کتابوں کا مطالعہ ازبس مفید ہوگا۔ مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے کہ انہوں نے صاف ستھری زبان میں بہت سی کارآمد باتیں جمع فرمادیں۔

ارمغان حرمین:۔ مؤلفہ مولانا محمد اصغر حسین (فاضل دیوبند) پرنسپل مدرسہ اسلامیہ شمس الہدیٰ پٹنہ صفحات ۱۰۵ تقطیع ۲۰×۳۰/۱۶ کاغذ معمولی، کتابت وطباعت عمدہ قیمت صرف چار آنہ (۴ر)

مندرجہ بالا پتہ پر فاضل مؤلف سے مل سکتی ہے۔

اس رسالہ میں مولانائے ممدوح نے اپنے سفر حج کے واقعات کو سفرنامہ کی صورت میں قلمبند فرمایا ہے یہ واقعات اپنے اندر ایک خاص جاذبیت اور کشش رکھتے ہیں ہندوستان سے روانہ ہو کر مکہ معظمہ ہوتے ہوئے مدینہ طیبہ

تک پہونچنے اور پھر واپس ہندوستان آنے تک کے جملہ واقعات میں تسلسل اور ترتیب کا پورا خیال رکھا گیا ہے اور ساتھ ہی مناسک حج کو بھی تفصیل سے بیان کرکے تمام ضروری دعائیں اپنے اپنے موقع پر درج کردی گئی ہیں۔ حجاج کے لئے یہ رسالہ ایک اچھے رہنما کا کام دے گا۔

قرآنی نصاب کے چار رسالے:۔ مؤلفہ مولانا مشتاق احمد چرتھاولی۔ کاغذ، کتابت وطباعت عمدہ پہلا رسالہ (تلاوت آسان) ۳۲ صفحات قیمت ایک آنہ (۱ر) دوسرا رسالہ (اردو قاعدہ) ۴۸ صفحات قیمت (۱ر) تیسرا رسالہ (نماز آسان) ۴۰ صفحات قیمت ۱ر چوتھا رسالہ (روزہ آسان) ۳۲ صفحات قیمت ۱ر تقطیع ان چاروں رسالوں کی $\frac{۲۰\times۳۰}{۱۶}$ ہے۔ ملنے کا پتہ۔ کتبخانہ اشاعت الادب دیوبند ضلع سہارنپور۔

مولانا مشتاق احمد صاحب چرتھاولی بچوں کے لئے نصاب تعلیم کی ترتیب کا جو خصوصی ملکہ رکھتے ہیں وہ محتاج تعارف نہیں ہے، آپ کا مرتب کیا ہوا نصاب تعلیم عربی اور فارسی زبان میں خصوصیت کے ساتھ حسن قبول حاصل کرچکا ہے، اور ہندوستان کے بہت سے مدارس میں پڑھایا جارہا ہے۔

اب آپ نے مندرجہ بالا چار رسالوں کا ایک سٹ مرتب فرماکر شائع کیا ہے، جنکی غرض یہ ہے کہ بچہ قرآن مجید پڑھنے کے زمانہ ہی میں اردو بھی باسانی پڑھنے پر قادر ہوجائے اور نماز روزہ کے طریقے اور مسائل محفوظ ہونے کے ساتھ ہی اس میں خود بخود نماز روزہ کا شوق بھی پیدا ہوجائے۔ ان رسائل کی ترتیب نہایت دلنشین ہے اور ہمارے خیال میں مسلمان بچوں کے لئے ازبس مفید ہیں، ہم مکتبوں کے اساتذہ کو مشورہ دینگے کہ وہ اس سلسلہ کو اپنے یہاں ضرور جاری فرمائیں۔

نصیحۃ المخلصین مرتبہ حضرت مولانا سید اصغر حسین دیوبندی استاد حدیث دارالعلوم دامت فیوضہم تین پیسہ کا ٹکٹ محصولڈاک کے لئے بھیجکر حسب ذیل پتہ سے مفت طلب کیا جاسکتا ہے:۔ شعبہ تبلیغ اسلام۔ جامعہ حسینیہ۔ راندیر ضلع سورت۔

اس مختصر رسالہ میں حضرت ممدوح نے پنجگانہ نمازوں کے بعد اور دیگر اوقات میں پڑھنے کے لئے ایسے مختصر وظائف اور دعائیں جمع فرمادی ہیں جن کا ثبوت مستند کتب حدیث سے ملتا ہے، اور جن کو معمول بنانا یقیناً موجب خیر و برکت ہوسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت مؤلف دامت برکاتہم کو جزائے خیر عطا فرمائے، اور مسلمانوں کو اس رسالہ سے استفادہ کی توفیق بخشے۔

نقشۂ جنگ:۔ مرتبہ جناب قمر الدین گنگوہی۔ سائز ۴۱×۴۰ قیمت فی نقشہ مع محصولڈاک ۱ر۔ ملنے کا پتہ زمزم بک ایجنسی، موہن روڈ۔ لاہور۔ یہ نقشہ موجودہ جنگ کے اکثر علاقوں کو واضح کرتا ہے، اسکے ساتھ ایک نقشہ کے ذریعہ دنیا کے مختلف حصوں کی گھڑیوں کا فرق بھی واضح کیا گیا ہے، نیز اور بھی بہت سی مفید معلومات نقشہ میں جمع کردی گئی ہیں، غرضکہ یہ ایک دلچسپ اور کارآمد نقشہ ہے۔ ..... (ع۔ و)

غنچہ

تفریح کا ساماں ہی، تعلیم کا ساماں ہے
بچوں کیلئے "غنچہ" اک علمی گلستاں ہے

اگر آپ اپنے بچوں کے فرصت کے اوقات کو مفید اور دلچسپ بنانا چاہتے ہیں تو آج ہی سے ہفتہ وار "غنچہ" کی سرپرستی قبول فرمائیے۔ "غنچہ" کے علمی، مذہبی، اخلاقی اور تاریخی کہانیوں، نظموں، مضمونوں، اور دلچسپ مشغلوں میں بچوں کی دلچسپی اور ان کی فطرت کا پورا پورا لحاظ رکھا جاتا ہے۔

ماہرین تعلیم و تربیت کی رائے ہے کہ "غنچہ بچوں کا بہترین استاد اور دلچسپ ساتھی ہے"

سالانہ قیمت تین روپیے (۳ے)

منیجر غنچہ بجنور (یو۔پی)

اکسیر ذہب یعنی **سونے کی روح**

اعضاء رئیسہ دل دماغ وغیرہ جن پر انسان کی حیات و قوت کا مدار ہے یہ دوا اُن کی تقویت کیلئے اکسیر ثابت ہوئی ہے۔ بڑے بڑے لوگوں کے سارٹیفکٹ اسکے نہایت نافع ہونیکے متعلق موجود ہیں، اس کا چند روز استعمال ایک حیرت انگیز فرحت و انبساط اور نئی امنگیں پیدا کر دیتا ہے۔ مقوی ادویہ اکثر قابض ہوتی ہیں یہ اس عیب سے بھی پاک ہے۔ بیس خوراک کی قیمت صرف پانچ روپیہ (۵ھ) چھ آنے علاوہ محصول ڈاک

ترکیب کا پرچہ — پتہ: انڈو امریکن کیمیکل ورکس۔ محلہ بڑے بھائیان پوسٹ بند ضلع سہارنپور — ہمراہ دوا ہوگا۔

مسئلہ وحی پر پہلی محققانہ کتاب

"وحی الٰہی"

"وحی الٰہی" ہماری زبان میں پہلی بے مثل محققانہ کتاب ہے جس میں اس مسئلہ کے تمام گوشوں پر ایسے مفید اور دل پذیر دلکش انداز میں بحث کی گئی ہے کہ وحی اور اس کی صداقت کا ایمان افروز نقشہ آنکھوں کو روشن کرتا ہوا دل میں سما جاتا ہے۔ اس کتاب میں وحی کی لغوی اور شرعی حقیقت وحی کے اقسام وحی سے متعلقہ مباحث مثلاً صفات الٰہی خصوصاً صفت کلام ملکۂ نبوت اور استعداد وحی۔ وحی اولاً کس طرح نازل ہوئی اور آخر تک کن کن طریقوں سے نازل ہوتی رہی۔ قرآن نے اپنے وحی ہونے کے کیا کیا دلائل بیان کئے۔ وحی کی حقیقت جدید فلاسفہ مغرب کے نزدیک۔ ان سب عنوانوں پر تفصیل سے کلام کیا گیا ہے۔

کتاب کے آخری باب میں اعجاز قرآن پر بالکل جدید طرز سے گفتگو کی گئی ہے جس میں وجوہ اعجاز کی تنقیح کرکے ہر وجہ اعجاز پر بصیرت کی پوری روشنی ڈالی گئی ہے۔ وحی الٰہی کے سلسلہ میں جس قدر عقلی اور نقلی شکوک و شبہات کئے گئے ہیں اس کتاب کے مطالعہ کے بعد ان کا کلی طور پر ازالہ ہو سکتا ہے۔ اور طالب حق کے لئے ہدایت کی راہیں کھل جاتی ہیں۔ ترتیب کی دل نشینی اور انداز بیان کی شگفتگی کے لئے مولانا سید احمد ایم۔ اے مدیر برہان کا نام نامی کافی ہے۔ جدید تعلیم یافتہ اصحاب اس کتاب کا خاص طور پر مطالعہ فرمائیں۔ وحی جیسے نازک اور الجھے ہوئے مسئلہ کا حل اس سے بہتر انہیں کہیں نہیں ملے گا۔

کتابت طباعت نہایت اعلیٰ
قیمت غیر مجلد ۱۲ عہ
" مجلد ۱۶ عہ

ملنے کا پتہ } منیجر ندوۃ المصنفین قرول باغ نئی دہلی

چندہ دوامی بہی خواہان

بذریعہ شعبۂ تنظیم وترقی

موصولہ ماہ ذی الحجہ ۱۳۶۰ھ

یعنی ان حضرات کے عطیات جو حلقہ بہی خواہان دارالعلوم دیوبند کے قرطاس رکنیت کی باقاعدہ خانہ پُری کرکے مستقل امداد فرماتے ہیں۔

نمبر شمار	نمبر رسید تحکیمہ	اسمائے گرامی عطاکنندگان	رقم	مد
	۱۱۷۹۱	مولانا عبدالحق صاحب بانی قصبہ نصیرپور ضلع حیدرآباد سندھ	۵	دوامی بہی خواہان
	۱۱۷۹۲	مولانا میاں احمد صاحب " "	۶	"
	۱۱۷۹۳	مولوی عبدالحق صاحب بھنڈہ "	۵	"
	۱۱۷۹۴	فقیر محمد صادق صاحب " "	۶	"
	۱۱۷۹۵	مولوی محمد عالم صاحب " "	۶	"
	۱۱۷۹۶	حافظ محمد عمر صاحب مہتمم مدرسہ مدنیۃ العلوم " "	۱۰	"
	۱۱۷۹۷	فقیر محمد ابراہیم صاحب " "	۱۰	"
	۱۱۷۹۸	حاجی محمد عباس صاحب " "	۱۰	"
	۱۱۷۹۹	مولوی میاں احمد صاحب مدرس " "	۱۰	"
	۱۱۸۰۰	مولوی سیف اللہ صاحب گل محمد الہ پوٹہ "	۵	"
	۱۱۸۰۱	محمد عمر صاحب کمٹی بھنڈہ "	۱۰	"
	۱۱۸۰۲	میاں عبدالرحمن صاحب " "	۱۰	"
	۱۱۸۰۳	پیر تاج محمد صاحب قریشی کمارو شریف "	۵	"
	۱۱۸۰۴	مولانا حکیم محمد صالح صاحب میرپور خاص "	۵	وظیفہ زکوٰۃ
	۱۱۸۰۵	عبدالرحمن صاحب " "	۲	"
	۱۱۸۰۶	محترمہ اہلیہ حکیم محمد صالح صاحب " "	۲	"
	۱۱۸۰۷	میاں دُرمحمد صاحب پوسٹ آفس " "	۶	"
	۱۱۸۰۸	حاجی ریاض الدین صاحب ہیڈ مدرس غازی آباد	۱۰	دوامی بہی خواہان
	۱۱۸۰۹	فتح احسان علی صاحب "	۱۰	"
	۱۱۸۱۰	عبدالرشید صاحب ٹیلر ماسٹر بزازہ میرٹھ شہر	۸	"
	۱۱۸۱۱	حاجی عبدالرحیم صاحب جراح غازی آباد	۸	"
	۱۱۸۱۲	حاجی سراج احمد خانصاحب	۸	"

نمبر شمار	نمبر رسید تحکیمہ	اسمائے گرامی عطاکنندگان	رقم	مد
۲۳	۱۱۹۷۴	منشی عبدالحکیم صاحب خیرنگر دروازہ میرٹھ	۱۰	دوامی بہی خواہان
۲۴	۱۱۹۷۵	شفیق الاسلام صاحب خیاط " "	۴	"
۲۵	۱۱۹۷۶	محمد زکریا صاحب دوکاندار "	۴	"
۲۶	۱۱۹۷۷	جلال الدین صاحب بازار بزازہ "	۴	"
۲۷	۱۱۹۷۸	چودھری امداد خانصاحب موضع میدپور "	۶	"
۲۸	۱۱۹۷۹	حافظ محمد اسمٰعیل صاحب امام مسجد " "	۸	"
۲۹	۱۱۹۸۰	منشی جمعہ بخش صاحب مدرسہ امدادیہ "	۱۰	"
۳۰	۱۱۹۸۱	چودھری امانت علیخاں صاحب " "	۶	"
۳۱	۱۱۹۸۲	چودھری عبداللطیف صاحب " "	۱۲	"
۳۲	۱۱۹۸۳	منشی عبدالباری صاحب پٹواری موضع لڈپور "	۱۰	"
۳۳	۱۱۹۹۲	حکیم محمد حنیف صاحب سفیر دارالعلوم دیوبند	۴	وظیفہ زکوٰۃ
۳۴	۱۱۹۹۳	حاجی جنگ باز صاحب محلہ توپچی واڑہ میرٹھ	۱۰	"
۳۵	۱۱۹۹۴	حافظ عبدالمجید صاحب موٹر والے خیرنگر دروازہ "	۵	"
۳۶	۱۱۹۹۵	حکیم الدین صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ دہلی دروازہ غازی آباد	۸	"
۳۷	۱۱۹۹۶	محب اللہ خانصاحب بجنین بسکٹ فیکٹری خیرنگر بازار میرٹھ	۸	دوامی بہی خواہان
۳۸	۱۱۹۹۷	قاری محمد کامل صاحب مدرسہ اندرکوٹ "	۱۰	"
۳۹	۱۱۹۹۸	حکیم محمد حنیف صاحب سوداگر رنگ محلہ نقاچیان "	۴	"
۴۰	۱۱۹۹۹	بشیر احمد خانصاحب منیجر بانا کمپنی ویلی بازار "	۴	"
۴۱	۱۲۰۰۰	منشی ابرار حسین صاحب سوداگر جھت " "	۸	"

نمبر شمار	نمبر رسید بخشنے	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۲	۱۲۰۰۱	فتح الدین صاحب سوداگر جنت دہلی بازار میرٹھ	۸ر	دوامی خولیان
۴۳	۱۲۰۰۲	حاجی بندو صاحب موضع دوبلہ بڑی "	۱۶	"
۴۴	۱۲۰۰۳	محمد یٰسین صاحب قصبہ باغپت "	۷	"
۴۵	۱۲۰۰۴	خانبہادر مولانا فتح الدین صاحب پرنسپل کالج لائلپور	۱۰ر	"
۴۶	۱۲۰۰۵	مولانا محمد مسلم صاحب دیوبندی صدر مدرسہ اشاعت الاسلام جامع مسجد لائلپور	۷	"
۴۷	۱۲۰۰۶	میاں نور اللہ صاحب بمبئی رفیق آباد "	۵	"
۴۸	۱۲۰۰۷	مولانا بشیر احمد صاحب متعلم دیوبند عبداللہ پور "	۷	وظیفہ زکوٰۃ
۴۹	۱۲۰۰۸	بشیر احمد صاحب ٹھیکیدار لعلہ شیخوپورہ "	۸ر	دوامی
۵۰	۱۲۰۸۳	حکیم ناصر خلیق صاحب نگار مدرنجیوری دہلی	۲ر	ماہانہ
۵۱	۱۲۰۸۳	حافظ عبدالرحیم صاحب سرائے حافظ بنہ "	۷	"
۵۲	۱۲۰۸۴	حافظ محمد فاروق صاحب تیلی واڑہ "	۴ر	"
۵۳	۱۲۰۸۵	حکیم عبدالحمید صاحب مالک ہمدرد دواخانہ "	۶	"
۵۴	۱۲۰۸۶	ماسٹر عزیز حسین صاحب مسلم ہائی سکول فتحپوری "	۴ر	"
۵۵	۱۲۰۸۷	ماسٹر عبدالحمید صاحب " "	۸ر	"
۵۶	۱۲۰۸۸	ماسٹر رحمت علی صاحب " "	۴ر	"
۵۷	۱۲۰۸۹	ماسٹر عبدالمحصی صاحب " "	۲ر	"
۵۸	۱۲۰۹۰	ماسٹر صوفی صغیر حسن صاحب " "	۸ر	"
۵۹	۱۲۰۹۱	مولانا حکیم بشیر احمد صاحب " "	۲ر	"
۶۰	۱۲۰۹۲	مولانا قاضی سجاد حسین صاحب مدرسہ عالیہ " "	۰	"
۶۱	۱۲۰۹۳	قاضی فضل الدین صاحب " "	۴ر	"
۶۲	۱۲۰۹۴	مولانا محبوب الٰہی صاحب پروفیسر " "	۸ر	"
۶۳	۱۲۰۹۵	ایس عبدالمتین صاحب سوداگر بیل فیتہ "	۴ر	"
۶۴	۱۲۰۹۶	شیخ عبدالرحیم صاحب تاجر اون چاندنی چوک	۴ر	"
۶۵	۱۲۰۹۷	ابوالحکم محمد حفظ الرحمٰن صاحب مدیر المصنفین "	۷	"
۶۶	۱۲۰۹۸	مولانا مفتی عتیق الرحمٰن صاحب " "	۴ر	"
۶۷	۱۲۰۹۹	محمد ظفر احمد صاحب مقیم حال " "	۲ر	"
۶۸	۱۲۱۰۰	قاری ریحان الحق صاحب مدرسہ صدیقیہ "	۴ر	"
۶۹	۱۲۱۰۱	مولانا فضل الرحمٰن صاحب " "	۴ر	"

نمبر شمار	نمبر رسید بخشنے	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۷۰	۱۲۱۰۲	قاری خلیل الرحمٰن صاحب تیلی واڑہ دہلی	۴ر	ماہانہ
۷۱	۱۲۱۰۳	مولانا محمد خلیل صاحب مدرس مدرسہ صدیقیہ "	۴ر	"
۷۲	۱۲۱۰۴	مولانا محمد حسن صاحب " " "	۸ر	"
۷۳	۱۲۱۰۵	محمد ادریس صاحب " " "	۷	"
۷۴	۱۲۱۰۶	حبیب الرحمٰن صاحب انجینئر پل بنگش "	۱۲ر	"
۷۵	۱۲۱۰۷	مشیت علی صاحب پنساری ہاتھی خانہ "	۲ر	"
۷۶	۱۲۱۰۸	محمد فاضل خانصاحب کوچہ قابل عطار "	۲ر	"
۷۷	۱۲۱۰۹	حکیم عبدالحق صاحب انصاری اردو بازار "	۶	"
۷۸	۱۲۱۱۲	مولوی محمد اللہ صاحب انصاری یونیورسٹی علیگڑھ	۷	"
۷۹	۱۲۱۱۷	مولانا عبدالحق صاحب مسلم ہائی سکول لائلپور	۷	دوامی
۸۰	۱۲۱۲۶	بابو بنی بخش صاحب پنشنر موضع دھوگری جالندھر	۷	"
۸۱	۱۲۱۲۸	چودھری فضل الدین صاحب سوداگر گرتارپور "	۷	"
۸۲	۱۲۱۲۹	مولانا نیاز احمد صاحب مدرسہ خلیلیہ قصبہ نکودر "	۷	"
۸۳	۱۲۱۳۰	شیخ افضل احمد صاحب تاجر کتب " "	۷	"
۸۴	۱۲۱۳۱	چودھری احمد کریم صاحب ضلعدار " "	۷	"
۸۵	۱۲۱۳۲	چودھری شیر محمد صاحب موضع چک سفلانی " "	۶	"
۸۶	۱۲۱۳۳	فقیر محمد صاحب تاجر کتب " "	۷	"
۸۷	۱۲۱۳۴	چودھری عبدالخالق صاحب " "	۷	"
۸۸	۱۲۱۳۵	ڈاکٹر غلام محمد صاحب قصبہ منت پور "	۷	"
۸۹	۱۲۱۳۶	مولانا عبدالعزیز صاحب مدرسہ رائپور "	۷	"
۹۰	۱۲۱۳۷	مولانا نصیر اللہ صاحب " "	۷	"
۹۱	۱۲۱۳۸	چودھری مہر تاج محمد صاحب موضع سگوال "	۷	"
۹۲	۱۲۱۳۹	مولانا محمد ہاشم صاحب امدادی اسکول محشم پور "	۷	"
۹۳	۱۲۱۴۰	چراغ الدین صاحب آہنگر محشم پور "	۷	"
۹۴	۱۲۱۴۱	حافظ نور محمد صاحب " "	۷	"
۹۵	۱۲۱۴۲	مولانا حافظ شاہ محمد صاحب " "	۷	"
۹۶	۱۲۱۴۳	چودھری غلام نبی صاحب رائیں "	۷	"
۹۷	۱۲۱۵۲	حاجی غوث محمد صاحب بزاز موضع گوہر تحصیل نکودر "	۵	وظیفہ زکوٰۃ
۹۸	۱۲۱۵۶	چودھری علی محمد صاحب موضع محشم پور " "	۷	دوامی

نمبر شمار	نمبر رسید محبت	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۹۹	۱۲۱۵۷	محمد عبد الرشید صاحب لیدر مرچنٹ شہر جالندھر	۱	دوامی
۱۰۰	۱۲۱۵۸	علی محمد صاحب مین لین ٹیلیفون چھاؤنی بلغ	۶	"
۱۰۱	۱۲۱۵۹	صاحبزادہ محمد علی صاحب " "	۱	"
۱۰۲	۱۲۱۶۰	مولوی عبد الغفور صاحب مدرس موضع کلیانپور	۱	"
۱۰۳	۱۲۱۶۱	مولانا امداد اللہ صاحب وجوہ خورد "	۱	"
۱۰۴	۱۲۱۶۲	حافظ نقی احمد صاحب موضع قائم والہ "	۱	"
۱۰۵	۱۲۱۶۳	ماسٹر نور محمد صاحب موضع دہوگری "	۱	"
۱۰۶	۱۲۱۶۴	حکیم محمد عبد الغنی صاحب " "	۱	"
۱۰۷	۱۲۱۶۵	حافظ قاری عبد الرحمن صاحب موضع مدلور "	۱	"
۱۰۸	۱۲۲۲۱	حاجی محمد صدیق صاحب مدرسہ صدیقیہ دہلی	۱	وظیفہ ماہانہ
۱۰۹	۱۲۲۶۵	مولوی محمد ابراہیم صاحب موضع کرہ غازی آباد	۱	دوامی
۱۱۰	۱۲۲۶۶	محمد ذکر اللہ صاحب سوداگر دہرہ مولوم ضلع غازیپور	۱	"
۱۱۱	۱۲۲۶۷	مولانا سید عبد اللہ صاحب لوہانی سرائے سہارنپور	۱	وظیفہ ماہانہ
۱۱۲	۱۲۲۷۰	حکیم برکت علی صاحب آصف محلہ کرار خاں جالندھر	۱	دوامی
۱۱۳	۱۲۲۷۱	پٹواری عزیز احمد صاحب "	۱	"
۱۱۴	۱۲۲۹۱	عبد الغنی گوتو میاں صاحب سوداگر رنگون	۱	"
۱۱۵	۱۲۲۹۲	حاجی شکر علی صاحب "	۱	"
۱۱۶	۱۲۲۹۳	مستری عبد الاحد صاحب وغیرہ "	۸	"
۱۱۷	۱۲۲۹۴	سوداگر عبد الستار صاحب "	۱	"
۱۱۸	۱۲۲۹۵	مولانا منصور احمد صاحب کمرلائی امام مسجد "	۱	"
۱۱۹	۱۲۲۹۶	سوداگر ابو الحسن صاحب "	۶	"
۱۲۰	۱۲۲۹۷	عبد اللہ صاحب سوداگر چولیا "	۱	"
۱۲۱	۱۲۲۹۹	دیوان حاجی میر محمد موسیٰ صاحب "	۱	"
۱۲۲	۱۲۳۰۰	محمد شریف صاحب دوکان روٹی کالونی "	۶	"
۱۲۳	۱۲۳۰۱	سونا میاں "	۱	"
۱۲۴	۱۲۳۰۲	عبد الحق صاحب "	۱	"
۱۲۵	۱۲۳۰۳	ابن بی حکیم نور بخش صاحب ایس کے میڈیکل ہال "	۱	"
۱۲۶	۱۲۳۰۴	مولانا حکیم محمد زبیر صاحب شفاخانہ "	۱	"
۱۲۷	۱۲۳۰۵	عبد الحق صاحب "	۱	"

نمبر شمار	نمبر رسید محبت	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۲۸	۱۲۳۰۶	حافظ محمود صاحب مدرسہ نور الاسلام گلی ۲۶ رنگون	۱	دوامی
۱۲۹	۱۲۳۰۷	مولانا افتخار الحسن صاحب " "	۱	"
۱۳۰	۱۲۳۰۸	شیخ آدم صاحب مدرس " "	۱	"
۱۳۱	۱۲۳۰۹	شیخ محمد احمد صاحب سکنڈ مدرس " "	۱	"
۱۳۲	۱۲۳۱۰	سید فخر الدین صاحب " "		
۱۳۳	۱۲۳۱۱	قاری عبد الوہاب صاحب " "		
۱۳۴	۱۲۳۱۲	عارف صاحب دوکان مالم صاحب "	۶	
۱۳۵	۱۲۳۱۳	محمد صالح صاحب کوتوال "	۱	"
۱۳۶	۱۲۳۱۴	حافظ ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر گلی ۲۶ "	۱	"
۱۳۷	۱۲۳۱۵	ماسٹر زبیر خانصاحب مدرس " "	۱	"
۱۳۸	۱۲۳۱۶	عبد العزیز صاحب گلی ۲۹ "	۶	"
۱۳۹	۱۲۳۱۷	شہاب الدین صاحب گلی ۳۰ "	۱	"
۱۴۰	۱۲۳۱۸	محمد صدیق صاحب اپریزیڈاونگ "	۶	"
۱۴۱	۱۲۳۱۹	عبد الغفار صاحب گلی ۲۲ دوکان سوڈا واٹر "	۱	"
۱۴۲	۱۲۳۲۰	ہدایت علی خانصاحب بھونگ کھائن اسٹریٹ "	۱	"
۱۴۳	۱۲۳۲۱	اکمل صاحب تجارتی کتب خانہ "	۱	"
۱۴۴	۱۲۳۲۲	مولانا محمد یٰسین صاحب فاضل ڈبھیل "	۶	"
۱۴۵	۱۲۳۲۳	شیخ عبد الرحمن صاحب تجارتی کتب خانہ "	۱	"
۱۴۶	۱۲۳۲۴	مولانا ماسٹر پیر بخش احمد صاحب "	۱	"
۱۴۷	۱۲۳۲۵	محمد یونس صاحب ہیڈ کلرک "	۱	"
۱۴۸	۱۲۳۲۶	باب الحق صاحب "	۱	"
۱۴۹	۱۲۳۲۷	عبد السلام صاحب "	۱	"
۱۵۰	۱۲۳۲۸	عبد القادر صاحب "	۶	"
۱۵۱	۱۲۳۲۹	سلطان احمد صاحب "	۱	"
۱۵۲	۱۲۳۳۱	فیض الحسن صاحب "	۱	"
۱۵۳	۱۲۳۳۲	نظام الدین صاحب مالک ہوٹل "	۱	"
۱۵۴	۱۲۳۳۳	مستری محمد سلیمان صاحب اپریزیڈاونگ "	۹	"
۱۵۵	۱۲۳۳۴	منشی محمد صدیق صاحب مگن لال فروٹ فرم "	۶	"
۱۵۶	۱۲۳۳۵	ابراہیم کمپنی مانڈلے (برما)	۱	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۵۷	۱۲۳۲۶	حاجی اسمٰعیل صاحب مانڈلے (برما)	[illegible]	دوائی	۱۰۶	۱۲۳۷۲	منشی محمد جعفر صاحب مسجد کہنہ ٹانڈہ ریاست رامپور	۱	وظیفہ زکوٰۃ
۱۵۸	۱۲۳۳۰	داؤدی دواخانہ کمپنی " "	[illegible]	"	۱۰۷	۱۲۳۷۳	حافظ عبداستار صاحب کھنڈسالی " "	[illegible]	"
۱۵۹	۱۲۳۳۱	محمد خان صاحب چوکسی " "	[illegible]	"	۱۰۸	۱۲۳۷۴	عبداللطیف صاحب " "	۱	"
۱۶۰	۱۲۳۳۵	حاجی ظہور احمد خان صاحب پوسٹ ماسٹر ملٹری پولیس لائن	[illegible]	"	۱۰۹	۱۲۳۷۵	عبدالرحمٰن صاحب " "	۱	"
۱۶۱	۱۲۳۴۰	قاری محمد زکریا صاحب خطیب مانڈلے برما	۱	"	۱۱۰	۱۲۳۷۶	حشمت علی صاحب ٹھیکیدار " "	[illegible]	"
۱۶۲	۱۲۳۴۱	منشی [illegible] صاحب "	[illegible]	"	۱۱۱	۱۲۳۷۷	حاجی زین العابدین صاحب " "	۱	"
۱۶۳	۱۲۳۴۲	نورالدین صاحب " "	[illegible]	"	۱۱۲	۱۲۳۷۸	حکیم عبدالعزیز صاحب بہادر " "	[illegible]	"
۱۶۴	۱۲۳۴۴	حاجی یوسف صاحب " "	[illegible]	"	۱۱۳	۱۲۳۷۹	حاجی ملا عبدالرحمٰن صاحب ٹانڈہ محلہ مسجد برگد "	[illegible]	"
۱۶۵	۱۲۳۵۱	[illegible]ت اللہ صاحب محلہ مسجد برگد ٹانڈہ ریاست رامپور	[illegible]	"	۱۱۴	۱۲۳۸۰	مولانا محمد نبی صاحب رئیس محلہ بجوپورہ " "	[illegible]	"
۱۶۶	۱۲۳۵۲	فیض محمد صاحب " "	[illegible]	"	۱۱۵	۱۲۳۸۱	حاجی محمد مستقیم صاحب " "	۱	"
۱۶۷	۱۲۳۵۳	حافظ محمد عمران صاحب مرحوم مسجد کہنہ "	[illegible]	"	۱۱۶	۱۲۳۸۲	حاجی دہونی صاحب " "	۱	"
۱۶۸	۱۲۳۵۴	عبدالحمید صاحب بازار "	[illegible]	"	۱۱۷	۱۲۳۸۳	شاہ محمد صاحب ٹھیکیدار " "	۱	"
۱۶۹	۱۲۳۵۵	منشی اکرام علی صاحب عرائض نویس "	[illegible]	"	۱۱۸	۱۲۳۸۴	حاجی علی محمد صاحب " "	[illegible]	"
۱۷۰	۱۲۳۵۶	نور محمد صاحب محلہ بجوپورہ "	[illegible]	"	۱۱۹	۱۲۳۸۵	عبدالواحد صاحب محلہ مسجد تام " "	[illegible]	"
۱۷۱	۱۲۳۵۷	عبدالمالک صاحب پنواڑی "	[illegible]	"	۱۲۰	۱۲۳۸۶	صوفی عبداللہ صاحب محلہ رانڈ ٹانڈہ " "	۱	"
۱۷۲	۱۲۳۵۸	محسن [illegible] صاحب کھنڈسالی محلہ رانڈ "	[illegible]	"	۱۲۱	۱۲۳۸۷	منشی محمد ابراہیم صاحب " "	[illegible]	"
۱۷۳	۱۲۳۵۹	مولانا عبدالرحمٰن صاحب مرحوم "	۱	"	۱۲۲	۱۲۳۸۸	منشی محمد اسمٰعیل صاحب " "	[illegible]	"
۱۷۴	۱۲۳۶۰	حاجی علی محمد صاحب زمیندار محلہ تحصیل بوری "	[illegible]	"	۱۲۳	۱۲۳۸۹	قاسم علی صاحب مسجد کہنہ "	[illegible]	"
۱۷۵	۱۲۳۶۱	مولانا حکیم نیاز محمد صاحب مرحوم جھانسی ضلع اعظم آباد	۱	"	۱۲۴	۱۲۳۹۰	حکیم عبداللطیف صاحب محلہ برگد " "	۱	"
۱۷۶	۱۲۳۶۲	عبداللطیف صاحب " "	۱	"	۱۲۵	۱۲۳۹۱	محمد حنیف صاحب عطار بازار کہنہ " "	۱	"
۱۷۷	۱۲۳۶۳	منشی احمد حسن صاحب " "	۱	"	۱۲۶	۱۲۳۹۲	محمد موسیٰ صاحب مسجد کہنہ " "	[illegible]	"
۱۷۸	۱۲۳۶۴	چودھری ولی محمد صاحب " "	[illegible]	"	۱۲۷	۱۲۳۹۳	محمد دین صاحب " "	[illegible]	"
۱۷۹	۱۲۳۶۵	امین الدین صاحب محلہ نئی سرائے بنجل "	۱	"	۱۲۸	۱۲۳۹۴	حافظ عبدالغفور صاحب محلہ برگد " "	۱	"
۱۸۰	۱۲۳۶۶	شیخ سعید احمد صاحب محلہ پٹھان سرائے "	۱	"	۱۲۹	۱۲۳۹۵	احمد علی صاحب سوداگر محلہ مولف " "	۱	"
۱۸۱	۱۲۳۶۷	حاجی منشی صاحب بجوپورہ ٹانڈہ ریاست رامپور	۱	"	۱۳۰	۱۲۳۹۶	حاجی عبدالرحیم صاحب محلہ منجباران " "	[illegible]	"
۱۸۲	۱۲۳۶۸	برہان محمد اسحٰق صاحب مسجد کہنہ "	[illegible]	وظیفہ زکوٰۃ	۱۳۱	۱۲۳۹۷	حکیم محمد ابراہیم صاحب صدر بازار " "	۱	"
۱۸۳	۱۲۳۶۹	حاجی محمد اکبر صاحب مہتمم مدرسہ احمدیہ "	[illegible]	"	۱۳۲	۱۲۳۹۸	محمد ابراہیم صاحب تمباکو فروش " "	[illegible]	"
۱۸۴	۱۲۳۷۰	حاجی محمد ہاشم صاحب مسجد کہنہ "	۱	"	۱۳۳	۱۲۳۹۹	فقیر محمد صاحب " "	۱	"
					۱۳۴	۱۲۴۰۰	قدرت اللہ صاحب تحصیل بوری " "	[illegible]	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۱۴	۱۲۴۰۰	منشی عبدالرحمن صاحب کھنڈسالی ٹانڈہ ریاست رامپور	۶	وظیفہ زکوٰۃ	۲۴۳	۱۲۴۴۴	ایس۔ ایم حاجی سلیمان صاحب اینڈ کو میمو مانڈلے	۱۰	دوامی
۲۱۵	۱۲۴۰۱	حکیم عبدالعزیز صاحب بہادر محلہ مسجد کہنہ	۱	"	۲۴۴	۱۲۴۴۵	رحمان بھائی صاحب میمو	۱۲	"
۲۱۶	۱۲۴۰۲	صوفی عبدالعزیز صاحب متصل مدرسہ ٹانڈہ	۸	"	۲۴۵	۱۲۴۴۶	انعام صاحب میمو	۱	"
۲۱۷	۱۲۴۰۳	قادر بخش صاحب محلہ منیاران	۸	"	۲۴۶	۱۲۴۴۷	شمس الدین صاحب میمو	۶	"
۲۱۸	۱۲۴۰۴	عبدالرحمن صاحب مسجد کہنہ	۱	"	۲۴۷	۱۲۴۴۸	مصطفےٰ صاحب میمو	۱	"
۲۱۹	۱۲۴۰۵	شیخ عبدالسمیع صاحب سوداگر چندوسی ضلع مرادآباد	۱	"	۲۴۸	۱۲۴۴۹	مہدی خان صاحب میمو	۱	"
۲۲۰	۱۲۴۰۶	مولانا مفتی دین محمد صاحب خطیب جامع مسجد گلی رنگون	۱۰	دوامی	۲۴۹	۱۲۴۵۰	عبدالحمید صاحب میمو	۷	"
۲۲۱	۱۲۴۰۸	تفضل حسین صاحب جارج پولس مانڈلے	۵	وظیفہ زکوٰۃ	۲۵۰	۱۲۴۵۱	نذیر احمد صاحب میمو	۱۰	"
۲۲۲	۱۲۴۰۹	مصطفےٰ صاحب	۳	دوامی	۲۵۱	۱۲۴۵۲	ایم تاج الدین صاحب اینڈ برادرس	۱۲	
۲۲۳	۱۲۴۱۰	اوجٹ صاحب بی روڈ فرنیچر شاپ	۵	"	۲۵۲	۱۲۴۵۳	سید اے اینڈ ایم وزیر علی صاحب میمو	۱۰	
۲۲۴	۱۲۴۱۱	ڈپٹی صاحب	۶	"	۲۵۳	۱۲۴۵۴	عبدالرحیم صاحب میمو	۱	"
۲۲۵	۱۲۴۱۲	جیسلمر صاحب	۳	"	۲۵۴	۱۲۴۵۵	میرزا اکبر علی صاحب برادرس میمو مارکیٹ روڈ	۱۰	"
۲۲۶	۱۲۴۱۳	صوبہ دار ظہور محمد صاحب ملٹری پولیس	۶	"	۲۵۵	۱۲۴۵۶	بابو عثمان صاحب میمو	۱۲	"
۲۲۷	۱۲۴۱۴	حاجی متین صاحب گوہے والے	۲	"	۲۵۶	۱۲۴۵۷	نواب علی صاحب ہوٹل والی گلی ۲۵	۱	
۲۲۸	۱۲۴۱۵	حاجی اوماؤ صاحب ۲۵ روڈ	۱۰	"	۲۵۷	۱۲۴۵۸	محمد شفیع عنایت اللہ صاحب گلی ۲۴	۶	"
۲۲۹	۱۲۴۱۶	چودھری عبدالباری صاحب	۱	"	۲۵۸	۱۲۴۵۹	شمس الدین صاحب ٹائٹان ۲۴	۱	"
۲۳۰	۱۲۴۱۷	سلیمان احمد اچھا صاحب مارکیٹ	۱	"	۲۵۹	۱۲۴۶۰	حاجی رحمت اللہ صاحب ۵	۶	"
۲۳۱	۱۲۴۱۸	رحم علی صاحب دودھ والے	۱	"	۲۶۰	۱۲۴۶۱	ایس خواجہ صاحب ۳۰	۵	"
۲۳۲	۱۲۴۱۹	یوسف محمد آؤ یا صاحب مالک بائیسکوپ	۱۰	"	۲۶۱	۱۲۴۶۲	عبداللہ علی محمد صاحب موتی فالا	۵	"
۲۳۳	۱۲۴۲۰	عبداللہ صاحب ٹیلر ماسٹر بی روڈ	۱۰	"	۲۶۲	۱۲۴۶۳	عبدالستار صاحب ٹائٹان بازار	۵	"
۲۳۴	۱۲۴۲۱	مولانا سید محمد ادریس صاحب ڈابھیل ضلع سورت	۱	"	۲۶۳	۱۲۴۶۴	احمد عبدالکریم برادرس لمیٹڈ	۵	"
۲۳۵	۱۲۴۲۲	چودھری تاج محمد صاحب متصل بوچر خانہ مانڈلے	۱	"	۲۶۴	۱۲۴۶۵	ای۔ سی برادرس	۱۰	"
۲۳۶	۱۲۴۲۳	زین الدین علینی صاحب منیجر ڈائری بکہن	۶	"	۲۶۵	۱۲۴۶۶	عبدالقیوم صاحب ہوٹل والے	۵	"
۲۳۷	۱۲۴۲۴	منشی نثار احمد صاحب کمسن ڈائری	۵	"	۲۶۶	۱۲۴۶۷	اکرام اللہ خانصاحب ماری ہوٹل	۱	"
۲۳۸	۱۲۴۲۵	محمد سلیمان صاحب لیبرورکس	۱	"	۲۶۷	۱۲۴۶۸	نصیر محمد خانصاحب ٹھیکیدار پہاڑی	۶	"
۲۳۹	۱۲۴۲۶	کریم خانصاحب ہوٹل چائے	۱	"	۲۶۸	۱۲۴۶۹	نواب خانصاحب	۱	"
۲۴۰	۱۲۴۲۷	حاجی عبداللہ صالح محمد صاحب ٹانڈال	۶	"	۲۶۹	۱۲۴۷۰	دفعدار غلام محمد صاحب اسٹیشن ہوٹل	۱	
۲۴۱	۱۲۴۲۸	برمینہ اسٹور ٹائٹان	۵	"	۲۷۰	۱۲۴۷۱	عبدالرزاق صاحب ٹانڈہ ریاست رامپور	۸	وظیفہ زکوٰۃ
۲۴۲	۱۲۴۲۹	علی میاں صاحب میمو	۱۰	"	۲۷۱	۱۲۴۷۲	حاجی عبدالغنی صاحب محلہ انڈ	۱	دوامی

نمبر شمار	نمبر رسید بخشش	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید بخشش	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۷۲	۱۲۴۷۴	شیخ عبدالعزیز صاحب میاں سرائے سنبھل ضلع مرادآباد	۱	روامی	۳۰۱	۱۲۵۱۱	منشی سید عبدالکریم صاحب ششن جج بھوپال	۱	روامی
۲۷۳	۱۲۴۷۵	شیر محمد خانصاحب جفت فروش سرائے ترین " "	۱	"	۳۰۲	۱۲۵۱۲	مولوی ظفر احمد صاحب وکیل نانوتوی "	۶	"
۲۷۴	۱۲۴۷۶	ہدایت علی خانصاحب رئیس تاجر پارچہ " "	۱	"	۳۰۳	۱۲۵۱۳	سید عبدالحی صاحب منصف "	۱	"
۲۷۵	۱۲۴۷۷	ملا اللہ بخش صاحب حیات نگر " "	۱	"	۳۰۴	۱۲۵۱۴	حاجی محمد ادریس صاحب سب جج "	۶	"
۲۷۶	۱۲۴۷۸	عبدالغفور صاحب " "	۱	"	۳۰۵	۱۲۵۱۵	سردار مقدس محمد خانصاحب "	۱	"
۲۷۷	۱۲۴۷۹	حافظ عبدالرحیم صاحب " "	۱	"	۳۰۶	۱۲۵۱۶	ماسٹر خدا بخش صاحب "	۴	"
۲۷۸	۱۲۴۸۰	شیخ محمد نور صاحب رئیس " "	للحہ	"	۳۰۷	۱۲۵۱۸	بابو محمد افضل خانصاحب سب پوسٹماسٹر کچہری فیض آباد	۱	"
۲۷۹	۱۲۴۸۱	محمد حسین صاحب " "	۱	"					
۲۸۰	۱۲۴۸۲	[illegible] بخش صاحب " "	۱	"	۳۰۸	۱۲۵۱۹	عبداللہ خانصاحب سرونج مالوہ متصل بھوپال	۱	"
۲۸۱	۱۲۴۸۳	حافظ عبدالشکور صاحب " "	۱	"	۳۰۹	۱۲۵۲۰	چودھری محمد خلیل الرحمن صاحب سیوہارہ ضلع بجنور	۱	"
۲۸۲	۱۲۴۸۴	محمد دین خانصاحب " "	۱	"	۳۱۰	۱۲۵۲۳	اللہ بخش صاحب ۵۱ ٹیگور اروڈ کلکتہ	۱	"
۲۸۳	۱۲۴۸۵	[illegible] خانصاحب " "	۱	"	۳۱۱	۱۲۵۲۴	مولوی محمد خانصاحب ہاشمی " "	۴	"
۲۸۴	۱۲۴۸۶	حاجی عبدالصمد خانصاحب " "	۶	"	۳۱۲	۱۲۵۲۵	مولوی نادر الزماں صاحب " "	۸	"
۲۸۵	۱۲۴۸۷	مشیت اللہ صاحب " "	۱	"	۳۱۳	۱۲۵۲۶	میاں محمد رفیق صاحب " "	۵	"
۲۸۶	۱۲۴۸۸	عبدالغفار صاحب " "	۱	"	۳۱۴	۱۲۵۲۷	قاضی محمد جلیل صاحب ۱۱ ناموکل واگیا ناردو	۱	روامی
۲۸۷	۱۲۴۸۹	مولانا حبیب احمد صاحب رئیس " "	۱	"	۳۱۵	۱۲۵۲۸	فیروز الدین صاحب " "	۱	"
۲۸۸	۱۲۴۹۰	محبوب احمد صاحب " "	۶	"	۳۱۶	۱۲۵۲۹	محمد امین صاحب " "	۱	"
۲۸۹	۱۲۴۹۱	کفایت اللہ صاحب نئی سرائے " "	۱	"	۳۱۷	۱۲۵۳۰	حاجی منور الدین صاحب " "	۱	"
۲۹۰	۱۲۴۹۲	رحیم بخش صاحب " "	۱	"	۳۱۸	۱۲۵۳۱	مولانا محمود حسن خانصاحب مدرس مدرسہ ریاض المدرسین سرونج	۸	"
۲۹۱	۱۲۴۹۳	امیر بخش صاحب " "	۱	"					
۲۹۲	۱۲۴۹۴	ننھے خانصاحب " "	۱	"	۳۱۹	۱۲۵۳۲	مولانا فصیح احمد صاحب نائب درس "	۸	"
۲۹۳	۱۲۴۹۵	نصیر احمد صاحب " "	۱	"	۳۲۰	۱۲۵۳۳	مولوی عبداللہ صاحب مدرس "	۴	"
۲۹۴	۱۲۴۹۶	بشیر احمد صاحب " "	۱	"	۳۲۱	۱۲۵۳۴	مولوی عبیداللہ صاحب " "	۴	"
۲۹۵	۱۲۴۹۷	بھولو صاحب " "	۱	"	۳۲۲	۱۲۵۳۵	مولوی نصیر الدین صاحب " "	۴	"
۲۹۶	۱۲۴۹۸	ملا عبدالوحید صاحب سرائے ترین " "	۱	"	۳۲۳	۱۲۵۳۶	نذیر الدین صاحب " "	۴	"
۲۹۷	۱۲۵۰۱	عبدالرشید صاحب مدرسہ شمس الاسلام " "	۱	وظیفہ زکوٰۃ	۳۲۴	۱۲۵۳۷	بابو محمد شریف صاحب انسپکٹر ریلوے ابوہر ضلع فیروزپور	للحہ	"
۲۹۸	۱۲۵۰۷	مرزا محمد شریف بیگ صاحب محکمہ بجلی امرتسر	۱	روامی	۳۲۵	۱۲۵۳۹	دفعدار فضل کریم صاحب پینشنر موضع خوشاب پلیٹ	۱	"
۲۹۹	۱۲۵۰۹	محمد فرقان علی صاحب کرالی گنج بازار سلہٹ	۱	"	۳۲۶	۱۲۵۴۰	کھولے خانصاحب " "	۱	"
۳۰۰	۱۲۵۱۰	ڈاکٹر محمد حامد خانصاحب سہو گورنمنٹ بھوپال	۶	"	۳۲۷	۱۲۵۴۱	مسماۃ انقو صاحبہ " "	۱	"

نمبر شمار	نمبر رسید تختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید تختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۳۲۸	۱۲۵۴۲	محمد اکبر صاحب موضع غوث پور ضلع لائلپور	۲	دوامی	۳۵۷	۱۲۶۰۱	سمیع اللہ صاحب میونسپل کمشنر سرائے ترین سنبھل	۱	وظیفہ زکوٰۃ
۳۲۹	۱۲۵۴۳	رحمت اللہ صاحب مدرس چک ۲۷۵ ج ب	۱	"	۳۵۸	۱۲۶۰۲	اختر حسن محمد خانصاحب ضلع بار "	۱	"
۳۳۰	۱۲۵۴۴	چودھری اللہ دیا صاحب " "	۱	"	۳۵۹	۱۲۶۰۳	ظہور احمد صاحب میاں سرائے "	۱	"
۳۳۱	۱۲۵۴۵	چودھری عبد الرحیم صاحب نمبردار " "	۱	"	۳۶۰	۱۲۶۰۴	مولانا عبید اللہ صاحب "	۱	"
۳۳۲	۱۲۵۴۶	خورشید احمد صاحب حجام " "	۱	"	۳۶۱	۱۲۶۰۵	شیخ حسین احمد صاحب میاں سرائے "	۱	"
۳۳۳	۱۲۵۴۷	حافظ خدا بخش صاحب مدرس سرائے ترین سنبھل	۱	"	۳۶۲	۱۲۶۰۶	نصیر الدین صاحب محلہ کوٹلہ "	۱	"
۳۳۴	۱۲۵۴۸	داروغہ احسان اللہ خانصاحب " "	۲	"	۳۶۳	۱۲۶۰۷	مشتاق حسن صاحب چمن سرائے "	۱	"
۳۳۵	۱۲۵۴۹	منشی عبد الرزاق صاحب " "	۱	"	۳۶۴	۱۲۶۰۸	نواب عبد الرحمٰن خانصاحب رئیس میاں سرائے "	۱	"
۳۳۶	۱۲۵۵۰	انتظام علیخانصاحب سوداگر کنگھی " "	۱	"	۳۶۵	۱۲۶۰۹	حکیم مشیت اللہ صاحب جراح چمن سرائے "	۱	"
۳۳۷	۱۲۵۵۱	مولانا عبد الحی صاحب مقام کنگوہ ضلع سہارنپور	۱	"	۳۶۶	۱۲۶۱۰	حاجی حمید اللہ صاحب میاں سرائے "	۱	"
۳۳۸	۱۲۵۵۲	حافظ علی محمد صاحب مقام ڈگری چک ۱۴۲	۱	"	۳۶۷	۱۲۶۱۱	عنایت اللہ صاحب پرچونیہ "	۸	"
۳۳۹	۱۲۵۵۳	حاجی محمد بخش صاحب " چک ۱۶۰	۱	"	۳۶۸	۱۲۶۱۲	عبد الحمید صاحب یٰسین منزل پلول ضلع گرگانوں	۱	دوامی
۳۴۰	۱۲۵۵۴	حافظ محمد ابراہیم صاحب " "	۱	"	۳۶۹	۱۲۶۱۳	منشی عزیز الدین صاحب ریاست باونی کدو	۱	"
۳۴۱	۱۲۵۵۵	حافظ محمد یوسف صاحب " "	۱	"	۳۷۰	۱۲۶۱۴	شیخ صمد الٰہی صاحب جنرل مرچنٹ صدر بازار میرٹھ	۱	وظیفہ زکوٰۃ
۳۴۲	۱۲۵۵۶	محمد ابراہیم صاحب " "	۱	"	۳۷۱	۱۲۶۱۵	عشرت اللہ صاحب پرچونیہ میاں سرائے سنبھل	۸	"
۳۴۳	۱۲۵۵۷	محمد شریف صاحب " "	۱	"	۳۷۲	۱۲۶۱۶	نور الحق صاحب " "	۱	"
۳۴۴	۱۲۵۵۸	ماسٹر محمد رمضان صاحب " "	۱	"	۳۷۳	۱۲۶۱۷	محمد عاشق صاحب " "	۱	"
۳۴۵	۱۲۵۵۹	محمد انور صاحب " "	۱	"	۳۷۴	۱۲۶۱۸	داروغہ محمد ابراہیم صاحب مرحوم ہلالی سرائے "	۱	"
۳۴۶	۱۲۵۶۰	حاجی علی بخش صاحب " "	۵	"	۳۷۵	۱۲۶۱۹	شیخ نذیر احمد صاحب محلہ کوٹلہ "	۱	"
۳۴۷	۱۲۵۶۱	مولانا محمد الدین صاحب " "	۱	"	۳۷۶	۱۲۶۲۰	حافظ حاجی رحیم بخش صاحب میاں سرائے "	۱	"
۳۴۸	۱۲۵۶۲	مولانا احمد الدین صاحب " "	۱	"	۳۷۷	۱۲۶۲۱	مولوی حکیم صغیر احمد صاحب " "	۱	"
۳۴۹	۱۲۵۶۳	حافظ عبد الرحمٰن صاحب " "	۱	"	۳۷۸	۱۲۶۲۲	حاجی ولی محمد صاحب ہلالی سرائے "	۱	"
۳۵۰	۱۲۵۶۴	عبد المنان صاحب " "	۱	"	۳۷۹	۱۲۶۲۳	نور محمد صاحب مبارک آباد کرنال	۵	"
۳۵۱	۱۲۵۶۵	علی احمد صاحب " "	۱	"	۳۸۰	۱۲۶۲۴	زوجہ نور محمد صاحب " "	۵	"
۳۵۲	۱۲۵۶۶	حاجی میر محمد صاحب تعلقہ " "	۵	"	۳۸۱	۱۲۶۲۵	چودھری پھول محمد صاحب "	۵	"
۳۵۳	۱۲۵۶۷	محمد ابراہیم صاحب " "	۱	وظیفہ زکوٰۃ	۳۸۲	۱۲۶۲۶	صوفی محمد یوسف صاحب چونا دروازہ "	۵	"
۳۵۴	۱۲۵۶۸	حافظ ولایت حسین صاحب سرائے ترین سنبھل	۱	"	۳۸۳	۱۲۶۲۷	نظام الدین صاحب محلہ ملکان "	۵	"
۳۵۵	۱۲۵۶۹	ایوب علیخاں صاحب سوداگر کنگھی " "	۱	"	۳۸۴	۱۲۶۲۸	راغب حسین صاحب غزلی گیٹ "	۱	"
۳۵۶	۱۲۶۰۰	شیخ کلن صاحب سوداگر سینگ " "	۱	"	۳۸۵	۱۲۶۲۹	چودھری نیاز احمد صاحب شمسا دبلاغ "	۱	"

نمبر شمار	نمبر رسید تختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید تختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۹۷	۱۳۱۰۲	میاں شیر محمد صاحب امام مسجد موضع باھمنیان جالندھر	۱	دوامی	۵۲۶	۱۳۱۴۲	منشی شکور علی صاحب فروٹ کمیشن ایجنٹ سبزی منڈی دہلی	۲ر	ماہانہ
۴۹۸	۱۳۱۰۳	غلام محمد صاحب ہیڈ ماسٹر	۱	"	۵۲۷	۱۳۱۴۳	فیاض مرزا صاحب " "	۸ر	"
۴۹۹	۱۳۱۰۴	حکیم محمد ابراہیم صاحب موضع فاضل "	۱	"	۵۲۸	۱۳۱۴۴	بابو عبد الحمید صاحب ہیڈ کلرک باڑہ ہندو راؤ "	۱	"
۵۰۰	۱۳۱۰۵	ماسٹر حافظ رحمت علی صاحب موضع بھوم "	۱	"	۵۲۹	۱۳۱۴۵	عزیز احمد صاحب ہیرن والا باغ " "	۴ر	"
۵۰۱	۱۳۱۰۶	ماسٹر محمد علی صاحب ماسٹر موضع دانیوال "	۱	"	۵۳۰	۱۳۱۴۶	بھولو صاحب کارخانہ کونڈا چھپکا "	۲ر	"
۵۰۲	۱۳۱۰۷	منشی عبد الغنی صاحب زمیندار " "	۱	"	۵۳۱	۱۳۱۴۷	حاجی رحیم بخش صاحب " عزیز گنج "	۶	"
۵۰۳	۱۳۱۰۸	مولانا عبد العزیز صاحب " "	۱	"	۵۳۲	۱۳۱۴۸	شیخ عبد الغفور صاحب کیپ چینٹ چاندنی چوک	۱	"
۵۰۴	۱۳۱۰۹	مولوی محمد اسمٰعیل صاحب " "	۱	"	۵۳۳	۱۳۱۴۹	مستری امام الدین صاحب فیاض گنج دہلی	۴ر	"
۵۰۵	۱۳۱۲۰	منشی رحمت علی صاحب دوکاندار " "	۸ر	"	۵۳۴	۱۳۱۵۱	محفوظ الٰہی صاحب بہاری والے باڑہ ہندو راؤ	۴ر	"
۵۰۶	۱۳۱۲۱	ماسٹر غلام نبی صاحب " "	۱	"	۵۳۵	۱۳۱۵۲	حافظ محمد یونس صاحب پکی گلی صدر بازار دہلی	۴ر	"
۵۰۷	۱۳۱۲۲	قاری شریف احمد صاحب کوچہ قابل عطار دہلی	۴ر	ماہانہ	۵۳۶	۱۳۱۵۳	مستری مولا بخش صاحب بیری والا باغ "	۴ر	"
۵۰۸	۱۳۱۲۳	حافظ جمیل احمد صاحب " "	۲	"	۵۳۷	۱۳۱۷۹	ماسٹر علاؤ الدین صاحب صدر بازار "	۲ر	"
۵۰۹	۱۳۱۲۴	حاجی شفیق الدین صاحب قصاب پورہ "	۲ر	"	۵۳۸	۱۳۱۷۰	محمد صدیق صاحب کباڑی دروازہ "	۴ر	"
۵۱۰	۱۳۱۲۵	عبد الستار صاحب " "	۴ر	"	۵۳۹	۱۳۱۷۱	رحیم الدین صاحب اینڈ سنز تیلی واڑہ "	۸ر	"
۵۱۱	۱۳۱۲۶	حافظ محمد یونس صاحب " "	۲ر	"	۵۴۰	۱۳۱۷۲	عبد الوحید صاحب بازار لال کنواں "	۱ر	"
۵۱۲	۱۳۱۲۷	عبد الرشید صاحب " "	۴ر	"	۵۴۱	۱۳۱۷۳	محمد سلطان صاحب " "	۱ر	"
۵۱۳	۱۳۱۲۸	شیخ سراج الدین صاحب سٹیا محل "	۱	"	۵۴۲	۱۳۱۷۴	اہلیہ حافظ زکریا صاحب امام مسجد " "	۱ر	"
۵۱۴	۱۳۱۲۹	محمد نعیم صاحب چتلی قبر "	۴ر	"	۵۴۳	۱۳۱۷۵	محمد زکریا صاحب " " "	۴ر	"
۵۱۵	۱۳۱۳۰	حاجی عبد الغنی صاحب تاجر جنت بیماران "	۱	"	۵۴۴	۱۳۱۷۶	قاضی الطاف الرحمن صاحب بوتل والے " "	۸ر	"
۵۱۶	۱۳۱۳۱	حافظ محمد سعید صاحب انگریزی دوا فروش "	۱	"	۵۴۵	۱۳۱۷۷	محمد عثمان صاحب کوچہ قابل عطار "	۸ر	"
۵۱۷	۱۳۱۳۲	حاجی محمد مصطفےٰ صاحب سلمہ فروش چتلی قبر "	۸ر	"	۵۴۶	۱۳۱۷۸	مولانا سلطان محمود صاحب صدر مدرس فتحپوری "	۱	"
۵۱۸	۱۳۱۳۳	حکیم شریف الدین صاحب تائی دواخانہ "	۶	"	۵۴۷	۱۳۱۷۹	ماسٹر فتح الدین صاحب عربک ٹائی سکول دیا گنج "	۴ر	"
۵۱۹	۱۳۱۳۴	نور احمد صاحب بھوجلہ پہاڑی "	۸ر	"	۵۴۸	۱۳۱۸۰	ماسٹر کرم الٰہی صاحب " "	۲ر	"
۵۲۰	۱۳۱۳۵	ماسٹر اصغر علی صاحب فالاتھ مرچنٹ جامع مسجد "	۸ر	"	۵۴۹	۱۳۱۸۱	ماسٹر نجم الدین صاحب " "	۲ر	"
۵۲۱	۱۳۱۳۶	عبد الحکیم صاحب کباب والے " "	۸ر	"	۵۵۰	۱۳۱۸۲	ماسٹر عبد اللطیف صاحب " "	۲ر	"
۵۲۲	۱۳۱۳۷	حاجی کرم الٰہی صاحب تاجر جنت بیماران "	۱	"	۵۵۱	۱۳۱۸۳	ماسٹر سید اظہار الحسن صاحب " "	۸ر	"
۵۲۳	۱۳۱۳۸	عبد العزیز صاحب فروٹ ایجنٹ سبزی منڈی "	۱	"	۵۵۲	۱۳۱۸۴	ماسٹر غلام قادر صاحب عباسی " "	۸ر	"
۵۲۴	۱۳۱۳۹	عبد الحکیم صاحب " "	۱	"	۵۵۳	۱۳۱۸۵	ماسٹر اعجاز الدین صاحب ایم۔ اے۔ بی سی "	۲ر	"
۵۲۵	۱۳۱۴۰	منشی عرفان الدین صاحب " "	۴ر	"	۵۵۴	۱۳۱۸۶	مولوی محمد عمر صاحب ہیڈ ماسٹر " "	۱	"

نمبر شمار	نمبر رسید پختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید پختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۵۵۵	۱۳۱۸۷	ماسٹر عبد المجید خانصاحب ہیڈ ماسٹر ہائی سکول اجمیری دروازہ دہلی	۸ر	ماہانہ	۵۸۴	۱۳۲۱۹	والدہ امان اللہ خانصاحب صدر بازار دہلی	۴ر	ماہانہ
۵۵۶	۱۳۱۸۸	ماسٹر محمود مظفر صاحب " " "	۴ر	"	۵۸۵	۱۳۲۲۰	عبد الستار صاحب بیری والا باغ "	۱ر	"
۵۵۷	۱۳۱۸۹	ماسٹر ابو الحسن خانصاحب " " "	۴ر	"	۵۸۶	۱۳۲۲۱	عتیق الرحمٰن صاحب " "	۲ر	"
۵۵۸	۱۳۱۹۰	ماسٹر محمد یوسف صاحب " " "	۴ر	"	۵۸۷	۱۳۲۲۲	عبد الغفار صاحب " "	۱ر	"
۵۵۹	۱۳۱۹۱	مولانا عمر الدین صاحب " " "	۴ر	"	۵۸۸	۱۳۲۲۳	منشی عبد الرحمٰن صاحب " "	۲ر	"
۵۶۰	۱۳۱۹۲	حاجی کریم اللہ صاحب سرائے حافظ بنہ "	۴ر	"	۵۸۹	۱۳۲۲۴	عبد الرشید صاحب سیسہ والے سرائے بنہ "	۱ر	"
۵۷۱	۱۳۱۹۳	حاجی محمد عثمان صاحب گلٹ مرچنٹ " "	۴ر	"	۵۹۰	۱۳۲۲۵	حاجی مہر الٰہی صاحب گھڑی والے صدر بازار "	۲ر	"
۵۷۲	۱۳۱۹۴	شیخ سراج الدین صاحب سوپ مرچنٹ " "	۷ر	"	۵۹۱	۱۳۲۲۶	شیخ محمد دین صاحب انبالہ والے محلہ کشن گنج "	۵ر	"
۵۷۳	۱۳۱۹۵	محمد ایوب صاحب کارخانہ تختی باڑہ ہندوراؤ "	۸ر	"	۵۹۲	۱۳۲۲۷	علاؤ الدین صاحب باڑہ ہندوراؤ "	۴ر	"
۵۷۴	۱۳۱۹۶	حافظ عبد المغنی صاحب چائے والے صدر بازار "	۷ر	"	۵۹۳	۱۳۲۲۸	حاجی محمد الیاس صاحب پنساری ہٹہ "	۴ر	"
۵۷۵	۱۳۱۹۷	منشی عبد اللہ خانصاحب فروٹ ایجنٹ سبزی منڈی "	۴ر	"	۵۹۴	۱۳۲۲۹	شیخ سراج احمد صاحب تاجر جفت بلیماران "	۷ر	"
۵۷۶	۱۳۱۹۸	چودھری اللہ دین صاحب " " "	۲ر	"	۵۹۵	۱۳۲۳۰	عبد الرشید صاحب قصاب پورہ "	۴ر	"
۵۷۷	۱۳۱۹۹	غلام احمد صاحب روٹی والے " "	۲ر	"	۵۹۶	۱۳۲۳۱	حکیم علیم الدین صاحب " "	۲ر	"
۵۷۸	۱۳۲۰۰	داروغہ صادق حسن صاحب لال مسجد "	۸ر	"	۵۹۷	۱۳۲۳۲	محمد اسحاق صاحب تمباکو والے " "	۱ر	"
۵۷۹	۱۳۲۰۱	حاجی محمد صدیق صاحب کپڑے والے " "	۷ر	"	۵۹۸	۱۳۲۳۳	شیخ عبد الخالق صاحب تیلی واڑہ "	۴ر	"
۵۸۰	۱۳۲۰۲	علیم الدین صاحب کوئلے والے باڑہ ہندوراؤ "	۴ر	"	۵۹۹	۱۳۲۳۴	شیخ محبوب بخش صاحب سڑک بہادر گڈھ "	۲ر	"
۵۸۱	۱۳۲۰۳	محفوظ الٰہی صاحب نہاری والے " "	۴ر	"	۶۰۰	۱۳۲۳۵	حکیم محمد اسحٰق صاحب پنی والے باڑہ ہندوراؤ	۱ر	"
۵۸۲	۱۳۲۰۴	بابو عبد اللطیف صاحب گلی نیب والی " "	۴ر	"	۶۰۱	۱۳۲۳۶	آغا مرزا صاحب کارخانہ موہرہ " "	۸ر	"
۵۸۳	۱۳۲۰۵	خان نجم الدین صاحب گھڑی سازی سڑک "	۲ر	"	۶۰۲	۱۳۲۳۷	ماسٹر سلاؤ الدین صاحب گلی مرچنٹ پریس صدر بازار	۲ر	"
۵۸۴	۱۳۲۰۶	نظام الدین صاحب کیرانہ مرچنٹ کھاری باولی "	۷ر	"	۶۰۳	۱۳۲۳۸	عبد الغنی صاحب پرچونیہ مغلپورہ سبزی منڈی "	۴ر	"
۵۸۵	۱۳۲۰۷	شمس العارفین صاحب اللہ والے امرتسر حافظ بنہ "	۷ر	"	۶۰۴	۱۳۲۳۹	محمد مرزا صاحب کارخانہ مین " "	۷ر	"
۵۸۶	۱۳۷۱۱	شیخ نصیر الدین صاحب دربار کمپنی صدر بازار "	۴ر	"	۶۰۵	۱۳۲۴۰	حافظ عبد الجلیل صاحب لال کڑہ "	۴ر	"
۵۸۷	۱۳۳۱۲	خلیفہ محمد ادریس صاحب کارخانہ سوپ میکر "	۸ر	"	۶۰۶	۱۳۲۴۱	مستری ظہور الدین صاحب " "	۳ر	"
۵۸۸	۱۳۲۱۳	حاجی مقبول الٰہی صاحب بیری والا باغ "	۲ر	"	۶۰۷	۱۳۲۴۲	محمد یعقوب صاحب تیلی واڑہ "	۲ر	"
۵۸۹	۱۳۲۱۴	شیخ نور احمد صاحب دکان بیل فیتہ سرائے حافظ بنہ "	۲ر	"	۶۰۸	۱۳۲۴۳	حامد حسن صاحب حامد اسٹور کھاری باولی "	۴ر	"
۵۹۰	۱۳۲۱۵	شیخ عبد السلام صاحب سرمہ والے " "	۸ر	"	۶۰۹	۱۳۲۴۴	حاجی محمد حفیظ صاحب گنڈک والے نواب والا بلخ	۷ر	"
۵۹۱	۱۳۲۱۶	شیخ عبد الجبار صاحب گلی مٹکے والی صدر بازار "	۲ر	"	۶۱۰	۱۳۲۴۵	منشی عبد الکریم صاحب الیاس بلڈنگ نو خانہ "	۲ر	"
۵۹۲	۱۳۲۱۷	حافظ سلطان صاحب صابون والے " "	۴ر	"	۶۱۱	۱۳۲۴۶	اکرام الدین صاحب بکس والے باڑہ ہندوراؤ "	۸ر	"
۵۹۳	۱۳۲۱۸	حاجی رشید احمد صاحب سوداگر " "	۴ر	"	۶۱۲	۱۳۲۴۷	احسان الٰہی صاحب کارخانہ کارڈبورڈ " "	۱ر	"

نمبر شمار	نمبر رسید بخشہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۶۱۳	۱۳۲۴۰	منشی امام الدین صاحب فائنانس فوٹ ایجنٹ سہرند ہلی دہلی	۸ر	ماہانہ
۶۱۴	۱۳۲۴۹	عبدالقیوم صاحب " "	۸ر	"
۶۱۵	۱۳۲۵۰	محمد ابراہیم صاحب ٹرنک ہاؤس چاندنی چوک	۴ر	"
۶۱۶	۱۳۲۵۳	حافظ مولوی فیض الدین صاحب " "	۲ر	"
۶۱۷	۱۳۲۵۴	حافظ محمد عثمان صاحب ٹرنک والے فتحپوری	۱ر	"
۶۱۸	۱۳۲۵۵	منشی مولا بخش صاحب بیری والا باغ	۸ر	"
۶۱۹	۱۳۲۵۶	قاری فضل الدین صاحب مدرسہ فتحپوری	۲ر	"
۶۲۰	۱۳۲۵۷	مولانا محمود صاحب مدرس مدرسہ عالیہ	۴ر	"
۶۲۱	۱۳۲۵۸	مولانا سلطان محمود صاحب " "	۱ر	"
۶۲۲	۱۳۲۵۹	مولانا محبوب الٰہی صاحب پروفیسر " "	۸ر	"
۶۲۳	۱۳۲۶۰	مولانا قاضی سجاد حسن صاحب " "	۸ر	"
۶۲۴	۱۳۲۶۱	محمد اقبال صاحب اقبال بوٹ ہاؤس	۴ر	"
۶۲۵	۱۳۲۶۲	حافظ محمد عمر صاحب کوچہ قابل عطار	۲ر	"
۶۲۶	۱۳۲۶۳	حافظ محمد سعید صاحب انگریزی دوا فروش	۱ر	"
۶۲۷	۱۳۲۶۴	مستری محمد رمضان صاحب بیری والا باغ	۶	"
۶۲۸	۱۳۲۶۵	شیخ محمد عثمان صاحب کلاہ فروش	۴ر	"
۶۲۹	۱۳۲۶۶	بشیر احمد صاحب تاجر جفت بلیماران	۸ر	"
۶۳۰	۱۳۲۶۷	بشیر الدین صاحب گلی اونٹ والی تیلی واڑہ	۸ر	"
۶۳۱	۱۳۲۶۸	رضی الدین صاحب سرائے حافظ بنہ	۲ر	"
۶۳۲	۱۳۲۶۹	محمد سعید خانصاحب کنگھی والے	۲ر	"
۶۳۳	۱۳۲۷۰	حاجی محمد بلال صاحب کپڑے والے باڑہ ہندو	۲ر	"
۶۳۴	۱۳۲۷۱	محفوظ الٰہی صاحب نہاری ٹلے	۴ر	"
۶۳۵	۱۳۲۷۲	محمد اسحاق صاحب قصاب پورہ	۴ر	"
۶۳۶	۱۳۲۷۳	عبدالغفور صاحب ٹرنک والے سرائے بنہ		"
۶۳۷	۱۳۲۷۴	منشی عبدالسلام صاحب نگینوی صدر بازار	۸ر	"
۶۳۸	۱۳۲۷۵	عبدالمجید خان صاحب تاجر نوار صدر بازار دہلی	۸ر	"
۶۳۹	۱۳۲۷۶	حافظ عبدالحمید صاحب ٹاروئی والے	۸ر	"
۶۴۰	۱۳۲۷۷	ظہیر الدین صاحب مسجد گھنٹہ والی قصاب پورہ	۴ر	"
۶۴۱	۱۳۲۷۸	حافظ شجاع الدین صاحب	۲ر	"

نمبر شمار	نمبر رسید بخشہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۶۴۲	۱۳۲۸۷	حافظ پھول خانصاحب امام مسجد قصاب پورہ دہلی	۲	ماہانہ
۶۴۳	۱۳۲۸۹	مولانا احسن الدین صاحب مدرسہ کمری شیر کوٹ ضلع بجنور		دوامی
۶۴۴	۱۳۲۹۱	حاجی شیخ اللہ دیا صاحب محلہ کھٹیکان سبزی منڈی		"
۶۴۵	۱۳۲۹۲	شیخ محمد صدیق صاحب " "		"
۶۴۶	۱۳۲۹۳	شیخ بابو محمد دین صاحب " "		"
۶۴۷	۱۳۲۹۴	شیخ جان محمد صاحب " "		"
۶۴۸	۱۳۲۹۵	شیخ غلام محمد فٹ بال میکر " "		"
۶۴۹	۱۳۲۹۶	شیخ فضل الٰہی صاحب " "		"
۶۵۰	۱۳۲۹۷	شیخ عبداللطیف صاحب " "		"
۶۵۱	۱۳۲۹۸	شیخ مقبول الٰہی صاحب محلہ مان پورہ		"
۶۵۲	۱۳۲۹۹	شیخ محمد شریف صاحب " "		"
۶۵۳	۱۳۳۰۰	بابو رحمت علی صاحب " "		"
۶۵۴	۱۳۳۰۱	محمد صادق صاحب فٹ بال میکر " "		"
۶۵۵	۱۳۳۰۲	شیخ علیم الدین صاحب محلہ کھٹیکان		"
۶۵۶	۱۳۳۰۳	شیخ محمد لطیف صاحب ملازم بجلی گھر		"
۶۵۷	۱۳۳۰۴	رحمت اللہ صاحب بازار دروازہ		"
۶۵۸	۱۳۳۰۷	شیخ محمد عالم صاحب متصل ڈاکخانہ چولانا		"
۶۵۹	۱۳۳۰۸	عنایت اللہ صاحب سب انسپکٹر پولیس		"
۶۶۰	۱۳۳۰۹	شیخ گلاب الدین صاحب تاجر سینٹ		"
۶۶۱	۱۳۳۱۰	شیخ شوکت علی صاحب قاضی پورہ		"
۶۶۲	۱۳۳۱۱	چراغ الدین صاحب محلہ چوڑی گران		"
۶۶۳	۱۳۳۱۲	محمد اسمٰعیل صاحب محلہ چاہ چٹان		"
۶۶۴	۱۳۳۱۳	مہر دین صاحب " "		"
۶۶۵	۱۳۳۱۴	حکیم بشیر احمد صاحب صدر بازار		"
۶۶۶	۱۳۳۱۵	چودھری فیروز الدین صاحب محمدی دروازہ		"
۶۶۷	۱۳۳۱۶	صوفی عبداللہ صاحب احمد پور		"
۶۶۸	۱۳۳۱۷	میاں اکبر علی صاحب بھٹیارے محلہ کمہاران		"
۶۶۹	۱۳۳۱۸	مولانا عبدالقیوم صاحب محلہ بٹہ		"

نمبر شمار	نمبر رسید بخت	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۶۰۹	۱۳۳۱۹	ملک غلام احمد صاحب دوکاندار محلہ بالو گھر سیالکوٹ	۱	دوامی
۶۷۰	۱۳۳۲۰	بابو عبدالرحیم صاحب لکھنوی "	۱	"
۶۷۱	۱۳۳۲۲	مولوی عبدالرحمن صاحب سفیر دارالعلوم دیوبند	۲	"
۶۷۲	۱۳۳۲۳	مستری فضل الٰہی صاحب شیخ پورہ سیالکوٹ	۱	"
۶۷۳	۱۳۳۲۴	محمد حسین صاحب متصل درگاہ "	۱	"
۶۷۴	۱۳۳۲۵	مہر دین صاحب سوداگر محلہ بٹہ "	۱	"
۶۷۵	۱۳۳۲۶	حکیم عبداللہ خانصاحب " "	۱	"
۶۷۶	۱۳۳۲۷	ملک سردار علیخان صاحب " "	۱	"
۶۷۷	۱۳۳۲۸	شیخ محمد عالم صاحب ریٹائر تحصیلدار "	۱	"
۶۷۸	۱۳۳۲۹	فضل دین صاحب بجلی گھر "	۱	"
۶۷۹	۱۳۳۳۰	شیخ خدا بخش صاحب ساطی بازار "	۱	"
۶۸۰	۱۳۳۳۱	سیٹھ اللہ رکھا صاحب آئرن مرچنٹ "	۱	"
۶۸۱	۱۳۳۳۲	مولانا محمد فضل کریم صاحب چھاؤنی "	۱	"
۶۸۲	۱۳۳۳۳	حکیم محمد فضل الٰہی صاحب صدیقی دواخانہ "	۱	"
۶۸۳	۱۳۳۳۴	ماسٹر محمد صدیق صاحب ایم۔ اے صدر بازار "	۱	"
۶۸۴	۱۳۳۳۵	ملک محمد سخی صاحب اڑتی لکڑی محلہ بٹہ گلی سیالکوٹ	۱	"
۶۸۵	۱۳۳۳۶	ملک سردار علیخان صاحب محلہ بٹہ گلی "	۱	"
۶۸۶	۱۳۳۳۷	ملک محمد اسلم صاحب " "	۱	"
۶۸۷	۱۳۳۳۸	ملک اکرام اللہ صاحب " "	۱	"
۶۸۸	۱۳۳۳۹	ملک احسان الحق صاحب " "	۱	"
۶۸۹	۱۳۳۴۰	منشی محمد اسمٰعیل صاحب سائیکل ورکس "	۱	"
۶۹۰	۱۳۳۴۱	چودھری گلاب خانصاحب محلہ قبرستان "	۱	"
۶۹۱	۱۳۳۴۲	شیخ فضل کریم صاحب ہمدرد بوٹ ہاؤس "	۱	"
۶۹۲	۱۳۳۴۳	مستری عمر دین صاحب سیانہ لورہ "	۱	"
۶۹۳	۱۳۳۴۴	شیخ محمد اسمٰعیل صاحب محلہ چوک بورسان احمد پور بوٹ ہاؤس	۱	"
۶۹۴	۱۳۳۴۵	احمد اللہ صاحب چوک بورسیان "	۱	"
۶۹۵	۱۳۳۴۶	قاری حافظ رحیم بخش صاحب موضع دانیوال ضلع جالندھر	۱	"

نمبر شمار	نمبر رسید بخت	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۶۹۶	۱۳۳۹۸	ماسٹر رحمت علیصاحب موضع دانیوال ضلع جالندھر	۱	دوامی
۶۹۷	۱۳۳۹۹	چودھری خان محمد صاحب موضع سنگھ پور "	۱	"
۶۹۸	۱۳۴۰۰	ماسٹر نعمت اللہ صاحب موضع بالوکی "	۱	"
۶۹۹	۱۳۴۰۹	مولوی حکیم محمد حنیف صاحب سفیر دارالعلوم	۴	وظیفہ زکوٰۃ
۷۰۰	۱۳۴۱۰	حاجی حبیب احمد صاحب محلہ بیوپاریان قصبہ سردھنہ ضلع میرٹھ	۵	"
۷۰۱	۱۳۴۱۱	حکیم محمد اکرام الحق صاحب لال کرتی "	۵	"
۷۰۲	۱۳۴۱۲	شیخ محمد عمر صاحب تاجر ٹرنک دہلی بازار شہر میرٹھ	۱	دوامی
۷۰۳	۱۳۴۱۳	حافظ نور محمد صاحب خیاط " "	۱	"
۷۰۴	۱۳۴۱۴	بشیر احمد خانصاحب منیجر باٹا کمپنی "	۴	"
۷۰۵	۱۳۴۱۵	چودھری نصیر الدین صاحب خیاط بزازہ "	۸	"
۷۰۶	۱۳۴۱۶	شیخ رفیع الدین صاحب تاجر جنت دہلی بازار "	۸	"
۷۰۷	۱۳۴۱۷	محب اللہ خانصاحب خیرنگر بازار "	۸	"
۷۰۸	۱۳۴۱۸	مولوی سید محمد تقی صاحب وکٹوریہ میموریل اسکول صدر بازار میرٹھ	۱	"
۷۰۹	۱۳۴۱۹	حکیم سید محمد عسکری صاحب مرحوم مرسلہ مولوی سید محمد تقی صاحب صدر بازار میرٹھ	۱	"
۷۱۰	۱۳۴۲۰	شیخ عبداللہ صاحب سوداگر چرم "	۱	"
۷۱۱	۱۳۴۲۱	ماسٹر فراہیم خانصاحب ہیڈ مدرس وکٹوریہ سکول	۱	"
۷۱۲	۱۳۴۲۲	حافظ رحیم بخش صاحب وحید الدین روڈ "	۱	"
۷۱۳	۱۳۴۲۳	بابو سراج احمد صاحب محلہ امام باڑہ "	۱	"
۷۱۴	۱۳۴۲۴	منشی نہال احمد صاحب تاجر پان قصبہ خورجہ	۱	"
۷۱۵	۱۳۴۲۹	حکیم سید اشفاق الحسن صاحب بریلی	۱	"
۷۱۶	۱۳۴۴۷	ماسٹر منشی محمد علی صاحب پرائمری سکول موضع بالوکی۔ جالندھر	۱	"
۷۱۷	۱۳۴۴۸	میاں اسمٰعیل صاحب " "	۱	"
۷۱۸	۱۳۴۴۹	بابو خوشی محمد صاحب بزاز " "	۱	"
۷۱۹	۱۳۴۵۰	عطاء محمد صاحب زرگر موضع پرحسان "	۱	"
۷۲۰	۱۳۴۶۸	نیاز محمد صاحب کاندار " "	۱	"

نمبر شمار	نمبر رسید بخشتہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۷۲۱	۱۳۴۶۹	حافظ جان محمد صاحب موضع برحان جالندھر	۱	دوامی
۷۲۲	۱۳۴۷۰	مستری ہدایت علی صاحب " "	۱	"
۷۲۳	۱۳۴۷۱	ماسٹر غلام محمد صاحب " "	۱	"
۷۲۴	۱۳۴۷۲	بابو نثار احمد صاحب " "	۱	"
۷۲۵	۱۳۴۷۳	حاجی علی احمد صاحب مڈل سکول " "	۱	"
۷۲۶	۱۳۴۷۴	محبوب بخش صاحب سڑک بہادر گڈھ دہلی	۲	ماہانہ
۷۲۷	۱۳۴۷۵	مستری ولی الدین صاحب سبزی منڈی "	۴	"
۷۲۸	۱۳۴۷۶	عبدالحمید صاحب باڑہ ہندوراؤ "	۸	"
۷۲۹	۱۳۴۷۷	عبدالرحیم صاحب سبزی منڈی "	۱	"
۷۳۰	۱۳۴۷۸	عبدالعزیز صاحب " "	۱	"
۷۳۱	۱۳۴۷۹	عبدالرحیم صاحب تبا کو والے موری گیٹ "	۲	"
۷۳۲	۱۳۴۸۰	عنایت الدین صاحب " " "	۴	"
۷۳۳	۱۳۴۸۱	عابد خانصاحب صابون والے پھاٹک حبیب خان "	۲	"
۷۳۴	۱۳۴۸۲	حبیب الرحمن صاحب بسکٹ والے لال کنواں	۸	"
۷۳۵	۱۳۴۸۳	محمد نذیر صاحب کپتان مجلس احرار دہلی	۲	"
۷۳۶	۱۳۴۸۴	حکیم محمد حسین صاحب کیرانہ مرچنٹ "	۱	"
۷۳۷	۱۳۴۸۵	وصیت علی صاحب ملازم صدیقیہ دواخانہ محلہ نور گنج باڑہ ہندوراؤ "	۴	"
۷۳۸	۱۳۴۸۶	حافظ شہاب الدین صاحب محلہ قصاب پورہ	۴	"
۷۳۹	۱۳۴۸۷	مستری محمد عمر صاحب کارخانہ جھنجھنا روہتک روڈ	۱	"
۷۴۰	۱۳۴۸۸	منشی شفیق الرحمن صاحب ایچ بی سکول بل بنگش	۴	"
۷۴۱	۱۳۴۸۹	حکیم ناصر خلیق صاحب مدرسہ عالیہ فتحپوری "	۲	"
۷۴۲	۱۳۴۹۰	محمد احمد صاحب صابون والے شیش محل "	۱	"
۷۴۳	۱۳۴۹۱	مولانا شریف احمد صاحب کوچہ قابل عطار "	۴	"
۷۴۴	۱۳۴۹۲	کپتان ملک غلام محمد خانصاحب ضلع سرگودھا	۵	وظیفہ
۷۴۵	۱۳۴۹۳	ملک محمد بہادر خانصاحب " "	۵	"
۷۴۶	۱۳۵۰۰	ملک محمد نظیر خانصاحب " "	۱	دوامی
۷۴۷	[illegible]	[illegible] کوچہ قابل عطار دہلی	۲	ماہانہ

نمبر شمار	نمبر رسید بخشتہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۷۴۸	۱۳۵۰۳	حافظ محمد فاضل خانصاحب کوچہ قابل عطار دہلی	۲	ماہانہ
۷۴۹	۱۳۵۰۴	محمد ایوب صاحب راج میکنی سڑک "	۱	"
۷۵۰	۱۳۵۰۵	عبدالحکیم صاحب کباب والے جامع مسجد "	۸	"
۷۵۱	۱۳۵۰۶	قاضی نورالحق صاحب کوچہ میر ہاشم حبلی قبر "	۸	"
۷۵۲	۱۳۵۰۷	انوار الحسن صاحب کامل فیکٹری " "	۲	"
۷۵۳	۱۳۵۰۸	ماسٹر اصغر علی صاحب کلاتھ مرچنٹ جامع مسجد "	۸	"
۷۵۴	۱۳۵۰۹	منشی قدیر حسین صاحب شیر فروش تیلی واڑہ "	۴	"
۷۵۵	۱۳۵۱۰	عبدالرشید صاحب ٹرنک ساز صدر بازار "	۴	"
۷۵۶	۱۳۵۱۱	حاجی صوفی زین الدین صاحب کوچہ قابل عطار "	۱	"
۷۵۷	۱۳۵۱۲	ڈاکٹر عبدالرزاق صاحب پہاڑ گنج "	۱	"
۷۵۸	۱۳۵۱۳	حکیم عبدالحمید صاحب مالک ہمدرد دواخانہ "	۶	"
۷۵۹	۱۳۵۱۴	حافظ محمد الیاس صاحب لال کنواں "	۲	"
۷۶۰	۱۳۵۱۵	محمد مختار صاحب سوداگر " "	۱	"
۷۶۱	۱۳۵۱۶	شیخ عبدالغفور صاحب کپڑ چنٹ چاندنی چوک	۱	"
۷۶۲	۱۳۵۱۷	حاجی کرم الٰہی صاحب تاجر جفت بلیماران "	۵	"
۷۶۳	۱۳۵۱۸	محمد رفیق الرحمن صاحب " "	۴	"
۷۶۴	۱۳۵۱۹	حفیظ اللہ صاحب مشین والے بیری والا باغ "	۱	"
۷۶۵	۱۳۵۲۰	عزیز احمد صاحب " "	۴	"
۷۶۶	۱۳۵۲۱	محمد فاروق صاحب الیاس بلڈنگ کارخانہ "	۸	"
۷۶۷	۱۳۵۲۲	حبیب الرحمن صاحب بل بنگش "	۱۲	"
۷۶۸	۱۳۵۲۳	زوجہ حبیب الرحمن خانصاحب "	۴	"
۷۶۹	۱۳۵۲۴	فیاض مرزا صاحب روشن آرا روڈ سبزی منڈی "	۸	"
۷۷۰	۱۳۵۲۵	بابو عبداللطیف صاحب باڑہ ہندوراؤ "	۲	"
۷۷۱	۱۳۵۲۶	محمد سعید صاحب بیری والا باغ "	۴	"
۷۷۲	۱۳۵۲۷	چودھری محمد بخش صاحب انسپکٹر انکم ٹیکس فیض روڈ قرول باغ "	۶	
۷۷۳	۱۳۵۲۸	عبداللہ صاحب باغبچی اچھے جی باڑہ ہندوراؤ "	۶	
۷۷۴	۱۳۵۲۹	محمد علی صاحب موذن بیری والا باغ "	۴	
۷۷۵	۱۳۵۳۰	نظام الدین صاحب مؤذن صاحب مسجد [illegible] والی مسجد "	[illegible]	

نمبر شمار	نمبر رسید بخشنامہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۷۷۶	۱۳۵۳۱	ظہور الدین صاحب شیر فروش قصاب پورہ دہلی	ار	ماہانہ
۷۷۷	۱۳۵۳۲	محمد یونس صاحب کلو والی مسجد " "	۲ر	"
۷۷۸	۱۳۵۳۳	شیخ راجہ فضل الٰہی صاحب " "	۲ر	"
۷۷۹	۱۳۵۳۴	منشی عبد العزیز صاحب " "	ار	"
۷۸۰	۱۳۵۳۵	عبد الوہاب صاحب " "	۴ر	"
۷۸۱	۱۳۵۳۶	حکیم محمد اسحٰق صاحب نامی دواخانہ "	۴ر	"
۷۸۲	۱۳۵۳۷	شیخ عبد الغنی صاحب آئل کلاتھ مرچنٹ بلیماران "	۸ر	"
۷۸۳	۱۳۵۳۸	شیخ ضیاء الرحمٰن صاحب تاجر جفت "	۱ر	وظیفہ زکوٰۃ
۷۸۴	۱۳۵۳۹	یٰسین صاحب کالسہ سوپ فیکٹری فیاض گنج "	۱ر	دوامی
۷۸۵	۱۳۵۴۰	قاری ریحان الحق صاحب مدرسہ صدیقیہ "	۴ر	"
۷۸۶	۱۳۵۴۱	قاری خلیل الرحمٰن صاحب " "	۴ر	"
۷۸۷	۱۳۵۴۲	مولانا محمد حسین صاحب " "	۸ر	"
۷۸۸	۱۳۵۴۳	مولانا محمد ادریس صاحب " "	۸ر	"
۷۸۹	۱۳۵۴۴	مولانا جلیل صاحب " "	۴ر	"
۷۹۰	۱۳۵۴۵	ماسٹر صوفی صغیر حسن صاحب مسلم ہائی سکول فتحپوری "	۸ر	"
۷۹۱	۱۳۵۴۶	مولانا محمد احمد صاحب ٹیچر " "	۸ر	"
۷۹۲	۱۳۵۴۷	ماسٹر سید عبد الحمید صاحب " "	۸ر	"
۷۹۳	۱۳۵۴۸	شیخ محمد ابراہیم صاحب کلاتھ مرچنٹ بلیماران "	۱ر	وظیفہ زکوٰۃ
۷۹۴	۱۳۵۴۹	شیخ محمد اسمٰعیل صاحب آئل کلاتھ مرچنٹ "	۴ر	دوامی
۷۹۵	۱۳۵۵۰	شیخ قمر الدین صاحب " "	۴ر	"
۷۹۶	۱۳۵۵۱	حاجی رحیم بخش صاحب کارخانہ کونڈا چھپکا "	۶	"
۷۹۷	۱۳۵۵۲	مستری امام الدین صاحب فیاض گنج "	۴ر	"
۷۹۸	۱۳۵۵۳	مستری بشیر الدین صاحب " "	۴ر	"
۷۹۹	۱۳۵۵۴	بھولو صاحب " "	۲ر	"
۸۰۰	۱۳۵۵۵	مولوی محمد ظفر احمد خانصاحب ساکن شاہجہانپور وارد حال ندوۃ المصنفین قرول باغ دہلی	۲ر	"
۸۰۱	۱۳۵۵۶	مولانا مفتی عتیق الرحمٰن صاحب " "	۴ر	وظیفہ زکوٰۃ
۸۰۲	۱۳۵۵۷	بابو عبد الحمید صاحب ہیڈ کلرک ٹیلیفون باڑہ ہندو راؤ	۱ر	دوامی
۸۰۳	۱۳۵۵۸	حاجی محمد مصطفےٰ صاحب سلہ والے چتلی قبر "	۸ر	"
۸۰۴	۱۳۵۵۹	شیخ محمد فاروق صاحب آئل کلاتھ مرچنٹ بلیماران	۶	دوامی
۸۰۵	۱۳۵۶۰	نصیر الدین صاحب ملازم دربار کمپنی صدر بازار دہلی	۴ر	"
۸۰۶	۱۳۵۶۱	منشی عبد الکریم صاحب الیاس بلڈنگ برف خانہ "	۲ر	"
۸۰۷	۱۳۵۶۲	امان اللہ صاحب دربار کمپنی صدر بازار "	۴ر	"
۸۰۸	۱۳۵۶۳	محمد رفیع صاحب سبزی منڈی "	۲ر	"
۸۰۹	۱۳۵۶۴	عبد العزیز صاحب فروٹ ایجنٹ " "	۱ر	"
۸۱۰	۱۳۵۶۵	حمید اللہ صاحب " " "	۸ر	"
۸۱۱	۱۳۵۶۶	مطلوب الرحمٰن صاحب " " "	۸ر	"
۸۱۲	۱۳۵۶۷	عبد الحکیم صاحب " " "	۱ر	"
۸۱۳	۱۳۵۶۸	شیخ سراج الدین صاحب مالک کلکتہ بک ہاؤس مزنگ ہاؤس مٹیا محل دہلی	۴ر	"
۸۱۴	۱۳۵۶۹	حکیم شریف الدین خانصاحب بقائی دواخانہ "	۶	"
۸۱۵	۱۳۵۷۰	منشی محمد صدیق صاحب صدر بازار "	۸ر	"
۸۱۶	۱۳۵۷۱	عبد الغفور صاحب ٹرنک والے سرائے بنہ "	۱ر	"
۸۱۷	۱۳۵۷۲	محمد اسحاق صاحب تمباکو والے قصاب پورہ "	ار	"
۸۱۸	۱۳۵۷۳	شیخ فضل الٰہی صاحب بازار فتحپوری "	۱ر	"
۸۱۹	۱۳۵۷۴	شیخ مہتاب صاحب لیڈر مرچنٹ بلیماران "	۱ر	"
۸۲۰	۱۳۵۷۵	حافظ محمد یونس صاحب باڑہ ہندو راؤ "	۴ر	"
۸۲۱	۱۳۵۷۶	حافظ محمد یٰسین صاحب کپڑے والے بیری والا باغ "	۶	"
۸۲۲	۱۳۵۷۷	نظام الدین صاحب سیرانہ مرچنٹ کھاری بلولی "	۱ر	"
۸۲۳	۱۳۵۷۸	حاجی محمد حفیظ صاحب گندہک والے نواب والا باغ "	۶	"
۸۲۴	۱۳۵۷۹	حافظ عبد الغنی صاحب چائے والے صدر بازار "	۱ر	"
۸۲۵	۱۳۵۸۰	حاجی عبد الغنی صاحب تاجر جفت بلیماران "	۱ر	"
۸۲۶	۱۳۵۸۱	عبد الوحید صاحب بازار لال کنواں "	ار	"
۸۲۷	۱۳۵۸۲	محمد سلطان صاحب " "	ار	"
۸۲۸	۱۳۵۸۳	اہلیہ صاحبہ حافظ ذکریا صاحب " "	ار	"
۸۲۹	۱۳۵۸۴	حافظ محمد ذکریا صاحب امام مسجد سنوجی " "	۴ر	"
۸۳۰	۱۳۵۸۵	شیخ سراج احمد صاحب تاجر جفت بلیماران "	۱ر	"
۸۳۱	۱۳۵۸۶	منشی غفران الدین صاحب بردکان فروٹ ایجنٹ سبزی منڈی دہلی	۲ر	"

نمبر شمار	نمبر رسید بخت	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۸۳۲	۳۵۸۷	منشی سکو بلی خانصاحب بروکان فروش آینٹ سبزمنڈی دہلی	۲ر	ماہانہ
۸۳۳	۳۵۸۸	منشی عرفان الدین صاحب " " "	۴ر	"
۸۳۴	۳۵۸۹	مستری محمد اسمٰعیل صاحب مسجد کلاں سبزمنڈی دہلی	۱۲ر	"
۸۳۵	۳۵۹۰	عبدالحمید صاحب چھوٹی مسجد باڑہ ہندو راؤ "	۸ر	"
۸۳۶	۳۵۹۱	عبدالرشید صاحب مسجد کلاں سبزمنڈی "	۸ر	"
۸۳۷	۳۵۹۲	ماسٹر فتح الدین صاحب عربک ہائی سکول ریاگنج "	۴ر	"
۸۳۸	۳۵۹۳	ماسٹر کرم الٰہی صاحب " " "	۲ر	"
۸۳۹	۳۵۹۴	ماسٹر عبداللطیف صاحب " " "	۲ر	"
۸۴۰	۳۵۹۵	ماسٹر سید اظہار الحسن صاحب " " "	۸ر	"
۸۴۱	۳۵۹۶	ماسٹر غلام قادر صاحب " " "	۸ر	"
۸۴۲	۳۵۹۷	ماسٹر اعجاز الدین صاحب " " "	۲ر	"
۸۴۳	۳۵۹۸	ماسٹر نجم الدین صاحب " " "	۲ر	"
۸۴۴	۳۵۹۹	مولانا فضل الرحمٰن صاحب مدرس مدرسہ صدیقیہ "	۴ر	"
۸۴۵	۳۶۰۰	محمد اسمٰعیل صاحب پنساری باڑہ ہندو راؤ "	۸ر	"
۸۴۶	۳۶۰۱	عبدالستار صاحب بل انگلش بیری والا باغ "	۱ر	"
۸۴۷	۳۶۰۲	شیخ عبدالسلام صاحب سرائے حافظ جینہ "	۸ر	"
۸۴۸	۳۶۰۳	عتیق الرحمٰن صاحب بیری والا باغ "	۲ر	"
۸۴۹	۳۶۰۴	عبدالغفار صاحب " "	۱ر	"
۸۵۰	۳۶۰۵	منشی عبدالرحمٰن صاحب " "	۲ر	"
۸۵۱	۳۶۰۶	حاجی حبیب الرحمٰن صاحب تاجر ٹوپی سرائے "	۴ر	"
۸۵۲	۳۶۰۷	نور احمد صاحب گلی مٹکوں والی صدر بازار "	۴ر	"
۸۵۳	۳۶۰۸	شیخ عبدالجبار صاحب " " "	۲ر	"
۸۵۴	۳۶۰۹	حافظ سلطان صاحب صابون والے " " "	۴ر	"
۸۵۵	۳۶۱۰	والدہ امان اللہ صاحب " " "	۴ر	"
۸۵۶	۳۶۱۱	حاجی رشید احمد صاحب " " "	۴ر	"
۸۵۷	۳۶۱۲	شیخ سراج الدین صاحب سوپ چینٹ سرائے بنہ "	۸ر	"
۸۵۸	۳۶۱۳	حاجی کریم اللہ صاحب " " "	۴ر	"
۸۵۹	۳۶۱۴	حاجی محمد عثمان صاحب کلٹ والے " " "	۴ر	"
۸۶۰	۳۶۱۵	محمد احمد صاحب صندوق والے " " "	۸ر	"

نمبر شمار	نمبر رسید بخت	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۸۶۱	۳۶۱۶	شیخ محمد دین صاحب انبالہ والے محلہ کشن گنج دہلی	۸ر	ماہانہ
۸۶۲	۳۶۱۷	ماسٹر شمیم صاحب کوچہ قابل عطار "	۸ر	"
۸۶۳	۳۶۱۸	فضل حکیم صاحب سبزمنڈی "	۸ر	"
۸۶۴	۳۶۲۰	مستری عبداللطیف صاحب بڑی مسجد "	۶ر	"
۸۶۵	۳۶۲۱	محمد اسحاق صاحب " " "	۴ر	"
۸۶۶	۳۶۲۲	حاجی محمد شفیع صاحب بستی کلاں " "	۲ر	"
۸۶۷	۳۶۲۳	حافظ محب الدین صاحب کٹرہ اگرسین "	۴ر	"
۸۶۸	۳۶۲۴	رحیم الدین صاحب اینڈ سنز تیلی واڑہ "	۸ر	"
۸۶۹	۳۶۲۵	محمد صدیق صاحب کباڑی " "	۴ر	"
۸۷۰	۳۶۲۶	مولوی محمد عمر صاحب ہیڈ ماسٹر عربک اسکول دریا گنج	۸ر	"
۸۷۱	۳۶۲۷	ماسٹر عبدالمجید خانصاحب عربک سکول اجمیری دروازہ	۴ر	"
۸۷۲	۳۶۲۸	ماسٹر محمود مظفر صاحب " " "	۲ر	"
۸۷۳	۳۶۲۹	ماسٹر ابوالحسن صاحب " " "	۲ر	"
۸۷۴	۳۶۳۰	ماسٹر عمر الدین صاحب " " "	۲ر	"
۸۷۵	۳۶۳۱	ماسٹر محمد یوسف صاحب " " "	۲ر	"
۸۷۶	۳۶۳۲	ماسٹر محمد ہاشم صاحب " " "	۴ر	"
۸۷۷	۳۶۳۳	ذاکر الرحمٰن صاحب کوچہ قابل عطار "	۴ر	"
۸۷۸	۳۶۳۴	خلیفہ محمد ادریس صاحب کارخانہ سوپ میکر "	۸ر	"
۸۷۹	۳۶۳۵	حاجی مقبول الٰہی صاحب بیری والا باغ "	۲ر	"
۸۸۰	۳۶۳۶	عبدالمجید خانصاحب تاجر نواڑ صدر بازار "	۴ر	"
۸۸۱	۳۶۳۷	مظہر الحسن صاحب پھاٹک حبش خاں "	۴ر	"
۸۸۲	۳۶۳۸	حاجی عبدالحمید صاحب موتی والے صدر بازار "	۴ر	"
۸۸۳	۳۶۳۹	حاجی محمد شفیق الدین صاحب مسجد گھنٹہ والی قصاب پورہ دہلی	۴ر	"
۸۸۴	۳۶۴۰	محمد یوسف صاحب مسجد نواب والی " "	۱ر	"
۸۸۵	۳۶۴۱	محمد اشفاق صاحب " " "	۱۲ر	"
۸۸۶	۳۶۴۲	حکیم علیم الدین صاحب متصل شاہ گل " "	۲ر	"
۸۸۷	۳۶۴۳	قاضی الطاف الرحمٰن صاحب بوتل والے لال کنواں "	۸ر	"

نمبر شمار	نمبر رسید بخشی	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید بخشی	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۸۸۸	۱۳۶۴۴	حافظ مولوی فیض الدین صاحب کوچہ قابل عطار	۲ر	ماہانہ	۹۱۵	۱۳۶۷۱	منشی عبدالعزیز صاحب حمام قصاب پورہ دہلی	۱ر	ماہانہ
۸۸۹	۱۳۶۴۵	مولانا قاری شریف احمد صاحب	۴ر	"	۹۱۶	۱۳۶۷۳	ظہور الدین صاحب "	۱ر	"
۸۹۰	۱۳۶۴۶	حافظ جمیل احمد صاحب	۲ر	"	۹۱۷	۱۳۶۷۴	محمد علی صاحب مؤذن جنگل والی مسجد	۴ر	"
۸۹۱	۱۳۶۴۷	حافظ محمد فاضل خانصاحب	۲ر	"	۹۱۸	۱۳۶۷۵	نظام الدین صاحب نابینا بیری والا باغ	۱ر	"
۸۹۲	۱۳۶۴۸	حافظ عبدالرحیم صاحب ٹرنک والے سرائے حافظ بنہ صدر بازار دہلی	۷ر	"	۹۱۹	۱۳۶۷۶	عبداللہ صاحب باغیچی اچھے جی باڑہ ہندو راؤ	۸ر	"
					۹۲۰	۱۳۶۷۷	فیاض مرزا صاحب روشن آرا باغ سبزی منڈی	۸ر	"
۸۹۳	۱۳۶۴۹	مستری محمد رمضان صاحب بیری والا باغ	۷ر	"	۹۲۱	۱۳۶۷۸	عبدالحق صاحب دلال باغیچی اچھے جی	۲ر	"
۸۹۴	۱۳۶۵۰	حافظ محمد عثمان صاحب رنگ والے فتحپوری	۸ر	"	۹۲۲	۱۳۶۷۹	عبدالغنی صاحب پرچونیہ سبزی منڈی	۴ر	"
۸۹۵	۱۳۶۵۱	محمد ادریس صاحب محمدی دروازہ	۴ر	"	۹۲۳	۱۳۶۸۰	چودھری اللہ دین صاحب فروٹ انجینٹ	۲ر	"
۸۹۶	۱۳۶۵۲	محمد احمد صاحب "	۲ر	"	۹۲۴	۱۳۶۸۱	حافظ محمد عثمان صاحب مسجد کلاں	۸ر	"
۸۹۷	۱۳۶۵۳	عبدالرحیم صاحب تبا کو والے سبزی منڈی	۲ر	"	۹۲۵	۱۳۶۸۲	محمد مرزا صاحب کارخانہ ٹین	۸ر	"
۸۹۸	۱۳۶۵۴	غیاث الدین صاحب موری گیٹ	۴ر	"	۹۲۶	۱۳۶۸۳	غلام احمد صاحب روٹی والے	۲ر	"
۸۹۹	۱۳۶۵۵	عابد خانصاحب صابون والے پھاٹک حبش خاں	۲ر	"	۹۲۷	۱۳۶۸۴	مستری ولی الدین صاحب روشن آرا روڈ	۴ر	"
۹۰۰	۱۳۶۵۶	حبیب الرحمن صاحب بسکٹ والے لال کنواں	۸ر	"	۹۲۸	۱۳۶۸۵	محمد اسحاق صاحب قصاب پورہ	۴ر	"
۹۰۱	۱۳۶۵۷	مولانا مفتی سجاد حسین صاحب مدرسہ عالیہ فتحپوری	۸ر	"	۹۲۹	۱۳۶۸۶	مہتاب الدین صاحب سوپ والے پل بنگش	۱ر	"
۹۰۲	۱۳۶۵۸	مولانا سلطان محمود صاحب مدرسہ	۸ر	"	۹۳۰	۱۳۶۸۷	حاجی منیر الدین صاحب گھڑی والے صدر بازار	۴ر	"
۹۰۳	۱۳۶۵۹	حکیم ناصر خلیق صاحب دکار	۲ر	"	۹۳۱	۱۳۶۸۸	حامد حسن صاحب چاند اسٹور کھاری باولی	۴ر	"
۹۰۴	۱۳۶۶۰	منشی عبدالسلام صاحب نگینوی بردوکان حاجی محمد جان صاحب صدر بازار	۸ر	"	۹۳۲	۱۳۶۸۹	ماسٹر اصغر علی صاحب کلاتھ مرچنٹ جامع مسجد	۸ر	"
					۹۳۳	۱۳۶۹۰	عبدالحکیم صاحب کباب والے جامع مسجد	۸ر	"
۹۰۵	۱۳۶۶۱	اسلام الدین صاحب کپڑے مرچنٹ چاندنی چوک	۸ر	"	۹۳۴	۱۳۶۹۱	عبدالغنی صاحب کلاتھ مرچنٹ بلیماران	۸ر	"
۹۰۶	۱۳۶۶۳	محمد ایوب صاحب واچ میکر نئی سڑک	۱ر	"	۹۳۵	۱۳۶۹۲	شیخ ضیاء الرحمن صاحب تاجر جفت	۸ر	"
۹۰۷	۱۳۶۶۳	حاجی نجم الدین صاحب واچ میکر	۲ر	"	۹۳۶	۱۳۶۹۳	حکیم محمد حسین صاحب کیرانہ مرچنٹ کھاری باولی	۸ر	"
۹۰۸	۱۳۶۶۴	محمد اقبال صاحب بوٹ ہاؤس چاندنی چوک	۴ر	"	۹۳۷	۱۳۶۹۴	محمد عثمان صاحب نواب والی مسجد قصاب پورہ	۸ر	"
۹۰۹	۱۳۶۶۵	حافظ محمد عمر صاحب کوچہ قابل عطار	۲ر	"	۹۳۸	۱۳۶۹۵	محمد اشفاق صاحب بیری والا باغ	۸ر	"
۹۱۰	۱۳۶۶۶	حافظ محمد سعید صاحب انگریزی دوا فروش	۸ر	"	۹۳۹	۱۳۶۹۶	عبدالغفار صاحب نیا بانس	۸ر	"
۹۱۱	۱۳۶۶۷	حافظ محمد الیاس صاحب انصاری لال کنواں	۲ر	"	۹۴۰	۱۳۶۹۷	الطاف الرحمن صاحب	۴ر	"
۹۱۲	۱۳۶۶۸	حافظ بھولے خانصاحب امام مسجد قصاب پورہ	۲ر	"	۹۴۱	۱۳۶۹۸	محمد مسیح صاحب کوچہ چیلاں	۱۴ر	"
۹۱۳	۱۳۶۶۹	عبدالستار صاحب	۴ر	"	۹۴۲	۱۳۶۹۹	محبوب بخش صاحب گانوں والی مسجد	۴ر	"
۹۱۴	۱۳۶۷۰	عبدالرشید صاحب پرچونیہ	۴ر	"	۹۴۳	۱۳۷۰۰	بابو عبداللطیف صاحب باڑہ ہندو راؤ	۲ر	

نمبر شمار	نمبر رسید بخشیہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۹۴۳	۱۳۷۰۴	ابلیہ فخرالدین صاحب مجدکلو والی قصاب پورہ دہلی	۸ر	ماہانہ
۹۴۵	۱۳۷۰۵	فخرالدین صاحب " " "	۸ر	"
۹۴۶	۱۳۷۰۶	محمد یوسف صاحب مجد نواب والی	۱ر	"
۹۴۷	۱۳۷۰۷	عبدالرشید صاحب پرچونیہ " "	۴ر	"
۹۴۸	۱۳۷۰۸	محمد اسمٰعیل صاحب " "	۸ر	"
۹۴۹	۱۳۷۰۹	اسلام الدین صاحب کیپ مرچنٹ چاندنی چوک	۸ر	"
۹۵۰	۱۳۷۱۰	ایس عبدالمتین صاحب سوداگر پیل فیتہ	۴ر	"
۹۵۱	۱۳۷۱۱	شیخ عبدالرحیم صاحب تاجر اون " "	۴ر	"
۹۵۲	۱۳۷۱۲	زین العابدین صاحب تاجر جفت بلیماران	۸ر	"
۹۵۳	۱۳۷۱۳	اکرام الدین صاحب بکس والے باڑہ ہندوراؤ	۸ر	"
۹۵۴	۱۳۷۱۴	احسان الٰہی صاحب کارخانہ کارڈبورڈ	۱ر	"
۹۵۵	۱۳۷۱۵	حاجی محمد الیاس صاحب پنساری " "	۴ر	"
۹۵۶	۱۳۷۱۶	آغا مرزا صاحب کارخانہ مہوہ " "	۸ر	"
۹۵۷	۱۳۷۱۷	حکیم عبداللطیف صاحب طبیہ کالج قرول باغ	۴ر	"
۹۵۸	۱۳۷۱۸	حافظ شہاب الدین صاحب قصاب پورہ	۴ر	"
۹۵۹	۱۳۷۱۹	محمد اسمٰعیل صاحب پنساری باڑہ ہندوراؤ	۸ر	"
۹۶۰	۱۳۷۲۰	حاجی محمد بلال صاحب " "	۲ر	"
۹۶۱	۱۳۷۲۱	علاؤالدین صاحب احاطہ کدارہ " "	۴ر	"
۹۶۲	۱۳۷۲۲	مستری محمد عمر دراز صاحب کارخانہ جھنجھنا قرول باغ	۸ر	"
۹۶۳	۱۳۷۲۳	محمد مصطفےٰ صاحب سلم فروش چتلی قبر دہلی	۸ر	"
۹۶۴	۱۳۷۲۴	حکیم شریف الدین صاحب بقائی دواخانہ	۸ر	"
۹۶۵	۱۳۷۲۵	محمد نعیم الدین صاحب بھوجلہ پہاڑی چتلی قبر	۴ر	"
۹۶۶	۱۳۷۲۶	عبدالستار صاحب مجد کلو والی قصاب پورہ	۴ر	"
۹۶۷	۱۳۷۲۷	حکیم علیم الدین صاحب " "	۲ر	"
۹۶۸	۱۳۷۲۸	محمد اسحاق صاحب تمباکو والے " "	۱ر	"
۹۶۹	۱۳۷۲۹	نصیر الدین صاحب دربار کمپنی صدر بازار	۴ر	"
۹۷۰	۱۳۷۳۰	منشی عبدالکریم صاحب ایاس بلڈنگ برف خانہ	۲ر	"
۹۷۱	۱۳۷۳۱	نورالٰہی صاحب ملازم دربار کمپنی	۲ر	"
۹۷۲	۱۳۷۳۲	ماسٹر علاؤالدین صاحب گلی مرچنٹ پریس صدر بازار	۲ر	"

نمبر شمار	نمبر رسید بخشیہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۹۷۳	۱۳۷۳۳	عبدالعزیز صاحب فروٹ ایجنٹ سبزمنڈی دہلی	۸ر	ماہانہ
۹۷۴	۱۳۷۳۴	منشی غفران الدین صاحب " " "	۲ر	"
۹۷۵	۱۳۷۳۵	منشی شکور علی صاحب بردوکان " " "	۴ر	"
۹۷۶	۱۳۷۳۶	عبدالحکیم صاحب فروٹ ایجنٹ " "	۸ر	"
۹۷۷	۱۳۷۳۷	عبدالحمید صاحب چھوٹی مسجد باڑہ ہندوراؤ	۸ر	"
۹۷۸	۱۳۷۳۸	اللہ بخش صاحب فروٹ ایجنٹ سبزمنڈی	۸ر	"
۹۷۹	۱۳۷۳۹	بابو عبدالحمید صاحب ہیڈ کلرک ٹیلیفون اکاؤنٹ آفس محلہ نور گنج باڑہ ہندوراؤ دہلی	۸ر	"
۹۸۰	۱۳۷۴۰	محمد دین صاحب کیرانہ مرچنٹ کھاری باولی	۸ر	"
۹۸۱	۱۳۷۴۱	حاجی حکیم عبدالحمید صاحب ہمدرد دواخانہ	۸ر	"
۹۸۲	۱۳۷۴۲	بشیر احمد صاحب تاجر جفت بلیماران	۸ر	"
۹۸۳	۱۳۷۴۳	محمد شفیع صاحب کوچہ قابل عطار	۸ر	"
۹۸۴	۱۳۷۴۴	شیخ عبدالغفور صاحب چاندنی چوک	۸ر	"
۹۸۵	۱۳۷۴۵	شیخ عبدالرحیم صاحب " "	۴ر	"
۹۸۶	۱۳۷۴۶	ایس عبدالمتین صاحب سوداگر پیل فیتہ	۴ر	"
۹۸۷	۱۳۷۴۷	حاجی محمد حنیفہ صاحب گندہ بک والے پل بنگش	۸ر	"
۹۸۸	۱۳۷۴۸	مستری مولا بخش صاحب بیری والا باغ	۸ر	"
۹۸۹	۱۳۷۴۹	مولانا ظل الرحمن صاحب مدرس مدرسہ صدیقیہ	۴ر	"
۹۹۰	۱۳۷۵۰	نظام الدین صاحب کیرانہ مرچنٹ کھاری باولی	۸ر	"
۹۹۱	۱۳۷۵۱	صوفی منیر حسن صاحب مسلم ہائی سکول نجیبوی	۸ر	"
۹۹۲	۱۳۷۵۲	مولانا محبوب الٰہی صاحب پروفیسر مدرسہ	۸ر	"
۹۹۳	۱۳۷۵۳	شیخ قمر الدین صاحب اینڈ سنز چاندنی چوک	۴ر	"
۹۹۴	۱۳۷۵۴	حاجی عبدالمغنی صاحب تاجر جفت بلیماران	۷ر	"
۹۹۵	۱۳۷۵۵	محمد ایوب صاحب " " "	۴ر	"
۹۹۶	۱۳۷۵۶	شیخ محمد ابراہیم صاحب کلاتھ مرچنٹ	۸ر	"
۹۹۷	۱۳۷۵۷	بخش الٰہی صاحب فائن ڈاج کمپنی چاندنی چوک	۸ر	"
۹۹۸	۱۳۷۵۸	رضی الدین صاحب بردوکان فرم ایس محمد الدین کھڑاؤں والے سرائے حافظ بنہ دہلی	۸ر	"
۹۹۹	۱۳۷۵۹	منشی عرفان الدین صاحب بردوکان [illegible]	[illegible]	[illegible]

نمبر رسید بخشیت	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید بخشیت	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۳۷۶	محمد سعید خانصاحب کنگھی والے صدر بازار دہلی	۴ر	ماہانہ	۱۰۲۴	۱۳۷۸۴	عبدالقدوس صاحب مسجد کلہ والی قصاب پورہ	۱ر	ماہانہ
۱۳۷۶	منشی فدا حسین خانصاحب شیر فروش تیلی واڑہ "	۴ر	"	۱۰۲۵	۷۸۵	حافظ محمد شفیق الدین صاحب "	۴ر	"
۱۳۷۶۱	وصیت علی صاحب صدیقیہ دواخانہ "	۲ر		۱۰۲۶	۱۳۷۸۶	محمد یوسف صاحب مسجد نواب والی "	۱ر	"
۱۳۶۶۲	چودھری محمد صاحب اکم ٹیکس انسپکٹر فیض روڈ قرول باغ دہلی	۶	"	۱۰۲۷	۱۳۷۸۷	عبدالرشید صاحب پرچونیہ "	۴ر	"
۱۳۷۶۴	مولانا مفتی عتیق الرحمن صاحب ناظم ندوۃ المصنفین	۴ر	"	۱۰۲۸	۱۳۷۸۸	سید اظہار الحسن صاحب عربک ہائی اسکول دریا گنج دہلی	۸ر	"
۱۳۷۶۵	منصب علی صاحب بنارسی باڑہ ہندو راؤ "	۲ر	"	۱۰۲۹	۱۳۷۸۹	حکیم محمد اسحٰق صاحب دواخانہ نامی قصاب پورہ دہلی	۴ر	"
۱۳۷۶۶	حبیب الرحمن صاحب انجینیر پل بنگش "	۱۲ر	"	۱۰۳۰	۱۳۷۹۱	محمد رفیق صاحب تاجر جفت بلیماران "	۴ر	"
۱۳۷۶۷	اہلیہ حبیب الرحمن صاحب " " "	۴ر	"	۱۰۳۱	۱۳۷۹۲	شیخ محمد دین صاحب انبالہ والے کشن گنج "	۵	"
۱۳۷۶۸	داروغہ صاحبی حسین صاحب سبزی منڈی "	۸ر	"	۱۰۳۲	۱۳۷۹۳	ماسٹر سید عبدالحمید صاحب مسلم ہائی اسکول فتحپوری دہلی	۱ر	"
۱۳۷۶۹	حافظ عبدالجلیل صاحب صدر بازار "	۲ر	"	۱۰۳۳	۱۳۷۹۴	مولانا عبدالوکیل صاحب ٹیچر " "	۲ر	"
۱۳۷۷۰	عبدالرشید صاحب مسجد کلاں سبزی منڈی "	۱ر	"	۱۰۳۴	۱۳۷۹۵	ماسٹر نجم الدین صاحب عربک ہائی سکول دریا گنج	۲ر	"
۱۳۷۷۱	مستری محمد اسمٰعیل صاحب لال مسجد " "	۴ر	"	۱۰۳۵	۱۳۷۹۶	ماسٹر فتح الدین صاحب " " "	۴ر	"
۱۳۷۷۲	منشی عبداللہ صاحب فروٹ ایجنٹ "	۴ر	"	۱۰۳۶	۱۳۷۹۷	" کرم الٰہی صاحب " " "	۲ر	"
۱۳۷۷۳	حاجی کرم الٰہی احسان الٰہی صاحبان تاجر جفت بلیماران دہلی	۵	"	۱۰۳۷	۱۳۷۹۸	" غلام قادر صاحب " " "	۸ر	"
۱۳۷۷۴	عبدالوحید صاحب بازار لال کنواں "	۱ر	"	۱۰۳۸	۱۳۷۹۹	" عبداللطیف صاحب " " "	۲ر	"
۱۳۷۷۵	محمد سلیمان صاحب " "	۱ر	"	۱۰۳۹	۱۳۸۰۰	" اعجاز الدین صاحب " " "	۲ر	"
۱۳۷۷۶	اہلیہ محمد ذکریا صاحب امام مسجد سنوجی بازار لال کنواں دہلی	۱ر	"	۱۰۴۰	۱۳۸۰۱	مولوی عبدالعزیز صاحب پٹی دار محمد پور ریاست بھاولپور	۵	دوائی
۱۳۷۷۷	محمد ذکریا صاحب امام مسجد " "	۴ر	"	۱۰۴۱	۱۳۸۰۲	مولوی محمد اصغر و مولوی محمد شریف و مولوی محمد جمیل صاحبان محمد پور ریاست بھاولپور	۵	"
۱۳۷۷۸	منشی محمد صدیق صاحب بردوکان حاجی محمد شفیع صاحب سوپ والے صدر بازار دہلی	۸ر	"	۱۰۴۲	۱۳۸۰۳	مولوی عبدالحکیم صاحب " " "	۱	"
۱۳۷۷۹	محمد ذکاء اللہ صاحب بیری والا باغ "	۱	"	۱۰۴۳	۱۳۸۰۴	مولانا محمد امیر صاحب صدر مدرس مدرسہ اسلامیہ عربیہ قادریہ محمد پور ریاست بھاولپور	۵	"
۱۳۷۸۰	عبدالغنی صاحب دوکان پرچون سبزی منڈی "	۴ر	"	۱۰۴۴	۱۳۸۰۵	مولانا عبدالرحمن صاحب " "	۱	
۱۳۷۸۱	مستری ظہور الدین صاحب " "	۴ر	"	۱۰۴۵	۱۳۸۰۶	مولانا حاجی محمد اصغر حسین صاحب پرنسپل مدرسہ اسلامیہ شمس الہدیٰ پٹنہ	۶	ذلہ
۱۳۷۸۲	حافظ محفوظ الٰہی صاحب بنارسی والے چھوٹی مسجد باڑہ ہندو راؤ دہلی	۴ر	"					
۱۳۷۸۳	ظہور الدین صاحب مسجد گھنٹہ والی قصاب پورہ "	۴ر	"					

نمبر شمار	نمبر رسید بخشنامہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۰۴۲	۱۳۸۴۴	حاجی عبدالحق صاحب میرپور خاص سندھ	للعہ	دوامی
۱۰۴۳	۱۳۸۴۳	میاں آدم صاحب " "	۱	"
۱۰۴۴	۱۳۸۴۴	ڈاکٹر محمد جمیل صاحب ڈاکخانہ میرواہ " "	۱	"
۱۰۴۹	۱۳۸۴۵	حاجی محمد سلیمان صاحب میرپور خاص "	۱	"
۱۰۵۰	۱۳۸۴۶	مسٹر عبدالکریم صاحب اسسٹنٹ کپتان پوسٹ کنری ضلع تھرپارکر سندھ	۵	"
۱۰۵۱	۱۳۸۴۷	مرزا ظفر بیگ صاحب کنٹرولر افیسر ریلوے میرپور خاص	۵	"
۱۰۵۲	۱۳۸۴۸	قاضی [illegible] صاحب "	۱	"
۱۰۵۳	۱۳۸۵۰	محمد بشیر خانصاحب ماسٹر "	۵	"
۱۰۵۴	۱۳۸۵۱	احسان اللہ جواہا صاحب دھوبی ہڈالی ضلع سرگودہا	۱	"
۱۰۵۵	۱۳۸۵۲	مظفر خانصاحب " "	۱	"
۱۰۵۶	۱۳۸۵۳	ملک نور محمد خاں صاحب " "	۱	"
۱۰۵۷	۱۳۸۵۴	صوفی غلام محمد صاحب " "	۱	"
۱۰۵۸	۱۳۸۵۵	حاجی محمد یار خاں صاحب " "	۱	"
۱۰۵۹	۱۳۸۵۶	میاں خاں محمد صاحب موچی " "	۱	"
۱۰۶۰	۱۳۸۵۷	دفعدار محمد یار خانصاحب " "	۱	"
۱۰۶۱	۱۳۸۵۸	میاں حشمت علیخانصاحب موچی " "	۱	"
۱۰۶۲	۱۳۸۵۹	میاں غلام محمد صاحب " "	۱	"
۱۰۶۳	۱۳۸۶۰	جمعدار محمد خاں صاحب قوم ورک " "	۶	"
۱۰۶۴	۱۳۸۶۱	ملک عبدالرحیم صاحب " "	۱	"
۱۰۶۵	۱۳۸۶۲	حاجی محمد خوشی صاحب ڈگری تھرپارکر "	۶	"
۱۰۶۶	۱۳۸۶۳	محمد غلام علیخاں صاحب " "	۴	"
۱۰۶۷	۱۳۸۶۴	محمد صاحب خاص چپلی " "	۴	"
۱۰۶۸	۱۳۸۶۵	مولانا حکیم محمد حیات صاحب " "	۵	"
۱۰۶۹	۱۳۸۶۶	مولوی سید محمود الحق صاحب گلزار باغ پٹنہ	۱	"
۱۰۷۰	۱۳۸۶۷	مولوی عبدالمنان صاحب بیدل وفیسر کالج "	۶	"
۱۰۷۱	۱۳۸۶۸	مولوی محمد حسن صاحب محلہ گورک پور منہدور "	۱	"
۱۰۷۲	۱۳۸۶۹	مولوی حاجی سید صغیر الحسن صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ شمس الہدیٰ پٹنہ	۴	"
۱۰۷۳	۱۳۸۷۰	مولانا حافظ نور الحق صاحب مدرسہ شمس الہدیٰ پٹنہ	۱	دوامی
۱۰۷۴	۱۳۸۷۱	مولانا سلیم الحق صاحب فاضل دیوبند " "	۶	"
۱۰۷۵	۱۳۸۷۲	مولوی عبدالجلیل صاحب انسپکٹر پولیس میرپور ڈویژن	۱	"
۱۰۷۶	۱۳۸۷۳	ڈاکٹر سید محمد مصطفےٰ صاحب آزاد فارمیسی "	۱	"
۱۰۷۷	۱۳۸۷۴	مولوی محمد حسن صاحب محلہ گورک پور منہدور "	۱	"
۱۰۷۸	۱۳۸۷۵	مولوی عبدالجلیل صاحب انسپکٹر پولیس میرپور	۱	"
۱۰۷۹	۱۳۸۷۶	مولانا حافظ نور الحق صاحب مدرسہ شمس الہدیٰ	۱	"
۱۰۸۰	۱۳۸۷۷	منشی طاہر حسن صاحب محرر رسالہ العلوم دیوبند	۳	ماہانہ
۱۰۸۱	۱۳۸۷۸	مولانا عبدالوحید صاحب ناظم یتیم " "	۸	"
۱۰۸۲	۱۳۸۹۲	ذوالفقار علی صاحب محلہ محلسرائے مرادآباد	۱	دوامی
۱۰۸۳	۱۳۸۹۳	اہلیہ ماسٹر الیاس حسن صاحب " "	۱	"
۱۰۸۴	۱۳۹۰۲	بارو چہ صاحب گوٹ قاضی نور محمد ضلع تھرپارکر سندھ	۵	"
۱۰۸۵	۱۳۹۰۳	غلام محمد صاحب " "	۵	"
۱۰۸۶	۱۳۹۰۴	محمد صالح صاحب زمیندار گوٹ حاجی محمد عالم "	۵	"
۱۰۸۷	۱۳۹۰۵	حکیم بشیر احمد صاحب مقام جمیس آباد "	۸	"
۱۰۸۸	۱۳۹۰۶	احمد علی صاحب " "	۱	"
۱۰۸۹	۱۳۹۰۷	مولوی عبدالکریم صاحب " "	۶	"
۱۰۹۰	۱۳۹۰۸	رحیم داد صاحب " "	۱	"
۱۰۹۱	۱۳۹۰۹	گل محمد خانصاحب " "	۴	"
۱۰۹۲	۱۳۹۱۰	مولوی فضل الدین صاحب " "	۱	"
۱۰۹۳	۱۳۹۱۱	ماسٹر محمد صاحب پوسٹ کاچھیلا "	۱	"
۱۰۹۴	۱۳۹۱۲	فیض محمد صاحب شیخ گوٹ محمد ہاشم "	۱	"
۱۰۹۵	۱۳۹۱۳	محمد شاہ میر صاحب " "	۱	"
۱۰۹۶	۱۳۹۱۴	ٹھارہ فقیر صاحب " "	۸	"
۱۰۹۷	۱۳۹۱۵	مولانا محمد اسحاق صاحب مدرس " "	للعہ	وظیفہ
۱۰۹۸	۱۳۹۱۶	محمد صالح صاحب " "	۱	دوامی
۱۰۹۹	۱۳۹۱۷	احمد خاں صاحب " "	۱	"
۱۱۰۰	۱۳۹۱۸	میاں غلام رسول صاحب " "	۱	"
۱۱۰۱	۱۳۹۱۹	حاجی محمد ابراہیم صاحب " "	۱	"

شمار	نمبر رسید بخشی	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید بخشی	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۱۰۰	۱۳۹۲۰	فیض محمد صاحب گوٹ محمد ہاشم تہر پارکر سندھ	۷ر	دوامی	۱۱۲۹	۱۳۹۴۸	میر محمد صاحب ڈگری تہر پارکر سندھ	۱ر	دوامی
۱۱۰۱	۱۳۹۲۱	حاجی امام بخش صاحب " "	۵ر	"	۱۱۳۰	۱۳۹۴۹	محمد صدیق صاحب " " "	۸ر	"
۱۱۰۲	۱۳۹۲۲	محمد حسن صاحب گوٹ دوست محمد "	۵ر	"	۱۱۳۱	۱۳۹۵۰	حاجی میر محمد صاحب " " "	۵ر	"
۱۱۰۳	۱۳۹۲۳	مولوی محمد اسحٰق صاحب پوسٹ خمس آباد "	۵ر	وظیفہ زکوٰۃ	۱۱۳۲	۱۳۹۵۴	مولوی عبدالحق صاحب کھٹیکان امرتسر	۵ر	"
۱۱۰۴	۱۳۹۲۴	مولانا محمد ابراہیم صاحب پوسٹ میرواگور جالی "	۵ر	دوامی	۱۱۳۳	۱۳۹۵۵	خلیفہ محمد دین صاحب کٹڑہ منت سنگھ "	۵ر	"
۱۱۰۵	۱۳۹۲۵	مولوی عبدالعزیز صاحب چک ۲۷۰ الف "	۸ر	وظیفہ زکوٰۃ	۱۱۳۴	۱۳۹۵۶	محمد شریف صاحب " "	۵ر	"
۱۱۰۶	۱۳۹۲۶	قاضی محمد علی صاحب "	۶ر	دوامی	۱۱۳۵	۱۳۹۵۷	منشی نذیر احمد صاحب بونگی "	۵ر	"
۱۱۰۷	۱۳۹۲۷	مولوی اللہ بخش صاحب مقام ضلع حیدرآباد	۶ر	"	۱۱۳۶	۱۳۹۵۸	حاجی میر محمد صاحب تاجران چرم مارکیٹ امرتسر	۵ر	"
۱۱۰۸	۱۳۹۲۸	مولوی عبدالعزیز صاحب چک ۲۷۰ الف تہر پارکر "	۶ر	"	۱۱۳۷	۱۳۹۵۹	بابو محمد خلیل الرحمٰن صاحب محلہ چاہ چٹان سیالکوٹ	۶ر	"
۱۱۰۹	۱۳۹۲۹	حاکم الدین صاحب " " "	۵ر	"	۱۱۳۸	۱۳۹۶۰	نور الٰہی صاحب تاجر جفت "	۵ر	"
۱۱۱۰	۱۳۹۳۰	عبدالغفور صاحب " " "	۷ر	"	۱۱۳۹	۱۳۹۶۱	شیخ عبدالغنی صاحب بازار کلاں "	۵ر	"
۱۱۱۱	۱۳۹۳۱	فرید بخش صاحب " " "	۵ر	"	۱۱۴۰	۱۳۹۶۲	شیخ امین الدین صاحب تاجر بساطخانہ "	۶ر	"
۱۱۱۲	۱۳۹۳۲	منشی عبدالکریم صاحب " " "	۸ر	"	۱۱۴۱	۱۳۹۶۹	حکیم حبیب الرحمٰن خانصاحب متصل مدرسہ شاہجہانیہ	۶ر	وظیفہ
۱۱۱۳	۱۳۹۳۳	حاجی مہر محمد بوٹہ صاحب " " "	۶ر	"	۱۱۴۲	۱۳۹۹۱	میاں محکم الدین صاحب دہلی دروازہ شہر ملتان	۵ر	دوا
۱۱۱۴	۱۳۹۳۴	بی بی خدیجہ صاحبہ زوجہ عبدالغفور صاحب " " "	۵ر	وظیفہ زکوٰۃ	۱۱۴۳	۱۳۹۹۲	شیخ الٰہی بخش صاحب " "	۵ر	"
۱۱۱۵	۱۳۹۳۵	امام بخش صاحب چک ۲۷۰ " "	۶ر	دوامی	۱۱۴۴	۱۳۹۹۳	شیخ احمد بخش صاحب " "	۵ر	"
۱۱۱۶	۱۳۹۳۶	منشی نور محمد صاحب چک ۱۷۰ " "	۶ر	وظیفہ زکوٰۃ	۱۱۴۵	۱۳۹۹۴	شیخ قادر بخش صاحب " "	۵ر	"
۱۱۱۷	۱۳۹۳۷	شاہ صاحب زمیندار گوٹ سونارائیں " "	۵ر	دوامی	۱۱۴۶	۱۳۹۹۵	شیخ کریم بخش صاحب " "	۵ر	"
۱۱۱۸	۱۳۹۳۸	حاجی فتح محمد صاحب چک ۱۷۰ تعلقہ ڈگری " "	۵ر	"	۱۱۴۷	۱۳۹۹۶	میاں دوست محمد صاحب " "	۵ر	"
۱۱۱۹	۱۳۹۳۹	حاجی علی محمد صاحب " " "	۵ر	"	۱۱۴۸	۱۳۹۹۷	شیخ سلطان بخش صاحب " "	۵ر	"
۱۱۲۰	۱۳۹۴۰	محمد علی صاحب " " "	۸ر	"	۱۱۴۹	۱۳۹۹۹	مولوی شریف خاں صاحب سفیر دارالعلوم دیوبند	۶ر	
۱۱۲۱	۱۳۹۴۱	میر محمد بخش صاحب " " "	۶ر	"	۱۱۵۰	۱۴۰۰۰	حافظ عبدالمومن صاحب امام مسجد "	۵ر	
۱۱۲۲	۱۳۹۴۲	مسٹر نذر محمد صاحب پٹی دار " " "	۵ر	"	۱۱۵۱	۱۴۰۰۵	مسٹر محمد شفیع صاحب محلہ کمہاراں سیالکوٹ	۵ر	
۱۱۲۳	۱۳۹۴۳	حاجی غلام محمد صاحب " " "	۵ر	"	۱۱۵۲	۱۴۰۰۶	مسٹر ہدایت اللہ صاحب بازار دروازہ "	۵ر	
۱۱۲۴	۱۳۹۴۴	حاجی محمد ہاشم صاحب " " "	۵ر	"					
۱۱۲۵	۱۳۹۴۵	محمد طاہر صاحب " " "	۵ر	"					
۱۱۲۶	۱۳۹۴۶	میر حاجی شاہ محمد صاحب " " "	۵ر	"					

کل میزان ۱۰۰ روپے

عطیات عمومی

موصولہ ماہ ذی الحجہ ۱۳۶۰ھ

نمبر شمار	نمبر رسید بخشی	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱	۱۱۷۲۷	طیب فارم موگالیہ کوٹ بھوپال	۴ر	تبلیغ
۲	۱۱۷۲۸	سردار میاں رؤف محمد خانصاحب جاگیردار "	۵ر	"
۳	۱۱۷۲۹	عطاء اللہ خانصاحب چوک بازار "	۱ر	"
۴	۱۱۷۳۰	امتیاز علی صاحب " "	۴ر	"
۵	۱۱۷۳۱	منشی عنایت الرحمٰن صاحب امانی دروازہ "	۲ر	"
۶	۱۱۷۳۲	قاری محمد صدیق صاحب "	۴ر	"
۷	۱۱۷۳۳	مولوی مسکین عبدالرشید صاحب "	۱ر	"
۸	۱۱۷۳۴	ہمشیرہ صاحب " "	۱ر	"
۹	۱۱۷۳۵	مولوی حاجی شفیق احمد صاحب مہتمم مدرسہ "	۴ر	"
۱۰	۱۱۷۳۶	عتیق احمد سلمہ "	۱ر	"
۱۱	۱۱۷۳۷	ناہید جہاں بیگم صاحبہ نواب زادہ رفیق الرحمٰن صاحب بہادر عیدگاہ کوٹھی بھوپال	۵ر	"
۱۲	۱۱۷۳۸	سردار میاں سعادت محمد خانصاحب "	۶ر	"
۱۳	۱۱۷۳۹	منشی اوصاف احمد صاحب سوداگر "	۴ر	"
۱۴	۱۱۷۴۰	فضل حسین صاحب شورمرچنٹ لوہا بازار "	۲ر	"
۱۵	۱۱۷۴۱	ہز ہائینس بیگم صاحبہ جونا گڈھ "	۵ر	"
۱۶	۱۱۷۴۲	سید سجاد علی صاحب دفتر حضور "	۱ر	"
۱۷	۱۱۷۴۳	قاری محمد ادریس صاحب مہتمم مساجد "	۸ر	"
۱۸	۱۱۷۴۴	مولوی منشی افضل حسین صاحب "	۴ر	"
۱۹	۱۱۷۴۵	مولوی فضل حق صاحب "	۴ر	"
۲۰	۱۱۷۴۶	منشی سید وحید الرحمٰن صاحب "	۲ر	"
۲۱	۱۱۷۴۷	حافظ کفایت اللہ صاحب "	۲ر	"
۲۲	۱۱۷۴۸	ماسٹر محمد ملیح صاحب مدرس مدرسہ سلیمانیہ "	۲ر	"
۲۳	۱۱۷۴۹	سردار میاں نذیر میاں صاحب "	۴ر	"
۲۴	۱۱۷۵۰	منشی محمد عاشق صاحب پینشنر بھوپال	۴ر	تبلیغ
۲۵	۱۱۷۵۱	عالیجناب مشیر الملک قاضی علی حیدر عباسی صاحب	۷ر	"
۲۶	۱۱۷۵۲	مولوی فیض الحسن صاحب ختم خانہ "	۱ر/۸ر	"
۲۷	۱۱۷۵۳	اسدی بیگم صاحبہ محمد گڈھ "	۵ر	"
۲۸	۱۱۷۵۴	والا قدر ماسٹر ولی محمد صاحب سکرٹری کونسل "	۵ر	"
۲۹	۱۱۷۵۵	حکیم سلطان محمود صاحب "	۵ر	"
۳۰	۱۱۷۵۶	سردار ذوالفقار محمد خانصاحب "	۵ر	"
۳۱	۱۱۷۵۷	منشی مظہر حسین صاحب انسپکٹر میونسپل "	۲ر	"
۳۲	۱۱۷۵۸	بشارت بی صاحبہ "	۷ر	"
۳۳	۱۱۷۵۹	قاضی محمد اعظم علی صاحب وکیل "	۵ر	"
۳۴	۱۱۷۶۰	منشی سردار علی صاحب " "	۲ر	"
۳۵	۱۱۷۶۱	منشی سید لیاقت علی صاحب اسٹامپ فروش "	۱ر	"
۳۶	۱۱۷۶۲	میر دبیر منشی سید منصب علی صاحب "	۶ر	"
۳۷	۱۱۷۶۳	مولوی عبدالہادی خانصاحب مفتی "	۲ر	زکوٰۃ
۳۸	۱۱۷۶۴	منشی سید نثار علی صاحب اہلمد جنگلات "	۲ر	تبلیغ
۳۹	۱۱۷۶۵	حاجی عبداللطیف صاحب ملازم بجلی گھر "	۲ر	"
۴۰	۱۱۷۶۶	حاجی حافظ محمد یوسف صاحب دفتر انجینیری "	۴ر	"
۴۱	۱۱۷۶۷	منشی سید عبدالعظیم صاحب " "	۴ر	"
۴۲	۱۱۷۶۸	منشی سید راحت علی صاحب " "	۱ر	"
۴۳	۱۱۷۶۹	" نظیر احمد صاحب " "	۳ر	"
۴۴	۱۱۷۷۰	" عبدالصمد صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس "	۴ر	"
۴۵	۱۱۷۷۱	ماسٹر شجاعت علی صاحب بدھوارہ "	۱ر	"
۴۶	۱۱۷۷۲	اکبر علی صاحب ریت گھاٹ "	۱ر	"
۴۷	۱۱۷۷۳	مولوی عبدالقیوم صاحب سپرنٹنڈنٹ دفتر حضور	۱ر	"

نمبر شمار	نمبر رسید بخشی	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید بخشی	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۸	۱۱۷۷۴	مولوی محمد شعیب صاحب کن مجلس العلماء بھوپال	۱ر	تبلیغ	۷۴	۱۱۸۱۵	حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی دارالعلوم	۷	عطا
۴۹	۱۱۷۷۵	مولوی عرفان الحق صاحب وکیل "	۴ر	"	۷۵	۱۱۸۱۶	عبدالحی صاحب شوز مرچنٹ بھوپال	۲ر	تبلیغ
۵۰	۱۱۷۷۶	منشی مغیث الدین صاحب مطبع ریاست "	۴ر	"	۷۶	۱۱۸۱۷	حافظ ناصر محمد خانصاحب امام "	۲ر	"
۵۱	۱۱۷۷۷	والدہ صاحبہ " " "	۲ر	"	۷۷	۱۱۸۱۸	منشی عبدالحفیظ بیگ صاحب "	۲ر	"
۵۲	۱۱۷۷۸	نواسی صاحبہ " " "	۲ر	"	۷۸	۱۱۸۱۹	منشی نصیر الدین صاحب مختشوبیس "	۱ر	"
۵۳	۱۱۷۷۹	حاجی احمد صاحب کلاتھ مرچنٹ مقام نصیرپور ضلع حیدرآباد دکن	۵	عطا بہی خواہان	۷۹	۱۱۸۲۰	منشی محمد فاروق صاحب "	۲ر	"
					۷۹	۱۱۸۲۰	ہمشیرہ منشی محمد فاروق صاحب "	۲ر	"
۵۴	۱۱۷۸۰	میاں عبداللہ صاحب حکیم نصیرپور "	۷	"	۸۰	۱۱۸۲۱	محمد اسحاق صاحب سوداگر پان جیراتی دروازہ "	۱ر	"
۵۵	۱۱۷۸۱	مولوی محمد صاحب " "	۷	"	۸۱	۱۱۸۲۲	اسدی علیخاں صاحب اندرون امامی دروازہ "	۲ر	"
۵۶	۱۱۷۸۲	ماسٹر محمد دریل صاحب " "	۷½	"	۸۲	۱۱۸۲۳	منشی عبدالرحیم صاحب پنشنر باغات "	۱ر	"
۵۷	۱۱۷۸۳	حافظ محمد اسحاق صاحب " "	۷	"	۸۳	۱۱۸۲۴	حافظ عبدالرحمن صاحب سبزی فروش "	۲ر	"
۵۸	۱۱۷۸۴	حاجی اللہ دتہ صاحب " "	۷	"	۸۴	۱۱۸۲۵	عبدالرحمن صاحب ٹھیکیدار آبکاری "	۱ر	"
۵۹	۱۱۷۸۵	مستری نور محمد صاحب " "	۷	"	۸۵	۱۱۸۲۶	مولوی حشمت علی صاحب "	۱ر	"
۶۰	۱۱۷۸۶	حکیم قاضی محمد بخش صاحب " "	۶	"	۸۶	۱۱۸۲۷	مولوی محمد نور صاحب ختم خانہ "	۴ر	"
۶۱	۱۱۷۸۷	محمد حسن صاحب سیمن ٹنڈہ جام "	۷	"	۸۷	۱۱۸۲۸	مولوی علیم الدین صاحب مع اہلیہ صاحبہ "	۴ر	"
۶۲	۱۱۷۸۸	میاں نور محمد صاحب دوکاندار " "	۷	"	۸۸	۱۱۸۲۹	نذیر صاحب شاہجہاں آباد "	۲ر	"
۶۳	۱۱۷۸۹	فقیر محمد صادق صاحب بھینڈہ "	۶	"	۸۹	۱۱۸۳۰	حافظ عظیم اللہ صاحب امام "	۴ر	"
۶۴	۱۱۷۹۰	محمد موسیٰ صاحب پوسٹ کمارو شریف "	۷	"	۹۰	۱۱۸۳۱	سخاوت اللہ صاحب "	۴ر	"
۶۵	۱۱۸۰۴	حضرت مولانا شبیر احمد صاحب مدہتمم دارالعلوم	۶	رسالہ	۹۱	۱۱۸۳۲	منشی سید سلطان علی صاحب "	۲ر	"
۶۶	۱۱۸۰۵	حاجی مستری محمد دین صاحب جامع مسجد شملہ	۵	صرف طلبہ	۹۲	۱۱۸۳۳	ماسٹر یوسف علی صاحب	۴ر	"
۶۷	۱۱۸۰۶	حاجی مقبول احمد صاحب محلہ چوبغر شان سہارنپور	۷	زکوۃ بہی خواہان	۹۳	۱۱۸۳۴	منشی عبداللطیف صاحب	۱ر	"
۶۸	۱۱۸۰۷	حاجی نظام الدین صاحب تاجر کرنیل گنج کانپور	۷	صرف طلبہ	۹۴	۱۱۸۳۵	منشی سید سجاد علی صاحب	۱ر	"
۶۹	۱۱۸۰۸	منجانب قاسم محمد میاں صاحب سلک سورت	۷	"	۹۵	۱۱۸۳۶	مولوی رضوان الدین صاحب	۴ر	"
۷۰	۱۱۸۰۹	مسماۃ شہیدہ صاحبہ والدہ سید علی اختر صاحب ڈپٹی کلکٹر محلہ سادات مقام سیہوارہ بجنور	۱	"	۹۶	۱۱۸۳۷	بابو مجتبیٰ احمد صاحب اوورسیر "	۷	"
۷۱	۱۱۸۱۱	مولانا فیض الدین صاحب ایڈوکیٹ عابد روڈ حیدرآباد دکن	۶	رسالہ	۹۷	۱۱۸۳۸	مولوی عبدالغفور صاحب سکریٹری قانون انصاف "	۶	"
۷۲	۱۱۸۱۲	ناظم صاحب انجمن اصلاح السان ڈابھیل سورت	۷	"	۹۸	۱۱۸۳۹	حافظ رشید احمد صاحب ٹیلر ماسٹر	۲ر	"
۷۳	۱۱۸۱۳	سید علی صاحب محلہ کہگر مرادآباد	۵	زکوۃ	۹۹	۱۱۸۴۰	سلیمان صاحب دوکاندار شاہجہاں آباد "	۲ر	"
					۱۰۰	۱۱۸۴۱	عبدالرشید صاحب دوکاندار کوفی پورہ "	۲ر	"

نمبر شمار	نمبر رسید بخشتہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۰۱	۱۱۸۴۲	ملا امتیاز علی صاحب چوک بھوپال	۴ر	تبلیغ
۱۰۲	۱۱۸۴۳	حبیب عبدالکریم صاحب کچھی 〃	۴ر	〃
۱۰۳	۱۱۸۴۴	حافظ سعید محمد خانصاحب مدرس مدرسہ احمدیہ 〃	۴ر	〃
۱۰۴	۱۱۸۴۵	مولوی شمس الدین صاحب بدھواڑہ 〃	۴ر	〃
۱۰۵	۱۱۸۴۶	مولوی حکیم عبدالقیوم صاحب 〃	۲ر	〃
۱۰۶	۱۱۸۴۷	حاجی اظہار حسین صاحب 〃	۸ر	〃
۱۰۷	۱۱۸۴۸	منشی طاہر حسین صاحب 〃	۲ر	〃
۱۰۸	۱۱۸۴۹	منشی منظور صاحب 〃	۲ر	〃
۱۰۹	۱۱۸۵۰	منشی سعید اختر صاحب 〃	۲ر	〃
۱۱۰	۱۱۸۵۱	حاجی محمد عنایت علیخاں صاحب 〃	عہ	〃
۱۱۱	۱۱۸۵۱	الحاجہ عنایت الٰہی بیگم صاحبہ 〃	عہ	〃
۱۱۲	۱۱۸۵۱	〃 انوار الٰہی بیگم صاحبہ 〃	عہ	〃
۱۱۳	۱۱۸۵۲	بیگم صاحبہ شوکت محل 〃	۶	〃
۱۱۴	۱۱۸۵۲	والدہ صاحبہ شوکت محل 〃	عہ	〃
۱۱۵	۱۱۸۵۳	قاضی عبداللطیف صاحب اکونٹنٹ 〃	۴ر	〃
۱۱۶	۱۱۸۵۴	منشی ہادی حسن صاحب ملازم روبکاری خاص 〃	۴ر	〃
۱۱۷	۱۱۸۵۵	منشی عنایت الرحمٰن صاحب امامی دروازہ 〃	۲ر	〃
۱۱۸	۱۱۸۵۶	منشی محمد طاہر صاحب دفتر فنانس	۴ر	〃
۱۱۹	۱۱۸۵۷	منشی محمد علی صاحب 〃	۲ر	〃
۱۲۰	۱۱۸۵۸	منشی عبدالرشید صاحب 〃	۲ر	〃
۱۲۱	۱۱۸۵۹	منشی نواب علی صاحب 〃	ار	〃
۱۲۲	۱۱۸۶۰	منشی نصیر الدین صاحب 〃	ار	〃
۱۲۳	۱۱۸۶۱	منشی عبدالرحمٰن صاحب 〃	ار	〃
۱۲۴	۱۱۸۶۲	منشی عبدالسلام صاحب 〃	ار	〃
۱۲۵	۱۱۸۶۳	منشی عبدالصمد صاحب 〃	۲ر	〃
۱۲۶	۱۱۸۶۴	منشی عزیز الرحمٰن صاحب 〃	ار	〃
۱۲۷	۱۱۸۶۵	منشی نجیب الدین صاحب 〃	ار	〃
۱۲۸	۱۱۸۶۶	منشی قمر الدین صاحب دفتر فنانس 〃	ار	〃
۱۲۹	۱۱۸۶۷	منشی عبدالمتین صاحب 〃	ار	〃

نمبر شمار	نمبر رسید بخشتہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۳۰	۱۱۸۶۸	منشی سلیم الدین صاحب دفتر فنانس بھوپال	ار	تبلیغ
۱۳۱	۱۱۸۶۹	ناہید جہاں بیگم صاحبہ کوٹھی عیدگاہ 〃	صہ	〃
۱۳۲	۱۱۸۷۰	سردار میاں سعادت محمد خانصاحب 〃	۶	〃
۱۳۳	۱۱۸۷۱	مسٹر محمد یونس صاحب میرپور خاص سندھ	صہ	زکوٰۃ بی
۱۳۴	۱۱۸۷۶	میاں نور محمد صاحب سپروائزر کمار شریف 〃	عہ	عطا خاں
۱۳۵	۱۱۸۷۷	مولانا عبدالقادر صاحب مہتمم مدرسہ گوٹ پیر چھندر	عہ	〃
۱۳۶	۱۱۸۷۸	حاجی اللہ بخش صاحب میرپور خاص 〃	۸ر	〃
۱۳۷	۱۱۸۷۹	حاجی نظام الدین صاحب 〃 〃	صہ	〃
۱۳۸	۱۱۸۸۰	حاجی امید علی صاحب 〃 〃	عہ	〃
۱۳۹	۱۱۸۸۱	حاجی محمد علی صاحب ہالے پوٹہ 〃 〃	صہ	〃
۱۴۰	۱۱۸۸۲	حاجی احمد بخش صاحب نارنجہ 〃 〃	۶	〃
۱۴۱	۱۱۸۸۳	حاجی محمد پناہ صاحب دمس 〃 〃	عہ	〃
۱۴۲	۱۱۸۸۴	محمد اسلم صاحب 〃 〃	عہ	〃
۱۴۳	۱۱۸۸۵	مولانا عبدالحق صاحب مؤذن 〃 〃	عہ	〃
۱۴۴	۱۱۸۸۷	میاں عبدالرشید صاحب 〃 〃	عہ	〃
۱۴۵	۱۱۸۸۸	حکم خاں جمعدار صاحب 〃 〃	عہ	〃
۱۴۶	۱۱۸۸۹	جمن بیگ صاحب 〃 〃	۸ر	〃
۱۴۷	۱۱۸۹۰	عبدالشکور صاحب 〃 〃	۸ر	〃
۱۴۸	۱۱۸۹۱	مسٹر غلام محمد خانصاحب 〃 〃	عہ	〃
۱۴۹	۱۱۸۹۲	میاں محمد ابراہیم صاحب پوسٹ آفس 〃 〃	عہ	〃
۱۵۰	۱۱۸۹۳	مسٹر دین صاحب میرپور خاص 〃	عہ	〃
۱۵۱	۱۱۸۹۴	مسٹر محمد شفیع صاحب 〃 〃	۶	〃
۱۵۲	۱۱۸۹۵	محمد طالب صاحب 〃 〃	عہ	〃
۱۵۳	۱۱۸۹۶	مولانا محمد مبارک علی صاحب مہتمم دارالعلوم	۶	رسالہ
۱۵۴	۱۱۸۹۷	سردار میاں رشید محمد خانصاحب بھوپال	۶	تبلیغ
۱۵۵	۱۱۸۹۸	مولوی شفیق احمد صاحب مہتمم مدرسہ سلیمانیہ 〃	۴ر	〃
۱۵۶	۱۱۸۹۹	عتیق احمد سلمہٗ 〃	ار	〃
۱۵۷	۱۱۹۰۰	سردار میاں رؤف محمد خانصاحب 〃	عہ	〃
۱۵۸	۱۱۹۰۱	میر غلام محمد صاحب میرپور خاص 〃	ظہ	عطا بی

نمبر شمار	نمبر رسید بخشیدہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۵۹	۱۱۹۰۲	شیخ عبدالمالک صاحب میرپور خاص سندھ	عطا	عطائی خواہان
۱۶۰	۱۱۹۰۳	قاضی عبدالرسول صاحب " "	عطا	"
۱۶۱	۱۱۹۰۴	قاضی محمد صالح صاحب " "	عطا	"
۱۶۲	۱۱۹۰۵	محمد صادق صاحب " "	عطا	"
۱۶۳	۱۱۹۰۶	میاں عبدالرحیم صاحب جمعدار " "	عطا	"
۱۶۴	۱۱۹۰۷	صحبت خانصاحب تاجر کتب " "	عطا	"
۱۶۵	۱۱۹۰۸	ماسٹر قادر بخش صاحب ہائی سکول " "	عا	"
۱۶۶	۱۱۹۰۹	مسٹر کریم بخش صاحب " " "	عطا	"
۱۶۷	۱۱۹۱۰	مسٹر علی خانصاحب پرنسپل " "	صہ	"
۱۶۸	۱۱۹۱۱	محمد صدیق صاحب " "	صہ	"
۱۶۹	۱۱۹۱۲	میر نور صاحب " "	عطا	"
۱۷۰	۱۱۹۱۳	محمد طیب صاحب " "	عطا	"
۱۷۱	۱۱۹۱۴	محمد بخش صاحب منوہر میرپور " "	صہ	"
۱۷۲	۱۱۹۱۵	ٹوہ صاحب " "	عطا	"
۱۷۳	۱۱۹۱۶	حاجی دنبل صاحب " "	عطا	"
۱۷۴	۱۱۹۱۷	ڈاڑھو لی صاحب " "	۱۲ر	"
۱۷۵	۱۱۹۱۸	مولوی حاجی قادر بخش صاحب " "	صہ	زکوٰۃ
۱۷۶	۱۱۹۱۹	میاں محمد جیئن صاحب جمعدار ریلوے "	عا	"
۱۷۷	۱۱۹۲۰	ہلیہ صاحبہ حاجی دسو صاحب زمیندار "	عا	"
۱۷۸	۱۱۹۲۱	حاجی دسو صاحب " "	عطا	"
۱۷۹	۱۱۹۲۲	امیر بخش صاحب بغاری گوٹ حاجی کمال خاں "	عطا	عطا
۱۸۰	۱۱۹۲۳	عبداللطیف صاحب " "	عطا	"
۱۸۱	۱۱۹۲۴	حاجی امید علی صاحب " "	عطا	"
۱۸۲	۱۱۹۲۵	حاجی شمو صاحب " "	عطا	"
۱۸۳	۱۱۹۲۶	رستم خانصاحب " "	عطا	"
۱۸۴	۱۱۹۲۷	دوست محمد صاحب " "	۳ر	"
۱۸۵	۱۱۹۲۸	کرم خانصاحب " "	عطا	"
۱۸۶	۱۱۹۲۹	مصری خانصاحب " "	عطا	"
۱۸۷	۱۱۹۳۰	در محمد خانصاحب " "	عطا	"

نمبر شمار	نمبر رسید بخشیدہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۸۸	۱۱۹۳۱	بدھو خانصاحب بغاری گوٹ حاجی کمال خاں میرپور	عطا	عطائی خواہان
۱۸۹	۱۱۹۳۲	داؤد خانصاحب " " "	عطا	"
۱۹۰	۱۱۹۳۳	ننگر خانصاحب " " "	۴ر	"
۱۹۱	۱۱۹۳۴	فقیر محمد خانصاحب " " "	عطا	"
۱۹۲	۱۱۹۳۵	محمد اسمٰعیل صاحب جھنجی میرپور "	عطا	"
۱۹۳	۱۱۹۳۶	جلال صاحب " "	عطا	"
۱۹۴	۱۱۹۳۷	احمد صاحب " "	عطا	"
۱۹۵	۱۱۹۳۸	میر محمد علیخاں صاحب " "	صہ	"
۱۹۶	۱۱۹۳۹	مسٹر محمد صادق صاحب کنیال "	صہ	"
۱۹۷	۱۱۹۴۱	میاں نور الحق صاحب "	عطا	"
۱۹۸	۱۱۹۴۲	مسٹر دہنی بخش صاحب "	عطا	"
۱۹۹	۱۱۹۴۳	سید ولی صاحب "	عطا	"
۲۰۰	۱۱۹۴۴	حاجی مستری محمد رمضان صاحب "	عا	"
۲۰۱	۱۱۹۴۵	بابو کرم الٰہی صاحب "	۷	"
۲۰۲	۱۱۹۴۶	علی محمد صاحب سب انسپکٹر ٹیلی گراف "	عا	"
۲۰۳	۱۱۹۴۷	قاضی غلام مصطفےٰ صاحب "	عطا	"
۲۰۴	۱۱۹۴۸	صوبہ دار زین خانصاحب "	للحج	"
۲۰۵	۱۱۹۴۹	غلام محمد خانصاحب "	عطا	"
۲۰۶	۱۱۹۵۰	محمد قاسم صاحب میرپور کھتی تحصیلدار "	عطا	"
۲۰۷	۱۱۹۵۱	میاں انور علی صاحب کنیال اسسٹنٹ "	عا	"
۲۰۸	۱۱۹۵۲	حاجی شیر علی خانصاحب "	عطا	"
۲۰۹	۱۱۹۵۳	دین محمد صاحب "	عطا	"
۲۱۰	۱۱۹۵۴	منیر خانصاحب جمعدار پولیس "	صہ	"
۲۱۱	۱۱۹۵۵	میاں رحمت علی صاحب "	عطا	"
۲۱۲	۱۱۹۵۶	حکیم مولوی قادر بخش صاحب "	عطا	"
۲۱۳	۱۱۹۵۷	امام بخش صاحب برانچ آفس "	عطا	"
۲۱۴	۱۱۹۵۸	منشی فتح محمد صاحب ٹھیکیدار "	عا	"
۲۱۵	۱۱۹۵۹	میاں غلام محمد صاحب زمینداری "	عطا	"
۲۱۶	۱۱۹۶۰	حاجی محمد اعظم صاحب "	عا	"

نمبر شمار	نمبر رسید بخشی	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید بخشی	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۱۷	۱۱۹۶۱	الٰہی بخش صاحب میرپور خاص سندھ	۴ر	عطا بہی خواہان	۲۴۴	۱۲۰۱۵	ڈاکٹر عبدالمجید خانصاحب باغپت میرٹھ	۵	زکوٰۃ بہی خواہان
۲۱۸	۱۱۹۶۲	ماسٹر جمال الدین صاحب میرپور خاص سندھ	۱ر	"	۲۴۵	۱۲۰۱۶	نورالدین صاحب دہولڑی "	۱ر	تعویز تنظیم
۲۱۹	۱۱۹۶۳	منشی عبدالحمید صاحب میرپور نبیب آباد بجنور	۱	زکوٰۃ	۲۴۶	۱۲۰۱۷	جملہ مسلمانان " "	۱۳ر	"
۲۲۰	۱۱۹۶۴	محمد رفیق صاحب فاضل یونین چکوال ضلع جہلم	۱ر	رسالہ	۲۴۷	۱۲۰۱۸	حاجی عبدالسلام صاحب دوکاندار باغپت	۱ر	"
۲۲۱	۱۱۹۶۵	حکیم محمد بہاء الدین صاحب صدیقی بورڈنگ ہاؤس مردوئی	۱ر	صرف طلبہ	۲۴۸	۱۲۰۱۹	محمد دین صاحب دوکان پر چون " "	۱ر	"
۲۲۲	۱۱۹۶۶	منجانب خیر النساء بیگم صاحبہ محلہ مغلپورہ حیدرآباد دکن	۱ر	"	۲۴۹	۱۲۰۲۰	حافظ عبدالرشید صاحب دوکاندار "	۸ر	"
۲۲۳	۱۱۹۶۸	قمرالدین صاحب علاقہ لال باغ قائم گنج ضلع فرخ آباد	۱ر	"	۲۵۰	۱۲۰۲۱	ماسٹر شہاب الدین صاحب مدرس " "	۴ر	"
۲۲۴	۱۱۹۸۴	حافظ اللہ صاحب مہر بساز دکان پر چون محلہ افغانان غازی آباد	۴ر	عطاء	۲۵۱	۱۲۰۲۳	محمد عظیم صاحب پرچونیہ محلہ قصابان " "	۸ر	"
۲۲۵	۱۱۹۸۵	نور محمد صاحب ملازم ریلوے محلہ افغانان "	۴ر	"	۲۵۲	۱۲۰۲۴	عبدالہادی صاحب " "	۱ر	"
۲۲۶	۱۱۹۸۶	حکیم علیم الدین صاحب محلہ پختہ موری "	۱ر	"	۲۵۳	۱۲۰۲۵	ملا عبدالمجید صاحب قصبہ دہولڑی "	۸	عطا
۲۲۷	۱۱۹۸۷	حفیظ الدین صاحب شیرفروش گذری بازار میرٹھ	۲ر	"	۲۵۴	۱۲۰۲۶	فدا حسین صاحب " "	۱ر	"
۲۲۸	۱۱۹۸۸	چودھری محمد حسن خانصاحب موضع سیدپور "	۴ر	"	۲۵۵	۱۲۰۲۲	محمد شریف صاحب وغیرہ " "	۸ر	تعویز تنظیم
۲۲۹	۱۱۹۸۹	ظہور محمد صاحب موضع لداپورہ "	۱۲ر	"	۲۵۶	۱۲۰۲۷	کریم اللہ صاحب " "	۱ر	"
۲۳۰	۱۱۹۹۰	حاجی عبدالسعید صاحب " "	۲ر	"	۲۵۷	۱۲۰۲۸	کموں صاحب " "	۱ر	"
۲۳۱	۱۱۹۹۱	منجانب جملہ مسلمانان قصبہ نورنگ آباد "	۵	"	۲۵۸	۱۲۰۲۹	ناظر صاحب " "	۱ر	"
۲۳۲	۱۲۰۰۳	قاری محمد اسمٰعیل صاحب امام مسجد قصبہ دہولڑی "	۱ر	زکوٰۃ	۲۵۹	۱۲۰۳۰	عبدالحکیم صاحب " "	۱ر	"
۲۳۳	۱۲۰۰۴	حبیب اللہ صاحب " "	۱ر	عطا	۲۶۰	۱۲۰۳۱	شفیع صاحب " "	۸ر	"
۲۳۴	۱۲۰۰۵	حمید اللہ صاحب " "	۱ر	"	۲۶۱	۱۲۰۳۲	عبدالرحیم صاحب " "	۸ر	"
۲۳۵	۱۲۰۰۶	مولا بخش صاحب " "	۱ر	"	۲۶۲	۱۲۰۳۳	منشی عبداللطیف صاحب " "	۱ر	"
۲۳۶	۱۲۰۰۷	اللہ دیا صاحب خیاط " "	۱ر	"	۲۶۳	۱۲۰۳۴	محمد صدیق صاحب " "	۱ر	"
۲۳۷	۱۲۰۰۸	ناظر صاحب ولد امیر صاحب " "	۱ر	"	۲۶۴	۱۲۰۳۵	محمد حرمت علی صاحب کتبخانہ اشرفیہ پہلواری شریف	۱	زکوٰۃ
۲۳۸	۱۲۰۰۹	محمد اسحاق صاحب سیل کوپا ضلع میسور	۵	صرف طلبہ	۲۶۵	۱۲۰۳۶	شیخ عبدالباری صاحب " "	۱	"
۲۳۹	۱۲۰۱۰	مولوی فقیر اللہ صاحب پیش امام چھوٹا شملہ	۱	"	۲۶۶	۱۲۰۳۷	سراج الدین صاحب " "	۱ر	"
۲۴۰	۱۲۰۱۱	محمد یونس شاہ صاحب مہتمم جاگیردار بہاولپور	۱	"	۲۶۷	۱۲۰۳۸	حاجی محمد عیسیٰ صاحب " "	۱ر	"
۲۴۱	۱۲۰۱۲	مولوی عبدالمغنی صاحب موضع کنوچنا ضلع چاٹگام	۵	"	۲۶۸	۱۲۰۳۹	احمد علی صاحب " "	۴ر	متفرق
۲۴۲	۱۲۰۱۳	الیس عبدالرشید صاحب سوداگر کٹرہ احمد گنج فرخ آباد	۵	"	۲۶۹	۱۲۰۴۰	حاجی عبدالواحد صاحب فورٹ سنڈیمن بلوچستان	۱۵ر	"
۲۴۳	۱۲۰۱۴	ایم احمد اللہ صاحب فروٹ ایجنٹ دہلی سبزی منڈی	۵	"	۲۷۰	۱۲۰۴۱	ماسٹر محمد علی صاحب " "	۵ر	"
					۲۷۱	۱۲۰۴۲	ماسٹر محمد گل خانصاحب " "	۱ر	"
					۲۷۲	۱۲۰۴۳	ماسٹر عبدالعزیز صاحب " "	۵	"

شمار	نمبر رسید مختصر	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید مختصر	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۷۴	۱۲۰۴۴	ماسٹر نادر علی صاحب فورٹ سنڈیمن بلوچستان	۵ر	صرف طلبہ	۳۰۱	۱۲۰۷۲	جمیل الدین صاحب باغپت ضلع میرٹھ	۸ر	تعمیر دفتر
۲۷۵	۱۲۰۴۵	ماسٹر بشیر احمد صاحب " "	۵ر	"	۳۰۲	۱۲۰۷۳	میاں مولوی عبدالباری صاحب جڑانوالہ ضلع لائلپور	۱ر	تعلیم
۲۷۶	۱۲۰۴۶	الطاف حسین صاحب " "	۵ر	"	۳۰۳	۱۲۰۷۴	ماسٹر عبدالغنی صاحب مسلم ہائی سکول "	۴ر	عطار
۲۷۷	۱۲۰۴۷	بابو مظفر الحق صاحب " "	۵ر	"	۳۰۴	۱۲۰۸۱	ہمشیرہ صوفی عبدالحکیم صاحب پ ۴۵ سمندری "	۶ر	زکوٰۃ
۲۷۸	۱۲۰۴۸	محمد بدرالدین صاحب علوی "	۱ر	"	۳۰۵	۱۲۱۱۰	عبدالغنی صاحب تاجر عطر گنگول پھلواری شریف	۴ر	صرف طلبہ
۲۷۹	۱۲۰۴۹	بابو نذیر حسین صاحب " "	۱ر	"	۳۰۶	۱۲۱۱۱	عبدالرؤف صاحب بلوچستان	۵ر	"
۲۸۰	۱۲۰۵۰	حافظ عبداللہ صاحب سنپورہ ضلع بجنور	۱ر	"	۳۰۷	۱۲۱۱۳	میاں نصاحب اکرم شاہ زیارت کاکا صاحب ضلع پشاور	۱ر	کتب مقفی
۲۸۱	۱۲۰۵۱	حاجی قادر بخش صاحب " "	۱ر	"	۳۰۸	۱۲۱۱۴	بہادر راجہ حسن اختر صاحب افسر مال قلعہ شیخوپورہ	۱ر	تعمیر دفتر
۲۸۲	۱۲۰۵۲	منشی عبداللطیف صاحب " "	۱ر	"	۳۰۹	۱۲۱۱۵	مولوی محمد عارف صاحب سفیر دارالعلوم	۱ر	زکوٰۃ
۲۸۳	۱۲۰۵۳	عبدالرحمٰن صاحب ایم بی ایس چاندنہ دسنیری بھاولپور اسٹیٹ	۱ر	"	۳۱۰	۱۲۱۱۷	مولانا حاجی سعید احمد صاحب مدرس عربی "	۱ر	عطا ہی خواہان
۲۸۴	۱۲۰۵۴	بندا صاحب بہتر موضع ڈبائی ضلع میرٹھ	۱ر	"	۳۱۱	۱۲۱۱۸	مولانا محمد ذکریا صاحب لدھیانہ	۱ر	"
۲۸۵	۱۲۰۵۵	حاجی محمد عظیم صاحب قصبہ باغپت "	۸ر	تعمیر دفتر	۳۱۲	۱۲۱۱۹	سخاوت علی صاحب پونہ	۱ر	صرف طلبہ
۲۸۶	۱۲۰۵۶	عبدل پرگیسٹا صاحب " "	۱ر	"	۳۱۳	۱۲۱۲۰	حافظ محمد اسمٰعیل صاحب جاپان والے بیماران دہلی	۱ر	"
۲۸۷	۱۲۰۵۷	محمد شفیع صاحب " "	۱ر	"	۳۱۴	۱۲۱۲۱	اسدی بیگم صاحبہ محمد گڈھ بھوپال	۱ر	تبلیغ
۲۸۸	۱۲۰۵۸	شبیر احمد صاحب " "	۸ر	"	۳۱۵	۱۲۱۲۲	سردار میاں ذوالفقار محمد خانصاحب "	۱ر	"
۲۸۹	۱۲۰۵۹	منشی عبدالحکیم صاحب سونی پتی "	۴ر	"	۳۱۶	۱۲۱۲۳	عطاء اللہ خانصاحب چوک "	۱ر	"
۲۹۰	۱۲۰۶۰	میجر نواب جمشید علیخان صاحب رئیس "	۶ر	"	۳۱۷	۱۲۱۲۴	مسٹر محمد حیات اللہ صاحب کرمانی "	۶ر	"
۲۹۱	۱۲۰۶۱	غلام صابر صاحب باغپت "	۱ر	"	۳۱۸	۱۲۱۴۴	حاجی بدر حسین صاحب موضع سمی پور جالندھر	۱ر	عطا و خواہان
۲۹۲	۱۲۰۶۲	عبدالحکیم صاحب " "	۱ر	"	۳۱۹	۱۲۱۴۵	چودھری منشی نیاز احمد صاحب " "	۱ر	"
۲۹۳	۱۲۰۶۳	محمد شفیع صاحب " "	۴ر	"	۳۲۰	۱۲۱۴۶	پیر جی غلام دستگیر خانصاحب موضع دہوگری "	۲ر	"
۲۹۴	۱۲۰۶۴	محمد شفیع صاحب روغنگر " "	۱ر	"	۳۲۱	۱۲۱۴۷	پیر جی غلام دستگیر خانصاحب " "	۱ر	"
۲۹۵	۱۲۰۶۵	محمد رفیق صاحب " "	۸ر	"	۳۲۲	۱۲۱۴۸	مبارک علی شاہ صاحب قصبہ کرتارپور "	۸ر	"
۲۹۶	۱۲۰۶۶	نور بخش صاحب حاج " "	۲ر	"	۳۲۳	۱۲۱۴۹	ایم عبدالکریم صاحب کلاتھ مرچنٹ نکودر "	۸ر	"
۲۹۷	۱۲۰۶۷	حافظ عبداللہ صاحب " "	۴ر	"	۳۲۴	۱۲۱۵۰	غلام نبی صاحب مدرس مدرسہ موضع حرم پور	۱ر	"
۲۹۸	۱۲۰۶۸	عزیز خانصاحب " "	۴ر	"	۳۲۵	۱۲۱۵۱	چودھری علی محمد صاحب زمیندار موضع "	۱ر	تعلیم
۲۹۹	۱۲۰۶۹	عظیم الدین صاحب روغنگر " "	۴ر	"	۳۲۶	۱۲۱۵۳	مولانا عبدالغنی صاحب فرقہ ٹیلیفون سمندری	۱ر	زکوٰۃ
۳۰۰	۱۲۰۷۰	حافظ جہانگیر علی صاحب امام مسجد " "	۴ر	"	۳۲۷	۱۲۱۵۴	مولانا محمد ذکر اللہ صاحب چک ۴۹ خیر اللہ پور ملتان	۱ر	"
۳۰۱	۱۲۰۷۱	حاجی عبدالرحمٰن صاحب " "	۸ر	"	۳۲۸	۱۲۱۵۵	حاجی ڈلیا صاحب موضع سنگاوالی جالندھر	۱ر	"
					۳۲۹	۱۲۱۶۷	شاہ دین صاحب موضع انگی کیری "	۴ر	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۳۳۰	۱۲۱۶۰	نام ربانی صاحب خطیب جامع مسجد موضع ادیان جالندھر	۴ر	عطائے خواہان	۳۵۹	۱۲۱۹۶	حاجی قاسم نوریا صاحب راندیر ضلع سورت	عہ	صرف طلبہ
۳۳۱	۱۲۱۶۱	محمد شریف صاحب دکاندار موضع سنگول "	۸ر	"	۳۶۰	۱۲۱۹۷	سید محمد سلیمان صاحب انسپکٹر حیدرآباد دکن	۱ر	عطائے خواہان
۳۳۲	۱۲۱۶۹	بابا عبداللہ صاحب " "	۴ر	"	۳۶۱	۱۲۱۹۸	محمد طفیل صاحب محلہ دارہ شکوہ لاہور	۱ر	رسالہ
۳۳۳	۱۲۱۷۰	فضل محمد صاحب " "	۹ر	"	۳۶۲	۱۲۱۹۹	حافظ محمد حسین صاحب دروازہ ملکہ عنایت علیشاہ	۱ر	چرم قربانی
۳۳۴	۱۲۱۷۱	صوفی عصمت اللہ صاحب " "	۸ر	"	۳۶۳	۱۲۲۰۰	حاجی غلام محمد صاحب ساکن نوسی ضلع جالندھر	۱ر	رسالہ
۳۳۵	۱۲۱۷۲	جان محمد صاحب دکاندار " "	۴ر	"	۳۶۴	۱۲۲۰۱	متولی اکرام الحق صاحب قصبہ انبہٹہ سہارنپور	عہ	چرم قربانی
۳۳۶	۱۲۱۷۳	مستری غلام نبی صاحب موضع محشم پور "	عہ	"	۳۶۵	۱۲۲۰۲	شمس الدین صاحب موضع جدید نگر ضلع سلہٹ	للہ	کتب وقفی
۳۳۷	۱۲۱۷۴	نور محمد صاحب زمیندار " "	۱ر	"	۳۶۶	۱۲۲۰۳	نبی بخش صاحب گورنمنٹ اسکول لاہور	۱ر	چرم قربانی
۳۳۸	۱۲۱۷۵	جان محمد صاحب مستری " "	۸ر	"	۳۶۷	۱۲۲۰۴	بابو نواب مرزا صاحب محلہ صابری "	۱ر	"
۳۳۹	۱۲۱۷۶	فقیر محمد ولی محمد صاحب جان " "	۱ر	"	۳۶۸	۱۲۲۰۵	بابو اللہ بخش صاحب " "	۱ر	"
۳۴۰	۱۲۱۷۷	محمد اسمٰعیل صاحب موضع کالپور " "	۱ر	"	۳۶۹	۱۲۲۰۶	مولوی عبدالعزیز صاحب متولی وقف بیرون دروازہ سیکم	۴ر	عطا
۳۴۱	۱۲۱۷۸	علی اصغر صاحب رائیں " "	۱ر	"	۳۷۰	۱۲۲۰۷	مولوی محمد ابراہیم صاحب دروازہ جمال پور احمد آباد	عہ	صرف طلبہ
۳۴۲	۱۲۱۷۹	نبی بخش صاحب " "	۲ر	"	۳۷۱	۱۲۲۰۸	عبدالرحمٰن صاحب کوٹھی لوہاران سیالکوٹ	عہ	زکوۃ
۳۴۳	۱۲۱۸۰	حافظ ادریا صاحب " "	۱ر	"	۳۷۲	۱۲۲۰۹	نور احمد صاحب مدرس نور پور ٹیوالی بھاولپور	۱ر	صرف طلبہ
۳۴۴	۱۲۱۸۱	نور محمد صاحب " "	۴ر	"	۳۷۳	۱۲۲۱۰	عبدالرزاق صاحب انصاری محلہ شیخزادہ مرادآباد	۱ر	زکوۃ
۳۴۵	۱۲۱۸۲	فتح محمد صاحب " "	۸ر	"	۳۷۴	۱۲۲۱۱	رحیم بخش صاحب انصاری بجھراؤں ضلع مرادآباد	للہ	"
۳۴۶	۱۲۱۸۳	ملا نظیر احمد صاحب عنبر تالاب ریاکی	۱ر	"	۳۷۵	۱۲۲۱۲	عبدالحکیم صاحب بردوکان عبدالحمید صاحب قصبہ کھاتولی مظفرنگر	عہ	چرم قربانی
۳۴۷	۱۲۱۸۴	محمد دین صاحب رشید اینڈ کو کنگ سٹریٹ کلکتہ	عہ	صرف طلبہ	۳۷۶	۱۲۲۱۵	سید محمد منظور علی صاحب بسی سرہند علاقہ پٹیالہ	عہ	صرف طلبہ
۳۴۸	۱۲۱۸۵	شیخ صدرالدین صاحب منور مؤ بھوپہ مظفرنگر	۵ر	کتب وقفی	۳۷۷	۱۲۲۱۶	سید محمد ایوب صاحب محلہ صوفی چوک جوالاپور	عہ	زکوۃ
۳۴۹	۱۲۱۸۶	مولوی محمد برہان الدین صاحب فریدپوری	۸ر	متفرق تعلیم	۳۷۸	۱۲۲۱۷	محمد مصطفےٰ صاحب مدرس گورنمنٹ سکول علیگڑھ	۵ر	صرف طلبہ
۳۵۰	۱۲۱۸۷	مولوی امیر حسن صاحب فاضل دارالعلوم "	۸ر	"	۳۷۹	۱۲۲۱۸	مولوی محمد مصطفےٰ صاحب " "	۵ر	"
۳۵۱	۱۲۱۸۸	" عبدالصمد صاحب " میمن سنگی	۸ر	"	۳۸۰	۱۲۲۱۹	حبیب اللہ خانصاحب مین مرچنٹ گھوگھاری محلہ کراس لین داد بلڈنگ بمبئی	عہ	"
۳۵۲	۱۲۱۸۹	مولوی کبیر احمد صاحب دارالعلوم کمرہ ۷	۱ر	عطائے خواہان	۳۸۱	۱۲۲۲۰	منیجر صاحب ریاست چھتاری بلندشہر	۱۲ر	صرف طلبہ
۳۵۳	۱۲۱۹۰	مولوی محمد اسحاق صاحب منیجر کتبخانہ رحیمیہ دیوبند	۱۲ر	صرف طلبہ	۳۸۲	۱۲۲۲۱	ڈاکٹر رشید احمد خانصاحب جنرل ہسپتال	عہ	"
۳۵۴	۱۲۱۹۱	مستری اللہ دیا صاحب اردھال قلعہ نجیت گڑھ	۱ر	زکوۃ	۳۸۳	۱۲۲۲۲	اسمٰعیل موجی عمر جی گرے ۱۴۲ اکیس تھومس اسٹریٹ ڈربن ناٹال افریقہ	عہ	زکوۃ
۳۵۵	۱۲۱۹۲	" " "	عہ	عطا	۳۸۴	۱۲۲۲۳	یک اہل خیر معاوضہ خوراک معرفت مولانا مدنی	للہ	متفرق تعلیم
۳۵۶	۱۲۱۹۳	اشیاء علی صاحب نگینوی معرفت چراغ الدین بمبئی	للہ	صرف طلبہ	۳۸۵	۱۲۲۲۴	دیوان عبدالحمید صاحب ہیڈ محرر تھانہ دیوبند	عہ	چرم قربانی
۳۵۷	۱۲۱۹۴	مسلم انڈیا فونڈیشن گریجویٹ کالج لائلپور	عہ	"					
۳۵۸	۱۲۱۹۵	ماسٹر محمد ابراہیم صاحب محلہ پل بنگش دہلی	۱ر	"					

نمبر شمار	نمبر رسید بخشش	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید بخشش	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۳۸۶	۱۲۲۲۷	عبدالرحمن صاحب چپراسی دارالعلوم دیوبند	پ	چرم قربانی	۴۱۵	۱۲۲۵۶	مولوی محمد جلیل صاحب پیش امام لائن دار گوالیار	ص	چرم قربانی
۳۸۷	۱۲۲۲۸	یک اہل خیر معرفت عبدالرحمن صاحب " "	ش	"	۴۱۶	۱۲۲۵۷	دی انڈیا میٹرس ایجنسی ۲۴ مشین اوٹسٹ کلکتہ	دیہ	متفرق شیر
۳۸۸	۱۲۲۲۹	محمد مظہر علی صاحب پیشکار محلہ بورڈنگ ہاؤس مدنی	ص	زکوٰۃ	۴۱۷	۱۲۲۵۸	حاجی قمرالدین خانصاحب عابد شاہ گنج جونپور	۵	صرف طلبہ
۳۸۹	۱۲۲۳۰	داؤد جی دلاچہ ضلع سورت	۵	"	۴۱۸	۱۲۲۵۹	نگراں کار صاحب صدر انجمن اسلامیہ گنجی جے پاگڈھ	پ	رسالہ
۳۹۰	۱۲۲۳۱	حاجی اسمٰعیل احمد صاحب بالگی " "	۵	"	۴۱۹	۱۲۲۶۰	مولانا قاری عبداللہ صاحب سلامیہ غازی پور	ق	"
۳۹۱	۱۲۲۳۲	ابراہیم محمد دادا بھائی صاحب " "	۵	"	۴۲۰	۱۲۲۶۱	قاری عبدالعزیز صاحب بھنڈہ جنکشن	ے	زکوٰۃ
۳۹۲	۱۲۲۳۳	حاجی محمد قاسم جی جمادار صاحب " "	ص	"	۴۲۱	۱۲۲۶۲	محمد یوسف صاحب ڈرائیور علی پور روڈ دہلی	ص	چرم قربانی
۳۹۳	۱۲۲۳۴	محمد سلیمان داؤد صاحب " "	۵	"	۴۲۲	۱۲۲۶۳	مولوی عبدالغنی صاحب فریدپوری امام مسجد دیوبند	۵	صرف طلبہ
۳۹۴	۱۲۲۳۵	حسین اسمٰعیل مقالا صاحب " "	۵	"	۴۲۳	۱۲۲۶۴	حاجی نیاز محمد صاحب محلہ آتشبازان بہار نیپال	۵	"
۳۹۵	۱۲۲۳۶	محمد ابراہیم صمدی صاحب " "	ص	"	۴۲۴	۱۲۲۶۵	منشی احمد میاں صاحب صابن والے "	ع	"
۳۹۶	۱۲۲۳۷	محمد اسمٰعیل بدا صاحب مولانا دار چینہ "	ع	"	۴۲۵	۱۲۲۶۶	سید محمد نصیر صاحب لوہانی سرائے "	ع	"
۳۹۷	۱۲۲۳۸	حاجی احمد حسن مال صاحب " "	ع	"	۴۲۶	۱۲۲۶۷	بابو محمد حفیظ صاحب بنسی دروازہ فیروزپور	۵	زکوٰۃ
۳۹۸	۱۲۲۳۹	حاجی ابراہیم سلیمان محمد صاحب " "	۵	"	۴۲۷	۱۲۲۶۸	ای۔ ایچ صاحب رنگون	ص	"
۳۹۹	۱۲۲۴۰	یوسف احمد دسد صاحب " "	ع	"	۴۲۸	۱۲۲۶۹	رحیم بخش صاحب "	ص	"
۴۰۰	۱۲۲۴۱	ابراہیم اسمٰعیل روڈجی صاحب " "	ے	"	۴۲۹	۱۲۲۷۰	بشیرالدین صاحب پکیلر سورتی مسجد "	ص	"
۴۰۱	۱۲۲۴۲	منجانب مرحوم حاجی ابراہیم واجی صاحب "	۵	صرف طلبہ	۴۳۰	۱۲۲۷۱	سلامت اسٹور "	۵	"
۴۰۲	۱۲۲۴۳	اکبر علی خانصاحب ساکن قصبہ ہاون ہردوئی	پ	"	۴۳۱	۱۲۲۷۲	حاجی بہادر صاحب کلاتھ مرچنٹ "	ع	"
۴۰۳	۱۲۲۴۴	حاجی فضل دین صاحب تاجر بیل فیتہ چاندنی چوک	۵	"	۴۳۲	۱۲۲۷۳	مولوی محمد یوسف صاحب ہائی سکول "	ے	
۴۰۴	۱۲۲۴۵	حاجی مطیع اللہ صاحب و عبدالکریم صاحب گورکھپور	ع	چرم قربانی	۴۳۳	۱۲۲۷۴	موسیٰ حسین صاحب گلی ۲۷ "	ص	
۴۰۵	۱۲۲۴۶	حاجی محمد رمضان صاحب کلرک صدر پوسٹ کراچی	ے	"	۴۳۴	۱۲۲۸۰	حافظ شمس الدین صاحب سونی بازار "	ع	
۴۰۶	۱۲۲۴۷	بوندو صاحب موضع بہاکرو ضلع میرٹھ	ے	صرف طلبہ	۴۳۵	۱۲۲۷۶	حافظ محمد یسین صاحب " "	ع	
۴۰۷	۱۲۲۴۸	میاں فضل کریم صاحب ہیڈ کلرک فیروزپور چھاؤنی	ص	زکوٰۃ	۴۳۶	۱۲۲۸۲	میاں رسول خانصاحب بندوق والے کلکتہ روڈ	۵	
۴۰۸	۱۲۲۴۹	شیخ مہتاب الدین صاحب پینشنر محلہ شیخان بھیونڈی	ص	چرم قربانی	۴۳۷	۱۲۲۸۳	مولانا عبدالخالق صاحب امام مسجد ہسٹریٹ	ے	
۴۰۹	۱۲۲۵۰	محمد شفیع صاحب پیٹرول ایجنٹ پرتاب گڈھ	ے	صرف طلبہ	۴۳۸	۱۲۲۸۴	محمد ہاشم صاحب "	۵	
۴۱۰	۱۲۲۵۱	حاجی محمد دین صاحب مستری شملہ	۱۱	چرم قربانی	۴۳۹	۱۲۲۸۵	حامد برادر گلی ۲۵ کلاتھ مرچنٹ	ص	ے
۴۱۱	۱۲۲۵۲	ماسٹر احمد بخش صاحب "	۱۱	"	۴۴۰	۱۲۲۸۶	واصل خانصاحب گلی ۲۵	۵	ے
۴۱۲	۱۲۲۵۳	بیوہ عبدالرشید صاحب "	پ	"	۴۴۱	۱۲۲۸۷	حاجی طیب جی صاحب ایڈورڈ اسٹریٹ	۵	۵
۴۱۳	۱۲۲۵۴	مولوی محمد حیات صاحب اسٹیشن خانیوال ملتان	۵	صرف طلبہ	۴۴۲	۱۲۲۸۸	عبدالغنی صاحب کپنی دوکان ۵ چینا	۵	۵
۴۱۴	۱۲۲۵۵	فضل احمد صاحب نمبردار موضع موجگڑھ فیروزپور	۱۲	چرم قربانی	۴۴۳	۱۲۲۸۹	چودھری فضل محمد صاحب مغل اسٹریٹ	۵	۵

نمبر شمار	نمبر رسید بکٹ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۴۴	۱۲۲۹۰	ایم۔ اے کالا صاحب گلی ۲۵ چینیا اسٹریٹ رنگون	۱	زکوۃ بہی خواہان
۴۴۵	۱۲۲۹۸	از محمد ظریف کمپنی ۵۰	"	"
۴۴۶	۱۲۳۳۰	مولانا عبدالخالق صاحب شاہجہاں پوری	۶	"
۴۴۷	۱۲۳۴۳	عبداللطیف صاحب جہاز کرالی مانڈلے	۳	"
۴۴۸	۱۲۳۴۵	ماما کے ۹۲ ایک مان	"	صرف طلبہ
۴۴۹	۱۲۳۴۶	سید محمد نبی صاحب خانجہانپور ضلع مظفر نگر	۵	چرم قربانی
۴۵۰	۱۲۳۴۷	ایک نامعلوم الاسم صاحب سہارنپور	۹	صرف طلبہ
۴۵۱	۱۲۳۴۸	سید محمد شعیب صاحب میں منصور پور مظفر نگر	۵	چرم قربانی
۴۵۲	۱۲۳۴۹	مولانا بشیر احمد صاحب خطیب پسرور سیالکوٹ	۶	رسالہ
۴۵۳	۱۲۳۵۰	مولانا بخش صاحب بڑھاپور ضلع بجنور	۵	زکوۃ بہی خواہان
۴۵۴	۱۲۳۵۱	مصلیان جامع مسجد پرنڈاونگ رنگون	۱	عطار
۴۵۵	۱۲۳۵۲	خانبہادر شیخ محمد ضیاء الحق صاحب میں دیوبند	۵	چرم قربانی
۴۵۶	۱۲۳۵۳	امداد علیخاں صاحب بوٹ فیکٹری اوجین مالوہ	۱	"
۴۵۷	۱۲۳۵۴	سید رشید احمد صاحب ہیڈ ماسٹر سوامی کوایرس کراچی	۶	رسالہ
۴۵۸	۱۲۳۵۵	بابو سراج الدین صاحب " "	۱۲	چرم قربانی
۴۵۹	۱۲۳۵۶	عبدالحکیم صاحب سوداگر خشت قصبہ کھاتولی	۱	"
۴۶۰	۱۲۳۵۷	سید محمد اسمٰعیل صاحب ٹھیکہ دار قصبہ جوالاپور	۵	زکوۃ
۴۶۱	۱۲۳۵۸	کرم عظیم صاحب انصاری وکیل گوہر گنج بھوپال	۵	چرم قربانی
۴۶۲	۱۲۳۵۹	مولانا مفتی مشتاق احمد صاحب ریاست کنجپورہ	۷	"
۴۶۳	۱۲۳۶۰	نصیر الدین احمد صاحب صدیقی پنشنر حیدرآباد دکن	۷	صرف طلبہ
۴۶۴	۱۲۳۶۱	احمد حسین صاحب لاہرپور ضلع سیتاپور (رشش ماہ)	۱	رسالہ
۴۶۵	۱۲۳۶۲	مولانا سید محمد ادریس صاحب ڈابھیل سورت	۶	"
۴۶۶	۱۲۳۶۳	باگڑ سگانہ براستہ برائے مندھوں ضلع ملتان	۱	زکوۃ
۴۶۷	۱۲۳۶۴	مالک فرم اے رشید اینڈ سنز ۵۷ کلکتہ	۱	"
۴۶۸	۱۲۳۶۵	سائرین مدرسہ نامعلوم الاسم (انگریزی)	۱	عطار
۴۶۹	۱۲۳۶۶	مقصود علی صاحب ٹھیکہ دار مانڈلے	۶	صرف طلبہ
۴۷۰	۱۲۳۶۷	عبدالوحید صاحب سوداگر سرائے ترین سنبھل	۱	عطار
۴۷۱	۱۲۵۰۰	شیخ عبدالحکیم صاحب " "	۱	"
۴۷۲	۱۲۵۰۲	نواب بدر محمد صاحب " "	۱	"

نمبر شمار	نمبر رسید بکٹ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۷۳	۱۲۵۰۳	ملا کریم بخش صاحب سرائے ترین سنبھل	۱	عطار
۴۷۴	۱۲۵۰۴	نصیر اللہ صاحب " "	۱	"
۴۷۵	۱۲۵۰۵	حکیم محمد عبدالحکیم صاحب ریاست ساہن پور بجنور	۱۲	چرم قربانی
۴۷۶	۱۲۵۰۶	محمد صدیق صاحب کوچہ پنجہ بیدان حاجی چوک	۶	"
۴۷۷	۱۲۵۱۷	بابو محمد افضل خانصاحب کچہری فیض آباد	۶	رسالہ
۴۷۸	۱۲۵۲۱	منشی عبدالرحمٰن صاحب رحمانی دواخانہ بجنور	۳	چرم قربانی
۴۷۹	۱۲۵۲۲	منشی محمد زبیر صاحب محلہ قاضی واڑہ	۶	"
۴۸۰	۱۲۵۳۷	ولی محمد صاحب کلرک ڈاکخانہ صدر جہنگ	۵	زکوۃ
۴۸۱	۱۲۵۶۸	محمد ابراہیم صاحب ڈگری چک ۱۱۰ اہتر بار کرسنگھ	۱	عطار بہی خواہان
۴۸۲	۱۲۵۶۹	حاجی محمد افضل صاحب نمبردار " "	۶	صرف طلبہ
۴۸۳	۱۲۵۷۰	حاجی محمد افضل صاحب نمبردار " "	۶	"
۴۸۴	۱۲۵۷۱	غلام رسول صاحب " "	۱	عطار بہی خواہان
۴۸۵	۱۲۵۷۲	حافظ محمد یوسف صاحب " "	۳	"
۴۸۶	۱۲۵۷۲	عبدالقدوس صاحب " "	۱	"
۴۸۷	۱۲۵۷۴	بابو محمد سلیمان صاحب میرپور خاص " "	۵	"
۴۸۸	۱۲۵۷۵	مسٹر محمد یعقوب صاحب وکیل " "	۵	"
۴۸۹	۱۲۵۷۶	حاجی محمد اسمٰعیل صاحب خانصامری بلوچ " "	۱	"
۴۹۰	۱۲۵۷۷	حاجی حاکی صاحب پھلور " "	۶	"
۴۹۱	۱۲۵۷۸	میاں قادر بخش صاحب " "	۶	"
۴۹۲	۱۲۵۷۹	محمد عمر صاحب " "	۲	"
۴۹۳	۱۲۵۸۰	میاں نظر محمد صاحب " "	۱	"
۴۹۴	۱۲۵۸۱	میاں محمد صاحب " "	۱	"
۴۹۵	۱۲۵۸۲	میاں محمد موسیٰ صاحب " "	۱	"
۴۹۶	۱۲۵۸۳	فقیر محمد ابراہیم صاحب بانسیر والا "	۵	"
۴۹۷	۱۲۵۸۴	مستری عبداللہ خانصاحب میرپور خاص "	۱	"
۴۹۸	۱۲۵۸۵	حاجی محمد صالح صاحب " "	۱	"
۴۹۹	۱۲۵۸۶	عبدالرحمٰن صاحب " "	۱	"
۵۰۰	۱۲۵۸۷	مسٹر غلام علی صاحب ہیڈ کلرک " "	۱	"
۵۰۱	۱۲۵۸۸	محمد عثمان صاحب میرپور خاص "	۱	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۵۰۲	۱۲۵۸۹	ارباب الشفا خانصاحب ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ تعلقہ ڈبیلو براستہ حیدرآباد تہر پارکر سندھ	۵	عطایہ خوانات
۵۰۳	۱۲۵۹۰	مسٹر محمد عبد اللطیف صاحب وکیل میرپور خاص	۵	"
۵۰۴	۱۲۵۹۱	حاجی ولی محمد صاحب بلوچ " "	۱	"
۵۰۵	۱۲۵۹۲	سردار بہادر میر الیداد خانصاحب رئیس اعظم پریذیڈنٹ ڈسٹرکٹ بورڈ پوسٹ جلبوری میرپور خاص سندھ	۵	"
۵۰۶	۱۲۵۹۳	قاضی علی خانصاحب " "	۱	"
۵۰۷	۱۲۵۹۴	لکھانہ صاحب زمیندار ٹنڈہ اللہ یار حیدرآباد سندھ	۶	"
۵۰۸	۱۲۵۹۵	مسٹر محمد حافظ خانصاحب ڈپٹی کلکٹر میرپور خاص	۶	"
۵۰۹	۱۲۵۹۶	مولانا سید فیض عالم صاحب زمیندار بنگ " "	۶	"
۵۱۰	۱۲۵۹۷	عبد الرحیم صاحب سرائے ترین سنبھل	۱	تعمیر
۵۱۱	۱۲۶۱۲	پٹواری علی محمد صاحب راجپورہ	۱	چرم قربانی
۵۱۲	۱۲۶۱۳	اللہ دیا خانصاحب "	۱	"
۵۱۳	۱۲۶۱۴	شادی صاحب گوجر "	۱	"
۵۱۴	۱۲۶۱۵	عبد الکریم صاحب حجام "	۱	"
۵۱۵	۱۲۶۱۶	فتح چراغ دین صاحب "	۱	"
۵۱۶	۱۲۶۱۷	حکیم عبد العزیز صاحب "	۱	"
۵۱۷	۱۲۶۱۸	شیخ غلام کبیر صاحب "	۱	"
۵۱۸	۱۲۶۱۹	خانصاحب محمد نبی خانصاحب تحصیلدار "	۱	"
۵۱۹	۱۲۶۲۰	جنگو رائیں "	۱	"
۵۲۰	۱۲۶۲۱	فضل احمد خانصاحب خانساماں "	۱	"
۵۲۱	۱۲۶۲۲	صدر الدین صاحب "	۱	"
۵۲۲	۱۲۶۲۳	نظام الدین صاحب دکاندار "	۱	"
۵۲۳	۱۲۶۲۴	بابو اللہ دتا صاحب "	۱	"
۵۲۴	۱۲۶۲۵	محمد مشتاق صاحب قصاب "	۱	زکوۃ
۵۲۵	۱۲۶۲۶	ابو المظفر مقصود علی خاں صاحب محلہ میاں سرائے سنبھل ضلع مراد آباد	۵	"
۵۲۶	۱۲۶۲۷	مولانا ابو القاسم صاحب صدر انجمن اخلاقیہ موضع جنیوا پور ضلع دربھنگہ	۵	چرم قربانی
۵۲۷	۱۲۶۲۸	محمد یسین اللہ دیا صاحب کلاس ورکس کرتپور	۵	زکوۃ
۵۲۸	۱۲۶۳۰	اللہ بخش صاحب چک موسیٰ ضلع شاہپور	۵	صرف طلبہ
۵۲۹	۱۲۶۳۱	قاضی حبیب اللہ صاحب مدرس قصبہ جانسٹھ	۵	چرم قربانی
۵۳۰	۱۲۶۳۲	حکیم شریف احمد صاحب ساکن قصبہ گنگوہ	۱	"
۵۳۱	۱۲۶۳۳	نواب میجر ملک ممتاز محمد خانصاحب جہاں آباد ضلع شاہپور	۵	صرف طلبہ
۵۳۲	۱۲۶۳۴	ملک عبد الرحمن صاحب لاہور	۵	وظیفہ
۵۳۳	۱۲۶۳۵	محمد ظہور الحسن صاحب اراشٹہ بالائے قلعہ رہتوال	۹	چرم قربانی
۵۳۴	۱۲۶۳۷	محمد عبد الواسع صاحب دیوان ریاست باونی کدرہ	۱	"
۵۳۵	۱۲۶۳۸	مرزا امیر بیگ صاحب ضلعدار " "	۵	"
۵۳۶	۱۲۶۳۹	خان محمد خانصاحب درانی کوتوال "	۹	"
۵۳۷	۱۲۶۴۰	منشی عزیز الدین صاحب امین " "	۹	"
۵۳۸	۱۲۶۴۱	منشی تصدق حسین خانصاحب " "	۹	"
۵۳۹	۱۲۶۴۲	دلدار خانصاحب " "	۹	"
۵۴۰	۱۲۶۴۳	موسیٰ خانصاحب " "	۹	"
۵۴۱	۱۲۶۴۴	مولانا محمد شعیب الحسنی الحق سمی مفتی "	۹	"
۵۴۲	۱۲۶۴۵	حافظ عبد الرزاق صاحب مرحوم نصیر واح کمپنی منجانب	۵	صرف
۵۴۳	۱۲۶۴۶	رحمت اللہ صاحب موضع شمائل پور جالندھر	۱	
۵۴۴	۱۲۶۴۸	چودھری اسمٰعیل صاحب " "	۴	"
۵۴۵	۱۲۶۴۹	ماسٹر علی محمد صاحب پرائمری اسکول "	۲	"
۵۴۶	۱۲۶۵۲	محمد صدیق صاحب ساکن گوٹہا ولی بلند شہر	۶	
۵۴۷	۱۲۶۵۳	منجانب اہلیہ مرحومہ محمد صدیق صاحب "	۱	"
۵۴۸	۱۲۶۵۴	محمد زاہد صاحب " "	۱	"
۵۴۹	۱۲۶۵۵	سید عبد الرزاق صاحب " "	۱	"
۵۵۰	۱۲۶۵۶	محمد احمد صاحب " "	۱	"
۵۵۱	۱۲۶۵۷	محمد عابد صاحب " "	۱	"
۵۵۲	۱۲۶۵۸	غلام نبی صاحب موضع نندواڑہ ضلع جالندھر	۸	

نمبر شمار	نمبر رسید تختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید تختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۵۵۲	۱۲۶۵۸	محمد سلیم صاحب ساکن گوٹھادلی بلند شہر	۲	چرم قربانی	۵۸۲	۱۲۷۳۶	چودھری فضل محمد خانصاحب قصبہ تلونی جالندھر	۱	عطا خواہان
۵۵۱	۱۲۶۵۹	منشی افضال الرحمن صاحب " "	۱۲	"	۵۸۳	۱۲۷۳۷	حاجی شیر علی صاحب " "	۴	"
۵۵۰	۱۲۶۸۰	منشی محمد اسمٰعیل صاحب خوشنویس ضلع قاضیان کرنال	۲	زکوٰۃ	۵۸۴	۱۲۷۳۸	منشی رحمت علی صاحب ہیڈ ماسٹر قصبہ کوٹ ملیر	۲	"
۵۵۶	۱۲۶۸۱	منشی عبداللطیف صاحب محلہ ملکان "	۲	"	۵۸۵	۱۲۷۳۹	حاجی غلام محمد صاحب قصبہ تلون جالندھر	۱	"
۵۵۷	۱۲۶۸۲	یکے از اہل خیر "	۲	"	۵۸۶	۱۲۷۵۵	حکیم قاضی محمد داؤد صاحب بھدوہی ریلوے اسٹیشن	۱	صرف طلبہ
۵۵۰	۱۲۶۸۳	شیخ ابوالحسن صاحب تاجر پارچہ سڑک بازار "	۱۰	"	۵۸۷	۱۲۷۵۷	حاجی عبدالکریم صاحب جیپور	۱	عطا خواہان
۵۵۹	۱۲۶۸۴	منشی عبدالرحیم صاحب بجلی گھر "	۶	عطا خواہان	۵۸۸	۱۲۷۵۸	عبدالرشید صاحب بھوجپور ضلع آرہ	۱	زکوٰۃ
۵۶۰	۱۲۶۸۵	رحیم الدین صاحب کھیل "	۱	"	۵۸۹	۱۲۷۵۹	منشی سراج الدین صاحب مدرسہ شاہی مراد آباد	۲	چرم قربانی
۵۶۱	۱۲۶۸۶	محمد حنیف صاحب مبارک آباد "	۱	"	۵۹۰	۱۲۷۶۰	حاجی عبداللہ صاحب انچھور لائن کراچی	۶	"
۵۶۲	۱۲۶۸۷	ملا شاکر علی صاحب امام مسجد "	۱	"	۵۹۱	۱۲۷۶۱	حافظ محمد ابراہیم صاحب سوداگر چوک بازار بھوپال	۱	زکوٰۃ
۵۶۳	۱۲۶۸۸	دین محمد صاحب رنگنگر محلہ منڈی "	۱	"	۵۹۲	۱۲۷۶۲	احمد اللہ صاحب خانساماں بنگلہ چہاونی بنوں	۱۲	صرف طلبہ
۵۶۴	۱۲۶۸۹	افتخار بیگ صاحب محلہ کہاران "	۱	"	۵۹۳	۱۲۷۶۳	سید اکبر حسین صاحب موضع رتہیڑی مظفر نگر	۱	زکوٰۃ
۵۶۵	۱۲۶۹۰	رحمت علی صاحب روغن فروش محلہ منڈی "	۱	"	۵۹۴	۱۲۷۶۴	حاجی م بشتاد حسین صاحب محلہ سلطان سرائے علیگڈھ	۲	صرف طلبہ
۵۶۶	۱۲۶۹۱	مولوی ضامن حسن صاحب سفیر دارالعلوم دیوبند	۱	"	۵۹۵	۱۲۷۶۵	عبدالحکیم صاحب موذن قصبہ ہرسن بھوپال	۲	"
۵۶۷	۱۲۶۹۳	حاجی محمد عمر صاحب پانی پت ضلع کرنال	۱	"	۵۹۶	۱۲۷۶۶	ایس عبدالرحمن صاحب ٹرنک چیٹ دہلی بازار میرٹھ	۲	چرم قربانی
۵۶۸	۱۲۶۹۴	حاجی محمد عمر صاحب محلہ افغانان "	۱	"	۵۹۷	۱۲۷۶۷	حکیم مقصود علی خانصاحب حمایت نگر نارائن گوڑہ حیدرآباد دکن	۱	عطا
۵۶۹	۱۲۶۹۵	حافظ عظیم اللہ صاحب مہتمم مدرسہ "	۱	"	۵۹۸	۱۲۷۶۸	فتح محمد خانصاحب دوکاندار صدر بازار ملتان چھاؤنی	۲	زکوٰۃ
۵۷۰	۱۲۶۹۶	مسلمانان پانی پت "	۱	"	۵۹۹	۱۲۷۶۹	فتح محمد خانصاحب " " "	۶	صرف طلبہ
۵۷۱	۱۲۶۹۷	حافظ محمد علی صاحب " "	۲	"	۶۰۰	۱۲۷۷۰	فتح محمد خانصاحب " " "	۱۵	چرم قربانی
۵۷۲	۱۲۶۹۸	محمد ابراہیم صاحب محلہ چاہ چوڑا "	۶	"	۶۰۱	۱۲۷۷۱	شیخ زین الدین صاحب بخیر آثار قدیمہ "	۱۲	صرف طلبہ
۵۷۳	۱۲۶۹۹	بوندو صاحب " "	۱	"	۶۰۲	۱۲۷۷۲	مولانا سید اشفاق علی صاحب خطیب جامع مسجد "	۱۰	زکوٰۃ
۵۷۴	۱۲۷۰۰	مولانا حکیم ظہور الدین صاحب " "	۱	"	۶۰۳	۱۲۷۷۳	سید محمد نسیم حسین صاحب بازار اہل گنج علیگڈھ	۱	چرم قربانی
۵۷۵	۱۲۷۲۹	چودھری نور محمد صاحب موضع نندوار جالندھر	۲	"	۶۰۴	۱۲۷۷۴	پیر جی شریف احمد صاحب مدرس قرآن شریف دارالعلوم دیوبند	۶	رسالہ
۵۷۶	۱۲۷۳۰	رحمت اللہ صاحب موضع ہری پور "	۸	"	۶۰۵	۱۲۷۷۵	مولوی محمد سراج الحق صاحب گورنمنٹ کالج الٰہ آباد	۶	"
۵۷۷	۱۲۷۳۱	عبدالغنی صاحب " "	۴	"	۶۰۶	۱۲۷۷۶	ماسٹر عبدالرب صاحب گورنمنٹ اسکول گونڈہ	۶	"
۵۷۸	۱۲۷۳۲	حشمت علی صاحب موضع کوٹ بادل خاں "	۶	"	۶۰۷	۱۲۷۷۷	بابو محمد حسین صاحب ایڈوکیٹ سول منسف گلیشیوں	۶	"
۵۷۹	۱۲۷۳۳	چودھری نور محمد صاحب " "	۶	"					
۵۸۰	۱۲۷۳۴	محمد ابراہیم صاحب قصبہ تلونی "	۱	"					
۵۸۱	۱۲۷۳۵	چودھری فقیر محمد صاحب رائیں " "	۱	"					

نمبر شمار	نمبر رسید بخشش	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید بخشش	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۶۰۸	۱۲۷۷۹	ماسٹر محمد مستقیم صاحب قصبہ محمدی ضلع کھیری	۸	تعمیر	۶۳۵	۱۲۸۰۷	حافظ عبدالغنی صاحب دوا فروش چلی بازار بانی پت	۸	عطار
۶۰۹	۱۲۷۸۰	حافظ رحیم بخش صاحب	۲	خواہان	۶۳۶	۱۲۸۰۸	حبیب اللہ صاحب قصاب محلہ افغانان	۸	
۶۱۰	۱۲۷۸۱	حکیم ظفر احمد صاحب موضع جھولا باری	۸	چرم قربانی	۶۳۷	۱۲۸۰۹	نذیر محمد صاحب تاجر پان چوک قلندر	۸	
۶۱۱	۱۲۷۸۲	حکیم نصر اللہ صاحب قصبہ محمدی	۸		۶۳۸	۱۲۸۱۰	محمد ابراہیم صاحب دکان پرچون افغانان	۸	
۶۱۲	۱۲۷۸۳	شیخ کریم داد صاحب موضع جلال شرکا	۸		۶۳۹	۱۲۸۱۱	حافظ حبیب اللہ صاحب محلہ گھیر رائیان خاص کا	۸	
۶۱۳	۱۲۷۸۴	منشی محب اللہ خانصاحب موضع کھیریا ضلع شاہجہاں پور	۸		۶۴۰	۱۲۸۱۲	حاجی محمد یٰسین صاحب محلہ ظروف سازان بانی پت	۸	
					۶۴۱	۱۲۸۱۳	مولوی حفیظ الدین صاحب اونچی گلی	۸	
۶۱۴	۱۲۷۸۵	منشی محمد حنیف خانصاحب موضع نولا ہا ضلع کھیری	۸		۶۴۲	۱۲۸۱۴	حکیم مرزا مشرف حسین صاحب فدائی دواخانہ	۸	
					۶۴۳	۱۲۸۱۵	چودھری محمد اسمٰعیل صاحب سوداگر اون	۸	
۶۱۵	۱۲۷۸۶	نتھو صاحب رنگریز قصبہ محمدی	۸		۶۴۴	۱۲۸۱۶	حافظ منا صاحب متصل مدرسہ اشرفیہ	۸	
۶۱۶	۱۲۷۸۷	شریف اللہ صاحب	۸		۶۴۵	۱۲۸۱۷	مولانا قاری فتح محمد صاحب مدرس	۸	
۶۱۷	۱۲۷۸۸	والدہ عیدو صاحب گھرہ والے	۸		۶۴۶	۱۲۸۱۸	عبدالصمد خانصاحب چوکی پولیس	۹	
۶۱۸	۱۲۷۸۹	ہمشیرہ صاحبہ سید اکرام حسین صاحب	۸		۶۴۷	۱۲۸۱۹	احمد خانصاحب	۸	
۶۱۹	۱۲۷۹۰	منے صاحب سبز بفروش	۸		۶۴۸	۱۲۸۲۰	حافظ محمد عمر صاحب محلہ گھیر رائیان	۸	
۶۲۰	۱۲۷۹۱	شیخ عباد اللہ صاحب	۸		۶۴۹	۱۲۸۲۱	قاری محمد اسمٰعیل صاحب بڑا بازار	۹	
۶۲۱	۱۲۷۹۲	خانصاحب محمد شیر خانصاحب	۸		۶۵۰	۱۲۸۲۲	نجم الدین صاحب میونسپل کمشنر	۸	
۶۲۲	۱۲۷۹۳	منشی حیدر خانصاحب	۸		۶۵۱	۱۲۸۲۵	ناصر احمد صاحب خیاط بڑا بازار	۸	
۶۲۳	۱۲۷۹۴	البیہ منشی عاشق علی صاحب ضلعدار	۸		۶۵۲	۱۲۸۲۶	پیر جی عبدالرشید صاحب بس	۸	
۶۲۴	۱۲۷۹۵	منشی محمد اسحاق صاحب	۸		۶۵۳	۱۲۸۲۷	جمن کوڑی صاحب محلہ باگڑیان	۸	
۶۲۵	۱۲۷۹۶	مرزا حیدر حسن صاحب دہلوی	۸		۶۵۴	۱۲۸۲۸	نہنا ولد احمد صاحب	۸	
۶۲۶	۱۲۷۹۷	محمد مظہر الحق صاحب ڈاکخانہ موگلا بند سلہٹ	۸		۶۵۵	۱۲۸۲۹	عظیم اللہ صاحب	۸	
۶۲۷	۱۲۷۹۸	سلیمان خانصاحب مدرسہ گورنمنٹ	۸	زکوٰۃ بیوی خواہان	۶۵۶	۱۲۸۳۰	عظیم اللہ ولد رحمت اللہ صاحب	۸	
۶۲۸	۱۲۷۹۹	سلیمان خانصاحب	۸	صرف طلبہ	۶۵۷	۱۲۸۳۱	شادی صاحب ولد اللہ دیا صاحب	۸	
۶۲۹	۱۲۸۰۱	شہزادہ صاحب محلہ چاہ چوڑا پانی پت کرنال	۸	عطار	۶۵۸	۱۲۸۳۲	چودھری کریم اللہ صاحب	۸	
۶۳۰	۱۲۸۰۲	حافظ محمد علی صاحب محلہ باگڑیان	۸		۶۵۹	۱۲۸۳۳	حافظ محمد اسمٰعیل صاحب	۸	
۶۳۱	۱۲۸۰۳	اللہ دیا صاحب	۸		۶۶۰	۱۲۸۳۴	کرم علی صاحب	۸	
۶۳۲	۱۲۸۰۴	محمد عمر صاحب پٹواری محلہ مخدوم زادگان	۸		۶۶۱	۱۲۸۳۵	نور محمد صاحب	۸	
۶۳۳	۱۲۸۰۵	نذیر احمد صاحب فروٹ مرچنٹ چوک قلندر	۸		۶۶۲	۱۲۸۳۶	چودھری عبدالغنی صاحب	۸	
۶۳۴	۱۲۸۰۶	منشی احمد حسن صاحب ریٹائرڈ پٹواری	۸		۶۶۳	۱۲۸۳۷	حافظ عبدالرحیم صاحب	۸	

نمبر شمار	نمبر رسید بخشیدہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۶۰	۱۲۸۳۸	چودھری نور محمد صاحب پانی پت کرنال	للعہ	عطا
۶۰	۱۲۸۳۹	محمد عابد صاحب قصبہ محمدی ضلع کھیری	۲ر	〃
۶۰	۱۲۸۴۰	کریم داد خانصاحب 〃 〃	۲ر	〃
۶۱	۱۲۸۴۱	منشی ظہیر الحق صاحب 〃 〃	۱۲ر	جرم قربانی
۶۶	۱۲۸۴۲	منشی ظفر الحق صاحب ضلعدار 〃 〃	۷ر	تعویذ خیالی
۶۶	۱۲۸۴۳	مولانا حکیم رمضان الحق صاحب 〃 〃	۱۵ر	جرم قربانی
۶۷	۱۲۸۴۴	ملا اللہ بخش صاحب کولہو والے 〃 〃	۵ر	〃
۶۷۱	۱۲۸۴۵	منشی رحمت اللہ صاحب موضع دلاور پور 〃	۳ر	〃
۶۷۲	۱۲۸۴۶	مولانا رمضان الحق صاحب قصبہ محمدی 〃	۲ر	〃
۶۷۳	۱۲۸۴۷	داروغہ عبد الباسط صاحب 〃 〃	۷ر	〃
۶۷۴	۱۲۸۴۸	منشی احمد خانصاحب 〃 〃	۱۳ر	〃
۶۷۵	۱۲۸۴۹	منشی مسیح اللہ خانصاحب 〃 〃	۱۳ر	〃
۶۷۶	۱۲۸۵۰	عبد الجلیل خانصاحب وغیرہ 〃 〃	للعہ	〃
۶۷۷	۱۲۸۵۱	مولوی محمد عیسیٰ صاحب سررشتہ دار عدالت ناندیر (دکن)	۷ر	〃
۶۷۸	۱۲۸۵۲	مولوی ظہیر الحسن صاحب 〃 〃	۸ر	〃
۶۷۹	۱۲۸۵۳	معلم صاحب وظیفہ یاب 〃 〃	۸ر	〃
۶۸۰	۱۲۸۵۴	نصیر الدین صاحب ہیڈ ماسٹر ناندیر 〃	۷ر	〃
۶۸۱	۱۲۸۵۵	مولوی نذیر حسین صاحب خطیب مسجد پودی بازار صدر کراچی	رسالہ	〃
۶۸۲	۱۲۸۵۶	مولوی نذیر حسین صاحب 〃 〃	۲ر	جرم قربانی
۶۸۳	۱۲۸۵۷	ڈاکٹر محمد شفیع صاحب 〃 〃	۸ر	〃
۶۸۴	۱۲۸۵۸	محمد یونس صاحب موضع بھگاہی ضلع فیض آباد	رسالہ	〃
۶۸۵	۱۲۸۵۹	مسماۃ بی بی حوا صاحبہ خانقاہ سین پنیالہ ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں	صرف طلبہ	〃
۶۸۶	۱۲۸۶۰	جملہ نمازیان ملانپورہ صادق پور ضلع انبالہ	للعہ	جرم قربانی
۶۸۷	۱۲۸۶۱	محمد بخش صاحب رائیس چک ۳۳۵ گ لائلپور	۲ر	〃
۶۸۸	۱۲۸۶۲	عبد الوحید صاحب صدر مدرس مدرسہ اسلامیہ شہر فیصل آباد	رسالہ	〃
۶۸۹	۱۲۸۶۳	مولوی قادری مختار احمد صاحب امام علی مسجد شیر کوٹ	۷ر	جرم قربانی
۶۹۰	۱۲۸۶۴	مولانا سعید احمد صاحب گنگوہی مدرس دار العلوم	۷ر	جرم قربانی
۶۹۱	۱۲۸۶۵	مولوی عبد الرب صاحب سلہٹی	۷ر	عطا
۶۹۲	۱۲۸۶۶	مولوی احمد صاحب حبیب منزل کلے اسکوائر لکھنؤ	۱۲ر	〃
۶۹۳	۱۲۸۶۷	مولانا شکر اللہ صاحب ناظم مدرسہ احیاء العلوم مقام مبارکپور ضلع بستی	للعہ	تبلیغ
۶۹۴	۱۲۸۶۸	مولانا زین العابدین صاحب مہتمم مدرسہ تعلیم الدین مقام اونچہرہ خورد (بستی)	۷ء	〃
۶۹۵	۱۲۸۶۹	منشی عبد الغنی صاحب قصبہ سیکری ضلع مظفر نگر	۱۴ء	جرم قربانی
۶۹۶	۱۲۸۷۰	رستم صاحب نورباف ساکن سکندر پور 〃	۱۲ر	〃
۶۹۷	۱۲۸۷۱	حافظ ابو الحسن صاحب وغیرہ قصبہ سیکری 〃	۶ر	〃
۶۹۸	۱۲۸۷۲	مولوی محمد عیسیٰ صاحب 〃 〃	۶ر	〃
۶۹۹	۱۲۸۷۳	محمد حیات صاحب تحصیلدار پنشنر 〃 〃	۶ر	〃
۷۰۰	۱۲۸۷۴	منظور حسن صاحب 〃 〃	۶ر	〃
۷۰۱	۱۲۸۷۵	ابن حسن و احمد سعید صاحبان 〃 〃	۶ر	〃
۷۰۲	۱۲۸۷۶	محمد ایوب صاحب 〃 〃	۱۵ء	〃
۷۰۳	۱۲۸۷۷	حافظ محمد یامین صاحب 〃 〃	۱۲ر	〃
۷۰۴	۱۲۸۷۸	دیوان الطاف حسین صاحب 〃 〃	۱۴ء	〃
۷۰۵	۱۲۸۷۹	محمد صدیق صاحب 〃 〃	۱۴ء	〃
۷۰۶	۱۲۸۸۰	منشی محمد عمر صاحب 〃 〃	۱۲ر	〃
۷۰۷	۱۲۸۸۱	محمد اسحاق صاحب 〃 〃	۶ر	〃
۷۰۸	۱۲۸۸۲	حافظ محمد صدیق صاحب 〃 〃	۱۲ر	〃
۷۰۹	۱۲۸۸۳	محمد یونس و حبیب صاحبان ہردی 〃 〃	۱۲ر	〃
۷۱۰	۱۲۸۸۴	عزیز صاحب۔ افضال احمد صاحب 〃 〃	۱۴ء	〃
۷۱۱	۱۲۸۸۵	محمد حیات صاحب نمبردار 〃 〃	۷ء	〃
۷۱۲	۱۲۸۸۶	حافظ ندیم احمد صاحب 〃 〃	۱۲ء	〃
۷۱۳	۱۲۸۸۷	ضمیر حسن صاحب 〃 〃	۱۲ر	〃
۷۱۴	۱۲۸۸۸	اظہار الحسن صاحب 〃 〃	۶ر	〃
۷۱۵	۱۲۸۸۹	حاجی محمد اسحاق صاحب 〃 〃	۶ر	〃
۷۱۶	۱۲۸۹۰	بھوراد اللہ جلایا صاحبان 〃 〃	۱۲	〃

نمبر شمار	نمبر رسید بخشش	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید بخشش	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۷۱۷	۱۲۸۹۱	انیس احمد صاحب تصبہ سکری ضلع مظفر نگر	۱۲	چرم قربانی	۷۴۶	۱۲۹۲۰	منشی جلیل الرحمن صاحب حکیم پور ہسپور		عطا خواہان
۷۱۸	۱۲۸۹۲	عبدالمجید صاحب 〃 〃	۱۲	〃	۷۴۷	۱۲۹۲۱	اللہ دیا صاحب پدہان 〃 〃		〃
۷۱۹	۱۲۸۹۳	خلیل احمد صاحب 〃 〃	۱۲	〃	۷۴۸	۱۲۹۲۲	منشی ظہور علی صاحب 〃 〃		〃
۷۲۰	۱۲۸۹۴	محمد حسن صاحب 〃 〃	۱۲	〃	۷۴۹	۱۲۹۲۳	منشی خلیل الرحمن صاحب 〃 〃		زکوٰۃ 〃
۷۲۱	۱۲۸۹۵	بندو و فیاض صاحبان جھوجہ 〃 〃	۱۲	〃	۷۵۰	۱۲۹۲۴	حافظ سلیمان صاحب مضع بچھیر ماتی تحصیل مانی پت		〃
۷۲۲	۱۲۸۹۶	حافظ سید احمد صاحب 〃 〃	۱۲	〃	۷۵۱	۱۲۹۲۵	شیخ شہاب الدین صاحب 〃 〃		〃
۷۲۳	۱۲۸۹۷	عبداللہ و ابراہیم صاحبان 〃 〃	۱۲	〃	۷۵۲	۱۲۹۲۶	حاجی محمد احمد صاحب 〃 〃		〃
۷۲۴	۱۲۸۹۸	حافظ صغیر حسن صاحب 〃 〃	۱۲	〃	۷۵۳	۱۲۹۲۷	حافظ اکرام الحق صاحب 〃 〃		〃
۷۲۵	۱۲۸۹۹	گھسیٹا صاحب جھوجہ 〃 〃	۱۲	〃	۷۵۴	۱۲۹۲۸	حافظ رحیم بخش صاحب 〃 〃		〃
۷۲۶	۱۲۹۰۰	بشیر احمد صاحب 〃 〃	۱۲	〃	۷۵۵	۱۲۹۲۹	حکیم راغب حسین صاحب غربی گیٹ کرنال		〃
۷۲۷	۱۲۹۰۱	مولا بخش صاحب و اللہ رکھا صاحب 〃 〃	۱۲	〃	۷۵۶	۱۲۹۳۰	صوفی عبدالوحید صاحب سقہ محلہ ملکان 〃		〃
۷۲۸	۱۲۹۰۲	ظفر احمد صاحب وغیرہ 〃 〃	۱۲	〃	۷۵۷	۱۲۹۳۱	محمد یعقوب صاحب محلہ داؤد بیگ پانی پت		〃
۷۲۹	۱۲۹۰۳	مولوی محمد فاروق صاحب محلہ حکیم پورہ ہسپور	۱۲	عطا خواہان	۷۵۸	۱۲۹۳۲	حافظ نصیر الحجاز محمد صاحب مخدوم زادگان 〃		〃
۷۳۰	۱۲۹۰۴	مقصود علی صاحب 〃 〃	۸	〃	۷۵۹	۱۲۹۳۳	محمد اسمٰعیل صاحب محلہ کملیان 〃		〃
۷۳۱	۱۲۹۰۵	حشمت علی صاحب 〃 〃	۸	〃	۷۶۰	۱۲۹۳۴	حبیب اللہ صاحب 〃 〃		〃
۷۳۲	۱۲۹۰۶	مولوی رونق علی صاحب 〃 〃	۸	〃	۷۶۱	۱۲۹۳۵	چودھری عبدالرحمن صاحب محلہ اپوگی 〃		〃
۷۳۳	۱۲۹۰۷	اختر جمیل صاحب 〃 〃	۱۰		۷۶۲	۱۲۹۳۶	حافظ کریم الدین صاحب 〃 〃		〃
۷۳۴	۱۲۹۰۸	منشی احمد حسن صاحب 〃 〃			۷۶۳	۱۲۹۳۷	نور احمد صاحب تیلی 〃		〃
۷۳۵	۱۲۹۰۹	رشید احمد صاحب 〃 〃	۱۰		۷۶۴	۱۲۹۳۸	چودھری محمد اسمٰعیل صاحب محلہ سرود 〃		〃
۷۳۶	۱۲۹۱۰	اسمٰعیل صاحب روشنگر 〃 〃			۷۶۵	۱۲۹۳۹	اللہ بندہ صاحب پیدوالی مجد 〃		〃
۷۳۷	۱۲۹۱۱	حافظ نذیر احمد صاحب 〃 〃	۸		۷۶۶	۱۲۹۴۰	مولا بخش صاحب محلہ کملیان 〃		〃
۷۳۸	۱۲۹۱۲	منشی سخاوت حسین صاحب 〃 〃			۷۶۷	۱۲۹۴۱	منگتا صاحب مشین والا 〃 〃		〃
۷۳۹	۱۲۹۱۳	حافظ عبدالرحمن صاحب 〃 〃			۷۶۸	۱۲۹۴۲	چودھری نور محمد صاحب محلہ باگڑیان 〃		〃
۷۴۰	۱۲۹۱۴	فضل حسین صاحب دکاندار 〃 〃			۷۶۹	۱۲۹۴۳	〃 احمد صاحب 〃 〃		〃
۷۴۱	۱۲۹۱۵	عبدالحق صاحب انصاری 〃 〃	۸		۷۷۰	۱۲۹۴۴	صوفی عبدالکریم صاحب 〃 〃		〃
۷۴۲	۱۲۹۱۶	عبدالغفور صاحب 〃 〃			۷۷۱	۱۲۹۴۵	مسیتی صاحب 〃 〃		〃
۷۴۳	۱۲۹۱۷	ظفر احمد صاحب 〃 〃			۷۷۲	۱۲۹۴۶	چودھری عظیم اللہ صاحب 〃 〃		〃
۷۴۴	۱۲۹۱۸	منشی مرتضیٰ علی صاحب 〃 〃			۷۷۳	۱۲۹۴۷	〃 محمد اسمٰعیل صاحب 〃 〃		〃
۷۴۵	۱۲۹۱۹	مشتاق احمد صاحب 〃 〃			۷۷۴	۱۲۹۴۸	محمد مرحومات صاحب ۴۳ فری اسکول اسٹریٹ کلکتہ		〃

نمبر شمار	نمبر پہنچ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر پہنچ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۷۷۶	۱۲۹۷۰	حاجی خدا بخش صاحب محلہ باگڑیاں پانی پت	۶	عطا برائے خواہان	۸۰۴	۱۳۹۹۹	شریف الدین صاحب پچھیڑی ڈاکخانہ پانی پت	ملہ	عطا برائے خواہان
۷۷۷	۱۲۹۷۱	سلامت اللہ صاحب "	ملہ	"	۸۰۵	۱۳۰۰۰	عبد الکریم صاحب " "	ملہ	"
۷۷۷	۱۲۹۷۲	عبد الرحمٰن صاحب " "	ملہ	"	۸۰۶	۱۳۰۰۱	حاجی عبد الشکور صاحب چھپائی خانہ کا کنارہ چوبیس پرگنہ	صہ	چرم قربانی
۷۷۸	۱۲۹۷۳	رحم علی صاحب	ملہ	"	۸۰۷	۱۳۰۰۲	مولانا محمد یعقوب صاحب " "	ملہ	"
۷۷۹	۱۲۹۷۴	مولانا عظمت اللہ صاحب محلہ پنج پیران "	ملہ	"	۸۰۸	۱۳۰۰۳	سوداگر مالی ہندو موضع پچھیڑی ضلع کرنال	۴ر	عطا برائے خواہان
۷۸۰	۱۲۹۰۵	حافظ نصیر احمد صاحب میونسپل کمشنر "	ملہ	"	۸۰۹	۱۳۰۰۴	عمر الدین صاحب " "	ملہ	"
۷۸۱	۱۲۹۷۶	حاجی خدا بخش صاحب محلہ سنارلن "	ملہ	"	۸۱۰	۱۳۰۰۵	محمد شفیع صاحب " "	ملہ	"
۷۸۲	۱۲۹۷۷	چودھری عبد الکریم صاحب موضع پچھیڑی "	ملہ	"	۸۱۱	۱۳۰۰۶	ماڑو ولد مانا صاحب " "	ملہ	"
۷۸۳	۱۲۹۷۸	" فتح محمد صاحب "	ملہ	"	۸۱۲	۱۳۰۰۷	مانو صاحب " "	۴ر	"
۷۸۴	۱۲۹۷۹	ولی محمد صاحب "	ملہ	"	۸۱۳	۱۳۰۰۸	محمد صدیق صاحب " "	ملہ	"
۷۸۵	۱۲۹۸۰	حافظ مولوی کریم الدین صاحب "	صہ	"	۸۱۴	۱۳۰۰۹	مانا ولد خدا بخش صاحب " "	۴ر	"
۷۸۶	۱۲۹۸۱	کریم الدین صاحب پارچہ فروش "	ملہ	"	۸۱۵	۱۳۰۱۰	رحیم الدین صاحب ٹیلر ماسٹر " "	۸ر	"
۷۸۷	۱۲۹۸۲	حافظ قاری رحمت اللہ صاحب "	صہ	"	۸۱۶	۱۳۰۱۱	اللہ بندہ صاحب تیلی " "	ملہ	"
۷۸۸	۱۲۹۸۳	رحیم الدین صاحب خیاط "	۸ر	"	۸۱۷	۱۳۰۱۲	بجانب والد مرحومہ رحیم الدین صاحب "	۸ر	"
۷۸۹	۱۲۹۸۴	کریم اللہ صاحب "	۸ر	"	۸۱۸	۱۳۰۱۳	ماسٹر محمد یسین صاحب نودالہ ڈاکخانہ پانی پت	۸ر	"
۷۹۰	۱۲۹۸۵	اللہ بندہ صاحب "	صہ	"	۸۱۹	۱۳۰۱۴	کریم الدین صاحب " "	۴ر	"
۷۹۱	۱۲۹۸۶	کریم اللہ ولد محمد علی صاحب "	ملہ	"	۸۲۰	۱۳۰۱۵	چودھری محمد اسمٰعیل صاحب " "	ملہ	"
۷۹۲	۱۲۹۸۷	کریم اللہ ولد عبد الکریم صاحب "	ملہ	"	۸۲۱	۱۳۰۱۶	بوندو صاحب " "	ملہ	"
۷۹۳	۱۲۹۸۸	مشاوی [illegible] صاحب "	ملہ	"	۸۲۲	۱۳۰۱۷	غلام محمد صاحب " "	۶	"
۷۹۴	۱۲۹۸۹	نور محمد صاحب "	۶	"	۸۲۳	۱۳۰۱۸	ولی محمد صاحب " "	ملہ	"
۷۹۵	۱۲۹۹۰	عبد السلام صاحب "	ملہ	"	۸۲۴	۱۳۰۱۹	حاجی رحمت اللہ صاحب موضع پچھیڑی "	۶	"
۷۹۶	۱۲۹۹۱	آمنہ صاحبہ زوجہ رحمت اللہ صاحب "	۸ر	"	۸۲۵	۱۳۰۲۰	حبیب اللہ صاحب نودالہ "	۴ر	"
۷۹۷	۱۲۹۹۲	نعمت صاحبہ "	۸ر	"	۸۲۶	۱۳۰۲۱	حافظ عبد الحکیم صاحب محلہ زیر قلعہ چھوٹا پانی پت	ملہ	"
۷۹۸	۱۲۹۹۳	چودھری محمد علی صاحب "	صہ	"	۸۲۷	۱۳۰۲۲	عبد الحمید صاحب " "	ملہ	"
۷۹۹	۱۲۹۹۴	مسماۃ حسن جلیلہ بی بی صاحبہ "	۶	"	۸۲۸	۱۳۰۲۳	داروغہ حاجی عبد الرحمٰن صاحب پنشنر محلہ چرہاؤ	ملہ	"
۸۰۰	۱۲۹۹۵	حافظ محمد صدیق صاحب "	ملہ	"	۸۲۹	۱۳۰۲۴	اہلیہ حاجی عبد الرحمٰن صاحب " "	ملہ	"
۸۰۱	۱۲۹۹۶	محمد اسمٰعیل صاحب "	۴ر	"	۸۳۰	۱۳۰۲۵	مسماۃ جنت بی بی صاحبہ " "	ملہ	"
۸۰۲	۱۲۹۹۷	چودھری احمد صاحب "	صہ	"	۸۳۱	۱۳۰۲۶	حافظ عبد الکریم صاحب محلہ انصاریان پانی پت	۶	"
[illegible]	[illegible]	[illegible] صاحب "	۴ر	"	۸۳۲	۱۳۰۲۷	مولانا عبد الحکیم صاحب متولی جامع مسجد "	ملہ	"

نمبر شمار	نمبر رسید پختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۸۳۳	۱۳۰۲۸	مولانا قاری محی الاسلام صاحب محلہ انصاریان فی بابت	۶	عطایا بیس روپیہ
۸۳۴	۱۳۰۲۹	خواجہ اختر حسین صاحب تحصیلدار پنشنر "	۵	"
۸۳۵	۱۳۰۳۰	مولوی نور محمد صاحب محلہ جیل "	۵	
۸۳۶	۱۳۰۳۱	چندہ متفرق مذبح خانہ "	۲/	
۸۳۷	۱۳۰۳۲	مولانا عبدالرحیم صاحب صدر مدرس "	۵	"
۸۳۸	۱۳۰۳۳	خانو صاحب محلہ ملکان "	۲/	"
۸۳۹	۱۳۰۳۴	حاجی اللہ بخش صاحب کولہو والے محمدی ضلع آگرہ	۲	کتب دینی
۸۴۰	۱۳۰۳۵	حاجی اللہ بخش صاحب " "	۲/	"
۸۴۱	۱۳۰۳۶	حافظ حکیم یوسف صاحب چک ۹۶ لائلپور	۱/	جرم قربانی
۸۴۲	۱۳۰۳۷	تنہو صاحب موضع کلیان پور ضلع میرٹھ	۲/	صرف طلبہ
۸۴۳	۱۳۰۳۸	محمد امیر صاحب مدرس مدرسہ عربیہ شمس آباد بھاولپور	۲/	"
۸۴۴	۱۳۰۳۹	بادشاہ خاں قصبہ کورہ ضلع مین پوری	۱۴/	"
۸۴۵	۱۳۰۴۰	عبدالغفور صاحب امام مسجد سکندر پور مظفر نگر	۲	جرم قربانی
۸۴۶	۱۳۰۴۱	علی اصغر صاحب سائل پور تحصیل نکودر ضلع جالندھر	۲	"
۸۴۷	۱۳۰۴۲	عبدالرزاق صاحب نائب مدرس مدرسہ ارد ڈبلیا	۵	صرف طلبہ
۸۴۸	۱۳۰۴۳	مجیب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم علیہ ماسٹر ابدالحسن صاحب بالائے قلعہ آشنہ بھوپال	۶/	"
۸۴۹	۱۳۰۴۴	عبدالرشید صاحب بائی باغ مدنپورہ شہر بنارس	۵	جرم قربانی
۸۵۰	۱۳۰۴۵	منشی مظہر الحق صاحب ناظم مطبع قیمت جرم قربانی	۵	"
۸۵۱	۱۳۰۴۶	قاری اصغر علی صاحب مدرس عربی دیوبند	۵	"
۸۵۲	۱۳۰۴۷	اسٹیفن ماسٹر صاحب "	۱۰/	"
۸۵۳	۱۳۰۴۸	مولوی محمد اسحاق صاحب مالک کتبخانہ رحیمیہ دیوبند	۸/	"
۸۵۴	۱۳۰۴۹	قاضی محمد زاہد صاحب قصبہ شمس آباد ضلع اٹک	۵	"
۸۵۵	۱۳۰۵۰	حسن رضا صاحب لکڑی اسٹاک خلیہ گوبند تال لکھنؤ	۶	رسالہ
۸۵۶	۱۳۰۵۱	ابوالملک مولوی محمد موسیٰ صاحب موضع دنکوئی ضلع بلند	۶	"
۸۵۷	۱۳۰۵۲	مولانا محمد علی صاحب مہتمم مدرسہ ریڑھی تاجپور سہارنپور	۶	"
۸۵۸	۱۳۰۵۳	عبدالرحمن صاحب موضع سائل پور ضلع جالندھر	۲	عطایا خواہان
۸۵۹	۱۳۰۵۴	میاں جان محمد صاحب قصبہ تلون	۲/	"
۸۶۰	۱۳۰۵۵	صاحبزادہ محمد اسحاق صاحب	۲/	"
۸۶۱	۱۳۰۷۱	صاحبزادہ محمد حیات صاحب قصبہ تلون ضلع جالندھر	۲/	عطایا خواہان
۸۶۲	۱۳۰۷۲	میاں جان محمد صاحب "	۲/	"
۸۶۳	۱۳۰۷۳	شیخ محمد بخش صاحب موضع نور محل "	۲/	"
۸۶۴	۱۳۰۷۴	ماسٹر شاہ محمد صاحب مڈل سکول موضع گاندران "	۲/	"
۸۶۵	۱۳۰۷۵	نعمت علی صاحب "	۵	"
۸۶۶	۱۳۰۷۶	شرف الدین صاحب "	۵	"
۸۶۷	۱۳۰۷۷	چودھری محمد شفیع صاحب "	۵	"
۸۶۸	۱۳۰۷۸	عمر دین صاحب رائیں "	۵	"
۸۶۹	۱۳۰۷۹	برکت علی صاحب "	۴/	"
۸۷۰	۱۳۰۸۰	نور محمد و فضل محمد صاحبان "	۸/	"
۸۷۱	۱۳۰۸۱	محمد اسمٰعیل صاحب موچی "	۵	"
۸۷۲	۱۳۰۸۲	ماسٹر نصیر الدین صاحب موضع سانده "	۵	"
۸۷۳	۱۳۰۸۳	میاں غلام محمد صاحب موضع باہمنیان "	۲/	"
۸۷۴	۱۳۰۸۴	ماسٹر عبدالغفور صاحب پرائمری سکول "	۸/	"
۸۷۵	۱۳۰۸۵	منشی علی محمد صاحب موضع داتیوال "	۵	
۸۷۶	۱۳۰۸۶	منشی نعمت علی صاحب "	۲/	
۸۷۷	۱۳۰۸۷	احمد علی صاحب دوکاندار "	۲/	
۸۷۸	۱۳۱۵۰	نواب مختار علیخان صاحب رئیس کرنال	۵	
۸۷۹	۱۳۱۶۱	عبدالسلام صاحب مقام کٹھیار ضلع پورنیہ	۶	
۸۸۰	۱۳۱۶۲	مستری محمد اسحاق صاحب ولن ملز ڈاکخانہ امرتسر	۵	
۸۸۱	۱۳۱۶۳	" محمد اسحاق صاحب ولن ملز ڈاکخانہ امرتسر	۵	
۸۸۲	۱۳۱۶۴	" " " "	۵	
۸۸۳	۱۳۱۶۵	ڈاکٹر شیخ مہتاب الدین صاحب پنشنر ہوشیارپور	۵	
۸۸۴	۱۳۱۶۶	" " "	۵	
۸۸۵	۱۳۱۶۷	منشی غلام باری صاحب محرر تنظیم دہلی	۵	
۸۸۶	۱۳۱۶۸	نور محمد صاحب برتن والے چاوڑی بازار	۵	
۸۸۷	۱۳۱۶۹	سراج الدین صاحب قصاب پورہ	۴/	
۸۸۸	۱۳۱۷۰	عبدالستار صاحب مسجد کلو والی	۱۲/	
۸۸۹	۱۳۱۷۱	حافظ عبدالحکیم صاحب امام مسجد پٹوزہ ضلع سیالکوٹ	۵	

نمبر	نمبر رسید	نمبر شمار	مد	رقم	اسمائے گرامی عطا کنندگان	نمبر رسید	نمبر شمار	مد	رقم	اسمائے گرامی عطا کنندگان	مد	رقم	اسمائے گرامی عطا کنندگان
۸۹۰	۱۳۵۲				حافظ عبدالحکیم صاحب امام مسجد پنڈوزہ ضلع بیگو	۱۳۳۶۳	۹۱۸	صرف طلبہ	۱۲	ڈاکٹر خورشید عالم صاحب چونڈہ ضلع سیالکوٹ	عطا	۱	خواہاں
۸۹۱	۱۳۲۷۷				محمد الیاس صاحب پل بنگش لال والی گلی دہلی	۱۳۳۶۴	۹۱۹	چرم قربانی	۱۲	مولوی محمد دین صاحب	"	"	"
[illegible]	[illegible]				عبدالواحد صاحب ۱۹ بیچ میکر چالیس گنج آباد	۱۳۶۵	۹۲۰	عطا	۱	کریم بخش صاحب	"	"	"
[illegible]	[illegible]				عبدالستار صاحب محلہ قصابان قبر خواجہ	۱۳۶۶	۹۲۱	کتب وقفی	۱	اللہ رکھا صاحب	"	"	"
[illegible]	[illegible]				[illegible]	۱۳۶۷	۹۲۲	چرم قربانی	۱	صوفی محمد صادق صاحب	"	"	"
[illegible]	۱۳۷۰				[illegible]	۱۳۶۸	۹۲۳	عطا	۱	عبدالعزیز و نور محمد صاحبان	"	"	"
[illegible]	[illegible]				[illegible]	۱۳۶۹	۹۲۴	زکوٰۃ	۱	حکیم کبیر خانصاحب	"	"	"
[illegible]	[illegible]				[illegible]	۱۳۷۰	۹۲۵	کتب وقفی	۱	مستری غلام حسین صاحب ہائی سکول	"	"	"
۸۹۶	۱۳۸۰				[illegible] صاحب پورہ دہلی	۱۳۷۱	۹۲۶	ظفر احمد صاحب		چونڈہ	"	"	"
[illegible]	[illegible]				[illegible] فیروز الدین صاحب تحصیل سیالکوٹ	۱۳۷۲	۹۲۷	عطار	۱	منجانب مسلمانان	"	"	"
[illegible]	۱۳۳۱				[illegible]	۱۳۷۳	۹۲۸	رسالہ	۱	بابو عبدالمجید خانصاحب	"	"	"
۷۸	۱۲۹۷۹				ولی محمد	۱۳۷۴	۹۲۹	تصویر حضرت	للو	مولانا رحمت اللہ صاحب مدرس	"	"	"
۷۸	۱۲۹۸۰				حافظ مولوی کریم الدین ضلع	۱۳۷۵	۹۳۰	عطا بھی	۱	پیرزادہ غلام سرور صاحب ہیڈ ماسٹر	"	"	"
۷۸	۱۲۹۸۱				کریم الدین صاحب پارچہ فروش	۱۳۷۶	۹۱۶		۱	اللہ بندہ صاحب تیلی	"	"	"
[illegible]	[illegible]				رحمت اللہ صاحب	۱۳۷۷	۹۳۱		خواہاں	مولانا محمد نذیر صاحب عربی ٹیچر	"	"	"
۹۰۲	۱۳۳۰				شیخ شاہ نواز خانصاحب	۱۳۷۸	۹۳۲		۱	مستری محمد دین صاحب ٹھیکیدار	"	۴	"
۹۰۳	۱۳۳۱				چودھری محمد اقبال خانصاحب	۱۳۷۹	۹۳۳		۱	مولانا حکیم محمد شفیع صاحب مدرس مدرسہ کپورہ	"	۵	"
۹۰۴	۱۳۳۹				کریم الدین خانصاحب	۱۳۸۰	۹۳۴		۱	مولانا حبیب اللہ صاحب مدرس	"	۱	"
۹۰۵	۱۳۵۰				میاں نور محمد صاحب جنرل مرچنٹ	۱۳۸۱	۹۳۵		۴	حکیم مولانا اکبر علی خانصاحب	"	۱	"
[illegible]	[illegible]				[illegible] اسمٰعیل صاحب	۱۳۸۲	۹۳۶		۴	حکیم محمد شفیع صاحب متصل دودروازہ	"	۸	"
۹۰۷	۱۳۵۲				ڈاکٹر سید آغا حسین صاحب ہسپتال	۱۳۸۳	۹۳۷		۱	شیخ عبدالکریم صاحب محلہ کھٹیکان	"	۱	"
[illegible]	[illegible]				[illegible] عبدالقادر صاحب پوسٹ ماسٹر	۱۳۸۴	۹۳۸		۱	شیخ چراغ الدین صاحب سوداگر چرم	"	۱	"
۹۰۹	۱۳۵۴				چودھری عبداللہ خانصاحب	۱۳۸۵	۹۳۹		۱	شیخ ہدایت اللہ	"	۱	"
۹۱۰	۱۳۵۵				حکیم عبداللطیف صاحب	۱۳۸۶	۹۴۰		۱	مرزا محمد حسین صاحب محلہ سالوگوجر	"	۱	"
۹۱۱	۱۳۵۶				سید سعادت علی صاحب پرنسپل کالج	۱۳۸۷	۹۴۱		۱	شیخ چراغ الدین صاحب تاجر پارچہ بازار	"	۱	"
۹۱۲	۱۳۵۷				حاجی خیر الدین صاحب	۱۳۸۸	۹۴۲		۱	محمد شریف صاحب بوٹ میکر بازار کھٹیکاں	"	۱	"
[illegible]	۱۳۵۸				حافظ عبداللطیف صاحب	۱۳۸۹	۹۴۳		۱	امام الدین صاحب محلہ کشمیری	"	۱	"
۹۱۴	۱۳۵۹				مستری نور محمد صاحب	۱۳۹۰	۹۴۴		۱	مہر احمد دین صاحب محلہ سالوگوجر	"	۱	"
۹۱۵	۱۳۶۰				عذرا بیگم صاحبہ مقام دہوا ضلع ڈیرہ غازیخان	۱۳۹۱	۹۴۵		۱	شیخ محمد اسلم صاحب محلہ	"	۱	زکوٰۃ
۹۱۶	۱۳۶۱				نور احمد صاحب دوکاندار پسرور ضلع سیالکوٹ	۱۳۹۲	۹۴۶		۱	چودھری عصمت اللہ صاحب ضلع سنگھ پور	"	۱	عطا

نمبر شمار	نمبر رسید تحریر	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۹۴۷	۱۳۳۹۲	ماسٹر نعمت اللہ صاحب موضع بالوکی ضلع جالندھر	[illegible]	زکوٰۃ بابت [illegible]
۹۴۸	۱۳۳۹۳	بابا نتھو صاحب 〃 〃	[illegible]	عطا
۹۴۹	۱۳۳۹۴	صوفی نور محمد صاحب 〃 〃	۸ر	〃
۹۵۰	۱۳۳۹۵	بابو برکت علی صاحب پراز 〃 〃	۸ر	〃
۹۵۱	۱۳۳۹۶	حاجی رحمت علی صاحب موضع برچیاں کلاں 〃	[illegible]	زکوٰۃ
۹۵۲	۱۳۴۰۱	مقصود احمد صاحب امام مسجد قصبہ سردھنہ میرٹھ	[illegible]	تنظیم
۹۵۳	۱۳۴۰۲	عبدالحق صاحب بڑوت 〃	۸ر	〃
۹۵۴	۱۳۴۰۳	بابو محمد موسیٰ صاحب پوسٹ ماسٹر 〃	[illegible]	〃
۹۵۵	۱۳۴۰۴	محمد عبدالغنی صاحب قصبہ سردھنہ 〃	[illegible]	جرم قربانی
۹۵۶	۱۳۴۰۵	بشیر خاں صاحب وغیرہ متصل جامع مسجد 〃 〃	[illegible]	〃
۹۵۷	۱۳۴۰۶	مسلمانان موضع کھروہ جلال پور 〃	[illegible]	〃
۹۵۸	۱۳۴۰۷	〃 〃 〃 〃	[illegible]	〃
۹۵۹	۱۳۴۰۸	مولوی داؤد خانصاحب امام 〃 〃	۸ر	صرف طلبہ
۹۶۰	۱۳۴۰۹	شیخ محمد یعقوب صاحب سوداگر گھڑی بازار 〃	[illegible]	عطائی خوان
۹۶۱	۱۳۴۱۰	لئیق احمد صاحب امام مسجد قصبہ سردھنہ 〃	[illegible]	کتب فقہی
۹۶۲	۱۳۴۱۱	محمد حنیف صاحب بیوپاری قصبہ 〃 〃	[illegible]	〃
۹۶۳	۱۳۴۱۲	بابو امیر علی صاحب ملازم بجلی فس کمبوہ دروازہ 〃	[illegible]	تنظیم
۹۶۴	۱۳۴۱۳	والدہ مظہر الحق صاحب قصبہ محمدی ضلع کھیری	۲	جرم قربانی
۹۶۵	۱۳۴۱۴	زوجہ مولوی محمد یسین صاحب 〃 〃	۲ر	تنظیم
۹۶۶	۱۳۴۱۵	مولوی ظہیر الحق صاحب 〃 〃	۱۵ر	جرم عقیقہ
۹۶۷	۱۳۴۱۶	داروغہ صفی اللہ صاحب 〃 〃	[illegible]	جرم قربانی
۹۶۸	۱۳۴۱۷	منشی احمد خانصاحب ملازم آرمی 〃 〃	[illegible]	〃
۹۶۹	۱۳۴۱۸	شیخ چھوٹے صاحب بھٹیارہ 〃 〃	[illegible]	〃
۹۷۰	۱۳۴۱۹	مسماۃ تمنی صاحبہ بھٹیارن 〃 〃	[illegible]	〃
۹۷۱	۱۳۴۲۰	مسماۃ رسولا بنت امانت اللہ صاحب 〃 〃	[illegible]	〃
۹۷۲	۱۳۴۲۱	منشی ظفر الحسن صاحب 〃 〃	[illegible]	〃
۹۷۳	۱۳۴۲۲	والدہ نظام الحق صاحب 〃 〃	[illegible]	〃
۹۷۴	۱۳۴۲۳	خوشدامن مولوی ظہیر الحق صاحب 〃 〃	[illegible]	〃
۹۷۵	۱۳۴۲۴	حافظ عبدالواحد صاحب 〃 〃	۱۵ر	〃

نمبر شمار	نمبر رسید تحریر	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۹۷۷	۱۳۴۴۴	منشی ابوالحسن صاحب قصبہ محمدی ضلع کھیری	۲ر	جرم قربانی
۹۷۷	۱۳۴۴۵	ہمشیرہ وقائی صاحب کریم داد خانصاحب قصبہ محمدی 〃	[illegible]	〃
۹۷۸	۱۳۴۴۶	منشی عبدالجلیل خانصاحب موضع دیموند 〃	[illegible]	〃
۹۷۹	۱۱۴۴۵	منشی اقتدار الحق صاحب قصبہ محمدی 〃	[illegible]	〃
۹۸۰	۱۳۴۴۷	سید سخاوت علی صاحب 〃 〃	۲ر	〃
۹۸۱	۱۳۴۵۱	مولوی نور احمد صاحب فاضل دارالعلوم دیوبند	۸ر	متفرقہ
۹۸۲	۱۳۴۵۲	شوق لامیر صاحب سکنہ باگڑ تحصیل کیرانہ ضلع مظفر نگر	[illegible]	جرم قربانی
۹۸۳	۱۳۴۵۳	محمد علی صاحب سوداگر کھیر گھور ربارہ ضلع گونڈہ	[illegible]	زکوٰۃ
۹۸۴	۱۳۴۵۷	حکیم ممتاز الدین صاحب محلہ ترابی شاہجہانپور	[illegible]	جرم قربانی
۹۸۵	۱۳۴۵۸	محمد حرمت علی صاحب وجد کتبخانہ اشرفیہ پھلواری شریف	۲ر	
۹۸۶	۱۳۴۵۹	شیخ عبدالباری صاحب 〃	۳ر	
۹۸۷	۱۳۴۶۰	شیخ عبداللہ صاحب 〃	۳ر	
۹۸۸	۱۳۴۶۱	مولوی عبدالغنی صاحب تاجر عطر 〃	۳ر	
۹۸۹	۱۳۴۶۲	حکیم محمد اسحاق صاحب داناپور گوسہرواں ضلع پٹنہ	[illegible]	
۹۹۰	۱۳۴۶۳	نیاز علی امام پور چک ۸۹ رستہ سانگلہ ہل متصل شاہدرہ	[illegible]	
۹۹۱	۱۳۴۶۴	محمد محمود انکلو اما صاحب بہرو ساڈھیل ضلع سورت	[illegible]	
۹۹۲	۱۳۴۶۵	محمد احسان صاحب تحصیلدار انسپکٹر امام باڑہ سہارنپور	[illegible]	
۹۹۳	۱۳۴۶۷	عبدالسبحان صاحب بلیادی تیلن واڑہ ضلع ہگلی	[illegible]	
۹۹۴	۱۳۴۶۹	رحمت اللہ صاحب پانی پت والے سبزی منڈی دہلی	[illegible]	
۹۹۵	۱۳۴۹۳	عبدالرزاق صاحب 〃 〃	[illegible]	
۹۹۶	۱۳۴۹۶	ملک ظفر خانصاحب رئیس ہڈالی ضلع سرگودھا	[illegible]	
۹۹۷	۱۳۴۹۸	کپتان ملک احمد یار خانصاحب 〃 〃	[illegible]	
۹۹۸	۱۳۴۹۹	ملک محمد خانصاحب رئیس 〃 〃	[illegible]	
۹۹۹	۱۳۵۰۱	عبدالحق صاحب دلال بانچی اچھوجی دہلی	۲ر	
۱۰۰۰	۱۳۶۱۹	شمس الدین صاحب مسجد کلاں سبزی منڈی 〃	[illegible]	
۱۰۰۱	۱۳۶۷۲	نصیر الدین صاحب قصاب پورہ 〃	[illegible]	
۱۰۰۲	۱۳۷۰۲	زین الدین صاحب نواب والی مسجد 〃 〃	[illegible]	
۱۰۰۳	۱۳۷۰۳	سراج الدین صاحب 〃 〃	[illegible]	
۱۰۰۴	۱۳۷۰۴	بدرالدین صاحب کالی مسجد 〃 〃	[illegible]	

فہرست کتب وقفی واشیاء متفرق

موصولہ ماہ ذی الحجہ ۱۳۶۰ھ

نمبر شمار	نمبر رجسٹر	اسمائے گرامی عطا کنندگان	تفصیل اشیاء
۱	۱۰۵	مولانا عبد الجلیل صاحب منصف قصبہ دیوبند	التر غیب و ترہیب مصری مجلد ایک عدد
۲	۱۰۶	مخاطب رحمت ۶ مرسلہ مولوی حبیب الرحمن صاحب رواتی معرفت پوسٹ ماسٹر اوسہ تحصیل مری راولپنڈی	دری صف ناخوردہ کلاں - قرآن شریف مجلد مع جزدان ۶ عدد قرآن شریف پارہ نما مجلد - ۴ عدد نماز مترجم مجلد - ۹ عدد
۳	۱۰۷	مولانا مفتی سید محمد میم الاحسان	ادب المفتی (ایک عدد) (۳ عدد)
۴	[illegible]	شیخ رضی الرحمن صاحب صدیقی قلعہ دار گدھپور ضلع ہردوئی	سہ شہادتین (۴ عدد)
۵	۱۰۹	[illegible] مقام	شمس بازغہ قلمی مجلد مستعملہ (ایک عدد)
۶	۱۱۰	مولانا حکیم عبد الحق صاحب مدرس شاخ عربی ہائی سکول فتحپور	اشرف السوانح غیر مجلد (۳ جلد)
۷	۱۱۱	سید مقبول حسن صاحب بلگرامی خانقاہ امدادیہ تھانہ بھون	سمت قبلہ (ایک عدد)
۸	۱۱۲	فراہیم [illegible] صاحب رئیس [illegible] ضلع علیگڈھ	قرآن شریف مجلد مع جزدان و چوبی (۵ عدد)
۹	۱۱۳	مولانا مولوی محمد ذکریا صاحب شیخ الحدیث مظاہر العلوم	بذل المجہود کامل (ایک نسخہ)
۱۰	۱۱۴	مخاطب شاہ الطاف الرحمن صاحب وغیرہ قصبہ گنگوہ ضلع سہارنپور	قصائد بدر چاچ قلمی (ایک عدد) دستور المبتدی (ایک عدد) مجموعہ میزان الصرف وغیرہ (ایک جلد)
۱۱	۱۱۵	حاجی محمد امین صاحب تاجر ادویہ کوتولا اسٹریٹ کلکتہ	مشین گھاس کاٹنے کی (ایک عدد)
۱۲	۱۱۶	حضرت حکیم الامۃ مولانا شاہ اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ	القول منصور فی ابن منصور۔
۱۳	۱۱۷	مولوی حبیب الرحمن صاحب اعظمی قصبہ مئوناتھ بھنجن مدرسہ عربیہ مفتاح العلوم اعظم گڈھ	اہل دل کی دلآویز باتیں حصہ دوم (۶ نسخہ) ارشاد الثقلین (۱ نسخہ)
۱۴	۱۱۸	حکیم محتشم الدین صاحب محلہ مخدوم زادگان پانی پت ضلع کرنال	شرح جامی مکمل جلد بوسیدہ (ایک نسخہ) سراجی جلد بوسیدہ (ایک نسخہ) الفیہ ابن مالک غیر مجلد (ایک نسخہ) ہدایۃ النحو غیر مجلد (ایک نسخہ) قال اقول غیر مجلد (ایک نسخہ) شمسہ غیر مجلد (ایک نسخہ) ہدایۃ الحکمۃ غیر مجلد (ایک نسخہ) فصول اکبری مجلد (ایک نسخہ)

اہم کوائف سنویہ دارالعلوم دیوبند

بابتہ سنہ ۱۳۶۰ ہجری!

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی۔ **امابعد**۔ حق تعالیٰ جل مجدہ کا بیحد وبیشمار شکر ہے کہ مرکز علوم دارالعلوم دیوبند نے اپنی عمر کے انھتر سال پورے کرکے اناسیویں سال میں قدم رکھا۔ یہ اسکا انھترواں **سالنامہ** ہے "بہی خواہان دارالعلوم" کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے۔

سنہ ۱۳۶۰ھ جس کی بابت یہ سالنامہ شائع کیا جارہا ہے۔ عام ملکی حالات کی نزاکت اور پیچیدگیوں کے اعتبار سے جیسا کچھ گذرا اہل نظر سے مخفی نہیں ہے۔ لیکن یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل خصوصی ہے کہ حالات کی نزاکت کے اثرات سے دارالعلوم محفوظ رہا اور الحمد للہ کہ عام نظم ونسق اور تعلیم وتعلم کے اعتبار سے نہایت خیر وخوبی کے ساتھ اختتام کو پہونچا۔

ذیل میں چند اہم کوائف سنویہ کا اجمالی ذکر کیا جاتا ہے تاکہ ہمدردان دارالعلوم کے لئے موجب بصیرۃ ہوں اور دارالعلوم کے یکسالہ کوائف بذیل تاریخ محفوظ رہیں۔

ارکان مجلس شوریٰ | مجلس شوریٰ، دارالعلوم کے نظم ونسق کی سب سے بڑی ذمہ دار مجلس ہے اور یہ عظیم ادارہ دراصل اسی مجلس کی نگرانی اور رہنمائی میں تمام کام انجام دیتا ہے۔ یہ مجلس ملک کے مایۂ ناز اصحاب تدین وتقویٰ ارباب فہم وتدبر پر مشتمل ہے۔ اس مجلس کے ارکان محترم کے اسماء گرامی اسی سالنامہ میں کسی دوسری جگہ درج کئے جاتے ہیں۔ مجلس نے اپنے حالیہ اجلاس منعقدہ ذیقعدہ سنہ ۱۳۶۰ھ میں اس مجلس کے لئے دو نئے ارکان کا انتخاب کیا ہے۔

ان میں سے ایک حضرت مولانا ابوالقاسم حفظ الرحمن صاحب سیوہاروی (فاضل دیوبند) ہیں جو اسلامی ہند اتنی کافی شہرت رکھتے ہیں کہ کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں۔ دوسرے عالیجناب مولانا حکیم عبدالرشید محمود صاحب گنگوہی (فاضل دیوبند) ہیں آپ کی شخصیت کے تعارف کے لئے صرف اتنا ہی کہدینا کافی ہے کہ آپ قطب العالم حضرت رشید احمد صاحب گنگوہی قدس اللہ سرہٗ کے پوتے ہیں اور آپ کو علم وفضل فہم وذکاوت اور تدین وتقویٰ ہر چیز میں اسلاف سے حصہ وافر ملا ہے۔ امید ہے کہ ان ہر دو بزرگوں کا انتخاب دارالعلوم کے لئے موجب خیر وبرکت ہوگا۔

وفود اور زائرین۔ | دارالعلوم کی عظمت وشہرت کے چرچے سن سنکر اسے دیکھنے کے لئے اکثر شائقین وفود کی شکل اور تنہا تشریف لاتے رہتے ہیں، ان واردین میں ہر مذہب وملت کے افراد شامل ہوتے ہیں، اس سال جو افراد دارالعلوم کو دیکھنے کے لئے تشریف لائے ان میں سے چند یہ ہیں۔

(۱) وفد ندوۃ العلماء لکھنؤ۔ | ندوۃ العلماء کے طلباء کا یہ وفد زیر نگرانی مولانا عبدالسلام صاحب پروفیسر ندوۃ العلماء وسط محرم سنہ ۱۳۶۰ھ میں آیا اور دو دن تک ہمارے طلباء سے دوستانہ مذاکرات وتبادلۂ خیالات کرتا رہا۔ اس وفد نے اساتذۂ دارالعلوم سے بھی استفادہ کیا۔ اور طلباء کے ایک جلسہ عام میں جانبین سے تبادلۂ افکار کیلئے تقریریں

مدراس کا پہلا وفد۔ | ماہ صفر میں تجار مدراس کا ایک وفد زیر قیادت ملک التجار حاجی محمد اسمٰعیل صاحب دارالعلوم دیکھنے کے لئے آیا اس وفد نے دارالعلوم کا تفصیلی معائنہ کیا۔ یہاں سے بہت زیادہ مسرور اور متاثر واپس ہوا

مدراس کا دوسرا وفد ۵ شوال کو اہل مدراس کا ایک دوسرا وفد آیا۔ یہ وفد بھی مدراس کے معزز تجار پر مشتمل تھا اپنے پیشرو وفد کی طرح اس وفد نے بھی دارالعلوم کا نہایت عمیق مطالعہ کیا، اور دارالعلوم کے نظم و نسق کی خوبیوں، اساتذہ و طلبہ کے اخلاص و للّٰہیت، طلبہ کی تعلیمی انہماک اور دارالعلوم کے بے لوث مذہبی ماحول سے بہت زیادہ متاثر ہوا۔

ان وفود کے دیوبند تشریف لانے اور دارالعلوم کو بچشم خود دیکھ لینے کے بعد اس کی عظمت کا جو نقش ارکان وفد کے قلوب میں قائم ہوا وہ بقیناً بیان و تقریر کے ذریعہ نہ ہو سکتا تھا چنانچہ اسی بلا واسطہ تاثر کا نتیجہ تھا کہ احقر مہتمم کے مختصر سفر مدراس کے موقع پر اہل مدراس نے دارالعلوم کی خدمت میں فراخدلی سے کی اس سے تمام حضرات بھی خواہان واقف ہیں ان وفود کے علاوہ جو بیشمار افراد وقتاً فوقتاً تشریف لاتے رہے ہیں ان میں سے چند کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں،

عالیجناب حاجی محمد صدیق صاحب نیس، [illegible] شیخ عبدالعزیز صاحب نیس ہوشیارپور۔ مسٹر ڈبلیو ڈبلیو پرڈ موسول اینڈ سنس [illegible] مسٹر [illegible] حیدرآباد دکن۔ مسٹر ڈی۔ آئی۔ ماتھ ڈویژنل اکاؤنٹنٹس [illegible] ریلوے۔

اکابر دارالعلوم کے تبلیغی اسفار مبلغین و سفرائے دارالعلوم کے تبلیغی اسفار کے علاوہ اکابر دارالعلوم بھی وقتاً فوقتاً تبلیغی سفر فرماتے رہتے ہیں۔ خصوصاً حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی مدظلہ اور راقم الحروف مہتمم کے لئے اپنی اہم ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے ساتھ ہی ساتھ اس خدمت کا انجام دینا بھی ناگزیر سا ہو گیا ہے۔ ہمارے ان تبلیغی اسفار کی تعداد کثیر ہے۔ بحمدللہ ان سفروں سے بیشمار مسلمانوں کے عقائد و اعمال کی اصلاح ہوئی اور ان کے نتائج خاطر خواہ برآمد ہوئے۔

احقر مہتمم نے اس سال چار اسفار کئے ان میں تین سفر خصوصی اہمیت رکھتے ہیں۔ ایک صوبہ بنگال کا سفر جس میں تقریباً ایک ماہ تک شب و روز مسلسل مصروفیت رہی اور نہ صرف بنگال کے بہت سے مقامات پر بیشمار مسلمانوں تک اسلام کی صحیح تعلیمات پہونچائی گئیں۔ بلکہ دوران سفر میں یوپی کے بہت سے مقامات پر بھی بڑے بڑے جلسوں میں تقریریں کرنی پڑیں الحمدللہ کہ ان تقریروں کے اثرات نہ صرف سامعین کے حق میں مفید رہے۔ بلکہ دارالعلوم کو بھی ان سے فائدہ پہونچا اور دارالعلوم کے صحیح مسلک کو سمجھ لینے کے بعد کتنے ہی گم کردہ راہ لوگوں نے اپنے عقائد درست کر کے مسلک صحیح کو اختیار کر لیا۔

دوسرا اہم سفر رمضان المبارک میں مدراس کا ہوا اس سفر میں تبلیغی فوائد کے ساتھ ساتھ دارالعلوم کو مالی منفعت بھی ہوئی اور مدراس کے اس سفر میں اہل خیر نے مبلغ سینتالیس ہزار روپیہ دارالعلوم کی امداد کے سلسلہ میں پیش کئے۔ جزاھم اللہ عنا و عن جمیع المسلمین خیر الجزاء

تیسرا اہم سفر حیدرآباد دکن کا ہوا۔ حیدرآباد و سکندرآباد کی مشترک اور سب سے بڑی انجمن نے (جو ہر سال اپنے تبلیغی پروگرام کے ماتحت اعیان ملک سے سیرۃ نبوی پر تقریر کراتی ہے) احقر کو اپنے سالانہ جلسہ کی صدارت کے لئے منتخب فرما کر دعوت نامہ بھیجا۔ جو قبول کر لیا گیا۔ ربیع الاول سنہ ۶۰ھ کے پہلے ہفتہ میں روانگی ہوئی، اسٹیشن سکندرآباد اور پھر نام پلی حیدرآباد کے اسٹیشنوں پر مختلف عمائد اور فضلاء دیوبند نے استقبال کیا۔ جلسہ سکندرآباد اور حیدرآباد کے درمیانی میدان میں منعقد ہوا۔ احقر کے جلسہ گاہ میں پہونچنے پر رضاکاران نے قصیدۂ تہنیت سے خیر مقدم کیا اور مقررہ وقت پر سیرۃ نبوی پر تقریر ہوئی۔ اس سفر میں تقریباً ڈیڑھ ماہ صرف ہوا۔ دوران قیام حیدرآباد میں شہر کے مختلف حصوں سے دعوتیں

آتی رہیں اور تقریریں کیجاتی رہیں، چند دن کے بعد اضلاع اور نواح دکن سے دعوتیں آنی شروع ہوئیں، چنانچہ گلبرگہ نظام آباد، ورنگل پربھنی وغیرہ سے دعوت نامے پہونچے اور جلسوں میں شرکت کی گئی۔ اس سلسلہ میں دارالعلوم کیلئے بھی مساعی جاری رکھی گئیں۔ انجمن لجنہ فضلاء دکن نے جو بلدۂ حیدرآباد میں قائم ہے احقر کو ہدیہ دیا اور سپاسنامہ پیش کیا جس کے جواب میں تقریر ہوئی، بحیثیت مجموعی دکن کا یہ سفر ایک کامیاب سفر تھا اور دارالعلوم دیوبند کے وہ روایتی تعلقات جو دکن کی فیاض سلطنت اور ملک سے وابستہ ہیں اس سفر سے مزید استحکام پذیر اور شگفتہ ہو گئے۔ اس سلسلہ میں حیدرآباد نے بھی چاندے پر مدعو کیا اور دارالعلوم کے موضوع پر گفتگو ہوتی رہی۔ وللہ عاقبۃ الامور۔

اہم معائنہ جات

سنہ ۱۳۶۰ھ

یونتو سنا کیطرف اس سال بھی بہت سے حضرات نے دارالعلوم کو دیکھنے کے بعد اس کے متعلق اپنے تاثرات کو قلم فرمایا، لیکن اس جگہ ان سب کا درج کرنا دشوار ہے۔ لہٰذا چند معائنات کے تاثرات درج کئے جاتے ہیں، جو ان سبھی خواہاں دارالعلوم کو جو یہاں تشریف لا کر بچشم خود دارالعلوم ہوا تک نہیں دیکھ سکتے ہیں دارالعلوم کی اہمیت سمجھنے میں مدد دیں گی۔

مسٹر ڈبلیو ڈبلیو پرائڈ مورسول و سشن جج سہارنپور | آج بسلسلہ معائنہ میرا آنا دیوبند ہوا ہے میں نے خیال کیا کہ یہاں کے اس کالج کو بھی دیکھنا چاہیئے جس کے متعلق میں نے بہت کچھ سنا ہوا تھا۔ میں کالج پہونچا جہاں مجھے بہت خاطر داری سے لیا گیا، مجھے کالج کا تفصیلی معائنہ کرایا گیا جو مجھکو نہایت دلچسپ معلوم ہوا، میں ان حضرات کا ممنون ہوں جنہوں نے مجھے اسلامی کلچر کا یہ عمدہ مرکز دکھایا۔ (ترجمہ انگریزی)

مسٹر ایس ڈی اوتار میرٹھ | سالانہ معائنہ کے سلسلہ میں میرا آنا مختصر مدت کے لئے دیوبند ہوا ہے۔ میں نے اس موقعہ سے مدرسہ دیوبند کا معائنہ کرنا مناسب سمجھا۔ میں کالج کے متعلق میں ہمیشہ بہت کچھ سنتا رہتا تھا، ذمہ داران کالج نہایت مہمان نواز اور مہربان ہیں، انہوں نے تمام چیزیں دکھلائیں اور آج جو کچھ میں نے دیکھا میرے لئے نہایت دلچسپی کی چیز تھی خصوصی دلچسپ چیز کا کتب خانہ ہے جس میں بعض بہت قدیم اور قیمتی مخطوطات ہیں میں منتظمین مدرسہ کا نہایت مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے اس کالج کو دیکھنے کا موقعہ دیا۔ (ترجمہ انگریزی)

جناب مربی حاجی محمد اسمٰعیل صاحب (مدراس) | ۲۴ مارچ کو دارالعلوم میں وارد ہوئے جبکہ احقر موجود نہ تھا، موصوف نے حسب ذیل معائنہ تحریر

آج بتاریخ ۴ مارچ سنہ ۴۰ء کو اعتقاد جائی مرات محمد اسمٰعیل نے آکر مدرسہ دارالعلوم کا معائنہ کیا بعض حضرات مدرسین سے ملاقات کی حضرت مولانا حسین احمد صاحب (صدر مہتمم دارالعلوم) سے بھی ملاقات کرکے دل بہت خوش ہوا۔ اور حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی مدظلہ سے ملاقات نہ کرنیکا بہت افسوس ہوا چونکہ ممدوح باہر سفر میں تشریف لے گئے ہوئے تھے [illegible] حضرت مولانا محمد مبارک علی صاحب نائب مہتمم دارالعلوم دیوبند نے مدرسہ کے تمام دفاتر اور عمارات [illegible] قدیم و جدید کا تفصیلی معائنہ کرایا اس سے پہلے تقریباً بیس سال ہوئے جب میں مدرسہ حاضر ہوا تھا [illegible] اب مدرسہ کے ہر شعبہ میں بہت زیادہ ترقی دیکھی اور مدرسہ کے نظام اور خرچ وغیرہ ہر چیز میں ایک خاص سلیقہ دیکھا دل بہت خوش ہوا۔ خدا کی مہربانی ہے وہی مدرسہ کو چلا رہا ہے اور دارالعلوم کے دشمن جو دارالعلوم [illegible] پہنچاتے ہیں وہ بالکل غلط معلوم ہوا انشاء اللہ العزیز میں بھی حتی المقدور مدرسہ کی [illegible] کی امداد میں کوشش کرونگا۔

جناب ڈی وی ماتھر صاحب ڈویژنل اکاؤنٹنٹ آفیسر این ڈبلیو ریلوے

یہاں کے مختصر قیام کے دوران میں مجھے مدرسہ عربی دیوبند کے دیکھنے کا موقع ملا مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی (صدر مہتمم دارالعلوم) نے مجھے مدرسہ اور خصوصاً کتب خانہ دکھلایا۔ ان کی اس [illegible] کتب خانہ کے نظم و نسق موجودہ طرز پر رکھے جانے سے میں بہت متاثر ہوا۔ یہ ادارہ [illegible] بلند ذہانت کا نمونہ اپنے طلبہ کے لئے پیش کرتا ہے طلبہ میں سے بعض غیر ممالک سے آئے ہوئے ہیں۔ (ترجمہ انگریزی)

عالیجناب محمد محسن صاحب جیلانی رئیس ترنڈہ ریاست بہاولپور

میرا مدت سے اشتیاق تھا کہ میں دیوبند میں جاکر دارالعلوم کے فیوضات سے مستفیض ہوکر سعادت [illegible] الحمد للہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حصول سعادت کا موقع بخشا۔

جب دارالعلوم میں پہونچا حضرت شیخ الہند [illegible] کا مشاہدہ و معائنہ کیا۔ جناب صدر مہتمم صاحب نے بڑی عنایت سے ہر چیز کی وضاحت [illegible] کا [illegible] دینی اداروں میں تربیت جسمانی کی طرف مطلق توجہ نہیں دیجاتی مگر یہ فخر کارکنان دارالعلوم [illegible] ورزش جسمانی کی طرف کافی توجہ دیجاتی ہے جو انشاء اللہ قوم کے لئے بہتری کا باعث ہوگا [illegible] کے مٹانے کے لئے اور خالص اسلامی جذبہ پیدا کرنے کے لئے بیدار [illegible] اور [illegible] ترقی روزی کرے آمین۔

شیخ العرب والعجم حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی مدظلہ کا وجود مسعود اس ادارہ کے لئے غنیمت ہے میں نے انکی شرف باریابی حاصل کرنے [illegible] کی یہ میری خوش قسمتی ہے۔

جناب ایم اسمٰعیل صاحب مدراس

میری بڑی تمنا تھی کہ اس کالج کو دیکھوں لیکن تین گھنٹہ سے زیادہ ٹھہرنیکا موقع نہ ملا اس کی وجہ سے کالج کے کاروبار کو تفصیل کے ساتھ نہیں دیکھ سکا۔ طلبہ کی [illegible] زیادہ [illegible] تعلیم واقعی نہایت موثر ہے۔ عملہ اپنے متعلقہ کام میں ہر نہج کی ترقی کرنے میں بہت محنت برداشت کرتے ہیں۔

میری رائے ہے کہ یہ حضرات مخلص اور محنتی ہیں۔ (ترجمہ انگریزی)

جناب سپرنٹنڈنٹ صاحب ڈاکخانہ جات دہرہ دون ڈویژن متولیان اور منتظمان دارالعلوم نے جو تکلیف میرا تعارف کرانے اور اس پیشہ ور ادارہ کو دکھلانے میں گوارا فرمائی اس کے شکریہ کے طور پر میں یہ سطور تحریر کرتا ہوں، محمد دین نے مجھے دیہات و کتب خانہ و دارالطلبہ دکھلائے میں یہاں کی سادہ زندگی اور تعلیم کو دیکھ کر بہت ہی زیادہ متاثر ہوا۔ جو بالکلیہ تخیلات مشرقی کے مطابق ہے کتب خانہ ایک اچھی چیز ہے جس میں بہت سی نادر مخطوطات ہیں اس کو دیکھنا حقیقتاً ایک شرف ہے۔ آمدنی اور خرچ کا حساب رکھنے اور ریکارڈ اور رجسٹروں کی ترتیب کا طریقہ مجھے تفصیل کے ساتھ بتلایا گیا۔ اور مجھے معلوم ہوا کہ اور دین چاہیئے ان لوگوں کو جنہوں نے ان کاموں کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر رکھی ہیں۔ اور تمام مذکورہ بالا امور کو ایسے مکمل طریق سے انجام دیتے ہیں۔ ان کاموں میں کوئی بھی کمی نہیں ہے۔ ترجمہ انگریزی

جناب بشوا ناتھ مکرجی ڈویژنل اکاؤنٹنٹ محکمہ زراعت عزیز کالج دیوبند اپنی نوعیت کا ایک بیش بہا ادارہ ہے کیونکہ اس میں نادر کتابیں اور مخطوطات موجود ہیں، یہاں کا عملہ اور دارہ بتمام سادگی اور بلند خیالی کا نمونہ ہیں، ان کی دائمی نگرانی نے طلبہ کو بہترین اور اثر انداز اخلاق میں رنگ دیا ہے۔ سب کے سب تعلیم کے حاصل کرنے میں مشغول ہیں اور اس انہماک میں انہیں اپنی معمولی آرام و آسائش کا بھی خیال نہیں ہے۔

شعبہ حساب جدید اور علمی اصول کے مطابق چلایا جا رہا ہے، لیکن اس میں یہ خوبی ہے۔ کہ قدیم حسابی طریقہ کی شان باقی رکھی گئی ہے۔ میں اس شعبہ کو زیادہ تفصیل سے اپنے آئندہ معائنہ کے وقت دیکھونگا۔

کتبخانہ۔ مجلس خانہ اور کتابوں کے متعلق معلومات حاصل کرنے کا طریقہ مقدر موثر ہے کہ میرا دل چاہتا تھا کہ اس شعبہ سے کچھ عرصہ مستفیض ہوں۔ مشرقی مسائل کے محققین کے لئے یہ ایک متبرک جگہ ہے۔ عمارت صاف اور ستھری ہے اور اس کی شکست و ریخت پر نظر رکھی جاتی ہے۔ تمام دنیا کے طلبہ یہاں آکر جمع ہو گئے ہیں۔ وہ ایک دوسرے سے ایسے عمدہ طریقہ سے مل جل گئے ہیں کہ ایک سرسری نظر سے دیکھنے والے کے لئے ان کے ذہنی رجحان کا فرق معلوم کرنا دشوار ہے۔ یہ سب اس خدا پرست فضا میں جیسے کہ یہ رہتے ہیں خوش و خرم ہیں۔

میں مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی (صدر مہتمم دارالعلوم) کا نہایت ممنون ہوں جنہوں نے کشادہ دلی سے تمام دارالعلوم مجھے دکھلایا۔ (ترجمہ انگریزی)

اجرائے رسالہ عرصہ سے دارالعلوم کے ارباب حل و عقد ایک ایسے رسالہ کے اجراء کی ضرورت محسوس کر رہے تھے جس کے ذریعہ دارالعلوم کے کوائف و حالات بروقت بہی خواہان دارالعلوم تک پہونچائے جا سکیں، اور اس کے ساتھ کچھ علمی خدمت بھی ہوتی رہے، چنانچہ اس سال "ماہنامہ دارالعلوم" کے نام سے اس رسالہ کا اجراء عمل میں آگیا اور الحمد للہ کہ کوائف دارالعلوم کی اشاعت کے ساتھ ساتھ یہ رسالہ ایک حد تک علمی خدمت بھی انجام دے رہا ہے۔

جلسہ تقسیم انعام سنہ ماضیہ کی طرح اس سال بھی ۲۳ جمادی الثانی کو جلسہ تقسیم انعام امتحان سالانہ زیر صدارت حضرت مولانا حکیم محمد اسحٰق صاحب کٹھوی رکن مجلس شوریٰ دارالعلوم منعقد ہوا دہلی، میرٹھ، مظفر نگر، سہارنپور، ضلعات صوبہ پنجاب وغیرہ سے کافی تعداد میں حضرات ہمدردان دارالعلوم نے شرکت

زحمت سفر گوارا فرمائی۔ احقر مہتمم نے سنہ ۵۹ھ کے متعلق مفصل رپورٹ پڑھ کر سنائی۔

حضرت صدر المدرسین اور حضرت صدر مہتمم صاحب مدظلہم نے نہایت عالمانہ تقریریں ارشاد فرمائیں، اور کامیاب طلباء کو انعام تقسیم کرکے ان کے حوصلے بڑھائے گئے۔ اہل خیر اور ہمدردان علوم دینیہ انعام طلبہ کے لئے جو رقوم اور کتب و اشیاء خصوصیت کے ساتھ عنایت فرماتے ہیں، ضرورت ہے کہ ارباب خیر اسکی طرف مزید توجہ فرمائیں۔

ارباب ہمم کے خصوصی عطیات کا شکریہ

دارالعلوم کی ضرورت کو دین کی ضرورت سمجھکر اور اس کی امداد کو اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی کا وسیلہ تصور کرکے جو حضرات دارالعلوم کی کوئی چھوٹی یا بڑی امداد کرتے ہیں وہ سب بلاتخصیص ہمارے دلی شکریہ اور دعا کے مستحق ہیں کہ انہوں نے دین کی جس خدمت کا بار ہمارے کندھوں پر ڈالا تھا اس سے اپنے آپ کو سبکدوش خیال نہیں کرلیا۔ بلکہ حتی الوسع ہم سے تعاون کرنے اور ہمارے کام کو آسان بنانے کی سعی فرماتے رہے۔

ان کا سب سے بڑا تعاون یہی تھا کہ وہ اپنی کمائی کا ایک حصہ دین کے اس سب سے بڑے مرکز پر صرف کرنے کے لئے عنایت فرماتے رہیں تاکہ خدام دارالعلوم اطمینان کیساتھ کام کو جاری رکھ سکیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ جن مخلصین نے اپنے اس فرض کو ادا کیا اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے، اور جنہیں ابتک اس طرف توجہ نہیں ہوئی ہے ان پر بھی اپنا یہ انعام فرمائے کہ وہ اپنا فرض محسوس کرنے لگیں اور اس کی ادائیگی کی طرف متوجہ ہوجائیں

یوں تو ہر ماہ کی آمدنی کی تفصیلات ماہنامہ دارالعلوم میں شائع ہوتی رہی ہیں لیکن جن چند مخلصین نے اس سال بڑی بڑی رقوم سے دارالعلوم کی امداد فرمائی ہے انکے اسمائے گرامی کا اعادہ یہاں کردینا مناسب معلوم ہوتا ہے، اس لئے انہیں صفحات میں کسی دوسری جگہ ان حضرات کے اسمائے گرامی مکرر شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔

دارالعلوم کی فوری ضروریات

تکمیل دارالاقامہ

یہ اطلاع یقیناً تمام خدام دارالعلوم اور متوسلین و بہی خواہان کے لئے انتہائی مسرت بخش ہے کہ دارالاقامہ جدید (مہمان خانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) جس کی بنیاد آج سے تیس بتیس سال قبل رکھی گئی تھی اور جس کی تکمیل کیلئے تقریباً اتنی ہی مدت سے برابر بہی خواہان دارالعلوم کو توجہ دلائی جارہی تھی اور جسکا کام دھیمی رفتار سے ہمیشہ جاری بھی رہا، بحمد اللہ تعالیٰ اب وہ عنقریب مکمل ہوجائیگا۔ کیونکہ اس اہم کام کی تکمیل کے لئے احقر مہتمم کے سفر مدراس میں اہل خیر مدراس و کلکتہ وغیرہ نے تقریباً ۴۰ ہزار روپے دئے جس میں سے مبلغ بیس ہزار روپیہ تنہا حاجی مرت اسمٰعیل صاحب نے عنایت فرمائے۔ انکے علاوہ "باب الظاہر" اعلیٰ حضرت شاہ افغانستان کے گرانقدر عطیہ سے مکمل کرایا گیا۔ باب شمالی کا بالائی کمرہ شاہ محمد مسعود صاحب رئیس بہٹ کی مبلغ ۲۰۰۰ کی امداد سے تیار ہوا، دارالاقامہ کا ایک کمرہ

عالیجناب حاجی عبدالکریم صاحب نے، ایک کمرہ عالیجناب حاجی سید احمد صاحب گوجرانوالوی نے اور دو کمرے عالیجناب حاجی عبدالرحمٰن خانصاحب ٹھیکیدار دہلی نے تعمیر کرائے بقیہ کمرے حضرات اہل خیر مدراس کی گرانبہا امداد سے مکمل کرائے جارہے ہیں، اللہ تعالیٰ ان تمام مخلصین کو جزائے خیر عطا فرمائے اور انکے اس بذل خیر کو شرف قبول سے نوازے۔

احاطہ کی تعمیر اب ضرورت ہے کہ چند اصحاب خیر ہمت فرمائیں اور اس وسیع دارالاقامہ کے گرد احاطہ کی تعمیر کے لئے سرمایہ فراہم کردیں۔ احاطہ کی تعمیر پر جس عقبی برآمدے اور صحن و غسلخانہ و پاخانہ اور دیوار احاطہ سب شامل ہیں تقریباً مبلغ پچیس تیس ہزار روپے صرف ہونگے۔ اسیکے ساتھ جن حصوں میں ابتک پلاستر اور پختہ فرش نہیں کرایا جاسکا ہے، مثلاً دارالحدیث کا وسیع ہال اور اسکے ملحقہ حصے وغیرہ، اہل خیر انکی طرف بھی توجہ فرمائیں تاکہ اس عظیم الشان اور خوشنما عمارت کی یہ کمی بھی پوری ہوجائے۔

جدید درسگاہوں کی ضرورت طلبہ کے روز افزوں اضافہ اور دارالعلوم کی ترقی نے موجودہ درسگاہوں کو تنگ اور ناکافی بنادیا ہے، ضرورت ہے کہ سردست دو درسگاہیں ایک جانب شمال بالائے درسگاہ تجوید اور دوسری جانب جنوب بالائے درسگاہ قرآن شریف جلد از جلد تعمیر ہوجائیں ان دونوں درسگاہوں کی تعمیر کا تخمینہ (۴۵۰۰) روپیہ ہے۔ امید ہے کہ اصحاب خیر اس صدقۂ جاریہ میں ضرور حصہ لیں گے۔

دیگر عمارات چھوٹے بچوں کے لئے دارالتربیۃ۔ صنعت سکھانے کے لئے دارالصنائع اور ابنائے قدیم وبہی خواہان دارالعلوم کے دفتر کے لئے عمارات کی بہت زیادہ ضرورت محسوس کیجارہی ہے براہ کرم ارباب ہمت و دیانت ان ضروریات کیطرف توجہ گرامی مبذول فرماکر عنداللہ ماجور اور عندالناس مشکور ہوں

انتظامی کوائف

دارالعلوم کے وسیع کاروبار کو منظم اور باضابطہ رکھنے کے لئے تمام کاموں کو حسب ذیل چودہ ۱۴ شعبہ جات پر تقسیم کیا گیا ہے۔

شعبہ ۱ تعلیم۔ شعبہ ۲ تبلیغ۔ دارالافتاء ۳۔ شعبہ ۴ طب۔ کتب ۵ خانہ۔ شعبہ ۶ تنظیم و ترقی۔ شعبہ ۷ اوقاف شعبہ ۸ محاسبی۔ شعبہ ۹ تعمیرات۔ محافظ ۱۰ خانہ۔ شعبہ ۱۱ مطبخ۔ منتظم ۱۲ دارالاقامہ۔ شعبہ ۱۳ ورزش۔ شعبہ ۱۴ حفظان صحت۔

ادارۂ اہتمام یہ تمام شعبہ جات ایک مرکزی ادارہ کے ماتحت ہیں جو ادارہ اہتمام کے نام سے موسوم ہے، ادارۂ اہتمام تمام شعبوں کے نظم و نسق کا نگراں اور ذمہ دار ہے۔ اور براہ راست مجلس عاملہ اور مجلس شوریٰ (جسے مجلس اعلیٰ بھی کہتے ہیں) کے سامنے مسئول ہے۔

ادارۂ اہتمام حضرت صدر مہتمم صاحب دامت برکاتہم، حضرت صدر مدرس صاحب مدظلہم اور احقر مہتمم پر مشتمل ہے، احقر کی اعانت کے لئے ایک نائب مہتمم بھی ہیں، ادارۂ اہتمام کے دفتر میں دو محرر اور ایک چپراسی بھی کام کررہے ہیں ہر شعبہ کے ذمہ دار نظماء اپنے اپنے شعبہ کے کاغذات خود یا اپنے شعبہ کے کسی کارکن کی معرفت ادارۂ اہتمام میں پیش

کرکے مناسب احکام حاصل کرتے ہیں۔

اس سال ادارۂ اہتمام کے دفتر میں باہر سے ۲۰۸۹ خطوط موصول ہوئے اور ۳۳۹۲ خطوط جاری کئے گئے۔ مختلف شعبہ جات کو ۲۹۳۶ مراسلات بھیجے گئے، شعبہ جات کے نام ۲۶۰ احکام جاری ہوئے اور ۳۱ عام اعلانات جنکا تعلق طلبہ کے عمومی مسائل سے تھا بورڈ پر لگائے گئے۔

اس سال ادارۂ اہتمام نے مجلس شوریٰ (مجلس اعلیٰ) کا ایک جلسہ مجلس انتظامیہ (مجلس عاملہ) کے ۴ جلسے اور مجلس علمیہ کے ۷ جلسے منعقد کئے۔

شعبہ تعلیم اس شعبہ کے ناظم حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی دامت برکاتہم صدر المدرسین دارالعلوم ہیں، آپ کی نیابت میں حضرت مولانا اعزاز علی صاحب مدظلہ تعلیمی نظم سے متعلق ضروری امور انجام دیتے ہیں۔ علاوہ حضرت ناظم صاحب حضرت نائب ناظم صاحب مدظلہما کے اس شعبہ کے دفتری امور کو انجام دینے کے لئے تین محرر اور ایک چپراسی بھی مامور ہیں۔

امسال درجات عربیہ میں ۸۷۸ طلبہ درجات فارسی و ریاضی میں ۹۳ طلبہ درجات تجوید میں ۲۹ طلبہ اور درجات قرآن شریف میں ۱۹۶ طلبہ کل ۱۱۹۶ طلبہ شریک امتحان ہوئے جن میں سے علی الترتیب ۸۵۹ اور ۶۷ اور ۲۷ اور ۱۹۶ ..... کل ۱۱۴۹ نے کامیابی کے نمبر حاصل کرکے اپنے کو انعام پانے کا مستحق ثابت کیا صرف ۱۳۷ طلبہ کسی عذر کیوجہ سے شریک امتحان نہ ہوسکے یا غیر حاضر اور ناکامیاب رہے۔

ان طلبہ میں خصوصیت سے قابل ذکر مولوی عبدالرحیم صاحب مرشد آبادی، مولوی عزیز الرحمٰن صاحب پشاوری اور مولوی اکرام الدین صاحب بخاری ہیں جو دورہ حدیث شریف کے ۱۹۶ طلبہ میں علی الترتیب اول، دوئم، اور سوئم رہے۔ فبارك الله لهم في العلم والعمل۔

اس سال حضرات مدرسین کی مجموعی تعداد ۳۷ رہی جنہوں نے اپنے اوپر محنت شاقہ برداشت کرکے طلبہ کو اس قابل بنایا کہ وہ سال بھر کی تعلیم کے اچھے نتائج پیش کرسکیں، یہ سب کچھ شعبۂ تعلیمات کے حسن انتظام، بیداری اور تیقظ کا نتیجہ ہے، شعبۂ تعلیم کی نگرانی ایک مجلس علمی کے سپرد ہے، جو دارالعلوم کے مقتدر اساتذۂ کرام پر مشتمل ہے۔

نظارت درجات فارسی و قرآن و تجوید چونکہ دارالعلوم کی ہمہ گیری، مقبولیت اور تعلیم کے بہترین نظم کیوجہ سے درجات عربی ہی کی طرح درجات فارسی وغیرہ کا کام بھی وسیع سے وسیع تر ہوتا جارہا ہے اس لئے درجات فارسی و تجوید و قرآن مجید کی صحیح نگرانی اور نظم کے لئے شعبہ تعلیم کے ماتحت اس سال سے ایک ناظر کا اضافہ کیا گیا ہے۔ اور اس کام کے لئے مولوی احمد حسن صاحب رضوی دیوبندی کی خدمات حاصل کی گئی ہیں، جو بچوں کی تعلیم کے نظم و نسق کا اچھا سلیقہ رکھتے ہیں۔ الحمد للہ کہ اس نئے نظم کے اچھے نتائج سامنے آرہے ہیں درجۂ قرآن اور درجۂ فارسی میں ایک ایک مدرس کا اضافہ کیا گیا، فارسی کی تعلیم پہلے چار جماعتوں میں منقسم تھی اب پانچ درجے کردیئے گئے اور ہر درجہ ایک مدرس کے سپرد کردیا گیا ہے، اسیطرح درجۂ قرآن مجید کا انتظام بھی کیا گیا ہے یعنی قرآن مجید حفظ کرنے والے طلبہ کے لئے دو مدرس اور ناظرہ پڑھنے والوں کے لئے تین مدرس علیحدہ علیحدہ مخصوص کردیئے گئے ہیں اور درجۂ قرآن مجید ہی میں اردو نوشت و خواند کی تعلیم بھی داخل کردی گئی ہے، تاکہ قرآن مجید ختم کرنے کے ساتھ ہی بچے باسانی درجات فارسی میں داخلہ کئے جاسکیں۔

شعبۂ طب اس شعبہ سے متعلق دو خدمتیں ہیں، طب کی تعلیم، اور مریض طلبہ کا معالجہ، اس سال درجۂ طب میں ۵۷ طلبہ نے تعلیم حاصل کی، مریض طلبہ کی سالانہ حاضری ۷۹۰ رہی گویا اوسط ماہوار تقریباً ۶۵ رہا، ان طلبہ کے علاج پر دارالعلوم نے مبلغ ۹ صرف کئے۔

یہ شعبہ ایک فاضل طبیب مولوی حکیم محمد عمر صاحب کی نگرانی میں خدمات متعلقہ انجام دے رہا ہے۔

شعبۂ تبلیغ تبلیغی خدمات کو زیادہ وسیع اور منظم کرنے کے لئے اس سال شعبۂ تبلیغ کو ایک مستقل ناظم کے ماتحت کر دیا گیا ہے، اور مولانا ابوالوفا صاحب شاہجہانپوری کی خدمات اس شعبہ کو کامیاب بنانے کے لئے بعہدہ ناظم حاصل کر لی گئی ہیں۔

مولانا عبدالجبار صاحب ابوہری کی خدمات بھی اسی سال شعبۂ تبلیغ کو حاصل ہوئی ہیں، اس سال حضرات مبلغین دارالعلوم نے ملک کے مختلف جلسوں میں تقریباً ۲۰۰ تقریریں کیں اور اپنے مواعظ میں اعمال صالحہ کی ترغیب دی، افعال قبیحہ سے مجتنب رہنے کی ہدایت کی اور مذاہب باطلہ کا رد کیا۔

دارالافتاء اس سال شروع محرم سنہ ۱۳۶۰ھ سے آخری ذی الحجہ سنہ ۱۳۶۰ھ تک چار ہزار چار لفافے بعد تکمیل دارالافتاء سے اطراف ملک میں روانہ ہوئے، جن میں چھ ہزار چار سو دس فتاویٰ درج ہیں یہ فتاویٰ دارالافتاء کے چھ ضخیم رجسٹروں میں نقل ہوئے ہیں، دارالعلوم کی خداداد شہرت و مرکزیت کی بنا پر امسال بھی حسب دستور سابق بکثرت ایسے فتاویٰ لکھے گئے جن میں علماء محققین کا باہمی اختلاف تھا اور جو بطور محاکمہ دارالعلوم میں بھیجے گئے۔ نیز بہت سے الجھے ہوئے معاملات کی طویل و عریض مسلیں مقامی پنچایتوں یا عدالتوں نے فیصلہ حاصل کرنے کے لئے دارالعلوم میں بھیجیں، انپر فیصلے دئے گئے۔ نیز بہت سی مستقل تصانیف جو بغرض تنقید و تقریظ دارالعلوم میں آئیں بالاستیعاب مطالعہ کے بعد اپر تنقید لکھی گئی

مرکزی اسمبلی کے خلع بل میں چونکہ شرعی شرائط و قیود کی پابندی نہیں کیگئی اس لئے اس کی اکثر دفعات خلاف شرع ہوگئیں، اس بل کے قانون بن جانے کی وجہ سے روزانہ سیکڑوں حرام حلال اور حلال حرام ہو رہے ہیں۔ اس کی شدید ضرورت پر نظر کر کے اول اس کی تمام دفعات پر شرعی حیثیت سے نظر ڈالی گئی اور پھر ایک ترمیم کا مسودہ طیار کیا گیا، پھر اکابر علماء دیوبند و دہلی و سہارنپور و تھانہ بھون کی بحث و تمحیص اور تصدیقات کے بعد طبع کر کے تمام مسلم ممبران اسمبلی کے پاس بھیجا گیا، اور خود بھی اجلاس اسمبلی کے موقع پر دہلی جاکر ان ممبران سے زبانی گفتگو کیگئی۔ نیز بہت سے فتاوی علماء کے اختلاف یا وقتی ضرورت پر نظر کر کے مستقل رسالہ کی صورت میں لکھے گئے۔

مثلاً (۱) رسالہ المجیب المصیب فی اجابۃ الاذان بین یدی الخطیب (اذان خطبہ کا جواب)

(۲) القول المتین فی حسد الیہود یا مین (حدیث کی تحقیق غیر مقلدین کا جواب۔)

(۳) اعدل الامور فی اعلام القبور۔ (قبروں پر پتھر یا کتبہ لگانے کی تحقیق)

(۴) تنقیح المقال فی تصحیح الاستقبال۔ (سمت قبلہ کی شرعی تحقیق اور فن ریاضی اور ہیئت کے قواعد پر بحث)

یہ رسالہ مستقل بھی طبع ہو چکا ہے باقی ہنوز طبع نہیں ہوئے سلسلہ فتاویٰ دارالعلوم میں انشاء اللہ تعالیٰ طبع ہوں گے۔

(۵) التحقیق والتنقیر فی اکل اضحیۃ الفقیر۔ (بعض علماء کے شبہات کا مفصل جواب)

(۶) التبیان فی ضرب الصبیان (معلم کیلئے بچوں کا تنبیہاً مارنا اور اسکے مختلف درجات واحکام)

(۷) اشباع الکلام فی مصرف الصدقۃ من المال الحرام (فقہاء نے اموال خبیثہ کے متعلق بعض صورتوں میں صدقہ کرنے کا حکم دیا ہے اسکا مصرف کیا ہے اس کی تحقیق۔)

یہ وہ رسالے ہیں جن کو کسی اہمیت کی وجہ سے مستقل رسالہ کے نام سے ملقب کر دیا گیا ہے، ورنہ اور بھی سیکڑوں مسائل کی تحقیق اسی تفصیل و توضیح کے ساتھ کی گئی ہے، جن کا کوئی نام نہیں رکھا گیا۔

شعبۂ افتاء جناب مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کی نگرانی میں نہایت وسیع پیمانہ پر خوش اسلوبی کے ساتھ خدمات متعلقہ انجام دے رہا ہے۔ موصوف کی اعانت وامداد کے لئے دو نائب مفتی اور دو محرر بھی مصروف رہتے ہیں۔

کتبخانہ اس سال دارالعلوم کے کتبخانہ میں ۱۸۲۱ جدید کتابیں داخل ہوئیں اور ۱۲۵۹۲ کتابیں طلبہ اور اساتذہ وغیرہ کو پڑھنے اور پڑھانے کے لئے مستعار دیگئیں۔ جنکا اکثر حصہ اخیر شعبان ۶۰ھ تک جبکہ مدرسہ میں تعطیل کلاں شروع ہوتی ہے کتبخانہ میں واپس پہونچگیا اور اوائل شوال ۶۰ھ سے پھر بدستور ان کتابوں کی استعار تقسیم کا کام جاری ہوگیا۔

اسوقت کتبخانہ کی کل کتابوں کا شمار جو درج رجسٹر ہیں ۵۲۵۹۷ ہے کتبخانہ کے لئے کتابوں کی خریداری بذریعہ "ٹنڈر" ہوتی ہے، ٹنڈر ہندوستان کے بڑے بڑے تاجران کتب سے حاصل کئے جاتے ہیں۔ اسیطرح کتابوں کی تجلید بھی بذریعہ "ٹنڈر" ہی ہوتی ہے، جسمیں دارالعلوم کو کافی بچت ہوجاتی ہے۔ اور مخلص معطیان کرام کی رقم اعانت سے دارالعلوم کو بیش از بیش فائدہ پہونچانے کی کوشش کیجاتی ہے۔

کتبخانہ بحمداللہ اب اتنا وسیع ہوگیا ہے کہ موجودہ عظیم الشان عمارت اس کے لئے ناکافی ہوگئی ہے، اور شدید ضرورت محسوس کیجارہی ہے کہ عمارت کو جلد از جلد وسیع کیا جائے۔ امید ہے کہ ارباب خیر اور ہر توجہ فرمائینگے۔

۶۰ھ کے آغاز میں کتبخانہ کے عملہ میں سے تین اسامیوں کی تخفیف کردی گئی تھی تجربہ سے معلوم ہوا کہ اس سے کاموں کی بروقت تکمیل نہایت دشوار ہوگئی ہے، تاہم مولانا سلطان الحق صاحب ناظم کتبخانہ نے بڑی حد تک کوشش کی کہ ضروری کاموں میں ہرج نہ ہو۔

تعمیرات الحمدللہ کہ اس سال اہل خیر اور صاحب ثروت حضرات کی مخلصانہ توجہات سے متعدد عمارتوں کی تکمیل ہوئی اور کئی تعمیروں کا آغاز ہوا۔

صدر دروازہ عربی (باب الظاہر) کی شاندار، خوشنما اور پرشوکت عمارت اعلیحضرت شہریار افغانستان کے گرانقدر عطیہ شاہانہ سے پایۂ تکمیل کو پہونچی۔ اور "باب الظاہر" کی دونوں منزلوں پر "دارالقرآن" کی خوبصورت عمارت تیار ہوئی۔ اس دروازہ میں اوپر نیچے کی منزلوں میں ۲۰ کمرے نکلے ہیں جن میں چھ درسگاہیں ہیں اور ۱۴ حجرے ان حجروں میں تقریباً ۵۰ طلبہ مقیم ہیں۔ اس لحاظ سے یہ عظیم الشان دروازہ بھی خود ایک مستقل دارالطلبہ ہے۔

باب شمالی کے اوپر جناب شاہ مسعود احمد صاحب رئیس بہٹ نے مبلغ دو ہزار ۲۰۰۰ روپیہ حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی مدظلہ کی معرفت صرف فرما کر ایک خوبصورت ہال اور

اور روشن درسگاہ کی تعمیر کرائی۔

دارالاقامہ میں دو کمرے جناب حاجی عبدالکریم صاحب بلاسپوری و حاجی سید احمد صاحب گوجرانوالوی نے اور دو کمرے تنہا جناب حاجی عبدالرحمن خانصاحب ٹھیکیدار دہلی نے تعمیر کرائے۔

دارالاقامہ کے بقیہ کمروں کی تکمیل کے لئے اسی سال اہل خیر مدراس نے احقر کے سفر مدراس کے موقعہ پر مبلغ ۴۰۰۰ چالیس ہزار کی گرانقدر رقم عنایت فرمائی جسمیں مبلغ بیس ہزار روپیہ تنہا عالیجناب حاجی مریت اسمٰعیل صاحب کے ہیں، چنانچہ دارالاقامہ کے بقیہ کمروں کی تعمیر کا کام زور شور کے ساتھ جاری ہے، امید ہے کہ انشاء اللہ تعالےٰ ایک دو ماہ کے اندر اندر ہی تمام زیر تعمیر کمرے مع باب جنوبی کے تیار ہو جائینگے

ان تعمیرات کے علاوہ درسگاہ شمالی دارالحدیث میں پختہ پلاستر اور اس کے برآمدہ میں پختہ فرش کرایا گیا رج ہائے شمالی و جنوبی میں بھی پلاستر کرایا گیا۔ دارالاقامہ کے وسیع صحن میں اور اس کے باہر تالاب کیطرف نی بھروائی گئی، صحن کے ایک حصہ میں چمنبندی کرائی گئی اور روشیں بنوائی گئیں۔ صحن کے ہموار کرنے اور اسمیں چلواری لگانے کا کام ابھی جاری ہے۔

مسجد دارالعلوم کے اندرونی حصہ میں اور بالائی منزل میں سبز رنگ کرایا گیا، نیز حسب معمول دارالعلوم کی مختلف عمارات کی مرمت، اصلاح اور ترمیم وغیرہ کا کام بھی کیا گیا۔

شعبۂ اوقاف اس شعبہ میں ایک ناظم دو کارندے اور ایک چپراسی کام کرتے ہیں، ایک کارندہ جائداد شاملی وغیرہ میں اور ایک جائداد انبالہ میں، ناظم صاحب اوقاف پیروی مقدمات، وصول تحصیل، جانچ کارندگان، ترتیب امثلہ جات اور دیگر ہنگامی دفتری امور انجام دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر سال ..... آمدنی اوقاف میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ امسال آمدنی از محرم سنہ ۱۳۶۰ھ لغایت ذی الحجہ سنہ ۱۳۶۰ھ مبلغ نو ہزار دو سو تینتیس روپیہ تیرہ آنہ نو پائی ہے، اور خرچ سالتمام سنہ ۱۳۶۰ھ مبلغ چار ہزار پانچسو ستائیس روپیہ تیرہ آنہ تین پائی ۴۵۲۷-۱۳-۳ ہے۔ اور بچت سنہ ۱۳۶۰ھ مبلغ چار ہزار سات سو چھ روپیہ چھ پائی ۴۷۰۶-۰-۶ ہے۔

دارالعلوم دیوبند میں اوقاف دو قسم کے ہیں، ایک وہ جنکا متولی مدرسہ خود ہے، اور جن کی تحصیل وصول اور مقدمات وغیرہ کا انتظام مدرسہ کا محکمۂ اوقاف کرتا ہے۔

دوسرے وہ اوقاف ہیں جن کے خود واقف یا وارثان واقف متولی ہیں، لیکن اوقاف میں سے جو حصہ وقف کیا ہے ایسے اوقاف سے مدرسہ کو بہت ہی کم روپیہ وصول ہوتا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ اوقاف کے متولی صاحبان اس طرف خصوصی توجہ فرمائینگے، اور اوقاف کی آمدنی کو واقف کی منشاء کے مطابق خرچ کرکے آخرۃ کی جوابدہی سے محفوظ رہیں گے۔

شعبۂ ورزش طلباء دارالعلوم کی صحت جسمانی کی حفاظت و ترقی کے خیال سے کئی سال سے دارالعلوم میں شعبۂ ورزش قایم تھا، اس سال اس شعبہ کو مزید وسعت دیگئی اور اب دارالعلوم میں مشرقی ورزشوں اور فنون سپہ گری کے دو ماہر استادوں کا اضافہ کیا گیا اسوقت تین ماہر استاد انہماک اور دلچسپی کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ طلباء کے لئے ورزش کرنا اور فنون سپہ گری کو سیکھنا بھی لازمی قرار

دیدیا گیا ہے، امید ہے کہ اس شعبہ کے ذریعہ دارالعلوم کے طلباء کو کافی فوائد حاصل ہوں گے۔

محافظ خانہ دارالعلوم کے محافظ خانہ میں ایک محرر اور ایک نگران محافظ خانہ کام کرتے ہیں، قدیمی کاغذات کی ترتیب کے علاوہ سنہ ۶۰ھ میں محافظ خانہ سے ۱۰۶۶ کاغذات کی درآمد و برآمد ہوئی۔ کاغذات کی شعبہ وار اور بہ سنہ وار ترتیب نے دارالعلوم کے محافظ خانہ کو ایسا منظم کر دیا ہے کہ سنین ماضیہ کے کاغذات بسہولت برآمد ہو سکتے ہیں اور ان کے تحفظ کا انتظام قابل اطمینان ہے۔ محافظ خانہ کے نگراں منشی سید محمد شفیع صاحب نے سہ ماہی و ششماہی اور سالانہ امتحانات کے پرچوں کی طباعت و کتابت کا کام بھی پوری ذمہ داری سے انجام دیا۔ اسی کے ساتھ دارالاقامہ کی خدمت نظامت بھی ان کے متعلق رہی۔

شعبہ مطبخ سنہ ۱۳۶۰ھ میں اوسطاً تقریباً ۴۵۰ طلبہ کو مطبخ سے ہر روز بطور امداد دونوں وقت کھانا دیا گیا اور اوسطاً طلبہ کو خوراک کے لئے نقد وظیفہ دیا گیا جس کا اوسط ۸ ماہوار فی طالب علم ہے۔ ان کے علاوہ اوسطاً تقریباً ۴۴ طلبہ وہ ہیں جنہیں سال بھر تک دونوں وقت شاہ مسعود احمد صاحب رئیس بہٹ کے خزانہ سے حضرت مولانا مدنی مدظلہ کے انتظام میں کھانا دیا گیا۔ اس لئے سنہ ۶۰ھ میں دارالعلوم سے امداد پانے والے طلبہ کی کل تعداد یومیہ تقریباً ۵۰۰ رہی۔ ان کے علاوہ تقریباً ۶۰ طلبہ نے ہر روز مطبخ مدرسہ سے قیمتاً کھانے کا انتظام کیا بقیہ طلبہ نے شہر کے ہوٹلوں میں کھانے کا انتظام رکھا

اس سال مصارف طعام طلبہ پر کل [illegible] صرف ہوئے اور نقد وظیفہ خوراک کے سلسلہ میں [illegible] روپیہ دیئے گئے۔ ضروریات لباس طلبہ پر [illegible] خرچ ہوئے، اور روشنی، پارچہ، شوئی اور حجامت وغیرہ کے وظیفہ میں [illegible] طلبہ کو دیئے گئے۔

مطبخ کا انتظام بحمد اللہ کافی اطمینان بخش رہا، اور کھانے کے معیار یا اس کے نظم کے متعلق کوئی شکایت سننے میں نہیں آئی۔

حفظان صحت شعبۂ طب دارالعلوم کے طلبہ کی صحت کی نگرانی اور حفاظت کرتا ہے، اسی کے ذیل میں دارالعلوم کے وسیع احاطوں اور مکانوں کی صفائی کا بھی خاطر خواہ انتظام کیا جاتا ہے۔ تاکہ عام تعلیمی اور نظافت کے ساتھ ہی طلبہ کی صحت بھی اچھی رہے، چنانچہ اس سال ایک نگراں کی ماتحتی میں ۸ خاکروب اور ایک بہشتی اس خدمت پر مامور رہے، ضرورت محسوس کیجا رہی ہے کہ اس سلسلہ میں مزید عملہ کا اضافہ کیا جائے۔

دارالاقامہ دارالعلوم کا دارالاقامہ ۱۲ احاطہ جات پر مشتمل ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

احاطہ دارالسلام۔ احاطہ کتب خانہ۔ احاطہ دفتر۔ احاطہ مسجد۔ احاطہ املی۔ احاطہ محمودیہ۔ احاطہ دارالشفاء دارجدید۔ احاطہ موسری۔ احاطہ تالاب و نوخرید۔ احاطہ باغ۔ متفرقات۔

ان تمام احاطہ جات میں چھوٹے بڑے تقریباً دو سو کمرے ہیں جن میں ۷۰۰ طلبہ کی رہائش کی گنجائش ہے بقیہ طلبہ شہر میں متفرق کرایہ وغیرہ کے مکانات یا مساجد میں رہتے ہیں۔ امید ہے کہ دارجدید کی تعمیر مکمل ہو جانے کے بعد طلبہ کو بڑی حد تک رہائش کی سہولت ہو جائے گی۔

دارالاقامہ کے ہر احاطہ کی نگرانی اور ذمہ داری حضرات اکابر مدرسین کے متعلق ہے جو اعزازی طور پر طلبہ کی نگرانی اور تربیت اخلاق کے ذمہ دار ہیں ان حضرات کے علاوہ منشی سید محمد شفیع صاحب ناظم دارالاقامہ ہیں جو دارالاقامہ میں طلبہ کے داخلہ

اور علیحدگی کارکارڈ رکھتے ہیں اور ان کے باہمی مناقشات کی رپورٹیں ادارۂ اہتمام میں پیش کرکے احکام اہتمام کو فذ کرتے ہیں، نیز ایک دربان بھی دارالاقامہ کی خدمت حفاظت ونگرانی پر مامور ہے۔

خدا کا شکر ہے کہ امسال دارالعلوم کے دارالاقامہ میں طلبہ کو ہر طرح سہولت رہی اور وہ موسمی امراض سے بڑی حد تک مامون رہے، مختلف ممالک کے مختلف المزاج سات سو طلبہ کے کثیر اجتماع میں کوئی بھی غیر معمولی حادثہ پیش نہیں آیا، البتہ صوبہ بنگال کے ایک طالب علم جو بعارضہ بخار مبتلا تھے بحالت بحران اپنے تیمارداروں سے بچکر رات کیوقت احاطہ مولسری کے کنوئیں میں جاگرے ایک مروانی طالب علم نے دیکھ لیا اور انہوں نے کنوئیں میں چھلانگ مار کر مریض طالب علم کو اپنے ہاتھوں پر اٹھالیا اور اپنی جان پر کھیل کر اس طالب علم کی جان بچالی، یہ ہمت وایثار کا کارنامہ دارالعلوم کی تربیت کا ایک ادنےٰ نمونہ ہے، اس باایثار طالب علم کا نام عبدالحق مروانی ہے، اللہ تعالےٰ اس جوان ہمت کے علم وعمل میں برکت دے۔ آمین۔

حسابات دارالعلوم کی باضابطہ جانچ

ارباب حل وعقد دارالعلوم کا مدت سے خیال تھا کہ حسابات آڈٹ کرائے جایا کریں۔ ۱۳۵۰ھ سے یہ سلسلہ شروع کردیا گیا ہے، اس سال بھی ۱۳۵۹ھ کے حسابات آڈٹ کرائے گئے، آڈیٹر صاحبان کی رپورٹ ذیل میں درج کیجاتی ہے، جس سے معاونین دارالعلوم کا صرف اطمینان ہی نہیں ہوگا بلکہ وہ مسرور ہونگے کہ دارالعلوم میں ان کی امداد کی رقوم کا حساب کس قدر باقاعدگی اور احتیاط کے ساتھ رکھا جاتا ہے۔ رپورٹ کا اردو ترجمہ ذیل میں درج ہے۔

ترجمہ رپورٹ آڈیٹرس ہمنے مندرجہ بالا نقشہ آمد وصرف دارالعلوم دیوبند بابتہ سال مختتمہ بر ۲۹ رذی الحجہ ۱۳۵۹ھ کا آڈٹ کتابوں اور حسابات سے کیا جس کے متعلق ہم رپورٹ کرتے ہیں کہ ہمنے وہ تمام معلومات اور تشریحات حاصل کیں جن کی ضرورت تھی۔ مندرجہ بالا نقشہ ٹھیک طور پر تیار کیا گیا ہے، اور ہماری علیحدہ رپورٹ مورخہ امروزہ کے تحت اور ہماری پوری اطلاع اور ہمارے سامنے بیان کردہ تشریحات اور کتب حسابات اور واؤچروں کے بموجب دارالعلوم کے حالات کا سچا اور صحیح منظر پیش کرتا ہے۔

دستخط جے۔ سی۔ ماتھر اینڈ کمپنی رجسٹرڈ اکاؤنٹنٹس آڈیٹرس۔

منجانب:۔ جے۔ سی۔ ماتھر۔ اینڈ کمپنی۔ رجسٹرڈ اکاؤنٹنٹس۔ نمبر ۱۰۰۳ ایگرٹن روڈ۔ دہلی۔

نمبر ۴۵۵/۴۱ مورخہ ۲ رجولائی ۱۹۴۱ء

بخدمت:۔ متولیان دارالعلوم دیوبند۔

حضرات! ہم بمسرت اطلاع دیتے ہیں کہ ہمنے دارالعلوم کے حسابات بابتہ سال مختتمہ بر ۲۹ رذی الحجہ ۱۳۵۹ھ کا آڈٹ کیا۔ نقشہ آمد وصرف بابت سال مختتمہ بر ۲۹ رذی الحجہ ۱۳۵۹ھ کی تصدیق کرتے ہوئے ہمنے ایک علیحدہ رپورٹ کا حوالہ دیا ہے جو مندرجہ ذیل ہے۔

آمدنی ہمنے آمدنی کی ہر رقم کی تفصیلی جانچ کی ایسا کرتے ہوئے ہمنے رسیدوں کے مثنوں کی جانچ روزنامچہ کے متعلقہ اندراجات سے کی اور ان کو باقاعدہ پایا۔ ہمنے رجسٹر آمدنی کی جانچ مکمل طور پر کی اور ہم مطمئن ہیں کہ

اس میں درج شدہ تمام آمدنی روزنامچہ میں مناسب طور پر درج ہوگئی ہے۔

سال زیر بحث کے حسابات مبلغ [illegible] کی بقایا سابقہ سے شروع ہوئے ہیں۔

اس سال میں مستقل وغیر مستقل چندہ دہندگان سے [illegible] وصول ہوئے اور اس طرح سال زیر رپورٹ کی آمدنی کی میزان مع بقایا سالگذشتہ مبلغ ایک لاکھ [illegible] ہوگئی، اس رقم میں سے [illegible] دوران سال میں خرچ ہوکر [illegible] کی رقم سال آیندہ کے حسابات میں شامل کئے جانے کیلئے باقی رہی

چونکہ رقوم موصولہ کو معطیان کی منشاء کے مطابق مخصوص مدات میں خرچ کیا جاتا ہے اسلئے اہتمام ہر مد کے اخراجات کو اس کی آمدنی کے اندر رکھنے کی کارروائی کرتا ہے۔ نقشہ منسلکہ مدات ۱ و ۲ کے اخراجات آمدنی سے بقدر [illegible] و [illegible] کے علی الترتیب بڑھ گئے اور اس زیادتی اخراجات کو مدات ۱ سے [illegible] و [illegible] سے [illegible] اور [illegible] قرض لیکر پورا کیا گیا۔

اخراجات:- ہمنے تمام اخراجات کی متعلقہ واؤچروں سے جانچ کی اور ان سب کو درست پایا۔

عام کیفیت سنہ ۱۳۵۸ھ کے حسابات کے متعلق جس خوبی انتظام کا ذکر کیا گیا تھا وہ سنہ ۱۳۵۹ھ میں بھی قایم رہی ہم نہایت مسرت کے ساتھ ظاہر کرتے ہیں کہ ناظم محاسبی نے اپنے ماتحت عملہ کے ساتھ ملکر اپنے شعبہ کو روشن [illegible] اور امکانی کوشش مناسب اور ضروری اصلاحات کے جاری کئے جانے کی کیجاتی ہے۔

آخر میں ہم اپنے [illegible] لی شکریہ کا اظہار کرتے ہیں اس تعاون اور باخلق برتاؤ پر جو مہتمم صاحب اور ناظم صاحب محاسبی اور ان کے معاونین نے ہمارے ساتھ کیا۔

ہم ہیں آپ کے وفادار

(دستخط) جے۔ سی۔ ماتھر اینڈ کمپنی رجسٹرڈ اکاؤنٹنٹس۔

شعبۂ محاسبی:- آڈیٹر صاحبان کی مندرجہ بالا رپورٹ کو پڑھ کر اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ ذمہ داران دارالعلوم شعبہ محاسبی کی طرف کس درجہ اعتماد اور توجہ رکھتے ہیں۔ اور کہ یہ شعبہ اپنے تجربہ کار ناظم منشی سعید احمد صاحب عثمانی کی نگرانی میں اپنے فرائض کو کتنی احتیاط اور خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دے رہا ہے، سنہ ۱۳۶۰ھ میں اس شعبہ کا کل عملہ ۶ افراد پر مشتمل رہا جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ناظم ۱ محاسب ۱ خزانچی ۱ محرر ۲ چپراسی ۱

اتنے مختصر عملہ سے دارالعلوم کے وسیع حسابی کاروبار کو کامل طور پر قابو میں رکھنا اور جملہ امور کا بروقت انجام پاتے رہنا اس حقیقت کو واضح کر رہا ہے کہ اس شعبہ کے کارکن اپنے فرائض کو غایت درجہ انہماک اور اخلاص و مستعدی کے ساتھ انجام دیتے ہیں۔

آئندہ صفحہ پر سنہ ۱۳۵۹ھ کا وہ گوشوارہ درج کیا جارہا ہے جس کا حوالہ آڈیٹر صاحبان نے اپنی رپورٹ میں دیا ہے۔

نقشہ آمد و صرف سال تمام سنہ ۱۳۵۹ھ دارالعلوم دیوبند

نمبر شمار	قسم مدات	بقایا سابقہ	آمد			میزان کل مع بقایا سابقہ	صرف			باقی	کیفیت
			آمدنی سنہ ۵۹ھ	دستگردان	میزان		صرف سنہ ۵۹ھ	دستگردان	میزان		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۱	دوائی اوقاف عطار متفرق تعلیم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	۰	* سنہ ۱۳۵۹ھ میں باقی سے [illegible] تحریر منظوری میزان مجلس شوریٰ مطبع سے [illegible] صدر الطلبہ سے [illegible] کی گئی۔
۲	انعام طلبہ	۰	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	
۳	زکوٰۃ۔ وظیفہ زکوٰۃ	۰	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	
۴	وظیفہ متفرقات و متفرقات و فرش و اشیاء واپسی رقوم باقیماندہ	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۵	دارالحدیث	۰	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	
۶	دارالطلبہ	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۷	مسجد	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	۰	۰	۰	[illegible]	
۸	متفرق تعمیر	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]		
۹	کتب وقفی	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	
۱۰	چرم قربانی	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	
۱۱	تبلیغ	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	
۱۲	صنعت و حرفت	۰	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	۰	۰	۰	[illegible]	
۱۳	میزان کل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	

شعبۂ تنظیم و ترقی

۱۳۵۵ھ کے اخیر میں حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی صدر مہتمم دارالعلوم دیوبند کی تجویز کے مطابق مجلس شوریٰ نے اس شعبہ کا اجراء کیا تھا۔ ابتداءً اس شعبہ میں مولوی عبدالوحید صاحب کو بحیثیت ناظم مقرر کیا گیا اور انہیں دفتری کاموں میں امداد دینے کے لئے ایک محرر دیا گیا۔ الحمدللہ کہ یہ شعبہ تیز رفتاری کے ساتھ ترقی کرتا رہا، اور ترقی کی رفتار کے ساتھ ہی ساتھ اس کے عملہ میں بھی اضافہ ہوتا رہا، حتیٰ کہ سنہ ۱۳۶۰ھ میں اس شعبہ کا عملہ ۲۰ افراد پر مشتمل رہا جن کی تفصیل یہ ہے۔

ناظم ۱ ۔ نائب ناظم ۲ ۔ سفراء ۳ ۔ محصل ۴ ۔ محرر ۵ ۔ فراش ۶ ۔ کل عملہ ۲۰ ۔ اب یہ شعبہ مجلس اعلیٰ کے منظور کردہ دستور العمل کے ماتحت ایک مستقل مجلس (بورڈ) کی رہنمائی میں کام کر رہا ہے، اس مجلس کے ارکان حسب ذیل ہیں۔

(۱) صدر حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی مدظلہ (صدر الاساتذہ دارالعلوم دیوبند)

(۲) ارکان حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی مدظلہ، صدر مہتمم دارالعلوم ۔ احقر مہتمم دارالعلوم ۔ حضرت مولانا اعزاز علی صاحب شیخ الادب دارالعلوم ۔ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب استاذ دارالعلوم، ناظم مولوی عبدالوحید صاحب غازیپوری

یہ مجلس اہم امور میں ہمیشہ ناظم صاحب کی رہنمائی کرتی ہے اور وقتاً فوقتاً ناظم صاحب اس مجلس کے جلسے طلب کرتے رہتے ہیں، چنانچہ سنہ ۱۳۶۰ھ میں مجلس تنظیم و ترقی کی تقریباً دس نشستیں ہوئیں، جنمیں اہم امور پر غور کیا گیا۔

شعبۂ تنظیم و ترقی جس انہماک اور سرگرمی کے ساتھ خدمات متعلقہ کو انجام دے رہا ہے وہ نہایت درجہ اطمینان بخش ہے، گذشتہ سال یعنی سنہ ۱۳۵۹ھ میں اس شعبہ کے ذریعہ دارالعلوم کو مبلغ سترہ ہزار روپیہ کے قریب امداد حاصل ہوئی تھی، چنانچہ اس شاندار کامیابی پر مجلس تنظیم و ترقی نے ناظم شعبہ اور انکے رفقاء کی حسن کارکردگی پر ایک متفقہ تجویز کے ذریعہ اظہار تبریک و تحسین کیا تھا۔ اس سال یعنی سنہ ۱۳۶۰ھ میں ملکی حالات کی نزاکت کے باوجود کارکنان شعبہ نے معمولی جد و جہد اور بیداری سے کام کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اس شعبہ کے ذریعہ دارالعلوم کو علاوہ اشیاء اور کتب وغیرہ کے تقریباً ۲۸۰۰۰ اٹھائیس ہزار روپیہ کی آمدنی ہوئی فالحمد للہ علیٰ ذلک۔

شعبۂ تنظیم کی یہ کامیابی اور ترقی نہ صرف ذمہ داران و متعلقین دارالعلوم کے لئے وجہ مسرت ہے، بلکہ یقیناً اس سے تمام مخلصین و معاونین دارالعلوم کو بھی حقیقی خوشی ہوگی، اور وہ ہماری اس آرزو کو پورا کرنے میں دلی امداد فرمائینگے کہ اس شعبہ کے ذریعہ دارالعلوم کو پورے ایک لاکھ روپیہ سالانہ کی امداد حاصل ہونے لگے۔

سنہ ۱۳۶۰ھ کی شاندار کامیابی پر مجلس تنظیم نے حسب ذیل تجویز مبارکباد بالاتفاق منظور کر کے شعبہ کے کارکنوں کی حوصلہ افزائی کی۔

"رپورٹ ناظم شعبۂ تنظیم و ترقی بابتہ سنہ ۱۳۶۰ھ معہ رپورٹ ناظم محاسبی و نقشہ تفصیلیہ آمد و خرچ پیش ہوئی جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ امسال شعبہ کی کل آمدنی معہ ۹۰۳۰۳/۱۲ ہوئی اور کل خرچ مبلغ ۲۲۶۱۹/۱۲ ہوا گذشتہ سال میں کل آمدنی سترہ ہزار تھی۔ یقیناً کارکنان مجلس تنظیم کی یہ کامیابی بے نظیر اور نہایت عظیم الشان

خدمت علم دین ہے۔ جس کی بنا پر جملہ کارکنان بہت زیادہ مبارکبادی اور شکریہ کے مستحق ہیں۔
اراکین مجلس (تنظیم) کارکنان (شعبہ تنظیم) بالخصوص ناظم اور نائب ناظم کا خلوص دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں اور مبارکباد پیش کرتے ہوئے اراکین منتظمہ کمیٹی اور مجلس اعلیٰ سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ حضرات اس عظیم الشان کامیابی پر اراکین شعبہ کی تحسین اور ہمت افزائی فرمائیں۔"

شعبہ تنظیم کے سفراء نے جو عموماً دارالعلوم کے فارغ التحصیل عالم ہیں ہندوستان کے دور دراز حصوں کے دیہات تک... پہونچکر تبلیغی خدمات بھی انجام دیں اور مجلسی گفتگوؤں میں وعظ و نصیحت کی خدمت انجام دینے کے علاوہ عام جلسوں میں بھی ۵۵۰ تقریریں کیں۔ جن سے مسلمانوں کو بہت فائدہ پہونچا، ہم سب کی دلی تمنا ہے کہ اس شعبہ کی خدمات ایکطرف دارالعلوم کے لئے روز افزوں مفید ہوتی رہیں اور دوسری طرف عام مسلمانوں کو بھی اس سے بیش از بیش فوائد پہونچتے رہیں۔

تمام متعلقین، متوسلین اور ہمدردان سے ہماری یہ توقع برمحل ہوگی کہ وہ اس شعبہ کے مقاصد کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنانے میں ہمارے ساتھ ہر ممکن تعاون فرمائیں گے اور اپنے مخلصانہ تعاون کے معاوضہ کی امید اللہ تعالیٰ سے رکھیں گے۔ جو انہیں انشاء اللہ تعالیٰ دنیا و آخرۃ دونوں جگہوں میں ملیگا۔ ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین۔

اسماء گرامی حضرات ارکان شوریٰ دارالعلوم دیوبند

۱	حضرت مولانا مولوی شاہ اشرف علی صاحب۔ خانقاہ امدادیہ تھانہ بھون	۱۳	عالیجناب مولانا محمد ابراہیم صاحب رانڈیر
۲	" " سید مولانا حسین احمد صاحب صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند	۱۴	" مولانا حکیم محمد اشفاق صاحب۔ رائپور ضلع سہارنپور
۳	" " مفتی محمد کفایت اللہ صاحب دہلی	۱۵	حضرت مولانا مولوی محمد حسن صاحب۔ قاضی ریاست بھوپال
۴	حضرت مولانا الحاج مولوی شبیر احمد صاحب عثمانی مہتمم دارالعلوم دیوبند	۱۶	" مولانا حکیم عبدالرشید محمود صاحب۔ گنگوہ۔ ضلع سہارنپور
۵	حضرت مولانا الحاج مولوی محمد طیب صاحب مہتمم " "	۱۷	حضرت مولانا سعید احمد صاحب۔ ہاٹ ہزاری ضلع چاٹگام
۶	عالیجناب خانبہادر شیخ ضیاء الحق صاحب رئیس راجوپور	۱۸	عالیجناب خواجہ فیروز الدین صاحب۔
۷	" حاجی شیخ رشید احمد صاحب دہلی	۱۹	حضرت مولانا مولوی محمد سہول صاحب۔ سلہٹ
۸	" مولانا حافظ محمد یوسف صاحب انصاری۔ سہارنپور	۲۰	مولوی محمد صادق صاحب۔ کراچی۔
۹	" مولانا حکیم محمد اسحٰق صاحب کتھوری۔ میرٹھ شہر	۲۱	مولانا حکیم مشیت اللہ صاحب۔ بجنور
۱۰	" نواب عبدالباسط خانصاحب۔ حیدرآباد دکن۔	۲۲	عالیجناب مولانا حکیم مقصود علی خانصاحب انسپکٹر طبابت سرکار عالی حیدرآباد دکن
۱۱	" مولانا حکیم محمد یٰسین صاحب۔ نگینہ	۲۳	" مولانا مناظر احسن صاحب گیلانی صدر شعبہ دینیات جامعہ عثمانیہ
۱۲	" مولانا ابوالقاسم حفظ الرحمٰن صاحب سیوہاروی	۲۴	" شیخ ظہیر الحسن صاحب رئیس۔ کاندھلہ ضلع مظفر نگر

(نوٹ) نمبر ۲ سے نمبر ۹ تک حضرات ارکان محترم مجلس انتظامیہ کے رکن بھی ہیں۔

نقشہ مظہر تعداد اسمائے مدرسین و ملازمین مع شرح تنخواہ ماہانہ

متعلقہ دارالعلوم دیوبند بابتہ سنہ ۱۳۶۰ھ

نمبر شمار	نام عہدہ داران	نام عہدہ	شرح تنخواہ ماہوار	نمبر شمار	نام عہدہ داران	نام عہدہ	شرح تنخواہ ماہوار
۱	حضرت مولانا السید حسین احمد صاحب مدظلہ	صدر المدرسین	۱	۲۵	جناب قاری حفظ الرحمٰن صاحب	شیخ القراء	لعہ
۲	حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی مدظلہ	صدر مہتمم	حسبۃ للہ	۲۶	" قاری محمد اسحاق صاحب	مدرس تجوید	لعہ
۳	" مولانا السید اصغر حسین صاحب مدظلہ	مدرس عربی	لعہ	۲۷	" منشی محمد عاقل صاحب	مدرس یامنی	لعہ
۴	" مولانا الحاج قاری محمد طیب صاحب	مہتمم	ماہعہ	۲۸	" پیرجی حافظ شریف احمد صاحب	" قرآن شریف	لعہ
۵	" مولانا سید محمد مبارک علی صاحب	نائب مہتمم	لعہ	۲۹	" حافظ نور محمد صاحب	"	لعہ
۶	جناب مولانا محمد اعزاز علی صاحب	مدرس عربی	لعہ	۳۰	" قاری محمد کامل صاحب	"	لعہ
۷	" مولانا محمد ابراہیم صاحب	"	لعہ	۳۱	" قاری اعزاز احمد صاحب	مدرس تجوید	للعہ
۸	" مولانا عبد السمیع صاحب	"	لعہ	۳۲	" منشی احمد حسن صاحب	مدرس فارسی	لعہ
۹	" مولانا شمس الحق صاحب رخصتی	"	لعہ	۳۳	" مولوی ظہیر احمد صاحب	"	لعہ
۱۰	" مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی	"	لعہ	۳۴	" " سید حسن صاحب	"	لعہ
۱۱	" مولانا محمد شفیع صاحب	مفتی	لعہ	۳۵	" " نور الحسن صاحب پنشنر	سابق مدرس فارسی	لعہ
۱۲	" مولانا ریاض الدین صاحب	مدرس عربی	للعہ	۳۶	" قاری جلیل الرحمٰن صاحب	مدرس تجوید	لعہ
۱۳	" مولانا قاضی مسعود احمد صاحب	معین مفتی	للعہ	۳۷	" مولانا کفایت اللہ صاحب	مدرس عربی	لعہ غیر مستقل
۱۴	" مولانا عبد الحق نافع صاحب	مدرس عربی	لعہ	۳۸	" حاجی عزیز حسین صاحب	" فارسی	لعہ
۱۵	" مولانا ظہور احمد صاحب	"	لعہ	۳۹	" حافظ عبد الرقیب صاحب	" قرآن شریف	لعہ
۱۶	" مولانا محمد جلیل صاحب	"	لعہ	۴۰	" " بشیر الحق صاحب	"	لعہ
۱۷	" مولانا سید اختر حسین صاحب	"	للعہ	۴۱	" منشی سعید احمد صاحب عثمانی	ناظم محاسبی	للعہ
۱۸	" مولانا محمد یحییٰ صاحب صدیقی	"	للعہ	۴۲	" مولوی عبد الواحد صاحب	تحویلدار	لعہ
۱۹	" حکیم محمد عمر صاحب	طبیب مدرسہ	لعہ	۴۳	" منشی نذیر الحق صاحب	محرر تعلیمات	لعہ
۲۰	" مولوی محمد عثمان صاحب	مدرس عربی	لعہ	۴۴	" " بشیر احمد صاحب	محرر محاسبی	لعہ
۲۱	" مولانا حاجی سعید احمد صاحب گنگوہی	"	لعہ	۴۵	" مولوی سلطان الحق صاحب	ناظم کتبخانہ	لعہ
۲۲	" مولانا قاری اصغر علی صاحب	"	لعہ	۴۶	" منشی محمد عزیز صاحب	محرر تعلیمات	لعہ
۲۳	" مولوی عبد الاحد صاحب	"	للعہ	۴۷	" " اشفاق احمد صاحب امروہوی	محرر اہتمام	لعہ
۲۴	" قاری محمد عتیق صاحب	مدرس درجہ تجوید	لعہ	۴۸	" " طفیل احمد صاحب	محرر کتبخانہ	لعہ

نمبر شمار	نام عہدہ داران	نام عہدہ	شرح تنخواہ ماہوار	نمبر شمار	نام عہدہ داران	نام عہدہ	شرح تنخواہ ماہوار
۴۹	جناب مولوی سید احمد علی صاحب	معین المفتی	[illegible]	۷۷	جناب مولوی سید سیف اللہ صاحب	سفیر تنظیم	[illegible]
۵۰	" " مطلوب الرحمن صاحب	محرر دارالافتاء	[illegible]	۷۸	" " قاری محمود حسن صاحب	"	[illegible]
۵۱	" سید ناظر حسن صاحب	محرر محاسبی	[illegible]	۷۹	" " محمود احمد صاحب بنارسی	"	[illegible]
۵۲	" منشی ظریف حسن صاحب عثمانی	"	[illegible]	۸۰	" " حکیم محمد سلیمان صاحب	"	[illegible]
۵۳	" " ضمیر حسن صاحب	محرر حافظ	[illegible]	۸۱	" " احمد علی صاحب	"	[illegible] غیر مستقل
۵۴	" مولوی سید احمد حسن صاحب	ناظر تعلیمات	[illegible] غیر مستقل	۸۲	" " محمد عارف صاحب	"	[illegible]
۵۵	" منشی آفتاب حسین صاحب	محرر تعلیمات	[illegible]	۸۳	" ڈاکٹر علی اصغر صاحب نوری	"	[illegible]
۵۶	" مولوی محمد صدیق صاحب	محرر دارالافتاء	[illegible]	۸۴	" حکیم سید شریف حسین صاحب	"	[illegible]
۵۷	" منشی سید محبوب صاحب رضوی	محرر کتبخانہ	[illegible]	۸۵	" مولوی زاہد حسن صاحب	"	[illegible]
۵۸	" " حمید حسن صاحب	محرر محاسبی	[illegible]	۸۶	" " جماعت اللہ صاحب	امیدوار سفیر تنظیم	[illegible]
۵۹	" " محمد اعظم شاہ یحیی صاحب گنگوہی	محرر اہتمام	[illegible]	۸۷	" " ظفر نواب صاحب	محصل پٹنہ	[illegible]
۶۰	اللہ بندہ صاحب	چپراسی تعلیمات	[illegible]	۸۸	" منشی مسعود احمد صاحب	محرر تنظیم	[illegible]
۶۱	محمد ابراہیم صاحب	" اہتمام	[illegible]	۸۹	" مولوی لئیق احمد صاحب	"	[illegible]
۶۲	محمد الیاس صاحب	" کتبخانہ	[illegible]	۹۰	شریف احمد صاحب	چپراسی تنظیم	[illegible]
۶۳	عبدالرحمن صاحب	" محاسبی	[illegible]	۹۱	جناب منشی طاہر حسن صاحب	محرر رسالہ	[illegible]
۶۴	جناب منشی محمد مفضل صاحب	کارندہ وقف انبار	[illegible]	۹۲	" " سید محمد شفیع صاحب	ناظم دارالاقامہ	[illegible] مع الاونس
۶۵	" " محمود اختر صاحب	" شاملی	[illegible] غیر مستقل	۹۳	" " محمد مظہر الحق صاحب	" مطبخ	[illegible]
۶۶	" " شوکت حسین صاحب	محرر اوقاف	[illegible]	۹۴	" " ظریف حسن صاحب	محرر "	[illegible]
۶۷	" پیر جی ناظر حسن صاحب	چپراسی "	[illegible]	۹۵	" ملا احمد حسن صاحب	خادم مسجد	[illegible]
۶۸	اوستاد خلیل احمد صاحب	" نگران صفائی	[illegible]	۹۶	" مولوی فاضل صاحب	دربان مدرسہ	[illegible]
۶۹	جناب مولانا عبدالوحید صاحب	ناظم تنظیم	[illegible]	۹۷	" مستری اللہ بخش صاحب	نگران بجلی	[illegible]
۷۰	" " "	مرتب رسالہ	[illegible]	۹۸	برکت	مزدور	[illegible]
۷۱	جناب مولوی محمود احمد صاحب گل	نائب ناظم تنظیم	[illegible]	۹۹	جناب منشی ظہیر احمد صاحب	نائب مہتمم ورزش	[illegible] غیر مستقل
۷۲	" مولوی ضامن حسن صاحب	سفیر تنظیم	[illegible]	۱۰۰	" اوستاد عبدالرحمن صاحب	اوستاد ورزش	[illegible]
۷۳	" " شریف خانصاحب	"	[illegible]	۱۰۱	" عبدالرشید صاحب	"	[illegible]
۷۴	" " راشد حسن صاحب عثمانی	"	[illegible]	۱۰۲	" حاجی محمد قاسم صاحب	ناظم تعمیرات	[illegible]
۷۵	" " حکیم حافظ محمد حنیف صاحب	"	[illegible]	۱۰۳	بندو	محافظ گودام تعمیرات	[illegible]
۷۶	" " عبدالرحمن صاحب	"	[illegible]	۱۰۴	جناب عزیز الدین صاحب		[illegible]

فہرست عطیات خصوصی سنہ ۱۳۶۰ھ

نمبر شمار	اسمائے گرامی حضرات معطیان کرام	رقم اعانت	مداعانت	نمبر شمار	اسمائے گرامی حضرات معطیان کرام	رقم اعانت	مداعانت
۱	جناب حاجی عبدالکریم صاحب رئیس بلاسپور	[illegible]	تعمیر دارالاقامہ	۲۴	جناب ایم۔ ایس عبدالقادر و عبدالرحمن تاجران چرم مدراس	[illegible]	تعمیر دارالاقامہ
۲	" محمد اسمٰعیل صاحب۔ مدراس	[illegible]	"	۲۵	" کے ایم عبدالجبار صاحب تاجر چرم	[illegible]	"
۳	" میاں حاجی محمد دین صاحب سوداگر چرم کلکتہ	[illegible]	"	۲۶	" محمد ابراہیم صاحب گراموفون مرچنٹ "	[illegible]	"
۴	" ایم حاجی عبدالرحمن صاحب تاجر " مدراس	[illegible]	"	۲۷	" پی حاجی بادشاہ صاحب اینڈ کمپنی تاجران چرم	[illegible]	"
۵	" منجانب کلثوم بی بی صاحبہ مرحومہ "	[illegible]	"	۲۸	" اے رشید صاحب تاجر موزہ بنیان کلکتہ	[illegible]	"
۶	" میاں فیروز صاحب فیروز کمپنی کلکتہ	[illegible]	"	۲۹	" حاجی حافظ محمد اسمٰعیل صاحب دہلی	[illegible]	"
۷	" حاجی محمد اکبر خانصاحب رئیس بلاسپور	[illegible]	زکوٰۃ	۳۰	ایک صاحب خیر حضرت مولانا حسین احمد صاحب	[illegible]	صرف طلبہ
۸	" شاہ مسعود احمد صاحب رئیس بہٹ	[illegible]	تعمیر دارالاقامہ	۳۱	ایک صاحب خیر	[illegible]	"
۹	" خانبہادر شیخ محمد جان صاحب رئیس ایم ایل سی کلکتہ	[illegible]	"	۳۲	" سی حاجی زین العابدین صاحب اینڈ کمپنی مدراس	[illegible]	تعمیر دارالاقامہ
۱۰	" حاجی سید احمد صاحب۔ گوجرانوالہ (پنجاب)	[illegible]	"	۳۳	ایک صاحب خیر حضرت مولانا حسین احمد صاحب	[illegible]	صرف طلبہ
۱۱	" " عبدالرحمن خانصاحب۔ دہلی	[illegible]	"	۳۴	" حاجی فضل دین صاحب تاجر لیس۔ دہلی	[illegible]	وظیفہ زکوٰۃ
۱۲	" محمد امین محمد فاروق صاحبان آڑھتیان چرم کانپور	[illegible]	زکوٰۃ	۳۵	" پی۔ آر حاجی عبدالرحمن صاحب تاجر چرم مدراس	[illegible]	تعمیر دارالاقامہ
۱۳	" امین دین عبداللہ صاحب۔ مدراس	[illegible]	تعمیر دارالاقامہ	۳۶	" بنور سل عبدالوہاب صاحب " "	[illegible]	"
۱۴	" حقانی حاجی محمد قاسم اینڈ کمپنی تاجران چرم "	[illegible]	"	۳۷	" ای۔ کے علی محمد میراحب اینڈ کمپنی " "	[illegible]	"
۱۵	" حاجی محمد یٰسین صاحب سوداگر سہارنپور	[illegible]	"	۳۸	" مولانا فیض الدین صاحب ایڈوکیٹ حیدرآباد دکن	[illegible]	عطاء
۱۶	" ایم حاجی عبدالرحیم محمد ابراہیم تاجران چرم مدراس	[illegible]	"	۳۹	" حاجی فضل الٰہی صاحب اینڈ سنز آڑھتیان چرم لاہور	[illegible]	زکوٰۃ
۱۷	" ایس عبدالسلام صاحب "	[illegible]	"	۴۰	" مولوی حاجی محمد امین برادرس لمیٹڈ سوداگران چرم لاہور	[illegible]	"
۱۸	" بی۔ ایل حاجی عبدالسبحان صاحب "	[illegible]	"	۴۱	" نواب کنور جمشید علی خانصاحب رئیس باغپت	[illegible]	زکوٰۃ
۱۹	" آنریبل خانبہادر اللہ بخش صاحب وزیر اعظم صوبہ سندھ	[illegible]	"	۴۲	" اعظم عارف بھام صاحب راندیر	[illegible]	صرف طلبہ
۲۰	" منجانب اہل خیر بوساطت مولانا کریم بخش صاحب لاہور	[illegible]	زکوٰۃ و عطا	۴۳	" سلیمان داؤد بھائی برادرس لمیٹڈ کلکتہ	[illegible]	زکوٰۃ
۲۱	" حافظ ارشاد الٰہی صاحب سوداگر جفت آگرہ	[illegible]	تعمیر دارالاقامہ	۴۴	" میاں گلزار محمد صاحب فرینڈ کمپنی "	[illegible]	"
۲۲	" اہلیہ صاحبہ " " " "	[illegible]					
۲۳	" فاضل بھائی ذوالا تاجر چرم مدراس	[illegible]	"				
۱۰۶	جناب مولانا ابوالوفا صاحب	[illegible]	[illegible]	۱۰۷	جناب مولوی عتیق الرحمن صاحب	[illegible]	معین مبلغ
۱۰۷	" مولانا عبدالجبار صاحب	[illegible]	[illegible]	۱۰۸	" شاہ علی صاحب	[illegible]	سفیر و مبلغ

مطبع اور شعبہ صفائی میں علی الترتیب ۱۶ اور ۱۰ آدمیوں کا عملہ کام کرتا رہا۔

ذکر آئین اقسام چندہ

(۱) چندہ کی کوئی تعداد مقرر نہیں اور نہ کسی مذہب و ملت کی تخصیص ہے۔

(۲) چندہ کی آٹھ قسمیں قرار دی گئی ہیں۔ اور ہر ایک کا جمع خرچ جدا اور تاریخ وار درج ہوتا ہے۔ وہ آٹھ قسمیں یہ ہیں۔

اول چندہ امدادی۔ اس کی دو قسمیں ہیں ایک سالانہ جو معین طور سے وصول ہوتا ہے۔ دوسری عطائے یکمشت جو غیر معین طور سے لیا جاتا ہے۔ یہ ہر دو قسم کی آمدنی محض تنخواہ مدرسان و ملازمان و سائر خرچ مدرسہ میں صرف ہوتی ہے۔ لیکن بشرط اشد ضرورت خوراک و پوشاک و دیگر حوائج طلبہ مساکین و مسافرین میں بطور عاریت و قرض صرف ہو سکتی ہے۔

دوم۔ زکوٰۃ و صدقات۔ اس چندہ کی آمدنی بعد تملیک خوراک و پوشاک و دیگر حوائج طلبہ میں صرف ہوتی ہے۔

سوم۔ چرم قربانی و عقیقہ۔ اس کی آمدنی بالتخصیص خرید کتب دینیہ اور ان کی جلد بندی وغیرہ میں صرف ہوتی ہے یا اور در صورت سخت حاجت کے بطور عاریت خوراک و پوشاک طلبہ میں صرف ہوتی ہے۔

چہارم۔ انعامی۔ جو خاص بہ انعام طلبہ کامیاب شدہ امتحان سالانہ میں خرچ ہوتا ہے۔

پنجم۔ کتب وقفی۔ اس قسم کے چندہ میں خواہ کوئی صاحب ہمت کتب عطا فرماویں یا زر نقد واسطے خرید کتب کے عطا فرماویں ہر دو صورت میں کتب وقفی مدرسہ کی ہوں گی۔

ششم۔ خوراکی۔ اس قسم کے شریک کو اختیار ہے خواہ کھانا پکا ہوا طلبہ کو دے خواہ زر نقد قیمت خوراک دے۔

ہفتم۔ متفرقات۔ اس مد میں وہ رقوم جمع ہوتی ہیں جو اسباب مثل پارچہ یا ظروف یا زیور وغیرہ بغرض ایصال ثواب میت ارسال فرماتے ہیں۔ یا کسی قسم کی جنس یا نقد واسطے امداد طلبہ مساکین کے عنایت فرماتے ہیں اور اس کی آمدنی طلبہ مسافرین و مساکین کی خوراک و پوشاک وغیرہ میں صرف ہوتی ہے۔

ہشتم۔ تعمیر۔ جو ضروری تعمیر اور ترمیم شکست و ریخت مکان مدرسہ یا تعمیرات حجرات جدیدہ میں صرف ہوتی ہے۔

(۳) چندہ امدادی سالانہ حتی الوسع پیشگی یعنی ماہ محرم میں جمع کیا جاوے گا۔

(۴) جو حضرات زکوٰۃ و کفارہ وغیرہ واسطے صرف طلبہ مساکین کے مرحمت فرمائیں گے وہ مثل دیگر چندوں کے کمال احتیاط سے اسی مصرف میں صرف ہوگا اور حساب ان کا درج کیفیت سالانہ ہوتا رہے گا۔

(۵) جدید تجویز کے مطابق دارالعلوم کے حسابات ذیل کے کاغذات میں درج ہوتے ہیں۔

کتاب اندراج آمدنی روزانہ ہر قسم۔ روزنامچہ۔ گوشوارہ آمد و خرچ روزانہ جملہ مدات۔ کھاتہ اندراج آمد و صرف جملہ مدات چک بک مصارف جملہ مدات۔

کتاب ہائے حسابات کو جو صاحب چاہیں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ اور علاوہ رجسٹر ان مذکورہ کے کتب پختہ رسیدات جدا تیار ہوتی ہے۔ اس کا ایک پرت چندہ دہندہ کے پاس بھیجدیا جاتا ہے۔ علاوہ ان کے رجسٹر قبض الوصول ملازمین اور رجسٹر تقسیم وظیفہ و تیل و پارچہ دھلائی و تقسیم پارچہ وغیرہ دفتر میں موجود رہتے ہیں۔

(۶) چندہ دینے والوں کو ایک رسید حسب نمونہ ذیل دی جاوے گی جس کا ایک پرت یعنی مٹھنٹ دفتر میں رہے گا۔

نمبر شمار	نام عطیہ دہندہ	تعداد روپیہ یا شئے موصولہ	کس سال کا	کس کی صرفت	تاریخ وصول	دستخط محرر یا مہتمم	دستخط مہتمم دارالعلوم	کیفیت و مہر مدرسہ

(۷) اگر شرکائے چندہ میں سے کوئی صاحب وقت مقررہ پر چندہ عطا نہ کرینگے تو خط طلبی ان کی خدمت میں روانہ ہوگا درصورت انکار ان کا نام رجسٹر سے علیحدہ کیا جاوے گا۔

ایک قسم کا چندہ دوسری قسم میں شامل نہ کیا جاوے گا۔

چندہ میں بعد خرچ کے جس قدر زیادہ توفیر اور بچت رہے بہتر اور موجب اطمینان ہے۔ مگر آمدنی چندہ امدادی اسقدر زر نقد ہمیشہ مد توفیر میں رہنا چاہئے جو کم سے کم چھ ماہ کے مصارف کو کافی ہو بلکہ کوشش یہ ہو کہ ایک سال کے مصارف کی گنجائش رہے۔

جو صاحب کسی قسم کے چندہ میں شریک ہوں اور چندہ عنایت فرماویں تو یہ تفصیل بھی تحریر فرماویں کہ چندہ دوامی ہے یا یکمشت یا انعام یا خوراک وغیرہ۔

جو صاحب زکوۃ وکفارہ وغیرہ عنایت فرماویں تو مہتمم مدرسہ کو ضرور مطلع فرماویں تاکہ اس کو ایسے ہی مصارف میں صرف کیا جائے کہ زکوۃ وغیرہ ادا ہو جائے اور مدرسہ کو بھی امداد ملے۔

تفصیل موازنہ پنج سالہ کل آمد وخرچ دارالعلوم دیوبند

از سنہ ۱۳۵۶ھ لغایۃ سنہ ۱۳۶۰ھ

نام سنہ	آمدنی	خرچ	باقی	صرف زائد	کیفیت
سنہ ۱۳۵۶ھ	[illegible]	[illegible]	×	[illegible]	
سنہ ۱۳۵۷ھ	[illegible]	[illegible]	×	[illegible]	
سنہ ۱۳۵۸ھ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	×	
سنہ ۱۳۵۹ھ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	×	
سنہ ۱۳۶۰ھ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	×	

گوشوارہ اجمالی آمد و صرف جملہ رقومات متعلقہ دارالعلوم دیوبند بابت سنہ ۱۳۶۰ھ

نمبر شمار	قسم مدات	بقایا سابقہ	آمد: دستگردان	آمد: حال	آمد: میزان	میزان کل معہ بقایا سابقہ	صرف: دستگردان	صرف: صرف خالص	صرف: میزان	باقی	کیفیت
۱	زوائی - اوقاف بعطا رسالہ متفرق	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	×	
۲	انعام طلبہ	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	×	
۳	زکوۃ و وظیفہ زکوۃ	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۴	متفرقات و وظیفہ متفرقات	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۵	دارالحدیث	[illegible]	۰	۰	۰	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۶	دارالطلبہ	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۷	تعمیر مسجد	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۸	متفرق تعمیر	۰	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۹	کتب وقفی	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱۰	چرم قربانی	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱۱	تبلیغ	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱۲	صنعت و حرفت	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	۰	۰	[illegible]	
۱۳	میزان کل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	

گوشوارہ آمد و صرف تعلیم متعلقہ دارالعلوم دیوبند بابتہ ۱۳۶۰ھ

امتحان سالانہ سنہ ۱۳۵۹-۶۰ھ

حسب معمول سابق امسال بھی امتحان سالانہ طلبہ دارالعلوم دیوبند بطرز قدیم لیا گیا۔ امتحان تقریری ۲۸ رجب سے شروع ہوا۔ اور ۶ رشعبان المعظم سے تحریری امتحان کی ابتدا ہوئی جو ۲۱ رشعبان تک حسب معمول ہوتا رہا۔ قواعد امتحان پیش نظر رہے اور وقت تحریر جوابات طلبہ کی نگرانی و حفاظت پوری طرح کی گئی تاکہ کوئی طالب علم خارجی طریقہ سے جوابات میں امداد نہ لے سکے۔ اساتذہ نے طلبہ کو ان کی محنت و لیاقت کے موافق نمبر تحریر فرمائے۔ کامل جواب کے نمبر پچاس اور ناقص جواب کے نمبر اس سے کم اور سوال سے زیادہ بہترین جواب اور خوشخط اور عربی میں جواب لکھنے پر پچاس سے زیادہ نمبر بھی دیئے گئے یعنی اکیاون باون سے زائد بھی دیئے گئے۔ اول درجہ کی کامیابی کے نمبر پچاس اور ادنیٰ کامیابی کے نمبر ۴۰ ہیں۔ ۴۰ نمبر سے کم پانے والا کامیاب شمار نہیں کیا جاتا اور نہ اس کو مستحق انعام سمجھا جاتا ہے۔

امسال طلبہ درجات عربیہ کا امتحان سالانہ تحریری و تقریری حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدظلہ صدر المدرسین و جناب مولانا سید اصغر حسین صاحب و جناب مولانا محمد ابراہیم صاحب و جناب مولانا مولوی محمد اعزاز علی صاحب و جناب مولانا عبد السمیع صاحب و جناب مولانا محمد شفیع صاحب و جناب مولانا ریاض الدین صاحب و جناب مولانا عبد الحق صاحب و مولانا قاضی مسعود احمد صاحب و مولانا ظہور احمد صاحب و مولانا محمد جلیل صاحب و مولانا سید اختر حسین صاحب و مولانا کفایت اللہ صاحب و جناب مولوی حکیم محمد عمر صاحب سلمہ دارالعلوم دیوبند دامت برکاتہم نے باحتیاط تمام لیا۔ اور ہر ایک کی محنت اور کوشش کے موافق نمبر خوب جانچکر دیئے۔

درجہ قرارت و تجوید کا امتحان تقریری جناب مولانا قاری عبد الخالق صاحب نے اور تحریری جناب مولانا قاری حفظ الرحمٰن صاحب و جناب قاری محمد عتیق صاحب نے باحتیاط تمام لیا۔

درجہ فارسی و ریاضی کا امتحان جناب مولانا امتیاز حسین صاحب میوہاروی اور جناب مولانا سید اختر حسین صاحب نے بتحقیق تمام لیا اور طلبہ کی استعداد و قابلیت کے موافق نمبر عطا فرمائے۔

اور درجہ قرآن شریف کا امتحان جناب مولانا قاری عتیق احمد صاحب و جناب مولانا محمد جلیل صاحب مدرسان دارالعلوم نے لیا۔

حضرات اہل کرم نے طلبہ مسافرین و مساکین کی تعلیم و تربیت میں جو کچھ مدارات و ہمدردی فرمائی بفضلہ تعالیٰ وہ ٹھکانے لگی۔ خداوند کریم اس کار خیر کا اجر عظیم عطا فرماوے۔ اور اس چشمہ جاریہ کو تا ابد قائم رکھے۔ آمین

(نوٹ) درجہ قرآن شریف کا امتحان ماہ شعبان میں نہیں ہوتا کیونکہ قرآن شریف کے طلباء رمضان شریف میں دور کلام مجید کیا کرتے ہیں اور نوافل و تراویح میں سناتے ہیں اس وجہ سے ہمیشہ اس درجہ کا امتحان بعد رمضان المبارک ماہ شوال میں ہوتا ہے۔ امسال بھی ایسا ہی ہوا۔

نتیجہ امتحان سالانہ سنہ ۶۰-۱۳۵۹ھ طلبۂ دورہ حدیث (دارالعلوم دیوبند)

(نوٹ) دورۂ حدیث میں مندرجہ ذیل کتب داخل ہیں۔ بخاری شریف۔ ترمذی شریف۔ مسلم شریف۔ ابوداؤد شریف۔ طحاوی شریف۔ ابن ماجہ شریف۔ شمائل ترمذی شریف۔ نسائی شریف۔ موطا امام محمدؒ۔ موطا امام مالکؒ (۲) جن طلبہ کا اوسط (نتیجہ) ۴۰ سے کم ہو وہ ناکام (۳) ہر کتاب کا مقررہ نمبر ۵۰۰ ہیں۔

نمبر شمار	نام طالب علم مع سکونت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	نتیجہ	[illegible]
۱	مولوی شیخ عبدالرحیم سرشد آبادی	۵۰۰	۵۱۳	۵۱	اول نمبر کامیاب	
۲	" عزیز الرحمن پشاوری	۵۰۰	۵۰۶	۵۱	دوم "	
۳	" اکرام الدین بخاری	۵۰۰	۵۰۰	۵۰	سوم "	
۴	" سید عبداللہ ہراتی	۵۰۰	۴۵۷	۴۶	کامیاب	
۵	" محمد عبدالصمد میمن سنگی	۵۰۰	۴۲۳	۴۲	"	
۶	" عبداللہ بلیاوی	۵۰۰	۴۷۰	۴۷	"	
۷	" فرخ احمد چاٹگامی	۵۰۰	۴۵۶	۴۶	"	
۸	" محمد عبدالصمد سلہٹی	۵۰۰	۴۶۱	۴۶	"	
۹	" محمد عقیل خاں سہارنپوری	۵۰۰	۴۴۱	۴۴	"	
۱۰	" جمال الدین اکیابی	۵۰۰	۴۳۳	۴۳	"	
۱۱	" غلام ربانی میمن سنگی	۵۰۰	۴۶۰	۴۶	"	
۱۲	" صبغۃ اللہ بنوی	۵۰۰	۴۶۵	۴۷	"	
۱۳	" محمد غلام مولیٰ کمرلائی	۵۰۰	۴۱۰	۴۱	"	
۱۴	" محمد باقی نتھنی	۵۰۰	۴۱۸	۴۲	"	
۱۵	" محمد نعمت اللہ بریسالی	۵۰۰	۴۳۱	۴۳	"	
۱۶	" زاہد حسن سرساوی	۵۰۰	۴۵۶	۴۶	"	
۱۷	" غلام حسن حمدی	۵۰۰	۴۳۴	۴۳	"	
۱۸	" محمد رحیم الدین میمن سنگی	۵۰۰	۴۴۵	۴۵	"	
۱۹	" عبدالعظیم بخاری	۵۰۰	۴۶۱	۴۶	"	
۲۰	" مسعود حسن جونپوری	۵۰۰	۴۴۳	۴۴	"	
۲۱	" عبدالصمد کمرلائی	۵۰۰	۴۲۷	۴۳	"	
۲۲	" محمد صلاح الدین بہاری	۵۰۰	۴۷۳	۴۷	"	
۲۳	" فضل محمد بنوی	۵۰۰	۴۶۴	۴۶	"	
۲۴	" محمد خاتم عظیم آبادی	۵۰۰	۴۵۲	۴۵	"	

نمبر شمار	نام طالب علم مع سکونت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	نتیجہ	[illegible]
۲۵	مولوی نذیر محمد بدخشانی	۵۰۰	۴۲۲	۴۲	کامیاب	
۲۶	" سید زاہد حسن دیوبندی	۵۰۰	۴۶۸	۴۷	"	
۲۷	" عبدالقدیر برکابلی	۵۰۰	۴۰۷	۴۱	"	
۲۸	" محمد ممتاز الدین بریسالی	۵۰۰	۴۸۳	۴۸	"	
۲۹	" محمد اسحاق کھیلتوی	۵۰۰	۴۴۲	۴۴	"	
۳۰	" غلام محمد کیملپوری	۵۰۰	۴۶۱	۴۶	"	
۳۱	" عبدالحی ڈیروی	۵۰۰	۴۸۵	۴۹	"	
۳۲	" خلیل احمد گنگانگری	۵۰۰	۴۶۱	۴۶	"	
۳۳	" محمد یوسف بھاولپوری	۵۰۰	۴۳۸	۴۴	"	
۳۴	" حافظ لطف الدین کیملپوری	۵۰۰	۴۶۵	۴۷	"	
۳۵	" محمد عبداللہ امرتسری	۵۰۰	۴۷۹	۴۸	"	
۳۶	" حافظ محمد حیات جیلمی	۵۰۰	۴۴۳	۴۴	"	
۳۷	" منظور احمد بھاولپوری	۵۰۰	۴۶۹	۴۷	"	
۳۸	" عبدالخالق ہزاروی	۵۰۰	۴۲۳	۴۲	"	
۳۹	" غلام قادر بھاولنگری	۵۰۰	۴۹۹	۵۰	"	
۴۰	" حافظ غوث محمد سرگودہوی	۵۰۰	۳۹۲	۳۹	ناکامیاب	
۴۱	" عبدالحمید ہزاروی	۵۰۰	۴۸۸	۴۹	کامیاب	
۴۲	" محمد شریف جالندھری	۵۰۰	۴۴۰	۴۴	"	
۴۳	" نور محمد ہزاروی ۴۳	۵۰۰	۴۶۲	۴۶	"	
۴۴	" محمد اسلم سرگودھوی	۵۰۰	۴۵۰	۴۵	"	
۴۵	" محمد عمر مظفر گڈھی	۵۰۰	۴۷۸	۴۸	"	
۴۶	" مقبول احمد جالندھری	۵۰۰	۴۱۷	۴۲	"	
۴۷	" ابوالبرکات محمد چاٹگامی	۵۰۰	۴۸۰	۴۸	"	
۴۸	" جلال الدین اکیابی	۵۰۰	۴۴۳	۴۴	"	

نمبر شمار	نام طالب علم مع سکونت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۴۹	مولوی محمد یعقوب پشاوری	۵۰۰	۴۷۵	۴۰	کامیاب	
۵۰	ابوالخیر محمد قدرت الدین میمن سنگی	۵۰۰	۴۶۹	۴۷	〃	
۵۱	محمد معین الدین مونگیری	۵۰۰	۴۷۵	۴۸	〃	
۵۲	مظفر احمد چاٹگامی	۵۰۰	۴۶۸	۴۷	〃	
۵۳	محمد یونس مظفر نگری	۵۰۰	۴۴۲	۴۴	〃	
۵۴	محمد عبدالمنعم کچھاڑی	۵۰۰	۴۰۹	۴۱	〃	
۵۵	محمد فخر الدین بگوڑوی	۵۰۰	۳۸۷	۳۹	ناکامیاب	
۵۶	محمد یعقوب علی کٹکی	۵۰۰	۴۴۱	۴۴	کامیاب	
۵۷	محمد ارشاد علیخاں دیوبندی	۵۰۰	۴۵۷	۴۶	〃	
۵۸	کرم الٰہی کیمبلپوری	۵۰۰	۴۶۲	۴۶	〃	
۵۹	غلام مصطفےٰ ڈیروی	۵۰۰	۴۶۹	۴۷	〃	
۶۰	خلیل الرحمٰن چاٹگانی	۵۰۰	۴۲۲	۴۲	〃	
۶۱	محمد مہر اللہ کمرلائی	۵۰۰	۳۹۱	۳۹	ناکامیاب	
۶۲	عزیز اللہ رحیم یار خانی	۵۰۰	۴۴۵	۴۵	کامیاب	
۶۳	عبید اللہ سیالکوٹی	۵۰۰	۴۴۷	۴۵	〃	
۶۴	سلطان احمد چاٹگامی	۵۰۰	۴۲۶	۴۳	〃	
۶۵	سید غلام محمد کشمیری ۲۱۳	۵۰۰	۴۴۳	۴۳	〃	
۶۶	عثمان غنی کمرلائی	۵۰۰	۳۷۸	۳۸	ناکامیاب	
۶۷	صغیر الدین سلہٹی	۵۰۰	۴۴۸	۴۵	کامیاب	
۶۸	عبدالقیوم ہزاروی	۵۰۰	۴۴۴	۴۴	〃	
۶۹	عبدالرحمٰن سہارنپوری	۵۰۰	۴۵۹	۴۶	〃	
۷۰	انظار الدین دہلوی	۵۰۰	۴۴۴	۴۴	〃	
۷۱	اخلاق حسین دہلوی	۵۰۰	۴۶۰	۴۶	〃	
۷۲	نور محمد جان ہزاروی	۵۰۰	۴۶۴	۴۶	〃	
۷۳	عبدالعزیز کمرلائی	۵۰۰	۴۵۷	۴۶	〃	
۷۴	عبدالسبحان کچھاڑی	۵۰۰	۳۵۲	۳۶	ناکامیاب	
۷۵	اسلام احمد امروہی	۵۰۰	۴۷۷	۴۸	کامیاب	
۷۶	عبدالمنان مردانی	۵۰۰	۴۱۲	۴۱	〃	
۷۷	ظریف الحسن بجنوری	۵۰۰	۴۴۳	۴۴	〃	

نمبر شمار	نام طالب علم مع سکونت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۷۸	مولوی اطاف الرحمٰن مرادآبادی	۵۰۰	۴۱۸	۴۲	کامیاب	
۷۹	عبدالسلام جموی	۵۰۰	۴۳۹	۴۴	〃	
۸۰	امین الرحمٰن دیوبندی	۵۰۰	۴۴۷	۴۵	〃	
۸۱	عبدالسلام اعظمی ۲۱۳	۵۰۰	۴۱۸	۴۲	〃	
۸۲	عبدالحمید اعظمی ۲۱۴	۵۰۰	۳۰۱	۳۰	ناکامیاب	
۸۳	غلام جعفر شاہ ڈیروی	۵۰۰	۴۲۴	۴۳	کامیاب	
۸۴	عاشق محمد جہپروی	۵۰۰	۴۵۱	۴۵	〃	
۸۵	عبدالرحمٰن قصوری	۵۰۰	۴۹۰	۴۹	〃	
۸۶	عبدالحق ڈیروی	۵۰۰	۴۱۲	۴۲	〃	
۸۷	شمس الحق ڈیروی	۵۰۰	۴۲۷	۴۳	〃	
۸۸	نذر احمد جموی	۵۰۰	۴۲۷	۴۳	〃	
۸۹	عقیل احمد بجنوری	۵۰۰	۳۱۳	۳۱	ناکامیاب	
۹۰	محمد عزیز اللہ نواکھالی	۵۰۰	۴۳۸	۴۴	کامیاب	
۹۱	عبدالستار مظفر گڈھی	۵۰۰	۴۱۳	۴۱	〃	
۹۲	عنایت اللہ نواکھالی	۵۰۰	۴۴۸	۴۵	〃	
۹۳	احمد الدین سندھی	۵۰۰	۴۵۰	۴۵	〃	
۹۴	سراج احمد ٹونکی	۵۰۰	۴۶۸	۴۷	〃	
۹۵	محمد عبدالقادر مظفر گڈھی	۵۰۰	۴۹۲	۴۹	〃	
۹۶	خلیل الرحمٰن باجوڑی	۵۰۰	۴۳۷	۴۴	〃	
۹۷	حمید اللہ خاں بنوی	۵۰۰	۴۹۸	۵۰	〃	
۹۸	عبدالحمید لدھیانوی	۵۰۰	۴۵۷	۴۶	〃	
۹۹	محمد جمیل خاں سہارنپوری	۵۰۰	۴۲۲	۴۲	〃	
۱۰۰	محمد ابراہیم حصاروی	۵۰۰	۴۱۹	۴۲	〃	
۱۰۱	محمد خلیل سرگودھوی	۵۰۰	۴۷۴	۴۷	〃	
۱۰۲	عبدالحمید گجراتی	۵۰۰	۴۷۲	۴۷	〃	
۱۰۳	محمد سعید الرحمٰن میمن سنگی	۵۰۰	۴۱۸	۴۲	〃	
۱۰۴	مشتاق احمد غازی پوری	۵۰۰	۴۳۹	۴۴	〃	
۱۰۵	محمد شفیع میرٹھی	۵۰۰	۴۰۳	۴۰	〃	
۱۰۶	منور حسین پورنپوری	۱۰۰	۹۴	۴۷	〃	[illegible]

نمبر شمار	نام طالب علم مع سکونت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	نمبر شمار	نام طالب علم مع سکونت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۰۷	مولوی عبدالرزاق پورہ تدری	۱۰۰	۹۷	۴۸	کامیاب		۱۳۶	مولوی محمد ہارون مونگیری	۵۰۰	۴۲۲	۴۲	کامیاب
۱۰۸	زید الدین احمد سلہٹی	۵۰۰	۳۴۲	۳۴	ناکامیاب		۱۳۷	محمد ابوجعفر عظیم آبادی	۵۰۰	۴۱۴	۴۱	"
۱۰۹	غلام رسول سیالکوٹی	۵۰۰	۳۷۹	۳۸	"		۱۳۸	عبداللہ منگلوری	۵۰۰	۴۹۱	۴۹	"
۱۱۰	حافظ محمد یوسف جہلمی	۵۰	۴۵۰	۴۵	کامیاب		۱۳۹	محمد ضیاء الحق خاں اعظمی	۵۰۰	۴۷۷	۴۷	"
۱۱۱	محمد یونس مرشد آبادی	۵۰۰	۴۵۳	۴۵	"		۱۴۰	شمس الضحیٰ مردانی	۵۰۰	۴۷۷	۴۸	"
۱۱۲	محمد فضل الرحمن چاٹگامی	۵۰۰	۴۶۶	۴۷	"		۱۴۱	محمد سعید خاں سلطانپوری	۵۰۰	۴۲۹	۴۳	"
۱۱۳	قدر الدین پشاوری	۵۰۰	۴۷۰	۴۷	"		۱۴۲	ریحان الدین "	۵۰۰	۴۳۵	۴۳	"
۱۱۴	محمد عبدالرشید نواکھالی	۵۰۰	۴۰۰	۴۰	"		۱۴۳	صلاح الدین ہندی مونگیری	۵۰۰	۴۸۵	۴۹	"
۱۱۵	محمد عظیم الدین کرنالی	۵۰۰	۴۰۸	۴۱	"		۱۴۴	محمد نور الحق مردانی	۵۰۰	۴۶۲	۴۶	"
۱۱۶	نور الحسین لودی پشاوری	۵۰۰	۴۷۶	۴۸	"		۱۴۵	دوست محمد ڈیروی	۵۰۰	۴۹۵	۵۰	"
۱۱۷	محمد ولایت شاہ پشاوری	۵۰۰	۴۸۴	۴۸	"		۱۴۶	عبدالمجید بستوی	۵۰۰	۴۳	۴۳	"
۱۱۸	عبدالغفور مردانی	۵۰۰	۴۸۴	۴۸	"		۱۴۷	محمد یحییٰ عظیم آبادی	۵۰۰	۴۹۵	۵۰	"
۱۱۹	محمد سکندر کرنالی	۵۰۰	۴۶۵	۴۷	"		۱۴۸	ابقاء اللہ ٹونکی	۵۰۰	۴۹۴	۴۹	"
۱۲۰	علی حسین شاہ آبادی	۵۰۰	۴۲۹	۴۳	"		۱۴۹	ہمایوں خان مونگیری	۵۰۰	۴۸۵	۴۹	"
۱۲۱	محمد انوار الحق مظفرپوری	۵۰۰	۴۷۲	۴۷	"		۱۵۰	ظہیر احمد پورینوی	۵۰۰	۴۵۲	۴۵	"
۱۲۲	امید محمد پشاوری	۵۰۰	۴۴۲	۴۴	"		۱۵۱	عبدالرؤف گیاوی	۵۰۰	۴۶۱	۴۶	"
۱۲۳	عبدالقادر "	۵۰۰	۴۵۱	۴۵	"		۱۵۲	محمد میزان الرحمن نصیرآبادی	۵۰۰	۲۹۲	۲۹	ناکامیاب
۱۲۴	محمد حنیف شاہ آبادی	۵۰۰	۴۶۷	۴۷	"		۱۵۳	محمد حبیب اللہ انصاری بجنوری ۱۲۸۰	۵۰۰	۴۳۳	۴۳	کامیاب
۱۲۵	احمد میاں انبہٹوی	۵۰۰	۴۷۳	۴۷	"		۱۵۴	عبدالسلام اعظمی خیرآبادی	۵۰۰	۴۳۸	۴۴	"
۱۲۶	محمد یعقوب اعظمی ۵۲۱	۵۰۰	۴۱۵	۴۳	"		۱۵۵	عبدالحمید اعظمی ۶۳۱	۵۰۰	۳۶۷	۳۷	ناکامیاب
۱۲۷	عبدالمنان بجنوری	۵۰۰	۴۵۵	۴۶	"		۱۵۶	قمر الدین گونڈاگانوی	۵۰۰	۴۸۶	۴۹	کامیاب
۱۲۸	محمد افضال الحق خاں اعظمی	۵۰	۴۱۶	۴۷	"		۱۵۷	عبدالستار بھرتپوری	۵۰۰	۴۸۱	۴۸	"
۱۲۹	عتیق الرحمن پشاوری	۵۰۰	۴۴۳	۴۴	"		۱۵۸	محمد عبدالسلام گیاوی	۵۰۰	۴۱۹	۴۲	"
۱۳۰	احمد سندھی	۵۰۰	۴۹۴	۴۹	"		۱۵۹	محمد عتیق اللہ ہزاروی	۵۰۰	۴۷۷	۴۸	"
۱۳۱	محمد ادریس مردانی	۵۰۰	۴۸۴	۴۸	"		۱۶۰	حبیب الرحمن "	۵۰۰	۴۵۳	۴۵	"
۱۳۲	نجیب الحق سلطانپوری	۵۰۰	۴۳۷	۴۴	"		۱۶۱	نعمت اللہ بلیاوی	۵۰۰	۴۱۸	۴۲	"
۱۳۳	محمد شہود الحق عظیم آبادی	۵۰۰	۴۹۴	۴۹	"		۱۶۲	محمد عبدالصمد حیدرآباد دکن	۵۰۰	۴۵۰	۴۵	"
۱۳۴	محمد شمس الضحیٰ مرشد آبادی	۵۰۰	۴۵۰	۴۵	"		۱۶۳	ابوالخیر محمد عزیز غازیپوری	۵۰۰	۴۲۳	۴۲	"
۱۳۵	محمود عالم مظفرپوری	۵۰۰	۴۴۷	۴۵	"		۱۶۴	فقیر محمد عباس مردانی	۵۰۰	۴۶۳	۴۶	"

نمبر شمار	نام طالب علم مع سکونت	نمبر حصہ	نمبر کل	اوسط	نتیجہ	کیفیت
۱۶۵	مولوی محمد عبدالقیوم مردانی	۵۰۰	۴۴۴	۴۸	کامیاب	
۱۶۶	محمد مقبول الرحمٰن ہزاروی	۵۰۰	۴۰۲	۴۸	"	
۱۶۷	امیر حسن مردانی	۵۰۰	۳۵۳	۳۵	ناکامیاب	
۱۶۸	محمد عبدالصمد شاہ آبادی	۵۰۰	۴۴۷	۴۵	کامیاب	
۱۶۹	محمد رحمت اللہ میرٹھی	۵۰۰	۴۷۸	۴۸	"	
۱۷۰	محمد سراج الحق سلہٹی	۵۰۰	۴۲۲	۴۲	"	
۱۷۱	محمد اسلم ہزاروی	۵۰۰	۴۴۸	۴۸	"	
۱۷۲	علی اصغر "	۵۰۰	۴۰۴	۴۰	"	
۱۷۳	شمس الدین بارہ بنکوی	۵۰۰	۴۴۰	۴۴	"	
۱۷۴	محمد فیض الدین رنگپوری	۵۰۰	۴۳۸	۴۳	"	
۱۷۵	محمد شفیق ہزاروی	۵۰۰	۴۴۵	۴۵	"	
۱۷۶	محمد صفات اللہ اعظمی	۵۰۰	۴۴۴	۴۴	"	
۱۷۷	محمد یعقوب ہزاروی	۵۰۰	۴۱۲	۴۱	"	
۱۷۸	غلام محمد خاں کشمیری	۵۰۰	۴۰۳	۴۰	"	
۱۷۹	محمد قربان ختنی	۵۰۰	۴۲۲	۴۲	"	
۱۸۰	محمد ابراہیم کمرنی	۵۰۰	۴۲۵	۴۳	"	

نمبر شمار	نام طالب علم مع سکونت	نمبر حصہ	نمبر کل	اوسط	نتیجہ	کیفیت
۱۸۱	مولوی عبدالجبار کمرلائی	۵۰۰	۴۰۴	۴۰	کامیاب	
۱۸۲	عبدالمنان اعظمی	۵۰۰	۴۳۳	۴۳	"	
۱۸۳	سعید الرحمٰن ہزاروی	۵۰۰	۴۵۲	۴۵	"	
۱۸۴	جلیل احمد سیوہاروی	۵۰۰	۴۶۷	۴۷	"	
۱۸۵	عبدالماجد میمن سنگی	۵۰۰	۳۳۵	۳۴	ناکامیاب	
۱۸۶	محمد یونس فیض آبادی	۵۰۰	۴۰۵	۴۱	کامیاب	
۱۸۷	محمد اسمٰعیل بھوپالی	۵۰۰	۴۰۲	۴۰	"	
۱۸۸	محمد اکبر کشمیری	۵۰۰	۴۰۵	۴۱	"	
۱۸۹	محمد امین افغانستانی	۵۰۰	۴۰۴	۴۰	"	
۱۹۰	محمد عبدالمجید بھوپالی	۵۰۰	۴۴۴	۴۴	"	
۱۹۱	محمد ابراہیم یمنی	۵۰۰	۳۸۶	۳۹	ناکامیاب	
۱۹۲	عبدالرزاق ملتانی	۲۰۰	۱۶۰	۴۰	کامیاب	
۱۹۳	محمد یوسف چترالی	۵۰	۴۰	۴۰	"	
۱۹۴	محمد جمیل بجنوری	۵۰۰	غ	غ	غیر حاضر	
۱۹۵	محمد عظیم رحیم یار خانی	۵۰۰	غ	غ	"	
۱۹۶	ابو نصر محمد ممتاز الدین نوکھالی	۵۰۰	غ	غ	غ	

نتیجہ امتحان سالانہ سنہ ۶۰-۱۳۵۹ھ دیگر درجات عربی

نمبر شمار	نام علم	نام کتاب	تعداد طلبہ مندرجہ رجسٹر	تعداد طلبہ شریک امتحان	نتیجہ امتحان: کامیاب	نتیجہ امتحان: ناکامیاب	تعداد طلبہ شریک امتحان نہیں ہوئے: بیمار	تعداد طلبہ شریک امتحان نہیں ہوئے: غیر حاضر	کیفیت
۱	علم تفسیر	بیضاوی سورۂ بقرہ	۳۵	۳۴	۳۰	۴	۰	۱	
۲	"	جلالین شریف	۱۷۱	۱۶۲	۱۱۸	۴۴	۴	۵	
۳	اصول تفسیر	فوز الکبیر	۱۵۶	۱۴۵	۱۴۵	۰	۴	۷	
۴	علم حدیث	مشکوۃ شریف	۱۷۰	۱۶۳	۱۴۲	۲۱	۴	۳	
۵	اصول حدیث	نخبۃ الفکر	۱۵۶	۱۵۰	۱۲۰	۳۰	۴	۲	امتحان تقریری لیا جاتا ہے
۶	علم فقہ	ہدایہ اخیرین	۵۱	۴۳	۳۵	۸	۳	۵	

نمبر شمار	نام علم	نام کتاب	تعداد طلبہ مندرجہ رجسٹر	تعداد طلبہ شریک امتحان	نتیجہ امتحان: کامیاب	نتیجہ امتحان: ناکامیاب	تعداد طلبہ جو شریک امتحان نہیں ہوئے: بیمار	تعداد طلبہ جو شریک امتحان نہیں ہوئے: غیر حاضر	کیفیت
۷	علم فقہ	ہدایہ اولین	۱۶۶	۱۵۱	۱۴۰	۳	۵	۱۰	
۸	″	شرح وقایہ	۷۷	۶۵	۶۳	۱۲	×	۲	
۹	″	کنز الدقائق	۵۵	۵۱	۴۰	۴	۱	۳	امتحان تقریری لیا جاتا ہے
۱۰	″	قدوری	۵۶	۴۰	۴۸	۰	۱	۷	امتحان تقریری لیا جاتا ہے
۱۱	″	نور الایضاح	۳۴	۲۶	۲۷	۰	۰	۷	امتحان تقریری لیا جاتا ہے
۱۲	اصول فقہ	توضیح تلویح	۴۶	۴۳	۳۲	۱۱	۱	۲	
۱۳	″	مسلم الثبوت	۵۲	۵۱	۵۱	۰	۰	۱	
۱۴	″	حسامی	۱۱۶	۱۰۷	۶۶	۴۱	۲	۷	
۱۵	″	نور الانوار	۷۳	۶۷	۴۷	۲۰	۱	۵	
۱۶	″	اصول الشاشی	۶۹	۶۲	۵۳	۹	۲	۵	امتحان تقریری لیا جاتا ہے
۱۷	علم فرائض	سراجی	۵۳	۴۹	۴۹	۰	۰	۴	
۱۸	علم العقائد والکلام	امور عامہ	۱۲	۱۰	۹	۱	۰	۲	
۱۹	″	مسامرہ	۱۷	۱۵	۱۴	۱	۱	۱	
۲۰	″	جلالی	۲۹	۲۷	۲۶	۱	۰	۲	
۲۱	″	خیالی	۵۴	۵۰	۴۷	۴	۱	۳	
۲۲	″	شرح عقائد نسفی	۱۳۴	۱۲۹	۱۲۱	۸	۰	۵	
۲۳	علم معانی وبیان	مطول	۳۵	۳۳	۲۹	۴	۰	۲	
۲۴	″	مختصر المعانی	۱۴۴	۱۳۵	۹۴	۴۱	۱	۵	
۲۵	″	تلخیص المفتاح	۱۳۵	۱۲۹	۱۲۹	۰	۱	۵	امتحان تقریری لیا جاتا ہے
۲۶	علم ادب	دیوان حماسہ	۴۹	۴۶	۴۰	۶	۰	۳	
۲۷	″	دیوان متنبی	۱۳۶	۱۲۱	۱۰۸	۱۳	۶	۹	
۲۸	″	سبعہ معلقہ	۳	۱	۰	۱	۰	۲	
۲۹	″	مقامات حریری	۱۹۱	۱۷۷	۱۱۹	۵۸	۶	۸	
۳۰	″	نفحۃ الیمن	۳۶	۳۳	۳۰	۳	۰	۳	امتحان تقریری لیا جاتا ہے
۳۱	″	نفحۃ العرب	۳۰	۳۰	۲۶	۴	۰	۸	″ ″ ″
۳۲	″	مفید الطالبین	۲۳	۲۱	۱۸	۳	۰	۲	″ ″ ″
۳۳	علم منطق	میر زاہد رسالہ	۲۵	۲۱	۱۹	۲	۰	۴	
۳۴	″	ملا جلال	۳۴	۲۰	۲۸	۰	۱	۵	

نمبر شمار	نام علم	نام کتاب	تعداد طلبہ مندرجہ رجسٹر	تعداد طلبہ شریک امتحان	نتیجہ امتحان: کامیاب	نتیجہ امتحان: ناکامیاب	تعداد طلبہ جو شریک امتحان نہیں ہوئے: بیمار	تعداد طلبہ جو شریک امتحان نہیں ہوئے: غیر حاضر	کیفیت
۳۵	علم منطق	قاضی مبارک	۳۰	۲۵	۱۸	۷	۱	۴	
۳۶	"	حمد اللہ	۲۴	۱۸	۹	۹	۱	۵	
۳۷	"	ملا حسن	۱۷۸	۱۷۲	۱۳۱	۴۱	۳	۳	
۳۸	"	سلم العلوم	۱۱۰	۹۹	۶۹	۳۰	۵	۶	
۳۹	"	میر قطبی	۱۴۳	۱۳۵	۶۰	۷۵	۰	۸	
۴۰	"	قطبی تصدیقات	۱۰۱	۸۸	۷۱	۱۷	۲	۱۱	
۴۱	"	شرح تہذیب	۷۳	۶۱	۵۱	۱۰	۲	۱۰	امتحان تقریری لیا جاتا ہے
۴۲	"	مرقات	۶۲	۵۴	۴۷	۷	۱	۷	" " "
۴۳	"	ایساغوجی	۴۹	۳۹	۲۴	۱۵	۰	۱۰	" " "
۴۴	"	کبریٰ	۴۸	۳۹	۳۳	۶	۰	۹	" " "
۴۵	علم فلسفہ	شرح اشارات	۱۰	۱۰	۶	۴	۰	۰	
۴۶	"	صدرا	۲۹	۲۲	۲۰	۲	۱	۶	
۴۷	"	شمس بازغہ	۷	۶	۶	۰	۰	۱	
۴۸	"	میبذی	۱۸۹	۱۸۱	۱۳۹	۴۲	۶	۲	
۴۹	علم ہیئت	تصریح	۲۳	۱۸	۱۷	۱	۱	۴	
۵۰	"	شرح چغمنی	۲۳	۱۸	۱۶	۲	۱	۴	
۵۱	علم ریاضی	اقلیدس (عربی)	۳۷	۳۱	۲۳	۸	۱	۵	
۵۲	علم عروض	عروض المفتاح	۱۹	۱۸	۷	۱۱	۰	۱	
۵۳	علم مناظرہ	رشیدیہ	۱۲	۱۱	۸	۳	۰	۱۶	امتحان تقریری لیا جاتا ہے
۵۴	علم نحو	شرح جامی بحث اسم	۷۵	۶۹	۵۰	۱۹	۱	۵	
۵۵	"	" " فعل	۵۱	۴۶	۴۵	۱	۲	۳	امتحان تقریری لیا جاتا ہے
۵۶	"	کافیہ	۴۶	۴۶	۳۹	۷	۰	۰	" " "
۵۷	"	ہدایۃ النحو	۵۱	۴۴	۳۷	۷	۰	۷	" " "
۵۸	"	شرح مائۃ عامل	۵۱	۳۴	۲۷	۷	۰	۱۷	" " "
۵۹	"	نحو میر	۴۲	۴۲	۳۶	۶	۰	۰	" " "
۶۰	علم صرف	فصول اکبری	۴۹	۴۲	۳۲	۱۰	۱	۶	" " "
۶۱	"	علم الصیغہ	۵۸	۴۸	۳۲	۱۶	۱	۹	" " "
۶۲	"	پنج گنج	۳۵	۲۶	۲۱	۵	۰	۹	" " "

نمبر شمار	نام علم	نام کتاب	تعداد طلبہ مندرجہ رجسٹر	تعداد طلبہ شریک امتحان	نتیجہ امتحان: کامیاب	نتیجہ امتحان: ناکامیاب	تعداد طلبہ شریک امتحان نہیں ہوئے: بیمار	تعداد طلبہ شریک امتحان نہیں ہوئے: غیر حاضر	کیفیت
۶۳	علم صرف	صرف میر	۱۵	۱۳	۱۰	۳	۰	۲	امتحان تقریری لیا جاتا ہے
۶۴	"	میزان الصرف و منشعب	۸	۱	۱	۰	۰	۷	" " "
۶۵	علم طب	شرح اسباب جلد اول	۹	۹	۹	۰	۰	۰	
۶۶	"	" " ثانی	۱۸	۱۵	۱۴	۱	۱	۲	
۶۷	"	نفیسی	۳	۳	۳	۰	۰	۰	
۶۸	"	موجز جلد اول	۲۰	۱۹	۱۶	۳	۰	۱	
۶۹	"	" جلد ثانی	۱	۱	۱	۰	۰	۰	
۷۰	"	قانونچہ	۲۴	۲۳	۲۱	۱	۰	۲	امتحان تقریری لیا جاتا ہے
۷۱	علم تجوید	خلاصۃ البیان	۱۸	۱۷	۱۷	۰	۰	۱	
۷۲	"	شاطبیہ	۱	۱	۱	۰	۰	۰	
۷۳	"	جزری	۵۷	۵۶	۵۱	۵	۰	۱	
۷۴	"	فوائد مکیہ	۲۱۸	۱۹۹	۱۹۳	۶	۱	۱۸	امتحان تقریری لیا جاتا ہے

گوشوارہ نتیجہ امتحان سالانہ ۶۰-۱۳۵۹ھ

درجہ	تعداد طلبہ مندرجہ رجسٹر	تعداد شرکاء امتحان	نتیجہ امتحان: کامیاب	نتیجہ امتحان: ناکامیاب	تعداد طلبہ جو شریک امتحان نہیں ہوئے: بیمار	تعداد طلبہ جو شریک امتحان نہیں ہوئے: غیر حاضر	کیفیت
دورہ حدیث شریف	۱۹۶ } ۹۲۵	۱۹۳	۱۷۹	۱۴	×	۳	
دورہ تفسیر	۱۵ }	۱۵	۱۴	۱	۰	۰	ہر سہ حصہ ابن کثیر و ہر سہ حصہ بیضاوی داخل درس ہیں
بقیہ درجات عربی	۷۳۴ }	۶۷۰	۶۶۶	۴	۱۵	۴۹	
درجہ فارسی	۹۴	۹۳	۶۷	۲۶	۰	۱	
درجہ تجوید و قرأت خاص	۳۷	۲۹	۲۷	۲	۰	۸	ان کے علاوہ بھی تقریباً ۵۰۰ طلبہ جو عربی کے مشق قرأت کیلئے
درجہ حفظ	۹۲	۸۴	۸۴	۰	رخصت ۴	۴	
درجہ ناظرہ	۱۱۸	۱۱۲	۱۱۲	۰	۰	۶	
میزان کل	۱۲۸۶	۱۱۹۶	۱۱۴۹	۴۷	۱۹	۷۱	

احقر محمد طیب غفرلہٗ مہتمم دارالعلوم دیوبند

ضیاء العین

آنکھوں کی بینائی کا بہترین تحفہ

زندگی کا لطف آنکھوں سے ہے پھر آپ آنکھوں کی حفاظت کیوں نہیں کرتے
بابا انکھڑیاں بڑی نعمت ہیں: جس کی حفاظت ہر انسان کا اولین فرض ہے
اگر آپ کی بینائی کمزور ہو گئی ہے تو اس کی طرف فوری توجہ کیجئے

ضیاء العین آنکھوں میں سحر آفریں چمک پیدا کرتا ہے۔ ناخونہ۔ پڑبال۔ سرخی۔ زردی اور دیگر امراض چشم کیلئے اس کا ہر گھر میں رہنا ضروری ہے۔ قیمت فی پیکٹ ایک روپیہ علاوہ محصول قیمت پیشگی آنا ضروری ہے

ہندوستانی طبی کیمیکل ورکس دیوبند

کتب خانہ جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی

جوہر مقیاء

اعصاب اور اعضاء رئیسہ کو قوت پہنچاتا ہے۔ بدن میں نیا خون پیدا کرتی ہے۔ عام جسمانی کمزوری کو دور کرتی ہے۔ بدن کو فربہ کر کے رنگت نکھارتی ہے۔ معدہ جگر، دل۔ دماغ، باہ اور جسم کے تمام کل پرزوں کو طاقت بخشتی ہے۔ قیمت پیشگی آنے پر فرمائش کی تعمیل کی جاتی ہے۔ قیمت تیس خوراک روپے پندرہ خوراک ایک روپیہ آٹھ آنے علاوہ محصول

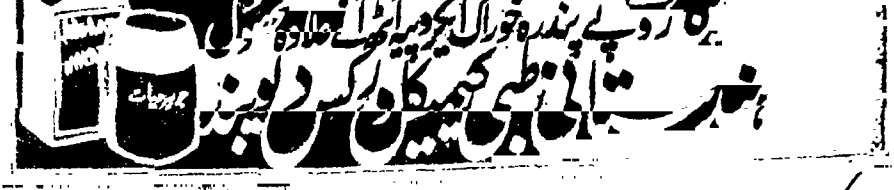

ہندوستانی طبی کیمیکل ورکس دیوبند

بشرڈ نمبر اے
۱۰۴

مرکز علوم اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

ماہوار رسالہ

دارالعلوم

زیر نگرانی

حضرت مولانا محمد طیب صاحب مدظلہ

مہتمم دارالعلوم دیوبند

مرتبہ

عبدالوحید غازیپوری

سالانہ چندہ دو روپے

ممالک بیرون ہند سے باضافہ محصول ڈاک فی پرچہ (۳/)

ماہنامہ دارالعلوم دیوبند

نصب العین

(۱) تعلیمات اسلام کو سہل اور دلنشین پیرایہ میں پیش کرکے مسلمانوں میں صحیح مذہبی ذہنیت پیدا کرانا۔

(۲) اسلام کے قدیم و جدید مخالفوں کے حملوں کی بطریق احسن مدافعت کرنا۔

(۳) دقیق علمی مسائل کے متعلق علمائے دیوبند کے محققانہ مقالات پیش کرنا۔

(۴) حالات دارالعلوم سے معاونین و متوسلین دارالعلوم کو باخبر رکھنا۔

فہرست مضامین

جلد (۲) | بابت ماہ ربیع الاول ۱۳۶۱ھ | شمارہ (۳)

مضمون	صاحب مضمون	صفحہ
تفسیر سورۂ فیل	حضرت مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند	۲
صفات باری عز اسمہٗ	جناب مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی استاذ دارالعلوم دیوبند	۱۰
کسب معاش کے متعلق قرآن حکیم کی رہنمائی	جناب مولانا محمد اصغر حسین صاحب فاضل دیوبند، پرنسپل مدرسہ اسلامیہ شمس الہدیٰ پٹنہ	۲۳
موضوعات القصاص	جناب مولانا حبیب الرحمن صاحب فاضل دیوبند، صدر مدرس مدرسہ مفتاح العلوم مئو	۲۸
فتاوی دارالعلوم	دارالافتاء دارالعلوم دیوبند	۳۱
کوائف دارالعلوم	مرتب رسالہ	۳۳
حسابات دارالعلوم	دفتر محاسبی دارالعلوم دیوبند	۳۶

ضروری معروضات

(۱) براہ کرم خط و کتابت اور ترسیل زر کے ساتھ اپنے پتہ کی چٹ کا نمبر ضرور تحریر فرمائیں۔

(۲) ہر ماہ کا رسالہ اسی ماہ کے آخری ہفتہ میں شائع ہو جایا کرے گا اگر اگلے ماہ کے پہلے ہفتہ تک رسالہ آپ کے پاس نہ پہنچے تو دوبارہ طلب فرما سکتے ہیں۔

(۳) چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں۔ وی۔ پی طلب کرنے میں جانبین کا نقصان ہے۔

(۴) "دارالعلوم" کے اصلاحی و تبلیغی مضامین کو دوسروں تک پہنچانے کی سعی فرما کر دوگنا اجر حاصل کریں۔

"ناظم و مرتب رسالہ دارالعلوم"

باہتمام عبدالوحید غازیپوری طابع و ناشر محبوب المطابع برقی پریس دہلی میں طبع ہو کر دارالعلوم دیوبند سے شائع ہوا

تفسیر سورۂ فیل

(۴)

(از فخر الاماثل حضرت مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند)

خاتمۂ بحث پر پرویز صاحب کے اس دعویٰ پر بھی اک نگاہ ڈالتے چلئے۔

"کہ اس سورۃ کا مقصد نزول قریش کے دلوں سے ماحول کی طاقتوں کا خوف نکالنا تھا تاکہ وہ نڈر ہو کر اسلام قبول کریں اور دل میں خطرہ ہرگز نہ لاویں کہ اگر اسلام دنیا بھر کے نظریات کے خلاف اعلان جنگ ہے تو اس کے قبول کر لینے پر یہ اردگرد کی طاقتیں انپر ہجوم کر آئیں گی بلکہ انھیں سمجھ لینا چاہئے کہ جس خدا نے ابرہہ کی مہیب فوج کے کید کو یوں خاک میں ملا دیا تو کیا وہ ان مزعومہ خطرات سے ان کو محفوظ نہ رکھ سکیگا"

مقصد سورۃ کے سلسلہ میں پرویز صاحب کی یہ تجویز بھی اسی طرح عجائبات میں سے ہے جس طرح قریش کے پتھراؤ کا قصہ عجائب روزگار تھا۔ کیا پرویز صاحب اس بدیہی نکتہ کو نہیں سمجھ سکتے کہ ازالہ خوف کی ضرورت تو اس وقت ہوتی ہے کہ خوف بھی ہو۔ جس صورت میں کہ حسب زعم پرویز صاحب پتھراؤ قریش نے کیا اور ابرہہ جیسی مہیب طاقت کو محض ڈھیلے اور پتھروں سے اس طرح تباہ کر دیا کہ اس کا بھرکس نکال دیا تو ان کے تو اور حوصلے بڑھے ہوئے ہونگے کہ جب ایسی غیر معمولی طاقتوں کو ہم یوں کچل سکتے ہیں تو دوسری اردگرد کی طاقتوں کی کیا مجال ہے کہ ہم سے آنکھ بھی ملا سکیں؟ اور پھر جبکہ غیبی مدد کا بھی اوپر سے یقین ہو کہ بافراستہ گدھ چیلوں کی خبر رساں ایجنسی بھر حال موجود ہی ہے جو بروقت دشمن کی اطلاع بھی کر دے گی۔ اس صورت میں انھیں قبول اسلام سے ان طاقتوں کا خوف کیا مانع آسکتا تھا۔ وہ خیال کر سکتے تھے کہ قبول اسلام کے بعد بھی بیرونی طاقتوں کا وہی حشر ہو سکتا ہے جو قبل از قبول اسلام ہمارے ہاتھوں ہو چکا ہے۔ پھر اس صورت میں تو انھیں کافی نڈر ہو کر ہر ایک من مانا مقصد خواہ وہ قبول اسلام ہو یا اور کچھ بے دھڑک پورا کرنا چاہئے تھا۔ نیز انھیں یہ بھی خیال ضرور آیا ہوگا جو اتفاق سے پرویز صاحب کو نہ آسکا کہ اردگرد کی طاقتوں کی دشمنی یا حملہ آوری کچھ اسلام ہی پر موقوف نہیں۔ آخر ابرہہ کے ہجوم کے وقت ہم کونسے مسلمان تھے جو اس نے ہمارے ساتھ دشمنی باندھی۔

ظاہر ہے کہ ان تصورات کے بعد انھیں تکمیل مقاصد میں خواہ وہ قبول اسلام ہو یا کچھ اور بیرونی طاقتوں سے خائف بتلانا یا انھیں حد درجہ ناتجربہ کار کہنا ہے یا اپنی ناتجربہ کاری کا پردہ فاش کرنا ہے۔

اس سے بھی زیادہ مضحکہ خیز چیز یہ ہے کہ اللہ نے قریش کو ابرہہ کا واقعہ یاد دلا کر ان کے دلوں سے یہ ازالۂ خوف اس لئے کرنا چاہا کہ وہ قبول اسلام پر آمادہ ہو جائیں۔

سبحان اللہ! جب قریش یہ سمجھے ہوئے تھے کہ کھلی بت پرستی اور آبائی دین پر رہتے ہوئے خدا نے ہماری غیبی مدد کی کہ اک زائے طراز پرلاش خور پرندوں کے ذریعہ ہمیں دشمن سے باخبر کر دیا ہمارے پتھروں میں وہ طاقت دی کہ ہاتھی کچلے گئے تو یہ صاف دلیل اسی کی ہو سکتی ہے کہ خدا کو ہم اور ہمارا وہ سابق مذہب ناپسند نہ تھا۔ پھر ہمیں کسی جدید مذہب کے اختیار کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ تو یہ اسلام کی ترغیب ہوئی یا اس سے استغنا کی تعلیم؟ کیا یہ عجائبات روزگار میں سے نہیں ہے کہ ترغیب تو اسلام کی دیجائے اور کامیابیاں زمانۂ کفر کی دکھلائی جائیں؟ کعبہ کے بتوں اور پجاریوں کی تو اعانت وصیانت دکھلائی جائے۔ نیز پجاریوں کے دشمن (اصحاب فیل) کا نفرت کیساتھ تذکرہ کیا جائے اور پھر انھیں ترغیب بت پرستی اور بت پرستوں کے کچل دیئے جانے کی دیجائے؟ یا للعجب! بہرحال جیسی سورۃ کی تفسیر نور بھری تھی ویسا ہی اس کا یہ مقصد نزول بھی پُر نور ہے۔ جس پر عقل ماتم کے سوا اور کچھ بھی نہیں کر سکتی۔ ہاں اگر پرویز صاحب ہماری سنیں تو ہمارے نزدیک تو مقصد نزول سورۃ اس ترغیب اسلام کو پیش نظر رکھکر قریش کے دل سے خوف نکالنے کے بجائے ان کے دلوں میں خوف بٹھلانا صحیح بیٹھتا ہے اور وہ اس طرح کہ قریش کو یہ واقعہ یاد دلا کر متنبہ کیا گیا کہ حرم الٰہی کی بے حرمتی کے منصوبے اور عام حرمات الٰہیہ کی ہتک کے خیالات ایک ایسا مہلک عظیم ہے کہ جس نے ابرہہ جیسی مہیب طاقت کو آن کی آن میں برباد کر کے رکھدیا۔ تو اے اہل حرم تم کس طاقت کے بھروسہ بے خوف بنے بیٹھے ہو کہ پیغمبر کے آجانے اور دلائل توحید کھل جانے کے بعد نہ بیت اللہ کی بے حرمتی سے باز آتے ہو کہ اُسے بتوں کی نجاست سے پاک کرو۔ نہ شرک سے بچتے ہو کہ اسلام کی توحید و رسالت قبول کرلو۔ اور نہ پیغمبر کی بے توقیری ہی سے ہٹتے ہو کہ اس کی تکذیب نکرو۔ ابرہہ تو بیت اللہ کی حسی تعمیر ہی کو اُکھاڑ پھینکنا چاہتا تھا جسپر خدا کی چند چڑیوں کے لشکر نے اس کے ہاتھیوں تک کا قلع قمع کر دیا۔ تم تو اس کی معنوی تعمیر (توحید و رسالت) کو ڈھا رہے ہو تو یاد رکھو کہ اس کا حافظ و ناصر خود خدائے قادر و توانا ہے اس کے ہاتھ میں آج بھی طیراً ابابیل جیسے ہزارہا جنود و عساکر موجود ہیں (وما یعلم جنود ربک الا ہو) جو آن کی آن میں سرکشوں کا بھرکس نکال سکتے ہیں لہٰذا اس طاقت اور خدا سے ڈرو اور اس کے بطش شدید کی گرفتوں سے بے خوف مت ہو ان رسوم جاہلیت اور عصیان پیغمبر سے باز آؤ اسلام اور اسلامی توحید قبول کرلو اور بیت اللہ کی حقیقی حرمت و عظمت قائم کردو۔ ورنہ جس خدا نے ابرہہ جیسی طاقت کے پرخچے اڑا کر دکھلا دیئے اس کے سامنے تمہاری کچھ بھی حقیقت نہیں۔

اس صورت میں سورۂ فیل کا مقصد نزول بے تکلف قریش کو جھنجھوڑنا اور خوف دلانا نکل آتا ہے تاکہ قریش اپنی

کسی طاقت پر بھروسہ کرکے بے خوف نہ بنیں۔ اور خدا کی طرف رجوع ہوکر اسلام قبول کرلیں۔ نہ قریش کے سامنے ان کی اپنی کوئی طاقت آتی ہے نہ اُن کے قدیم مذہب کا مؤید من اللہ ہونا ہی سامنے آتا ہے کہ اسلام سے استغنا پیدا ہو۔ یا اس وقت وہ اعتراضات پیدا ہوں جو ابھی مذکور ہوئے۔ اگر یہ شبہ کیا جائے کہ بہر حال زمانہ کفر میں چڑیوں کے ذریعہ جب ابرہہ کے استیصال سے ان کی مدد ہوئی تو وہ اس صورت میں بھی اپنے قدیم مذہب کو حق بجانب سمجھ سکتے تھے جس سے پھر وہی اسلام سے استغنا کی صورت پیدا ہوجاتی ہے نہ کہ ترغیب اسلام کی۔

تو جواباً عرض کیا جائیگا کہ چڑیوں کے پتھراؤ کی تفسیر پر جب اس کی یہ متعلقہ تاریخ بھی سامنے رکھی جائے کہ ابرہہ نہ قریش کے مقابلہ کے لئے آیا نہ ان کا ملک چھیننے آیا بلکہ صرف بیت اللہ ڈھانے آیا اور اسی لئے عبدالمطلب ابرہہ سے اپنے اونٹ مانگنے کے بعد خدائے بیت اللہ اور ابرہہ کو صف آرا چھوڑ کر قریش سمیت درمیان سے نکل گئے تاآنکہ خدا نے اصحاب فیل کو ان ناپاک تخیلات کی سزا دیدی اور چند چڑیوں سے ان کا بھرکس نکلوا دیا۔ تو ان اُمّی شدہ قریش کی اپنی نصرت یا ان کی مشرکانہ رسوم کی حمایت کا کوئی سوال ہی درمیان میں نہیں آتا کہ انھیں اپنے مذہب کے مؤید من اللہ ہونے کا شبہ گذر سکے اور اس سے یہ ترغیب اسلام مخدوش ٹھہرے۔ بلکہ اس صورت میں صرف بیت اللہ کی عظمت و شوکت سامنے آتی ہے اور اسی کا مؤید من اللہ ہونا ظاہر ہوتا ہے جس سے کسیکو انکار نہیں۔

بہر حال اصحاب فیل کا واقعہ یاد دلانے کا منشا کفار مکہ کے دلوں میں عبرت آمیز خوف بٹھلا کر انھیں اسلام پر آمادہ کرنا کلتا ہے نہ کہ آس پاس کے بادشاہوں سے بے خوف بنانا کہ ان کے دلوں میں آس پاس کا خوف تھا ہی کب کہ اسکے ازالہ کی ضرورت پڑتی؟

اس تنقیدی پہلو کے بعد مناسب ہے کہ سورۂ فیل کے مضامین کا خلاصہ اس انداز سے پیش کردیا جائے کہ عرض کردہ مضمون کے سمٹ آنے کیساتھ ساتھ پوری سورۃ کا ایک مرتب نقشہ بھی سامنے آجائے۔ اور عرض کردہ نقاط بحث آیتوں میں اپنے اپنے مواقع پر چسپاں نظر آنے لگیں۔ نیز جس سے قرآن کے حسن بیان اور نظم کلام کی وہ بلاغت انگیز ترتیب بھی واضح ہوجائے جو اس کے مقاصد کے لئے خود ایک مستقل دلیل کی حیثیت رکھتی ہے اور یہ بھی وضاحت کے ساتھ ایک دفعہ پھر سامنے آجائے کہ بیان واقعہ کے سلسلہ میں قرآن نے جو جو قیود بڑھائی ہیں وہ معاذ اللہ حشو و زوائد نہیں بلکہ ایسے عمیق فوائد و مقاصد پر مشتمل ہیں کہ جن کے ہوتے ہوئے اس دور کے پرخود غلط انداز اور آزاد روش بندگان رائے کی بے اصول تفسیروں کے طلسم کا پردہ چاک ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا اور باطل کی ملمع سازیوں کا چہرہ فق ہوکر اصل حقیقت خود نظم قرآن میں سے بے نقاب ہوجاتی ہے

خلاصۂ بحث اور سورۃ کی اجمالی تفسیر | اس سورۃ مقدسہ کی روش بیان یہ ہے کہ اس کا ہر اگلا جملہ

پچھلے جملہ کی تفسیر اور ہر آیندہ آیت پچھلی آیت کی تفصیل ہے۔ گویا ہر ابتدا ایک تمہید ہے اور اس کے بعد کی انتہا، اس کا ثمرہ یا اس پر تفریع ہے۔ جس کی کیفیت یہ ہے کہ ہر ابتدائی جملہ کے اجمال سے مخاطب کے ذہن میں ایک تفصیل طلب سوال پیدا ہوتا ہے اور بعد کا جملہ اپنی تفصیل سے اس کا جواب بنتا ہے۔ اور پھر اس انتزاعی سوال وجواب اور اجمال اور تفصیل کے مرقعہ سے وہ حقائق پیدا ہوتی ہیں جو درمیانی وساوس وشبہات کی جڑیں نکالتی ہیں بشرطیکہ کوئی خالی الذہن ہو کر بنیت اتباع اُنپر غور کرے۔

حق تعالیٰ نے اس سورۃ کی ابتدا کرتے ہوئے فرمایا

الم تر؟ کیا اے مخاطب تجھے پتہ نہیں؟

ظاہر ہے کہ یہاں رویت بصری مراد نہیں ہے کیونکہ یہ خطاب واقعہ فیل کے بہت بعد کا ہے جس کو نہ خود حضور نے معائنہ فرمایا نہ عام مسلمانوں نے۔ دوسرے یہ کہ یہ خطاب قیامت تک کے مخاطبوں کو بواسطۂ حضرت رسالت پناہ ہوتا رہیگا جن کی آنکھیں یقیناً واقعۂ فیل کو نہیں دیکھ سکتیں اس لئے یہاں الم تر سے رویت قلبی مراد ہوگی جس کا ابتدائی مرتبہ علم ہے اسی بناء پر ہم نے ترجمہ دیکھنے کے بجائے پتہ کے لفظ سے کیا ہے جس کے معنی علم کے ہیں یعنی اے مخاطب کیا تجھے پتہ نہیں؟

مخاطب نے اس عنوان سے پہلی ہی بار میں یہ سمجھ لیا کہ جس چیز کا پتہ نشان دینا مقصود ہے وہ یقیناً کوئی عجیب وغریب اور نادر روزگار چیز ہے کیونکہ یہ استفہامی عنوان اپنے عام استعمال کی رو سے عجب خیز اور ندرۃ آمیز امور ہی کے لئے آتا ہے اور اگر تعجب میں بھی ڈالنا مقصود نہ ہو تو ٹھیٹھ بھی اوس کے نیچے عجیب ہی ہوتی ہے چنانچہ قرآن نے جہاں بھی یہ الم تر کا عنوان رکھا ہے وہاں عموماً اس کے نیچے کسی عجیب اور حیرتناک چیز ہی کا ذکر کیا گیا ہے۔ مثلاً قوم عاد کو ہوا کے جھونکوں سے تباہ کر دیا جانا ایک عجیب بات تھی تو فرمایا۔

الم ترکیف فعل ربك بعاد | کیا تجھے پتہ نہیں کہ تیرے رب نے عاد کیساتھ کیا کیا؟

کشتیوں اور بھاری بھاری جہازوں کا پانی کے نرم اور رقیق جسم پر تیرنا یقیناً عجیب تھا تو فرمایا

الم تر ان الفلك تجری فی البحر بامرہ | کیا تجھے پتہ نہیں کہ کشتی دریاؤں میں اُسی کے حکم سے چلتی ہے۔؟

آسمانوں کا ہوا پر رکا رہنا یقیناً حیرتناک تھا تو اسی الم تر کے ماتحت فرمایا۔

ویمسك السماء ان تقع علی الارض الا باذنہ۔ | (کیا تجھے پتہ نہیں) کہ اسی نے آسمان کو زمین پر گرنے سے روک رکھا ہے (وہ نہ روکے تو گر پڑے)

نور کے ذریعہ سایہ کا گھٹنا اور بڑھنا امر عجیب تھا تو فرمایا۔

الم تر الی ربك کیف | کیا تو نے اپنے رب کی قدرۃ کی نشانیوں کی طرف

مد الظل	نہیں دیکھا کہ اس نے سایہ کو کس طرح پھیلا رکھا ہے۔

آسمانوں اور زمینوں کے عجائبات کا انسان کے کاموں میں لگائے رکھنا حیرتناک تھا تو فرمایا۔

الم تر وا ان اللہ سخر لکم ما فی السموٰت وما فی الارض۔	کیا تمہیں پتہ نہیں کہ اللہ نے تمہارے لئے آسمانوں اور زمین کی چیزوں کو کام میں لگا رکھا ہے۔

غرض عموماً کونیات کے سلسلہ میں اس عنوان کے نیچے ایسے ہی عجائبات بیان میں آئے ہیں جو مستبعد اور بظاہر اسباب حیرتناک ہوں۔ پس یہاں بھی الم تر کا کلمہ سامنے آتے ہی مخاطب نے اتنا تو سمجھ لیا کہ آئندہ آنے والی خبر ضرور کوئی عجیب بات ہے۔ اور اس سے خود بخود اُس کے دل میں آگیا کہ قرآن جس واقعہ کو اس کی تمہید ہی سے نادر اور عجیب ثابت کرنے کا پرواز اٹھائے تو اُسے غیر نادر یا عام معتاد واقعہ بتلانے والے بلاشبہ معارض قرآن ہی کہلائے جاسکتے ہیں۔ بہرحال واقعہ کی ندرت کا اندازہ کرکے مخاطب کے دل میں ایک شوق آمیز سوال پیدا ہوا کہ وہ عجیب واقعہ کیا ہوگا؟ تو آئندہ جملہ نے جواباً اس کا آغاز کیا کہ

کیف فعل ربک	کیسا کیا تیرے پروردگار نے؟

اس سے مخاطب نے بداہتہً سمجھ لیا کہ کوئی خدائی کارروائی ہے جو کسی کے ساتھ کیگئی ہے۔ اور اس کے ذہن میں باول وحلہ یہ ضرور آگیا کہ یہ کارروائی کوئی بڑی بھاری بات اور زبردست معاملہ ہے جب ہی تو خدا نے اس شد و مد اور اس عجیب انگیز عنوان سے اُسے شروع فرمایا اور وہ بھی اپنی طرف منسوب کرکے۔ پس ضرور ہے کہ جس طرح خدا کی ذات عظیم وجلیل ہے اسی طرح اس کی کی ہوئی یہ کارروائی بھی کوئی عظیم اور غیر معمولی چیز ہو۔

پھر مخاطب کی نگاہ جب فَعَلَ پر گئی تو اسے ماضی کا صیغہ دیکھکر یہ بھی اس کے ذہن میں آگیا کہ کارروائی کوئی ماضی ہے جو پہلے کی جاچکی ہے اور اب اس کی اطلاع دیجا رہی ہے۔ اس سے یہ سلیم الفہم مخاطب قدرۃً یہ نتیجہ نکالنے پر مجبور ہوا کہ جب امور ماضیہ قیاسی نہیں بلکہ سماعی ہوتے ہیں جو کسی خبر صادق کی خبر ہی سے کھل سکتے ہیں تو ضرور ہے کہ اس خدائی کارروائی کا انکشاف بھی بجائے قیاس آرائی کے صرف نقل صحیح سے ہی ہوسکتا ہے مگر اس تفصیل کے ساتھ کہ قرآن کریم چونکہ بیان واقعات کے سلسلہ میں افسانہ نویسی یا قصہ گوئی کی عرفی ترتیبات اختیار کئے بغیر واقعات کے صرف وہی بنیادی نقاط انتہائی ایجاز بیانی کے ساتھ ذکر کرتا ہے جن سے عبرت یا احکام کا تعلق ہو لیکن اس طرح کہ اگر اُس کے دوسرے ترتیبی اجزاء صحیح اور معتبر تواریخ سے چن کر ترتیب دیجائیں تو یہ قرآنی نقاط ان کے لئے عمود واقعہ اور اساطین حقیقت ثابت ہوتے ہیں اور یہ تاریخی اجزاء اس کے لئے ایسی تشریحات بنجاتے ہیں کہ جنکے لئے گویا قرآنی حکایت خود متقاضی ہوتی ہے۔ اس لئے نفس واقعہ کے اساسی اجزا کا انکشاف تو قرآنی الفاظ قرآنی نظم اور عبارت قرآن کی بندش و ترکیب اور ترتیب سے ہوسکتا ہے

اور تفصیلات واقعہ کا انکشاف اس کی متعلقہ صحیح اور معتبر روایات اور مستند نقول سے ممکن ہے۔

اس لئے لفظ فَعَلَ رَبُّكَ کو فعل ماضی دیکھکر سلیم الفطرۃ مخاطب نے جان لیا کہ اس خدائی کارروائی کو کھولنے کے لئے میری خیال آفرینی کام نہ دے گی بلکہ مجھے اولاً خبر خداوندی اور ثانیاً معتبر تواریخ کی طرف رجوع کرنا چاہئے نہ کہ پرویز صاحب کی طرح دماغی تخیلات اور بلغمی بخارات کی طرف۔ بتا بریں فعل ربک کو پڑھتے ہی اسکے ذہن میں تاریخی حیثیت سے پہلا سوال یہ پیدا ہوا کہ یہ خدائی کارروائی آخر کس کے ساتھ ہوئی؟ اور اس سوال کو ذہن میں لیکر اُس نے قرآن کی طرف رجوع کیا تو قرآن نے اگلے کلمہ سے اس کا واضح جواب دیا کہ

باصحاب الفیل | (یہ خدائی کارروائی) ہاتھی والوں کے ساتھ (ہوئی)

اور پھر صحیح تاریخ نے بتلایا کہ اصحاب الفیل کون تھے؟ ان کے مقاصد کیا تھے اور وہ اس خدائی کارروائی کی زد میں کس طرح آگئے!

قرآن کے اس بلیغ نظم میں یہ عنوان اختیار نہیں فرمایا گیا کہ یہ کارروائی ابرہہ اور اس کے لشکر کیساتھ ہوئی جو علاقۂ یمن کا ایک نصرانی حکمران تھا۔ نہ یہ عنوان رکھا کہ علاقۂ یمن کے نصرانیوں کے ساتھ ہوئی۔ بلکہ ان اشخاص واقعہ کو فیل کیطرف نسبت کرکے فرمایا گیا کہ اصحاب فیل کیساتھ ہوئی۔

اس سے فہیم مخاطب نے خود بخود سمجھ لیا کہ یہ اصحاب بہت ہی کروفر اور غیر معمولی طاقت کے مالک ہونگے جن کے ہاتھوں میں ہاتھی تک مسخر تھے۔ پھر قرآن نے ذوی الفیل نہیں فرمایا جس کے معنی محض ہاتھی والوں اور ہاتھی کے مالکوں کے ہوتے۔ بلکہ اصحاب الفیل فرمایا جو صَحْب سے مشتق ہے جس کے معنی معیۃ اور ہمراہی کے ہوتے ہیں جس کے معنی یہ ہوئے کہ یہ لوگ محض ہاتھیوں کے مالک یا ہاتھیوں کی طرف منسوب ہی نہ تھے بلکہ ہاتھی ان کے ساتھ تھے

اس سے مخاطب نے سمجھ لیا کہ یہ لوگ بڑی زبردست جنگی طاقت لیکر آئے ہوں گے جو بڑے سے بڑے مقابلہ کے وقت کام میں لائی جاتی ہے۔ کیونکہ ہاتھیوں کا ساتھ ہونا اور بالخصوص عرب کے ریگستان میں عربوں کے نزدیک انتہائی دہشت انگیزی کی چیز تھی۔

یہیں سے مخاطب کی طبیعت میں بے ساختہ یہ بھی آگیا کہ اس نوع کی غیر معمولی طاقتوں والے ممکن نہیں کہ چھپتے چھپاتے آئیں جبکہ انھیں اپنی طاقت کا بھی اندازہ ہو کہ وہ ہاتھیوں والے ہیں اور عربوں کے متعلق بھی عام دنیا کی طرح جانتے ہوں کہ نہ عرب میں ہاتھی ہیں اور نہ ان مفلوک الحال لوگوں کے پاس مروجہ جنگی سامان ہی ہے بلکہ مشہور زمانہ ہے کہ ایک خانہ بدوش غیر متمدن اور غیر منظم قوم ہے تو کیا ضرورت تھی کہ اصحاب فیل بایں کروفر چھپتے چھپاتے آکر دنیا میں اپنی غیر واقعی کمزوری اور بزدلی کا ڈھول پیٹواتے۔ اسی لئے تاریخ کے اوراق شاہد ہیں کہ اول تو ابرہہ نے اپنا ارادہ ہدم بیت اللہ کا اپنے مستقر ہی میں ظاہر کردیا تھا جس کو خود وہاں کے رہنے والے عربوں نے سنا

اور اس کا چرچا ہو گیا پھر ابرہہ اس شان سے چلا کہ راستہ کی تمام ریاستوں اور چھوٹی موٹی حکومتوں کو بھی اس کا علم ہوا چنانچہ مکہ پہونچتے پہونچتے تقریباً دو تین لڑائیاں بھی راستہ ہی میں ہوئیں اور ابرہہ نے سب کو شکست دیدی بعض ریاستیں اس کے ساتھ ہو گئیں جیسا کہ حافظ ابن کثیر کی نے محدثانہ اصول پر یہ سب واقعات البدایۃ والنہایۃ میں بالتفصیل بیان فرمائے ہیں۔ پس اس دہشت انگیزی اور اس شور و شر کے ساتھ جو چلے جس کی طرف قرآن نے اصحاب الفیل کے کلمہ سے لطیف اشارہ کیا ہے وہ چھپکر چوروں کی طرح کب آسکتا ہے۔ ساتھ ہی مخاطب یہ بھی سمجھ گیا کہ اصحاب فیل کی یہ طاقت محض کروفر یا حشم و خدم کے لئے بطور مظاہرہ ساتھ نہیں لائی گئی تھی بلکہ حسب ضرورت بہ نیت مقابلہ و جنگ ساتھ لائی گئی تھی کیونکہ اُدھر تو الم تر کیف فعل ربک باصحاب الفیل کی استفہامی ترکیب جس میں استفہام کے ساتھ فعل کا صلہ بالا لائی گئی ہے تعزیری کارروائی پر دلالت کر رہی ہے جیسا کہ سابقہ اوراق میں چند قرآنی نظائر سے واضح کیا جا چکا ہے جس سے نمایاں ہے کہ یہ کوئی انعامی کارروائی نہ تھی بلکہ تعزیری اور تعذیبی تھی جس سے محض اصحاب الفیل کو ضرر پہونچانا مقصود تھا ورنہ باء کے بجائے لام نفع لاکر لاصحاب الفیل فرمایا جاتا۔

اور ادھر اس قہری کارروائی کے ذکر کے ساتھ اصحاب الفیل کی غیر معمولی طاقت کی طرف اشارہ کیا جا رہا ہے تو اس سے صاف واضح ہے کہ ہاتھیوں کے مالک بھی اگر اپنے ساتھ ہاتھی لائے تو کروفر دکھلانے کے لئے نہیں بلکہ مقابلہ کیلئے جبکہ سامنا ہو جائے۔

یہیں سے مخاطب کے ذہن میں یہ بھی آگیا کہ اس تعزیری کارروائی سے جس سے اصحاب فیل کا کوئی نفع مقصود نہ تھا ایسے ہی کسی اور کی بھی نفع رسانی کا کوئی ادنیٰ پہلو پیش نظر نہ تھا خواہ وہ قریش ہوں یا کوئی اور کیونکہ سزا دہندہ خود خدا ہے اور سزا یافتہ اصحاب فیل۔ درمیان میں کسی تیسرے کا نہ ذکر ہے نہ دخل۔ بلکہ یہاں تو اصحاب فیل کی بھی غیر معمولی طاقت کا اشاراتی تذکرہ محض اپنی تعزیری کارروائی کی عظمت ظاہر کرنے کے لئے کیا گیا ہے۔ ورنہ خود دشمن کی یہ طاقت نہ کسی موقعہ پر استعمال میں آئی نہ آسکتی تھی اور اسی لئے کسی آیت میں اس کا کوئی ادنیٰ سا اشارہ بھی موجود نہیں۔ گویا اس خدائی کارروائی سے دشمن پہلے ہی حملہ میں اس درجہ ناکارہ اور ادھ مرا ہو گیا کہ اُسے اپنی طاقت کا تصور بھی باقی نہ رہا چہ جائیکہ وہ اسے استعمال کرتا۔ پس یہاں کسی کی نفع رسانی کا کوئی تصور ہی نہیں ہے کہ ادھر خیال ملتفت کر لیا جاتا۔

پس اصل تذکرہ خدائی عذاب و قہر کا ہے۔ جس کا نشانہ اصحاب فیل ہیں۔ نہ کہ خدائی قہر کا جس کا یہاں مورد ہی نہیں۔ اس لئے یہاں صرف ضرر خالص ہی کا پہلو نکل سکتا تھا اور وہی سامنے لایا بھی گیا ہے۔

ہاں اگر اصحاب فیل کے مقابلہ میں کچھ اہل حق ہوتے تو ان کے نفع کا پہلو بھی اس ضرر کیساتھ لازم ملازم ہوتا

لیکن یہاں ابرہہ کے مقابلہ پر کوئی ہے ہی نہیں کہ وہ تو صرف ہدم بیت اللہ کے لئے آیا تھا نہ کہ کسی سے لڑنے اور اگر بزعم پرویز صاحب کوئی ہے بھی تو وہ مشرکین مکہ ہیں جو خود خدائی دین کے دشمن اور ان نصرانیوں کے مقابلہ میں کھلے اہل باطل تھے۔ اس لئے یہاں کسی کے نفع کے پہلو کا کسی حیثیت سے بھی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ چہ جائیکہ نفع رسانی کا کوئی قصد کیا گیا ہو۔

بہرحال خدائی کارروائی اور ابرہہ کی اس طاقتورانہ آمد یعنی فریقین کی اس غیر معمولی تیاری کا اندازہ کرکے دل میں قدرتاً پھر ایک اشتیاق آمیز سوال پیدا ہوا کہ یا اللہ وہ عجیب وغریب اور غیر معمولی کارروائی کیا ہوگی اور ان طاقتوروں کے ساتھ کس طرح عمل میں آئی ہوگی؟ تو اگلے جملہ سے جواب ملا۔ کہ

الم یجعل کیدھم فی تضلیل کیا خدا نے ان کی تدبیر کو سرتاپا غلط نہیں کردیا؟

یہ عنوان استفہام اقراری کا ہے جس سے مخاطب کو کسی مستند واقعہ سے فی الجملہ باخبر سمجھ کر یا منکر نہ سمجھ کر اس سے واقعہ کا اقرار کرانا منظور ہوتا ہے۔ اس عنوان سے مخاطب کے دل میں پہلی بات تو یہ آتی ہے کہ یہ واقعہ اپنے غیر معمولی ثبوت واعتبار کی وجہ سے کوئی بہت ہی مشہور اور متواتر واقعہ ہے جو گویا مخاطب کے سب ہم جنسوں میں بطور علوم متعارفہ کے معروف ہے اور کوئی فرد بشر اس کے وقوع کا منکر نہیں۔ اس کے یہ معنی نکلتے ہیں کہ اس واقعہ کی کڑیوں کو ملانے کے لئے قیاس آرائی اور خیال آفرینی کی گنجائش تو کیا ہوتی زیادہ تحقیقات کی بھی ضرورت نہیں اس پر بھی اس کی حکایت میں قیاس آرائی کرنا قطع نظر اصول مسلمہ کی خلاف ورزی کے بدیہی کو نظری بنانا ہے۔

نیز مخاطب کے ذہن میں عنوان سے دوسری بات خود بخود یہ بھی قائم ہوتی ہے کہ ایسے معروف اور زبان زد واقعہ کو اگر کوئی شخص محض عامیانہ اور رواج پذیر قصہ کہانی بتلاکر اسے اپنے قیاسات سے اولٹنے لگے تو یہ استفہام اقراری کا عنوان ہی اس کی تکذیب کے لئے کافی ہے۔ کیونکہ قرآنی عنوان تو ایک واقعہ کے غیر معمولی ثبوت اور تعارف عام ہونے کی طرف توجہ دلاکر اسے مشہور اور متواتر باور کرائے اور یہ شخص اسکی اس مستند شہرت کو محض بے اصل چرچوں اور ناواقفوں کی رواج دادہ کہانیوں سے تعبیر کرنے لگے تو کیا یہ عنوان قرآن کا صریح معارضہ نہ ہوگا؟ جو ایسی صورت میں بمقابلہ قرآن اس شخص کی تکذیب کے لئے بالکل کافی وافی ہوگا۔

لیکن پھر بھی جس نادر انداز سے اس خدائی کارروائی کے معلوم کرنیکا شوق مخاطب کے دل میں پیدا ہوا تھا وہ واقعہ کی اس شہرت عامہ کے باور کرادینے سے کم نہیں ہوسکتا تھا بلکہ اور بڑھ گیا۔ کیونکہ محاورات میں اس کی نوعیت بالکل ایسی ہی ہے جیسا کہ ایک متکلم کسی سے مخاطب ہوکر نادر انداز سے کہے کہ میاں تمہیں فلاں واقعہ کا علم نہیں! مخاطب کہے کہ کیسا واقعہ؟ متکلم کہے کہ بھائی وہ تو مشہور واقعہ ہے تمہیں اب تک بھی پتہ نہیں تو اس شہرت عام کی خبر پاکر ظاہر ہے کہ مخاطب کا اشتیاق بڑھ جائے گا کہ وہ کیا بات ہے جو روز روشن کی طرح نمایاں ہے اور میں اس کی

تفصیلات پر مطلع نہیں ہوں۔ وہی صورت یہاں ہے کہ جب عنوان کلام سے اس خدائی کارروائی کے مشہور عام ہونے کی اطلاع پر اُس کارروائی سننے کا اشتیاق بڑھ گیا تو کید ہم فی تضلیل سے اس اشتیاق کو پورا کر دیا گیا کہ خدا نے اصحاب فیل کی تدبیر کو سرتاپا غلط کر دیا۔

فی تضلیل کا لفظ ابرہہ کی تدبیر کو محض غلط ہی کر دینے کی طرف نہیں بلکہ انتہائی طور پر برباد کر دینے کی طرف بھی اشارہ کر رہا ہے کیونکہ کید ابرہہ کے لئے تضلیل کو ظرف ظاہر کیا گیا ہے اور ظاہر ہے کہ ظرف اپنے مظروف پر محیط ہوتا ہے جس کا حاصل یہ ہوگا کہ خدا نے اس کی تدبیر کو بربادی کے ظرف میں ڈال دیا جو اس پر ہر طرف سے چھا گئی اور محیط ہو گئی یعنی اگر بربادی کسی چیز کے اندر ڈالی جاتی تو اس صورت میں بربادی کو وہ شے گھیر لیتی اور غلبہ شے کو رہتا۔ لیکن جبکہ خود شے بربادی میں پھینکدی گئی تو اس صورت میں بربادی اسکو محیط ثابت ہوتی ہے اور غلبہ و تسلط بربادی کا رہتا ہے جس سے اس شے کا بچاؤ ناممکن ہے۔ پس اس عنوان سے ابرہہ کی تدبیر کا کلی استیصال اور جڑ بنیاد سے اکھڑ جانا ثابت ہوتا ہے۔ جیسے کسی وزنی چیز کو اٹھا کر سمندر میں پھینکدیا جائے کہ اس کا کوئی پتہ نشان بھی باقی نہ رہے۔

بہر حال جس طرح اصحاب الفیل کے لفظ سے ان اصحاب کی غیر معمولی قوت و سطوت اور تدبیر کا غیر معمولی استحکام نمایاں ہوتا تھا۔ اسی طرح کید کو تضلیل کے ظرف میں ڈالا ہوا بتلا کر اسکی پامالی کو بھی حد درجہ غیر معمولی واضح کیا گیا ہے ابطال کید کے اس غیر معمولی دعویٰ پر مخاطب کے دل میں پھر مزید اشتیاق کے ساتھ یہ سوال پیدا ہوا کہ یا اللہ اس غیر معمولی بطلان تدبیر کی صورت آخر کیا ہوئی ہوگی؟ کہ جسے اس شد و مد سے بیان کیا جا رہا ہے۔ اور خدا کے دو فعلوں کیف فعل اور الم یجعل کا ثمرہ کہا جا رہا ہے تو آئندہ جملہ سے جواب ملا کہ

وارسل علیھم طیرا ابابیل | اور اُن پر غول کے غول پرندے بھیجے۔

اس سے مخاطب نے پہلے ہی سمجھ لیا کہ اس فعل الٰہی اور جعل الٰہی کا مقصد اصحاب فیل پر وبال کا مسلط کرنا ہے۔ کیونکہ موقع ہے بیان ضرر کا اور اس میں استعمال کیا گیا ہے علیٰ۔ جو ایسے مواقع پر تسلط وبال اور الزام ضرر کے لئے آتا ہے۔ یہاں نہ نفع رسانی ابرہہ کا تذکرہ ہے نہ نفع رسانی قریش کا۔ پھر اس سے مخاطب یہ بھی سمجھ گیا کہ یہ وبال و نکال جبکہ ارسال طیور کا مقصد ہے اور یہ ارسال فعل الٰہی ہے تو یہ وبال و نکال براہ راست اس فعل الٰہی سے ہی ظہور پذیر ہونا چاہئے۔ ورنہ اُس میں اگر کسی غیر کا دخل آگیا یا یہ وبال اسباب عادیہ کے تحت میں آکر کسی باختیار اور ذی عقل مخلوق کے ذریعہ نمایاں ہوا تو پھر وہ اس ارسال کا اثر نہ رہیگا۔ اور اس طرح یہ ارسال الٰہی بے تاثیر اور بلا غایت کے رہکر معاذ اللہ لغو ہو جائیگا۔ کیونکہ الشئی اذا خلا عن الغایۃ لغا (کوئی شئے جب اپنی غایت و غرض سے خالی رہجاتی ہو تو وہ لغو ہو جاتی ہے)

پس مخاطب نے جیسے اس سے یہ سمجھ لیا کہ اصحاب فیل پر خود کوئی وبال پڑا ہے جیسا کہ کلمۂ علیٰ شاہد ہے ایسے ہی یہ بھی جان لیا کہ یہ وبال خود براہ راست فعل الٰہی سے ہی پڑا ہے جیسا کہ علیٰ کا ارسال کے صلہ میں آنا شاہد ہے۔ اور یہ کہ وبال مذکور پرندوں سے برسا کیونکہ وہی ارسال کا مفعول ہیں۔ ورنہ پھر وہ وبال ارسال کا ثمرہ نہ رہے گا۔ ظاہر ہے کہ اس عجیب وغریب کارروائی اور پرندوں سے وبال برسنے کی خبر سے مخاطب کے دل میں پھر ایک اشتیاق آمیز سوال پیدا ہوا کہ پرندے اور ہاتھیوں کی تباہی؟ بھلا پرند ہاتھی کو کیا ضرر کر سکتے ہیں؟ تو کلمۂ ابابیل نے اس کا جواب دیا کہ پرندے ایک دو نہیں تھے بلکہ غول کے غول تھے۔ جو بادلوں کی طرح ان پر امنڈ آئے تھے۔ اس سے مخاطب کے دل میں ایک ضلجان آمیز سوال یہ پیدا ہوا کہ پرندے کتنے ہی ہوں مگر پرندے ہی ہیں انھیں ہاتھیوں سے کیا نسبت؟ ہاں یہ ممکن ہے کہ وہ پرندے بھی ہاتھیوں ہی جیسے کو پیکر ہوں یا گو کسیقدر چھوٹے بھی ہوں مگر چیر پھاڑ کرنیوالے اور گوشت خور پرندے ہوں جو جذبۂ گوشت خوری میں اکدم آپڑے ہوں تو کلمۂ ابابیل ہی نے پھر جواب دیا کہ نہیں یہ غول کے غول پرندے چھوٹی چھوٹی چڑیاں تھیں۔ بڑے پرندے یا گدھ چیل وغیرہ گوشت خور نہ تھے کیونکہ ابابیل کے معنی تزاحم اور انضمام کے ساتھ ملکر اور ایک دوسرے میں گھستے ہوئے اڑنے والے پرندوں کی جماعت کے ہیں۔ اور یہ صورت صرف چھوٹے ہی پرندوں میں پائی جاتی ہے۔ نہ آبی جانور مرغاب اور سرخاب وغیرہ اس طرح اڑتے ہیں اور نہ مراد خور جانور چیل کرگس وغیرہ اس طرح اڑان کرتے ہیں۔

یہاں سے مخاطب کے دل میں پھر ایک سوال پیدا ہوا کہ پھر ایسی چھوٹی چڑیوں سے ذی عقل انسانوں کو اپنا بچاؤ کر لینا کیا مشکل تھا؟ ہو سکتا تھا کہ یہ ابرہہ کے لشکری ان چڑیوں کا شکار کر لیتے یا وہ تعداد میں بہت زیادہ تھیں تو ادھر اُدھر ہو کر جان بچا لیتے۔ مگر ان تمام خطرات وسوالات کا جواب بھی قرآن نے اپنے نظم ہی سے دیا کہ یہاں شکار کرنے یا بچاؤ کی صورت کا کوئی امکان ہی نہ تھا کیونکہ اول تو ارسال کو فعل خداوندی بتلایا جس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کتنا ہی ذی ہوش ہو مگر جب خدا خود ہی تعذیبی کارروائی فرمائے تو بندہ خدا سے بچکر کہاں جا سکتا ہے اور جبکہ وہ برسر غضب آجائے تو انسانی عقل بیچاری کیا بنا سکتی ہے؟

پھر ارسال کی نسبت خدا کی طرف ہونے سے طبعاً اس میں علو اور فوقیت کی نسبت بھی نمایاں ہوئی کیونکہ مرسل تو خود فوق بر فوق اور وراء الوریٰ ہے جسکی طرف بلندی ہی کی نسبت کی جاتی ہے پستی کی نہیں۔ پھر ارسال کا مفعول مطلقاً حیوان نہیں رکھا گیا کہ خدا نے ابر جانور بھیجدیئے۔ بلکہ ان جانوروں کو وصف طیران (اڑان) کیساتھ موصوف کر کے لایا گیا اور طیران کا مادہ خود علو اور فوقیت کو چاہتا ہے۔ کیونکہ اڑان بالائے زمین ہی ہوتی ہے نہ کہ برسر زمین۔ زمینی نقل و حرکت کو مشی (چلنا پھرنا) کہتے ہیں نہ کہ اڑان۔ جس سے واضح ہے کہ شئے مرسلہ بلند پروازی کے دائرہ کی چیز تھی۔ پھر ارسال کا صلہ علیٰ لایا گیا اور علیٰ خود فوقیت اور علوی کا متقاضی ہے جس سے فوقیت اور علو کی ان متعدد نسبتوں سے صاف

کھل جاتا ہے کہ اول تو یہ بلند پرواز پرندے اصحاب فیل کے اردگرد نہ تھے کہ وہ کسی سمت میں بچکر نکل جاتے بلکہ انکے سروں پر چھائے ہوئے تھے اور ان کی ساری فضا کو گھیر لیا تھا اس لئے وہ جدھر بھی بھاگتے اس فضا سے نہیں نکل سکتے تھے۔ دوسرے وہ آئے بھی فوج در فوج جوان کی کثرت تعداد کی طرف بھی اشارہ ہے۔

پس قرآنی اشارات و تصریحات کی رو سے جب ایک ہوائی فوج خدائی ارسال سے آئے۔ خدائی کارروائی کے ماتحت آئے جو ساری طاقتوں کا سرچشمہ ہے۔ پھر آئے بھی اوپر سے جہاں انسان کی دسترس نہیں۔ اور پہونچے بھی لاتعداد شمار کے ساتھ اور اوپر سے گھیر بھی لے ساری فضا کو تو سائل کا یہ سوال و احتمال محض لایعنی رہجاتا ہے کہ اصحاب فیل ادھر اُدھر ہٹکر جان بچا لیتے۔ یا انھیں شکار کر لیتے۔

بہرحال اس منظم اور مرتب بیان سے اب مخاطب کے دل سے ہر ایک خلش نکلکر یہ یقین ہو گیا کہ یہ خدائی تعزیر کی کارروائی بلاشبہ ان متسلط پرندوں ہی کے ذریعہ واقع ہوئی ہے جس میں کسی غیر کا دخل یا اپنے ذاتی بچاؤ کا احتمال بھی نہ تھا لیکن اس کے بعد قدرتی طور پر مخاطب کے دل میں غایت شوق و رغبت سے پھر یہ سوال پیدا ہوا کہ اس طیرانی عذاب کی صورت آخر کیا ہوئی ہوگی؟ کیا ان پرندوں نے نیچے اوتر اوتر کر ہاتھیوں اور ہاتھی نشینوں کو نوچا ہوگا جیسے اکثر مردار خوار جانوروں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ کبھی زندہ جانوروں پر بھی جھپٹے مار کر گوشت نوچ لیجاتے ہیں: اگر ایسا ہوا ہو تو ایک بعید سا احتمال پھر پیدا ہو جاتا ہے کہ یہ پرندے شاید لاش خور ہی ہوں تو قرآن نے فوراً جواب دیا کہ

ترمیھم بحجارۃ من سجیل | یہ پرندے انھیں سجیل کی کنکریوں سے مار رہے تھے۔

جس سے واضح ہو گیا کہ نوچ کھسوٹ کی کوئی صورت نہ تھی بلکہ یہ بلند پرواز پرندے اوپر ہی سے ساری فضا کو گھیر کر انپر پتھراؤ کرتے رہے اور اوپر ہی اوپر رہکر اپنا سب کام کر گئے۔ اس سے لاش خور پرندوں کا یہ بعید سا احتمال بھی قطع ہو گیا اور کھل گیا کہ نوچ کھسوٹ کے بجائے سنگ باری سے یہ تعزیر واقع ہوئی ہے۔

مگر حجارۃ کا لفظ سنتے ہی مخاطب کے دل میں پھر ایک اشکال آمیز سوال پیدا ہوا کہ جب پرندے چھوٹے چھوٹے تھے تو کنکریاں بھی وہ یقیناً چھوٹی ہی اٹھا سکتے ہوں گے اور پہاڑیوں پر چھوٹی کنکریوں کے ذخیرے ایک جگہ عادۃً دھرے ہوئے نہیں ہوتے بلکہ بڑے پتھروں میں رلے ملے اور وہ بھی عموماً بڑے پتھروں کے نیچے اور پہاڑیوں کے زیریں حصوں میں ہوتے ہیں۔ تو کیا ان پرندوں نے ان پہاڑیوں کو کریدا ہوگا جو عادۃً بعید ہے۔ یا پہاڑیوں کے زیریں حصوں میں پہونچکر پتھریاں چگی ہوں گی۔ جو ان کی مذکورہ فوقیتوں کی نسبت کے لحاظ سے بعید تر ہے تو پھر یہ پتھریاں ان کے پاس کیسے آئی ہوں گی؟

قرآن نے سجیل کے لفظ سے جواب دیتے ہوئے بتلایا کہ وہ پہاڑیوں یا دامن کوہ کی پتھریاں ہی کب تھیں جنپر یہ اشکالات وارد ہوں! بلکہ وہ تو پکی ہوئی مٹی کی کنکریاں تھیں جنکو یہ پرندے اپنی ساتھ ہی لائے تھے۔ جیسا کہ سجیل کا

لفظ شاہد ہے۔ کیونکہ سجیل طین متحجر (پکی ہوئی مٹی) کو کہتے ہیں اور اس لئے اہل لغت نے کہا ہے کہ سجیل اصل میں معرب ہے سنگ گل کا یعنی مٹی کا پتھر اور مٹی کا پتھر وہی پکائی ہوئی مٹی کا ٹکڑا ہوا جو بڑا ہو تو اینٹ کہہ دیا جائے گا اور چھوٹا ہو تو کنکری۔ اس سے ثابت ہوا کہ جیسے یہ ارسال طیور فعل خداوندی تھا ویسے ہی ان طیور کا سامان حرب بھی بدقدرت ہی کا ساختہ پرداختہ تھا جس میں مخلوق کا کوئی واسطہ اور دخل نہ تھا۔

یہاں سے مخاطب نے حقیقت حال سمجھ کر یہ بھی باور کر لیا کہ جب یہ پرندے بھی خدا ہی کی مخصوص صنعت سے تھے اور یہ پتھریاں بھی اسی کے بدقدرت کی ساخت سے تھیں تو بہت ممکن ہے کہ ان خاص قسم کی کنکریوں میں ہلاکت کی کوئی خاص تاثیر بھی ہو جس کی وجہ سے ان کی زد بھی معمولی نہ ہو اور آثار ضرب بھی معمولی نہ ہوں۔ کیونکہ کسی چیز کے آ لگنے سے کسی چیز کا تباہ ہو جانا لگنے والی شے کی بڑائی چھوٹائی پر موقوف نہیں بلکہ زور ضرب اور ساخت سے متعلق ہے۔ بندوق کی ایک چھوٹی سی گولی بڑے سے بڑے شیر کو بٹھا دیتی ہے محض اپنی ساخت اور آلۂ ضرب یعنی بندوق کی ساخت کی بنا پر جس سے جا لگنے والی گولی میں جا لگنے کا زور پیدا ہو جاتا ہے۔ آجکل چھوٹی نال کی رائفلیں قدیم زمانہ کی گزوں لانبی بندوقوں سے کہیں زیادہ مار کرتی ہیں۔ محض نال کی ساخت کی بنا پر نہ کہ طول و ضخامت کی بنا پر۔ حتیٰ کہ بعض رائفلوں کی چکردار نال سے گولی چکر کھاتی ہوئی نکلکر جب کسی جگہ پڑتی ہے تو ایک ہی گولی اپنے گھاؤ سے پورے بدن کو چھید ڈالتی ہے اور اس میں گولی کے حجم سے بیسیوں گنا زیادہ بڑا اور ڈراؤنا کھل جاتا ہے۔ اسی طرح یہ پرندے جو بمنزلہ مخصوص رائفلوں کے تھے جبکہ اللہ نے خاص ساخت سے انھیں اپنے مخفی لشکروں میں سے اسی کام کے لئے خود بھیجا اور اسی طرح یہ پختہ مٹی کی کنکریاں جو بمنزلہ گولی اور چھرّوں کے ان کی چونچوں اور پنجوں میں دبی ہوئی تھیں جبکہ خدا ہی کے خاص کارخانۂ قدرت سے بنکر ہاتھی والوں پر انتہائی زور کی ضرب کے ساتھ پڑیں تو کچھ بھی بعید از قیاس نہیں کہ باوجود پرندوں اور کنکریوں کے چھوٹے اور خورد تر ہونے کے اپنی اس خصوصی ساخت کے ماتحت ان کے بدنوں سے آر پار بھی نکل نکل گئی ہوں اور ان بھاری بھاری جسموں کو گود کر پاش پاش بھی کر ڈالا ہو۔ پس سجیل کے لفظ نے ان کنکریوں کی خاص قدرتی ساخت پر دلالت کر کے کنکریوں کی غیر معمولی تاثیر اور ہلاکت آفرینی کی طرف ایک ایسی واضح رہنمائی کر دی جس سے مخاطب کے لئے ان روایات احادیث کی تصدیق میں کوئی ادنیٰ رکاوٹ باقی نہ رہی جن میں وارد ہے کہ یہ مسور اور چنے کے دانہ کی برابر چھوٹی چھوٹی کنکریاں ان پرندوں کے چونچوں اور پنجوں سے اس طرح ان کے سروں پر گرتی تھیں کہ آر پار نکل کر ایک ہی کاری ضرب میں انھیں بچھا دیتی تھیں پس یہ روایت کلمۂ سجیل کی ایسی تفسیر اور شرح ہے کہ گویا کلمۂ سجیل خود ہی اس روایت کا مقتضی اور اسے اپنی تشریح کے لئے خود کھینچ رہا ہے۔ پس اب قرآنی رہنمائی کے ماتحت صورت واقعہ کا حاصل یہ نکلتا ہے کہ جس طرح چڑیوں سے ہاتھیوں کو تباہ کرانے کا واقعہ ایک حیرتناک اور نادر روزگار قصہ ہے ایسے ہی اس واقعہ کا نتیجہ بھی کچھ کم حیرتناک نہیں کہ ہاتھی اور ہاتھی نشین محض بکھر ہی نہیں گئے بلکہ کھائے ہوئے بھس کی طرح ان کا ریزہ ریزہ ہو گیا اور بھرکس نکل گیا فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّأْكُولٍ۔

بہرحال اگر سورۃ مقدسہ کے نظم پر غور کیا جائے تو واقعۂ فیل کا نادر اور عجیب خرق عادۃ ہونا۔ اس کا قیاس نہ ہونا بلکہ نقل و روایت پر مبنی ہونا۔ اور روایت بھی مستند اور معتبر ہو کر گویا تا حد تواتر پہونچا ہوا ہونا۔ چہ جائیکہ اس کا عامیانہ اور بے اصل رواج پذیر کہانیوں میں سے ہو سکنا۔ اصحاب فیل کا غیر معمولی طاقت لیکر کھلے بندوں آنا۔ اور چھپے چھپائے آنے کے کوئی معنی نہ ہونا۔ اُس کے بالمقابل خدا کی طرف سے شدید ترین تعزیری کارروائی کیا جانا۔ اور براہ راست اسی کے فعل سے کیا جانا۔ اس میں کسی غیر کے فعل کا دخل نہ آنا پھر اس کارروائی سے نفع رسانی یا تائید و کمک کا مقصود نہ ہونا بلکہ کسی مستحق تائید و نصرت کا سامنے ہی نہ ہونا۔ اس کارروائی سے اصحاب فیل کا تباہ ہونا اور تباہی کی بھی آخری اور انتہائی حد پر آکر گویا استیصال کلی ہو جانا۔ استیصال کا پرندوں کے پتھراؤ کے ذریعہ ہونا۔ پرندوں کا چھوٹی چڑیاں ہونا۔ اور گدھ چیلیں نہ ہو سکنا۔ ان کی تعداد کا لاتعداد ہونا۔ ان کا اوپر سے فضا کو گھیر کر پتھراؤ کرنا۔ اصحاب فیل کا کسی جانب کو بھی بھاگ نہ سکنا۔ ان چڑیوں کا پتھراؤ میں چھوٹی کنکریاں استعمال کرنا۔ ان پتھریوں کا مکہ کے پہاڑوں میں سے نہ ہو سکنا ان کنکریوں میں ہلاکت کی کوئی مخصوص تاثیر نہ ہونا۔ پرندوں کی ضرب کا غیر معمولی ہونا اور اس ضرب شدید سے ان کا بھرکس نکل جانا وغیرہ وغیرہ واقعہ کے سارے ہی پہلو تاریخ اور فقہ تاریخ کی رو سے اس سورۃ مقدسہ کے نظم اور اس کی نصوص کی عبارت، دلالت، اشارت اور اقتضاء سے صراحۃً اور کنایۃً اس طرح نمایاں ہو رہے ہیں کہ نفس واقعہ کے سمجھ لینے کے لئے قرآن سے کہیں باہر جانے کی بھی ضرورت نہیں ہونی چاہئے چہ جائیکہ خیال آفرینیوں کی نوبت آئے۔

نیز مضامین سورۃ کے اس خلاصہ سے واضح ہو گیا کہ اس جام بہاں نما سورۃ کے علوم اول سے آخر تک تفصیل بعد الاجمال کا ایک مرتب مرقع ہر پیدا شدہ سوال کا خود بنفسہ شافی جواب اور اس کی ہر لفظی قید اور ہر اسلوب بیان کھٹکتے ہوئے اشکالات کا ایک جامع حل ہیں۔ اور سورۃ کو حل کرنے نیز سورۃ سے مدافعت کرنے کیلئے سورۃ سے باہر جانے کی ضرورت نہیں پڑتی گویا یہ سورۃ مقدسہ اپنے مضامین کو خود ہی تمام شبہات و وساوس سے پاک کرتی ہوئی چلی جاتی ہے اور ساتھ ہی اسکا ایک ایک جملہ اپنی متعلقہ تاریخ کو خود ہی اس طرح کھینچتا ہوا معلوم ہوتا ہے کہ وہی اس کی طرف رہنمائی بھی کر رہا ہے۔ ساتھ ہی یہ اندازہ لگا لینا بھی مشکل نہیں رہتا کہ مضامین سورۃ کے تقاضا اور کشش یا اس کی اقتضائی رہنمائی سے جو تاریخی مضامین اور واقعات طبعی طور پر اس کے نظم کے ساتھ جڑتے اور کھچتے ہوئے نظر آتے ہیں وہ اتفاق سے وہی ہیں جنکو قدماء نے اپنی معتبر تاریخوں اور مستند تفسیروں میں لیا۔ اور بالتفصیل بیان کیا ہے۔ نہ وہ کہ جنکو بدویز صاحب نے کسی نامعلوم کتاب یا لوح دماغ سے اوتار کر بہت اطمینان کیساتھ فرصت میں بیٹھکر مرتب فرمایا اور بلا کشش قرآن خواہ مخواہ قرآن کے سر تھوپنا چاہا ہے یہی وجہ ہے کہ ان بے کشش تاویلات اور مزعومہ تفسیر و تاریخ کو قرآنی تقاضا سے نہیں جب قرآن میں ٹھونسا جاتا ہے تو قرآنی نظم کو اس سے استفراغ ہونے لگتا ہے اور یہ تاویلات خود بخود اس سے دفع ہوتی ہوئی محسوس ہوتی ہیں پھر بھی اگر انہیں کھپانے کی غیر مشکور سعی کیجائے تو نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نہ

قرآن کا وہ نظم بلاغۃً قائم رہتا ہے جس سے وہ ہر سوال کا خود ہی جواب بنتا تھا نہ اس کے مضامین میں وہ ترتیب باقی رہتی ہے جس سے اخذ نتائج کا تعلق تھا اور نہ مضامین کا وہ تسلسل ہی قائم رہتا ہے جس سے مخاطب خود قرآن ہی سے اس واقعہ کو مرتب طریق پر ذہن نشین کر لیتا تھا۔

اس لئے میں عرض کروں گا کہ واقعۂ فیل سے متعلق قدیم تاریخ و تفسیر کے معتبر ہونے کی یہی خود ایک مستقل دلیل ہے کہ وہ تقاضائے قرآنی ہے اور قرآن ہی اُس کی راہیں کھولتا اور اسپر روشنی ڈالکر اپنی طرف کھینچ رہا ہے۔ ادھر پرویز صاحب کی موعومہ تفسیر اور مفروضہ تاریخ کے ناقابل التفات ہونے کے لئے بھی ایک یہی کافی اور مستقل دلیل ہے کہ نہ وہ مقتضائے نظم قرآنی ہے اور نہ اس کی زیر رہنمائی آتی ہے۔ بلکہ صرف پرویز صاحب کے شغب یا تقاضا سے اگر کسی کی طبیعت کچھ قرآن سے ہٹتی ہے تو کان اُدھر بھی جا لگتے ہیں۔ ورنہ بذاتہ کبھی اس میں کوئی کشش نہیں اور نظم کتاب بھی اسکا متقاضی اور اس کے لئے راہنما نہیں۔

بہرحال واقعۂ فیل کو جب قرآن کی ان کشش کردہ تواریخ اور تقاضا کردہ تفاسیر کیساتھ اس کی حقیقی ترتیب کے ساتھ جوڑا جائے اور پھر سورۃ کے لفظ لفظ اور ہر ہر قید و قرینہ کو سامنے رکھا جائے جنکی طرف ہمنے ابھی اس خلاصہ میں اشارے کئے ہیں تو پرویز صاحب کی بنائی ہوئی یہ تفسیری عمارت قرآن ہی کے شہاب ثاقب سے سب صباً منثوراً ہو جاتی ہے اور واضح ہو جاتا ہے کہ انھوں نے لفظ کید کے معنی میں تصرف بیجا کر کے ابرہہ کے چھپتے چھپاتے آنے کا جو قصہ تیار فرمایا اور پھر ارسال طیور کی جو غرض و غایت (خبر رسانی قریش) از خود گھڑ کر قرآن کے بین السطور بلکہ متن میں اضافہ فرمایا۔ پھر ترمیم میں لفظی تحریف کر کے اس کا فاعل قریش کو ٹھیرایا اور اس طرح سورۃ کے موضوع ہی کو پلٹ دیا۔ یہ سب امور خود قرآن ہی کے الفاظ سے مردود اور بے معنی ہیں جن کے رد و طرد کا خلاصہ یہ ہے کہ

الم تر کے استفہام سے واقعہ کی ندرت کی طرف اشارہ ہے۔ لہذا پرویز صاحب کا اسے ایک معمولی اور عادی واقعہ ٹھہرانا غلط ہے۔

فعل الٰہی سے راست خدا کی تعزیری کارروائی کی طرف اشارہ ہے اس لئے پرویز صاحب کا قریش کو تعزیر دہندہ ٹھہرانا غلط ہے۔

اصحاب فیل کے لفظ سے دشمن کی غیر معمولی طاقت کی طرف اشارہ ہے لہذا پرویز صاحب کا اسے چوروں کی طرح چھپ کر آنیوالا سمجھنا یا قریش جیسی بے وسائل قوم کے ہاتھوں اینٹ پتھر سے تباہ شدہ سمجھ لینا غلط ہے۔

کیدہم سے اصحاب فیل کے منصوبوں اور تدبیروں کی طرف اشارہ ہے جس میں اخفا کی قید لگا کر پرویز صاحب کا اسے چھپتے چھپاتے سفر طے کرنے پر اوتارنا غلط ہے۔

ارسال طیور سے ابطال کید کی خدائی تدبیر کی طرف اشارہ ہے لہذا اسے قریش کی تدبیر کہنا غلط ہے۔

علیہم سے خود پرندوں کے قریش پر مسلط ہونے اور بطور وبال انپر آپڑنے کی طرف اشارہ ہے۔ لہذا انھیں خبر رساں ایجنسی کا ہرکارہ یا قریش کا حمایتی بنانا غلط ہے۔

ابابیل سے پرندوں کے چھوٹی چڑیاں ہونے کی طرف اشارہ ہے لہذا انھیں گدھ چیل کرگس کہنا غلط ہے

ترمیھم بوجوہ متعددہ مذکورہ جمع غائب کا صیغہ ہے لہذا اسے واحد حاضر ماننا غلط ہے۔

سجیل سے ان پتھریوں کے گلی کنکریاں ہونے کی طرف اشارہ ہے لہذا انھیں پہاڑوں کے پتھر کہنا غلط ہے وغیرہ وغیرہ۔

پرویزی تفسیر کے یہی چند عمود بحث نقاط تھے جنکو تاریخ و تفسیر ہی نہیں خود قرآن کے صریح الفاظ بھی غلط اور مردود ٹھہرا رہے ہیں۔ اس لئے ان نقطوں سے کھنچا ہوا خط بھی ظاہر ہے کہ خط مستقیم نہیں ہو سکتا۔

بہرحال پرویز صاحب کا ترمیھم کو مذکر حاضر کا صیغہ قرار دینے اور اس کا فاعل قریش کو ماننے کی ایک غلط کاری کو نباہنے کے لئے اتنی غلط کاریوں اور کتنی ہی لفظی اور معنوی تحریفوں کا شکار بننا نہ کسی عقلی اصول پر منطبق ہوتا ہے نہ نقلی پر۔ بس اس مرقع اغلاط تفسیر کو بایں خرافات نہ کوئی عقلی حجۃ قبول کر سکتی ہے نہ نقلی دلیل نہ معتبر تاریخ نہ مستند تفسیر نہ عربی لغۃ نہ فن بلاغۃ نہ ذوق سلیم نہ فہم مستقیم اس لئے عقلاً نقلاً لغۃً بلاغۃً ذوقاً اور وجداناً خوب واضح ہو جاتا ہے کہ ترمیھم جمع مؤنث غائب کا صیغہ ہے اس کا فاعل طیرا ابابیل ہیں اور پتھر اوا انہی کے ذریعہ ہوا ہے جیسا کہ بالتفصیل واضح کیا جا چکا ہے اور جبکہ اسی کا مفہوم غلط کر دینے پر یہ ساری غلط تفسیر بنی تھی تو اس کی غلطی بطریق اولیٰ واضح ہو گئی فللہ الحمد۔

یہی چند سطور تھیں کہ جن کا پیش کر دیا جانا اس وقت ضروری سمجھا گیا اور اس سلسلہ میں اہل حق کے اجماعی مسلک کو پیش نظر رکھکر جو کچھ ذہن نارسا میں آیا وہ طالب علمانہ انداز میں صفحۂ قرطاس کے حوالہ کر دیا گیا۔ اگر پرویز صاحب انصاف سے ان سطور کو ملاحظہ فرماویں گے تو ممکن ہے کہ انھیں اپنی مزعومہ تفسیر پر اصرار نہ رہے۔ مگر توفیق اللہ ہی کے ہاتھوں میں ہے۔

اس تحریر میں چونکہ رد یہ مناظرانہ رہا ہے اور بحث و تمحیص میں کبھی غیرت ایمانی سے اور کبھی سبقت قلمی سے انداز بیان اور طرز تخاطب میں تجاوز بھی ہو جاتا ہے۔ اس لئے اگر کوئی لفظ پرویز صاحب کی شان سے گرا ہوا یا ناگوار خاطر قلم سے نکلا ہو تو میں مخلصانہ طور پر معافی کا خواستگار ہوں۔ مجھے ان کی ذات سے کوئی پرخاش نہیں ہے۔ ہاں دین اور کتاب و سنۃ کے بارے میں ان کی یا کسی آزاد کی آزادی اور آزاد روشی اور اس کے متعدی اثرات تکلیف دہ ضرور ہیں اور ان سے صدمہ و قلق ہوتا ہے۔ معاملہ اگر محض دنیا کا ہو تو اس کا بہرحال ایک اختتام ہے۔ لیکن ان امور میں سابقہ آخرت سے ہے اور وہاں پہونچکر عقیدہ و عمل ہی کا حساب پیش کرنا ہے۔

عقیدہ و عمل یا دین عقلی چیستانوں یا خیال آفرینوں کا میدان نہیں کہ زبان و قلم کو آزاد چھوڑ دیا جائے یا تفنن طبع کیلئے قرآن و حدیث کو ملعبہ بنا یا جائے۔ بلکہ یہاں صرف اتباع و پیروی سے کام چلتا ہے۔ احتیاط و تقویٰ تقیید میں ہے نہ کہ آزادی اور تطاول میں آج بھی اور آج سے پہلے بھی جو لوگ پابند رہے اور اپنا دامن سمیٹ کر اور اگلوں کا دامن سنبھال کر چلے وہی اس دریائے ابتلاء و امتحان سے سلامتی کے ساتھ پار ہوئے ہیں ورنہ ہزاروں ہیں جو فتن کی دلدل میں درمیان ہی میں پھنس کر رہ گئے ہیں۔ اور گو ہر مراد سے مالا مال نہ ہو سکے۔ والعیاذ باللہ العلی العظیم۔

یہ چند طالبعلمانہ سطریں اپنے محترم عالیجناب خان بہادر شیخ ضیاء الحق صاحب رکن مجلس شوریٰ دارالعلوم دیوبند اور عالیجناب ڈاکٹر احمد اللہ خانصاحب انچارج اعلیٰ شفاخانہ دیوبند کے ارشاد سے لکھدی گئیں۔ ورنہ میں کہاں اور علمی میدان کہاں۔ اس میں جو حصہ خیر و صواب کا نظر آئے وہ اساتذہ کا فیض سمجھا جائے۔ اور جو حصہ خطا و نسیان کا ہے وہ بہرحال اپنا حصہ ہے جسپر اس ناکارہ کو مطلع کر دیا جائے۔ حق تعالیٰ ہم سبکو قبول حق کی توفیق دے اور انجام بخیر فرمائے اور سلامتی کی راہ دکھلائے اور اسی پر چلائے اور استقامت فہم اور سلامتی ذوق عطا فرمائے۔

واللہ الموفق للصواب
والیہ الرجعیٰ والمآب

تصحیح سالنامہ کے صفحہ ۵۴ پر حب عنبری کا جو اشتہار شائع ہوا ہے اس کی قیمت درج ہونے سے رہ گئی ہے اشتہار کے ساتھ قیمت اس طرح پڑھی جائے (۴۰ روز کی دوا دو روپے)

ضروری تصحیح

(۱) سالنامہ کے حصہ روئداد بابتہ سنہ ۱۳۶۰ھ کے صفحہ ۱۷ پر زیر عنوان اسمائے گرامی حضرات ارکان شوریٰ دارالعلوم دیوبند کاتب صاحب اور اس کے بعد مصلح سنگ صاحب کی اصلاح و ترمیم سے بعض اسماء اس طرح شائع نہ ہو سکے جسطرح انھیں شائع ہونا چاہئے تھا۔ لہذا فہرست مذکورہ کے حسب ذیل نمبروں کی تصحیح اس طرح کر لی جائے۔

(۳) حضرت مولانا مولوی سید حسین احمد صاحب صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند (۴) حضرت مولانا الحاج مولوی شبیر احمد صاحب عثمانی صدر مہتمم دارالعلوم دیوبند

(۲۰) حضرت مولانا مولوی محمد صدیق صاحب۔ کراچی۔ (۲۱) عالیجناب مولانا مولوی حکیم مشیت اللہ صاحب۔ بجنور

(۲) سالنامہ کے حصہ روئداد صفحہ (۲۶) نتیجۂ امتحان سالانہ دورۂ حدیث کے شمارہ (۴۰) پر مولوی حافظ غوث محمد صاحب سرگودھوی کے حاصل کردہ نمبر ۹۵۴ اور اوسط ۵۰ ہے جو اچھی کامیابی کے نمبر ہیں۔ غلطی سے ان کے نمبر ۳۹۲ شائع ہوئے ہیں جس کے اعتبار سے انھیں ناکامیاب لکھا گیا تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صفات باری عزّ اسمہٗ

(از مولانا مولوی محمد ادریس صاحب کاندھلوی مدرس دارالعلوم دیوبند)

قال اللہ تعالیٰ۔ اللہ لا الٰہ الا ھو لہ الاسماء الحسنیٰ

ذات خداوندی باوجود ایک ہونے کے پھر سب کمالات کے ساتھ موصوف ہے۔

ایک شخص کلکٹری اور مجسٹریٹی دونوں کے کام کرتا ہے اس لئے دو نام ہو گئے ورنہ حقیقت میں ہے وہ ایک ہی ذات ایسے ہی ذات خداوندی بھی بسبب جدا جدا کاموں کے خالق، رازق، سمیع، بصیر کہلاتی ہے غرض یہ کہ صفات کا متعدد ہونا اس کی وحدت کے کسی طرح منافی نہیں۔

اور جس طرح ذات خداوندی تمام موجودات کے لئے اصل ہے اسی طرح کمالات خداوندی کمالات مخلوق کے لئے اصل ہیں۔ اور مخلوق میں جو کمال ہے وہ اسی کے کمال کا پرتو اور عکس ہے جیسا کہ مخلوقات کا وجود اسی کے وجود کا پرتو اور عکس ہے۔

آفتاب میں اگر نور نہ ہوتا تو زمین کیسے منور ہوتی۔ آتش میں اگر حرارت نہ ہوتی تو پانی کیسے گرم ہوتا۔

علیٰ ہذا اگر خالق میں کمال نہ ہوتا تو مخلوق میں کہاں سے کمال آجاتا۔

بندوں[1] میں حیات بھی ہے علم و قدرت بھی ہے ارادہ و اختیار بھی ہے۔ سمع و بصر اور کلام بھی ہے اور یہ ساری باتیں بالاتفاق خوبی و کمال کی سمجھی جاتی ہیں۔

یہ کمالات اگر خالق میں نہ تھے تو مخلوق میں کہاں سے آئے۔ نیز اگر خداوند کریم ان صفات کمالات کے ساتھ موصوف نہ ہو تو مخلوق کا خالق سے اور ممکن کا واجب سے افضل ہونا لازم آتا ہے اس لئے کہ مخلوق میں حیات، علم قدرت، سمع، بصر سب موجود ہے۔ اب اگر خدا ان صفات سے عاری ہو تو یقیناً مخلوق کو خالق سے افضل کہنا پڑے گا۔ کیونکہ زندہ کا مردہ سے اور عالم کا غیر عالم سے اور قادر کا غیر قادر سے افضل ہونا بالکل ظاہر ہے ؎ خشک ابرے کہ بود ز آب تہی ٭ ناید از وے صفت آبدہی

حیات پس ضروری ہے کہ اس میں صفت حیات اس درجہ کامل اور اکمل ہو کہ وہ اسمہٗ موت سے بھی پاک ہو

[1] کما فصلہ الحافظ ابن تیمیہ فی مواضع من شرح العقیدۃ الاصفہانیۃ ص۳۲ و ص۷۶،۷۵

اور تمام عالم کی حیات اسی کی حیات کا پرتو اور فیض ہو حیات اس کے لئے ذاتی اور اصلی اور خانہ زاد ہو اور کیوں نہ ہو اس لئے کہ ایسے بدیع عالم کا ایک میت اور جماد سے صادر ہونا عقل محال سمجھتی ہے اور باقی عالم کی حیات اسی کی بخشش اور عطا کا ثمرہ ہو۔

اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم	اس کے سوا کوئی خدا نہیں وہ ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے اور سب کا سنبھالنے والا ہے
وھو الذی احیاکم ثم یمیتکم	اسی ذات نے تمکو حیات عطا کی اور وہی پھر تمکو مارے گا اور
ثم یحییکم۔ (سورہ حج)	پھر حیات عطا کرے گا۔

علم ۔ اور وہ ذات علیم بھی ہے یعنی اس کو ہر ہر ذرہ کی خبر ہے۔ کوئی شئے ایسی نہیں کہ جو اس کو معلوم نہ ہو۔

ان اللہ بکل شیء علیم	اللہ تعالیٰ ہر شئے کا جاننے والا ہے۔

عالم میں جو کچھ ہوا یا ہو رہا ہے یا ہوگا ازل ہی میں ان سب باتوں کا اس کو بالتفصیل علم تھا ؎

بر وعلم یک ذرہ پوشیدہ نیست ؛ کہ پیدا و پنہاں بنزدش یکیست

اور وہ کیوں نہ عالم ہو جب اسی نے تمام عالم کو پیدا کیا اور وہی اس کو باقی رکھتا ہے اور وہی اسکی تربیت کرتا ہے تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ ان چیزوں کا جاننے والا نہ ہو۔ کسی شئے کو موجود کر دینا یا اس کو باقی رکھنا یا اس کی تربیت کرتے رہنا بدون علم کے محال ہے۔

قال تعالیٰ۔ اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ	کیا وہ نہیں جانتا کہ جس نے پیدا کیا حالانکہ وہی ایک ایسی
وَھُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ۔	ذات ہے کہ جو باریک بین اور خبردار ہے۔

علاوہ ازیں علم کی حقیقت صرف اس قدر ہے کہ معلومات عالم کے سامنے موجود ہوں کوئی شئے اس سے مخفی نہ ہو۔ اور جہل کی حقیقت یہ ہے کہ معلومات اس کے سامنے موجود نہ ہوں بلکہ غائب اور مخفی ہوں۔

اور یہ ظاہر ہے کہ مصنوع صانع سے غائب نہیں ہو سکتا۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ جن حقائق کو وہ وجود عطا کرتا ہے وہ حقیقتیں اوس سے محجوب اور مستور ہوں۔

پس یقیناً عالم کی تمام چیزیں اُس معطی وجود کے سامنے بے حجاب اور بے نقاب ہوں گی۔ اور اسی بے حجاب اور بے نقاب ہونے کا نام علم ہے۔ کما قال تعالیٰ۔

ان اللہ لا یخفی علیہ شیء فی الارض	بیشک اللہ پر کوئی چیز زمین اور آسمان کی پوشیدہ
ولا فی السماء وما تکون فی شأن	نہیں۔ آپ کی کوئی شان اور کوئی تلاوت اور کوئی عمل
وما تتلوا منہ من قرآن ولا تعملون	ایسا نہیں کہ جسپر ہم حاضر اور مطلع نہ ہوتے
من عمل الا کنا علیکم شھودا	ہوں

اذ تفیضون فیہ ط وما یعزب عن ربک من مثقال ذرۃ فی الارض ولا فی السماء ولا اصغر من ذلک ولا اکبر الا فی کتاب مبین (سورۂ یونس)	جبکہ تم اس عمل میں مشغول ہوتے ہو اور آپ کے رب سے ایک ذرہ بھی غائب نہیں ہوتا نہ زمین میں اور نہ آسمان میں اور چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی کوئی شے ایسی نہیں کہ جو ہمارے یہاں لوح محفوظ میں درج نہ ہو۔

ایک معمولی گھڑی اور گھنٹہ کو دیکھ کر ہم کو اس کا یقین آجاتا ہے کہ اس کا موجد ضرور علم ہندسہ کا بڑا حاذق اور ماہر ہوگا کہ جس نے اوقات معلوم کرنے کے لئے یہ عجیب وغریب آلہ ایجاد کیا لہٰذا اس عالم کا نظام شمسی اور قمری دیکھکر یہ کیسے یقین نہ آئے کہ اس کا بنانے والا بڑا ہی علیم وحکیم ہے۔ اور وہ ذات قدرت بھی رکھتی ہے اس قدرت کی وجہ سے جس شے کو چاہے موجود یا معدوم کرسکتی ہے۔ کسی چیز سے وہ عاجز نہیں۔ جیسا کہ قرآن عزیز میں ہے۔

ان اللہ علی کل شیٔ قدیر	یقیناً حق تعالیٰ ہر شے پر قادر ہیں۔

مخلوقات میں جو کچھ بھی قدرت اور اختیار ہے وہ سب اسی کا فیض اور عطیہ ہے پس یہ کس طرح ممکن ہے کہ مخلوق تو اپنے افعال میں قادر اور مختار ہو اور خدا تعالیٰ اپنے افعال میں مجبور اور مضطر ہو ہر سلیم الفطرت جانتا ہے کہ قدرت اور اختیار صفت کمال ہے اور ایجاب اور اضطرار کھلا ہوا عیب ہے۔

قال تعالیٰ وربک یخلق ما یشاء ویختار۔	تیرا پروردگار جس چیز کو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے اختیار کرتا ہے۔

وہ قادر مختار ہے جس طرح چاہے تصرف کرے۔ لا یسئل عما یفعل وھم یسئلون ؎

گر از ہرہ آنکہ از بیم تو	کشاید زبان جز بہ تسلیم تو
زبان تازہ کردن باقرار تو	نینگیختن علت از کار تو

حضرت مجدد صاحب علیہ الرحمۃ مکتوبات میں فرماتے ہیں۔

کہ فلاسفہ نے اپنی سفاہت سے ایجاب اور اضطرار ہی کو کمال سمجھا اور حق تعالیٰ شانہ کو ایسا معطل اور بیکار خیال کیا کہ اس سے سوائے ایک مصنوع کے صدور جائز نہ رکھا اور وہ بھی بالایجاب والاضطرار اور تمام حوادث کو عقل فعال کی طرف منسوب کرتے ہیں کہ جس کا وجود سوائے ان کے تخیل اور توہم کے کہیں ثابت نہیں۔

فلاسفہ کو مناسب تھا کہ حوادث اور اضطرار کے وقت عقل فعال سے التجا کرتے اور خدائے ذوالجلال کی طرف رجوع نہ کرتے اس لئے کہ ان کے زعم میں حوادث کا تعلق خدائے ذوالجلال سے نہیں بلکہ عقل فعال سے ہے۔ خدا تعالیٰ تو ان کے نزدیک فاعل بالایجاب ہے مصائب اور آلام کے دفع کرنے کی اس کو قدرت اور اختیار نہیں۔ دو چیزیں

اس فرقہ کی خصوصیات سے ہیں۔ اول احکام منزلہ اور اخبار مرسلہ کی تکذیب اور انکار اس فرقہ کا خاص شعار ہے۔ دوم یہ کہ اس فرقہ نے اپنے مطالب واہیہ کے ثابت کرنے میں جسقدر تلبیس اور تلمیع سے کام لیا ہے اس کی نظیر نہیں اور جس درجہ ان کو اپنے مظنون اور موہوم اور خیالی مقاصد کے ثابت کرنے میں خبط لاحق ہوا ہے وہ کسی سفیہ اور نادان کو بھی نہیں ہوا اور علی ہذا اس فرقہ کے تمام متسق اور منتظم دلائل محض لایعنی اور لاطائل ہیں ؎

فلسفہ چون اکثرش باشد سفہ بس کل آن ٭ ہم سفہ باشد کہ حکم کل حکم اکثر ست[۵۷]

ایک خدشہ اور اس کا جواب۔ خدا اگر قادر مطلق ہے تو اپنے فنا کرنے پر کیوں قادر نہیں۔

جواب۔ یہ ہے کہ قادر کی تاثیر اور قدرت کو اس وقت ناقص کہہ سکتے ہیں کہ جب مقدور میں اثر قبول کرنیکی صلاحیت ہو مگر فاعل کسی وجہ سے اثر نہ کرسکتا ہو۔ شجر اور حجر اور دیگر جمادات اگر نور آفتاب سے منور نہ ہو تو آفتاب کا کیا قصور ہے۔ آفتاب کی تنویر تو شیشہ اور توے سب ہی پر واقع ہوتی ہے لیکن جب آئینہ پر اس کی تنویر واقع ہوتی ہے تو جگمگانے لگتا ہے۔ توے میں یہ بات نہیں اس لئے کہ اس میں روشن ہونے کی صلاحیت ہی نہیں۔ ٹھیک اسی طرح جب اس کی قدرت کاملہ ممکنات سے متعلق ہوتی ہے تو ممکنات اپنی ذاتی استعداد اور صلاحیت کی وجہ سے اس کا اثر قبول کرتی ہیں۔ اور محالات اور ممتنعات اس وجہ سے کہ ان میں اثر قبول کرنے کی صلاحیت اور استعداد ہی نہیں اگر وہ تحت القدرۃ نہ داخل ہوں تو قدرت خداوندی کا کیا قصور ہوا اور باری تعالیٰ پر چونکہ موت اور فنا کا طاری ہونا اس کے حی وقیوم ہونے کی وجہ سے محال ہے۔ اس لئے اگر اس کی موت ظہور میں نہ آسکے تو اسکی قدرت کاملہ کا کوئی قصور نہیں۔

دوسرا جواب۔ نیز محل تاثیر کا مؤثر سے منفصل اور جدا ہونا ضروری ہے۔ ایک شئے خود اپنے اندر کوئی تاثیر نہیں کرسکتی کیونکہ ایک ہی شئے کا قابل اور فاعل ہونا عقلاً محال ہے۔

آفتاب دوسروں کو منور کرتا ہے اس کی شعاعیں زمین کے ہر ہر گوشہ کو روشن کردیتی ہیں۔ مگر وہ شعاعیں آفتاب کو روشن نہیں کرتیں۔

تیسرا جواب۔ علاوہ ازیں اگر تسلیم کرلیا جائے کہ آفتاب کی شعاعیں اور اس کے انوار خود آفتاب میں مؤثر ہوسکتے ہیں۔ تو کیا یہ انوار آفتاب کے تاریک اور مظلم بنانے کے لئے موثر ہوسکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ اسی طرح خدا کی قدرت کاملہ خدا کو مردہ اور معیوب بنانے کے لئے کارآمد نہیں ہوسکتی۔

چوتھا جواب۔ یہ ہے کہ حق تعالیٰ کا وجود واجب اور ضروری ہے اور عدم اس کا محال اور ممتنع ہے اور قدرت کا تعلق محالات کے ساتھ نہ ایجاداً (یعنی قدرت اس محال کو موجود کرے) ہوسکتا ہے اور نہ اعداماً (یعنی

۵۷ کذا فی المکتوبات ص۳۱۵ ج ۱

قدرت اس محال کو معدوم کردے) اس لئے کہ محال اس کو کہتے ہیں کہ جس کا عدم حتمی اور لازمی ہو اور اس کا وجود میں آنا ناممکن ہو۔ پس اگر قدرت کا محال کیساتھ اعداماً تعلق ہو تو معدوم کا معدوم کرنا لازم آتا ہے جس سے کوئی فائدہ نہیں اور اگر ایجاداً اس کے متعلق ہو تو محال کا موجود ہونا لازم آتا ہے۔ اور کوئی شے وجود میں داخل ہونے کے بعد محال نہیں رہ سکتی۔ اور علی ہذا قدرت کا تعلق واجبات کے ساتھ بھی نہ ایجاداً ہو سکتا ہے نہ اعداماً۔ ایجاداً تو اسوجہ سے نہیں ہو سکتا کہ موجود کو موجود کرنا سراسر تحصیل حاصل ہے۔ اور اعداماً اس وجہ سے نہیں ہو سکتا کہ واجب یعنی جس کا وجود ضروری اور حتمی تھا اس کا معدوم کرنا لازم آتا ہے۔ اور معدوم ہونے کے بعد وہ شے واجب نہیں رہ سکتی۔

الحاصل اس کے قدیر اور مقتدر ہونے میں کوئی شک نہیں۔ اور اگر شک ہو تو کیونکر ہو۔ ایسے حکیمانہ افعال اور مناظر قدرت کو دیکھ کر بھی اگر کوئی بدبخت اس کی قدرت کو نہ مانے تو اس کی مثال اس شخص کی سی ہوگی کہ جو مخمل اور کمخواب کو کہ جو قسم قسم کے نقش و نگار سے مزین ہو دیکھ کر یہ کہے کہ یہ کپڑا کسی مردہ شخص یا اپاہج اور بے دست و پا انسان کا بنا ہوا ہے۔

پانچواں جواب۔ نیز یہ سوال کرتا کہ کیا خدا تعالیٰ اپنا مثل بنا سکتا ہے۔ اس سوال کے معنی یہ ہیں کہ کیا خدا تعالیٰ اپنی الوہیت اور وحدانیت کو باطل کر سکتا ہے۔ ظاہر ہے کہ تمام عقلا کے نزدیک یہ سوال مہمل ہے۔

نیز یہ سوال اہل اسلام کے ساتھ مخصوص نہیں جو لوگ بھی خدائے علیم و قدیر کو مانتے ہیں ان سب پر یہ سوال وارد ہوتا ہے۔

( ) سرخ نشان

مدت خریداری ختم ہونے کی علامت ہے

جن حضرات کے اس ماہ کے رسالہ میں سرخ نشان بنا ہوا ہے ان کا چندہ ماہ ربیع الثانی ۱۳۶۱ھ کے رسالہ کے ساتھ ختم ہو جائے گا۔

لہذا سرخ نشان والے تمام ہمدردوں سے درخواست ہے کہ وہ اپنا چندہ مبلغ **دو روپے** مدت خریداری ختم ہونے سے قبل ہی بذریعہ منی آرڈر ارسال فرما کر اپنے رسالہ کی سرپرستی کا سلسلہ جاری رکھیں۔

جن حضرات کا چندہ شمارہ (۴) جلد (۳) بابتہ ماہ ربیع الثانی ۱۳۶۱ھ کی اشاعت کے بعد بھی موصول نہ ہوگا اور نہ اس مدت میں ان کی طرف سے ہمیں کوئی اطلاع ملے گی ان کی خدمت میں ماہ جمادی الاولیٰ کا رسالہ بذریعہ وی پی حاضر کیا جائیگا۔ امید ہے کہ وہ وی پی وصول فرما کر اپنا اخلاقی فرض ادا کریں گے اور اپنی ملی امانت کو فائدہ پہنچانے کی بجائے اسکی نقصان رسانی کا موجب نہ بنیں گے۔ کیونکہ ہر وی پی کی واپسی "دارالعلوم" کو ۳ر کا نقصان برداشت کرنا پڑیگا۔

کسب معاش کے متعلق قرآن حکیم کی رہنمائی

(از مولانا محمد اصغر حسین صاحب فاضل دیوبند) پرنسپل مدرسہ اسلامیہ شمس الہدیٰ پٹنہ

خداوند حکیم و علیم نے انسانوں کو عقل و فہم اور قوت نظر و استدلال عطا کرکے اپنی ربوبیت و خالقیت اور توحید و الوہیت کا اعتراف و اعتقاد کرنے کی ہدایت و توفیق بخشی ہے۔ لیکن یہ عقلی و نظری روشنی صفات الٰہی کی تفصیلات اور شکر و عبادت کی تشکیلات کے دریافت کی راہ میں ناکافی تھی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت و مہربانی سے پیغمبروں کو بھیجکر اپنی ذات و صفات کی تعریف و توصیف اور شکر گذاری و عبادت کی تشکیل و تعیین۔ اور دوسری حیات غیبیہ کی نعمت و نقمت سے پورا روشناس کرنے اور کامل رہنمائی کا سامان مہیا کردیا باقی دنیاوی زندگی بسر کرنے کے سلسلے میں کسب معاش کے علوم و فنون کی ایجاد و ترقی اور اسباب و وسائل کی تحصیل و تعمیل کو انسانی عقل و رائے۔ تجربہ و بحث اور تجسس و تفتیش پر چھوڑ دیا۔ دیکھو قرآن حکیم نے نہ تو زراعت و تجارت کی تفصیلات کی رہنمائی کی ہے اور نہ صنعت و حرفت کے مواد و آلات کو مفصل بیان کیا ہے۔ ان سب معیشت کے دروازوں میں داخل ہونے کے لئے عقل و تدبیر۔ کوشش و ہمت۔ اور قوت و استعداد کی کنجی انسانوں کے قبضہ اقتدار میں دیدی گئی کہ اپنی صلاحیت و طاقت کے ماتحت عالم کے اسباب و مواد سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں حتیٰ کہ مادی ترقیوں کی انتہائی بلندی تک پہنچ جائیں چنانچہ آج جن انسانوں نے اپنی ساری ہمتیں مادیات ہی سے فائدہ اٹھانے میں صرف کردی ہیں۔ انھوں نے آگ اور پانی کی پوشیدہ طاقتوں کا سراغ لگاکر اس حد تک ترقیاں کی ہیں کہ پچھلے زمانے میں کبھی بھی اتنی ترقیاں نہ ہوئیں اور کم از کم تاریخ تو نہیں بتاتی۔ بہرکیف اس تمدنی سلسلے میں انسانوں کے آپس میں لین دین اور اس کے معاہدے ہونے ناگزیر تھے۔ ان ہی کو ہم لوگ معاملات سے تعبیر کرتے ہیں۔ ان معاملات کو قرآن حکیم نے بطلان و تعدی کی برائیوں سے پاک و صاف کرنے اور فتنہ و فساد کی آگ سے محفوظ رکھنے کے لئے کچھ احکام، قواعد کلیہ کی صورت میں بیان کردیئے ہیں تاکہ منشاء اسلام جو ایک روحانی تمدن کا قائم کرنا اور حق و عدل کا نور پھیلانا ہے" پورا ہو نہ کہ صرف طبعی لذت کے پیچھے پڑکر عقل و فہم کی ساری قوتوں کو مادی اسباب سے فائدہ اٹھانے میں بے لگام چھوڑ دیا جائے جیسا کہ آج یورپ و جاپان بے لگام ہوکر اخلاق و روحانیت کی بربادی اور امن و راحت کی ہلاکت کا مظاہرہ کررہے ہیں۔

قرآن حکیم نے معاملات و کاروباری زندگی میں تجارتی منافع کو جائز قرار دیتے ہوئے ہر باطل و ناروا حیلہ و تدبیر سے

مال حاصل کرنے کی ممانعت کردی۔ اور لوگوں کے مال کو خورد و برد کرنے سے روکدیا۔

یاایھا الذین امنوا لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل الا ان تکون تجارۃ عن تراض منکم (سورۂ نساء رکوع ۵)	اے ایمان والو ایک دوسرے کے مال کو ناحق خورد و برد نہ کرو ہاں اس صورت سے کہ آپس کی رضامندی سے خرید و فروخت ہو۔

قرآن حکیم نے دوسری جگہ لوگوں کا مال خورد و برد کرنے سے منع کرنیکے ساتھ ہی اس مال کو حکام تک رسائی پیدا کرنے کا ذریعہ بنانے سے بھی منع کردیا۔

ولا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل وتدلوا بھا الی الحکام لتاکلوا فریقا من اموال الناس بالاثم وانتم تعلمون (سورۂ بقرہ رکوع ۲۳)	اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق خورد و برد نکرو اور اس مال کو حاکموں تک نہ پہنچاؤ کہ لوگوں کے مال میں سے کچھ ناجائز طور پر جان بوجھ کر ہضم کرجاؤ۔

ناحق مال کھانے کی کلی ممانعت کئے جانے کے ساتھ ایک سب سے زیادہ تباہ کن ذریعہ (سود) کی حرمت میں متعدد آیتیں اتاری گئیں۔

الذین یاکلون الربوا لا یقومون الا کما یقوم الذی یتخبطہ الشیطان من المس ذلک بانھم قالوا انما البیع مثل الربوا واحل اللہ البیع وحرم الربوا۔ (سورۂ بقرہ)	جو لوگ سود کھاتے ہیں نہ اٹھیں گے قیامت کو مگر جسطرح اٹھتا ہے وہ شخص جسکے حواس کھوئے شیطان نے لپٹکر یہ اس وجہ سے کہ انھوں نے کہدیا کہ بیع کا معاملہ اور سود کا معاملہ ایک ہی جیسا ہے۔ حالانکہ بیع کو اللہ نے حلال کیا ہے اور سود کو حرام۔

سود خوار لوگ کسب و عمل کی محنت کے دائرہ سے نکل کر بے رنج و محن روپیہ جمع کرنے کی مستی میں اعتدال سے باہر ہوجاتے ہیں اس لئے غایت نشاط و سرمستی میں مخبوط الحواسوں کی طرح غیر منظم حرکات کرنے لگتے ہیں۔ ہمدردی کے عوض بے رحمی۔ باہمی تعاون کے بدلے ایذارسانی۔ غرض اس طرح انسانیت سے دور ہوجاتے ہیں کہ خبط الحواسی میں خرید و فروخت اور سودی کاروبار کا امتیاز بیّن بھی ان کی بصیرت کی آنکھوں سے اوجھل ہوجاتا ہے اور دونوں کو برابر کہہ اٹھتا ہے باوجودیکہ دونوں میں ظاہر فرق ہے۔ دیکھو کہ خرید و فروخت کے معاملہ میں سرمایہ دار کی خصوصیت نہیں غریب و امیر ہر ایک دوسرے سے نفع اٹھاتا ہے پھر یہ نفع مبادلۂ طرفین کے ضمن میں حاصل ہوتا ہے بخلاف سودی کاروبار کے کہ یہ محض سرمایہ دار کے ساتھ مخصوص ہے اور بلا معاوضہ فقط مہلت دینے کی قیمت وصول کرتا ہے اور طرفہ یہ کہ قیمت بھی معمولی نہیں بلکہ بسا اوقات راس المال سے دوگنی اور تگنی۔ پھر طرفہ تر یہ کہ حاجتمند بھائیوں کی حاجت روائی کے عوض ان کی ضرورت کو ایک شکار کی گھات سمجھکر سودی روپیہ کے قرض کا جال ایسا بچھا دیتا ہے کہ مقروض ضرورتمند اس میں الجھکر رہجاتا ہے۔ قرآن حکیم نے سودخواروں کے عقیدہ باطل "بیع و ربوا کی مماثلت" کی تردید میں معاملہ

خرید و فروخت کو حلال اور سود کو حرام بتا کر اسی فرق و امتیاز کی طرف اشارہ کیا ہے۔ پھر قرآن کریم نے سود اور صدقات و خیرات کے نتائج و ثمرات کا تقابل دکھا کر سود کی برائی پر دوسرے نوع سے روشنی ڈالی ہے۔

یمحق اللہ الربوا ویربی الصدقات واللہ لا یحب کل کفار اثیم (سورہ بقرہ)	اللہ تعالیٰ سود کو گھٹاتا اور خیرات کو بڑھاتا ہے اور جتنے ناشکرے نافرمان ہیں خدا ان کو دوست نہیں رکھتا۔

سود کے گھٹائے جانے کا مطلب یہ ہے کہ سود خوار لوگ جن اغراض و مصالح، آرام و آسائش، تنعم و تلذذ، حصول جاہ و عزت وغیرہ کو سود خوری سے وابستہ رکھکر سودی کاروبار کرتے ہیں ان سب کو روپیہ جمع کرنے اور سرمایہ بڑھانے کی حرص و ہوس پر بھینٹ چڑھا دیتے ہیں۔ نہ تو ان کو لطیف و نفیس غذا نصیب ہوتی ہے اور نہ اطمینان و سکون قلب میسر ہوتا ہے اور نہ لوگوں کی نظروں میں ان کی حقیقی عزت و وقعت ہی رہتی ہے۔ غرض مال کی برکات مادی و روحانی دونوں میں سے کسی سے متمتع ہونے کی توفیق نہیں ہوتی بلکہ اللہ تعالیٰ کی عادات جاریہ کے ماتحت مال کی پرستش کرنے والے اور ضرورتمندوں کا خون چوسنے والے دولت و ثروت کے ثمرات عالیہ سے محروم ہو جاتے ہیں۔ بخلاف صدقہ و خیرات کرنے والے کے کہ ان کی معاشری و ملی زندگی خوب گذرتی ہے۔

مصالح عام و خاص سے دلچسپی۔ خورش و پوشش میں وسعت و کشادگی۔ بی بی بچے خوش و خرم۔ لوگوں کی نظروں میں عزیز و محترم۔ پھر آخرت میں عجیب و غریب نعمتوں اور عظیم کرامتوں سے نوازے جانے کا وعدہ

وما تنفقوا من خیر فلانفسکم (سورہ بقرہ ۳۷۶)	اور جو مال تم خرچ کروگے اسکا نفع تمہارے لئے (دونوں جہان میں) ہے
الذین ینفقون اموالھم باللیل والنھار سرا وعلانیۃ فلھم اجرھم عند ربھم ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون (سورہ بقرہ ۳۸۶)	جو لوگ اپنا مال رات اور دن پوشیدہ اور آشکارا خرچ کرتے ہیں تو ان کے لئے ان کے پروردگار کے ہاں بدلہ ہے اور نہ ان کو کوئی خوف و خطرہ ہے اور نہ مغموم ہوں گے۔

اور باقی عام طور سے جو یہ مطلب سمجھا جاتا ہے کہ سود کے مال میں بے برکتی اس معنے کر ہے کہ ایسا مال تباہ و برباد ہو جاتا ہے اور سود خوار فقیر و محتاج بنکر رہجاتا ہے اور واقعات و حکایات سے اس کی تائید بھی کی جاتی ہے تو یہ امر کلیۃً صحیح نہیں۔ یہودیوں کو دیکھو کہ نسلاً بعد نسل ان کا عام پیشہ سود خوری چلا آرہا ہے پھر اس کے باوجود ہمیشہ مالدار بھی چلے آرہے ہیں۔ اور آج تو دنیا کی ساری قوموں میں یہی قوم سب سے زیادہ مالدار ہے۔ ہاں نہیں ہے تو وہی منافع مال، عزت و جاہ اور اطمینان و سکون، اسی طرح ہندوستان کے طول و عرض میں سود خوار بنیوں پر ایک طائرانہ نگاہ ڈال جاؤ۔ بہتیرے سودی کاروباری گھرانوں کو کئی کئی پشتوں تک مالدار ہی پاؤگے۔ ہاں مال و زر کے حقیقی منافع سے متمتع ہوتے نہ دیکھوگے۔ پھر دنیاوی بے برکتی "جسے قرآن حکیم میں اخروی بے برکتی کے شمول میں لفظ محق سے تعبیر کیا گیا ہے" کے علاوہ الگ سے اخروی سزا اسدرجہ ہولناک ہے کہ یہی ایک جرم جہنمی ہونے کے لئے بلکہ ہمیشہ ہمیشہ

دوزخی ہونے کے واسطے کافی ووافی ہے۔

ومن عاد فاولئك اصحاب النار هم فيها خالدون (بقرہ ۳۶)	اور جس نے (حرام ہونیکے بعد) پھر سود لیا تو وہ لوگ دوزخی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

پھر سود کی حرمت اور اس کے دینی و دنیاوی خراب نتائج ظاہر کرنے کے بعد سودی کاروبار کو ختم کر دینے کے لئے نہایت غضب آلود عنوان اختیار کیا گیا ہے کہ پہلا سود نہ چھوڑنا خدا اور رسول سے جنگ کرنا ہے ایسی سخت وعید تو کسی بڑے گناہ کے بارہ میں بھی نہیں آئی۔

یا ایها الذین امنوا اتقوا الله وذروا ما بقی من الربوا ان کنتم مومنین فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من الله ورسوله وان تبتم فلکم رؤس اموالکم لا تظلمون ولا تظلمون (سورہ بقرہ ۳۰۶)	اے ایمان والو تم اللہ سے ڈرو اور جو سود باقی رہگیا ہے اس کو چھوڑ دو اور اگر ایسا نہیں کرتے تو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ اور اگر تم توبہ کرتے ہو تو اصل رقم تمہاری ہے نہ تم کسی کا نقصان کرو اور نہ کوئی تمہارا نقصان کرے۔

ایک شبہ کی تقریر اور اس کا جواب آجکل بہتیری سمجھدار ہستیاں جن میں اکثریت جدید تعلیمیافتوں کی ہے کہتی ہیں کہ سود کی حرمت ہی نے مسلمانوں کو مالی و ملکی تباہی کے غار میں دھکیل دیا ہے۔ ملکی و معاشرتی ضرورتوں نے ہمیں قرض لینے پر مجبور کیا اور ہمارے مسلمان سرمایہ دار بھائیوں کو سود کی حرمت کے باعث سودی قرضہ دینے سے احتراز رہا پس لامحالہ غیروں سے قرض لینا ناگزیر ہوا جسکی وجہ سے ہمیں دوہرا نقصان اٹھانا پڑا۔ ایک تو ہماری دولت غیروں کے یہاں چلی گئی۔ دوسرے ہمارے مسلمان سرمایہ داروں کو جو اس معاملہ سے نفع پہنچتا وہ بھی رک گیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اغیار ہماری ساری کائنات کے مالک بن بیٹھے اور ہم فقیر و مفلس ہو گئے۔ یہ روز بد اسی سود کی حرمت کے ماتحت دیکھنے پڑے۔ بظاہر تو یہ منطق نہایت دلآویز ہے۔ لیکن واقعہ میں بالکل مغالطہ آمیز ہے۔ کیا یہ حقیقت ہے کہ مسلمانوں نے دین اسلام کے حکم و اشارہ پر سودی کاروبار چھوڑ رکھا ہے اگر یہ واقعہ ہے تو پھر سودی قرض لینے کے لئے دین اسلام نے کب ہدایت کی تھی جو سودی قرض لیکر اپنی دولت و حکومت کھو بیٹھے۔ اور اگر تسلیم کر لیا جائے کہ اسلام ہی کے منع کرنے سے مسلمانوں نے سود خواری کے معاملہ سے احتراز کیا ہے تو کیا اس دین نے صنعت و حرفت۔ زراعت و تجارت سے بھی منع کر رکھا ہے جو مسلمانوں کا ان سب میں کوئی حصہ نہیں۔ بات یہ ہے کہ عموماً مسلمانوں نے صدیوں سے حقیقت دین کو پس پشت ڈالکر چند مراسم و عادات آبائی و قومی کا نام دین رکھ چھوڑا ہے۔ اور اپنی جہالت سے اسی نام کے دین کو مانع ترقی سمجھکر مزید جہالت کا ثبوت بہم پہنچایا ہے۔ آج مسلمان اگر اپنی گذشتہ ترقیوں اور تنزلیوں کا صحیح مطالعہ کرکے ان کے اسباب سے واقفیت حاصل کرتے تو جن دینی نے انھیں دنیا کے معمورہ اعظم کے تخت و تاج کا مالک بنا دیا تھا اسکو باعث تنزلی قرار دینے کی ہرگز جرأت نہ کرتے اور اگر دینی ہدایت کی روشنی میں راہ عمل اختیار کرتے تو نہ سودی قرض کی گراں باری سے تباہی و بربادی کے غار میں گرتے

ورنہ صنعت و حرفت۔ تجارت و زراعت کے میدان میں سبھوں سے پیچھے ہوتے، اسلام نے "خلق لکم ما فی الارض جمیعاً" اور "سخر لکم ما فی السموات وما فی الارض جمیعاً" کا درس دیکر دنیا کو مسخر کرنے اور اس سے متمتع ہونیکا راز بتلایا تھا چنانچہ ہمارے پچھلوں نے ان ہدایات کے ماتحت عالم کو مسخر کرکے عدل و مساوات کی حکومت کا سکہ رائج کیا۔ پھر ایک طرف اگر دنیا کی ساری ایسی چیزوں سے جو انسانی قدرت و اثر کے ماتحت ہیں حیات جسمانی کے لئے بہترین سامان جیسا کیا تو دوسری طرف غیر مقدور اشیاء سے نظر و اعتبار کے ذریعہ حیات ایمانی کو فروغ دیا۔ مگر خلف نے اس شاہراہ ہدایت سے کنارہ کشی و اسراف و بے عملی اور کفران نعمت و معصیت کوشی کی راہ چلکر ملی و ملکی امانتوں کو ضائع کردیا۔ اور مادی و روحانی عقلی و جسمانی ترقیات کی عمارتوں کو ڈھادیا۔ اور جن قوموں نے خود مسلمانوں ہی سے سبق لے کر روحانی و مادی ترقیوں میں سے صرف مادیات کی دنیا سے آگ اور پانی کی پوشیدہ طاقتوں پر قبضہ کرکے عروج و ترقی کی سحر کاریاں دکھائی ہیں آج مسلمان ان سے مسحور ہوکر انکی ہر روش میں اندھی تقلید کرکے جدید ترقی کا خواب دیکھنا چاہتا ہے۔ اگر یہ خواب شرمندۂ تعبیر بھی ہوجائے تو اسلامیات و روحانیات کے لئے عین زوال ہے۔ اسواسطے ایسی ترقیوں سے گو مسلمانوں کی قومی عروج کا آفتاب تابان ہوکر دنیا کی آنکھوں کو خیرہ کردے لیکن قرآن حکیم کی تعلیمات کی روشنی میں "جو روح و مادہ دونوں کی اصلاح و ترقی کی دعوت دیتا ہے نہ کہ صرف مادی ترقی جس کے پس منظر عریاں تہذیب اور حیا سوز اخلاق کا مظاہرہ ہو"۔ ایسی ترقیاں اسلامی ترقیاں ہرگز نہ ہوں گی۔ جیسا کہ آج ترک نے اپنے ہمسایہ اقوام یورپ کے قدم بقدم حربی طاقت، ملکی سطوت، مادی عروج۔ ہیولائی علو کا مظاہرہ کرکے قوم مسلم کا بول بالا قائم کر رکھا ہے۔ لیکن ساتھ ہی لامذہب یورپ کی اندھی تقلید میں رقص و سرود خانے، لہو و تماشا گاہیں قائم کرنی انسانیت و روحانیت کے خلاف حیوانیت و مادیت کی نمائش گاہیں ترتیب دینی جن کا اسلام متحمل نہیں ہرگز اسلامی ترقی نہیں کہی جاسکتی۔ اس افراتفری کے خلاف عموماً خانقاہ نشینوں اور تکیہ داروں نے ذکر الٰہی کے نام پر اپنے آپ کو محصور دکھا کر کسب و عمل چھوڑ رکھا ہے اور صدقات و ہدایا وصول کرنے کا شیوہ اختیار کرلیا ہے۔ آیت پاک "للفقراء الذین احصروا فی سبیل اللہ الخ" نے جن ضرورتمندوں کو خیرات و تحف کا حق دار قرار دیا ہے ان کی اولین صفت اللہ کی راہ میں ایسا محصور ہوجانا لازم ہے کہ کسب و عمل ناممکن ہوگیا ہو جیسا کہ مسجد نبوی کے سائبان نشینوں کی شان تھی کہ اپنے اوطان و مکان کو خیرباد کہکر اور مال و جائداد کو چھوڑ کر دربار رسالت میں پہنچے ہوئے تھے اور فی سبیل اللہ جہاد و قتال۔ حفظ قرآن اور تحصیل حدیث کی راہ میں محصور ہوکر عام اسباب معیشت کے شغل سے معذور تھے۔ کیا تکیہ دار دوکانداروں میں کوئی بات بھی ہے کہ عمل پیرا اور کسب معاش چھوڑ کر مسلمانوں کے مال پر زندگی بسر کرنیکا حق رکھتے ہوں۔ بظاہر اس باوقار جماعت کے ہاتھ پاؤں جوڑ کر بیٹھ جانے سے مسلمانوں کا دائرۂ عمل تنگ ہوکر رہ گیا ہے۔ قرآنی ہدایات کے ماتحت دونوں گروہوں سے جنگ کرنا ناگزیر ہے اور جب تک کوتہ آستینوں اور دراز دستوں دونوں کو اسلامی اعتدال کی راہ پر لایا نہ جائے گا اسلامی ترقی کا خواب بلا تعبیر ہی رہے گا۔

دماغی کام کرنے والوں کیلئے بیش بہا تحفہ ہے
روغن حیاد ماغ محمد ایوب محمد زکریا تاجران عطر و روغن۔ بلوا گھاٹ جونپور

موضوعات القصاص

وعظ وتقریر اور بے تحقیق روایات

(از مولانا محمد حبیب الرحمٰن الاعظمی (فاضل دیوبند) صدر مدرس مدرسہ مفتاح العلوم مئو)

بے تحقیق روایات بیان کرنے میں وعظ گو طبقہ ہمیشہ سے بدنام ہے، اور یہ بدنامی کچھ بے وجہ نہیں ہے، اس لئے کہ آج بھی مشاہدہ کیا جاتا ہے کہ کم استعداد و بے سواد واعظ ہی نہیں بلکہ اچھی استعداد کے بعض بعض مقرر حضرات بھی اس کا خیال نہیں رکھتے کہ اپنی تقریروں میں صرف وہی روایتیں بیان کریں جو اہل فن کے معیار تحقیق پر پوری اتر چکی ہوں۔

دارالعلوم دیوبند ہندوستان میں درس حدیث کا سب سے بڑا مرکز ہے۔ اس سے تعلق رکھنے والے حضرات پر روایات کے تحقیق کی ذمہ داری سب سے زیادہ عائد ہوتی ہے۔ اس لئے ابناء دارالعلوم کو اس ذمہ داری کا بہت زیادہ احساس کرنے کی ضرورت ہے۔

ذیل میں دو ایک روایتیں ذکر کیجاتی ہیں۔ جنکو عام طور پر واعظ حضرات بیان کرجاتے ہیں۔ حالانکہ ان کا بیان کرنا کسی طرح جائز نہیں ہے، تاوقتیکہ ان کا موضوع و باطل ہونا ظاہر نہ کیا جائے۔

(۱) بعض واعظ حضرات کو میں نے خود بیان کرتے سنا ہے کہ "ایک دفعہ حضرت حسن وحسین رضی اللہ عنہما سخت بیمار ہوگئے تو حضرت علی، حضرت فاطمہ اور انکی لونڈی نے نذر مانی کہ خداوند تعالیٰ دونوں صاحبزادوں کو شفا دیدے تو ہم تین روزے شکرانہ کے رکھیں گے، اللہ تعالیٰ نے ان کو شفا دی اور نذر ماننے والوں نے روزہ رکھنا شروع کیا۔ اتفاق سے گھر میں کوئی چیز کھانے کی نہ تھی۔ فکر ہوئی کہ شام کو افطار کے لئے کچھ ہونا چاہئے۔ اس لئے حضرت علیؓ ایک یہودی کے پاس سے تین صاع جَو قرض مانگ لائے۔ حضرت فاطمہؓ نے اس میں سے ایک صاع پیس کر روٹیاں پکائیں۔ جب شام کو کھانے بیٹھے تو جیسے ہی کھانا سامنے آیا، ایک مسکین نے دروازہ پر کھانے کا سوال کیا۔ گھر والوں نے کل کھانا اٹھا کر مسکین کو دیدیا۔ اور خود بھوکے سو رہے۔ دوسرے دن پھر روزہ تھا اس لئے افطار کے لئے دوسرا صاع پیسکر روٹی پکائی گئی خدا کی شان کہ آج جب کھانے بیٹھے تو ایک یتیم نے آواز لگائی یتیم کے سامنے دوسرا کون کھاتا اس لئے

کل کھانا یتیم کو بھجوا دیا گیا اور آج بھی اسی طرح سو رہے۔

تیسرے دن پھر روزہ تھا ایک صاع جو پیسا رہا تھا آج اسکی روٹی پکی لیکن افطار کے وقت آج بھی کھانیکی نوبت نہیں آئی۔ اس لئے کہ آج ایک قیدی نے کھانیکا سوال کیا۔ اور کھانا اسی کو دیدیا گیا۔

اس وقت سورۂ دہر کی یہ آیتیں نازل ہوئیں۔ یوفون بالنذر ویخافون یوما کان شرہ مستطیرا ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا ویتیما واسیرا انما نطعمکم لوجہ اللہ لا نرید منکم جزاء ولا شکورا۔

نکہ یہ قصہ از سرتا پا بالکل جھوٹ ہے اور اس قصہ کو آیات مسطورہ بالا کا سبب نزول بتانا افترا محض ہے سیوطی نے اللآلی المصنوعہ صہ ۱۹۴ جلد ایں حکیم ترمذی کے حوالہ سے بلا قیل و قال لکھا ہے۔ ھذا حدیث تعل یعنی یہ گھڑی ہوئی حدیث ہے۔

(۲) بعض حضرات کو میں نے بیان کرتے سنا ہے کہ ایک دن حضرت عائشہ صدیقہ اپنے میکہ گئی ہوئی تھیں۔ جب وہاں سے لوٹ کر آئیں تو دیکھا کہ ان کے حجرہ کا دروازہ بند ہے۔ دستک دی تو اندر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بولے، کون؟ انھوں نے کہا عائشہ، حضرت نے فرمایا کون عائشہ یہ بولیں کہ ابوبکر کی بیٹی، حضرت نے فرمایا کون ابوبکر، حضرت عائشہ ان غیر متوقع سوالات سے خوفزدہ ہو کر پھر میکہ لوٹ آئیں۔ دوسرے دن جب آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو کل کا واقعہ سنایا، حضرت نے سنکر فرمایا لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل

اس قصہ کا کتب احادیث میں کوئی ذکر نہیں ہے علی ہذا القیاس حدیث کے یہ الفاظ بھی کتب احادیث میں ناپید ہیں علامہ ابن الربیع شیبانی نے تمیز الطیب من الخبیث صہ ۱۱۵ میں لکھا کہ اسکو صوفیہ بکثرت ذکر کرتے ہیں اور ہو سکتا ہے کہ یہ حضرت علی کی اس حدیث کے ہم معنی ہو جس کے الفاظ یہ ہیں۔

انہ کان اذا دخل منزلہ جزأ دخولہ ثلاثۃ اجزاء جزأ للہ وجزأ لاھلہ وجزأ لنفسہ ثم قال	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر میں آتے تو اپنے وقت کے تین حصے فرماتے ایک خدا کیلئے، ایک گھر والوں کیلئے اور ایک اپنے نفس کیلئے

علامہ کی اس تحقیق کا حاصل یہ ہوا کہ یہ الفاظ تو کہیں مروی نہیں لیکن ان الفاظ کی مراد یہ ہو کہ آنحضرت کا ایک وقت خدا کے ساتھ مشغولیت کے لئے خاص ہوتا تھا تو یہ حضرت علیؓ کی مذکورہ بالا حدیث سے ثابت ہے۔

لیکن ہر واقفکار جانتا ہے کہ واعظ حضرات کا مقصود لی مع اللہ وقت کے بیان کرنے سے وہ نہیں ہوتا جو علامہ موصوف نے بیان کیا ہے بلکہ ان کا مقصود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک خاص قسم کی استغراقی کیفیت کا بیان ہوتا ہے اور وہ حضرت علیؓ کی مذکورہ بالا حدیث سے ثابت نہیں۔

(۳) بعض حضرات بیان کرجاتے ہیں کہ حضرت موسیٰؑ کو طور پر جوتے اتار دینے کا حکم ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جوتے پہنے ہوئے عرش پر تشریف لیگئے۔ اور ثبوت میں بعض تفاسیر کا حوالہ بھی پیش کردیتے ہیں۔ لیکن "لکل فن رجال" کے اصول سے کسی حدیث کے صحت وسقم اور اس کے ثبوت وعدم ثبوت کے باب میں محقق علماء حدیث کی تحقیقات پر اعتماد لازمی ہے۔ دوسرے فنون کے ماہر سے ماہر عالم کا کسی حدیث کو ذکر کرنا بلکہ اس کو صحیح قرار دینا بھی قطعاً درخور اعتنا نہیں ہے۔

امام رضی الدین قزوینی، علامہ مقری اور علامہ زرقانی نے اس قصہ کے موضوع ہونے کی تصریح کی ہے زرقانی نے لکھا ہے۔

انہ لا اصل لرقیہ صلی اللہ علیہ وسلم العرش وانہ لا اصل لوطیہ السموات العلی بنعلہ	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عرش پر جانا اور جوتوں سمیت آسمانوں پر جانا دونوں بے اصل ہیں۔

مولانا عبدالحی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ غایۃ المقال ص۱۵ میں تحریر فرماتے ہیں۔

ان ھذہ قصۃ موضوعۃ مخترعۃ باطلۃ مختلقۃ	یہ قصہ موضوع، گھڑنت۔ باطل اور جھوٹا ہے۔

اس صحبت میں انہیں مثالوں پر اکتفا کرتا ہوں، موقع ہوا تو آئندہ دوسری مثالیں پیش کرونگا۔ واللہ الموفق

"ماہنامہ دارالعلوم"

دارالعلوم کے تمام مخلصین، منتسبین اور متوسلین کا فرض ہے کہ وہ اپنے مرکز سے متعلق اور وابستہ رہنے کے لئے "ماہنامہ دارالعلوم" کا مطالعہ اپنے لئے ضروری قرار دے لیں۔ ہمیں امید ہے کہ جن ہمدردوں اور دوستوں نے اب تک "دارالعلوم" کا سالانہ چندہ مبلغ دو روپے ارسال نہیں فرمایا ہے وہ اب اپنا چندہ ارسال فرماکر ہمیں شکرگذاری کا موقع دیں گے اور اپنے ماہنامہ کی بنیادوں کو مضبوط بنائیں گے۔

"ناظم ماہنامہ دارالعلوم"

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

سوال ۱ انگریزی اخبارات میں ایک انعامی معمہ شائع ہوتا ہے۔ اصول اس کے یہ ہیں (۱) ہر ایک معمہ کا داخلہ بذریعہ فیس ہوتا ہے (۲) تمام فیس داخلہ اکٹھا کرکے اس سے انعامات دئے جاتے ہیں۔ انگریزی میں سوالات ہوتے ہیں۔ پہلا انعام سب سے درست والیکو۔ دوسرا انعام ایک غلطی والیکو اسی طرح چار غلطی تک ملتے ہیں۔ اور جن کی چار سے زیادہ غلطیاں ہوتی ہیں ان کو کچھ نہیں ملتا۔ عند الشرع یہ جائز ہے یا نہیں۔

جواب۔ شرعی نقطہ نگاہ سے صورت مسئول عنہا بالکل ناجائز ہے کیونکہ یہ بھی قمار کی ایک شکل ہے فقط واللہ اعلم

سید احمد علی سعید نائب مفتی دارالعلوم دیوبند۔ الجواب صحیح بندہ محمد شفیع عفا اللہ عنہ مفتی دارالعلوم دیوبند

سوال ۲ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں۔ (۱) کہ صاحب مال کمیشن منڈی والوں سے کبھی قرض لیتا ہے اور اپنا مال رکھ کر اکٹھا خاص اسی منڈی کو فروخت کیواسطے روانہ کرتا ہے۔ شرعاً اس کا کیا حکم ہے۔

(۲) یہ کمیشن منڈی بغیر سرمایہ کے نہیں چل سکتی کبھی شرکاء سرمایہ اور کام دونوں میں شریک ہوتے ہیں (۳) اور کبھی ایک کا سرمایہ ہوتا ہے اور ایک کی محنت شرعاً ایسی شرکت کیا حکم رکھتی ہے

جواب۔ (۱) اگر کمیشن منڈی والوں کی طرف سے قرض دیتے وقت یہ شرط نہ ہو کہ مال اُسی خاص منڈی کو دینا ہوگا تو یہ معاملہ جائز ہے۔ اور اگر یہ شرط ہو تو پھر معاملہ مذکورہ شرعاً جائز نہیں اس لئے کہ قرض لینا یہ مستقل معاملہ ہے۔ اور کمپنی کو مال دینا یہ دوسرا معاملہ ہے اور ایک معاملہ میں دوسرے معاملہ کی شرکت مفسد عقد ہے۔

(۲) اگر شرکاء سرمایہ اور کام دونوں میں شریک ہوں تو یہ شرکت جائز ہے لیکن اس میں نفع کی تقسیم بطور مبہم سہام کے کرنی ضروری ہوگی۔ مثلاً تہائی یا چوتہائی اور اس طرح سے کرنا صحیح نہ ہوگا کہ جس قدر نفع ہو اس میں سے دس روپیے ہمارے اور باقی تمہارے۔ یا دس روپیے تمہارے اور باقی ہمارے۔ کما فی الدر المختار ص۴۶۵ ج۳ وشرطہا اے شرکۃ العقد کون المعقود علیہ قابلاً للوکالۃ۔ وعدم مایقطعہا کشرط دراھم مسماۃ من الربح لاحدھما اور ص۴۶۷ میں ہے وتفسد باشتراط دراھم مسماۃ من الربح لاحدھما لقطع الشرکۃ۔ مطلب یہ ہے کہ کوئی رقم مقرر نہ کی گئی ہو۔ بلکہ حصہ و سہام کا اعتبار کیا ہو یعنی یہ کہ آدھا تمہارا اور آدھا ہمارا۔ یا یہ کہ ایک حصہ تمہارا اور دو حصے ہمارے وغیر ذلک۔ اور ایسے ہی دیگر شرائط شرکت کا لحاظ بھی ضروری ہوگا۔

(۳) اور اگر یہ صورت ہو کہ سرمایہ ایک کا اور ایک کی محنت اور نفع میں دونوں شریک یہ صورت مضاربت کی ہے

اس میں شرائط ذیل کا لحاظ ضروری ہے۔

اوّل یہ کہ راس المال ثمن نقد ہو۔ دوم یہ کہ راس المال معین ہو۔ سوم یہ کہ وہ مال مضارب کے قبضہ میں دیدیا جائے۔ اور اگر روپیہ حوالہ نہ کیا اپنے ہی پاس رکھا تو وہ معاملہ فاسد ہوگا۔ چہارم یہ کہ نفع دونوں میں مشترک ہو۔ پنجم یہ کہ اس نفع میں ہر ایک کا حصہ معین ہو۔ ششم یہ کہ حصہ بطور سہام مبہم کے مقرر ہو دراہم معینہ کے اعتبار سے حصہ کی تعیین نہ کی جائے۔ ہفتم یہ کہ شرکت صرف نفع میں ہو۔ اگر راس المال۔ یا نفع اور راس المال۔ دونوں میں شرکت لیگئی تو وہ معاملہ فاسد ہے۔ قال فی الدر المختار۔ ھی عقد شرکۃ فی الربح بمال من جانب رب المال وعمل من جانب المضارب وشرطھا کون رأس المال من الاثمان کما فی الشرکۃ۔ وکون رأس المال عینا لا دینا۔ وکونہ مسلما الی المضارب۔ وکون الربح بینھما مشاعا۔ وکون نصیب کل منھما معلوما عند العقد۔ ومن شروطھا کون نصیب المضارع من الربح حتی لو شرط لہ من رأس المال او منہ ومن الربح فسدت۔

پس صورت مسئول عنہا میں اگر شرائط مذکورہ کا لحاظ رکھا جائے تو معاملہ جائز ہوگا فقط واللہ اعلم بالصواب۔

سید احمد علی سعید نگینوی نائب مفتی دارالعلوم دیوبند۔ الجواب صحیح بندہ محمد شفیع عفا اللہ عنہ مفتی دارالعلوم دیوبند

سوال ۳۔ امام کے متعلق نزاع ہو رہا ہے۔ ایک فریق جس کہ متولی مسجد ہے ایک شخص کو امام مقرر کرنا چاہتا ہے۔ اور دوسرا فریق جس میں اہل محلہ شامل ہیں اس شخص کی امامت پر راضی نہیں بلکہ دوسرے کو امام بنانا چاہتے ہیں تو کس کا امام نماز پڑھائے۔

جواب۔ وفی الدر المختار۔ البانی للمسجد اولی من القوم بمنصب الامام والمؤذن فی المختار الا اذا عین القوم اصلح ممن عینہ الذی اھ قال الشامی وکذا اولادہ وعشیرتہ اولی من غیرھم اشباہ ثم قال الا اذا عین القوم اصلح ممن عینہ لان منفعۃ ذلک ترجع الیھم انفع الوسائل شامی ج۱ ص۵۵۲ عبارت مرقومہ سے معلوم ہوا کہ امام مقرر کرنیکا اصل حق بانی مسجد اور اس کے بعد اس کی اولاد کو ہے۔ ہاں اگر محلہ کے نمازی کسی ایسے امام کو مقرر کریں جو بانی و اولاد بانی کے مقرر کردہ امام سے اعلم و افضل ہو تو اہل محلہ کے مقرر کردہ امام کو ترجیح ہوگی۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔ محمد شفیع عفا اللہ عنہ مفتی دارالعلوم دیوبند

رسالہ کے متعلق خط وکتابت یا ترسیل زر کیوقت اپنے پتہ کی چٹ پر لکھے ہوئے نمبر کا حوالہ ضرور دیا کیجئے۔ ورنہ تعمیل میں دشواری پیش آئے گی۔ "ناظم"

کوائف دارالعلوم

ترجمۂ قرآن مجید کی لازمی تعلیم ۔ یوں تو "دارالعلوم" میں تقریباً ہمیشہ ہی بعض اساتذہ نے ترجمۂ قرآن مجید کے درس کا سلسلہ نجی طور پر جاری رکھا لیکن ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ دوسری درسیات کی طرح ترجمہ قرآن مجید بھی داخل نصاب کرکے نظام دارالعلوم کے ماتحت اس کا مناسب انتظام کیا جائے۔ چنانچہ اب دارالعلوم کی مجلس علمیہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ترجمۂ قرآن مجید داخل نصاب کرکے سال آئندہ سے اس کا اجراء کر دیا جائے۔

اب کسی طالب علم کو تفسیر قرآن مجید (جلالین شریف وغیرہ) پڑھنے کی اجازت نہ ہوگی جبتک کہ اُس نے ترجمۂ قرآن مجید نہ پڑھ لیا ہو۔ جو طلبہ شرح جامی تک تعلیم حاصل کرچکے ہوں گے وہ ترجمۂ قرآن مجید میں شریک کئے جاسکیں گے۔ پورے قرآن شریف کا ترجمہ دو سال میں پڑھایا جائیگا۔ اور ہر دو حصوں کے لئے علیحدہ علیحدہ اساتذہ مقرر ہوں گے۔

آئندہ سال کسی ایسے طالب علم کو خواہ وہ قدیم ہو یا جدید مشکوۃ شریف اور جلالین شریف پڑھنے کی اجازت نہ دیجائے گی جس نے قرآن مجید کے نصف اول کا ترجمہ نہ پڑھ لیا ہو۔ نصف ثانی مشکوۃ شریف اور جلالین شریف کے ساتھ پورا کیا جاسکے گا۔ اس سال ترجمۂ نصف اول کی تکمیل کا انتظام کردیا گیا ہے۔ جو امتحان سالانہ تک پورا ہوجائیگا۔ کامل قرآن مجید کا ترجمہ دورۂ حدیث پڑھنے کے لئے موقوف علیہ قرار دیدیا گیا ہے۔ شوال ۱۳۶۲ھ سے صرف وہی طلبہ دورۂ حدیث میں داخل ہوسکیں گے جنھوں نے کامل ترجمۂ قرآن مجید پڑھ لیا ہو۔

دورۂ تفسیر ۔ ۶۱-۱۳۶۲ھ سے جو طلبہ دورۂ حدیث پڑھنے کے بعد بغیر دورۂ تفسیر پڑھے ہوئے اور اس میں کامیابی حاصل کئے ہوئے دارالعلوم سے سند فراغ حاصل کرنا چاہیں گے ان کی سندوں میں وہ الفاظ نہ لکھے جائیں گے جو فارغ التحصیل طلبہ کی قابلیت اور استعداد وغیرہ کے متعلق لکھے جاتے ہیں۔

سالانہ امتحان کے لئے اوسط حاضری ۔ کوئی طالب علم اس وقت تک کسی کتاب کے سالانہ امتحان میں شریک نہ کیا جائیگا جبتک اس کتاب میں اس کی حاضری کم از کم (۱۵۰) دن نہ ہوئی ہو۔ جو کتابیں اس مدت سے قبل ہی ختم ہوگئی ہوں گی ان میں ایام حاضری کا اوسط (۵۰) فیصدی ہونا ضروری ہوگا۔

انتقال پر ملال - ابنائے دارالعلوم کے لئے یہ خبر یقیناً بہت زیادہ موجب رنج ہوگی کہ مولانا شکر اللہ صاحب مبارکپوری (فاضل دیوبند) نے تین ماہ کی طویل علالت کے بعد ۵ ربیع الاول ۶۱ھ یوم دوشنبہ کو اس سرائے فانی سے عالم جاودانی کو رحلت فرمائی۔ آپ کی وفات کی اطلاع بذریعہ برقیہ موصول ہوئی۔ ۶ ربیع الاول کو نودرہ کی وسیع عمارت میں مجتمع ہو کر اساتذہ وطلبۂ دارالعلوم نے مرحوم کے لئے ایصال ثواب کیا اور ان کی مغفرۃ کے لئے بارگاہ رب العزۃ میں دعا کی گئی۔ جن لوگوں کو مولانا مرحوم سے ادنیٰ تعارف بھی تھا سب ان کی وفات پر اظہار افسوس کر رہے تھے اور ان کے محاسن بیان کرتے تھے۔

مولانا شکر اللہ صاحب دارالعلوم کے ان مخصوص فرزندوں میں سے تھے جنھوں نے جماعتی مقاصد کی کامیابی اور سربلندی کے لئے اپنی زندگی وقف کر رکھی تھی، اپنی مادر علمی "دارالعلوم دیوبند" کے ساتھ جو غایۃ درجہ مخلصانہ عقیدت اور محبت انھیں تھی وہ دوسروں کے لئے اسوہ بن سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مقامی طور پر جو اثر اور رسوخ انھیں عطا فرمایا تھا وہ پوری جرأت کے ساتھ اسے سلک حق کی ترویج و سربلندی میں صرف کرتے تھے۔ اور دارالعلوم کی ہر آواز پر لبیک کہنے کے لئے ہمہ وقت مستعد نظر آتے تھے۔ ضلع اعظم گڈھ کے مذہبی حصوں میں ان کی شخصیت مرکزی حیثیت رکھتی تھی۔ ان کی للّٰہیت اور اخلاص کا دوستوں ہی کو نہیں دشمنوں کو بھی اعتراف تھا۔ ان کی وفات سے مسلمانوں میں ایک ایسے شخص کی کمی ہوگئی ہے جس نے ہمیشہ نمود و نمائش سے کنارہ کش رہ کر دین وملت کی ٹھوس اور شاندار خدمات انجام دیں اللہ تعالیٰ انھیں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائیں۔ ان کے پسماندگان اور متعلقین کو صبر جمیل کی نعمت سے نوازیں اور قوم کو انکا نعم البدل عطا فرما کر اس کمی کو پورا فرمادیں۔

ہمیں تمام ابنائے قدیم اور مخلصین دارالعلوم سے توقع ہے کہ وہ مرحوم کے لئے ایصال ثواب کا انتظام فرما کر اپنا فرض اخوۃ ادا فرمائیں گے۔

حلقۂ بہی خواہان - دارالعلوم کے مخلص اور بہی خواہ حضرات بدستور سابق دارالعلوم کے ساتھ اپنی دلچسپی کا اظہار فرماتے رہے۔ ماہ صفر ۶۱ھ میں مولوی سید سیف اللہ صاحب سفیر دارالعلوم نے صوبہ متوسط کا دورہ کیا۔ صوبہ کے مختلف مقامات پر جن مخلصین دارالعلوم نے محبت کیساتھ انکا خیر مقدم کیا اور دارالعلوم کے کام میں ان کا ہاتھ بٹایا۔ اللہ تعالیٰ ان سب حضرات کو جزائے خیر دے۔ اس سلسلہ میں ہم خصوصیت کے ساتھ حافظ محمد ابراہیم صاحب پیشکار (ملت پور) مولانا محمد چراغ صاحب۔ وسیٹھ محمد شفیع صاحب (ساگر) حاجی عبد الکریم صاحب (بلاسپور) مولانا محمد یٰسین صاحب ومنشی نیر احمد صاحب بزاز (رائے پور) حافظ جمیل الرحمٰن

صاحب (ورگ) حافظ عبدالشکور صاحب (کامٹی) سیٹھ آدم صاحب و حافظ محمد حسین صاحب و حافظ عبدالحفیظ صاحب (ناگپور) اور بابو ولایت حسین صاحب (اٹارسی) کے شکر گذار ہیں کہ ان حضرات نے سفیر دارالعلوم کے ساتھ دارالعلوم کے مقاصد عالیہ کو کامیاب بنانے میں نہایت سرگرمی اور اخلاص کے ساتھ تعاون فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات کی مساعی کو قبول فرمائے اور توفیق مزید عطا فرما کر دوسروں کے لئے اسوہ بنائے۔

بہی خواہان دارالعلوم کا ایک ضروری فرض۔ موجودہ نازک دور میں جبکہ جنگ کی تباہ کاریوں نے نہ صرف ان ممالک کو جو براہ راست جنگ کی لپیٹ میں آچکے ہیں تباہی اور بربادی کے گڑھے میں دھکیل دیا ہے بلکہ وہ ممالک بھی اس کے تباہ کن اثرات سے محفوظ نہیں رہ سکے ہیں جنکے دروازوں میں جنگ کا عفریت ابتک داخل نہیں ہوا ہے۔ ہندوستان بھی ایسے ہی ممالک میں سے ایک ہے۔ اگرچہ ہندوستان کے اندرونی علاقے ابتک جنگ کے شعلوں سے محفوظ ہیں لیکن جنگ اس کے دروازوں تک بلاشبہ پہنچ چکی ہے۔ اور جنگ کی اقتصادی تباہ کاریوں کا اثر برابر ہندوستان پر بڑھ رہا ہے۔ تجارت کی تباہی اور ضروریات زندگی کی گرانی نے عوام کو ہمیشہ مصیبتوں میں مبتلا کر دیا ہے۔ اسی کے ساتھ انھیں ملکی بچاؤ کے نام پر جنگی ضروریات میں بھی حصہ دار بننا پڑ رہا ہے ایسے حالات میں یہ بالکل کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ "دارالعلوم" کے ذرائع آمدنی بھی محفوظ نہیں رہ سکے ہیں۔ دارالعلوم کے معاونین میں تجار اور زراعت پیشہ حضرات کی تعداد زیادہ ہے۔ تاجر حضرات جن مشکلات میں گھرے ہوئے ہیں وہ محتاج بیان نہیں ہیں۔ اگرچہ وہ ان مشکلات کے باوجود ابتک اللہ کی راہ میں اپنا فرض ادا کرنے کی امکانی سعی سے غافل نہیں ہیں، لیکن بہرحال ان کی کاروباری ابتری کی وجہ سے دارالعلوم کی آمدنی پر نمایاں اثر پڑ رہا ہے۔ ضرورت ہے کہ اس نازک گھڑی میں بہی خواہان دارالعلوم اپنے فرض کا زیادہ سے زیادہ احساس کریں۔ اور زراعت پیشہ یا ملازمت پیشہ اصحاب جنکی مالی حالت قابل شکر ہے اپنی کمائی کا ایک حصہ دارالعلوم کی امداد کے لئے وقف کر کے اپنے دینی مرکز کی حفاظت کریں اور اللہ کے دین کو سربلند کرنے میں ہمیشہ سے زیادہ حصہ لیکر اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل کریں کہ ایک مومن کے لئے دنیا اور آخرۃ دونوں جگہوں میں اس کی رضا سے زیادہ مستحکم اور محفوظ کوئی دوسرا قلعہ نہیں ہے۔

ہم تمام مخلصین دارالعلوم سے پرزور درخواست کرتے ہیں کہ وہ دارالعلوم کے لئے اپنی ہمدردانہ مساعی کو تیز تر کر دیں اور قریب ترین عرصہ میں دارالعلوم کو اس قابل بنا دینے کی کوشش کریں کہ وہ آنے والے نازک سے نازک حالات میں بھی اپنے کام کو جاری رکھ سکے۔

(مرتب)

چندہ آمدنی دوامی واوقاف

موصولہ ماہ محرم الحرام ۱۳۶۱ھ

نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۳	آمدنی وقف دہرہ دون از کرایہ داران ناظر حسن وغیرہ	للجہ ۱۳	اوقاف
۶۳	آمدنی وقف چودھری عبدالرحمن صاحب بیغرض پور ضلع مظفر نگر	۱۱	"
۷۸	آمدنی وقف شاملی	۱۱	"
۸۳	سعادت علی صاحب ایچ ۸-۱۲ پونہ	۱۰	دوامی
۸۵	آمدنی وقف شاملی ضلع مظفر نگر	۱۰	اوقاف
۹۰	آمدنی وقف ساکھن خورد پرگنہ دیوبند	۵ ۳۱۴	"
۹۲	مولوی حافظ محمد حسین صاحب نئی دہلی	۷	دوامی
۱۲۶	حاجی عبدالرحمن صاحب بازار چتلی قبر دہلی	۱۰	"
۱۳۱	منجانب نواب محمد محمود علی صاحب مرحوم عطیہ حافظ حاجی احمد سعید خانصاحب چھتاری	۵	"
۱۵۵	آمدنی وقف شاملی	۷ ۸	اوقاف
۱۵۶	آمدنی وقف شاملی	۱۲	"
۱۵۷	آمدنی وقف موضع ساکھن خورد	۱۰	"
۱۵۸	آمدنی کرایہ مکان وقف رڑکی رڑکی	۷	"
۱۶۹	مولوی عبدالمجید صاحب درس مدرسہ صوفیہ نوریہ چاٹگام	۱۰	دوامی
۱۷۰	مولوی عبدالغنی صاحب " " "	۷	"
۱۷۱	مولوی نور بخش صاحب " " "	۱۰	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۷	۱۷۲	مولوی سلطان احمد صاحب درس مدرسہ صوفیہ نوریہ چاٹگام	۱۰	دوامی
۱۸	۱۷۳	مولوی نور احمد صاحب " " "	۱۰	"
۱۹	۱۷۴	مولوی ملکوت الرحمن صاحب " " "	۱۰	"
۲۰	۱۷۵	مولوی سلطان احمد صاحب معین المدرس " "	۱۰	"
۲۱	۱۷۶	قاری ابراہیم صاحب " "	۱۰	"
۲۲	۲۲۴	آمدنی وقف موضع ونڈالی ضلع ملتان مرسلہ حاجی غلام حسین صاحب	۱۰	اوقاف
۲۳	۲۷۸	آمدنی وقف رڑکی مرسلہ محمد یوسف صاحب رڑکی	۷	"
۲۴	۲۸۸	از زیارات عالیہ آصفیہ حیدرآباد دکن فللہ اللہ ملکہ	للجہ ۶۹	دوامی
۲۵	۳۰۰	ڈائرکٹر صاحب محکمہ مذہبی حیدرآباد دکن	للجہ	"
۲۶	۳۰۱	آمدنی وقف موضع بھابسی ناپور ضلع سہارنپور	۸ ۸	اوقاف
۲۷	۳۸۳	آمدنی وقف شاملی ضلع مظفر نگر	۱۰	"
۲۸	۴۹۹	آمدنی وقف پوٹا والا ۱۲ چکلا اسٹریٹ بمبئی	للجہ	"
۲۹	۵۰۱	آمدنی وقف شاملی ضلع مظفر نگر	للجہ ۲۵	"
۳۰	۵۵۱	آمدنی وقف ساکھن خورد پرگنہ دیوبند	للجہ	"
۳۱	۵۵۵	آمدنی وقف کرنال آمدہ مسلم یونیورسٹی علیگڈھ	الحاصل	"
		میزان للجہ ۳		

حضرات بہی خواہان } سے درخواست ہے کہ وہ اپنی رقم ہمیشہ حضرت مہتمم صاحب دارالعلوم کے نام ارسال فرمائیں۔ لیکن اسکے ساتھ یہ بھی ضرور تحریر فرما دیا کریں کہ "رقم بسلسلہ بہی خواہی دارالعلوم ہے" تاکہ اندراجات صحیح ہوں۔

چندہ دوامی بہی خواہان

بذریعہ شعبہ تنظیم و ترقی

موصولہ ماہ محرم الحرام ۱۳۶۱ھ

یعنی اُن حضرات کے عطیات جو حلقہ بہی خواہان دارالعلوم دیوبند کے قرطاس رکنیت کی باقاعدہ خانہ پُری کرکے دارالعلوم کی مستقل امداد فرمائیں

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱	۱	میاں اللہ بخش صاحب قصاب چنوٹ ہجنگ	صہ	دوامی بہی خواہ
۲	۴	مولوی محمد عثمان صاحب انگلرین مہاری کوارٹر	صہ	"
۳	۵	مسٹر اقبال احمد حافظ شریف حسن صاحب	صہ	"
۴	۶	جناب عبدالرحمن صاحب	صہ	"
۵	۷	جناب غلام محمد صاحب ولد محمد صدیق صاحب	صہ	"
۶	۸	جناب محمد صدیق صاحب	صہ	"
۷	۱۲	مولوی سید سیف اللہ صاحب سفیر تنظیم دارالعلوم دیوبند	۱۰ر	"
۸	۱۳	جناب مولانا عبدالوحید صاحب ناظم شعبہ تنظیم	۸ر	ماہانہ
۹	۲۶	منشی طاہر حسن صاحب محرر رسالہ	۳ر	"
۱۰	۳۵	جناب عبدالغفور صاحب سکھر (سندھ)	صہ	دوامی بہی خواہ
۱۱	۳۹	منشی عزیز بخش صاحب ایس جگراؤں ضلع لدھیانہ	صہ	"
۱۲	۴۰	چودھری بابو سرمت علی صاحب	صہ	"
۱۳	۴۱	میاں عبدالغفور صاحب	صہ	"
۱۴	۴۲	سید عطا محمد صاحب	صہ	"
۱۵	۴۳	محمد ابراہیم عرف رلا ولد جھنڈو	صہ	"
۱۶	۴۴	چودھری اللہ دتا فضل محمد صاحبان	صہ	"
۱۷	۴۵	ماسٹر رحمت علی صاحب	صہ	"
۱۸	۴۶	چودھری محمد بخش غلام محمد صاحبان	صہ	"
۱۹	۴۷	محمد حسین ولد کریم بخش صاحب	صہ	"
۲۰	۴۸	جناب عبداللہ خانصاحب نمبردار دیوبند	صہ	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۱	۴۹	عید و خاں ولد جمعہ رائیں جگراؤں ضلع لدھیانہ	صہ	دوامی بہی خواہ
۲۲	۵۰	وفعدار فضل کریم صاحب موضع نوشہرہ چک نمبر ۲۸۳ براستہ بکانا ریلوے اسٹیشن ضلع لائل پور	۳ر	"
۲۳	۵۱	جناب کھرے خاں صاحب " "	صہ	"
۲۴	۵۲	جناب مسماۃ اللہ صاحبہ " "	صہ	"
۲۵	۵۳	جناب محمد اکبر صاحب " "	۲ر	"
۲۶	۵۴	حاجی محمد عزیز خانصاحب تاجر پارچہ "	۱۲ر	"
۲۷	۵۵	شیخ عبدالمجید صاحب - بیدر شریف حیدرآباد دکن	۱۳ر	"
۲۸	۵۶	مولوی شیخ انصار صاحب " "	۱۳ر	"
۲۹	۷۷	چودھری ظہور احمد صاحب دیوبند	صہ	دوامی بہی خواہ
۳۰	۸۷	حاجی محمد صدیق و عبدالغنی صاحبان دہلی	صہ	"
۳۱	۹۱	مولوی عبدالکریم صاحب ملتان شہر	صہ	دوامی بہی خواہ
۳۲	۱۱۶	شیخ شمشاد حسین صاحب خلہ شیخاں بجنور	صہ	"
۳۳	۱۱۷	مولوی نمود علی صاحب و مقصود علی صاحب	صہ	"
۳۴	۱۱۸	جناب حکیم رکن الدین صاحب	صہ	"
۳۵	۱۱۹	منشی خلیل الرحمن صاحب	صہ	"
۳۶	۱۲۰	جناب مختار احمد صاحب	صہ	"
۳۷	۱۲۱	منشی مرتضیٰ علی صاحب ہیڈ مدرس	صہ	"
۳۸	۱۲۲	جناب ولی محمد صاحب کلنڈ سالی	۲ر	"
۳۹	۱۲۵	جناب اللہ دے برہان صاحب	صہ	"

نمبر شمار	نمبر رسید بکٹ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۰	۱۴۲	حافظ عبداللطیف صاحب بھاولنگر ریاست بھاولپور	۵	دوامی بہی خواہ
۴۱	۱۷۷	مولا بخش محمد شفیع صاحب سوداگران چرم ایڈمنسٹریٹ امرتسر	۵	"
۴۲	۱۷۸	میاں شمس الدین نذیر احمد صاحبان " " "	۵	"
۴۳	۱۷۹	حاجی پیر محمد حاجی غلام حسین صاحبان " " "	۵	"
۴۴	۱۸۰	حاجی تاج محمد صاحب ریاست بھاولپور	۵	"
۴۵	۲۱۲	جناب محمد اسحاق صاحب قصبہ سیسوہ ضلع بجنور	۵	"
۴۶	۲۱۳	جنابہ زوجہ عبدالسلام صاحب " " "	۵	"
۴۷	۲۱۴	جناب عبدالشکور خانصاحب " " "	۵	"
۴۸	۲۱۸	جناب محمد عزیز صاحب مسلم یونیورسٹی علیگڈھ	۷	"
۴۹	۲۱۹	حافظ محمد فاروق صاحب تیلی واڑہ دہلی	۴/	"
۵۰	۲۲۰	شیخ نور احمد ولد عبدالکریم صاحب صدر بازار "	۲/	"
۵۱	۲۲۱	شیخ عبدالجبار باری صاحب " "	۲/	"
۵۲	۲۲۲	شیخ عبدالسلام و عبدالغفار صاحب " "	۸/	"
۵۳	۲۲۳	جناب عبدالستار ولد شیخ فضل الرحمن صاحب "	۱/	"
۵۴	۲۲۴	جناب عتیق الرحمن ولد فضل الرحمن صاحب "	۲/	"
۵۵	۲۲۵	جناب عبدالغفار صاحب بیری والا باغ "	۱/	"
۵۶	۲۲۶	منشی عبدالرحمن صاحب " "	۲/	"
۵۷	۲۲۷	حاجی رشید احمد صاحب سوداگر صدر بازار "	۴/	"
۵۸	۲۲۸	والدہ امان اللہ خاں صاحب " "	۴/	"
۵۹	۲۲۹	حاجی کریم اللہ نظام اللہ صاحبان " "	۴/	"
۶۰	۲۳۰	عبدالرشید صاحب شیشہ والے " "	۱/	"
۶۱	۲۳۱	شیخ سراج الدین صاحب مرحوم احمد دین برادرس "	۵	"
۶۲	۲۳۲	حافظ عبدالرحیم صاحب ٹرنک والے "	۵	"
۶۳	۲۳۳	مولوی محمد عمر صاحب ہیڈ ماسٹر دریا گنج "	۵	"
۶۴	۲۳۴	ماسٹر محمد حفیظ صاحب سنٹرل ماسٹر اجمیری دروازہ	۲/	"
۶۵	۲۳۵	ماسٹر ابوالحسن صاحب " "	۲/	"
۶۶	۲۳۶	ماسٹر محمد یوسف صاحب " "	۲/	"
۶۷	۲۳۷	مولانا عمر الدین صاحب عربی مدرس " "	۲/	"
۶۸	۲۳۸	ماسٹر عبدالمجید صاحب " "	۴/	"

نمبر شمار	نمبر رسید بکٹ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۶۹	۲۳۹	جناب فضل حق صاحب پٹواری قصبہ سیسوہ ضلع بجنور	۵	دوامی بہی خواہ
۷۰	۲۴۸	جناب غلام محمد خانصاحب ناظم تعمیرات اورنگ آباد دکن	۷	"
۷۱	۲۴۹	محمد شریف بیگ صاحب امرتسر ڈویژن محکمہ بجلی امرتسر	۷	"
۷۲	۲۵۱	محمد مختار صاحب سوداگر لال کنواں دہلی	۱/	"
۷۳	۲۵۲	محمد فاروق صاحب الیاس بلڈنگ متصل برف خانہ	۸/	"
۷۴	۲۵۳	محمد طیب صاحب کارخانہ تختی گلی بنن والی دہلی	۸/	"
۷۵	۲۵۴	جناب حفظ اللہ صاحب مشین والے "	۵	"
۷۶	۲۵۵	جناب عبداللہ صاحب ٹرنک والے صدر بازار "	۴/	"
۷۷	۲۵۶	عبدالغفور صاحب ٹرنک والے سرائے حافظ " "	۵	"
۷۸	۲۵۷	خلیفہ محمد ادریس صاحب مورگنج بارہ ہندو راؤ "	۸/	"
۷۹	۲۵۸	حاجی مقبول الٰہی صاحب بلیکش بیری والا باغ "	۲/	"
۸۰	۲۵۹	احسان اللہ ولد قدرت اللہ صاحب سبزی منڈی	۷	"
۸۱	۲۶۰	جناب چھوٹے خاں ولد تاج الدین صاحب " "	۸/	"
۸۲	۲۶۱	کالیخاں ولد مولا بخش صاحب " "	۸/	"
۸۳	۲۶۲	حاجی محمد اسحاق صاحب امام جامع مسجد "	۸/	"
۸۴	۲۶۳	حاجی حسب الدین و قطب الدین صاحبان "	۸/	"
۸۵	۲۶۴	جناب فضل حکیم ولد حاجی عبدالکریم صاحب " "	۱۲/	"
۸۶	۲۶۵	جناب محمد اسحاق صاحب " "	۲/	"
۸۷	۲۶۶	مستری خدا بخش ولد علی بخش صاحب " "	۵	"
۸۸	۲۶۷	شیخ محمد مہتاب صاحب بازار سلیمان "	۵	"
۸۹	۲۶۸	حافظ عبدالمغنی صاحب صدر بازار "	۵	"
۹۰	۲۶۹	جناب محمد صدیق محمد یٰسین صاحبان " "	۴/	"
۹۱	۲۷۰	جناب حم الدین صاحب تیلی واڑہ "	۸/	"
۹۲	۲۷۱	جناب حافظ عبدالرحمن صاحب فیروزپور	۷	دوامی بہی خواہ
۹۳	۲۷۲	جناب بابو بدرالدین صاحب "	۷	"
۹۴	۲۷۳	سید مختار احمد صاحب نقشہ نویس "	۸/	"
۹۵	۲۷۴	مستری محمد اسمٰعیل صاحب "	۱۲/	"
۹۶	۲۷۵	جناب شیخ نصیر علی صاحب دوکاندار "	۸/	"

نمبر شمار	نمبر رسید بخشہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۹۷	۲۸۶	سید رشید احمد صاحب ہیڈ ماسٹر موسیٰ جی اسٹریٹ کراچی	۶	دوامی بہی خواہ
۹۸	۲۹۱	مولوی محمد شریف خانصاحب سفیر تنظیم دیوبند	عہ	"
۹۹	۲۹۲	مسٹر سید عبدالکریم صاحب سیشن جج سیہور بھوپال	عہ	"
۱۰۰	۲۹۳	جناب ڈاکٹر محمد خانصاحب ہیلتھ افیسر " "	عہ	"
۱۰۱	۲۹۴	سید عبدالحی صاحب منصف " "	للہ	"
۱۰۲	۲۹۵	جناب سردار قدوس محمد خانصاحب " "	عہ	"
۱۰۳	۲۹۶	مولوی ظفر احمد صاحب وکیل تانوتوی " "	عہ	"
۱۰۴	۲۹۷	مسٹر محمد ادریس صاحب سب جج " "	۶	"
۱۰۵	۳۰۱	قاضی الطاف الرحمن و خلیل الرحمن صاحبان لال کنواں دہلی	۸/	ماہانہ
۱۰۶	۳۰۲	محمد شفیع ولد محمد یعقوب صاحب چاندنی چوک "	عہ	"
۱۰۷	۳۰۳	شیخ سراج احمد و نیاز احمد صاحبان بلیماران "	عہ	"
۱۰۸	۳۰۴	شیخ محمد فاروق صاحب " "	۶	"
۱۰۹	۳۰۵	حکیم محمد حسین و اجمل حسین صاحبان کھاری باؤلی	عہ	"
۱۱۰	۳۰۶	جناب شمس العارفین ولد محمد شفیع صاحب صدر بازار "	۶	"
۱۱۱	۳۰۷	ماسٹر ایس شمیم احمد صاحب چاندنی چوک "	عہ	"
۱۱۲	۳۰۸	حاجی نجم الدین صاحب نئی سڑک "	۲/	"
۱۱۳	۳۰۹	جناب بھولو ولد امیر بخش صاحب باڑہ ہندو راؤ "	۲/	"
۱۱۴	۳۱۰	حاجی رحیم بخش صاحب " "	۶	"
۱۱۵	۳۱۱	مستری بشیر الدین صاحب " "	۴/	"
۱۱۶	۳۱۲	جناب یٰسین صاحب مالک فرم کالیہ سوپ فیکٹری "	عہ	"
۱۱۷	۳۱۳	جناب حمید اللہ و حبیب اللہ صاحبان فروٹ کمیشن ایجنٹ سبزی منڈی دہلی	۸/	"
۱۱۸	۳۱۴	جناب منشی مطلوب الرحمن صاحب " "	۸/	"
۱۱۹	۳۱۵	جناب محمد رفیع ولد عظمت اللہ صاحب متصل لال مسجد سبزی منڈی "	۲/	"
۱۲۰	۳۱۶	جناب محمد اسمٰعیل صاحب بازار بلیماران "	۴/	"
۱۲۱	۳۱۷	جناب عزیز احمد ولد حافظ محمد ایوب صاحب خلق خانہ والے بیری والا باغ باڑہ ہندو راؤ "	۴/	"
۱۲۲	۳۱۸	جناب محمد نور صاحب دوکاندار متصل مسجد بڑوالی بازار گندہ نالہ دہلی	۲/	ماہانہ
۱۲۳	۴۴۸	جناب شیخ جمیل احمد خاں صاحب قصبہ سردھنہ ضلع میرٹھ	عہ	دوامی بہی خواہ
۱۲۴	۴۴۹	منشی عبدالرزاق صاحب ممبر کمیٹی " "	۶	"
۱۲۵	۴۵۰	جناب حکیم محمد حنیف صاحب سفیر تنظیم دارالعلوم دیوبند	۴/	"
۱۲۶	۴۸۴	جناب محمد سعید صاحب ٹھیکہ دار جنگلات پھریندہ ضلع گورکھپور	عہ	"
۱۲۷	۴۸۵	شیخ نیاز احمد صاحب ٹھیکہ دار " " "	۶	"
۱۲۸	۴۸۶	جناب دین محمد صاحب مالک آسی پریس " "	عہ	"
۱۲۹	۴۸۷	جناب بابو منت اللہ خاں صاحب بیروہ جنگل ڈاکخانہ نئی کوٹ ضلع "	عہ	"
۱۳۰	۴۸۸	جناب حاجی محمد اسمٰعیل صاحب " " "	عہ	"
۱۳۱	۴۸۹	حاجی محمد خلیل خانصاحب " " "	عہ	"
۱۳۲	۴۹۰	جناب بابو محمد سعید خانصاحب " " "	عہ	"
۱۳۳	۴۹۱	جناب بابو محمد حسین خانصاحب " " "	عہ	"
۱۳۴	۴۹۲	جناب شجاعت اللہ صاحب	عہ	"
۱۳۵	۴۹۳	جناب مولوی نذیر الدین صاحب و مولوی نصیر الدین صاحب سرونج مالوہ	۸/	"
۱۳۶	۵۳۱	جناب مولوی عباس علی صاحب مسلم ہوٹل خاص سلہٹ آسام	عہ	"

میزان کل

[illegible]

۹/

عطیات عمومی

موصولہ ماہ محرم ۱۳۶۱ھ

نمبر شمار	نمبر رسید پختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید پختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱	۲	اللہ بخش صاحب چک ۴۲ ڈاکخانہ بہاری تحصیل ملسی ضلع ملتان	۔	طلبہ صرف	۲۲	۳۳	منجانب والدہ محمد امین صاحب بکبوہ قصور	۔	صرف طلبہ
					۲۳	۳۴	جناب قدسن صاحب سیہور ریاست بھوپال	۔	زکوٰۃ
۲	۳	منجانب ڈرن افغانان، سالہ ۴۲ پھاوڑی سیالکوٹ	۔	عطاء	۲۴	۳۶	حافظ محمد صدیق صاحب سکھر (سندھ)	۔	بہی عطاء
۳	۱۰	مولوی نور محمد صاحب میمن مدرس قرآن گوٹھ پورہ چک ۱۰۱ واہ ٹنڈو قاسم محمد ہریانہ پرسنڈ	۔	رسالہ	۲۵	۳۷	جناب میر عالم خانصاحب " "	۸	"
					۲۶	۳۸	مسٹر فضل اللہ صاحب قریشی " "	۔	"
۴	۱۱	ماسٹر قدسن صاحب مدرس اول فارسی دارالعلوم دیوبند	۔	"	۲۷	۵۷	جناب محمد یوسف صاحب ۱۰ ایبور دہلی	۔	زکوٰۃ
۵	۱۳	مولوی حبیب احمد صاحب فاضل دارالعلوم	۸	متعلق تعلیم	۲۸	۵۸	منجانب انجمن ترقی عام گاہ ڈاکخانہ بنگلور روڈ	۔	صرف طلبہ
۶	۱۵	مولوی عبدالرحمن صاحب سہارنپوری " "	۸	"	۲۹	۵۹	عبدالحکیم خانصاحب پرنسپل نیچرل اسکول فرخ آباد مظفر نگر	۔	زکوٰۃ
۷	۱۶	مولوی سید انظار الدین صاحب دہلوی " "	۸	"	۳۰	۶۰	" " " "	۔	عطاء
۸	۱۷	مولوی سید اخلاق حسین صاحب " " "	۸	"	۳۱	۶۱	شیخ حافظ فضل الرحمن صاحب پھلاؤدہ ضلع میرٹھ	۔	چرم قربانی
۹	۱۸	مولوی عبدالودود صاحب ڈھاکوی " "	۸	"	۳۲	۶۲	مولانا محمد ادریس صاحب مدرس عربی دارالعلوم دیوبند	۔	رسالہ
۱۰	۱۹	مولوی عبدالرب صاحب سلہٹی " "	۸	"	۳۳	۶۴	چودھری اشرف علی صاحب ڈاکخانہ بابو گنج پرگنہ بہرائچ	۔	چرم قربانی
۱۱	۲۰	مولوی عبدالماجد صاحب میمن سنگی " "	۸	"	۳۴	۶۵	حکیم عبداللطیف صاحب شاہی طبیب۔ دیوبند	۔	زکوٰۃ
۱۲	۲۱	مولوی بدیع الرحمن صاحب جھانگامی " "	۸	"	۳۵	۶۶	اہلیہ صاحبہ مولانا عبدالشکور صاحب مظفر گڈھی	۔	"
۱۳	۲۲	مولوی محمود احمد صاحب گل تاریخ ناظم تنظیم " "	۔	بہی خواہ	۳۶	۶۷	مولانا عبدالشکور صاحب "	۴	عطاء
۱۴	۲۴	حافظ عبدالوحید صاحب موضع جودہ ضلع مظفر نگر	۔	چرم قربانی	۳۷	۶۸	فاضل طب حکیم عبداللہ صاحب امرتسر	۔	صرف طلبہ
۱۵	۲۵	حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب صدر مدرس دارالعلوم دیوبند	۔	رسالہ	۳۸	۶۹	مولوی عبدالعزیز صاحب حیدرآباد دکن	۔	عطاء
۱۶	۲۷	حاجی مولوی سعید احمد صاحب گنگوہی مدرس ہدایہ دیوبند	۔	عطاء	۳۹	۷۰	حکیم محمد صدیق صاحب ڈاکخانہ ہربا ضلع گجرات	۔	چرم قربانی
۱۷	۲۸	محمد عزیز الرحمن صاحب جیتوی ساکن حال ٹھکرگاؤں	۔	چرم قربانی	۴۰	۷۱	جناب کبیر احمد صاحب چانگامی ڈاکخانہ چاندوری ضلع بہرہ دوآن	۔	"
۱۸	۲۹	چھندر عمر بخش صاحب گلاس بکس کرتپور ضلع بجنور	۔	"	۴۱	۷۲	جناب نبی محمد صاحب ہیڈ کلرک سرگودھا	۔	صرف طلبہ
۱۹	۳۰	مولانا محمد سہول صاحب عثمانی سلہٹ آسام	۔	"	۴۲	۷۳	حکیم عبدالرزاق صاحب ڈاکخانہ جھالو ضلع بجنور	۔	رسالہ
۲۰	۳۱	جناب محمد حمید اللہ خانصاحب خوجہ	۔	"	۴۳	۷۴	مولوی نذیر احمد صاحب فاضل دیوبند انارکلی لاہور	۔	"
۲۱	۳۲	جناب محمد اسحاق صاحب مبارک پور قنوج	۔	"	۴۴	۷۵	مولانا سرور حسین صاحب کریم نگر حیدرآباد دکن	۔	"

نمبر شمار	نمبر پختہ	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۵	۷۶	۱۱۲	مولانا سلطان محمود صاحب صدر مدرس نقیوری	۵	متفرق تعمیر
۴۶	۷۹	۱۱۳	منشی اظہار احمد صاحب دیوبندی اجیر محاسبی دارالعلوم دہلی		عطاء
۴۷	۸۰	۱۱۴	منشی فہیم الدین صاحب عرف سکندر میاں باؤنی اسٹیشن		چرم قربانی بہی خواہ
۴۸	۸۱	۱۱۵	جناب حفظ الرحمن صاحب مانڈلے (اپر برما)	۹/	صرف طلبہ
۴۹	۸۲	۱۲۳	چودھری ابراہیم صاحب ساکن ہاپیڑہ ڈاکخانہ گنگوہ سہارنپور		چرم قربانی
۵۰	۸۴	۱۲۴	جناب محمد عبدالمجید صاحب صدیقی دروازہ سکندر بیگ		رسالہ
۵۱	۸۶	۱۲۷	حاجی امانت علی صاحب روڑکی ضلع سہارنپور	۲/	زکوٰۃ
۵۲	۸۸	۱۲۸	منجانب مصلیان ہردو مسجد موضع دہانوہ ڈاکخانہ تیروں ضلع سہارنپور	۱۱/	صرف طلبہ
۵۳	۸۹	۱۲۹	مولانا حافظ زاہد حسن صاحب مہتمم مدرسہ اسلامیہ جامع مسجد امروہہ ضلع مرادآباد		رسالہ
۵۴	۹۳	۱۳۰	مولانا سید سیف اللہ صاحب سفیر تنظیم دیوبند		تبلیغ
۵۵	۹۴	۱۳۱	مولانا سعید صاحب نہٹور ضلع بجنور		"
۵۶	۹۵	۱۳۲	مولوی لطف الرحمن صاحب ہرسنگہ پور ضلع دربھنگہ		چرم قربانی
۵۷	۹۶	۱۳۳	منشی عالم خانصاحب چک ۲۹۹ رسالہ ڈاکخانہ خاص لائل پور	۵/	صرف طلبہ
۵۸	۹۷	۱۳۴	محمد اصغر حسین صاحب پرنسپل پوسٹ ہندو پٹنہ		رسالہ
۵۹	۹۸	۱۳۵	سید امیر احمد صاحب محلہ کھرک بمبئی		"
۶۰	۹۹	۱۳۶	قاضی عبدالسلام صاحب بدوہی اسٹیشن دنائی		چرم قربانی
۶۱	۱۰۰	۱۳۷	قاضی سلیمان صاحب "		"
۶۲	۱۰۱	۱۳۸	جناب حکیم محمد داؤد صاحب "		"
۶۳	۱۰۳	۱۳۹	جناب اللہ بخش صاحب اللہ جوایا حیدرآباد دستنہ		عطا بہی خواہ
۶۴	۱۰۴	۱۴۰	جناب غلام نبی صاحب سوداگر چرم " "		"
۶۵	۱۰۵	۱۴۱	مستری علیم الدین صاحب سیالکوٹ		"
۶۶	۱۰۶	۱۴۳	ایس بابو فقیر محمد صاحب توپ خانہ بازار "		"
۶۷	۱۰۷	۱۴۴	سید اصغر علی شاہ صاحب صدر بازار "		"
۶۸	۱۰۸	۱۴۵	حکیم شیخ محمد فضل حق صاحب انصاری "		"
۶۹	۱۰۹	۱۴۶	محمد فضل صاحب عبداللہ موٹر ورکس چھاؤنی "		"
۷۰	۱۱۰	۱۴۷	جناب بابو عبدالمجید صاحب "		"
۷۱	۱۱۱	۱۴۸	جناب شیخ عزیز اللہ صاحب صدر بازار "	۸/	"
۷۲		۱۱۲	جناب منشی رحیم بخش صاحب صدر بازار دہلی		عطا بہی خواہ
۷۳		۱۱۳	جناب بابو محمد ابراہیم صاحب " "		"
۷۴		۱۱۴	جناب منشی محمد اسحاق صاحب " "		"
۷۵		۱۱۵	جناب شیخ عبدالرحمن صاحب کنٹرکٹر " "		"
۷۶		۱۲۳	جناب اکرام الحق و فضل الحق صاحبان سہسپور بجنور	۶/	"
۷۷		۱۲۴	جناب محمد صدیق صاحب "	۲/	"
۷۸		۱۲۷	حاجی عبدالرحمن صاحب چتلی قبر دہلی		رسالہ
۷۹		۱۲۸	مولانا صدرالدین حسن صاحب "		"
۸۰		۱۲۹	منجانب صوفی عبدالرحمن صاحب ٹی ٹی ای خانخانہ	۱۲/	صرف طلبہ
۸۱		۱۳۰	جناب قاضی مجتبیٰ صاحب بدوہی اسٹیشن بنارس		چرم قربانی
۸۲		۱۳۲	جناب سمیع اللہ خانصاحب قصبہ نانوتہ ضلع سہارنپور		"
۸۳		۱۳۳	چودھری امام الدین صاحب " "		"
۸۴		۱۳۴	مولوی برکت علی صاحب انسپکٹر آف ورکس بہادرگڑھ	۸/	متفرق تعمیر بہی خواہ
۸۵		۱۳۵	شیخ اسلم حیات خانصاحب " " "		"
۸۶		۱۳۶	بابو محمد حیات صاحب ٹکٹ کلکٹر " "		"
۸۷		۱۳۷	چودھری امام الدین صاحب رئیس بہادرگڑھ بہادرگڑھ		"
۸۸		۱۳۸	جناب محمد حیات صاحب سوداگر ظروف " "		"
۸۹		۱۳۹	جناب مہردین صاحب سوداگر " "	۸/	"
۹۰		۱۴۰	جناب عبدالمجید صاحب دوکاندار بساطخانہ "	۸/	"
۹۱		۱۴۱	محمد بشیر صاحب دوکاندار بازار " "	۸/	"
۹۲		۱۴۳	مولانا قادر بخش صاحب مہتمم مدرسہ جامع العلوم " "		زکوٰۃ بہی خواہ
۹۳		۱۴۴	مولوی حفیظ اللہ صاحب ہیڈ ماسٹر ہائی اسکول "		متفرق تعمیر بہی خواہ
۹۴		۱۴۵	جناب جمال الدین صاحب بازار " "	۸/	"
۹۵		۱۴۶	جناب سلیمان صاحب سوداگر بازار " "	۴/	"
۹۶		۱۴۷	جناب قطب الدین صاحب " " "	۸/	"
۹۷		۱۴۸	حاجی قمرالدین صاحب " " "		"
۹۸		۱۴۹	شیخ نعمت اللہ صاحب ٹکٹ کلکٹر " "		"
۹۹		۱۵۰	حاجی غلام محمد صاحب ناظم " "		"
۱۰۰		۱۵۱	میاں احمد دین صاحب " "		زکوٰۃ بہی خواہ

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۰۱	۱۵۲	جناب خلیفہ عبدالرحمن صاحب بہاولنگر ریاست بہاولپور	۲	متفرق	۱۲۴	۱۹۱	سید تجمل حسین صاحب سکرٹری میونسپل بورڈ خانپور (بہاولپور)	۱	عطاء بہی خواہ
۱۰۲	۱۵۳	مولانا اللہ بخش صاحب امام مسجد " "	۴	"	۱۲۵	۱۹۲	مسٹر قمرالدین صاحب سوداگر " "	۱	"
۱۰۳	۱۵۴	جناب سکرٹری صاحب امدادیہ فتحاگڑھ کالج بہاولپور	۵	"	۱۲۶	۱۹۳	ڈاکٹر انعام باری صاحب اسسٹنٹ سرجن " "	۱	"
۱۰۴	۱۵۹	حضرت مولانا مولوی محمد اعزاز علی صاحب مدظلہ مدرس عربی دارالعلوم دیوبند معاوضہ خوراک	۵	متفرق طلبہ صرف	۱۲۷	۱۹۴	جناب قاضی شیر محمد صاحب " "	۱	"
۱۰۵	۱۶۰	الیس مبین اللہ صاحب جنرل مرچنٹ صدر بازار دہلی	۱۲	زکوٰۃ	۱۲۸	۱۹۵	سید حسین احمد شاہ صاحب ایگزکٹیو انجینئر کالون " "	۱	"
۱۰۶	۱۶۱	حکیم قاضی عطاء محمد شاہ صاحب ضلع ملتان	۱	متفرق صرف طلبہ	۱۲۹	۱۹۶	مسٹر ثناء اللہ صاحب سکنہ کراچی وارد حال حیکب آباد	۱	"
۱۰۷	۱۶۲	قاضی یار محمد و محمد بہادر صاحبان موضع بالا اولا ضلع حیدرآباد (سندھ)	۱	زکوٰۃ	۱۳۰	۱۹۷	وڈیرا علی بلدول خانصاحب " "	۱	"
۱۰۸	۱۶۳	مولوی غلام حسن صاحب چک ۵۵ گ ب طاح کلاں ڈاکخانہ چک ۵۷ گ ب لائلپور	۱	چرم قربانی	۱۳۱	۱۹۸	حکیم مولوی قائم الدین احمد صاحب " "	۱	"
۱۰۹	۱۶۴	محمد سعید صاحب ڈاکخانہ بہروندہ الہ آباد	۵	"	۱۳۲	۱۹۹	مسٹر ثناء اللہ صاحب سکنہ کراچی وارد حال " "	۱	"
۱۱۰	۱۶۵	محمد یوسف صاحب سوداگر پرم کانپور	۱	متفرق صرف طلبہ	۱۳۳	۲۰۰	عبداللطیف صاحب کلرک فتحگڈھ فرخ آباد	۵	چرم قربانی
۱۱۱	۱۶۶	مولانا محمد رمضان صاحب خطیب جامع مسجد کوٹ حاکم خاں ریاستہ بھلوال سرگودھا	۱	رسالہ	۱۳۴	۲۰۱	جناب عنایت اللہ صاحب ریواڑی گوڑگانواں	۱	"
۱۱۲	۱۶۷	مولانا عبدالغفار صاحب فاضل دیوبند دی برن کمپنی لمٹڈ ۵۹ مین روڈ ریگو (برما)	۱	"	۱۳۵	۲۰۲	جناب عنایت اللہ صاحب " "	۱	زکوٰۃ
۱۱۳	۱۶۸	محمد دین صاحب بیرہ خاص تحصیل جالندھر	۱	کتب وقفی	۱۳۶	۲۰۳	جناب عنایت اللہ صاحب " "	۱	چرم قربانی
۱۱۴	۱۸۱	مسٹر انعام احمد صاحب سب کلکٹر بہاولنگر ریاست بہاولپور	۱	عطاء بہی خواہ	۱۳۷	۲۰۴	حاجی رحیم بخش صاحب رئیس کاندیلہ ضلع مظفر نگر	۱	"
۱۱۵	۱۸۲	ہمشیرہ صاحبہ شیخ عصمت اللہ صاحب " " "	۱	"	۱۳۸	۲۰۵	حافظ ارشاد الٰہی صاحب شوبازار کیٹ آگرہ	۱	دارالطلبہ
۱۱۶	۱۸۳	وڈیرا آدم خانصاحب پھون جیکب آباد	۵	"	۱۳۹	۲۰۶	حرمل علی صاحب میجنگ ڈیرائٹر مسلم ہوٹل سلہٹ آسام	۱	رسالہ
۱۱۷	۱۸۴	مولانا محمد علی صاحب چوک بازار بہاولپور خاص	۱	"	۱۴۰	۲۰۷	مولانا ہدایت علی صاحب ڈاکخانہ دودھارا ضلع بستی	۱	تبلیغ
۱۱۸	۱۸۵	جناب سردار عبدالمجید صاحب بی اے ہیڈ ماسٹر ہائی اسکول خانپور (بہاولپور)	۱	"	۱۴۱	۲۰۸	شیر محمد صاحب سکرٹری انجمن معین الملت سونی پت دہلی	۵	"
۱۱۹	۱۸۶	حاجی عبدالغفور عبدالستار صاحبان " "	۱	"	۱۴۲	۲۰۹	ڈاکٹر حشمت علی صاحب سہسپور (بجنور)	۱	چرم قربانی بہی خواہ
۱۲۰	۱۸۷	حاجی قادر بخش صاحب سوداگر پرم " "	۸	"	۱۴۳	۲۱۰	جناب فرید الدین صاحب " " "	۱	"
۱۲۱	۱۸۸	اللہ بخش صاحب مدرس مدرسہ دارالنی " "	۴	"	۱۴۴	۲۱۱	جناب فضل حق صاحب " " "	۱	"
۱۲۲	۱۸۹	سید تفضل حسین صاحب مجسٹریٹ " "	۱	"	۱۴۵	۲۱۵	بابو علی حسن صاحب بوکنگ کلرک غازی آباد	۱	زکوٰۃ
۱۲۳	۱۹۰	مولوی عبدالصمد صاحب واجد انکم ٹیکس افسر " "	۱	"	۱۴۶	۲۱۶	جناب نذیر احمد خانصاحب جوڈیشل افیسر بہوپال	۱	عطاء
					۱۴۷	۲۱۷	جناب افضال الٰہی صاحب متعلم دارالعلوم دیوبند	۱	رسالہ
					۱۴۸	۲۴۰	بنام مسماۃ جگن صاحبہ ہردوئی	۱	متفرق صرف طلبہ
					۱۴۹	۲۴۱	جناب محمد یار خانصاحب "	۱۱	چرم قربانی
					۱۵۰	۲۴۲	مولوی لطف احمد صاحب گھڑی ساز "	۵	"
					۱۵۱	۲۴۳	مولوی لطف احمد صاحب " "	۱	متفرق طلبہ
					۱۵۲	۲۴۵	مولوی عبدالستار صاحب قصبہ بہوساور ریاست بھرت پور	۵	چرم قربانی

نمبر شمار	نمبر رسید بخشیدہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۵۳	۲۴۶	حاجی محمد الدین صاحب چینوٹ ضلع جھنگ	صہ	چرم قربانی
۱۵۴	۲۴۷	حکیم مقصود علیخاں صاحب حمایت نگر حیدرآباد دکن	۵	عطاء
۱۵۵	۲۵۰	شیخ محمد عبد الکریم صاحب پینشنر صدر کراچی	۶	رسالہ
۱۵۶	۲۷۶	ملک عبد الرحمن صاحب سیفیہ ابو اسحاق روڈ لاہور	صہ	وظیفہ متفرقہ
۱۵۷	۲۷۷	ملک عبد الرحمن صاحب " " "	۶	رسالہ
۱۵۸	۲۷۹	روشن دین صاحب میکلگ اکبر ڈاکخانہ مینن آباد بہاولپور	۵	صرف طلبہ
۱۵۹	۲۸۰	محمد صدیق صاحب گوٹھادلی سیکری ڈاکخانہ بالاگڈھ بلند شہر	۵	کتب وقفی
۱۶۰	۲۸۱	مولوی محمد انوار الحق صاحب بہار شریف پٹنہ	۹	للجملہ
۱۶۱	۲۸۲	انتظام حسین صاحب ڈاکخانہ بجناتھ ضلع الموڑہ	صہ	صرف طلبہ
۱۶۲	۲۸۳	حافظ عبد الحی صاحب وغیرہ موضع مالی کلاں ۔ جونپور	صہ	زکوٰۃ
۱۶۳	۲۸۴	حافظ عبد الحی صاحب " " "	۵	چرم قربانی
۱۶۴	۲۸۵	بابو کرم الٰہی صاحب کلرک صدر پوسٹ آفس کراچی	صہ	زکوٰۃ بہی خواہ
۱۶۵	۲۸۷	مسماۃ جنت بی بی ہیڈ مسٹرس اردو گرلس اسکول	۹	صرف طلبہ
۱۶۶	۲۸۹	مولوی عبد الشکور صاحب فاضل دار العلوم دیوبند	۸	متفرق تعلیم
۱۶۷	۲۹۰	مولانا سید صفدر حسین صاحب مدظلہ مدرس " "	صہ	متفرق طلبہ
۱۶۸	۲۹۸	جناب امتیاز علی صاحب نگینوی پولو بندر بمبئی	للجملہ	صرف طلبہ
۱۶۹	۲۹۹	جناب محمد فیع الدین صاحب ڈاکخانہ بدایوں	۵	"
۱۷۰	۳۱۹	سید نور الرحمن صاحب خوشحال گڈھ مروان	صہ	"
۱۷۱	۳۲۰	جناب محمد مستقیم صاحب قصبہ محمدی ضلع لکھیم پور	صہ	"
۱۷۲	۳۲۱	جناب انسپکٹر صاحب ایجوکیشنل ڈیپارٹمنٹ امانت	۵ ماہ ۱۲	متفرقات وظیفہ
		قلات برائے وظائف طلبہ کراچی		
۱۷۳	۳۲۲	ڈاکٹر مظہور الدین صاحب رضوی افیسر جیل رائے بریلی	۶	رسالہ
۱۷۴	۳۲۳	حافظ عبد الرحمن صاحب مصلح پور ہندرو پٹنہ	۶	"
۱۷۵	۳۲۴	حاجی محمد الدین صاحب پنجابی ۲۹ کولو ٹولہ سرپٹ کلکتہ	۵	خیرات طلبہ
۱۷۶	۳۲۵	حافظ سماوت حسین صاحب پوسٹ قادر گنج سلہٹ آسام	۵	تعمیر
۱۷۷	۳۲۶	جناب محمد شفیق چودھری صاحب " " "	صہ	تعزیتی خرچ
۱۷۸	۳۲۷	جناب منشی مبارک اللہ صاحب " " "	صہ	"
۱۷۹	۳۲۸	منشی مبارک اللہ و امانت اللہ صاحبان " " "	۱۲	"
۱۸۰	۳۲۹	جناب چودھری محمد سانتر صاحب " " "	صہ	عطاء بہی خواہ

نمبر شمار	نمبر رسید بخشیدہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۸۱	۳۳۰	جناب محمد عنایت اللہ صاحب چنڈی پور پوسٹ دیرائی	صہ	بہی خواہ
۱۸۲	۳۳۱	حاجی شفیع اللہ مبارک میاں صاحب " " " سلہٹ آسام	صہ	"
۱۸۳	۳۳۲	حاجی امیر اللہ صاحب " " "	صہ	"
۱۸۴	۳۳۳	جناب ساجد اللہ صاحب " " "	صہ	"
۱۸۵	۳۳۴	جناب اقامت اللہ صاحب " " "	صہ	"
۱۸۶	۳۳۵	جناب مکرم اللہ صاحب " " "	صہ	"
۱۸۷	۳۳۶	جناب فخر اللہ صاحب " " "	۸ر	"
۱۸۸	۳۳۷	جناب ابو الحسن صاحب " " "	۴ر	"
۱۸۹	۳۳۸	جناب آفات اللہ صاحب " " "	۸ر	"
۱۹۰	۳۳۹	جناب حاجی وحید اللہ صاحب " " "	صہ	"
۱۹۱	۳۴۰	جناب شنو میاں صاحب " " "	۸ر	"
۱۹۲	۳۴۱	جناب حیفت اللہ میانصاحب " " "	۸ر	"
۱۹۳	۳۴۲	جناب مکی اللہ صاحب " " "	۲ر	"
۱۹۴	۳۴۳	جناب بخابت علی میانصاحب " " "	۶	"
۱۹۵	۳۴۴	جناب احمد اللہ صاحب " " "	۸ر	"
۱۹۶	۳۴۵	جناب صواب اللہ صاحب " " "	صہ	"
۱۹۷	۳۴۶	جناب اجیب اللہ عرف کالا صاحب " " "	۹ر	"
۱۹۸	۳۴۷	جناب دلیر اللہ صاحب " " "	۱۳ر	"
۱۹۹	۳۴۸	مولوی نذیر الدین صاحب " " "	صہ	"
۲۰۰	۳۴۹	جناب عالم اللہ صاحب " " "	۴ر	"
۲۰۱	۳۵۰	جناب حاجی نذیر الدین صاحب " " "	۸ر	"
۲۰۲	۳۵۱	جناب نور اللہ صاحب " " "	۸ر	"
۲۰۳	۳۵۲	جناب محمد رضا صاحب " " "	۸ر	"
۲۰۴	۳۵۳	جناب زین اللہ صاحب " " "	۸ر	"
۲۰۵	۳۵۴	جناب ارافت اللہ صاحب " " "	۸ر	"
۲۰۶	۳۵۵	جناب انیس اللہ صاحب " " "	۴ر	"
۲۰۷	۳۵۶	جناب خورشید اللہ صاحب " " "	۸ر	"
۲۰۸	۳۵۷	جناب فیروز اللہ صاحب " " "	۴ر	"
۲۰۹	۳۵۸	جناب یونس اللہ صاحب " " "	۸ر	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۱۰	۳۵۹	جناب بابرو میاں صاحب چنڈیپور پوسٹ ڈیرائی سلہٹ آسام	۴ر	بہی تعمیر	۲۳۹	۳۹۰	جناب حاجی سعید اللہ صاحب چنڈیپور پوسٹ ڈیرائی سلہٹ آسام	۲ر	بہی تعمیر
۲۱۱	۳۶۰	جناب تمیز اللہ صاحب " " "	عہ	"	۲۴۰	۳۹۱	جناب خوشی اللہ صاحب " " "	۴ر	"
۲۱۲	۳۶۱	جناب حاجی مسعود احمد صاحب " " "	عہ	"	۲۴۱	۳۹۲	جناب حاجی عقیل محمد صاحب " " "	۵	"
۲۱۳	۳۶۲	جناب امیس اللہ صاحب " " "	۸ر	"	۲۴۲	۳۹۳	جناب سراج الدین صاحب " " "	۴ر	"
۲۱۴	۳۶۳	جناب والف ابراہیم اللہ صاحب " " "	۸ر	"	۲۴۳	۳۹۴	جناب درس اللہ صاحب " " "	۸ر	"
۲۱۵	۳۶۴	جناب اختر اللہ صاحب " " "	۴ر	"	۲۴۴	۳۹۵	جناب مولوی عبدالجبار صاحب " " "	۸ر	"
۲۱۶	۳۶۵	جناب نابر واللہ صاحب " " "	۴ر	"	۲۴۵	۳۹۶	جناب محمد مزمل صاحب " " "	۸ر	"
۲۱۷	۳۶۶	جناب عبدالمغنی عرف مولوی صاحب " " "	۴ر	"	۲۴۶	۳۹۷	جناب ولی اللہ صاحب " " "	۳ر	"
۲۱۸	۳۶۷	جناب عباس اللہ صاحب " " "	۸ر	"	۲۴۷	۳۹۸	جناب محمد حبیب اللہ صاحب " " "	۲ر	"
۲۱۹	۳۶۸	جناب ظاہر اللہ عرف کالا صاحب " " "	۲ر	"	۲۴۸	۳۹۹	جناب بہرام اللہ صاحب " " "	۴ر	"
۲۲۰	۳۶۹	جناب حبیب اللہ صاحب " " "	۴ر	"	۲۴۹	۴۰۰	جناب ثناء اللہ صاحب " " "	۲ر	"
۲۲۱	۳۷۰	جناب لال محمد صاحب " " "	۲ر	"	۲۵۰	۴۰۰ الف	جناب منشی خدا احمد صاحب مائیاپور " "	۵	"
۲۲۲	۳۷۱	بیٹا ماسٹر فدا بخش صاحب سیہور بھوپال	۶ر	بہی عطا	۲۵۱	۴۰۰ ب	جناب عبداللطیف خانصاحب " " "	عہ	"
۲۲۳	۳۷۲	جناب استاد اللہ صاحب چنڈیپور پوسٹ ڈیرائی سلہٹ آسام	۲ر	تعمیری خواہ	۲۵۲	۴۰۱	جناب سیراب اللہ صاحب چندی پور " "	عہ	"
۲۲۴	۳۷۳	جناب ابوالحسین صاحب " " "	۴ر	"	۲۵۳	۴۰۲	جناب عبداللطیف خانصاحب مائیاپور " "	۵	"
۲۲۵	۳۷۴	جناب حسرت اللہ عرف کالائی صاحب " " "	عہ	"	۲۵۴	۴۰۳	جناب والدہ صاحبہ دانیس اللہ صاحب تاڑل " "	۸ر	"
۲۲۶	۳۷۵	جناب راشد اللہ وغیرہ	۶ر	"	۲۵۵	۴۰۴	جناب مولا بخش میاں صاحب " " "	۵	"
۲۲۷	۳۷۶	جناب اراست اللہ میاں صاحب " " "	۸ر	"	۲۵۶	۴۰۵	جناب عبدالرحمن محمد گلاب صاحب " " "	عہ	"
۲۲۸	۳۷۷	جناب پسا اللہ صاحب " " "	۳ر	"	۲۵۷	۴۰۶	جناب عبدالرشید میاں صاحب " " "	عہ	"
۲۲۹	۳۷۸	جناب رشید اللہ صاحب " " "	۲ر	"	۲۵۸	۴۰۷	جناب حافظ محمد صاحب کولنج پوسٹ قادرگنج	۴ر	"
۲۳۰	۳۷۹	جناب سمیع الدین صاحب " " "	عہ	"	۲۵۹	۴۰۸	جناب چودھری امتیاز میاں صاحب " " "	عہ	"
۲۳۱	۳۸۰	جناب مولوی منظفر علی صاحب " " "	۴ر	"	۲۶۰	۴۰۹	جناب چودھری عبدالکریم ہروف میاں صاحب " "	عہ	"
۲۳۲	۳۸۳	قاضی سید حسن صاحب پیرین نہٹور ضلع بجنور	۵ر	تبلیغ	۲۶۱	۴۱۰	جناب تنویر النساء چودھرانی مولوی عباس علی صاحب	عہ	"
۲۳۳	۳۸۴	مولوی سکندر علی صاحب چنڈی پور پوسٹ ڈیرائی	۸ر	تعمیری خواہ	۲۶۲	۴۱۱	جناب ماسٹر مصلح الدین صاحب ۱۵۶ اسکول " " "	۸ر	"
۲۳۴	۳۸۵	جناب حاضر اللہ صاحب سلہٹ آسام " "	۸ر	"	۲۶۳	۴۱۲	جناب قدوس میاں صاحب " " "	عہ	"
۲۳۵	۳۸۶	جناب زرینہ بی بی صاحبہ والدہ عالم بخت صاحب " " "	۴ر	"	۲۶۴	۴۱۳	جناب چودھری چاند میاں صاحب " " "	عہ	"
۲۳۶	۳۸۷	جناب نارہ میاں صاحب " " "	۴ر	"	۲۶۵	۴۱۴	جناب حاجی محمد الدین عزیز الدین صاحبان دہلی	عہ	چرم قربانی
۲۳۷	۳۸۸	جناب عبدالرحمن صاحب " " "	۴ر	"	۲۶۶	۴۱۵	منشی عبدالرحمن خانصاحب حلقہ رام نگر دھیڑی	۱۲ر	"
۲۳۸	۳۸۹	جناب سمیع الدین میاں صاحب " " "	عہ	"	۲۶۷	۴۱۶	منشی عبدالرحمن خانصاحب " "	۵	رسالہ

نمبر شمار	نمبر رسید بخشتہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۶۸	۴۱۷	مولوی نعمت اللہ صاحب قصبہ متوالہ الصیار	۳ روپیہ	چرم قربانی
۲۶۹	۴۱۸	حکیم سید عبداللہ صاحب انڈین دواخانہ " "	۱۰ آنے	"
۲۷۰	۴۱۹	جناب عبدالحفیظ صاحب " "	۴ روپیہ	"
۲۷۱	۴۲۰	جناب حکیم سید احمد صاحب " "	للحہ	"
۲۷۲	۴۲۱	جناب مولوی محسن علی صاحب " "	۲ روپیہ	"
۲۷۳	۴۲۲	جناب صدرالدین و بدرالدین صاحبان بھوپر مظفرنگر	صہ	صرف طلبہ
۲۷۴	۴۲۳	بخف خانصاحب مسلم بستی ڈاکخانہ مقام گول موری	"	"
۲۷۵	۴۲۴	حاجی قائم الدین صاحب نائی کی منڈی آگرہ	۶	رسالہ
۲۷۶	۴۲۵	مولانا عبدالسبحان صاحب مدرسہ دینیہ ملہاری	للحہ	"
۲۷۷	۴۲۶	شیخ نبی بخش صاحب انصاری پینشنر مظفرگڈھ	۶	"
۲۷۸	۴۲۷	شمس الحسن صاحب ایڈیٹر شاہجہانپور روڈ نئی دہلی	صہ	"
۲۷۹	۴۲۸	جناب ملک تاج الدین صاحب مرادآباد	۸ آنے	صرف طلبہ
۲۸۰	۴۲۹	فتح محمد صاحب اور سیر تعمیرات ڈاکخانہ صادق گڈھ تحصیل (بہاولپور)	صہ	"
۲۸۱	۴۳۰	بیک عبدالرزاق خانصاحب ۹/۱۵ ۱۸۰۸ پی آر کیو ایچ جھانسی چھاؤنی	صہ	"
۲۸۲	۴۳۲	بہ سعی محمد فاروق صاحب دہلی - محمد صالح صاحب عبدالمتین صاحب - محمد فاروق صاحب - حافظ محمد عثمان صاحب - حافظ عبدالغنی صاحب - محمد اسمٰعیل صاحب	۶ آنے	چرم قربانی
۲۸۳	۴۳۳	حکیم محمد مظہرالدین صاحب بہ سعی حافظ محمد عثمان صاحب دہلی	۶	"
۲۸۴	۴۳۴	بہ سعی ابرار احمد صاحب - نثار احمد - محمد احمد - نذیر احمد - عبدالمجید - اشفاق حسین - عبداللہ صاحبان - مقام دہلی	۱۳ آنے	"
۲۸۵	۴۳۵	بہ سعی مولوی عبداللطیف صاحب - محمد جعفری بابو سلطان احمد - قاری صاحب امام مسجد سید نصرت علی - ایک صاحب خیر - صاحبان دہلی	۱۱ آنے	"
۲۸۶	۴۳۶	بہ سعی جناب شیخ خانصاحب وغیرہ دہلی - عبدالستار - محمد سلام - حاجی محمد شفیق - محمد یوسف صوفی زین الدین - حافظ محمد عثمان - محمد ابراہیم مولوی فیض الدین - محمد یعقوب - ماسٹر محمد قاسم صاحبان - دہلی	۲ روپیہ ۲ آنے	"
۲۸۷	۴۳۷	بہ سعی حکیم کریم بخش صاحب دہلی - ولی محمد صوفی - نور محمد - غلام رسول - برخوردار حکیم محمد ادریس محمد شفیع - ایک بابو صاحب نام نامعلوم عبدالعزیز قاضی صاحب - بابو محمد الیاس - بابو محمد جمیل زوجہ محمد الیاس - بابو محمد بشیر - محمد عبداللہ حبیب احمد صاحبان - دہلی	۸ روپیہ	چرم قربانی
۲۸۸	۴۳۸	بہ سعی جناب محمد احمد صاحب وغیرہ دہلی - اجمل خانصاحب - تنویر الرحمٰن - محمد یٰسین - حافظ محمد حسن - عزیز الحق - حاجی متین اللہ محمد یامین - حاجی محمد صدیق - شیخ صفت اللہ بابو محمد شفیع - شیخ محمد یعقوب - شیخ محمد ابراہیم محمد عبدالخالق - جیپ والے شیخ سلیم الدین محمد احمد - شیخ شجاع الدین - شیخ محبوب الٰہی سلطان احمد - حاجی محمد عثمان - عبدالخالق محمد رفیع - حاجی میر الٰہی صاحبان دہلی	۱۲ روپیہ ۹ آنے	"
۲۸۹	۴۳۹	بہ سعی سید حفیظ الدین احمد و عبدالرحیم صاحبان دہلی شیخ اکرام الدین و نظام الدین - کریم بخش - حافظ محفوظ الٰہی - شیخ عبدالشکور - بابو شمس الدین شیخ عزیز الرحمٰن - شیخ محمد شفیع - محمد عبدالرحیم جمیل احمد محمد صدیق - حاجی جمیل الرحمٰن محمد ادیب - شیخ محمد امین - حافظ نورالدین منشی بشیر علی شیخ محمد اسمٰعیل - مولوی محمد اسمٰعیل - حافظ جمیل احمد بابو عبدالرشید - حافظ نورالدین صاحبان دہلی	صہ	"
۲۹۰	۴۴۰	بہ سعی جناب عبدالرحیم صاحب دہلی - دربار کمپنی صدر بازار محمد اسمٰعیل - حاجی محمد ابراہیم - حاجی عبدالرحمٰن احمد رضا و مشیت علی - حکیم عبدالجلیل و محمد اسمٰعیل صاحبان - دہلی -	۱۲ روپیہ	"
۲۹۱	۴۴۱	قاضی نور محمد صاحب پالی ضلع مظفر ڈاکخانہ ہرونار ضلع تھرپارکر سندھ	صہ	عطا الٰہی خواہ زکوٰۃ
۲۹۲	۴۴۲	حاجی محمد ہاشم خانصاحب پوسٹ جمیس آباد " "	صہ	
۲۹۳	۴۴۳	محبوب خانصاحب بزاز کہڑی ڈاکخانہ کھروہ طلاپہ پوسٹ بیٹھ	صہ	چرم قربانی بھی خواہ
۲۹۴	۴۴۴	شیخ حبیب اللہ صاحب قصبہ سردھنہ	۶	تعمیر

نمبر شمار	نمبر رسید بکٹ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید بکٹ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۹۵	۴۴۵	منشی فیض محمد خانصاحب محلہ سماران قصبہ سرو ہنہ	عہ	تعمیر خواہان	۳۲۴	۴۷۷	روزن علی عرف نانے صاحب قصبہ گلہر ضلع بستی	۴	عطا بہی خواہان
۲۹۶	۴۴۶	منشی فیض محمد خانصاحب دوا فروش " "	سہ	قدیم قربانی	۳۲۵	۴۷۸	بابو محمد مسیح خانصاحب علاقہ بیرواں جنگل ضلع گورکھپور	۱	" "
۲۹۷	۴۴۷	منشی مسعود حسن صاحب پٹواری " "	۱	تعمیر	۳۲۶	۴۷۹	حاجی عظیم اللہ صاحب " "	۱	" "
۲۹۸	۴۵۱	حیات اللہ صاحب کولنج پوسٹ قادر گنج سلہٹ	۱	" "	۳۲۷	۴۸۰	فیض اللہ خانصاحب " "	۱	" "
۲۹۹	۴۵۲	عیاض میاں صاحب " "	۱	" "	۳۲۸	۴۸۱	بابو غلام صاحب " "	۱	" "
۳۰۰	۴۵۳	محمد اسحاق صاحب نارمل کلکتہ " "	۸	" "	۳۲۹	۴۸۲	بابو غلام رسول صاحب " "	۸	" "
۳۰۱	۴۵۴	کنو میاں صاحب " "	۱	" "	۳۳۰	۴۸۳	محمد سعید صاحب ٹھیکیدار " "	۱	زکوٰۃ "
۳۰۲	۴۵۵	عبد الرحمن صاحب " "	۸	" "	۳۳۱	۴۸۴	منجانب والدہ مرحومہ شیر الدین سرنیج مالوہ	۸	صرف طلبہ
۳۰۳	۴۵۶	ترا ذل حسین صاحب " "	۸	" "	۳۳۲	۴۸۵	مختار احمد صاحب انسپکٹر کسٹم مقام نواری ضلع جھانسی	۱	"
۳۰۴	۴۵۷	محمد دوست صاحب " "	۸	" "	۳۳۳	۴۸۶	حافظ عبد الرشید صاحب ٹریک ٹیچر انبیلہ ضلع جالندھر	۱	"
۳۰۵	۴۵۸	حارثہ خاتون صاحبہ زوجہ حکیم اللہ صاحب " "	۱	" "	۳۳۴	۴۸۷	بابو محمد ضامن صاحب قریشی ریلوے اسٹیشن منصوری ریاست پٹیالہ	۱	زکوٰۃ
۳۰۶	۴۵۹	محمد نسیم اسکندر میاں صاحب " "	۱	" "					
۳۰۷	۴۶۰	حارث اللہ صاحب " "	۱	" "	۳۳۵	۴۸۸	وحید الحق صاحب محلہ پنچی گیا	۱۴	صرف طلبہ
۳۰۸	۴۶۱	روشن اللہ صاحب " "	۸	" "	۳۳۶	۵۰۰	حافظ محمد حسین صاحب چاند پوری رکن کمپنی سندھیا ہاؤس نئی دہلی	۱	رسالہ
۳۰۹	۴۶۲	حسن اللہ صاحب " "	۴	" "					
۳۱۰	۴۶۳	رحیب اللہ صاحب " "	۲	" "	۳۳۷	۵۰۲	مولوی میاں غلام حیدر صاحب بالا شریف حیدر آباد سندھ	۱	عطا بہی خواہان
۳۱۱	۴۶۴	شاہد اللہ صاحب " "	۴	" "	۳۳۸	۵۰۳	حکیم محمود علی صاحب " "	۱	"
۳۱۲	۴۶۵	اسرائیل میاں صاحب " "	۴	" "	۳۳۹	۵۰۴	ڈاکٹر محمد علی صاحب بالا کھنہ " "	۸	"
۳۱۳	۴۶۶	مشرب اللہ صاحب " "	۸	" "	۳۴۰	۵۰۵	حاجی فیض محمد صاحب " "	۱۴	"
۳۱۴	۴۶۷	عبد العزیز صاحب " "	۴	" "	۳۴۱	۵۰۶	احمد فقیر صاحب " "	۱	"
۳۱۵	۴۶۸	فیاض اللہ صاحب " "	۴	" "	۳۴۲	۵۰۷	حاجی اللہ بچایا صاحب " "	۱	"
۳۱۶	۴۶۹	رقات اللہ صاحب " "	۴	" "	۳۴۳	۵۰۸	حاجی ایوب صاحب " "	۱	"
۳۱۷	۴۷۰	عبد المنان صاحب " "	۴	" "	۳۴۴	۵۰۹	حاجی نور محمد صاحب " "	۱	"
۳۱۸	۴۷۱	مسند اللہ و فیض اللہ صاحبان " "	۱۱	" "	۳۴۵	۵۱۰	سیٹھ حاجی بھلے ڈنہ صاحب " "	۸	"
۳۱۹	۴۷۲	عبد اللہ صاحب موضع بھونروا پور ضلع بستی	۱	قربانی	۳۴۶	۵۱۱	قاضی غلام محمد صاحب " "	۸	"
۳۲۰	۴۷۳	چودھری مقبول احمد صاحب رئیس گلہراؤں " "	۸	"	۳۴۷	۵۱۲	قاضی یار محمد صاحب " "	۸	"
۳۲۱	۴۷۴	چھوٹکو تیلی صاحب موضع بھونروا پور " "	۸	عطا بہی خواہان	۳۴۸	۵۱۳	قاضی یار محمد صاحب " "	۸	رسالہ
۳۲۲	۴۷۵	کودی تیلی صاحب " "	۱	" "	۳۴۹	۵۱۴	مولانا محمد ایوب صاحب مدرس مدرسہ دار الرشاد پیر جھنڈا حیدر آباد سندھ	۸	عطا بہی خواہان
۳۲۳	۴۷۶	محمد صدیق صاحب قصبہ گلہر " "	۲	" "					

نمبر شمار	نمبر رسید تختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۳۵۰	۵۱۵	مولانا عبد القادر صاحب مہتمم مدرسہ دار الرشاد پیر جھنڈا	۶	عطا بابی خواہان
۳۵۱	۵۱۶	میر وہاب اللہ صاحب گوٹ	۶	〃
۳۵۲	۵۱۷	مولانا عبد الرحمن صاحب مدرس 〃	۱	〃
۳۵۳	۵۱۸	حاجی محمد ہاشم صاحب سعید آباد دنیو	۱	〃
۳۵۴	۵۱۹	حافظ ولی محمد صاحب تحصیل ڈگری چک نمبر ۱۰۱	۱	〃
۳۵۵	۵۲۰	مدرس میاں صاحب ناریکلہ ضلع سلہٹ	۴	تعمیر بہی خواہان
۳۵۶	۵۲۱	محمد سائل صاحب 〃	۴	〃
۳۵۷	۵۲۲	سندر علی صاحب 〃	۴	〃
۳۵۸	۵۲۳	فیاض میاں صاحب 〃	۲	〃
۳۵۹	۵۲۴	فراض الحسین صاحب 〃	۴	〃
۳۶۰	۵۲۵	نصیر اللہ صاحب موذن 〃	۴	〃
۳۶۱	۵۲۶	معرفت اللہ صاحب 〃	۲	〃
۳۶۲	۵۲۷	محمد فضل صاحب 〃	۲	〃
۳۶۳	۵۲۸	خاتر محمد صاحب کونج 〃	۱	〃
۳۶۴	۵۲۹	ارحان اللہ صاحب نورگانوں 〃	۸	〃
۳۶۵	۵۳۰	مرتضی مصطفے صاحب 〃	۸	〃
۳۶۶	۵۳۲	سلیمان خانصاحب مدرسہ عالیہ 〃	۶	عطا 〃
۳۶۷	۵۳۳	مقبول احمد صاحب ساکن ماسلی 〃	۱	〃
۳۶۸	۵۳۴	چودھری علی الدین صاحب نورگانوں 〃	۴	زکوۃ 〃
۳۶۹	۵۳۵	رضوان علی صاحب میدن پور 〃	۲	عطا 〃
۳۷۰	۵۳۶	ماسٹر مفسر الدین صاحب باغ بھاگ 〃	۱	〃
۳۷۱	۵۳۷	ماسٹر فیض احمد صاحب موضع چھوٹو پور 〃	۱	تعمیر 〃
۳۷۲	۵۳۸	تجمید علی صاحب موضع نور نگر 〃	۴	عطا 〃
۳۷۳	۵۳۹	مولانا عبد الحق صاحب مدرسہ عالیہ 〃	۱	〃
۳۷۴	۵۴۰	منجانب ظہور خاتون صاحبہ مرحومہ ہاٹ کھلا 〃	۱	〃
۳۷۵	۵۴۱	محمد عبد اللطیف صاحب لائبریری بندر بازار 〃	۱	〃
۳۷۶	۵۴۲	مولوی حبیب اللہ صاحب گورا کری 〃	۲	〃
۳۷۷	۵۴۳	محمد یعقوب صاحب گاسبازی 〃	۴	〃
۳۷۸	۵۴۴	محمد ابراہیم صاحب ساکن گوائن گھاٹ 〃	۲	〃

نمبر شمار	نمبر رسید تختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۳۷۹	۵۴۵	الیاس علی صاحب ساکن باٹائی اہل سلہٹ	۲	عطا بابی خواہان
۳۸۰	۵۴۶	منشی نیاز علی صاحب موضع نارائن پور 〃	۱	〃
۳۸۱	۵۴۷	صاحب الرحمن صاحب ہلال پور 〃	۴	〃
۳۸۲	۵۴۸	عبد الحمید چودھری صاحب پوسٹ بانی گنج 〃	۴	〃
۳۸۳	۵۴۹	ظہیر علی صاحب بارو کوٹ 〃	۱	〃
۳۸۴	۵۵۰	مولانا حاجی سعید علی صاحب محلہ درگاہ 〃	۱	〃
۳۸۵	۵۵۲	ولی محمد خانصاحب رئیس موضع محمد گنج ضلع مراد آباد	۶	جرم قربانی
۳۸۶	۵۵۳	حضرت مہتمم صاحب دار العلوم دیوبند	۴	صرف طلبہ
۳۸۷	۵۵۴	مولوی حمید حسن صاحب محلہ دہوبیان 〃	۴	〃
۳۸۸	۵۵۶	مولانا عبد الکریم صاحب مدرسہ راجہ گنج سلہٹ 〃	۱	عطا بابی خواہان
۳۸۹	۵۵۷	چودھری عبد الخالق صاحب ساکن کمارگانوں 〃	۸	〃
۳۹۰	۵۵۸	چودھری محمد فضل متان صاحب گاؤ کابن 〃	۱	〃
۳۹۱	۵۵۹	محمد حسن صاحب چھینگا باڑی 〃	۴	〃
۳۹۲	۵۶۰	عبد الغفور صاحب ہارائیل 〃	۱	〃
۳۹۳	۵۶۱	قاری حشرت صاحب ماربھاگ 〃	۲	〃
۳۹۴	۵۶۲	محمد زاہد چودھری صاحب کمارگانوں 〃	۱	〃
۳۹۵	۵۶۳	حاجی ابرو میاں شیخ صاحب ٹال باڑی 〃	۸	〃
۳۹۶	۵۶۴	مولوی عبد اللطیف صاحب خالیش پور 〃	۴	〃
۳۹۷	۵۶۵	مولوی عبد اللطیف صاحب رام دہانہ 〃	۴	〃
۳۹۸	۵۶۶	یوسف اللہ میاں صاحب جمعدار محلہ جمعداری 〃	۱	〃
۳۹۹	۵۶۷	مولوی عبد الرحیم صاحب مدرس گالباڑی 〃	۱	〃
۴۰۰	۵۶۸	مولانا ادریس صاحب میکرہ 〃	۱	تعمیر بہی خواہان
۴۰۱	۵۶۹	مولانا خورشید علی صاحب 〃	۱	عطا 〃
۴۰۲	۵۷۰	امرو میاں صاحب 〃	۲	〃
۴۰۳	۵۷۱	حاجی عبد الرؤف صاحب محلہ قاضی بازار 〃	۶	〃
۴۰۴	۵۷۲	عبد الحق صاحب ڈاکہ اوتر 〃	۳	〃
۴۰۵	۵۷۳	مولوی مظفر علی صاحب لکھن شوم 〃	۱	〃
۴۰۶	۵۷۴	مولوی فضل الرحمن صاحب کمیا 〃	۱	〃

نمبر شمار	نمبر رسید بخشہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید بخشہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۰۷	۵۷۵	مولوی اشرف علی صاحب بی۔ اے مدرس مدرسہ عالیہ سلہٹ	۱	عطا بہی خواہان	۴۲۶	۵۹۴	عبدالجلیل صاحب ساکن بجیم بھاگ سلہٹ	۱	عطا بہی خواہان
					۴۲۷	۵۹۵	حسن میاں صاحب 〃 〃	۱	〃
۴۰۸	۵۷۶	حاجی یٰسین علیہ صاحب ساکن باگھا سلہٹ	۱	〃	۴۲۸	۵۹۶	عبدالخالق صاحب ساکن سیدپور 〃	۱	〃
۴۰۹	۵۷۷	عبدالسلام صاحب غوری نگر 〃	۲	〃	۴۲۹	۵۹۷	محمد انسان علیہ صاحب لوہاجوڑا 〃	۱	〃
۴۱۰	۵۷۸	حکیم مزمل علیہ صاحب رستم پور 〃	۴	〃	۴۳۰	۵۹۸	محمد مفیض علیہ صاحب انوارپور 〃	۱	〃
۴۱۱	۵۷۹	عبدالعزیز صاحب نئی سڑک مجید 〃	۷	〃	۴۳۱	۵۹۹	محمد وسید اللہ صاحب ساکن قاضی ٹولہ 〃	۱	〃
۴۱۲	۵۸۰	مولوی عبدالباری صاحب چھنگا باڑی 〃	۱	〃	۴۳۲	۶۰۰	عبدالرشید صاحب ساکن شیرپور 〃	۴	〃
۴۱۳	۵۸۱	یعقوب علی صاحب ساکن دیگرا گانوں 〃	۴	〃	۴۳۳	۶۰۱	فضل حق صاحب ساکن پنج باڑہ 〃	۴	〃
۴۱۴	۵۸۲	حاجی عبدالسلام صاحب شاہ بازپور 〃	۴	〃	۴۳۴	۶۰۲	مخلص الرحمن صاحب ساکن 〃	۸	〃
۴۱۵	۵۸۳	مولانا مشاہد علی صاحب مدرس مدرسہ گاسباڑی 〃	۱	〃	۴۳۵	۶۰۳	مولانا واحد علیہ صاحب ساکن خاص دیرپور 〃	۱	صرف طلبہ
۴۱۶	۵۸۴	مولانا حافظ نور المتقین صاحب مقام ضیاپور 〃	۲	〃	۴۳۶	۶۰۴	محمد حبیب اللہ خانصاحب جیلر سڑکٹ جیل بدایوں	۷	رسالہ
۴۱۷	۵۸۵	حاجی محمد مشرف صاحب پاٹلی 〃	۴	〃	۴۳۷	۶۰۵	محمد غنی صاحب بجانب محمد اسحٰق صاحب مرحوم موضع بھاگلپور	۱	کتب وقفی
۴۱۸	۵۸۶	محمد شمس الحسین صاحب 〃 〃	۴	〃	۴۳۸	۶۰۶	ملک مبارز خانصاحب رسالدار میجر انڈین مری رجمنٹ لاہور چھاؤنی	۷	رسالہ
۴۱۹	۵۸۷	محمد علیم صاحب ساکن تیرول 〃	۴	〃					
۴۲۰	۵۸۸	مولانا محمد اسمٰعیل صاحب ساکن دلای کاندی 〃	۸	〃	۴۳۹	۶۰۷	منشی میاں شمس الدین صاحب سوداگر الحلوا بوہرمنڈی فیروزپور	۷	〃
۴۲۱	۵۸۹	نذیر احمد صاحب ساکن نئی باڑی نیاگانوں 〃	۵	〃	۴۴۰	۶۰۸	خانبہادر محمد عباس صاحب بنگلور سٹی (ریاست میسور)	۷	〃
۴۲۲	۵۹۰	محمد عاقل صاحب میراوجی 〃	۸	〃					
۴۲۳	۵۹۱	قاری عبدالحبیب صاحب ساکن بہار گرام 〃	۴	〃					
۴۲۴	۵۹۲	مولانا محمد حسن صاحب ساکن معین پور 〃	۱	〃					
۴۲۵	۵۹۳	مولوی محمد علی صاحب ساکن بریٹا 〃	۸	〃					

میزان آمدنی دوامی واوقاف		۱۰۰۰
〃 〃 دوامی بہی خواہان		۱۰۰۰
〃 〃 عمومی		۱۰۰۰
〃 〃 بلا رسیات		۱۰۰۰

فہرست کتب وقفی واشیاء متفرق

موصولہ ماہ محرم الحرام ۱۳۶۱ھ

نمبر شمار	نمبر رسید بخشہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	تفصیل اشیاء	مد
۱	۱	حاجی امانت علی صاحب پنشنر محلہ سوت رڑکی ضلع سہارنپور	چاندی وزنی ۴۷۰ تولہ ۶ ماشہ	زکوٰۃ
۲	۲	بجانب مولانا شیخ عبدالرؤف صاحب صدیقی مرحوم سوائمہ الہ آباد	تفسیر البرہان وفلسفۃ القرآن (۵ نسخہ در چہار جلد)	کتب وقفی
۳	۳	〃 〃 〃	تفسیر البرہان وفلسفۃ القرآن (۵ نسخہ در چہار جلد)	انعام
۴	۴	بجانب مولوی انوار الحق صاحب صدیقی مرحوم قصبہ محمدی ضلع کھیری لکھیم پور	قال قول جلد۔ مجموعہ منطق جلد۔ شرح مائۃ عامل ہر یک جلد مجموعہ میزان الصرف پنج گنج۔ فصول اکبری در یک جلد	کتب وقفی 〃
۵	۵	مولانا محمد حسین صاحب قاسمی مالک انور بک ڈپو نمبر ۳ امین آباد پارک لکھنؤ	کتب ہائے مختلف تعدادی (۱۳۶۰)	انعام

رجسٹرڈ نمبر اے ۸۰۴

ماہ ربیع الثانی ۱۳۶۱ھ

مرکز علوم اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

کا

ماہوار رسالہ

دارالعلوم

زیر نگرانی

حضرت مولانا محمد طیب صاحب مدظلہ

مہتمم دارالعلوم دیوبند

مرتبہ

عبدالوحید غازیپوری

ناظم شعبہ تنظیم و ترقی دارالعلوم دیوبند

چندہ سالانہ دو روپے

فی پرچہ ۳ آنے

فراہمی غلّہ کی شدید ضرورت

گذشتہ سال غلہ کی کمیابی بلکہ نایابی کی وجہ سے لوگوں کو جن مصائب اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑا اس سے شاید ہی کوئی شخص ناواقف ہو۔ گذشتہ سال کی مشکلات اور آئندہ کے خطرات کی بنا پر اس سال اکابر دارالعلوم دیوبند نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ دارالعلوم کے پندرہ سو (۱۵۰۰) مہمانان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک سال کی ضرورت کے مطابق غلہ فراہم کر لیا جائے تاکہ آنے والے زمانہ میں ان مہمانان رسول اللہ صلعم کو تکالیف سے بچایا جا سکے۔ اکابر مدظلہم کے اس دوراندیشانہ فیصلہ کے مطابق اضلاع سہارنپور۔ بجنور۔ مظفرنگر اور میرٹھ کے دیہات میں حضرات سفرائے دارالعلوم مامور کر دئے گئے ہیں کہ وہ ان اضلاع کے مخلص مسلمانوں کو اس اہم ضرورت کی طرف توجہ دلائیں اور ان سے درخواست کریں کہ جس طرح وہ اپنی پاک کمائی میں سے اپنے بچوں، عزیزوں اور مہمانوں کے لئے غلہ کا انتظام کریں گے اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان مہمانوں کا بھی خیال کریں اور ان کے لئے بھی حوصلہ مندی کے ساتھ دل کھول کر غلہ دیں۔ حق تعالیٰ جل مجدہ نے ایسے لوگوں کو بشارت دی ہے کہ

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَہٗ لَہٗ اَضْعَافًا کَثِیْرَۃً (سورہ بقرہ)

کون ہے وہ جو قرض دے اللہ کو اچھا قرض تاکہ دوگنا کرے اُسے (اللہ) ان کے واسطے دوگنا بہت۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰکُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا بَیْعٌ فِیْہِ وَلَا خُلَّۃٌ وَّلَا شَفَاعَۃٌ وَالْکٰفِرُوْنَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ (بقرہ)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو خرچ کرو اس چیز میں سے جو ہم نے تمکو دی ہے قبل اسکے کہ وہ دن آجائے جس میں نہ خرید و فروخت ہے اور نہ دوستی اور سفارش اور کافر ہی زیادتی کرنے والے ہیں۔

مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کَمَثَلِ حَبَّۃٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ کُلِّ سُنْۢبُلَۃٍ مِّائَۃُ حَبَّۃٍ وَاللّٰہُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ (بقرہ)

مثال ان لوگوں کی جو خرچ کرتے ہیں اپنے مالوں میں سے اللہ کی راہ میں مثل اس دانے کے ہے جس میں سات بالیں اُگیں اور ہر بال میں سو دانے ہوں۔ اور اللہ اس سے بھی زیادہ کر دیتا ہے جس کے لئے چاہے۔ اور اللہ فراخی والا اور جاننے والا ہے۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا کَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَکُمْ مِّنَ الْاَرْضِ (بقرہ)

اے لوگو جو ایمان لائے۔ خرچ کرو اپنی کمائی ہوئی اچھی چیزوں میں سے اور (خرچ کرو) اس میں سے جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالا۔

ان آیات قرآنی میں ہم مسلمانوں کیلئے دنیا اور آخرۃ کی کامیابی اور ترقی کے راستے کھول دئے گئے ہیں جو ان راستوں پر چلے گا وہ یقیناً منزل مقصود تک پہنچیگا اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل کریگا۔ بس ہمیں امید ہے کہ اضلاع مذکورہ کے زراعت پیشہ حضرات دارالعلوم کے سفیروں کو زیادہ سے زیادہ غلہ دیکر اور ملک کے دوسرے حصوں کے زراعت پیشہ اور غیر زراعت پیشہ حضرات نقد امداد کے ذریعہ جلد از جلد دارالعلوم کو اس قابل بنا دیں گے کہ وہ چھ ہزار من غلہ کا انتظام کر سکیں۔ نقد رقمیں بھیجنے والے حضرات کو پن پر یہ ضرور تحریر فرمادیں کہ "یہ رقم خرید غلہ کے لئے بعد ہی خواہی بھیجی جا رہی ہے"

عبدالوحید غفرلہٗ ناظم شعبۂ تنظیم و ترقی دارالعلوم دیوبند

بسم اللہ سبحانہ

خطبۂ صدارت

(جو)

فخر الاماثل حضرت مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند

نے

جمعیۃ علمائے ضلع مرادآباد کی سالانہ کانفرنس میں

بتاریخ ۶ ربیع الثانی ۱۳۶۱ھ مطابق ۲۳ اپریل ۱۹۴۲ء

بمقام پنجھرایوں ارشاد فرمایا

خطبۂ صدارت اجلاس جمعیۃ العلماء ضلع مرادآباد

(از فخر الاماثل حضرت مولانا محمد طیب صاحب مدظلہ مہتمم دارالعلوم دیوبند)

۶ ربیع الثانی ۱۳۶۱ھ مطابق ۲۳ اپریل ۱۹۴۲ء کو جمعیۃ علماء ضلع مرادآباد کی سالانہ کانفرنس زیر صدارت حضرت مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند بچھرایوں میں منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس میں صدر محترم نے جو خطبہ ارشاد فرمایا وہ چونکہ اپنی خصوصیات کے اعتبار سے بہت زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ اور حاضرین جلسہ نے جس میں ہر طبقہ اور خیال کے مسلمان شامل تھے اسے نہایت پسندیدگی کی نظروں سے دیکھا ہے اس لئے مناسب سمجھا گیا کہ اس کی افادیت کو عام کرنے کے لئے اسے تمام و کمال شائع کر دیا جائے۔

یہ خطبہ اگرچہ جمعیۃ العلماء کے پلیٹ فارم سے پڑھا گیا لیکن اس میں عام دستور کے مطابق صرف جمعیۃ کی خدمات اور اس کے محاسن ہی بیان کرنے پر اکتفا نہیں کیا گیا ہے۔ بلکہ جمعیۃ کی شاندار رہنمائی کو تاریخی نقطۂ نظر سے واضح کرنے اور اس کی صحیح ترجمانی کرنے کے ساتھ ہی ساتھ بعض ایسے مخفی لیکن اہم گوشوں کی طرف بھی اس کی عنان توجہ کو منعطف کرانے کی کوشش کی گئی ہے جن کی طرف باوجود ان کی اہمیت اور ضرورت کے ابتک خاطر خواہ التفات نہیں کیا جا سکا ہے۔ خطبات صدارت میں زیادہ تر وقتی مسائل سے بحث کیجایا کرتی ہے لیکن اس خطبہ میں وقتی اور فروعی مسائل سے زیادہ تین بنیادی اور اصولی مسئلوں پر بحث کی گئی ہے۔ پہلا مسئلہ ہندوستان کو آزاد کرانیکا ہے۔ دوسرا مختلف الخیال مسلم اداروں اور جماعتوں کی وحدت کا اور تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ ہندوستان کی آزادی کی جدوجہد ہو یا مسلم جماعتوں کی شیرازہ بندی اور وحدۃ۔ بہرحال مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ کسی حال میں بھی اسلامی تعلیمات کے دائرہ سے سرمو تجاوز نہ کریں۔

حاصل یہ خطبہ بھی خطبات صدارت سے بالکل مختلف اور جداگانہ امتیاز کا حامل ہے اسمیں جمعیۃ العلماء کی تاریخی کارناموں اور اسکی رجحانات کی ترجمانی کیساتھ مختلف الخیال مسلم جماعتوں کیلئے ایک مشترک اور قابل قبول دستور العمل پیش کیا گیا ہے یہ روشنی کا ایک ایسا مینار ہے جس سے رہنمائی حاصل کر کے گھٹاٹوپ تاریکی اور حوصلہ شکن طوفانوں کے باوجود مسلمانوں کے تمام منتشر اور پراگندہ سفینے ساحل مراد سے ہمکنار ہو سکتے ہیں۔

اس خطبہ کا سب سے نمایاں پہلو یہ ہے کہ اس میں قسط و عدل کو ہاتھ سے نہیں دیا گیا ہے۔ نہ اس میں جمعیۃ کے محاسن کو مبالغہ کے ساتھ بیان کرنے اور اس کے کمزور پہلوؤں پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اور نہ دوسری مسلم جماعتوں کی تنقیص کا پہلو اختیار کیا گیا ہے۔ بلکہ جہاں جمعیۃ کے محاسن بیان کئے گئے ہیں۔ وہیں

دوسری جماعتوں کی خوبیوں اور ضرورتوں کو بھی اجاگر کیا گیا ہے۔ اور نہایت مخلصانہ لب ولہجہ اور حقیقی ہمدردانہ انداز میں اس امر کی ایک بے لوث کوشش کی گئی ہے کہ تمام قابل اعتنا مسلم جماعتیں اپنی انفرادیت کو فنا کئے بغیر ایک رشتۂ وحدۃ واخوت میں منسلک ہو جائیں۔ یہی وجہ ہے کہ صرف جمعیۃ علماء ہی کے ذمہ دار حلقوں میں اس خطبہ کو بنظر قبول واستحسان نہیں دیکھا جا رہا ہے بلکہ جمعیۃ کا خطبہ ہونے کے باوجود مسلم لیگ کے ان سنجیدہ اور سربرآوردہ حضرات نے بھی اسے سراہا جو جلسۂ جمعیۃ میں موجود تھے اور انھوں نے کشادہ دلی کیساتھ صدر محترم کی خدمت میں ان کی حقیقی ادبے لوث رہنمائی پر ہدیۂ تحسین وتبریک پیش کیا۔

خدا کرے جس طرح مختلف الخیال مسلم جماعتوں کے ذمہ دار حضرات انفرادی حیثیت میں ان حقیقتوں کو صحیح تسلیم کر رہے ہیں جنکا اظہار اس خطبہ میں کیا گیا ہے اسی طرح یہ زعماء جماعتی حیثیت سے بھی انھیں تسلیم کر کے اپنی جماعتوں سے ان پر عمل کرائیں۔ اور پرسٹیج کے سوال سے بالاتر ہو کر محض اس ارادہ سے ایک دوسرے کی طرف قدم بڑھائیں کہ اپنی مشترکہ جد وجہد سے ملت کے بھنور میں پھنسے ہوئے سفینہ کو ڈوبنے سے بچالیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرمائے اور ہمیں توفیق خیر سے نوازے۔"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

حُرّیت وحُدۃ اسلامیّت

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ امابعد میں سب سے پہلے حضرات ذمہ داران جمعیۃ العلماء ضلع مرادآباد کا شکرگذار ہوں کہ انھوں نے مجھے جمعیۃ العلماء کے خدام میں شمار کر کے جمعیۃ کے اس سالانہ اجلاس کی خدمت مجھ سپرد کرنے کا ارادہ فرمایا اور باوجود میری بے بضاعتی اور نااہلیت کے مجھے موقعہ دیا کہ میں اس مقدس جماعت کی خدمت گذاری کا شرف حاصل کر سکوں

گو بدیں لحاظ یہ انتخاب حیرتناک بھی ہے کہ اس لائن میں میرے پاس جذبات کے سوا خدمات نہیں ہیں۔ ادھر دارالعلوم دیوبند جیسے عظیم اسلامی اور تعلیمی مرکز کی ذمہ داریوں میں ہمہ وقت منہمک رہنے کے سبب اس سلسلہ کے مسائل میں غور وفکر کا موقعہ بھی بہت کم دستیاب ہوتا ہے۔ چہ جائیکہ عمل کے مواقع میسر آئیں۔ اس لئے بایں تہیدستیٔ فکر وعمل یہ انتخاب کم از کم میرے جیسے ناقص فکر کے انسان کے نزدیک کوئی موزوں اقدام نہیں ہے۔ لیکن اس پر بھی اگر میرے بزرگوں نے محض ہمت افزائی کے طور پر یہ نام شماری ہی خدمتگذاری باور فرما کر میری بے بضاعتی کو قبول فرمالیا ہے تو یہ میرے حق میں سعادت اور مزید شکرگذاری کا موجب ہے اور اس کے بعد مجھے انہی حضرات کی طرف اس دعا کی درخواست لیکر جھک جانا چاہئے کہ حق تعالیٰ مجھے اس راہ کی خدمت کی توفیق دے اور اس ابتدا کی انتہا کو محمود فرمائے۔ وماذلک علی اللہ بعزیز۔

حضرات! میری اس مختصر سی تحریر کا موضوع ان عام سیاسی مسائل پر رائے زنی کرنا نہیں ہے جنکو وقت نے پیدا کر دیا ہے کہ عام اہل الرائے اُنپر کافی سے زیادہ بحث کر چکے ہیں اور ان کے مباحث میں ان مسائل کا کافی حل بھی موجود ہے ساتھ ہی وقت کے پیدا کئے ہوئے

مسائل میں وقت ہی بہترین فیصلہ کن جج ثابت ہوسکتا ہے۔ کیا موقع ہے کہ ایسے امور میں ایک ناقص رائے کا اور اضافہ کر کے معاملات میں طول پیدا کیا جائے۔ البتہ وہ اصولی امور جو ان تمام مسائل کے لئے بمنزلہ جڑ بنیاد کے ہیں اور اس لئے ہنگامی نہیں بلکہ دوامی ہیں میں چاہتا ہوں کہ انھی چند امور کو اپنی تحریر کا موضوع قرار دوں گو ضمن میں فروعی مسائل کی طرف بھی کوئی اشارہ ہو جائے اور وہ صرف تین عنوانوں کے نیچے درج ہے۔ حریت۔ وحدۃ۔ اسلامیت بقیہ تمام مسائل یا ان کے تصور سے پیدا شدہ ہیں یا ان کے لئے مبادی اور تمہید کا درجہ رکھتے ہیں۔ اگر یہ جڑیں نہیں تو شاخیں بھی نہیں۔ اور جڑ ہو کر اگر بالفعل شاخیں نہ بھی ہوں تو ہو سکتی ہیں کہ جڑ بہر حال شاخوں ہی کے لئے ہوتی ہے۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ ان تینوں عنوانوں کے ماتحت چند کلمات نہ بطور افادہ کہ جماعت اکابر علماء کے سامنے یہ میری جرأت نہیں ہے بلکہ بطور یادداشت غور و فکر کے لئے پیش کروں جن میں اولاً چند تاریخی حقائق سامنے آئیں گے اور ثانیاً ان سے پیدا شدہ نتائج۔

ملک کی موجودہ حالت۔ آج جن حالات سے ہم گذر رہے ہیں ان کا حاصل یہ ہے کہ ملک کے طول و عرض میں ایک پردیسی حکومت قائم ہے جس نے ہندوستان کی بسنے والی قوموں کو غلامی کی زنجیروں میں جکڑ رکھا ہے۔ چالیس کروڑ نفوس چند لاکھ سفید فام افراد کی ایک مختصر سی اقلیت کے ہاتھ میں کھلونا بنے ہوئے ہیں اور ایک عظیم الشان براعظم ایک چھوٹے سے بحری جزیرہ کی مضبوط گرفت میں پھنسا ہوا تلملا رہا ہے۔

غلام قومیں شور مچا رہی ہیں کہ وہ اس غلامی سے تنگ آچکی ہیں اور زیادہ دیر تک اس قید و بند کو قائم نہ رہنے دیں گی۔ ملک کی یہ متفقہ آواز ہے جس سے افراد تو مستثنیٰ نکل سکتے ہیں اور وہ بھی بسلسلۂ اغراض لیکن کسی اجتماعی ادارہ اور کسی قومی پلیٹ فارم سے اس صدا کے سوا دوسری آواز نہیں ہے کہ موجودہ غلامی کی بندشوں کو جلد سے جلد توڑ کر پھینکدیا جائے۔

جنگ آزادی اور علمائے اسلام۔ اس فطری آواز کی ہمنوائی سے اس مذہب کے حامل اور ہادی کب جدا رہ سکتے تھے کہ جس کا سنگ بنیاد ہی حریت و استقلال مذہبی و ملی آزادی اور قومی خود اختیاری کی گہرائیوں پر رکھا گیا ہے۔ چنانچہ علماء امت نے اس صدا کے ساتھ نہ صرف ہمنوائی اور ہم آہنگی ہی کا فریضہ ادا کیا بلکہ مستقلاً خود بھی اپنی ہیئت اجتماعی سے آزادی و حریت کی صدا بلند کی رسمی طور پر تو علماء کی یہ آواز آج سے تیئس سال پیشتر ۱۹۱۹ء میں اس وقت اٹھائی گئی جبکہ جمعیۃ العلماء کی ابتدائی تشکیل ہوکر اس کا پہلا جلسہ پنجاب کے مشہور شہر امرتسر میں منعقد ہوا۔ لیکن غیر رسمی یا حقیقی طور پر علماء کی یہ آواز کوئی نئی آواز نہ تھی بلکہ تقریباً دو سو سال پہلے کی ایک پرانی صدا تھی جبکہ ہندوستان میں موجودہ نظام حکومت کی ایک بہت ہی جھٹمٹی سی پرانی داغ بیل پڑنی شروع ہوئی تھی اور اس کی ابتدائی کمزور کڑیاں آخر کی مضبوط بندشوں کا پتہ دے رہی تھیں۔

علمائے ہند کے سیاسی کارناموں کی تاریخ آپ کے صوبہ کی جمعیۃ العلماء کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد میاں صاحب شائع کر چکے ہیں۔ لیکن میں جانتا ہوں کہ ہندوستان کے مجاہدین علم و عمل کی تاریخ کا شاندار حصہ پچھتر سال سے سینوں کی امانت بنا ہوا ہے۔ یہ کچی روایتوں کا ایک خزانہ ہے جس پر قانون کا پہرا لگا ہوا ہے اور اس زمانہ کی تاریخ جو آئین و قوانین کے سایہ میں مرتب ہو رہی ہے ان خدا کی راہ میں سب کچھ لٹا دینے والے انسانوں کی اس سرگذشت کو اپنے دامن میں جگہ نہیں دے سکتی۔ اور جب تک کہ دماغ اور قلم کی حقیقی آزادی کا زمانہ نہ آجائے اس وقت تک ہم کو سیاست کی جعلی تاریخ کے سمندر میں مخالف موجوں کا مقابلہ کرنا پڑے گا۔ فتربصوا حتی یاتی اللہ بامرہ۔

ہندوستان کی سیاسی تاریخ میں علماء کی ہستی روز روشن کی طرح ہے۔ جس کو دیکھنے کے لئے نہ دوربین کی ضرورت ہے نہ خوردبین کی حضرت حجۃ اللہ مولانا شاہ ولی اللہ صاحب نے اپنی کتابوں میں اسلام کے دینی نظام میں سیاست و سلطنت اور حکومت و تمدن پر جو حکیمانہ انداز

لئے ہیں وہ ہماری سیاسی تاریخ کا سرمشتا ہیں۔ حضرت مولانا سید احمد صاحب شہید اور حضرت مولانا اسمٰعیل شہید رحمہما اللہ وہ برگزیدہ افراد ہیں جنھوں نے نئے سیاسی نظام اور آج کے زعمار سیاست سے سالہا سال پہلے اسلامی ہند کے سیاسی شعور کے لئے اپنا خون پیش کیا حضرت شیخ الاسلام سیدنا و مولانا محمد قاسم قدس سرہ کا نام نامی کسی سے مخفی نہیں جن کی برگزیدہ ہستی جہاد و عمل کی اس یادگار زمانہ تاریخ کا سرچشمہ ہے جو ۱۹۵۷ء سے شروع ہو کر آج کی تاریخ تک پہنچتی ہے اور جن کے سیاسی تصورات انفرادی نہیں بلکہ اداری طور پر آج بھی عمل کی دنیا میں محفوظ ہیں۔ حضرت شمس العلوم مولانا رشید احمد گنگوہی حضرت مولانا حافظ ضامن صاحب شہید اور حضرت مولانا محمد منیر صاحب رحمہم اللہ ہمارے نظام سیاست کے عناصر ترکیبی ہیں جنھوں نے اس وقت اپنی جانبازی کے فرائض انجام دئے جب قلعۂ معلی دہلی سے آخری مغل بادشاہ کو قیدی بنا کر رنگون بھیجا جا رہا تھا اور دہلی کی زمین اس کی جڑوں کے ریشوں تک سے صاف کیجا رہی تھی۔ وہی رنگون جس سے آج آخری انگریز رخصت ہو کر سرکاری بیان کے مطابق اُسی دہلی والے ہندوستان میں آچکا ہے آخر میں حضرت سیدنا شیخ الہند مولانا محمود حسن قدس سرہٗ اسی سرچشمۂ فیض کی آبرو تھے ایسی آبرو کہ ۱۹۱۳ء کا وہ دور جب ہندوستان کی سیاست انگریزی دسترخوان پر بیٹھی ہوئی اونگھ رہی تھی اسوقت شیخ الہند کا سیاسی تصور بیدار تھا۔ جب تمام ہندوستان سو رہا تھا شیخ الہند کا دماغ جاگ رہا تھا۔ اور جب ہندوستان میں مشکل ہی سے کوئی آزاد دل تھا شیخ الہند کا دل اس وقت بھی کال آزادی کے نصب العین سے آشنا تھا جسکو رولٹ کمیٹی کے جج نے مذہبی مجنونوں کی تحریک کا نام دیا تھا۔ شیخ الہند نے اپنی ان ہزارہا یادگاروں کے علاوہ جو اپنے وطن میں خوش باشی کے ساتھ ملک و دین کی خدمات میں وقت گذار رہی ہیں۔ ایسی یادگاریں بھی اپنے پیچھے چھوڑی ہیں جو آج بھی اس مجنونوں کی تحریک کے جرم میں جسکا جنون آج سب پر سوار ہو چکا ہے۔ کابل میں آپ کی نگاہوں سے بارہ سو میل دور جلا وطنی کی زندگی بسر کر رہی ہیں ان میں سے صرف اپنے برادر محترم مولانا منصور انصاری (محمد میاں) کا نام لیتا ہوں جنکی داستان مصائب پر کابل۔ سرحد آزاد۔ تاشکو۔ باکو۔ باطوم۔ انگورہ کے سفر اور تاشقند کے جیلخانہ کا وہ حصہ شاہد ہے جسکی مفصل تاریخ سامنے آجانے سے دل زخمی ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

بہرحال علمائے ہند کی یہ سنہری تاریخ ان کی سرفروشیوں کی یہ مکمل داستان اور ان کے نہ مٹنے والے یہ سیاسی احساسات اس کی سب سے بڑی دلیل ہیں کہ علماء ہند نے اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے سے کبھی ہاتھ نہیں اُٹھایا اور آزادی ہند کی یہ صدا ان کی بہت پرانی صدا ہے جس کو انھوں نے کبھی دھیما نہیں ہونے دیا۔

انقلاب ۵۷ء کے بعد ۔ بلکہ جوں جوں متسلط طاقت زور پکڑتی گئی اسی حد تک یہ آواز بھی بلند ہوتی گئی۔ ۵۷ء میں اسی آواز کے مادی اثرات نمایاں ہوئے۔ لیکن زمانہ کی ناساعدۃ اور قوم کی بے حسی سے پھر وہ صرف آواز ہی ہو کر رہ گئی۔ مگر مسلسل اور غیر منقطع۔ یہانتک کہ ۵۷ء کے تھوڑے ہی عرصہ بعد یہ آواز اوپری اور غریب ہو گئی جسکے ہمنوا گھٹ گئے اور آواز میں آواز ملانے والے باقی نہ رہے کیونکہ جدید نظام حکومت کی سیاسی چالوں کے ماتحت وفاداریوں کی داغ بیل ڈالی جانے لگی حریت و استقلال کا تصور بھی جرم ٹھہر گیا۔ مجاہدانہ تعلیم کے نام سے کان کھڑے ہونے لگے۔ حتی کہ جہاد کی گرنجوش آیات کو قرآن سے نکالدئے جانے کے مسودے علماء کے سامنے رکھے جانے لگے۔ اور بعض خانہ ساز پیغمبروں کے ذریعہ آیات جہاد کی منسوخی کے احکام بھی نازل ہو گئے۔ وفاداریوں کے اس شور و شغب میں علماء ربانی کی یہ صدائے حریت و استقلال بہت ہی مندھی اور اوپری سنائی دینے لگی بلکہ اس قسم کی صداؤں کو تنگدلی تعصب بیجا اور روشن خیالی کے منافی کہا جانے لگا۔ لیکن ان مربیان دین نے مطاعن کی پرواہ کئے بغیر اپنی آواز کو برابر جاری رکھا اور گو اسکے لہجے اور تعبیر میں تبدیلی تھی مگر نفس صدا ایک صوت سرمدی تھی جس میں کسی آن بھی انقطاع و اختلال پیدا نہیں ہوا۔

فرق اتنا تھا کہ ۵۷ء کی شکست کے اوائل میں یہ آواز خالص تبلیغی۔ اخلاقی اور اصلاحی رنگ میں تھی اور اس کے بعد جوں جوں ذہنیتیں مستعد اور بیدار ہو کر ذوق حریت کے قریب آتی گئیں اس آواز نے بھی مقتضیات زمانہ کے مناسب زمانہ ہی کا لب ولہجہ اختیار کر لیا تاکہ مانوس الفاظ کے اشتراک سے حقیقی مقاصد کو دلوں کے قریب تر کیا جا سکے۔ اور زمانہ کو زمانہ ہی کی زبان میں اپنا مطلب سمجھایا جا سکے۔

چنانچہ جلسۂ امرتسر میں اس قدیم اخلاقی آواز نے سیاسی گونج پیدا کر کے تجاویز اور ریزولیوشنوں کا روپ اختیار کر لیا مگر روپ کے تجدد نے حقیقت کی کہنگی پر کوئی اثر نہیں ڈالا۔ اور عنوانات کی جدت نے جذبات کی قدامت میں کوئی ادنیٰ فرق پیدا نہیں کیا

علماء امت کی یہ مرکوز خاطر حقیقت جس کے پیرائے بوقلموں ہے اس کے سوا کچھ نہیں کہ جدید تہذیب و تمدن اور نیا نظام حکومت وسیاست دنیا کی پرامن زندگی اور فطرت کے اخلاقی نظام کے لئے ایک شدید ترین خطرہ اور دور جاہلیت کا ایک دوسرا جنم تھا جس میں انسانیت کے لئے کہیں پناہ نہ تھی اس لئے انھوں نے چاہا کہ جس طرح اسلام نے جاہلیت اولیٰ کو مٹا کر دنیا کو امن کا پیغام دیا تھا اسی طرح اس جاہلیت اخریٰ کو بھی دنیا میں کوئی فروغ نہ ہونے پائے تاکہ دنیا اس بدامنی اور تباہی سے بچی رہے جس میں وہ اس تہذیب اور اس کے مہذبوں کے ہاتھوں پھنس کر مادی و روحانی تباہی کے گھاٹ اترنے والی تھی۔ ان کے نزدیک چودہ صدی پیشتر کی عربی جاہلیت اور آج کی انگریزی جاہلیت میں ماخذ و نوعیت کوئی بھی فرق نہ تھا۔ کیونکہ جاہلیت اولیٰ کے دور کو شر القرون محض اسی لئے کہا گیا ہے کہ اس میں بداعتقادی۔ بداخلاقی اور بدکرداری کا دور دورہ تھا۔ زنا۔ چوری۔ قمار۔ شراب قتل و غارت لوٹ کھسوٹ اور دغا و فریب اس دور کے عمل کی سرخیاں تھیں۔ بدتہذیبی ناشائستگی۔ فحش بے حیائی بے غیرتی۔ کینہ پروری بغض و عداوت۔ نفاق و شقاق عصبیۃ اور حمیت جاہلیت وغیرہ اُن کے اخلاق کے عنوانات تھے۔ بے دینی۔ بدمذہبی۔ رسوم جہالت۔ شرک و بدعت عقل پرستی اور مادہ پسندی وغیرہا ان کے اعتقادات کے سرنامے تھے۔ پس اگر انہی امور کی وجہ سے وہ دور دنیا کا بدترین دور اور انسانیت کے لئے سب سے زیادہ تباہ کن زمانہ تھا جس کی وجہ سے اس کا نام ہی دور جاہلیت رکھا گیا تو پھر آج کی انگریزی دنیائے خلق و عمل اور فکر و اعتقاد میں جس نے ۵۷ء کے بعد ترقی کے زینے طے کرنے شروع کئے ان شائستگیوں کی کیا کمی ہے کہ اس دور کو دور جاہلیت نہ کہا جائے۔

کیا آج حکومت کے باضابطہ قوانین کے ماتحت شراب کے ٹھیکے۔ آبکاری کے محکمے۔ کشید شراب کے کارخانے کھلے ہوئے نہیں ہیں جن سے حکومت کو کروڑوں کی آمدنی ہے؟ کیا آج باہمی رضامندی سے زناکاری قانوناً جائز نہیں اور بیسواؤں کے کوٹھے علانیہ رونق بازار بنے ہوئے نہیں ہیں جن کے ٹیکسوں سے خود گورنمنٹ بھی فائدہ اٹھا رہی ہے؟ کیا آج کی تمام تجارتیں ناٹکی اور ریڈی شیرز وغیرہا کی صورتوں میں بہت حد تک جوئے اور قمار ہی کے کندھوں پر نہیں چل رہی ہیں جن سے سود خواروں کے پیٹ اور ہوسناکیوں کے حوصلے پھولتے اور پھلتے جا رہے ہیں۔ کیا آج کے لین دین میں قرض و اودھار کی تمام دستاویزات اور رقعے سود اور بیاج کے بغیر ناجائز قرار نہیں دیئے جاتے؟ کیا آج آئینی لوٹ کھسوٹ پھر اوپر سے بے آئین غصب و ظلم۔ جھوٹوں ڈکیتیوں کی گرم بازاری نہیں ہے جنکے اعداد و شمار بے شمار حد تک پہونچے ہوئے ہیں؟ کیا آج اس ادعائے امن و رفاہ عام کے دور میں قتل و غارت اور نئی نئی مہلک ایجادات سے بڑھ اور اموات کی لاتعداد کثرت نہیں ہو گئی ہے؟ اور کیا آج کی سیاست اور عام معاشرت میں ڈپلومیسی۔ چالاکی۔ مکاری اور فریب بازی کی گرم بازاری نہیں ہے جس کے ماتحت خصومات کی سرکاری کچہریوں میں ایک ہی قانون کے ماتحت فریقین کے وکلاء فریقین کو مظلوم حق بجانب اور فریقین ہی کو ظالم اور ناحق ثابت کر دکھاتے ہیں

اپنی دانشمندیوں کا پورا زور صرف نہیں کر رہے ہیں۔

ان اعمال کے ساتھ آج کے پیدا کردہ اخلاق کی لائن پر کیا آج گھر گھر پھوٹ اور نفاق کی گرم بازاری نہیں ہے۔ کیا آج ہر ترقی و اقتصادی سیاسی اور مذہبی مسئلہ محض لڑنے ہی کے لئے نہیں رہ گیا ہے کیا مروجہ الیکشنوں کے ذریعہ اس نفاق و شقاق کو تھوڑے تھوڑے عرصہ بعد ہوا نہیں دی جا رہی ہے کہ یہ آگ بجھنے نہ پائے۔ کیا آج قومی وحدتوں میں گروہ بندیوں اور پھر ان میں حمیت جاہلیت اور عصبیت کے جال بچھے ہوئے نہیں ہیں کہ جس کے ماتحت کوئی طبقہ اور کوئی گروہ امن و چین کا سانس نہیں لے سکتا۔

ادھر عقائد و افکار کے سلسلہ میں خدا سے انکار۔ رسولوں کی تکذیب۔ رسل اللہ کی شان میں گستاخیاں۔ مذہب کو برہم زن امن و امان اخلاق انبیاء کو مخرب عالم تعلیمات مذہب کو مانع ترقی معاد سے بے پروا ہو کر معاش میں اوجھا دو وحی سے بیزار ہو کر عقلیت پرستی روحانیات سے نفور ہو کر مادیات میں انہماک عقل کلی سے ہٹ کر شخصی عقلوں پر غرور و گھمنڈ اپنے اسلاف پر طعن بے توقیری اکابر بے رحمی بر اصاغر خود غرضی لامذہبی دہریہ و الحاد اور بے دینی وغیرہا کیا آج کی سرکاری تعلیمات کے درخشاں آثار نہیں ہیں؟

پس اگر یہی تمام امور زمانۂ جاہلیت کا سرنامہ تھے جنکی وجہ سے اس کو دنیا کا بدترین دور قرار دیا گیا ہے تو کیا وہی تمام امور آج کی مغربی تہذیب و تمدن کا محبوب سرمایہ نہیں ہیں جو بطور تحفہ یورپ سے لاکر ہندوستان کے سامنے پیش کئے گئے ہیں۔ فرق اگر ہے تو صرف یہ کہ جاہلیت اولیٰ کی بدکاریاں غیر منظم تھیں اور آج کی منظم اُن غیر منظم بدکاریوں کی پشت پر کوئی باقاعدہ طاقت نہ تھی اور آج کی منظم سیہ کاریوں کی پشت پر ٹینک۔ کروزر۔ ایروپلین بم گیس یعنی بری۔ بحری اور ہوائی طاقتوں کے دیو معروف کر شمہ ناز ہیں۔ پھر کیا وجہ ہو سکتی ہے کہ جاہلیت اولیٰ کو تو بُرا کہا جائے اور اس جاہلیت اخریٰ کی مدح سرائی کیجائے۔ بلکہ یہ دیکھتے ہوئے کہ عرب کی جاہلیت تو فقدان وسائل کے سبب ایک ہی جزیرہ تک محدود تھی اور یہ انگریزی جاہلیت کثرۂ وسائل کے ساتھ دنیا کو اپنا شکار بنا رہی ہے۔ وہ لازمی تھی اور اس کے جرائم متعدی ہیں اس لئے وہ اگر ایک برائی کی مستحق تھی تو یہ ہزار لعنت ملامتوں کی مستوجب ہے ؎ تفاوت قامت یار اور قیامت میں ہے کیا مومن ؎ وہی فتنہ ہے لیکن یاں ذرا سانچے میں ڈھلتا ہے

جدید نظام حکومت کے لائے ہوئے انہی تباہ کار اخلاق و اعمال اور غیر فطری افکار و خیالات کا یہ اثر ہے کہ آج ملک میں اشخاص کے رد و قبول کا معیار حسن اخلاق یا صلاحیت نہیں بلکہ یہی ہوسناکیاں محض دولت و سرمایہ یا محض غرور عقل و خرد رہ گیا ہے ملکی مسائل میں رائے زنی ووٹ۔ اور شورائی مرکزوں کی امیدواری کا معیار قابلیت کے بجائے زمینداری کی خاص حد۔ کوٹھی بنگلہ کی خاص قیمت۔ کھیتی باڑی کی لمبی چوڑی زمین وغیرہا ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ ملک کے نظم و نسق میں قانوناً حصہ دار وہی بن سکتے ہیں جن کو عقل کے حصہ کی بھی دولت ہی ملی ہو۔ جس کو خدا کے فرمان میں زینت بے حقیقت اور شہوت بے اثر فرمایا گیا ہے۔

زین للناس حب الشهوات من النساء والبنين والقناطير المقنطرة من الذهب والفضة والخيل المسومة والانعام والحرث ذلك متاع الحيوة الدنيا والله عنده حسن المآب۔	خوشنما معلوم ہوتی ہے لوگوں کو محبت مرغوب چیزوں کی۔ عورتیں اور بیٹے ہوئے لگے ہوئے ڈھیر ہوئے سونے اور چاندی کے۔ نمبر لگے ہوئے گھوڑے ہوئے مواشی ہوئے اور زراعت ہوئی۔ یہ سب استعمالی چیزیں ہیں دنیوی زندگانی کی اور انجام کار کی خوبی تو اللہ ہی کے پاس ہے۔

اسی دولت دوستی اور سرمایہ پرستی کے روح قانون بنجانے ہی کا اثر ہے کہ آج حکومت کا بنا قانون ہی اصول تجارت اور سرمایہ کشی کے اصول پر مرتب کیا گیا ہے جس سے بہر نہج حکومت کی آمدنی کے راستے کھلے رہیں۔ ملک کا انجام خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو۔ حتیٰ کہ آج ملک میں اخلاق و معنویت کی انمول چیز میں بھی بلا مول تول اور بلا قیمت کے دستیاب نہیں ہو سکتیں۔

عدل و انصاف حکومت کا ایک ایسا اخلاقی خزانہ ہے جو محض رعایا ہی میں تقسیم کرنے کے لئے جمع کیا جاتا ہے۔ لیکن آج اُسکے لئے بھی کورٹ کی لمبی چوڑی دوکانیں ہیں جن میں وہ فروخت کیا جاتا ہے۔ جس کی ایک ہی شرح نہیں بلکہ گاہک کی حیثیت پر ہے پھر یہی نہیں کہ وہ بقیمت ہی ملتا ہے بلکہ بے حد گراں بھی پڑتا ہے۔ کورٹ فیس۔ وکلاء کی فیس۔ کورٹ کے چپراسیوں کی فیس پیشیوں کے اخراجات وغیرہا کا بار اتنا پڑ جاتا ہے کہ مدعی مدعا علیہ کو بسا اوقات اپنا گھر باہر اور املاک و جائداد بیچکر اس انصاف کی قیمت ادا کرنی پڑتی ہے۔ پھر انصاف کے اصول پر حق بحقدار ہونا تو موہوم ہے مگر مستغیث کی جائز املاک کا تباہ ہو جانا متیقن ہے۔ اور اتنی گرانیوں کے باوجود پھر بھی یہ قیمتی انصاف بروقت ہاتھ نہیں لگ سکتا بلکہ پیشیوں کا لگاتار سلسلہ کورٹوں کا مستغیثانہ سکوت دفتری کارروائیوں کا آئینی طول ادھر سے اپیل در اپیل معاملہ کو اتنا طویل بنا دیتا ہے کہ بسا اوقات مستغیث کو مقدمہ اپنی اولاد کے لئے میراث میں چھوڑ کر رخصت ہو جانا پڑتا ہے۔ اور اس دوسری پر بھی قانون کا یہ منشا ہرگز نہیں محسوس ہوتا کہ انسداد جرائم ہو جائے۔ بلکہ قانون کی لچک میں امتداد جرائم کی ایک ایسی اسپرٹ رکھی گئی ہے کہ کسی حد پر بھی مقدمہ مختتم طریق پر طے نہ ہو۔ اور کورٹ کے خزانے پُر ہوتے رہیں۔ اور علماء قانون یعنی وکلاء جسقدر بھی ذہین ہوں اسی حد تک قانون ہی کے دائرہ میں رہکر فریقین کو لڑانے میں کامیاب ہوتے رہیں جن کی یہ تفرقہ انداز بحثیں بھی پھر ایک قیمت رکھتی ہیں جن کو مختلف شرح اور نرخ سے خریدا جائے پھر ادھر کورٹوں کے جیلخانوں کی حیثیت بھی انہی تجارتی اصول پر حکومت کی ورک شاپوں کی سی ہے۔ قیدی ان تجارتی کارخانوں کے قلی ہیں جن کی محنت مزدوری سے جو سامان تیار ہوتا ہے اس کے حاصل شدہ سرمایہ سے پھر حکومت ہی کا خزانہ بھرپور کرنا منظور ہوتا ہے نہ کہ ان مزدوروں کی آسائش۔ غرض عدل و انصاف جیسی انمول چیز کے سلسلہ میں اول سے لیکر آخر تک مول تول بھاؤ تاؤ کا ایک غیر مختتم سلسلہ ہے جسکا منافع سرکاری خزانوں کا شاہی حق ہے۔ اس قسم کے تجارتی انصاف سے جرائم کا انسداد کہاں تک ہو سکتا ہے۔ اس کا اندازہ ملک کی چوریوں اور ڈکیتیوں کے ان اعداد و شمار سے کیا جا سکتا ہے جو اخبارات میں وقتاً فوقتاً شائع ہوتے رہتے ہیں۔

ادھر تعلیم رعایا کا ایک واجبی حق ہے جو حکومت کے ذمہ ہوتا ہے۔ لیکن یہاں اس بے مول حق کی بھی قیمت ہے۔ جو ناقابل برداشت حد تک پہونچی ہوئی ہے جس کو بجز سرمایہ داروں کے دوسرا ادا نہیں کر سکتا۔ اور جبکہ ملک میں عموماً اکثریت ناداروں کی ہے تو اس کے یہ معنی ہیں کہ ہندوستان کے غریبوں کے لئے گویا جہالت ازل سے طے شدہ ہے جس کے بدستور قائم رکھنے کا فریضہ حکومت ادا کر رہی ہے۔ پھر اگر کوئی از خود پرائیوٹ طریق پر تعلیم حاصل بھی کرے تو امتحان کی خریداری کے لئے اسے پھر ایک مستقل سرمایہ کی ضرورت ہے۔ جس کے بغیر یہ تعلیم درخور اعتبار نہیں ہو سکتی۔ اگر ناکامیاب ہو گیا تو فیس بھی گئی۔ اور کامیابی بھی گویا علمی اور مالی دونوں ناکامیاں سر پڑیں اور اگر کامیابی کا نیر آ بھی گیا تو پھر بھی ملازمت یقینی نہیں جس کے لئے یہ بار برداشت کیا جاتا ہے پھر اس تعلیم کے ذریعہ جو تربیت دی جاتی ہے اس کا حاصل یا حکومت کی غلامی سکھانا ہے یا ذہنی مرعوبیت اور یا اپنے اسلاف سے بدظن بنا کر بندۂ نفس و ہوا کر دینا ہے۔ گویا بصورت علم اسے جاہلیت کا خوگر بنا دینا ہے جس کا عنوان انگریزیت ہے پھر اگر ملازمتوں کے سلسلہ سے غربا اپنی ذہنی قابلیت سے کچھ کما کر پیٹ پال سکتے تھے تو قابلیت کا معیار انگریزی تعلیم کی

رکھی گئی ہے۔ گویا ایک قابل سے قابل فرد اگر انگریزی داں نہ ہو تو وہ تعلیم یافتہ شمار نہیں کیا جا سکتا۔ اور اس قابل غیر تعلیم یافتہ کو اگر ملازمت کی کوئی جگہ مل سکتی ہے تو مڈل اسکول میں صرف ۱۴ روپیہ ماہوار کی اور یا پھر چپراسیوں اور عام ان پڑھ عملہ کی لائن میں اس کی بھرتی ممکن ہے۔

اب اگر یہ غیر تعلیمیافتہ اشخاص صنعت و حرفت وغیرہا سے پیٹ پال لیتے تو دیسی صنعتیں تو مٹا دی گئیں اور بدیسی صنعتوں پر قانون کی حد بندیاں عائد ہیں اور اس کے بعد بھی یہ صنائع پوری طرح اس ملک کے قبضہ میں نہیں۔ اس لئے بڈھے لکھے اور ان پڑھ افلاس و ناداری اور بیکاری میں عموماً ایک ہی کشتی کے سوار نظر آتے ہیں۔

ظاہر ہے کہ جب مناصب کا معیار قابلیت نہ ہو دولت ہو۔ قابلیتیں تجارتی اصول پر بکتی ہوں اور وہ بھی مخصوص طبقہ کیلئے عدل و انصاف فروخت ہوتا ہو اور وہ بھی بے حد مہنگا۔ اور ناداروں کے لئے ایوان تہذیب و تمدن کے کسی گوشہ میں سر چھپانے کی جگہ نہ ہو تو ظاہر ہے کہ ایسے ملک میں نہ تعلیمیافتہ طبقہ بڑھ سکتا ہے اور نہ اخلاق انسانیت ترقی کر سکتے ہیں۔ بجز اس کے کہ ایسی تعلیم نما جہالت کا مقصد غلامانہ ذہنیت کی آبیاری ہو۔ اور کیا نتیجہ نکالا جا سکتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ یہ برِاعظم بھوکا ننگا بھی ہے جس کے تقریباً ۴ کروڑ افراد کو ایک وقت پیٹ بھر کر کھانا نہیں ملتا۔ جہالت زدہ بھی ہے جس کے فیصدی صرف ۴۔ ۵ ہی افراد تعلیم یافتہ ہیں۔ بے روزگاری بھی ہے جس کی شہادت سول اور ملٹری کے حقیر اعداد و شمار ہیں بے ہنر بھی ہے جس کو آج حکومت کے ذمہ دار بھی اپنی غرض سے رو رہے ہیں۔ اور صنائع کے کارخانے قائم کرنے کی فکریں کی جا رہی ہیں غرض ہر حیثیت سے ناکامی کے قعر میں پڑا ہوا ہے۔ ہاں اگر یہ ملک کامیاب ہے تو اس میں کہ وہ یورپ کی تجارتوں کے لئے ایک منڈی کی حیثیت سے ملک کا روپیہ گھسیٹ کر تو یورپ پہونچاتا ہے اور یورپ کے اخلاقی عملی اور اعتقادی میل کچیل سمیٹ کر خود جمع کرتا رہے گویا اس تجارت میں ہندوستانی تو یورپین بدطوریوں کے امین بنتے رہیں اور یورپین ان کی دولتیں سمیٹ کر بے فکری سے لطف اندوز ہوتے رہیں۔

بہرحال اس سے حکومت کی تعلیمی سیاسی۔ اقتصادی اور اخلاقی پولیسی پر روشنی پڑتی ہے اور اندازہ ہوتا ہے کہ حکومت اپنے فرائض حکومت میں کس حد تک کامیاب ہو سکی ہے۔ ہندوستانی اور انگریزی رعایا کے درمیان مساوات حقوق کے جو دعاوے کئے گئے تھے ان میں کس حد تک سچی ثابت ہوئی ہے۔ ادھر ملک کا ملک اس انگریزی جاہلیت کا کس حد تک شکار ہوا ہے

علماء کی پیشینگوئی سچی ثابت ہوئی۔ علماء امت نے سنہ ۱۸۵۷ء میں اپنی چشم فراست سے ان ہی تمام جاہلیتوں کا مشاہدہ کر کے جتنا جامع عنوان انگریزیت تھا مسلمانوں کو باز رکھنے کی سعی کی تھی اور بتلایا تھا کہ آج جس چیز کو تم آبحیات سمجھ کر بے تحاشا نوش کر رہے ہو۔ یہ زہر ہلاہل اور سم قاتل ہے جس کا نتیجہ گو آج تمہارے سامنے نہیں مگر کل ضرور سامنے آنے والا ہے لیکن تجدد کے بڑھتے ہوئے ذوق و شوق میں اس وقت یہ کلمات تیر و نشتر ہو کر لگتے تھے جنھیں تمسخر و تحقیر اور استہزاء کیساتھ رد کر دیا جاتا تھا علماء امت کو اس مبارک روک تھام اور پیشبندی پر تنگ نظر، تاریک خیال، مذہبی، دیوانہ وغیرہ وغیرہ کے تحقیر آمیز خطابات دئے جاتے تھے۔ لیکن ان مربیان امت نے گالیاں کھا کے بے مزہ نہوا" کا صحیح مصداق بنکر اپنی اس آواز کو اس امید پر کہ وقت مناسب آنے پر شاید یہی صدا سب کی صدا ہو جائے برابر جاری رکھا بلکہ اور اونچا کر دیا۔

علماء کی تحریک کی کامیابی۔ اس صبر تلخ کا ثمرۂ شیریں یہ نکلا کہ زمانہ نے کروٹ لی۔ وقت بدلا اور بالآخر وہی جذبات ملک میں پھیلکر رہے جو علماء کی اس کمزور آواز میں بھرے ہوئے تھے۔ یہاں تک کہ خود دلدادگان انگریزیت ہی کی انگریزیت سے

مڈبھیڑ ہونے لگی وہی تنگدلی سب میں سرایت کرگئی انگریزی وضع قطع پر فخر کرنے والے اس سے شرمانے لگے۔ اور اپنی دیسی ہیئت میں آجانے ہی کو سب سے بڑا نشان غیرت وخودداری باور کرنے لگے حتیٰ کہ بدیسی کپڑوں کے بائیکاٹ نے ایک مستقل تحریک کی حیثیت اختیار کرلی۔ ادھر تعلیم جدید کے سلسلہ میں وہی تعلیم جسے ہزار ہا روپیہ خرچ کرکے خریدا جاتا تھا خود تعلیم یافتہ طبقہ ہی کے دماغ میں ناگوار اور مخرب خلق وخلق ثابت ہوئی۔ مغربی طرز تعلیم نصاب تعلیم طریق تربیت اور اس سے پیدا شدہ تہذیب وتمدن پر نا قدانہ بلکہ مخالفانہ مضامین انہی حلقوں سے نکلنے لگے جس میں اس تعلیمی سسٹم نے جنم لیا تھا۔ اور تبدیل نصاب وغیرہ کے مطالبات شروع ہوگئے۔ انگریزی جاہلیت کے خلاف آوازوں کی اس عام ہمنوائی اور ہمہ گیری نے قدرتی طور پر انگریزی سیاست اور انگریزی نظام حکومت کے خلاف بھی صدائے احتجاج کا راستہ صاف کردیا اور خود مقلد انگریز طبقہ مخرب انگریز ثابت ہونے لگا۔

علماء وزعماء میں بُعد اور اس کی وجہ۔ کیا علماء کے لئے یہ مقام انتہائی طور پر مقام مسرت نہ تھا کہ ان کا قدیم نصاب تعلیم پھلا پھولا اور پھیلگیا ان کی مجلسی تلقین اداری تعلیم اور پلیٹ فارمی تبلیغ بار آور ہوئی اور ہندوستان کی یہ انگریزی دنیا بالآخر اسی نقطہ پر آکر رہی جس پر علماء اسوقت تھے جبکہ یہ پوری دنیا اُن کے اس تصور سے بھی بیزار تھی۔

لیکن باوجود خیالی وحدۃ پیدا ہوجانے کے ان میں یگانگت اور اشتراک عمل کی اسپرٹ پھر بھی اس وجہ سے پیدا نہ ہوسکی کہ فکری لائنیں دونوں کی جدا جدا تھیں جس سے اتحاد عمل ممکن نہ ہوا۔ یہ اسلامی جذبات جس قسم کے فکر وعمل اور جس اسلامی سیاست کو چاہتے تھے وہ تو بوجہ اسلامی علوم سے ناواقف ہونے کے اس جدید طبقہ کے سامنے نہ تھی اور ادھر ان ہی جذبات کی تکمیل کے سلسلہ میں جن انگریزی ڈپلومیسیوں کو سمجھنے اور ہر وقت پیش نظر رکھنے کی ضرورت تھی وہ بوجہ عصری فنون سے نابلد ہونے کے علماء کے سامنے نہ آسکیں یعنی علماء تو عصری سیاست کے مکائد ودسائس سمجھنے سے عاری رہ گئے اور یہ زعماء شرعی سیاست کے حقائق ومعارف جاننے سے نابلد رہ گئے۔ سمجھنے سمجھانے کا ذریعہ زبان ہے۔ سو علماء نے تو انگریزی زبان پر پابندیاں عائد کرلیں جس سے وہ خود عصریات سے ناواقف محض رہے اور زعماء نے عربی زبان سے کنارہ کشی اختیار کرلی جس سے وہ شرعیات سے بے بہرہ رہے ظاہر ہے کہ جب ایک دوسرے کے مشن ہی سے خبردار نہ ہو بلکہ اوپر سے ذرائع علم وخبر بھی مسدود ہوں تو محض جذبات کے اشتراک سے توافق یا اشتراک عمل کیسے پیدا ہوسکتا تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ الناس اعداء لما جہلوا کی مشہور مثل کے مطابق یہ دونوں طبقے ایک دوسرے سے الگ ہی نہیں رہے بلکہ ایک دوسرے کے خلاف نکتہ چینی اور تنقید کا جو ڈھنگ بھی جس کے سامنے آگیا اسے بے تکلف استعمال کیا گیا۔ اور منافرت کی خلیج روز بروز وسیع ہوتی رہی۔

اتحاد باہمی کی داغ بیل۔ لیکن جسطرح زمانہ کے لوٹ پھیر نے ان دونوں طبقوں کے جذبات میں یکسانی پیدا کردی تھی اسی طرح انقلابات ایام کے الارم نے پھر سبکو چونکایا۔ اور درمیانی بُعد کو رفع کرنے کیلئے پھر علماء ہی نے پہل کرکے اس جدید طبقہ کی طرف رُخ کیا۔

دارالعلوم دیوبند نے جو اسلامی علوم ومعاشرت اور اسلامی اجتماعیات کے تصورات کا مرکز تھا۔ علیگڈھ یونیورسٹی کو تاکا جو اس جدید طبقہ کے افکار ومعاشرت کا واحد مرکز ثقل تھا۔ اور بزرگان یونیورسٹی کی طرف محبت کا ہاتھ بڑھایا۔ ۱۳۲۷ھ میں دارالعلوم کے عظیم الشان جلسۂ دستار بندی میں ذمہ داران یونیورسٹی کو دعوت دی گئی۔ جلسہ میں تقریروں اور نجی مجلسوں میں گفت وشنید کے ذریعہ تبادلۂ خیالات ہوا۔ اور یہ طے کیا گیا کہ ان دونوں مرکزوں میں رابطۂ اتحاد واشتراک عمل قائم کرنے کے لئے ایک مرکز کے طلبہ دوسرے مرکز میں پہونچکر استفادہ کریں تاکہ چند دن کے بعد یہ فکری بعد اور عملی بیگانگی رفع ہوجائے اور ایک دوسرے کے

مقاصد سے بے خبری باقی نہ رہے۔

اسی کے ساتھ دارالعلوم دیوبند کے جو ہر فرد حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ نے اسی سلسلہ میں علیگڈھ کے سفر شروع کئے جو بظاہر تو ذاتی طور پر ہوتے تھے مگر بحقیقت ان کی تہ میں روح انہی جذبات یگانگت کی کام کر رہی تھی۔ تاکہ ذمہ داران یونیورسٹی کو اس رشتہ مودۃ میں بر وکران کے تمام پر دردوں کو بھی اسی سلسلہ میں کسی صحیح اساس پر منسلک کیا جاسکے۔ یہ مخلصانہ سعی خالی نہ گئی اور اس کے اثرات نمایاں ہوئے۔ یونیورسٹی کے مایۂ ناز فضلاء اور ان کے دوسرے ہم مشرب زعماء کی آمد و رفت دیوبند میں شروع ہوئی مولانا محمد علی۔ مولانا شوکت علی۔ ڈاکٹر انصاری حکیم اجمل خاں اور دوسرے ذمہ دار زعماء کے نیاز مندانہ رجوع اور حضرت شیخ کی بزرگانہ سرپرستی نے اس بُعد کو بہت حد تک عملی طور پر ختم کر دیا۔

ساتھ ہی جمعیۃ الانصار دارالعلوم دیوبند کے قیام نے ان زعماء کو یہ باور کرادیا کہ یہ بوریہ نشین علماء محض بوریہ نشین ہی نہیں بلکہ ایک عظیم اجتماعی فکر بھی لئے ہوئے ہیں اور وہ بھی محض خیالی نہیں بلکہ عملی جسکے ساتھ عمل کی ماضی و حال دونوں وابستہ ہیں اس لئے اُن کا طبقہ قدرتاً اور بھی زیادہ مجبور ہوا کہ ان بزرگوں کی طرف عقیدتمندانہ رجوع کرے۔ بہر حال حضرت شیخ کی مربیانہ توجہ اور علماء کا یہ اجتماعی فکر و عمل اور اسپر اقدام یگانگت اس طبقہ کو اپنی طرف کھینچ لایا۔ جس کا ثمرہ یہ ہوا کہ تحریک خلافت اور تحریک ترک موالاۃ میں ان دونوں طبقوں کے ذمہ دار ایک دوسرے کے شریک کار اور رفیق عمل ثابت ہوئے۔ جس کی روح رواں حضرت شیخ الہندؒ تھے۔

علماء و زعماء میں اشتراک عمل - تحریک خلافت کے سلسلہ میں جبکہ علماء کی جماعت سیاست کے کھلے پلیٹ فارم پر آگئی تو ۱۳۳۹ھ میں حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ نے مالٹہ سے واپسی پر علیگڈھ میں جامعہ ملیہ کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے یونیورسٹی کی مسجد میں براہ راست عام طلبائے یونیورسٹی تک بھی اپنا پیام پہونچایا اور ایک محبت آمیز خطاب کرتے ہوئے ان نوجوانوں سے فرمایا کہ میں آج تمہاری طرف اس لئے ہاتھ بڑھا رہا ہوں کہ مجھے اپنے اجتماعی مقاصد کی تکمیل میں جو توقعات تم سے وابستہ ہیں وہ خود اپنے طبقہ کے افراد سے بھی نہیں ہیں۔ اس لئے میں بہت سی امیدیں لیکر تمہارے پاس آیا ہوں۔

اس اقدام یگانگت نے درمیانی بعد کو رفع کرنے میں جادو کا کام کیا اور طبقۂ علماء و زعماء میں جو بُعد بطور شن کے قائم ہوگیا تھا وہ رفتہ رفتہ زائل ہونا شروع ہوگیا۔ دونوں طبقوں میں اشتراک عمل کا جذبہ موجزن ہوگیا اور تحریک خلافت کے دور میں عملی طور پر اس اشتراک عمل سے وحدۃ اسلامی کا ایک ایسا شاندار منظر آنکھوں کے سامنے آگیا جو توقعات و خیالات کی تنگ و تازہ کہیں بڑھ کر تھا۔

ہندو مسلم اتفاق اور آزادیٔ ہند - برادران وطن نے مسلمانوں کے اس غیر معمولی اتحاد اور منظم پر جوش اسلامی روح کو کسی نگاہ سے دیکھکر از خود اس مسلم تحریک کی ہمنوائی شروع کی اور تحریک میں بطور ایک حصہ دار کے شریک ہوگئے۔ مسلمانوں نے اپنی روایتی رواداری کے ماتحت پوری فراخدلی سے اپنے اسٹیج پر ان کا خیر مقدم کیا۔ ایک مسئلہ میں دو آوازیں ملنے سے قدرتی طور پر تحریک نے اشتراک کی صورت اختیار کرلی اور طبعی عوامل کے ماتحت اس کا قدرتی نتیجہ یہ نکلا کہ چند ہی دن کے بعد مسلم مقاصد مشترک مقاصد کی صورت میں تبدیل ہوگئے اور مسئلہ خلافت میں سے آئینی طور پر ہندوستان کی آزادی کا مسئلہ پیدا ہوگیا۔

میں جانتا ہوں کہ انڈین نیشنل کانگریس کا قیام ۱۸۸۵ء میں عمل میں آچکا تھا لیکن اس تاریخ سے لیکر اس وقت تک جس کا میں ذکر کر رہا ہوں ہمیں کانگریس کی تاریخ میں اس آزادی کا کوئی روشن مینار نظر نہیں آتا جس کو تحریک خلافت نے پیدا کیا۔

آزادیٔ ہند - چونکہ آزادی ہند کا مسئلہ بھی مسلمانوں کا ایک قدیم مقصد اور مستقل شرعی نصب العین تھا جس کی آئینی

صورت کے لئے مسئلہ خلافت محرک ہوگیا اس لئے انھوں نے یہ سمجھ کر کہ ہندوستان ہی کے مسئلہ سے مسئلۂ خلافت بھی حل ہوسکتا ہے وہ تمام مساعی جو اس مسئلہ کی ساتھ وابستہ تھیں آزادئ ہند کے مسئلہ پر مرکوز کردیں۔

مگر چونکہ یہ مسئلہ تنہا مسلمانوں ہی کا نہ تھا بلکہ تمام اقوام ہند کا تھا ادھر برادران وطن کی طرف سے شرکت عمل کی ابتدا بھی ہوچکی تھی۔ اس لئے ہندو مسلم اشتراک عمل نے ایک اساسی مسئلہ کی صورت اختیار کرلی۔ لیکن جبکہ اس اشتراک عمل یا ہندو مسلم تفاق کی ابتدا کسی اصولی خاکہ سے نہیں بلکہ محض ایک ہنگامی طرز عمل سے ہوئی اور وہ بھی برادران وطن کے اقدام سے اسلئے ابتدا ہی سے اس کی رفتار کچھ غیر محدود اور غیر معتدل رہی جس کا اثر یہ ہوا کہ ایک مشترک پلیٹ فارم کی تعمیر ہوکر مسلمانوں کا خود پنا کوئی مستقل مخصوص اور مضبوط قومی پلیٹ فارم باقی نہ رہا جس کا نتیجہ کچھ ہی عرصہ کے بعد یہ نکلا کہ وحدۃ ملی تو جس حد تک بھی قائم ہوتی ہوگئی مگر ہندوستان کی قائم شدہ وحدۃ اسلامی پارہ پارہ ہوگئی۔

علماء اور مسلم لیگ۔ اسی دوران میں جمعیۃ علماء کے سالانہ اجلاس امروہہ کی تجویز شرکت کانگریس علماء کے لئے اس حد تک موضع تہمت بن گئی کہ مسلمان طبقۂ زعماء کی یہ اکثریت خصوصیت سے علماء کے مقابلہ پر آگئی جس کی وسیع خلیج کو ۳۵ء کے الیکشنوں کی موافقت بھی پاٹ نہ سکی۔ بلکہ تخریب و افتراق کی ایک گہری بنیاد تیار ہوگئی۔ اور آخرکار اس وحدۃ اسلامی کا انجام یہ ہوا کہ اس طبقۂ زعماء کی اکثریت نے مسلم لیگ کو اپنا مستقل پلیٹ فارم بنالیا اور مسلم لیگ اور جمعیۃ علماء میں باہم آویزش کی مستقل صورتیں پیدا ہوگئیں۔ اور وہی قدیم تنافر و تنافس کی صورت ایک منظم شکل میں پھر عود کر آئی جس کو مٹانے میں مذکورۃ الصدر بزرگوں نے بمشکل تمام کامیابی حاصل کی تھی۔

اب صورت حال یہ ہے کہ یہ اختلاف خواص تک محدود نہیں بلکہ مسلمانوں کا ایک گروہ عظیم مسلم لیگ کی ساتھ ہے۔ اور مذہبی طبقہ علماء کے ساتھ جن میں علاوہ اختلاف رائے کے بے اصول نکتہ چینیوں کا سلسلہ بھی جاری ہے اور ساتھ ہی بر سبیل اور وقار کا سوال بھی درمیان میں ہے۔ بحالت موجودہ یہ مسئلہ نہایت پیچیدہ ہوگیا ہے کہ آیا علماء و زعماء کے یہ طبقات ایک دوسرے سے صبر کرکے بیٹھ رہیں یا جس طرح بھی ہو ایک دوسرے کی طرف اتحاد و یگانگت کا ہاتھ بڑھائیں۔

اگر یہ مسلم اکثریۃ اُن علماء سے منقطع رہنے کا فیصلہ کرچکی ہے جنھوں نے دو صدی سے علوم نبوت کے تحفظ کے ساتھ ساتھ قوم میں مسلم اجتماعیت کے تصورات کو اس حد تک زندہ رکھا کہ آج کے مسلمان آزادی کا نام لینے کے قابل ہوئے اور آج اس اکثریۃ میں بھی اُنہی تصورات کی لہریں دوڑ رہی ہیں تو اسے بجائے خود غور کرنا چاہئے کہ اسلام کے نام پر وہ اسلامی مقاصد کو علماء سے کٹ کر کہاں تک چلاسکتی ہے؟ اور چلائے گی تو وہ کس حد تک اسلامی مقاصد قرار پاسکیں گے؟ خصوصاً جبکہ ہندوستان میں اقلیت اور اکثریت کی بنیاد رنگ و نسل پر نہیں بلکہ مذہب پر ہے تو اس صورت میں حاملان مذہب سے قطع نظر کرلینا کس حد تک جائز ہوگا؟

ادھر علماء ملت بھی اگر مسلمانوں کی اس بڑی اکثریت سے قطع نظر کرلیں یا اس اکثریت کے خود منقطع ہوجانے پر صبر کرکے بیٹھ رہیں تو انھیں اپنی جگہ ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہئے کہ آیا مغربی سیاست کے مخفی مکائد اور دسیسہ کاریوں کو زبان اور فن کی حیثیت سے سمجھے اور سامنے لائے بغیر جو اسی طبقہ کے تعاون سے ممکن ہے اس عصری سیاست کے دور میں اپنے تمام فرائض و مہمات سے صحیح معنی میں عہدہ برآ ہوسکیں گے یا نہیں؟ کیونکہ لکل فن رجال۔ اور۔ ہر کسے را بہر کارے ساختند۔

اور اگر کسی درجہ میں وہ اس بناء پر عہدہ برآ ہو بھی جائیں کہ عصری سیاست کے کچھ مذاق ان کے ہاتھ بھی لگ جائیں تو

بہرحال وحدۃ اسلامی کی شکل تو پھر بھی باقی نہیں رہ سکتی جس کا بقا خود ایک مستقل اسلامی مقصد ہے۔ آدھر علماء سے منقطع ہوکر اس طبقہ کی دینی اصلاح کے راستے بھی مسدود ہو جائیں گے جسکی ذمہ داری کا ایک بڑا حصہ پھر علماء ہی کے سر عائد ہوتا ہے ساتھ ہی اس صورت کا یہ ضرر کیا کم ہے کہ مسلمانوں کی وہ اجتماعی قوت جو ایک مرکز سے گذر کر آزادئ ہند کی منزل جلد سے جلد قریب لے آتی منتشر ہوکر اس میں پیچیدگیوں بلکہ رکاوٹوں کا باعث بنتی رہے گی جیسا کہ مشاہدہ میں آرہا ہے۔

پھر اسی کے ساتھ یہ مہلک خطرہ جو خصوصیت سے علماء ہی کے محسوس کرنے کا ہے مزید برآں ہے کہ آزادی ملنے پر اگر مسلم ہندوستان کا نقشۂ حکومت اس منقطع شدہ اکثریت کے دست و بازو سے تیار ہوا جو اسلامی مقاصد سے تقریباً نابلد ہے تو یا وہ نقشہ کلیۃً مغربی رنگ کا ہوگا یا اگر اس میں کسی قدر اسلامیت کا رنگ بھرا بھی گیا تو وہ ان لاعلمیوں کے ساتھ اسلامی تاریخ سے ایک بگڑا ہوا اور مسخ شدہ خاکہ ہوگا جس سے صحیح معنی میں اسلامیت یا استخلاف فی الارض اور اس کے منصوص اغراض و مقاصد پورے ہونے کی کوئی توقع نہیں کیجا سکتی۔ اس لئے جمعیۃ العلماء کا اس طبقہ سے صبر کر بیٹھنا یوں بھی کچھ حد جواز میں نہیں آتا بہرحال دونوں صورتیں جمعیۃ کے سامنے ہیں کہ آیا اس طبقہ سے قطع نظر کرلی جائے جیسا کہ خود اُس طبقہ نے کرلی ہے یا اُسے حاصل کرنے کی بہرحال کوئی راہ نکالی جائے۔

میں دیانت داری کے ساتھ یہ رائے رکھتا ہوں کہ ان دونوں طبقوں میں یہ بُعد مسلمانوں کے اجتماعی معاملات کیلئے مہلک اور نتائج کے حق میں سدراہ ہے۔ اور ان دونوں اداروں کو جلد سے جلد ملجانے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ ان میں سے ایک طبقہ علم کا حامل ہے اور ایک قومی قدرت و اقتدار کا۔ اور میدان سیاست میں علم اور قدرت ملکر ہی کام کرسکتے ہیں علم بلا قدرت بیکس اور غریب ہے۔ اور قدرت بلا علم جور و جفا اور افراط و تفریط ہے۔ الملک والدین توأمان اس لئے ملت کا صحیح توازن علماء و زعماء کے باہمی رابطہ و اتحاد ہی سے قائم ہوسکتا ہے۔ اپنی اپنی جگہ دونوں جزو ضروری اور ناگزیر ہیں مگر اجتماعی نقطۂ نظر سے منفرد دونوں ناقص ہیں جو باہم ملکر ہی بحیثیت مجموعی کامل شمار کئے جاسکتے ہیں

میرا یہ مقصد نہیں کہ جمعیۃ العلماء کا پلیٹ فارم اس نام سے باقی نہ رہے یا لیگ کا اسٹیج توڑ دیا جائے۔ نہیں ہرگز نہیں کیونکہ جس طرح مذہبی رہنمائی کے لئے ایک مرکزی نشرگاہ کی ضرورت ہے ایسے ہی ہنگامی سیاسی عقدہ کشائی کے لئے بھی ایک قومی مرکز کی ضرورت ہے۔ مگر ساتھ ہی اس شدید ضرورت سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ یہ دونوں مرکز آپس میں اس انداز سے مربوط ہوں کہ ایک کو دوسرے کی مجبوری پیدا ہوجائے۔

میں جہانتک جمعیۃ کی تاریخ کو سامنے رکھتا ہوں اُس سے نمایاں ہے کہ اس بل بیٹھنے کے سلسلہ میں اُس نے نمایاں اقدامات کئے اور دفتری حیثیت سے اس راہ کی پیشقدمی میں رائے اور عمل دونوں سے سرگرمی دکھلائی ہے۔ ۳۸ء میں جمعیۃ علماء ہند کی دفتری رائے یہ تھی کہ تعمیر و ترقی۔ تعلیم و تمدن۔ دین و دیانت اور تجارت و معیشت کے معاملات میں لیگ اور جمعیۃ کے دو مرکز ہی نہ رہنے چاہئیں۔

مولانا ابوالمحاسن سجاد رحمۃ اللہ علیہ سابق ناظم جمعیۃ علماء نے بارہا مسلم لیگ کے قائد اعظم کو اسپر آمادہ کیا تار دئے کہ مؤتمر نمائندگان کو بلالیا جائے اور اسلامی حقوق کے مسئلہ کو طے کرلیا جائے۔

لاہور کے بھرے اجلاس میں مولانا حفظ الرحمٰن صاحب نے بکبر الصوت یہ اعلان فرمایا کہ لیگ کے نمائندے ہم کو دعوت دیں ہم حاضر ہوں یا ہم انھیں دعوت دیں تو وہ قبول کریں ہم سب سر جوڑ کر بیٹھیں اور کثرت رائے سے مسلمانوں کے

حقوق اور متعلقہ مسائل کا فیصلہ کرلیں۔

پھر اس اجلاس لاہور میں جمعیۃ نے باضابطہ طریق پر وحدۃ اسلامی کے بارہ میں جو پیشکش کی ہے وہ درحقیقت اس نے اپنی درخشاں ماضی کو دوہرایا ہے اور اس سلسلہ میں اس کی تجاویز کا نقشہ اس کا کھلا نشان ہے کہ اس کے اندر وحدت اسلامی کی ایک زبردست تڑپ موجود ہے۔ چنانچہ جمعیۃ نے اپنی ایک تجویز میں آزادی ہند کی نوعیت واضح کرکے تو لیگ کو اپنے سے قریب تر کرلیا ہے۔ ایک دوسری تجویز میں مذہب کے فروعی اختلافات کو نظر انداز کرکے مقاصد کلیہ اور مشترک معاملات میں متفقہ سعی کرنے کی اپیل کرکے علماء اسلام کے تمام طبقات کو اپنے سے ملا لیا ہے۔ اور ایک تیسری تجویز میں ذات پات کی اونچ نیچ اور پیشوں اور حرفوں کو معیار عزت و ذلت نہ بنانے کی ہدایت کرکے مسلمانوں کی عام برادریوں کو اپنی طرف کھینچ لیا ہے جس سے صاف واضح ہے کہ جمعیۃ العلماء اسلامی وحدت کی خواہشمند اور خود اقدام کرکے اس پاک مقصد کو عملاً حاصل کرنا چاہتی ہے۔ اور اس نے اتحاد نظر کی راہ پیدا کرکے عملی اتحاد کی منزل کو قریب سے قریب تر کردیا ہے۔

میں نے چودھری خلیق الزماں کا بیان دیکھا ہے میرے دل میں ان کی عزت ہے اور میرے خیال میں ان سے زیادہ کوئی شخص علماء کی خدمات سے واقف نہیں ہے۔ میں ان کی خدمت میں بادب عرض کروں گا کہ اب کسی بھی معاملاتی تحریر میں جو امت کے اجتماعی مفاد سے متعلق ہو ایسا انداز مفید نہ ہوگا جس سے تلخی ظاہر ہو۔ وہ مولانا حفظ الرحمٰن کے بیان پر پھر غور فرمائیں اور مل جانے کے جذبہ کو پہلے سے دل میں رکھکر بڑھیں۔ اور پھر عمل سے اس کا جواب دیں۔ میرے خیال میں ماضی کی تلخ یاد سے ہمیں اتحاد کے سلسلہ میں کوئی مدد نہیں مل سکتی۔ دَعُوْهَا فَاِنَّهَا مُنْتِنَةٌ۔ میں باہمی تعلقات کا اب نیا نقشہ بنانا چاہئے جس میں جمعیۃ علماء لاہور کی کارروائی ہمارے لئے بہترین رہنما ہے۔

جو حضرات علماء کو اس کی نصیحت کیا کرتے تھے کہ وہ مذہب کے فروعی اختلافات کو نظر انداز کرکے اصولی اور کلی معاملات میں متحد ہو جائیں اور اتحاد عمل کو ہاتھ سے نہ دیں۔ کیا آج ان کا بھی یہ اولین فرض نہیں ہے کہ وہ سیاسی لائن کے ان اختلافات سے جو اب فروعی اختلافات سے زیادہ نہیں رہ گئے ہیں قطع نظر کرکے اشتراک عمل کو ہاتھوں سے نہ جانے دیں اور حکایات کو عمل کا حجاب نہ بنائیں۔ اگر غیر معتبر روایات کا پردہ اٹھا کر صرف اصلیتوں کا مطالعہ کیا جائے تو کیا عجب ہے کہ جمعیۃ کے بارہ میں یہ شکوے شکریوں کی شکل اختیار کرلیں۔

جماعتی نقطۂ نظر سے جمعیۃ العلماء کو لیگ سے شکایت ہے کہ اس میں سرکار پرستوں کا عنصر غالب ہے اور لیگ کا جمعیۃ پر اعتراض ہے کہ اس کے ارکان خود اپنے قابو میں نہیں بلکہ ہندو نواز ہیں۔ میرے خیال میں انگریز پرستی اور ہندو پرستی کے کرخت اور اشتعال انگیز عنوانات کو چھوڑ کر محض ذات البین کی خاطر اگر ہم ان عنوانات کا صرف وہی مفہوم لیلیں جو اس قسم کے مواقع پر اکثر مرکوز خاطر رہتا ہے گو عنوانات کی شدت اور جذبات کی آمیزش اسے سامنے نہیں آنے دیتی کہ دونوں ادارے ایک دوسرے کے کارکنوں اور اراکین کی نسبت یہ رائے دینا چاہتے ہیں کہ وہ اس ادارے کے مناسب حال ہوں جس کے وہ ارکان ہیں اور اس مقصد کے سچے علمبردار ہوں جس کو وہ ادارہ لیکر اٹھا ہے۔ تو اس حد تک یہ مفہوم ایک اصولی رائے کی حیثیت میں رہیگا جس سے محض عنوانات کی غیر موزونیت سے برا ماننے کی ضرورت نہیں۔ گویا اس صورت میں اس رائے کا حاصل یہ ہوگا کہ جمعیۃ العلماء کے ارکان علماء ہیں۔ اس لئے جمعیۃ کے پلیٹ فارم پر غالب اور مؤثر عنصر صرف انہی مستند اور معتبر علماء کا رہنا چاہئے جن پر علم آثار علم اور اخلاق علم چھائے ہوئے ہوں۔ خوف و خشیت۔ تقویٰ و طہارت۔ فہم و فراست۔ نقد و بصیرت اور تفقہ فی الدین انکا شعار ہو

سخن پروری۔ ضد۔ اعجاب رائے۔ درشتی۔ تند خوئی اور سخت کلامی سے مبرا ہوں۔ پیش شدہ مسائل میں وہ مغربی آئین وضوابط سے نہیں بلکہ خالص شرعی اور فقہی رنگ اور دینی استدلالات سے مسائل کو منقح کرنے کا سلیقہ اور عادت رکھتے ہوں۔ ان کی رائے کو رسمی فیصلوں کی نہیں بلکہ فتویٰ کی اہمیت حاصل ہو۔

جمعیۃ العلماء کی اس پوزیشن کو مزید مضبوط کرنے کے لئے میں تو یہاں تک عرض کروں گا کہ اگر رسمی حد بندیوں سے الگ ہو کر جمعیۃ العلماء زیر غور مسائل کا ایجنڈا غیر رسمی طور پر ملک کے ان معروف اور فقیہ النفس مفتیوں کے پاس بھی ارسال کیا کرے جن کی شان افتاء مسلم ہو۔ اور وہ علمۃً اثر رکھتے ہوں اور اس درخواست کے ساتھ کہ وہ ان مسائل کے بارہ میں فقہی حدیثی اور قرآنی مواد فراہم فرما کر نہ صرف جمعیۃ میں پیش ہی کر دیں بلکہ اس کے ساتھ جمعیۃ کی مجلس مضامین میں شریک ہو کر اس مواد کی رُو سے مسائل پر بحث ونظر بھی فرمائیں۔ تاکہ پیش شدہ مسئلہ جمعیۃ کی حقیقی پوزیشن کے مطابق عصری سیاست سے الگ ہو کر پہلے خالص شرعی اصول ودلائل سے منقح ہو جائے۔ تو یہ صورت جمعیۃ علماء کی شان کے لحاظ سے بھی مفید ہوگی۔ اس کے ارکان کی علمی پوزیشن بلحاظ اوصاف مذکورہ مضبوط تر نظر آنے لگے گی۔ اور ساتھ ہی شرعی سیاست کے مسائل ودلائل کا ایک بہترین فائل بھی مرتب ہو جائے گا جس سے بہ نسبت رزیولیوشنوں کے زیادہ فائدہ اٹھایا جا سکے گا۔

ہاں پھر یہی صورت لیگ کی بھی ہونی چاہئے۔ اس کے خالص سیاسی پلیٹ فارم پر زعماء ملت کا اجتماع ہے اس لئے اس کی مرکزی اور عاملہ جماعت میں غالب اور مؤثر عنصر قوم پرور افراد کا ہونا چاہئے جن کے سینوں میں حقیقتاً حریت وآزادی کی آگ دہک رہی ہو اور وہ دل سے چاہتے ہوں کہ یہ غلام ملک آزاد ہو کر اپنے پیروں پر کھڑا ہو۔ ان کی حریت پسندی نمایاں ہو ان میں قوم فروشی اور خود غرضی کا احساس نہ کیا جاتا ہو۔ وہ آزادی کے دوست اور دشمن کو پہچان کر اس کی حیثیت کے موافق اس سے معاملہ کرنا جانتے ہوں۔ معاملات کو عصری سیاست کے داؤ پیچ کے لحاظ سے پوری طرح سمجھتے ہوں۔ جوش وجذبات سے الگ رہ کر ہر مسئلہ کو ٹھنڈے دل سے سلجھانے کے عادی ہوں۔ ان کی قومی ہمدردی اور معاملہ کی سچائی کے دامنوں پر دھبے نظر نہ آرہے ہوں اور ان کی رائے جمی تلی ہونے کے سبب ایک سیاسی اصول کی حیثیت رکھتی ہو۔

اگر دونوں ادارے فریقین کے اعتراضات سے جذباتی حصہ نکال کر انھیں صرف اس اصولی جزء پر محمول کر لیں جو عرض کیا گیا تو پھر یہ مطاعن باعث افزائش شر نہیں ہو سکتے بلکہ موجب خیر بن جائیں گے۔ اور معقول مطالبات کی صورت اختیار کر لیں گے جن کے پورا کرنے میں دیانتاً کسی فریق کو بھی تامل نہ ہونا چاہئے۔

ان مذکورۂ بالا اوصاف کے حامل علماء وزعماء کے درمیان اگر کوئی مسئلہ ڈالا جائے علماء خالص شرعی لب ولہجہ میں اس کے تمام پہلوؤں کو واشگاف کر دیں اور زعماء خالص سیاسی اصول اور واقعات کی روشنی میں اس کے پہلوؤں کو کھول دیں یا دونوں طبقے اپنے اپنے فن کے لحاظ سے مسئلہ کی تنقیح وتحلیل پر پورا زور صرف کر کے کسی مفلورۂ واحدہ پر پہنچ جائیں تو خیال فرمایئے کہ وہ مسئلہ کسقدر جامع حیثیت میں طے ہوگا؟ کس درجہ قوم کے لئے تسلی بخش اور موجب طمانیت ہوگا؟ اور کس حد تک اختلاف ونزاعات کی خلیجوں کو دور سے دور ہی دفع کرنے میں مؤثر ہوگا؟

اب سوال صرف یہ رہجاتا ہے کہ دونوں اداروں کو اس طرز عمل کی مجبوری کیونکر ہو۔ اور کس طرح ایسا طریق کار پڑ سکتا ہے کہ کوئی مسئلہ اس مجلوما صورت حال کے بغیر طے نہ ہو؟ سو میری ناقص رائے میں اس کے لئے شائد یہ صورت زیادہ موزوں ہوگی کہ جمعیۃ العلماء اپنے پلیٹ فارم پر کوئی اجتماعی مسئلہ اس وقت تک طے شدہ نہ سمجھے جب تک کہ لیگ کے پانچ منتخب ماہر سیاست

افراد جو اوصاف مذکورہ کے حامل ہوں اور انکی شخصیتیں اپنے سیاسی ماحول میں آزاد ہوں جنکی آزادی معروف اور مسلم ہو جمعیۃ کی پلیٹ فارم پر پہونچکر اس کی سیاسی حیثیت و انکشاف کرکے اظہار خیال نہ کردیں۔ اور اسی طرح لیگ کے پلیٹ فارم پر کوئی مسئلہ اس وقت تک فیصل شدہ نہ سمجھا جائے جب تک جمعیۃ العلماء کے پانچ حاذق علماء جو عرض کردہ اوصاف سے متصف ہوں اور جن کی سیاسی زندگی کے ساتھ ایک تاریخ وابستہ ہو لیگ کے پلیٹ فارم پر پہونچکر اس کی شرعی حیثیت نمایاں نہ کردیں۔ ہاں پھر جس مسئلہ میں شرعی پہلو نمایاں ہو اس میں علماء کی رائے کو اہمیت دیجائے اور جس میں سیاسی پہلو غالب ہو اس میں زعماء کی رائے اہم سمجھی جائے۔ بشرطیکہ وہ کسی صاف و صریح اصول شرعی سے مزاحم اور متصادم نہ ہوتی ہو۔ پھر خواہ اس مسئلہ کی اشاعت مشترک ہو اور یہی زیادہ بہتر ہے اور یا الگ الگ ہو تو یہ ادارہ کے آرگن اس کی مخلصانہ حمایت کریں اور پروپیگنڈہ میں ہمرہاں رہیں۔

اس صورت میں مساعی اتحاد کی ضرورت باقی نہیں رہتی کہ اتحاد قدرتی طور پر ہمہ وقت حاصل رہتا ہے ساتھ ہی دونوں اداروں کا استقلال اور وقار بھی قائم رہتا ہے۔ علماء و زعماء میں بعد کی صورتیں بھی مندفع ہوتی ہیں تمام مسائل بھی اصول اور واقعات کی روشنی میں منقح ہوتے ہیں۔ اور ساتھ ہی وحدۃ اسلامی اور اجتماعیت عامہ کا بنیادی مقصد بھی فوت نہیں ہوتا۔

اس صورت حال کے قیام کی ضرورت محض اتحاد و وحدت ہی کے نقطۂ نظر سے ضروری نہیں۔ بلکہ اس لئے بھی ناگزیر ہے کہ اسلام میں سیاست مذہب سے الگ کوئی چیز نہیں اس لئے مسلمانوں کے یہ دو ادارے جنمیں سے ایک مذہبی ہے اور ایک سیاسی اپنی اپنی نوعیت اور مفہوم کے لحاظ سے خواہ الگ الگ رہیں لیکن اپنی حقیقت اور وحدت معاملات کے لحاظ سے ایک ہی رہنے ضروری ہیں۔ تاکہ ان دونوں کا مجموعہ مسلمانوں کے قومی استقلال کو دوسری اقوام میں نمایاں کرتا رہے اور یہ حرف نہ آئے کہ آج کی تنازع للبقا کی فضا میں جبکہ ہندوستان کی ہر اکثریت اور اقلیت کے مخصوص پلیٹ فارم اور شخصی استقلال کے آئینہ دار ادارے قائم ہیں مسلمانوں کا اپنا کوئی مخصوص قومی ادارہ نہیں جس سے ان کی قومی شخصیت نمایاں ہو سکے۔

اس موقع پر مسلم اخبارات سے میری مخلصانہ درخواست ہے کہ جمعیۃ العلماء اور مسلم لیگ میں کسی مسئلہ میں اتفاق ہو یا اختلاف اس میں اختیار عمل ہو یا نہ ہو وہ زیادہ سے زیادہ ان اداروں کے مباحث نقل کردینے اور اپنی تائیدی یا تنقیدی رائے ظاہر کردینے پر اکتفا کریں۔ لیکن جرح و تنقید اس عنوان سے نہ ہونی چاہئے کہ ان دونوں اداروں میں سے کسی ایک کی بھی عدم ضرورت یا حقارت و بے عظمتی متخیل ہوتی ہو یا کوئی ادارہ مجروح اور عوام الناس کی نگاہوں میں ناقابل اعتماد قرار پاجائے مدیران جرائد افراد کی اجتماعی سرگرمیوں پر آزادی سے مناسب انداز میں بحث کرسکتے ہیں لیکن جہانتک اداروں کی سیاسی جد و جہد پر بحث کرنے کا تعلق ہے اس میں سنجیدگی کے اس معیار کو باقی رکھنا ضروری ہے جو ترقی یافتہ جمہوریت کا پہلا اصول ہے۔

یہ اصولی طریق عمل طے ہو جانے کے بعد ان اختلافی مسائل میں زیادہ اہمیت نہیں رہتی جو پروگرام کی حیثیت سے جمعیۃ اور لیگ میں مختلف فیہ بنے ہوئے ہیں۔ مثلاً جمعیۃ العلماء کا لیگ پر اعتراض ہے کہ اس کی طرف سے پاکستان یا مسلم انڈیا کا مسئلہ جس قوت و اصرار کے ساتھ منظر عام پر لایا جارہا ہے اسی قوت سے اس کی نوعیت و انکشاف نہیں کی جاتی وہ ایک مبہم خواب ہے جس کے مخفی گوشے سامنے نہیں ہیں کہ آخر اس تقسیم کی صورت اور کیفیت کیا ہوگی کہ اس پر کوئی رائے

قائم کی جا سکے۔

اِدھر لیگ کو جمعیۃ العلماء پر شرکت کانگریس کے مسئلہ میں اسی نوع کا اعتراض ہے کہ یہ شرکت اور اس سے متوقعہ آزادیٔ ہند بھی ابہام و اجمال میں پاکستان سے کچھ کم نہیں جس کی حدود و شرائط ہنوز نامعلوم ہیں کچھ پتہ نہیں چلتا کہ اس مشترک پلیٹ فارم پر مسلمانوں کے حقوق کیا ہوں گے؟ اگر یہ حکومت اشتراکی ہوگی تو ہندوستان کی مختلف المذاہب اقوام جن میں تعصبات اور بیگانگی حد سے تک پہنچ گئی ہے کن اصول پر باہم مربوط رہ سکیں گی؟ پھر کن حدود میں وہ مشترک ہوں گی اور کن میں خالص اور جبکہ یہ معاملہ ایک عقد مجہول کی صورت میں ہے تو اسے کیسے قبول کیا جائے۔

غرض جانبین کے نزدیک جانبین کے یہ بنیادی مسائل ہنوز متشابہات بنے ہوئے ہیں۔ کسی صاف و صریح پروگرام کے متعین نہ ہونے کی وجہ سے مسلمانوں کو عملی دنیا میں بحیثیت مجموعی اپنا صحیح مقام معلوم نہیں۔ لیکن اگر اصول مذکورہ کی رو سے ان دونوں گروہوں میں کوئی عام مفاہمت ہو جائے یا اولاً انہی مسائل میں تبادلۂ افکار کرنے کے لئے جانبین کے پانچ پانچ افراد بطریق مذکور شرعی دلائل اور سیاسی شواہد کے ماتحت نیک نیتی اور داعیۂ وحدت و یگانگت دلوں میں لیکر بحث کریں تو ان یریدا اصلاحا یوفق اللہ بینھما (اگر حقیقتاً دونوں اصلاح ہی کا عزم باندھ لیں گے تو اللہ ان دونوں کی توفیق سے مدد کرے گا) کا منظر ضرور سامنے آجائیگا اور جب رائیں کسی مشترک نقطہ پر جمع ہو جائیں تو قابل اشاعت تفصیلات کا مشترک اعلان کر دیا جائے تاکہ عامۂ مسلمین مطمئن ہو جائیں اور اس پھیلے ہوئے تفرق و انتشار کا کسی طرح خاتمہ ہو۔

جمعیۃ العلماء اور کانگریس۔ جمعیۃ العلماء اور کانگریس کی باہمی نسبت کے سلسلہ میں حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب صدر اجلاس جمعیۃ العلماء لاہور کا یہ جملہ بہت حد تک اطمینان بخش ہے کہ جمعیۃ العلماء کانگریس کی آلۂ کار نہیں ہے۔ چنانچہ جمعیۃ علماء کا آجتک اپنے مستقل پلیٹ فارم، مستقل آواز اور مستقل تاریخ کے ساتھ باقی رہنا صدر ممدوح کے مذکورہ جملہ کا شاہد عدل ہے اگر علماء اسلام برادران وطن میں بے قید و شرط مدغم ہونے کے حامی ہوتے تو وہ پہلا کام یہ کرتے کہ جمعیۃ العلماء کو توڑ کر اسکے دفتر میں قفل ڈالدیتے اور اپنی ہر آواز کا پلیٹ فارم کانگریس کے اسٹیج کو بنا لیتے۔ لیکن اس کے خلاف دیکھا جا رہا ہے کہ جب کبھی اس طاقت سے آزاد ہونے کی جد و جہد کا موقعہ آیا جس نے ہماری حکومت پر غاصبانہ قبضہ کیا تھا تو جمعیۃ نے بطور حلیف اپنی مستقل ہستی کو باقی رکھکر کانگریس کا ساتھ دیا۔ اور جب کبھی کسی مخصوص اسلامی مفاد کا مسئلہ آیا تو وہ اسلامی کیمپ میں نظر آنے لگی۔ سنہ ۳۰ و سنہ ۳۱ میں اس نے کانگریس کے ساتھ جنگ آزادی میں حصہ لیا اور جب برادران وطن نے شدھی اور سنگٹھن کے مورچوں سے اسلام کے قلعہ پر حملہ کیا تو جمعیۃ اسلامی کیمپ میں نظر آنے لگی اور اس کے خلاف خود اس نے بھی ایک مستقل محاذ قائم کر دیا آزادیٔ ہند کے کلیہ تک اس نے نہرو کا ساتھ دیا لیکن وقت آنے پر کانگریس کی نہرو رپورٹ کے خلاف معرکۂ مقابلہ بھی گرم کیا تمام کانگریسی لیڈر سارداہل کی موافقت میں سرگرم تھے اور جمعیۃ اسی بل کے خلاف میں سرگرمی دکھلا رہی تھی وغیرہ وغیرہ۔

اس لئے دیانتاً اور انصافاً جمعیۃ العلماء پر یہ الزام کوئی باخبر انسان تسلیم نہیں کر سکتا کہ وہ معاذ اللہ ہندو پرست یا کانگریس کے پلیٹ فارم پر بنی ہوئی کوئی جماعت ہے۔ بلکہ یہ صرف اسی درجہ کا ایک خاص اشتراک عمل ہے جیسا کہ بنگال، پنجاب، سندھ اور سرحد کی وزارتوں اور میونسپلٹیوں میں برابر دیکھنے میں آتا رہتا ہے۔ اسی کی ساتھ یہ باور کرنا بھی بہت مشکل ہے کہ جمعیۃ العلماء نے مسلم حقوق کو ہندوؤں یا کانگریس کے ہاتھ میں دیدیا ہے۔ یہ حقوق ہی کا مسئلہ تھا کہ جمعیۃ العلماء کے ارکان نے مسلم کانفرنس دہلی کے مرتب کردہ اہم حقوق کی تائید کی اور کانگریس کی تائید کو بالائے طاق رکھدیا۔ نہرو رپورٹ کے خلاف رپورٹ مرتب کی لکھنؤ

میں سر علی امام کی صدارت میں اسلامی حقوق پر خود مستقل غور کیا۔ یونٹی بورڈ میں دوسری اسلامی جماعتوں کیساتھ ملکر کام کیا اور ۳۵ء میں مسلم لیگ کو زندہ کرنے کے لئے وہ سب کچھ کیا جس کا اعتراف آج کی لیگ کے سب سے بڑے ذمہ دار کا ضمیر بہتر طریق پر کرسکتا ہے۔ کیونکہ دنیا کی بڑی شخصیتوں کے قلوب سے حقیقی واقعات کبھی نہیں مٹتے۔ اور آخر میں لاہور کے اجلاس کی پیشکش ماضی اور حال کے درمیان ایک سنہرا ربط ہے جس کی قدر کرنا ہمارا فرض ہے۔

بہرحال اشتراک عمل کا مسئلہ ہو یا مسلمانوں کے حقوق کا یہ الزام غیر منصفانہ ہے کہ جمعیۃ العلماء معاذ اللہ مسلمانوں کی ہونیکی جگہ ہندوؤں یا کانگریس کی ہے اور اس طرح اسے کانگریسی جمعیۃ العلماء کے نام سے پکارا جانا جائز خیال کیا جائے۔

مسلم لیگ اور جمعیۃ میں منشاء اختلاف۔ میں جہانتک خیال کرتا ہوں لیگ اور جمعیۃ کے اختلافی مسائل مثل آزادیٔ ہند کی نوعیت یا پاکستان یا شرکت کانگریس وغیرہا کا اختلاف خود ان دونوں اداروں یا ان کے ذات البین سے پیدا شدہ نہیں ہے۔ یا یوں کہنا چاہئے کہ یہ اختلاف خود ان کے درمیان میں نہیں بلکہ غیر مسلم اقوام کے اشتراک عمل نے یہ چیزیں قدرتی طور پر پیدا کردی ہیں۔ اگر غیر مسلم اقوام کو غیر موجود یا غیر جمیل فرض کرلیا جائے تو نہ تقسیم ہند کا جھگڑا بیچ میں آتا ہے نہ شرکت کانگریس کا کوئی سوال رہتا ہے۔ اس لئے یہ غیر مسلم اشتراک عمل ہی ان مسائل کے اختلاف کی تخلیق کا سبب ہوا ہے نہ کہ خود لیگ اور جمعیۃ۔

پھر یہ مسلم غیر مسلم اشتراک عمل بھی اگر غور کیا جائے تو بذاتہ اس نزاع و اختلاف کا موجب نہیں کیونکہ اسلام میں غیر مسلموں سے اشتراک عمل کی نظیریں بھی ملتی ہیں جو مسلمانوں کے لئے ہرگز موجب تشویش و نزاع نہیں ہوئی ہیں بلکہ اصل باعث خلجان و نزاع اس شرکت کا وہی ابہام و اجمال ہے جو ابتک رز ولیوشنوں یا زیادہ سے زیادہ مفصل فارمولوں کی شکل میں تو سامنے آیا ہے لیکن کسی مسلمہ ضابطہ اور منقح دستور کی صورت میں سامنے نہیں لایا گیا۔

اس سلسلہ میں سہارنپور کا فارمولا اور اسپر مرتب شدہ تجویز کراچی بلاشبہ ضروری تفصیلات پر حاوی ہیں لیکن اس سے صرف جمعیۃ العلماء کی اس پولیسی پر روشنی پڑتی ہے کہ وہ مسلمانوں کے حقوق مذہبی و ملی کی حامی اور نگراں یا ذمہ دار ہے۔ لیکن یہ چیز میرے خیال میں محل بحث ہی نہیں ہے اور جمعیۃ کا ماضی و حال سامنے رکھکر ہونی بھی نہ چاہئے کہ اس تاریخی حقیقت سے کسی کو انکار ہو ہی نہیں سکتا۔ اصل محل بحث یا منشأ اختلاف یہ ہے کہ شریک عمل ہمسایہ اقوام ان مسلم حقوق کی مفصلہ دفعات کا کہانتک احترام کرسکتی ہیں یا کریں گی؟ اور انھوں نے ان حقوق کے بارہ میں اپنی رضا و تسلیم کی کہانتک گارنٹی دی ہے۔ اور آیا ان کے نزدیک بھی ہندوستان کے آزاد منطقوں میں اسلامی شریعت اور مسلم حقوق کی وہی نوعیت ہوگی جو جمعیۃ العلماء کے نزدیک ہے یا کم و بیش۔ ظاہر ہے کہ اگر کانگریس کا نظریہ جمعیۃ کے اس نظریہ کے خلاف ہے تو حقیقتاً ان دونوں میں کوئی اشتراک عمل نہیں گو یہ دونوں ادارے زبان و قلم سے اشتراک عمل یا باہمی اتفاق کے دعویدار بنتے رہیں۔ اور اگر ان نظریات میں وحدت پیدا ہوچکی ہے تو وہ کوئی چھپانے کی چیز نہیں ہے۔ بلکہ اس کا اظہار و اعلان ہی بہت سے سیاسی نزاعات کو یک قلم قطع کرسکتا ہے۔ اس لئے اسے منظر عام پر آنا چاہئے۔

سیاسی معاہدہ۔ اگر ہندوستان کے مستقبل کے سلسلہ میں ان حدود کی پوری تشریح و تنقیح نیز مسلم غیر مسلم اشتراک عمل کی ضروری دفعات ایک سیاسی معاہدہ کی صورت میں آجائیں جس کو مسلم مرکزی ادارے ادارہ کی حیثیت سے کانگریس کے سامنے رکھیں جس کی تمام دفعات صاف صاف غیر مبہم اور واضح الفاظ میں ہوں تو اس سے وہ جماعتیں بھی مطمئن ہوجائیں گی جو موجودہ اجمال کو اطمینان کی نگاہوں سے نہیں دیکھ رہی ہیں نیز ہندوستان میں مسلمانوں کے من حیث القوم زندہ رہنے کا مسئلہ بھی صاف

ہو جائے گا۔ جو خوش قسمتی سے اب مختلف فیہ نہیں رہا ہے بلکہ تمام مسلم اداروں میں قریب قریب ایک ہی سطح پر باختلاف عبارات آچکا ہے اور ساتھ ہی ہندوستانی اقوام کی باہمی بے اعتمادی کا علاج بھی ایک حد تک ہو سکیگا کہ وہ اپنی اپنی طے شدہ حدود میں مطمئن ہو کر سرگرم عمل رہیں۔ اور ایک قوم دوسری قوم کی طرف سے بات بات پر چوکنہ نہ ہو اور کان کھڑے نہ کرے۔

ہاں اگر جنگ آزادی غیر آئینی طریق پر لڑی جاتی تو شاید اس قسم کے معاہدوں کا کوئی تذکرہ درمیان میں نہ آتا لیکن جبکہ آئین میں رہکر مقاومت کا سلسلہ جاری ہے اور تدریجی آزادی حاصل کیجا رہی ہے تو اس صورت میں اشتراک معاملات کی کوئی مجہول یا مبہم صورت حقیقی طور پر کبھی اطمینان بخش ثابت نہیں ہو سکتی۔ جیسا کہ آج کے جنبہ دارانہ افکار و مقالات سے واضح ہے۔

بہرحال آج کی بین الاقوامی زندگی میں مسلمانوں کی مستقل قومی شخصیت پھر ان کی باہمی وحدت اور پھر ان کی بین الاقوامی حیثیت کا متعین کیا جانا قومی ذمہ داروں کا اور بالخصوص جمعیۃ العلماء کا حقیقی منصب ہے جس پر اسے وقت کی نزاکت کو سامنے رکھ کر غور کرنا چاہئے۔ اور اپنی پولیسی صاف کر دینی چاہئے۔ کیونکہ میں جہاں تک سمجھتا ہوں جمعیۃ العلماء کی پوزیشن کسی پارٹی کی سی نہیں ہے۔ وہ اپنے بلند پایہ منصب کے لحاظ سے تمام مسلم پارٹیوں کا ایک بند ہن ہے جسے سب کے ساتھ خود بھی وابستہ ہونا ہے اور سبکو باہم بھی وابستہ رکھنا ہے۔ اور مجھے اعتراف ہے کہ جمعیۃ نے اس بارہ میں الحمدللہ کبھی پہلو تہی بھی نہیں برتی اگر جمعیۃ العلماء نے دوسری مسلم جماعتوں کو اپنے ساتھ ملانے میں بارہا اقدامات کئے جیسا کہ میں ابھی عرض کر چکا ہوں۔ اور اگر ارکان جمعیۃ نے دوسرے مسلم ذمہ داروں کے جھگڑے چکانے میں بھی مخلصانہ جد و جہد کی چنانچہ ۱۹۲۹ء میں سر شفیع اور مسٹر جناح کے اختلافات دور کرانے میں حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر وقت جمعیۃ علماء ہند نے حصہ لیا اور وہ انہی کی مدبرانہ اور جامع تجویز تھی جسپر ان دونوں کی مخالف رائیں جمع ہو گئیں تو آج بھی جمعیۃ اُن سے اور اُن جیسے بزرگوں سے خالی نہیں ہے جن کا سب سے بڑا نصب العین آزادی کے لئے یہ اسلامی وحدۃ اور وحدۃ آفرینی ہے۔

حاصل یہ ہے کہ جس طرح آزادیٔ ہند کی نوعیت کے بارہ میں جمعیۃ العلماء نے لاہور کے اجلاس میں ایک صاف صاف بیان کے ذریعہ بہت سے اختلافات کا قلع قمع کر دیا ہے اور جس طرح وحدت اسلامی کے بارہ میں اس کے رزولیوشنوں نے اسلامی اجتماعیت کو قریب تر کر دیا ہے جس سے جماعتی تفرق کے لئے عقلاً کوئی گنجائش نہیں رہی ہے۔ اسی طرح وحدۃ ملی کے بارہ میں بھی اس کی طرف سے مسلم غیر مسلم حدود نظر اور حدود عمل کا ایسا خاکہ سامنے آنا چاہئے جو اس سے متعلقہ نزاعات کو بھی ختم کر ڈالے ورنہ آج یہ مسئلہ جس کا حقیقی تعلق غیر مسلموں سے ہے خود مسلمانوں کے ایک عظیم نزاع کا سبب بنا ہوا ہے۔ خود مسلمانوں کے مابہ النزاع کیا کم تھے کہ اس اضافہ کو بھی گوارہ کیا جائے ہاں مگر اس کی صورت یہ تو ہو ہی نہیں سکتی کہ اس مسئلہ ہی سے دست برداری دیدی جائے۔ کیونکہ جب ایک ہی وطن میں دونوں قوموں کو رہنا ہے تو مشترک مسائل کا سامنے آتے رہنا بھی ناگزیر ہے۔ خصوصاً مسئلہ آزادیٔ ہندوستان کا جو ٹرینڈ تو بغیر کسی دائرۂ اشتراک کے اپنی جگہ بیٹھ ہی نہیں سکتا۔ لیکن یہ اشتراک جس حد تک عقد مجہول یا مبہم پولیسی کی صورت میں رہے اسی حد تک شریک اقوام کو مشوش اور مذبذب رکھیگا۔ اور ان تفویضات کا استیصال حقیقتاً جمعیۃ ہی کے ہاتھ میں ہے جس کی صورت میں جمعیۃ ہی کو اس بارہ میں بھی شرعی انداز میں اقدام کرنے کی ضرورت ہے۔ جس میں دوسری مسلم جماعتوں کو مشورہ بھی شامل رہنا ضروری ہے۔ اگر ادھر سے متفقہ چیز سامنے آسکی تو حلقۂ اغیار سے بھی ہر اتفاق کی توقع ہو سکتی ہے۔

آزادیٔ ہند اور سر کرپس۔ آزادی کے سلسلہ میں ایک جملہ مجھے یہ بھی عرض کرنا ہے کہ آزادی حقیقتاً جس قوم کو بھی

ملی ہے وہ بظاہر اسباب خود آزادی پسند قوم ہی کی جد وجہد سے منجانب اللہ ملی ہے کسی کے دئے سے کبھی ہاتھ نہیں آئی۔ ایتا، ملک اور نزع ملک حق تعالیٰ نے صرف اپنے لئے رکھا ہے۔ جو انسانوں کی صحیح جد وجہد پر مرتب ہوتا ہے۔ پہلا تغیر و انقلاب خود انسان اپنے اندر کرتے ہیں پھر خدا کی طرف سے باہر کا انقلاب رونما ہوتا ہے۔ کسی قوم سے مانگنے پر نہیں ملتا۔ ورنہ کسی آزاد قوم سے آزادی مانگنا درحقیقت اسے غلام بنانے کا حکم دینا ہے۔ جس کو ظاہر ہے کہ وہ اپنی خوشی سے کبھی قبول نہیں کرسکتی۔ اس میں انگریز ہوں یا اور کوئی قوم۔ پھر بھی اگر کوئی قوم آزادی دینے کا ادعا کرتی ہو تو یا وہ جان بوجھکر مخلوق کو دھوکہ دینا چاہتی ہے یا انتہائی مجبوری میں کسی زبردست دباؤ سے ایسا کررہی ہے۔

سرکرپس آزادی دینے کے نام پر آئے تھے جو بظاہر اسباب حیرتناک تھا۔ چنانچہ جمعیۃ علماء نے اجلاس لاہور میں اس عقدہ کو کھولدیا تھا کہ یہ آمد امیدوں کا مرکز نہ بننی چاہئے۔ لیکن بہرحال ملک کے لئے ان کا آنا خوش آیند سمجھا گیا۔ مگر ان کی روانگی پر واضح ہوا کہ جانا اس سے بھی زیادہ خوشگوار تھا۔ کیونکہ ملک کی یہ آرزو پوری ہوگئی کہ وہ صاف غلامی کے جال سے نکلکر الجھی ہوئی غلامی کے جال میں پھنسنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ ان کی اسکیم گہن میں آئے ہوئے چاند کی طرح تھی جس سے کسی کا گھر بھی روشن نہ ہوا۔ انھوں نے ایک ہاتھ سے آزادی دی تو اسی وقت دوسرے ہاتھ سے لیلی۔ یہ آزادی نام کی بھی تھی بعد از وقت بھی تھی اور پھر محض اپنی غرض کے لئے تھی اس لئے الحمد للہ کہ ہندوستان کی غیور قومیں اس بار احسان سے سبک سر رہیں۔ آزادی کے مطالبوں پر ہمیشہ یہی کہا گیا کہ ہندوستانی کسی بات پر متفق ہوکر مانگیں تو لیگی سو ملک باوجود ہمہ نوع اختلافات کے مطالبۂ آزادی میں متفق تھا لیکن پھر بھی آزادی دینے کا وعدہ شرمندۂ وفا نہوا۔ ملک نے سرکرپس کے سامنے ایک زبان ہوکر ڈیفنس کا محکمہ طلب کیا مگر پھر بھی مراد پوری نہ ہوئی۔ خود کرپس یہ کہکر آئے کہ وہ آزادی ہی کا تحفہ پیش کرنے کیلئے آرہے ہیں۔ مگر پھر بھی آزادی نہ ملی۔ اسلئے یہ جملہ بہرحال صحیح ثابت رہا کہ آزادی دی نہیں جاتی۔ خصوصاً جبکہ آزادی دئے جانیکا ادعا اس قوم کی طرف سے کیا گیا ہو جو نہیں جانتی وفا کیا ہے؟ اور جس کے دعاوی اور مواعید کبھی شرمندۂ وفا و عمل نہیں ہوئے۔ اس لئے آزادی کے لئے ہمہ قسم جد وجہد ہمیں خود ہی کرنی چاہئے۔ اور مالک الملک پر بھروسہ کرکے بڑھتے رہنا چاہئے۔ جس کے ہاتھ میں ایتاء ملک اور نزع ملک ہے اسی کی مدد ملک کے ایتاء و نزع کا فیصلہ کرنے والی ہے۔

قومی بچاؤ۔ اس وقت ملک کے سر پر جنگ کے بادل منڈلا رہے ہیں۔ معلوم نہیں کہ ان سے کیا برس پڑے۔ آجکل کی جنگیں قوۃ آزمائی نہیں بلکہ تباہی و بربادی اور ایک قہر الٰہی ہیں۔ جنکا تعلق فقط حکومت یا فوج ہی سے نہیں ہوتا بلکہ تباہی و ہلاکت میں شہری لوگ بھی برابر کے حصہ دار ہوتے ہیں۔ اس لئے حکومت کے فرائض حکومت پر چھوڑکر خود شہریوں کو بھی اپنی حفاظت کا پورا سامان اور تہیہ کرنے کی ضرورت ہے اور خود قوم پر بھی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ لڑائی کے منطقوں میں انسانی عزت آبرو اور بچے کھچے مال و دولت کا پورا پورا تحفظ کیا جائے۔ جمعیۃ العلماء نے بھی قومی بچاؤ کیلئے قابل قدر اقدام کیا ہے اور اس کام کے لئے رضاکار بھرتی کئے جارہے ہیں۔ اس لئے تمام اہل ملک کا فرض ہے کہ بطور خود بھی اور ذمہ دار قومی جماعتوں کی ساتھ منسلک ہوکر بھی ملکی دفاع میں حصہ لیں اور انسانی ہمدردی کے فرائض ادا کرنے میں کوتاہی نہ کریں۔

دفاع ملی کی یہ خدمت اگر منظم طریق پر کیجائے تو یہ بھی حصول آزادی کی جد وجہد کا ایک سنہرا حصہ ہوگی کیونکہ اپنے دیار و رجال کی طرف سے خود مدافعت کرنا آزاد اقوام ہی کا پیشہ ہوسکتا ہے۔ غلام اور محکوم قومیں جن کے ذہنوں میں خود اختیاری کی تڑپ باقی نہ رہی ہو وہ ہمیشہ اپنا بار دوسروں پر حکام پر اور اپنے ذمہ دار آقاؤں پر ڈالنے کی خوگر ہوتی ہیں۔ پس اگر آج ہندوستانی

اپنی غیرت وحمیت کو کام میں لاکر اپنی حفاظت کے فرائض خود انجام دیں گے تو وہ یقیناً اس کا ثبوت ہوگا کہ وہ اپنے پیروں پر کھڑے ہونے کے آرزومند ہیں اور باعزت اقوام میں اپنے لئے باعزت مقام چاہتے ہیں۔

یہاں تک یہ خیالات پریشان آزادیٔ وطن اور وحدۃ اسلامی کے سلسلہ میں عرض کئے گئے۔

اسلامیت - اب اسی کے ساتھ مجھے ایک جملہ یہ بھی عرض کرنا ہے کہ یہ آزادی یا وحدۃ یا اتحاد جماعات خود بذاتہ مقصود نہیں جب تک کہ کسی پاکیزہ نصب العین کے لئے نہو ورنہ ظاہر ہے کہ کسی معصیت پر مسلمانوں کا آزادانہ اتحاد کرلینا اتحاد تو ہوگا مگر مطلوب اور قابل ستائش اتحاد نہیں ہوسکتا۔ اس لئے وحدۃ اسلامی کے ساتھ اس وحدۃ میں اسلامیت بھی اُسی درجہ ضروری ہے جس درجہ یہ وحدۃ ضروری ہے۔ جس طرح جاہلیت یا انگریزیت یا نازیت وغیرہا اپنے اپنے تحت پروگراموں کے لئے ایک جامع عنوان کی حیثیت رکھتے ہیں جن کے نیچے زمانہ جاہلیت یا حال کی انگریزی جاہلیت کے تمام رسوم وشعائر اور فکر ونظر کے ذخائر آجاتے ہیں اسی طرح اسلامیت کے جامع عنوان کے نیچے اسلامی فکر وعمل خلق و اعتقاد رنگ ڈھنگ۔ خوبو۔ وضع قطع اور شعائر وعلائم سب مندرج ہیں۔ جس کے بغیر ہم مسلمانوں کی کسی نقل وحرکت کو اسلامی نہیں کہہ سکتے۔ پس اسلامیت ایک روح ہے کہ اسے نکال کر فکر وعمل کا کوئی بھی خاکہ تیار کیا جائے تو وہ محض قومیت کا ایک ڈھانچہ ہوگا جس میں روح نہ ہوگی خواہ وہ حریت ہو یا وحدۃ اسلامی اور جسد بے روح لاشہ ہے جس میں نہ حقیقت ہے نہ پائیداری۔

اس لئے ہماری آزادی کی جد و جہد جو ہمارا شرعی فریضہ ہے اسلامی رنگ پر صرف اسلامیت ہی کی خاطر ہے اور ہوسکتی ہے یہ سعی محض قومی برتری اور تفوق یا کسی عصبی اقتدار کے لئے نہیں ہے ورنہ یہ تو وہی جبر واستبداد ہوگا جس کے خلاف جمعیۃ العلماء کا یہ پلیٹ فارم بنایا گیا ہے۔ یا بجنسہ اسی الزام کو سر لے لینا ہوگا جو آج کی متسلط طاقتوں پر ہم خود عائد کررہے ہیں۔ نیز اس صورت میں ملک کی ہر اقلیت واکثریت کے لئے یہ خواہش جائز تصور کیجائے گی کہ وہ اپنی برتری کیلئے دوسری قوم کا تفوق مٹانے کی کوشش کرے۔

اس لئے ہماری یہ ساری جد و جہد بجائے قومی یا وطنی اقتدار قائم کرنے کے صرف فطرۃ الٰہی کا اصولی نظام حکومت قائم کرنیکے لئے ہے۔ لتکون کلمۃ اللہ العلیا اور ویکون الدین کلہ للہ۔

اس اصول پر اسلام کی یہ آواز اور آزادی کی یہ جد وجہد صرف قوۃ متسلط ہی کے خلاف تک محدود نہیں رہ سکتی بلکہ ہر اس طاقت کے خلاف بلند ہوگی جس کا تسلط محض ذاتی اقتدار واستبداد کے لئے ہو اور اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے نہ ہو خواہ وہ کوئی مسلم طاقت ہی کیوں نہ ہو؟ آخر علماء اسلام کی حریت نواز صدائیں خود اسلامی سلطنتوں میں امراء وسلاطین اسلام کے خلاف بھی اسی طرح بلند ہوئی ہیں جس طرح آج غیر مسلم طاقتوں کے خلاف اٹھ رہی ہیں۔ حالانکہ اُس وقت ان کے ذاتی اور قومی اقتدار کا پرچم بہت بلندیوں پر لہرا رہا تھا۔ پس علماء کی یہ آواز اگر شرعی نقطۂ نظر سے ہے تو وہ اپنی یا کسی اپنے کی حکومت کی خاطر نہیں بلکہ صرف حکومت الٰہی اور قانون فطرۃ کے معیار سے ہے اور اگر وہ اس سلسلہ میں کوئی جامع اور مکمل نظام اور پروگرام پیش کریں تو اپنوں ہی کو نہیں بلکہ دوسری اقوام کو بھی اسے غیر متعصبانہ طریق پر قبول کرنا چاہئے۔ کہ وہ ان کی کوئی قومی چیز نہیں جس سے دوسری قوم کو کترانے کا موقع ہو۔ بلکہ وہ اس سرچشمۂ الٰہی ہی جس کا ماننا کسی قوم پر بھی شاق نہیں ہے پس جمعیۃ العلماء سے زیادہ آج کون احق ہے کہ اس کی یہ جنگ اسلامیت ہی کی خاطر ہو اور اسلامی ہی رنگ پر ہو۔

اسلامی اخلاق - جو چیز زیادہ سے زیادہ جمعیۃ کی توجہ کی مستحق ہے وہ یہ ہے کہ آج مسلمانوں میں قول کی تو کمی ہے ہی

نہیں عمل کی بھی فی الجملہ کمی نہیں ہے۔ لیکن اگر کافی حد تک کمی ہے تو وہ ان اسلامی اخلاق کی ہے جن کی بدولت اقوام کے قلوب مسلمانوں پر فریفتہ ہو جاتے تھے۔ اور وہ دوسروں کو بآسانی اپنی طرف جھکا کر انھیں اپنے سے باہر نہیں ہونے دیتے تھے۔ جن اخلاق نے اسلام کی طرف اقوام کی رجوعات کو اس حد تک پہونچا دیا تھا کہ حضرت عمر ابن عبد العزیز کی خلافت میں بعض نارسا مدبروں نے اس رجوع کو طاقت سے روکنے کی صلاح اس لئے پیش کی تھی کہ غیر مسلموں کے باقی نہ رہنے سے کہیں بیت المال خراج اور جزیہ سے خالی نہ رہ جائے جسکو خلیفۂ عادل نے روکدیا۔ پس یا تو وہ وقت تھا کہ غیر اقوام خود ہماری طرف جھکتی تھیں اور ہم پھر بھی اپنے استغنا، کے محافظ تھے اور آج اس کے برعکس قصہ ہے۔ اس لئے جمعیۃ العلماء ہی کا پلیٹ فارم اسکیلئے بھی احق ہے کہ وہ مسلمانوں کے موجودہ غیر اسلامی اخلاق میں انقلاب کرکے انھیں قدیم سطح پر لانے کی سعی کرے اور ان میں اسلامی اخلاق۔ صدق مقال، وفا، عہد۔ صفائی معاملات۔ رعایت حدود۔ غیر جانبدارانہ عدل۔ بے رو رعایت اعلان حق۔ خیر خواہی خلق اللہ۔ ایثار و ہمدردی۔ لین قول۔ پاکدامنی اور عفت۔ اخلاص وللّٰہیت۔ یکسائی ظاہر و باطن۔ سادگی و بے تکلفی۔ عبدیت و تواضع۔ چشم پوشی و مسامحۃ۔ درشت کلامی سے اعراض جذبات سے یکسوئی۔ تفوق سے گریز۔ اور اشتعال انگیزی سے اجتناب۔ سخن پروری اور بات کی پیچ سے بچاؤ۔ رسوم پرستی اور نمائشوں سے بے تعلقی حقیقت دوستی اور معیار حق سے کہنا اور سننا وغیرہا پیدا کرنے کی راہیں نکالی جائیں تاکہ وہ ان دینی اور ربانی اخلاق کی بدولت اقوام عالم میں اپنا حقیقی مقام پاسکیں اور آج کے طاغوتی اخلاق اور لادینی کی نحوست میں گھر کر مہالک و مصائب کا نشانہ نہ بنیں

آج یورپ جن مہلک اور خطرناک بلاؤں میں مبتلا ہے اور جس سے اسکا امن چین سب سمندروں میں غرق ہوا ہوں میں منتشر اور زمینوں میں دفن ہو رہا ہے اور وہ آخرت کا عذاب نار دنیا ہی میں آنکھوں سے دیکھ رہا ہے اس کی بنیادی اور اصلی وجہ صرف یہی ہے کہ اس کے پاس قانون ہے دین نہیں۔ عقل ہے وحی نہیں۔ خود ساختگی ہے بیساختگی نہیں۔ اخلاق بہائم و شیاطین ہیں اخلاق انبیاء نہیں۔ مادیت ہے روحانیت نہیں ان کی پشت پر دو یا تین تہائی دنیا کا سواد ہے مگر خالق کا نور نہیں۔ ظاہر ہے کہ محض قانون سے دنیا میں امن کبھی نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس میں تدین نہو ورنہ آج کی دنیا میں ضرور ہوتا کہ قوانین کی کمی نہیں۔ محض مخلوقاتی وسائل اور مادی شوکتوں سے بچاؤ کبھی نہیں ہوسکتا جب تک حق و صداقت کی روح نہ ہو ورنہ آج یورپ میں یہ آگ نہ لگتی کہ وہاں وسائل کی کوئی ادنیٰ کمی نہیں۔ محض عقل کبھی صحیح راہ نہیں دکھا سکتی جب تک کہ اسی کے ساتھ وحی نہ ہو۔ ورنہ آج کے یورپین مدبرین سب سے زیادہ صراط مستقیم کے راہرو یا بقول بعض اصلی مسلم قانت ہوتے کہ ان کی عقل و کیاست حد افراط تک پہنچ چکی ہے۔

بہرحال جب تک ملک کے ساتھ دین نہ ہو آئین کے ساتھ تدین نہ ہو اور ضوابط کے ساتھ روابط صحیح نہ ہوں اور بالفاظ دیگر حریت و آزادی اور وحدت و تنظیم کے ساتھ اسلامیت نہو۔ مسلمانوں کے بحیثیت مسلم ہونے کے مقاصد پورے نہیں ہوسکتے۔ پس ہمیں آزادی وطن بھی آزادئ مذہب ہی کی خاطر عزیز ہے اور اسی تکمیل اخلاق اور خلق عظیم پر لانے کیلئے جمعیۃ العلماء جس حد تک بھی مسلمانوں کی اس اخلاقی حقیقت کی تعمیر میں جد و جہد کریگی۔ اپنے حقیقی فرائض انجام دے گی۔ جس میں انشاء اللہ دارالعلوم دیوبند بھی اس کی ساتھ پورا پورا تعاون کرے گا اور اپنی خدمات پیش کرنے کے لئے تیار ہوگا

حضرات کرام یہی تین اصولی اور بنیادی مقاصد حریت۔ وحدۃ اور اسلامیت میرے پیش نظر تھے جنکو اپنے کج مج الفاظ میں جرأت و جسارت کرکے مخلصانہ طریق پر بطور ایک یادداشت کے پیش کردیا۔ یہ ایک بے بضاعۃ طالب علم کی

چند منتشر افکار تھے جن کو ان تین سرخیوں کے ماتحت بامید قبول عرض کر دیا گیا۔

اب خاتمۂ کلام پر میں چاہتا ہوں کہ سیاست اسلامیہ کے یہ تینوں مقاصد میں نے شریعت کے جن مأخذ سے اخذ کئے ہیں اُس کو بجنسہ پیش کر کے ان سطور کو ختم کر دوں۔

حضرات جس طرح شریعت مقدسہ نے اسلامی دیانت کے پانچ رکن بتائے ہیں جن کو بخاری و مسلم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت سے ان الفاظ میں پیش کیا ہے۔

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی الاسلام علی خمس شہادۃ ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ واقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ والحج وصوم رمضان۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔ اللہ کے یکتا معبود ہونیکی گواہی تنہا ایک خدا کے معبود ہونیکی گواہی دینا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول اللہ ہونیکی گواہی دینا اور نماز کو درست کر کے پڑھنا اور زکوۃ ادا کرنا۔ اور حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔

اسی طرح اسلامی سیاست کے بھی پانچ ہی رکن ارشاد فرمائے ہیں جنکو امام احمد بن حنبل نے اپنے مسند میں حدیث قدسی کے رنگ میں روایت کیا ہے۔ ارشاد نبوی ہے۔

انی آمرکم بخمس اللہ امرنی بھن الجماعۃ والسمع والطاعۃ والھجرۃ والجہاد فی سبیل اللہ ان من خرج من الجماعۃ قید شبر فقد خلع ربقۃ الاسلام من عنقہ الا ان یراجع ومن دعا بدعوی جاھلیۃ فھو من جھنم قالوا یا رسول اللہ وان صام وصلی؟ قال وان صام وصلی وزعم انہ مسلم (رواہ احمد)

میں حکم دیتا ہوں تمکو پانچ باتوں کا کہ اللہ نے بھی مجکو انہی پانچ باتوں کا حکم دیا ہے جماعت جماعت اور سمع وطاعت اور ہجرت اور اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا حقیقت یہ ہے کہ جو بھی جماعت کے دائرہ سے بالشت بھر بھی نکل گیا اس نے اسلام کا حلقۂ اطاعت اپنے گلے اوتار پھینکا۔ بجز اسکے کہ وہ پھر رجوع کرلے۔ اور جو شخص بھی کسی قسم کی جاہلیت کا کوئی دعوے کرے گا وہ جہنم سے ہوگا۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اگرچہ وہ روزے رکھے اور نماز پڑھے اور اس زعم میں رہے کہ وہ مسلمان ہے۔

اس حدیث میں سب سے پہلی تعلیم شیرازہ بندی اور جماعتی وحدۃ کی ہے جس سے مسلمانوں کا متحدہ نظام قائم ہوسکے اور وہ چونکہ بغیر مرکز کی اطاعت کے قائم نہیں ہوسکتا اس لئے سمع وطاعت کا حکم دیا گیا ہے۔ اور سمع وطاعت چونکہ ایک مشکل اور شاق کام تھا اس لئے اس کو اتنے شدید تاکیدی الفاظ میں ارشاد فرمایا گیا کہ جماعت سے بالشت بھر نکل جانے کو اسلام حلقۂ اطاعت گلے سے نکال پھینکنے کے مرادف فرمایا گیا۔ اسی منظم جماعت کو میں نے وحدۃ اسلامی سے تعبیر کیا ہے۔ پھر اس وحدۃ اسلامی کی غرض وغایت آزادی تھی جس کی نوعیت ہجرۃ وجہاد کے لفظ سے بتلائی گئی ہے۔ یعنی حق اختیار کر کے غیر حق کی غلامی سے کلیۃً آزاد ہوجاؤ خواہ اس راستہ میں جان دینی پڑے یا وطن چھوڑنا پڑے پس ہجرۃ خواہ حسی ہو یا معنوی اور جہاد خواہ لسانی ہو یا سنانی غیر حق کی شوکت توڑنے اور حق وصداقت کی شوکت کو اس سے آزاد رکھنے کے لئے ہے۔ اسی مقصد کو میں نے اس تحریر میں حریت سے تعبیر کیا ہے۔

پھر دعوائے جاہلیۃ کو حرام فرمایا گیا جو ضد ہے اسلام اور اس کے پروگرام کی اور یہ اصولی قاعدہ ہے کہ ایک ضد سے روکا جانا دوسری ضد کی طلب اور مامودیت کو مقتضی ہوتا ہے۔ اس لئے اسلامی پروگرام کا مطلوب ومأمور بہ ہونا بھی اسی

حدیث سے نکل آیا ہے۔ اسی کے ساتھ حدیث میں اس وحدۃ جماعت اور ہجرۃ و جہاد یا آزادی کے ذکر کے بعد آخر میں دعوائے جاہلیت سے روکے جانے کا منشا یہ ہے کہ آزادی اور سیاسی جد و جہد میں جو اسلام کے نام پر ہو جاہلیت کی کوئی شان نہ آنے پائے بلکہ وہ اسلامیت اور اسلامی رنگ ڈھنگ سے معمور رہنی چاہئے۔ پھر جاہلیت کو بھی نکرہ لاکر عموم کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے کہ جاہلیت اولیٰ ہو جو عرب کی جاہلیت تھی یا جاہلیت اخریٰ ہو جو انگریزی جاہلیت ہے دونوں کے رنگ سے یہ اسلامی سیاست اور جنگ آزادی بری رہنی چاہئے۔ وہ جب خالص اسلام کے لئے ہے تو اسلامی ہی طرز پر رہنی بھی چاہئے۔

خلاصہ یہ ہے کہ اس حدیث نے اسلامی سیاست کے پانچ رکن بتلائے اور ان پانچ کا حاصل بھی تین چیزیں ہیں جو اس تحریر میں بطور مقاصد سہ گانہ کے عرض کیگئیں یعنی حریت۔ وحدۃ اور اسلامیت اور وہ تینوں حسن اتفاق سے ایک ہی نص سے ثابت ہو گئے۔ فلہ الحمد والمنت۔

اب میں اپنے بزرگوں کے مکرر شکریہ اور دعاء توفیق پر اس ناچیز تحریر کو ختم کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اسلام کا بول بالا کرے اور دشمنان اسلام کا موتھ کالا کرے۔ ہمارا وطن اور مذہب آزاد ہو اور شعائر اللہ کی حکومت عالم میں قائم ہو۔ این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد۔

احقر العباد محمد طیب غفرلہٗ مہتمم دارالعلوم دیوبند
۲ ربیع الثانی ۱۳۶۱ھ مطابق ۲۳ اپریل ۱۹۴۲ء یوم الخمیس

چندہ آمدنی دوامی و اوقاف

موصولہ ماہ صفر المظفر ۱۳۶۱ھ

نمبر شمار	نمبر رسید بخشنامہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱	۷۵۱	فضل محمد صاحب مہتمم مدرسہ قاسم العلوم تعمیر والی بہاولپور	۶	دوامی
۲	۷۵۴	محمد عثمان صاحب مہتمم مدرسہ رحمانیہ مقام سوپول ضلع دربھنگہ	۷	"
۳	۷۵۵	آمدنی وقف شاملی ضلع مظفر نگر	۱۰	اوقاف
۴	۷۸۰	آمدنی وقف دہرہ دون مرسلہ حافظ عبدالرحمن صاحب	۱۲	"
۵	۷۸۱	آمدنی کرایہ مکان موقوفہ قاری صاحب مرحوم دیوبند	۳	"
۶	۷۸۲	از ریاست بھوپال مرسلہ جناب حاجی قاضی محمد حسن صاحب مدظلہ گورنمنٹ بھوپال	۱۰۰	دوامی
۷	۸۳۳	آمدنی رقم ڈگری شدہ شبیر حسن کرایہ دار دیوبند	۸	اوقاف
۸	۸۵۸	فتح محمد صاحب اعزازی سکرٹری انجمن تعلیم القرآن سلطانپور لودھی ضلع جالندھر	۱۰	دوامی
۹	۹۷۴	آمدنی وقف کھرنجہ احمد پور پرگنہ دیوبند بذریعہ سوریش دت صاحب رئیس دیوبند	۱۰۰	اوقاف
۱۰	۱۰۲۲	آمدنی وقف شاملی ضلع مظفر نگر	۱۰	"
۱۱	۱۰۴۴	سید سعادت علی صاحب معرفت کیو۔کیو۔ ایچ۔کیو۔آئی۔ایچ۔کیو۔ پونہ	۵	دوامی
۱۲	۱۱۵۵	آمدنی وقف رڑکی مرسلہ محمد یوسف صاحب پان فروش چوک بازار رڑکی ضلع سہارنپور	۶/	اوقاف
۱۳	۱۲۴۶	آمدنی وقف حکیم محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم مرسلہ مسماۃ خدیجہ صاحبہ محلہ سید واڑہ نگینہ ضلع بجنور	۱۰/	اوقاف
۱۴	۱۳۸۲	آمدنی وقف موضع بھاپسی تحصیل دیوبند	۱۰/	"
۱۵	۱۲۸۳	آمدنی وقف شاملی ضلع مظفر نگر	۱۰۰	"
۱۶	۱۲۸۴	آمدنی وقف شاملی "	۸۹/۸	"
۱۷	۱۲۸۵	آمدنی وقف دہرہ دون	۵/	"
۱۸	۱۷۹۲	مولوی حکیم محمد حسن صاحب اخلاق سنگاردی گیاوی برمکان بابو وکیل احمد خانصاحب محلہ کھیا کہتہ ریاست بنارس	۶	دوامی
۱۹	۱۳۷۴	آمدنی وقف انیالہ مکان ۱۱ بابتہ ڈگری مرسلہ مستری محمد رفیق صاحب کرایہ دار	۵/	اوقاف
۲۰	۱۴۵۴	آمدنی وقف شاملی ضلع مظفر نگر	۵۰	"
۲۱	۱۵۰۸	آمدنی وقف مولوی عبدالواحد صاحب مرحوم مرسلہ حکیم حبیب الرحمن صاحب شاہجہانپور	۱۰/	"
۲۲	۱۵۱۴	آمدنی کرایہ دوکان معروف ڈاکخانہ دیوبند	۵	"
۲۳	۱۶۳۵	از ریاست عالیہ آصفیہ حیدرآباد دکن	۱۰۰/	دوامی
		میزان کل آمد ۸۶۲/		

شا) تمام حسابی اندراجات حتی الوسع پوری صحت کے ساتھ کئے جاتے ہیں پھر بھی اگر کوئی غلطی رہ جائے تو اس سے ہمیں مطلع فرما کر شکریہ کا موقع دیں
آپ نے اسی ماہ میں دارالعلوم کی کوئی امداد فرمائی ہے اور آپ کا نام اس فہرست میں نہیں ہے تو آئندہ ماہ کے پرچہ کو ملاحظہ فرمائیں۔

چندہ دوامی بہی خواہان

بذریعہ شعبہ تنظیم و ترقی

موصولہ ماہ صفر المظفر ۱۳۶۱ھ

یعنی ان حضرات کے عطیات جو حلقہ بہی خواہان دارالعلوم دیوبند کے قرطاس رکنیت کی باقاعدہ خانہ پری کرکے دارالعلوم کی مستقل امداد فرماتے

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱	۶۲۱	عبدالمعبود خانصاحب قصبہ مرادہنہ ضلع میرٹھ	۱	دوامی بہی خواہان	۲۲	۸۳۵	حاجی علی حسن صاحب محلہ اسلام پورہ نارنول	۱	وظیفہ بزرگوار بہی خواہان
۲	۶۲۲	محمد اسمٰعیل خانصاحب " "	۱	"	۲۳	۸۳۶	غلام محی الدین صاحب کوتوال شہر سہارنپور	۵	"
۳	۶۲۳	مولوی عبدالمعبود خاں صاحب " "	۱	"	۲۴	۸۳۷	حاجی ناظر صاحب ملازم ڈسٹرکٹ بورڈ کیلا شہور "	۱	"
۴	۶۲۴	محب اللہ خانصاحب خیرنگر دروازہ شہر میرٹھ	۱	"	۲۵	۸۳۸	منشی یوسف علی خانصاحب " "	۱	"
۵	۶۲۵	منشی ابرار حسین خانصاحب جنت فروش دلی بازار "	۱	"	۲۶	۸۳۹	حاجی رمضانی صاحب باورچی "	۱	"
۶	۶۲۶	حافظ نور محمد صاحب خیاط " "	۸ر	"	۲۷	۸۴۰	مولوی سید محمد امیر صاحب لوہانی سرائے "	۸ر	"
۷	۶۲۷	محمد اسمٰعیل صاحب بطاری بازار دروازہ "	۳ر	"	۲۸	۸۴۱	حاجی حبیب احمد صاحب نیا بازار "	۱ر	"
۸	۶۲۸	محمد حنیف صاحب سوداگر محلہ نقارچیان "	۳ر	"	۲۹	۸۴۲	قاضی عبدالملک صاحب قصبہ رامپور ضلع "	۱	دوامی بہی خواہان
۹	۶۲۹	شیخ قیص الدین خانصاحب جنت فروش دلی بازار "	۱	"	۳۰	۸۴۳	حافظ داؤد احمد صاحب محلہ قاضی " "	۱	"
۱۰	۶۳۰	محب اللہ خانصاحب یوپین بسکٹ فیکٹری خیرنگر بازار "	۱	"	۳۱	۸۴۴	محمد ابراہیم صاحب محلہ قصابان " "	۱	"
۱۱	۶۳۱	شیخ محمد عمر صاحب سوداگر ریگ دلی بازار "	۱	"	۳۲	۸۴۵	رحمان بخش صاحب رحمان منزل " "	۱	"
۱۲	۶۳۲	شیخ رفیع الدین صاحب جنت فروش " "	۸ر	"	۳۳	۸۴۶	مولانا عبدالقیوم صاحب پیرزادگان " "	۱	"
۱۳	۶۳۳	بشیر احمد صاحب تیجر ٹاٹا کمپنی " "	۴ر	"	۳۴	۸۴۷	حافظ عبدالعزیز صاحب محلہ محل " "	۱ر	"
۱۴	۶۳۴	عبدالرشید صاحب ٹیلر ماسٹر بازار مرزا "	۸ر	"	۳۵	۸۴۸	سیٹھ برہان احمد صاحب " " "	۱	"
۱۵	۶۰۹	محمد اسحاق صاحب فانی جلال الدین سلہٹ	۱	"	۳۶	۸۴۹	نہال احمد صاحب خیاط محلہ ظہوریان " "	۴ر	"
۱۶	۶۹۰	عبدالسبحان صاحب بی۔اے ساکن کاتیا "	۱	"	۳۷	۸۵۰	صدیق احمد صاحب محلہ قصابان " "	۸ر	"
۱۷	۷۰۶	حاجی عظیم اللہ خانصاحب علاقہ بیرہ جنگل گورکھپور	۱	"	۳۸	۸۵۱	احمد اللہ صاحب " " "	۱	"
۱۸	۷۰۷	عبدالقادر صاحب " "	۱	"	۳۹	۸۵۲	چودھری حبیب احمد صاحب " " "	۱	"
۱۹	۷۰۸	شمس الحق صاحب ٹھیکیدار جنگلات پھریندہ "	۶	"	۴۰	۸۵۶	محمد فضل صاحب امین آبپاشی قصبہ ناتوتہ "	۱	"
۲۰	۷۰۹	منشی طاہر حسن صاحب محرر رسالہ دارالعلوم دیوبند	۳ر	"	۴۱	۸۵۷	سمیع اللہ خانصاحب " "	۱	"
۲۱	۶۶۷	مولانا محمد صدیق صاحب مدرسہ صدیقیہ دہلی	۵	وظیفہ بزرگوار بہی خواہان	۴۲	۹۳۲	مولانا محمد جعفر صاحب فاضل دیوبند حیدرآباد دکن	۱	"

نمبر شمار	نمبر رسید بکٹ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید بکٹ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۲	۹۷۷	مولوی شمس الدین صاحب بہادر ڈپٹی پریذیڈنٹ کمیٹیات و ڈیرہ تعلیم بہاولپور	ماہ	دوامی بہی خواہان	۷۰	۱۱۲۳	مستری محمد امین صاحب بینڈی دہلی	۴ر	ماہانہ بہی خواہان
۴۴	۹۷۸	میر سراج الدین صاحب سابق چیف جج	۵ر		۷۱	۱۱۲۴	خلیفہ محمد ادریس صاحب کارخانہ سوپ میکر	۸ر	
۴۵	۹۸۰	سید محمد نیاز احمد صاحب ہیڈ کلرک ہیلتھ آفس برائے ایصال ثواب حضرت شیخ الہند			۷۲	۱۱۲۵	حاجی مقبول الٰہی صاحب بن منگش پیر والا باغ	۲ر	
۴۶	۹۸۱	ایم۔ اے مجید صاحب پرنسپل کالج			۷۳	۱۱۲۶	عبد الوحید صاحب بازار لال کنواں	۱ر	
۴۷	۹۸۳	مولانا مولوی عبد اللہ صاحب مدرس جامعہ عباسیہ			۷۴	۱۱۲۷	محمد سلطان صاحب	۱ر	
۴۸	۹۸۴	حافظ عثمان احمد صاحب انصاری پنسل سپروائزر			۷۵	۱۱۲۸	اہلیہ صاحبہ حافظ محمد زکریا صاحب	۱ر	
۴۹	۹۸۹	چودھری علی احمد صاحب رفعت کلرک ہیلتھ آفس			۷۶	۱۱۲۹	حافظ محمد نذیر صاحب	۸ر	
۵۰	۹۹۰	مولانا غلام محمد صاحب شیخ الجامعہ عباسیہ			۷۷	۱۱۳۰	حافظ محمد زکریا صاحب امام مسجد سنوبی	۴ر	
۵۱	۹۹۲	مولوی غلام محمد صاحب پرائیویٹ سکرٹری سرکار عالی			۷۸	۱۱۳۱	محمد مختار صاحب سوداگر بازار لال کنواں	۱ر	
۵۲	۱۰۰۰	عالیجناب کرنل مقبول حسن صاحب ہوم منسٹر گورنمنٹ	ماہ		۷۹	۱۱۳۲	محمد رفیق الرحمن صاحب تاجر جنت بلیماران	۴ر	
۵۳	۱۰۲۶	ملا علی حسن خانصاحب ڈھوار انڈو ضلع لدھیانہ			۸۰	۱۱۳۳	شیخ محمد مہتاب صاحب ایڈمرچنٹ		
۵۴	۱۰۲۹	شاہ عزیز حسین صاحب مدرس فارسی دار العلوم دیوبند			۸۱	۱۱۳۴	محمد یعقوب صاحب متصل سانڈنی والی مجید تیلی واڑہ	۲ر	
۵۵	۱۰۴۱	محمد یسین صاحب محلہ شیخزادگان قصبہ نانوتہ سہارنپور			۸۲	۱۱۳۵	حافظ محمد فاروق صاحب گلی ساربان تیلی واڑہ دہلی	۸ر	
۵۶	۱۰۵۴	فتح محمد خاں صاحب موضع آبہہ ضلع سہارنپور			۸۳	۱۱۳۶	حاجی کریم اللہ صاحب چھلنی والے سرائے حافظ بندہ	۴ر	
۵۷	۱۰۵۵	محمد سعید خانصاحب			۸۴	۱۱۳۷	شیخ سراج الدین صاحب فرم احمد الدین		
۵۸	۱۰۵۶	چودھری قطب الدین صاحب کھیا موضع ماجری			۸۵	۱۱۳۸	حاجی رشید احمد صاحب سوداگر گلی ٹیکے والی	۴ر	
۵۹	۱۰۵۷	محمد عمر خانصاحب ضلعدار پیشتر موضع بمیالہ			۸۶	۱۱۳۹	والدہ صاحبہ امان اللہ خانصاحب بزرگان اکرام اللہ خانصاحب	۴ر	
۶۰	۱۰۵۸	مولانا شفیق محمد خانصاحب آبہہ			۸۷	۱۱۴۰	محمد ایوب صاحب کارخانہ تختی گلی بیت والی دہلی	۸ر	
۶۱	۱۰۵۹	حاجی رفیق محمد خانصاحب			۸۸	۱۱۴۱	شیخ عبد الغفور صاحب کیپ مرچنٹ پہاڑی چوک		
۶۲	۱۰۶۰	وزیر حسن صاحب محلہ قصابان قصبہ رامپور			۸۹	۱۱۴۲	بشیر احمد صاحب تاجر جنت بلیماران	۸ر	
۶۳	۱۰۶۱	بابو فیاض علیخاں صاحب قصبہ کیلاشپور			۹۰	۱۱۴۳	شیخ سراج احمد صاحب		
۶۴	۱۰۶۲	چودھری محمد یوسف صاحب محلہ گوجر واڑہ دیوبند			۹۱	۱۱۴۴	محمد عزیز صاحب تعاونین العابدین روڈ علی گڈھ		دوامی بہی خواہان
۶۵	۱۰۶۳	حاجی محمد حنیف خانصاحب موضع بچھانپور			۹۲	۱۱۴۵	مخانب عبد الرشید صاحب قصر صحت بریلی شہر		
۶۶	۱۰۶۴	رفیق محمد خانصاحب			۹۳	۱۱۴۶	مرزا محمد شریف بیگ صاحب محلہ کچلی امرتسر		
۶۷	۱۰۶۵	چودھری حاجی سراج الدین صاحب موضع بہت کیڑی			۹۴	۱۱۴۷	شیخ عبد الغنی صاحب آئل کلاتھ مرچنٹ بلیماران دہلی	۸ر	
۶۸	۱۰۶۶	مسماۃ جنت النساء صاحبہ موضع ماجری			۹۵	۱۱۴۸	حامد حسن صاحب مسلم اسٹور کھاری باولی	۴ر	
۶۹	۱۰۶۷	مولوی سید محمد امیر صاحب بازار لوہانی سرائے			۹۶	۱۱۴۹	حکیم عبد العزیز صاحب عزیزی دواخانہ ڈھنڈا	۱۲ر	
					۹۷	۱۱۵۰	مستری بشیر الدین صاحب بہادر گڈھ روڈ	۴ر	
					۹۸	۱۱۵۱	عبد اللہ صاحب ٹرنک ساز صدر بازار دہلی	۴ر	

نمبر شمار	نمبر رسید پختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید پختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۹۹	۱۱۶۵	ڈاکٹر عبد الرزاق صاحب پہاڑ گنج دہلی	۷	ماہانہ بہی خواہان	۱۲۶	۱۱۹۲	حکیم شریف الدین صاحب بقائی دواخانہ دہلی	للعہ	ماہانہ بہی خواہان
۱۰۰	۱۱۶۶	چودھری افضل علی صاحب ٹھیکہ دار " "	۴	"	۱۲۷	۱۱۹۳	عبد الحکیم صاحب کباب والے جامع مسجد "	۷	"
۱۰۱	۱۱۶۷	قاضی الطاف الرحمن صاحب بوتل والے لال کنواں	۸	"	۱۲۸	۱۱۹۴	زین العابدین صاحب تاجر جنت بلیماران "	۶	"
۱۰۲	۱۱۶۸	مولانا محمد عمر صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ کالج اجمیری دروازہ	۷	"	۱۲۹	۱۱۹۵	مولانا سلطان محمود صاحب صدر مدرس مدرسہ عالیہ فتحپوری	۶	"
۱۰۳	۱۱۶۹	ماسٹر عبد الحمید خانصاحب "	۴	"	۱۳۰	۱۱۹۶	مولانا محبوب الٰہی صاحب پروفیسر فتحپوری دہلی	۸	وظیفہ زکوٰۃ
۱۰۴	۱۱۷۰	ماسٹر محمد مظفر صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی "	۲	"	۱۳۱	۱۱۹۷	محفوظ الٰہی خانصاحب موضع آبہ ضلع سہارنپور	۶	دوامی
۱۰۵	۱۱۷۱	ماسٹر انوار الحسن خانصاحب بکس گاج اجمیری دروازہ دہلی	۲	"	۱۳۲	۱۱۹۸	متولی حافظ محمد خلیل صاحب قصبہ کاندھلہ ضلع مظفر نگر	۷	"
۱۰۶	۱۱۷۲	ماسٹر محمد یوسف صاحب "	۲	"	۱۳۳	۱۲۲۳	ایم۔ او۔ پی۔ ایم بادشاہ کمپنی تاجر چرم پرمنٹ مدراس	۵	وظیفہ زکوٰۃ بہی خواہان
۱۰۷	۱۱۷۳	مولانا عمر الدین صاحب عربی مدرس "	۲	"					
۱۰۸	۱۱۷۴	حکیم محمد اسحاق صاحب باڑہ ہندو راؤ "	۳	"	۱۳۴	۱۲۲۴	ایم۔ او۔ پی۔ ایم بادشاہ کمپنی تاجر چرم "	۵	"
۱۰۹	۱۱۷۵	مستری سید عمر الدین صاحب کارخانہ جہنجہنا روہتک روڈ۔ قرول باغ دہلی	۶	"	۱۳۵	۱۲۲۵	ایم۔ او۔ پی۔ ایم۔ بادشاہ کمپنی " "	۵	"
					۱۳۶	۱۲۲۶	ملنگ احمد بادشاہ صاحب " "	۵	"
۱۱۰	۱۱۷۶	مستری مولا بخش صاحب بیری والا باغ "	۷	"	۱۳۷	۱۲۲۷	ملنگ احمد بادشاہ صاحب " "	۵	"
۱۱۱	۱۱۷۷	بابو عبد المجید صاحب ہیڈ کلرک ٹیلیفون اکاؤنٹنٹ آفس محلہ نور گنج دہلی	۷	"	۱۳۸	۱۲۲۸	ملنگ احمد بادشاہ صاحب " "	۵	"
					۱۳۹	۱۲۲۹	حاجی عبد الرحیم صاحب تاجر چرم پرمنٹ "	۵	"
۱۱۲	۱۱۷۸	حمید اللہ صاحب فروٹ کمیشن ایجنٹ سبزی منڈی	۷	"	۱۴۰	۱۲۳۰	حاجی عبد الرحیم صاحب " " "	۵	"
۱۱۳	۱۱۷۹	منشی مطلوب الرحمن صاحب بزدوکان حمید اللہ صاحب	۷	"	۱۴۱	۱۲۳۱	حاجی عبد الرحیم صاحب " " "	۵	"
۱۱۴	۱۱۸۰	عبد الحمید صاحب حجام چھوٹی مسجد باڑہ ہندو راؤ	۸	"	۱۴۲	۱۲۳۲	ایچ۔ ایم۔ ایس عبد الرحمن صاحب کمپنی تاجر چرم انگلیا ٹانک اسٹریٹ کلکتہ	۵	"
۱۱۵	۱۱۸۱	منشی امام الدین صاحب فروٹ کمیشن ایجنٹ سبزی منڈی	۱۲	"					
۱۱۶	۱۱۸۲	عبد القیوم صاحب فروٹ مرچنٹ " "	۱۲	"	۱۴۳	۱۲۳۳	ایچ۔ ایم۔ ایس عبد الرحمن صاحب " " "	۵	"
۱۱۷	۱۱۸۳	عبد الرشید صاحب متصل مسجد کلاں " "	۷	"	۱۴۴	۱۲۳۴	او۔ پی عبد الکریم صاحب کمپنی تاجر چرم پرمنٹ مدراس	۵	"
۱۱۸	۱۱۸۴	محمد رفیع صاحب نمبردار لال مسجد " "	۲	"	۱۴۵	۱۲۳۵	" " " " "	۵	"
۱۱۹	۱۱۸۵	وصیت علی صاحب صدیقی دواخانہ باڑہ ہندو راؤ	۴	"	۱۴۶	۱۲۳۶	پی عبد السلام صاحب " "	۵	"
۱۲۰	۱۱۸۶	ماسٹر اصغر علی صاحب کلاتھ مرچنٹ جامع مسجد "	۷	"	۱۴۷	۱۲۳۷	" " " "	۵	"
۱۲۱	۱۱۸۷	شیخ عبد الرحیم صاحب اینڈ برادرس چاندنی چوک	۸	"	۱۴۸	۱۲۳۸	" " " "	۵	"
۱۲۲	۱۱۸۸	حاجی عبد المتین صاحب تاجر جنت بلیماران "	۷	"	۱۴۹	۱۲۳۹	کے۔ ایم۔ عبد القادر صاحب کمپنی تاجر چرم "	۵	"
۱۲۳	۱۱۸۹	حافظ عبد المغنی صاحب چائے والے صدر بازار "	۶	"	۱۵۰	۱۲۴۰	" " " " "	۵	"
۱۲۴	۱۱۹۰	شیخ محمد دین صاحب انبالہ والے محلہ کشن گنج "	۷	"	۱۵۱	۱۲۴۱	" " " " "	۵	"
۱۲۵	۱۱۹۱	حاجی محمد مصطفیٰ صاحب سلہ فروش چتلی قبر "	۷	"	۱۵۲	۱۲۴۲	این۔ دی عبد اللہ صاحب		

نمبر شمار	نمبر رسید بخشیدہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۵۳	۱۲۴۳	این۔ وی۔ عبداللہ صاحب کمپنی تاجر چرم پرنٹ مدراس	۵	دوامی بہی خواہان
۱۵۴	۱۲۴۴	" " " " "	۵	"
۱۵۵	۱۲۴۵	سی۔ ایل۔ عبدالرحمان صاحب " " "	۵	"
۱۵۶	۱۲۴۶	مولانا مولوی فخر الحسن صاحب مدرس مدرسہ عالیہ فتحپوری	۵	"
۱۵۷	۱۲۵۲	مولانا برکات احمد صاحب اعظمی صدر مدرسہ انجمن دہلی مقام دیوریا۔ ضلع گورکھپور	۵	"
۱۵۸	۱۲۵۳	مولانا ابوبکر صاحب ٹیچر ہائی اسکول " "	۵	"
۱۵۹	۱۲۵۴	ڈاکٹر سید آل رسول صاحب " "	۵	"
۱۶۰	۱۲۵۵	مولوی نذیر احمد صاحب مدرس مڈل اسکول " "	۵	"
۱۶۱	۱۲۵۶	محمد شفیع خانصاحب محلہ دھمال " "	۵	"
۱۶۲	۱۲۵۷	محمد وحید اللہ خانصاحب انسپکٹر آبکاری " "	۵	"
۱۶۳	۱۲۵۹	شجاعت علی صاحب تاجر کتب جامع مسجد " "	۵	"
۱۶۴	۱۲۶۰	حافظ ولی محمد صاحب نیازی دواخانہ " "	۵	"
۱۶۵	۱۲۶۴	مولانا علیم اللہ صاحب فاضل دیوبند مدرس مدرسہ ہدایت المسلمین کرسی دودہارا ضلع بستی	۵	"
۱۶۶	۱۲۶۵	مولانا قاضی سجاد حسین صاحب مدرسہ عالیہ فتحپوری دہلی	۸ر	ماہانہ بہی خواہان
۱۶۷	۱۲۶۶	حکیم ناصر خلیق صاحب " "	۲ر	"
۱۶۸	۱۲۶۷	منشی محمد صدیق صاحب صدر بازار "	۵	"
۱۶۹	۱۲۷۳	محمد الیاس صاحب انصاری لال کنواں "	۴ر	"
۱۷۰	۱۲۷۳	مولانا عبدالاول صاحب دفتر جمعیۃ العلماء ہند "	۴ر	"
۱۷۱	۱۲۷۴	انوار الحسن صاحب فائن فیکٹری چتلی قبر "	۲ر	"
۱۷۲	۱۲۶۸	محمد ناظم حسن صاحب صدیقی منجانب مکاتان نئی "	۱۰ر	"
۱۷۳	۱۲۶۹	" " منجانب فرامیم مرحوم "	۸ر	"
۱۷۴	۱۲۷۰	ظفر الحسن صاحب صدیقی منجانب والدہ صاحبہ "	۵	"
۱۷۵	۱۲۷۵	حاجی نجم الدین صاحب گھڑی ساز نئی سڑک "	۴ر	"
۱۷۶	۱۲۷۶	محمد ایوب صاحب واچ میکر " "	۱ر	"
۱۷۷	۱۲۷۷	مولانا قاری شریف احمد صاحب " "	۸ر	"
۱۷۸	۱۲۷۸	حافظ محمد فاضل خانصاحب کوچہ قابل عطار "	۲ر	"
۱۷۹	۱۲۷۹	حافظ جمیل احمد صاحب " "	۲ر	"

نمبر شمار	نمبر رسید بخشیدہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۸۰	۱۲۸۰	عبدالغفار صاحب نیا بانس دہلی	۸ر	ماہانہ دوامی بہی خواہان
۱۸۱	۱۲۸۱	الطاف الرحمن صاحب " "	۶ر	"
۱۸۲	۱۲۹۴	سید عبدالکریم صاحب سٹیشن جج سیہو بھوپال	۷	دوامی بہی خواہان
۱۸۳	۱۲۹۵	ڈاکٹر محمد حامد خانصاحب ہیلتھ افیسر "	۵	"
۱۸۴	۱۲۹۶	سید عبدالحی صاحب منصف سیہور "	۵	"
۱۸۵	۱۲۹۷	منشی ظفر احمد صاحب وکیل تانوتی " "	۵	"
۱۸۶	۱۲۹۸	سردار مقدس محمد خانصاحب جاگیردار " "	۱۰ر	"
۱۸۷	۱۲۹۹	ماسٹر خدا بخش صاحب ہیڈ ماسٹر " "	۴ر	"
۱۸۸	۱۳۰۵	مولانا ابوالخیر صاحب یونانی دواخانہ دیوریا گورکھپور	۸ر	"
۱۸۹	۱۳۱۶	قاضی علم الدین صاحب قضا خاریاست بہاولپور	۷	وظیفہ زکوٰۃ
۱۹۰	۱۳۲۲	عبدالستار خانصاحب موضع سٹھلہ ضلع میرٹھ	۵	دوامی بہی خواہان
۱۹۱	۱۳۳۷	عبدالکریم خانصاحب سوداگر بھیڑ دہا پہیں ضلع بجنور	۵	"
۱۹۲	۱۳۳۸	منشی محمد اسحاق صاحب پیڈکار چوکی " "	۵	"
۱۹۳	۱۳۳۹	منشی محمد شفیع صاحب چوکی چونگی " "	۵	"
۱۹۴	۱۳۴۰	مولانا حکیم حامد حسن صاحب " "	۵	"
۱۹۵	۱۳۴۱	بشیر احمد صاحب تاجر چوب خیر منڈی " "	۵	"
۱۹۶	۱۳۴۲	اہلیہ صاحبہ حافظ بشیر احمد صاحب " " "	۵	"
۱۹۷	۱۳۴۳	شیخ قادر بخش صاحب محلہ بزنجیان " "	۵	"
۱۹۸	۱۳۴۴	مساۃ فاطمۃ النساء " " "	۵	"
۱۹۹	۱۳۴۵	صوفی محمد یوسف صاحب دکاندار " "		"
۲۰۰	۱۳۴۶	منشی محمد عمر صاحب عطار " "	۵	"
۲۰۱	۱۳۴۷	مولوی سبحان صاحب صدیقی سخاوت منزل لت پوٹ	۵	"
۲۰۲	۱۳۴۹	حافظ محمد ابراہیم خانصاحب پیشکار منصفی "	۵	"
۲۰۳	۱۳۵۰	مولوی حمید الظفر صاحب جعفری کورٹ انسپکٹر "	۵	"
۲۰۴	۱۳۵۱	منشی محمد معین الدین صاحب موٹر والے "	۵	"
۲۰۵	۱۳۵۷	محمد عثمان صاحب مسجد نواب والی قصاب پورہ دہلی	۸ر	ماہانہ بہی خواہان
۲۰۶	۱۳۵۸	محمد سمیع صاحب کلاں محل کوچہ چیلان "	۶ر	"
۵۰۷	۱۳۵۹	محمد اشفاق صاحب بیری والا باغ "	۱۲ر	"
۵۰۸	۱۳۶۰	عبدالحمید خانصاحب تاجر نواڑ صدر بازار "	۸ر	"

نمبر شمار	نمبر رسید تختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۰۹	۱۳۶۱	حکیم محمد ابراہیم صاحب محلہ کشن گنج پنجابی دواخانہ دہلی	۴ر	ماہانہ بہی خواہان
۲۱۰	۱۳۶۲	فیاض مرزا صاحب روشن آرا روڈ سبزی منڈی	۸ر	〃
۲۱۱	۱۳۶۳	عبدالحفیظ صاحب جسٹرا طبیہ کالج قرولباغ	۴ر	〃
۲۱۲	۱۳۶۴	مستری محمد رمضان صاحب بیری والا باغ	۶	〃
۲۱۳	۱۳۶۵	عزیز احمد صاحب 〃 〃	۴ر	〃
۲۱۴	۱۳۶۶	والدہ مولانا سید احمد صاحب نسیم بلڈنگ 〃 〃	۶	〃
۲۱۵	۱۳۸۷	سبحان خانصاحب کلرک گورنمنٹ مدرسہ عالیہ سلہٹ آسام	۱۰	دوامی بہی خواہان
۲۱۶	۱۳۸۸	ابوالحسن صاحب معرفت اسلامیہ کتب خانہ بند بازار 〃	۷	〃
۲۱۷	۱۳۸۹	احمد حسین صاحب معرفت بی بی ایم نئی سڑک 〃	۸ر	〃
۲۱۸	۱۳۹۰	منشی داؤد خانصاحب مدرس موضع سٹھلہ ضلع میرٹھ	۱۰	〃
۲۱۹	۱۴۰۰	حمید اللہ صاحب 〃 〃	۱۰	〃
۲۲۰	۱۴۳۶	منشی عزیز الرحمن خانصاحب گول بازار رائے پوری دہلی	۱۰	〃
۲۲۱	۱۴۳۷	ڈاکٹر ابرار حسین صاحب نسیم بلڈنگ قرولباغ دہلی	۶	ماہانہ بہی خواہان
۲۲۲	۱۴۳۸	دختر ڈاکٹر ابرار حسین صاحب 〃 〃 〃	۶	〃
۲۲۳	۱۴۳۹	مستری ولی الدین صاحب روشن آرا روڈ 〃	۸ر	〃
۲۲۴	۱۴۴۰	چودھری اللہ دین صاحب فروٹ ایجنٹ سبزی منڈی 〃	۴ر	〃
۲۲۵	۱۴۴۱	رضا الٰہی صاحب کارخانہ کارڈ بورڈ باڑہ ہندو راؤ 〃	۲ر	〃
۲۲۶	۱۴۴۲	اکرام الدین صاحب بکس والے 〃 〃	۱۰	〃
۲۲۷	۱۴۴۳	محمد اسحاق صاحب قصاب پورہ 〃	۴ر	〃
۲۲۸	۱۴۴۴	آغا مرزا صاحب کارخانہ مہر و احاطہ کدارا 〃	۱۰	〃
۲۲۹	۱۴۴۵	علیم الدین صاحب کوئلہ والے باڑہ ہندو راؤ 〃	۸ر	〃
۲۳۰	۱۴۴۶	علاؤ الدین صاحب 〃 〃	۴ر	〃
۲۳۱	۱۴۴۷	حافظ محفوظ الٰہی بہاری والے 〃 〃	۴ر	〃
۲۳۲	۱۴۴۸	حاجی کرم الٰہی صاحب تاجر جنت بلیاران 〃	۵	〃
۲۳۳	۱۴۴۹	حاجی محمد حنیف صاحب گندہک والے نواب والا باغ 〃	۶	〃
۲۳۴	۱۴۵۰	نظام الدین صاحب کیرانہ مرچنٹ کھدی بادلی 〃	۱۰	〃
۲۳۵	۱۴۵۱	سراج الدین صاحب محلہ بند قچیان دھامپور 〃	۱۰	〃
۲۳۶	۱۴۵۵	شیخ عبدالرحمن صاحب 〃 〃	۱۰	〃
۲۳۷	۱۴۵۶	منشی رحیم داد خانصاحب 〃 〃	۱۰	〃

نمبر شمار	نمبر رسید تختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۳۸	۱۴۵۸	منشی محمد یسین خانصاحب پینشنر محلہ افغانان دہلی	۱۰	دوامی بہی خواہان
۲۳۹	۱۴۵۹	شیخ مشتاق احمد صاحب بجانب شیخ علیم اللہ صاحب مرحوم چونہ والے بہاری دروازہ دھامپور	۱۰	〃
۲۴۰	۱۴۶۰	حافظ نذیر احمد صاحب سکرٹری میونسپل بورڈ	۶	〃
۲۴۱	۱۴۶۲	نور محمد صاحب جنرل سکرٹری خیرہ منڈی 〃	۱۰	〃
۲۴۲	۱۴۶۳	محمد یعقوب خانصاحب محلہ بند قچیان 〃	۱۰	〃
۲۴۳	۱۴۶۵	منشی محمد لئیق خانصاحب گول بازار رائے پوری دہلی	۱۰	〃
۲۴۴	۱۴۶۶	نظام الدین صاحب گورنمرچنٹ صدر بازار 〃	۱۰	〃
۲۴۵	۱۴۶۸	منشی محمد ابراہیم صاحب مرزا گول بازار 〃	۱۰	〃
۲۴۶	۱۴۹۱	شیخ احمد میاں صاحب محلہ 〃	۶	〃
۲۴۷	۱۴۹۵	محمد فاروق صاحب الیاسن بلڈنگ باڑہ ہندو راؤ دہلی	۱۰	〃
۲۴۸	۱۴۹۶	عبداللہ صاحب بلوچی اچھے 〃 〃	۱۰	〃
۲۴۹	۱۴۹۷	چودھری محمد بخش صاحب انسپکٹر انکم ٹیکس قرولباغ 〃	۶	〃
۲۵۰	۱۴۹۹	منشی عبدالسلام صاحب نگینوی صدر بازار 〃	۸ر	〃
۲۵۱	۱۵۰۱	محمد علی صاحب موذن جنگل والی مسجد 〃	۴ر	〃
۲۵۲	۱۵۰۲	نظام الدین صاحب 〃 〃	۸۳ر	〃
۲۵۳	۱۵۰۴	بھولو صاحب کارخانہ کنڈہ چھپکا بہادر گڑھ 〃	۲ر	〃
۲۵۴	۱۵۰۵	حاجی رحیم بخش صاحب 〃 〃	۶	〃
۲۵۵	۱۵۴۷	مسٹر نور بخش صاحب بورلان بازار ضلع ٹیرہ بھاگل	۱۰	〃
۲۵۶	۱۵۴۸	منشی مسلم میاں صاحب 〃 〃	۸ر	〃
۲۵۷	۱۵۵۵	منشی مشیت علی صاحب محلہ کوت قصبہ نانوتہ ضلع سہارنپور	۱۰	〃
۲۵۸	۱۵۹۴	حکیم سمیع اللہ خاں و اکرام اللہ خاں و دانشمند خاں و شریف اللہ خاں صاحبان سٹھلہ ضلع میرٹھ	۱۰	〃
۲۵۹	۱۵۹۶	حکیم محمد حنیف صاحب سفیر دارالعلوم دیوبند	۴ر	وظیفہ زکوٰۃ
۲۶۰	۱۶۰۶	عظیم احمد خانصاحب تاجر کتب گول بازار رائے پوری دہلی	۱۰	دوامی بہی خواہان
۲۶۱	۱۶۰۷	سید محفوظ علی صاحب سائیکل مرچنٹ 〃 〃	۱۰	〃
۲۶۲	۱۶۰۹	منشی دین محمد صاحب خیاط 〃 〃	۱۰	〃
۲۶۳	۱۶۱۴	مولانا معین الدین صاحب مدرس مدرسہ عربیہ 〃	۶	〃
۲۶۴	۱۶۱۷	حکیم حاجی محمد یوسف صاحب انارہ 〃	۱۰	〃

نمبر شمار	نمبر رسید بخشہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۶۵	۱۶۲۱	مستری امام الدین صاحب باڑہ ہندو راؤ دہلی	۴ر	دوامی ماہانہ
۲۶۶	۱۶۲۲	حکیم عبد الحمید صاحب مالک ہمدرد دواخانہ "	۶	"
۲۶۷	۱۶۲۴	ماسٹر عبد المحصی صاحب منیجر مسلم ہائی سکول نجیوری "	۸ر	"
۲۶۸	۱۶۲۵	ماسٹر عزیز حسین صاحب " " "	۸ر	"
۲۶۹	۱۶۲۶	ماسٹر صوفی صغیر حسین صاحب ہیڈ ماسٹر "	۸ر	وظیفہ زکوٰۃ
۲۷۰	۱۶۲۷	ضیاء الرحمن صاحب تاجر جنت بیلماران "	۱	"
۲۷۱	۱۶۲۸	حاجی کرم الٰہی صاحب " " "	۵	ماہانہ
۲۷۲	۱۶۲۹	حاجی عبد المغنی صاحب " "	۳	"
۲۷۳	۱۶۳۰	شیخ غلام ابراہیم صاحب کلاتھ مرچنٹ "	۵	وظیفہ زکوٰۃ
۲۷۴	۱۰۳۸	شیخ عبد المجید صاحب انصاری محلہ بند قچیان رامپور	۱	دوامی بہی خواہان
۲۷۵	۱۰۳۹	شیخ محمد اسمٰعیل صاحب " "	۱	"
۲۷۶	۱۰۴۱	منشی طفیل احمد صاحب عرائض نویس "	۱	"
۲۷۷	۱۶۴۲	منشی عبد الغنی صاحب نزول میونسپلٹی "	۶	"
۲۷۸	۱۶۴۳	منشی محمود صاحب محرر جنگی "	۱	"
۲۷۹	۱۶۴۴	منشی محمد خانصاحب محلہ افغانان "	۱	"
۲۸۰	۱۶۴۵	منشی محمد شفیع خانصاحب " "	۱	"
۲۸۱	۱۶۴۶	حافظ عبد الشکور صاحب تاجر جنت "	۱	"
۲۸۲	۱۶۴۸	حاجی محمد اسمٰعیل صاحب محلہ بند قچیان "	۱	"
۲۸۳	۱۶۴۹	حمید اللہ خانصاحب ڈکاندار "	۱	"
۲۸۴	۱۶۵۰	صوفی محمد حسن صاحب تاجر سوت بازار نہٹور	۱	"
۲۸۵	۱۶۵۱	سید منشی مشتاق احمد صاحب محلہ سادات نہٹور	۱	"
۲۸۶	۱۶۵۲	سید شعیب علی صاحب مدرسہ عربیہ نہٹور ضلع بجنور	۱	"
۲۸۷	۱۶۵۳	منشی محمد شفیع صاحب تاجر پارچہ بازار کلاں قصبہ نہٹور	۱	"

نمبر شمار	نمبر رسید بخشہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۸۸	۱۶۵۵	حافظ عبد الرزاق صاحب موضع نوادہ تحصیل نہٹور	۶	دوامی بہی خواہان
۲۸۹	۱۶۵۶	منشی مغیث اللہ صاحب "	۱	"
۲۹۰	۱۶۵۷	حافظ سلطان احمد صاحب دوکاندار "	۱	"
۲۹۱	۱۶۸۰	خواجہ شمس الدین صاحب اینڈ کمپنی ہائڈ مارکیٹ امرتسر	۵	"
۲۹۲	۱۶۸۱	شیخ علی احمد صاحب یونیورسل موٹر ورکس "	۵	"
۲۹۳	۱۶۸۲	بابو حاجی علی بخش صاحب سوداگر ڈیم ہائڈ مارکیٹ "	۵	"
۲۹۴	۱۶۸۳	شیخ نیاز احمد صاحب وکیل افیشل ریسیور منٹگمری	۱	"
۲۹۵	۱۶۸۵	شیخ بابو محمد سلیم صاحب کوچہ موچیان امرتسر	۱	"
۲۹۶	۱۶۸۶	بابو بشیر احمد صاحب کوچہ وصوبیان کٹڑہ سنت سنگھ	۱	"
۲۹۷	۱۶۸۷	لال دین صاحب قصاب " "	۱	"
۲۹۸	۱۶۹۵	مولانا محمد یوسف صاحب مدرس بی محلہ جنگی جدید راولپنڈی	۳	"
۲۹۹	۱۶۹۶	مستری محمد یوسف صاحب سلمہ مولانا محمد یوسف صاحب "	۱	"
۳۰۰	۱۶۹۷	مولانا محمد امین صاحب ڈھوک "	۱	"
۳۰۱	۱۶۹۸	مستری احمد دین صاحب "	۱	"
۳۰۲	۱۶۹۹	مولوی فتح محمد صاحب مدرس "	۶	"
۳۰۳	۱۷۰۰	مولانا ضیاء الدین صاحب "	۱	"
۳۰۴	۱۷۰۱	بابو محمد علی صاحب "	۴ر	"
۳۰۵	۱۷۰۲	صوفی محمد عبد اللہ صاحب "	۴ر	"
۳۰۶	۱۷۰۳	شیخ رحمت اللہ صاحب مدرس "	۴ر	"
۳۰۷	۱۷۰۴	چودھری عبد الرحمن صاحب "	۴ر	"

میزانکل لمالیہ ۸۳۴

روغن حیات دماغ
دماغی کام کرنے والوں کے لئے بیش بہا تحفہ ہے
محمد ایوب محمد زکریا تاجران عطر و روغن۔ بلوا گھاٹ جونپور

عطیات عمومی

موصولہ ماہ صفر المظفر سنہ ۱۳۶۱ھ

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱	۶۰۹	حافظ بشیر احمد صاحب دوکاندار محلہ منڈی بہاء الدین	ص	زکوۃ	۲۳	۶۴۵	مشائخ الدین صاحب بساطی بازار بزازہ شہر میرٹھ	۲ر	بہی خواہان
۲	۶۱۰	حاجی حبیب احمد صاحب شہید گنج	"	"	۲۴	۶۴۶	حفیظ الدین صاحب شیر فروش محلہ نقارچیان	"	۲ر
۳	۶۱۱	مولانا حکیم خلیل احمد صاحب محلہ میرکوٹ	ص	"	۲۵	۶۴۷	فتح کالو صاحب انصاری قصبہ لاوڑ	"	۱ر
۴	۶۱۲	محمد ظہور خانصاحب محلہ سرائے بخیب آباد	ص	صرف طلبہ	۲۶	۶۴۸	شیخ محمد اسمٰعیل صاحب " "	"	۱ر
۵	۶۱۳	عبد الغفار صاحب موضع اوچ گانوں ضلع فیض آباد	ص	زکوۃ	۲۷	۶۴۹	حافظ اعتباری صاحب دوکاندار " "	"	۲ر
۶	۶۱۴	نعیم اللہ خانصاحب کلرک انگریزی دفتر بندوبست مین پوری	ص	"	۲۸	۶۵۰	حاجی اللہ دیا صاحب " "	"	۱ر
			۸۳ر		۲۹	۶۵۱	حافظ سلیم الدین صاحب		۱ر
۷	۶۱۵	نعیم اللہ خانصاحب " "	۱۳ر	صرف طلبہ	۳۰	۶۵۲	الٰہی بخش صاحب		۸ر
۸	۶۱۶	حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب صدر مدرس دارالعلوم	ے	عطار	۳۱	۶۵۳	جملہ گلیم بافان		۱۱ر
۹	۶۱۷	مولانا حاجی سعید احمد صاحب گنگوہی مدرس	۰۷ر	"	۳۲	۶۵۴	حافظ محمد شفیع صاحب انصاری		۱ر
۱۰	۶۱۸	عبد القیوم صاحب علاقہ کریم گنج مقام نعت پور سلہٹ	۴ر	"	۳۳	۶۵۵	پیر دو محمد الیاس صاحبان		۱۲ر
۱۱	۶۱۹	حاجی مرزا غلام نبی صاحب بازار خواجہ گنج ہوتی مردان	"	رسالہ	۳۴	۶۵۶	روڑا صاحب گلیم باف		۱ر
۱۲	۶۲۰	قیمت خوراک طلبہ منجانب ایک اہل خیر	۱۰۰ر	صرف طلبہ	۳۵	۶۵۷	عنایت اللہ صاحب		۱ر
۱۳	۶۳۵	شیخ عبد اللہ خانصاحب قصبہ سردھنہ ضلع میرٹھ	"	زکوۃ	۳۶	۶۵۸	محمد یعقوب صاحب سوداگر ٹرنک ٹیلی بازار	"	کتب وقفی بہی خواہان
۱۴	۶۳۶	حاجی شیخ عبد الغفور صاحب محلہ شیخان "	"	"	۳۷	۶۵۹	محمد یعقوب صاحب " "		۲ر
۱۵	۶۳۷	فضل الٰہی صاحب قصبہ لاوڑ "	للہ	زکوۃ	۳۸	۶۶۰	شیخ عبد الشکور صاحب انصاری قصبہ لاوڑ "	۱ر	جرم قربانی
۱۶	۶۳۸	شیخ نظام الدین صاحب سوداگر قصبہ سردھنہ "	۴ر	تعمیر	۳۹	۶۶۱	شیخ محمد اسمٰعیل صاحب بیوپاری " "		۸ر
۱۷	۶۳۹	سراج احمد خانصاحب موضع منڈائی "	ے	"	۴۰	۶۶۲	مستری محمد سلیمان صاحب " "		۱ر
۱۸	۶۴۰	محمد اسحاق خانصاحب " "	ے	"	۴۱	۶۶۳	لال خانصاحب منہیار " "		۱ر
۱۹	۶۴۱	عبد القدیر خانصاحب " "	۱ر	"	۴۲	۶۶۴	پیر دو صاحب انصاری " "		۱ر
۲۰	۶۴۲	مرزا رحیم بیگ صاحب قصبہ سردھنہ "	۸ر	"	۴۳	۶۶۵	مستری کریم بخش صاحب " "		۱ر
۲۱	۶۴۳	محمد عبد اللطیف صاحب خیاط دہلی بازار "	۸ر	"	۴۴	۶۶۶	ملا اللہ بخش صاحب " "		۱ر
۲۲	۶۴۴	محمد عاشق الٰہی صاحب " " "	۲ر	"	۴۵	۶۶۷	مولا بخش صاحب " "		۱ر

نمبر رسید بخشیہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید بخشیہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۶۶۸	شیخ فتو صاحب قصبہ لاوڑ ضلع میرٹھ	۶ر	جرم قربانی	۷۵	۶۹۹	مولانا ظفر علی صاحب حسن آباد مدرسہ اسلامیہ سلہٹ	۸ر	عطا و بہی خواہان
۶۶۹	رحمت اللہ صاحب " "	۱۲ر	"	۷۶	۷۰۰	مولانا اسمٰعیل صاحب کاندی "	۸ر	"
۶۷۰	حکیم سعید احمد صاحب " "	۱۰ر	"	۷۷	۷۰۱	مولوی سراج الدین صاحب نواکھالی دار العلوم دیوبند	۸ر	مستحق تعلیم
۶۷۱	شادی صاحب گلیم باف " "	۹ر	"	۷۸	۷۰۲	مولوی عبد الرحمٰن صاحب لاہوری " "	۸ر	"
۶۷۲	اللہ بخش صاحب موضع تاڑل ضلع سلہٹ	۸ر	عطا	۷۹	۷۰۳	مولوی محمد ابراہیم صاحب بمبوری " "	۸ر	"
۶۷۳	مولوی طیب الرحمٰن صاحب "	۲ر	"	۸۰	۷۰۴	مولوی عبد المجید صاحب بھوپالی " "	۸ر	"
۶۷۴	شفیق الحق صاحب چودھری سرپنچ نورگانوں "	۱۲ر	"	۸۱	۷۰۵	مولوی عبد العزیز صاحب مرسلہ حکیم مرزا محمود بیگ صاحب بازار حیدر آباد دکن	۱۲ر	عطا
۶۷۵	تفضل حسین صاحب " کو "	۱ر	"					
۶۷۶	مقصود میاں صاحب موضع راڑبل "	۱ر	"	۸۲	۷۱۰	از وقف حاجی محمد یوسف صاحب مرحوم معرفت حاجی اسمٰعیل صاحب ٹرسٹی وقف رنگون	۱۰۰ر	صرف طلبہ بہی خواہان
۶۷۷	حسن علی صاحب موضع شیرگام "	۸ر	"					
۶۷۸	صورت اللہ میاں صاحب " نورگانوں "	۱ر	"	۸۳	۷۱۱	محمد قربان صاحب ساکن ساسی کانڈی ضلع سلہٹ	۱ر	عطا و بہی خواہان
۶۷۹	مسٹر وصیت اللہ صاحب موضع شیراسی "	۱ر	"	۸۴	۷۱۲	بشیر الدین صاحب برلئے کانڈی "	۸ر	"
۶۸۰	محمد معرفت علی صاحب ادلو کاندی "	۴ر	"	۸۵	۷۱۳	اکبر اللہ صاحب موضع کوبازپور "	۴ر	"
۶۸۱	محمد جما صاحب موضع نشاپٹ "	۴ر	"	۸۶	۷۱۴	مہر بخش میاں صاحب محلہ کوارپار "	۵	"
۶۸۲	مولوی عبد اللطیف صاحب مدرس بارہ کوٹ "	۲ر	"	۸۷	۷۱۵	عبد الحفیظ صاحب ساکن فرنگ روڈ "	۸ر	"
۶۸۳	مولانا فیاض علی صاحب مدرس مدرسہ عالیہ "	۱۰ر	"	۸۸	۷۱۶	عبد القادر صاحب محلہ عبد اللہ "	۲ر	"
۶۸۴	خیر اللہ میاں صاحب محلہ نئی سڑک قاضی ٹولہ "	۵	صرف طلبہ بہی خواہان	۸۹	۷۱۷	ظہیر الدین صاحب موضع باگا ضلع "	۱ر	"
۶۸۵	" " "	۵		۹۰	۷۱۸	حسن علی صاحب موضع محلال "	۸ر	"
۶۸۶	احمد حسین صاحب " "	۱ر	عطا و بہی خواہان	۹۱	۷۱۹	ادریس علی صاحب موضع جلال نگر "	۴ر	"
۶۸۷	محمد ادریس بخت جمعدار محلہ جمعداری "	۱ر	"	۹۲	۷۲۰	حافظ فضل الرحیم صاحب پریش لائل "	۴ر	"
۶۸۸	عبد النور چودھری صاحب نورگانوں "	۱۲ر	صرف طلبہ بہی خواہان	۹۳	۷۲۱	عبد الرحمٰن صاحب نم گنج "	۲ر	"
۶۹۱	انوار علی صاحب ساکن تلہاپور ضلع نواکھالی	۸	عطا و بہی خواہان	۹۴	۷۲۲	عبد الوہاب صاحب ہواباڑہ "	۴ر	"
۶۹۲	مشرف علی صاحب ساکن غلامپور سلہٹ آسام	۱ر	"	۹۵	۷۲۳	اشرف علی صاحب ساکن اٹھ گرام "	۴ر	"
۶۹۳	محسن علی صاحب نیاخیل "	۸ر	"	۹۶	۷۲۴	الطاف الرحمٰن صاحب عیدگاہ "	۱ر	"
۶۹۴	سید مجید علی صاحب ساکن ہنڈل کاندی "	۴ر	"	۹۷	۷۲۵	محمد اسلم صاحب ساکن حاتم پور "	۴ر	"
۶۹۵	مبارک علی صاحب ساکن کلابازی "	۴ر	"	۹۸	۷۲۶	صفر علی میاں صاحب موضع گھاٹیرچی "	۴ر	"
۶۹۶	حسین علی صاحب ساکن نیاخیل "	۴ر	"	۹۹	۷۲۷	واجد علی صاحب موضع باگا "	۱ر	"
۶۹۷	مصطفیٰ صاحب موضع قاضی جلال الدین "	۴ر	"	۱۰۰	۷۲۸	جلال الدین صاحب موضع نانوپور "	۴ر	"
۶۹۸	[illegible]	[illegible]	صرف طلبہ	۱۰۱	۷۲۹	عمر علی صاحب ساکن علی [illegible] "	[illegible]	"

نمبر شمار	نمبر رسید پختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید پختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۰۲	۷۳۰	سیف الرحمن صاحب موضع پارکول ضلع سلہٹ	۱	عطار بہی خواہان	۱۲۸	۷۵۹	مجاہد علی صاحب ساکن باگا سلہٹ	۴	عطار بہی خواہان
۱۰۳	۷۳۱	محمد سراج الحق صاحب چودھری ساکن بیگاندی	۱	"	۱۲۹	۷۶۰	حافظ عبدالخالق صاحب ساکن ناٹرگرام	۸	"
۱۰۴	۷۳۲	محمود الرحمن صاحب ساکن مائردی	۴	"	۱۳۰	۷۶۱	حمیدہ خاتون صاحبہ معرفت حبیب اللہ صاحب	۴	"
۱۰۵	۷۳۳	محمد عبدالصبور چودھری صاحب کریم گنج	۴	"	۱۳۱	۷۶۲	عبدالغفور صاحب محلہ قاضی جلال الدین	۱	"
۱۰۶	۷۳۴	صدیقہ خاتون مرحومہ مرسلہ علم حسن بازار کاندی ضلع میمن سنگھ	۸	"	۱۳۲	۷۶۳	ظہور النساء صاحبہ معرفت عبداللطیف صاحب	۸	"
					۱۳۳	۷۶۴	عبدالباری صاحب محلہ قاضی جلال الدین	۱	"
۱۰۷	۷۳۵	مولوی عباس علی صاحب مدرسہ اسلامیہ اجنگر ضلع پٹنہ	۸	"	۱۳۴	۷۶۵	عبدالقادر صاحب " "	۱	"
۱۰۸	۷۳۶	مولانا حافظ میرالدین صاحب معہ اسلامیہ تانیہ جنگ سلہٹ	۴	"	۱۳۵	۷۶۶	عبدالشکور صاحب " "	۸	"
۱۰۹	۷۳۷	یعقوب علی میاں صاحب ساکن شہید پور	۴	"	۱۳۶	۷۶۷	مشرف علی صاحب ساکن گلاب نگر	۱	"
۱۱۰	۷۳۸	چودھری محب الرحمن صاحب ساکن رباڑہ	۱	"	۱۳۷	۷۶۸	عباس میاں صاحب ساکن سادو بازار	۱	"
۱۱۱	۷۳۹	عباس علی صاحب موضع الاش پور	۲	"	۱۳۸	۷۶۹	بشیر میاں صاحب بارود خانہ	۱	"
۱۱۲	۷۴۰	مولوی عبدالحبیب صاحب موضع اٹھ گانوں	۸	"	۱۳۹	۷۷۰	عبدالقادر صاحب محلہ مجموعہ داری	۱	"
۱۱۳	۷۴۱	منشی مقصود علی صاحب موضع نگر	۸	"	۱۴۰	۷۷۱	محمد الیاس صاحب محلہ قاضی جلال الدین	۴	"
۱۱۴	۷۴۲	محمد نعیم صاحب ساکن غیر خانہ	۸	"	۱۴۱	۷۷۲	حیدر خان صاحب محلہ مجموعہ داری	۲	"
۱۱۵	۷۴۳	صفت اللہ صاحب "	۸	"	۱۴۲	۷۷۳	سراج میاں صاحب محلہ عیدگاہ	۱	"
۱۱۶	۷۴۴	حاجی یونس میاں صاحب جھنگا باڑی	۴	"	۱۴۳	۷۷۴	عبدالعزیز صاحب وصی الدین نئی سڑک	۱	"
۱۱۷	۷۴۵	احمد علی صاحب ساکن حاتم نگر	۴	"	۱۴۴	۷۷۵	مولانا حسن رضا صاحب جھنگا باڑی	۱	"
۱۱۸	۷۴۶	عبدالمغیث صاحب قاضی ٹولہ	۴	"	۱۴۵	۷۷۶	آمدنی منافعہ امپیریل بنک دیوبند	۴	صرف طلبہ
۱۱۹	۷۴۷	عبدالکریم صاحب درزی باڑہ	۱	"	۱۴۶	۷۷۸	محمد رضا صاحب طوائی بن بن اسٹریٹ دوکان ۶۱ بمبئی	۱	زکوٰۃ
۱۲۰	۷۴۸	احمد علی صاحب جنگا گل	۸	"					
۱۲۱	۷۴۹	عمرو علی صاحب ساکن سوبا	۴	"	۱۴۷	۷۷۹	شیخ محمد بخش صاحب مقام گھیاہ ضلع جھنگ	۴	صرف طلبہ
۱۲۲	۷۵۰	انجب علی صاحب ساکن سالک پارہ	۴	"	۱۴۸	۷۸۳	مولانا امان اللہ صاحب ساکن بشری کاندی سلہٹ	۱	عطار بہی خواہان
۱۲۳	۷۵۳	مولوی مظفر حسن صاحب موضع ٹیاوہ ضلع مظفر نگر	۱	رسالہ	۱۴۹	۷۸۴	عبدالباری صاحب ساکن کوربار	۱	"
۱۲۴	۷۵۴	دفتر میونسپل بورڈ لائبریری شمس ادب رحیم یار خان بہاولپور	۴	"	۱۵۰	۷۸۵	مولوی عبدالمالک صاحب چودھری ستابارہ	۱	"
					۱۵۱	۷۸۶	محمد قاسم صاحب ساکن میراشی	۱	"
۱۲۵	۷۵۶	عبدالجبار صاحب پنجاب جنٹ کاکول پنجاب	۱۲	صرف طلبہ	۱۵۲	۷۸۷	حافظ مظہر الحق صاحب ساکن ہرگوہری	۱	"
۱۲۶	۷۵۷	مولوی عبدالقادر صاحب موضع کبیری فروز آباد ضلع مظفر نگر	۱	جرم قربانی بہی خواہان	۱۵۳	۷۸۸	بعض اہل خیر صاحبان	۱	"
					۱۵۴	۷۸۹	مولانا شاہد صاحب مدرسہ عالیہ گاسباڑی	۸	"
۱۲۷	۷۵۸	منجانب عبدالرحمن صاحب مرحوم پاک فرید امرتسر	۱	عطار بہی خواہان	۱۵۵	۷۹۰	بعض اہل خیر ثی۔ ڈاکہ		

نمبر شمار	نمبر رسید بخشش	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید بخشش	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۵۶	۷۹۱	مولانا محمد برہان الدین صاحب ساکن رنگانوں ہلٹ	۱	عطار بہی خواہان	۱۸۴	۸۱۹	مسٹر لطف اللہ صاحب مقام قادرپورہ ضلع سکھر	۱	تعمیری خواہان
۱۵۷	۷۹۲	مولانا عبدالنور صاحب مدرسہ عالیہ مولین بازار "	۱	"	۱۸۵	۸۲۰	سید خدابخش صاحب مقام جمال گوٹہ "	۵	"
۱۵۸	۷۹۳	" خلیل الرحمن صاحب " " "	۱	"	۱۸۶	۸۲۱	حافظ الٰہی بخش صاحب " "	۴	"
۱۵۹	۷۹۴	عزیز الحق صاحب نئی سڑک مسجد "	۱	"	۱۸۷	۸۲۲	سید غلام مرتضےٰ صاحب " "	۱	"
۱۶۰	۷۹۵	محمد خیر صاحب محلہ غیرخانہ "	۶	"	۱۸۸	۸۲۳	صغیر صاحب مقام قادرپورہ "	۸	"
۱۶۱	۷۹۶	عبدالوہاب صاحب قاضی ٹولہ "	۶	"	۱۸۹	۸۲۴	سومر صاحب آہنگر " "	۱	"
۱۶۲	۷۹۷	محمد حیات علی صاحب ساکن کشبہ "	۴	"	۱۹۰	۸۲۶	رمضانی صاحب " "	۴	"
۱۶۳	۷۹۸	مولانا عبدالرحمن خانصاحب رئیس خورجہ ضلع بلند شہر	۱	چرم قربانی	۱۹۱	۸۲۷	مولوی اللہ داد صاحب " "	۶	"
۱۶۴	۷۹۹	بابو صاحب پان فروش محلہ کوٹ خورجہ "	۶	"	۱۹۲	۸۲۹	افتخار احمد صاحب پھلاؤدہ ضلع میرٹھ	۸	صرف طلبہ
۱۶۵	۸۰۰	حافظ محمد حنیف صاحب حلوائی محلہ مغلپورہ "	۶	"	۱۹۳	۸۳۰	حافظ تجمل حسین صاحب ساکن جڑودہ "	۱	چرم قربانی
۱۶۶	۸۰۱	حاجی بھوئے صاحب حلوائی منڈی دال گنج "	۱۱	"	۱۹۴	۸۳۱	میاں حاجی محمد سعید صاحب سوداگر چرم چوڑہ منڈی لاہور	۱۰	دارالطلبہ
۱۶۷	۸۰۲	حاجی حبیب احمد صاحب مغلپورہ "	۱	"	۱۹۵	۸۳۴	مرسلہ مولانا حمید الدین صاحب قیمت چرم قربانی مقام نارنول۔ ریاست پٹیالہ	۱۰ ۸	چرم قربانی
۱۶۸	۸۰۳	حافظ عبدالرحیم صاحب سبزی منڈی "	۱	"					
۱۶۹	۸۰۴	عبدالمجید صاحب گدی محلہ سرائے آلو "	۱	"	۱۹۶	۸۳۴	نصیر الدین صاحب محلہ سرائے نارنول "	۹	"
۱۷۰	۸۰۵	اللہ بخش صاحب بہشتی "	۱	"	۱۹۷	۸۳۲	شیخ عبدالکریم صاحب پینشنر جج سوکھر بازار	۱	دارالطلبہ بہی خواہان
۱۷۱	۸۰۶	محمد صاحب قصاب مغلپورہ "	۱۰	"			اشرف منزل کراچی صدر		
۱۷۲	۸۰۷	محمد ابراہیم صاحب چاول فروش کمپنی منڈی "	۸	"	۱۹۸	۸۵۳	رمضان صاحب دوکاندار محلہ قصابان قصبہ رامپور ضلع سہارنپور	۲	عطار بہی خواہان
۱۷۳	۸۰۸	حافظ کریم اللہ صاحب دوکاندار محلہ سرائے آلو "	۸	"					
۱۷۴	۸۰۹	سعید احمد صاحب ولد بشیر احمد صاحب انجینئر "	۱	عطار	۱۹۹	۸۵۴	محمد صاحب بخارہ محلہ بخاران " "	۴	"
۱۷۵	۸۱۰	میاں محمد امین صاحب سوداگر چرم بائیڈ مارکیٹ امرتسر	۱۰	زکوۃ بہی خواہان	۲۰۰	۸۵۵	مستری شریف احمد صاحب " "	۱	"
					۲۰۱	۸۵۹	مختار علی خانصاحب کلانور خورد محلہ معظم خان رتک	۱۰	زکوۃ بہی خواہان
۱۷۶	۸۱۱	مولانا محمد یعقوب صاحب محلہ حسین پور "	۵	چرم قربانی بہی خواہان	۲۰۲	۸۶۰	مولانا بشیر احمد صاحب صدیقی شبلی جارج کالج اعظم گڑھ	۶	عالمہ
۱۷۷	۸۱۲	محترمہ حاجی سردار بیگم صاحبہ " "	۱	"	۲۰۳	۸۶۱	سید دلشاد علی صاحب منصف صادق آباد منڈی ریاست بہاولپور	۸	تعمیری بہی خواہان
۱۷۸	۸۱۳	حاجی عبدالحکیم صاحب کارڈ کوٹ دو پنجند شریف پور "	۱	"					
۱۷۹	۸۱۴	حکیم خدابخش صاحب پتواڑ مقام قادرپور ضلع سکھر	۱	تعمیری خواہان	۲۰۴	۸۶۲	محمد یعقوب صاحب سوداگر پارچہ " "	۱	"
۱۸۰	۸۱۵	گل محمد صاحب لاڑ " "	۱	"	۲۰۵	۸۶۳	حافظ نعمت اللہ صاحب دوکاندار " "	۱	"
۱۸۱	۸۱۶	عمرو مٹھا صاحبان " "	۱۲	"	۲۰۶	۸۶۴	شیخ سوہنا حاکم صاحب دوکاندار " "	۱	"
۱۸۲	۸۱۷	حاجی صابل صاحب وغیرہ " "	۱۰	"	۲۰۷	۸۶۵	سید عابد حسین شاہ صاحب رئیس اعظم " "	۵	"
۱۸۳	۸۱۸	محمد ہاشم صاحب گھوٹھ " "	۱	"	۲۰۸	۸۶۶	شیخ عظیم الدین صاحب انجینئر کاظمی جی۔ ایم "	۵	زکوۃ بہی خواہان

نمبر شمار	نمبر رسید بخشیدہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید بخشیدہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	
۲۱۰	۸۶۷	سید اخلاق حسین صاحب انسپکٹر صادق آباد حیدرآباد	للہ	تعمیر بھی خوابگاہ	۲۳۹	۸۹۶	مولوی علم الدین صاحب بھوپال	۱ر	تبـ
۲۱۱	۸۶۸	حاجی تاج الدین صاحب سوداگر لکڑی بھاولپور	″	″	۲۴۰	۸۹۷	اہلیہ صاحبہ مولوی علم الدین صاحب	″	۱ر
۲۱۲	۸۶۹	چودھری یوسف علی صاحب آڑتی	″	″	۲۴۱	۸۹۸	مولوی عبدالرحمٰن صاحب	″	۲ر
۲۱۳	۸۷۰	مشیر الملک قاضی علی حیدر صاحب عباسی بھوپال	″	تبلیغ	۲۴۲	۸۹۹	محمد عامل صاحب	″	۲ر
۲۱۴	۸۷۱	قاری محمد ادریس صاحب مہتمم مساجد	″	″	۲۴۳	۹۰۰	حامد حسن صاحب	″	۴ر
۲۱۵	۸۷۲	منشی افضل حسین صاحب	″	″	۲۴۴	۹۰۱	محمد نور صاحب	″	۴ر
۲۱۶	۸۷۳	مولوی فضل حق صاحب	″	″	۲۴۵	۹۰۲	حافظ رشید احمد صاحب	″	۲ر
۲۱۷	۸۷۴	منشی سید وحید الرحمٰن صاحب	″	″	۲۴۶	۹۰۳	نذیر احمد خانصاحب	″	۲ر
۲۱۸	۸۷۵	حافظ کفایت اللہ صاحب	″	″	۲۴۷	۹۰۴	حافظ محمد علی صاحب امام	″	۲ر
۲۱۹	۸۷۶	ماسٹر ملیح صاحب مدرس مدرسہ سلیمانیہ	″	″	۲۴۸	۹۰۵	رجب علی صاحب شاہجہاں آباد	″	۱ر
۲۲۰	۸۷۷	منشی اوصاف احمد صاحب سوداگر	″	″	۲۴۹	۹۰۶	سخاوت اللہ صاحب کربلا	″	۴ر
۲۲۱	۸۷۸	منشی محمد عاشق صاحب پینشنر	″	″	۲۵۰	۹۰۷	ماسٹر تجمل حسن صاحب	″	۱ر
۲۲۲	۸۷۹	مولوی عبدالرشید صاحب مکین مع ہمشیرہ صاحبہ	″	″	۲۵۱	۹۰۸	بشارت بی صاحبہ	″	۱ر
۲۲۳	۸۸۰	قاری محمد صدیق صاحب	″	″	۲۵۲	۹۰۹	حافظ نظام الرحمٰن صاحب	″	۱ر۸
۲۲۴	۸۸۱	عبدالحکیم خانصاحب حدید	″	″	۲۵۳	۹۱۰	مولوی حشمت علی صاحب سکرٹری	″	۱ر
۲۲۵	۸۸۲	حافظ عظیم الدین صاحب امام	″	″	۲۵۴	۹۱۱	اہلیہ صاحبہ سید نور علی صاحب مرحوم	″	۱ر
۲۲۶	۸۸۳	منشی محمد سلیمان صاحب خوشنویس	″	″	۲۵۵	۹۱۲	ماسٹر شجاعت علی صاحب بدہوارہ	″	۱ر
۲۲۷	۸۸۴	حکیم سلطان محمود صاحب	″	″	۲۵۶	۹۱۳	ہز ہائنس بیگم صاحبہ جوناگڑھ	″	۱ر
۲۲۸	۸۸۵	مولوی فیض الحسن صاحب ختم خانہ	″	″	۲۵۷	۹۱۴	قاضی اعظم علی صاحب وکیل	″	۱ر
۲۲۹	۸۸۶	منشی محمد شفیع خانصاحب	″	″	۲۵۸	۹۱۵	عبدالرحمٰن صاحب ٹھیکیدار آبکاری	″	۱ر
۲۳۰	۸۸۷	شمشیر خانصاحب فتحگڑھ	″	″	۲۵۹	۹۱۶	اکبر علی صاحب دکاندار ریت گھاٹ	″	۱ر
۲۳۱	۸۸۸	سردار نذیر میاں صاحب	″	″	۲۶۰	۹۱۷	محمد اسحاق صاحب سوداگر پان	″	۱ر
۲۳۲	۸۸۹	منشی سید لطافت علی صاحب اسٹامپ فروش	″	″	۲۶۱	۹۱۸	منشی محمد مظہر حسین صاحب انسپکٹر میونسپل	″	۲ر
۲۳۳	۸۹۰	منشی سید سردار علی صاحب وکیل	″	″	۲۶۲	۹۱۹	نائک عبدالرزاق صاحب ۹/۱۵ پنجاب رجمنٹ جھانسی کینٹ	″	مرفـ
۲۳۴	۸۹۱	منشی محمد ایوب صاحب و حافظ محمد احمد صاحب	″	″					
۲۳۵	۸۹۲	میر دبیر منشی سید منصب علی صاحب	″	للہ	۲۶۳	۹۲۰	محمد ظہور الدین صاحب انگلش ٹیچر برانچ زمیندار اسکول	″	عـ
۲۳۶	۸۹۳	ڈاکٹر حکیم محمد اقبال حسن صاحب	″	″	۲۶۴	۹۲۱	حافظ اللہ دیا صاحب کرتپور بجنور گجرات	″	
۲۳۷	۸۹۴	حاجی عبداللطیف صاحب بجلی گھر	″	″	۲۶۵	۹۲۲	منشی حافظ یوسف علی صاحب بھوپال	″	تبـ
۲۳۸	۸۹۵	قاضی ماسٹر ولی محمد صاحب سکرٹری کونسل	″	″	۲۶۶	۹۲۳	سید عبدالحفیظ صاحب	″	

نمبر شمار	نمبر پختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۶۷	۹۲۴	منشی سید عبدالعظیم صاحب بھوپال	۳ر	تبلیغ
۲۶۸	۹۲۵	منشی سید راحت علی صاحب "	۱ر	"
۲۶۹	۹۲۶	سید نظیر احمد صاحب "	۳ر	"
۲۷۰	۹۲۷	سیٹھ محمد اسحاق صاحب تعلقہ عمرکوٹ ضلع تھرپارکر سندھ	۵ر	عطار بہی خواہان
۲۷۱	۹۲۸	خانبہادر غلام محمد خانصاحب رئیس اعظم تعلقہ سانگھڑ	۵ر	"
۲۷۲	۹۲۹	دودا خاں صاحب سدو غلام علی ضلع حیدرآباد سندھ	۵ر	وظیفہ بہی خواہان
۲۷۳	۹۳۰	مولوی حبیب اللہ شاہ صاحب " "	۱ر	عطار بہی خواہان
۲۷۴	۹۳۱	مولوی دین محمد صاحب معلم قصبہ نور محمد " "	۱ر	"
۲۷۵	۹۳۳	حکیم عبدالکریم صاحب عباسی محلہ دردہا "	۱ر	"
۲۷۶	۹۳۴	میر علی احمد خانصاحب مالیر ٹنڈو میر محمود "	۵ر	"
۲۷۷	۹۳۵	حکیم شمس الدین احمد صاحب "	۵ر	زکوٰت بہی خواہان
۲۷۸	۹۳۲	حاجی محمد صاحب گرٹ حاجی محمد بخش تھرپارکر سندھ	۳ر	عطار بہی خواہان
۲۷۹	۹۳۷	حاجی دوست محمد صاحب قریہ غلام علی "	۱۰ر	زکوٰۃ بہی خواہان
۲۸۰	۹۳۸	محمد حسین صاحب جیمس آباد "	۸ر	عطار بہی خواہان
۲۸۱	۹۳۹	مولوی عبدالکریم صاحب " "	۱ر	چرم قربانی بہی خواہان
۲۸۲	۹۴۰	حاجی قادر بخش صاحب ڈگری "	۱ر	عطار بہی خواہان
۲۸۳	۹۴۱	حاجی میر غلام حیدر خانصاحب " "	۵ر	"
۲۸۴	۹۴۲	جمعدار صاحب زمیندار پوسٹ کنڑی "	۶ر	"
۲۸۵	۹۴۳	مستری اللہ بخش صاحب " "	۸ر	"
۲۸۶	۹۴۴	محمد الیاس صاحب یمن " "	۶ر	"
۲۸۷	۹۴۵	لال شاہ صاحب " "	۳ر	"
۲۸۸	۹۴۶	محمد صالح صاحب عرائض نویس " "	۸ر	"
۲۸۹	۹۴۷	حاجی عبداللہ صاحب قریشی نبی حسن روڈ "	۷ر	"
۲۹۰	۹۴۸	مولوی محمد شفیع اللہ صاحب پشاوری " "	۱ر	"
۲۹۱	۹۴۹	خانصاحب غلام محمد خانصاحب نیجر " "	۵ر	"
۲۹۲	۹۵۰	میاں محمد عثمان صاحب بیدار پوسٹ کنڑی "	۱ر	"
۲۹۳	۹۵۱	چودھری برکت علی صاحب چک ۱۵۹ صادق آباد منڈی ریاست بھاولپور	۱ر	تعمیر بہی خواہان
۲۹۴	۹۵۲	چودھری عبداللہ صاحب چک ۴۹ " "	۱ر	"

نمبر شمار	نمبر پختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۹۵	۹۵۳	چودھری عبدالرشید صاحب آرائی صادق آباد منڈی ریاست بھاولپور	۱ر	تعمیر بہی خواہان
۲۹۶	۹۵۴	غلام محمد صاحب کارخانہ کاٹن " "	۱ر	"
۲۹۷	۹۵۵	مستری خیر دین صاحب " " "	۱ر	"
۲۹۸	۹۵۶	مولوی مبارک علی صاحب " " "	۸ر	"
۲۹۹	۹۵۷	سید غلام محی الدین شاہ صاحب سکرٹری میونسپل بورڈ رحیم یار خاں بھاولپور	۶ر	"
۳۰۰	۹۵۸	سردار محمد اجمل خانصاحب مجسٹریٹ " "	۱ر	"
۳۰۱	۹۵۹	چودھری عبدالسلام صاحب تحصیلدار " "	۶ر	"
۳۰۲	۹۶۰	راؤ فضل الرحمن صاحب تحصیلدار آبادی " "	۱ر	"
۳۰۳	۹۶۱	ایک صاحب خیر سرفت میر عابد حسن صاحب منڈی صادق آباد	۱ر	"
۳۰۴	۹۶۲	عبدالنواب صاحب حال وارد احمد پور شرقیہ "	۸ر	"
۳۰۵	۹۶۳	مولوی عبدالرشید صاحب ڈسٹرکٹ جج " "	۶ر	"
۳۰۶	۹۶۴	حاجی احمد بخش صاحب ایس۔ ڈی۔ او ورکشاپ صادق گڈھ "	۱ر	"
۳۰۷	۹۶۵	کپتان عبدالغفور خانصاحب " "	۸ر	"
۳۰۸	۹۶۶	سردار محمد امیر خانصاحب ہاؤس ہولڈ " "	۵ر	"
۳۰۹	۹۶۷	بابو عبداللہ صاحب پوسٹ ماسٹر " "	۶ر	"
۳۱۰	۹۶۸	میجر مہر دین صاحب " "	۵ر	"
۳۱۱	۹۶۹	بیگم صاحبہ سید محی الدین صاحب پرائیوٹ سکرٹری " "	۵ر	"
۳۱۲	۹۷۰	میر سراج الدین صاحب "	۶ر	رسالہ
۳۱۳	۹۷۱	محمد رسول صاحب کرگودھرا محلہ گھوبا ضلع نیمل چوکی	۵ر	صرف طلبہ
۳۱۴	۹۷۲	شیخ نعمن محمد یسین صاحبان سوداگران چرم نارنول	۵ر	عطار
۳۱۵	۹۷۳	محمد انشاء اللہ صاحب طبیب شفاخانہ یونانی ریاست بھوپال	۱۰ر	چرم قربانی
۳۱۶	۹۷۵	عماد الدین صاحب ریاست بھاولپور	۱ر	عطار بہی خواہان
۳۱۷	۹۷۶	ماسٹر نور محمد صاحب محمودی جامعہ عباسیہ "	۱ر	زکوٰۃ بہی خواہان
۳۱۸	۹۷۹	پیر جی عبدالرشید صاحب پولیس لین انفیسر "	۶ر	تعمیر بہی خواہان
۳۱۹	۹۸۲	بابو عبدالرحمن صاحب سپرنٹنڈنٹ دفتر نہر "	۸ر	"

نمبر شمار	نمبر رسید پختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۳۲۰	۹۸۵	ڈپٹی ذوالفقار علی صاحب دفتر نہر ریاست بہاولپور	۱ر	تعمیر بیت الخواہان
۳۲۱	۹۸۶	مولوی محمد افضل صاحب اسسٹنٹ جیلر "	۱ر	"
۳۲۲	۹۸۷	سردار محمد اکبر خان صاحب لغاری "	۵ر	"
۳۲۳	۹۸۸	بابو قادر داد خان صاحب "	۱ر	"
۳۲۴	۹۹۱	سردار محمد امین صاحب "	۳ر	"
۳۲۵	۹۹۳	عبدالحمید صاحب سوداگر پارچہ "	۶ر	"
۳۲۶	۹۹۴	سید شیر شاہ صاحب ملازم پولیس "	۴ر	"
۳۲۷	۹۹۵	عبدالقادر صاحب سوداگر پارچہ "	۱ر	"
۳۲۸	۹۹۶	حاجی عبدالعزیز صاحب "	۶ر	"
۳۲۹	۹۹۷	اللہ دتا صاحب مشتاق بوٹ ہاؤس "	۱ر	"
۳۳۰	۹۹۸	محمد سلیمان صاحب سوداگر پرم "	۱ر	"
۳۳۱	۹۹۹	ماسٹر مجید خان صاحب ٹیلر ماسٹر بیان مسجد جدید "	۴ر	"
۳۳۲	۱۰۰۱	منشی عبدالرحیم صاحب پنشنر بھوپال	۱ر	تبلیغ
۳۳۳	۱۰۰۲	عبدالرشید صاحب بازار کولی پورہ "	۱ر	"
۳۳۴	۱۰۰۳	حافظ عبداللہ صاحب سبزی فروش "	۱ر	"
۳۳۵	۱۰۰۴	مولوی محمد [illegible] صاحب رکن مجلس العلماء "	۱ر	"
۳۳۶	۱۰۰۵	مولوی [illegible] صاحب منشی ریاست "	۸ر	زکوٰۃ
۳۳۷	۱۰۰۶	حافظ [illegible] صاحب "	۳ر	تبلیغ
۳۳۸	۱۰۰۷	منشی محب الدین صاحب وغیرہم دفتر مطبع "	۸ر	"
۳۳۹	۱۰۰۸	منشی [illegible] الٰہی صاحب شوز مرچنٹ پیوک "	۲ر	"
۳۴۰	۱۰۰۹	حافظ نامہ محمد خان صاحب امام "	۲ر	"
۳۴۱	۱۰۱۰	منشی عبدالحفیظ بیگ صاحب "	۲ر	"
۳۴۲	۱۰۱۱	منشی نصیر الدین صاحب خزانہ پولیس "	۱ر	"
۳۴۳	۱۰۱۲	منشی محمد فاروق صاحب مع ہمشیرہ صاحبہ "	۴ر	"
۳۴۴	۱۰۱۳	ماسٹر یوسف علی صاحب دفتر حضور "	۴ر	"
۳۴۵	۱۰۱۴	سید سجاد علی صاحب "	۱ر	"
۳۴۶	۱۰۱۵	سلیمان صاحب دوکاندار "	۲ر	"
۳۴۷	۱۰۱۶	حافظ رشید احمد صاحب ٹیلر ماسٹر "	۲ر	"
۳۴۸	۱۰۱۷	منشی [illegible] سلطان علی صاحب دفتر حضور "	۲ر	"

نمبر شمار	نمبر رسید پختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۳۴۹	۱۰۱۸	منشی کبیر الدین صاحب دفتر حضور بھوپال	۲ر	تبلیغ
۳۵۰	۱۰۱۹	مولوی عبدالغفور صاحب سکرٹری قانون انصاف "	۶ر	"
۳۵۱	۱۰۲۰	حاجی اظہار حسن صاحب "	۸ر	"
۳۵۲	۱۰۲۱	منشی منظور حسن صاحب "	۲ر	"
۳۵۳	۱۰۲۲	منشی ظاہر حسن صاحب "	۲ر	"
۳۵۴	۱۰۲۳	منشی سعید اختر صاحب "	۲ر	"
۳۵۵	۱۰۲۴	بابو مجتبیٰ احمد صاحب اوورسیر "	۱ر	"
۳۵۶	۱۰۲۵	حافظ محمد علی صاحب امام "	۲ر	"
۳۵۷	۱۰۲۶	حافظ نواب الدین صاحب اندرون تارکی دروازہ لاہور	۶ر	رسالہ
۳۵۸	۱۰۲۷	شاہ عزیز حسین صاحب مدرس فارسی دارالعلوم	۶ر	"
۳۵۹	۱۰۳۰	نذیر احمد صاحب آزاد کھڈا اسٹور پورانی کوتوالی لاہور	۸ر	عطار
۳۶۰	۱۰۳۱	حبیب عبدالکریم صاحب کچھی بھوپال	۲ر	تبلیغ
۳۶۱	۱۰۳۲	شیخ عبدالرشید صاحب امام مدرسہ احمدیہ "	۲ر	"
۳۶۲	۱۰۳۳	منشی عبدالصمد صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس "	۸ر	"
۳۶۳	۱۰۳۴	حاجی عنایت علی خان صاحب و بیگم عنایت الٰہی صاحب و بیگم انوار الٰہی صاحب ساکنان جلال آباد حال شوکت محل "	۱ر	"
۳۶۴	۱۰۳۵	بیگم شوکت علی صاحب و والدہ صاحبہ "	۱ر	"
۳۶۵	۱۰۳۶	قاضی عبداللطیف صاحب اکاؤنٹنٹ بجلی گھر "	۲ر	"
۳۶۶	۱۰۳۷	منشی ہادی حسن صاحب ملازم آبکاری "	۲ر	"
۳۶۷	۱۰۳۸	ناہیدہ جہاں بیگم صاحبہ نواب زادہ رفیق اللہ خان صاحب کوٹھی عیدگاہ بھوپال	۵ر	"
۳۶۸	۱۰۳۹	عطاء اللہ خان صاحب چوک بازار "	۱ر	"
۳۶۹	۱۰۴۰	ملا امتیاز علی صاحب " "	۲ر	"
۳۷۰	۱۰۴۳	مولوی محمد ادریس صاحب مدرس مدرسہ محمودیہ العلوم مقام وملا۔ ضلع دربھنگہ	۶ر	رسالہ
۳۷۱	۱۰۴۴	نور احمد صاحب مدرس نور پور بہاولپور	۱ر	صرف طلبہ
۳۷۲	۱۰۴۵	مستری نور محمد صاحب پریکساز ابوہر منڈی ضلع فیروزپور	۶ر	رسالہ
۳۷۳	۱۰۴۶	مولانا مشیت اللہ صاحب رکن شوریٰ دارالعلوم بجنور	۶ر	صرف طلبہ

نمبر شمار	نمبر رسید پختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید پختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۳۷۶	۱۰۴۸	حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند	۱۱/۶	صرف طلبہ	۴۰۲	۱۰۹۰	عبد الجبار صاحب مرچنٹ سلہٹ	۸ر	عطار ہی خواہان
۳۷۷	۱۰۴۹	محمد اسمٰعیل صاحب کپڑے والے دہلی	۱ر	چرم قربانی	۴۰۳	۱۰۹۱	شاہ مختار علی صاحب محلہ انجمن اسلامیہ "	۱ر	"
۳۷۷	۱۰۵۰	سردار خانصاحب ساکن کہرانہ ضلع گجرات	۱ر	تعمیر متوفی	۴۰۴	۱۰۹۲	محمد شمس الحق صاحب امام بندر بازار "	۱ر	"
۳۷۷	۱۰۵۱	منشی سید حامد حسن صاحب مازیدی دیوبندی حال مقیم گوالیار	۱۰ر	زکوٰۃ	۴۰۵	۱۰۹۳	معین الحق صاحب محلہ نیا سڑک "	۴ر	"
۳۷۸	۱۰۵۲	مولوی محمد ایوب صاحب بھاگلپوری فاضل دارالعلوم	۱ر	متفرق	۴۰۶	۱۰۹۴	محمد اسحاق صاحب محلہ بارود خانہ "	۱ر	"
۳۷۹	۱۰۵۳	مولوی محمد یونس صاحب چاٹگامی "	۸ر	"	۴۰۷	۱۰۹۵	امجد علی صاحب ساکن افاخرانہ "	۴ر	"
۳۸۰	۱۰۶۸	حاجی شفیق احمد خانصاحب موضع بسیالہ ضلع سہارنپور	۵	زکوٰۃ	۴۰۸	۱۰۹۶	فرید الدین صاحب "	۴ر	"
۳۸۱	۱۰۶۹	ایک اہل خیر موضع آیہہ "	۱۰ر	ہی خواہان صرف طلبہ	۴۰۹	۱۰۹۷	جنیک بکتی نئی سڑک "	۸ر	"
۳۸۲	۱۰۷۰	شفیق محمد خانصاحب موضع پٹھان پورہ "	۱ر	"	۴۱۰	۱۰۹۸	مولانا عبد الباری صاحب مدرسہ عالیہ کریم گنج "	۸ر	"
۳۸۳	۱۰۷۱	شیخ احسان اللہ صاحب دکاندار موضع آیہہ "	۱ر	عطار ہی خواہان	۴۱۱	۱۰۹۹	اہل خیر نئی سڑک "	۴ر	"
۳۸۴	۱۰۷۲	محمد اسمٰعیل صاحب موضع کھیڑی "	۱ر	"	۴۱۲	۱۱۰۰	مصلیان مجلس آمین محلہ مانک پیر "	۱۰ر	"
۳۸۵	۱۰۷۳	زوجہ صاحبہ حافظ شریف احمد صاحب مرحوم موضع بجری	۱ر	"	۴۱۳	۱۱۰۱	عبد الحلیم صاحب حسینی مقام تارا کنڈی ضلع مرشد آباد	۱ر	"
۳۸۶	۱۰۷۴	چودھری محمد شفیع صاحب محلہ گوجر واڑہ دیوبند "	۱ر	"	۴۱۴	۱۱۰۲	حکیم عبد الرحمٰن صاحب معرفت سلیمان خانصاحب کلرک مدرسہ عالیہ سلہٹ	۱۲ر	"
۳۸۷	۱۰۷۵	منشی سید حامد حسن صاحب مازیدی دیوبندی مقیم حال گوالیار	۱۰ر	زکوٰۃ	۴۱۵	۱۱۰۳	محمد ضیاء الحق صاحب نئی سڑک "	۴ر	"
۳۸۸	۱۰۷۶	میاں حبیب اللہ خانصاحب جمعدار تعلقہ پولیس کانسٹبل	۶	صرف طلبہ	۴۱۶	۱۱۰۴	حبیبہ بی بی صاحبہ محلہ مانک پیر "	۱ر	"
۳۸۹	۱۰۷۷	محمد سہیل صاحب نصیر الدین بہار شریف پٹنہ	۶	رسالہ	۴۱۷	۱۱۰۵	محمد علی بخش صاحب عنبر خانہ "	۵	"
۳۹۰	۱۰۷۸	پیرجی علی احمد صاحب اینڈ سنز شاہ آباد ضلع کرنول	۵	"	۴۱۸	۱۱۰۶	منشی طاہر صاحب بھوپال	۴ر	تبلیغ
۳۹۱	۱۰۷۹	فیض العظیم صاحب موضع چھترپور ضلع شاہ آباد	۱ر	صرف طلبہ	۴۱۹	۱۱۰۷	منشی عبد الرشید صاحب "	۲ر	"
۳۹۲	۱۰۸۰	مولوی عبد الکریم صاحب مقام فرزند پور بحکم باغ سلہٹ	۱ر	عطار ہی خواہان	۴۲۰	۱۱۰۸	محمد علی صاحب "	۲ر	"
۳۹۳	۱۰۸۱	ابو تراب عبد الوہاب صاحب ساکن حلیم پور "	۱ر	"	۴۲۱	۱۱۰۹	عید الصمد صاحب "	۲ر	"
۳۹۴	۱۰۸۲	عبد المالک صاحب کمار پاڑا "	۴ر	"	۴۲۲	۱۱۱۰	نواب علی صاحب "	۱ر	"
۳۹۵	۱۰۸۳	السفر اللہ صاحب ساکن گھش پور "	۸ر	"	۴۲۳	۱۱۱۱	نصیر الدین صاحب "	۱ر	"
۳۹۶	۱۰۸۴	اکرام علی صاحب "	۸ر	"	۴۲۴	۱۱۱۲	عبد الرحمٰن صاحب "	۱ر	"
۳۹۷	۱۰۸۵	افیض اللہ صاحب "	۸ر	"	۴۲۵	۱۱۱۳	عبد السلام صاحب "	۱ر	"
۳۹۸	۱۰۸۶	صفت اللہ صاحب محلہ عالم پور "	۴ر	"	۴۲۶	۱۱۱۴	عزیز الرحمٰن صاحب "	۱ر	"
۳۹۹	۱۰۸۷	عمر اللہ صاحب ساکن غازی پور "	۴ر	"	۴۲۷	۱۱۱۵	نجیب الدین صاحب "	۱ر	"
۴۰۰	۱۰۸۸	میاں ابو الحسن صاحب محلہ میر بخش ٹولہ "	۱ر	"	۴۲۸	۱۱۱۶	قمر الدین صاحب "	۱ر	"
۴۰۱	۱۰۸۹	چنو میاں صاحب "	۱۲ر	"	۴۲۹	۱۱۱۷	محمد نسیم صاحب "	۱ر	"

نمبر شمار	نمبر رسید بخشی	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۳۰	۱۱۱۸	عبدالمتین صاحب بھوپال	۱	تبلیغ
۴۳۱	۱۱۱۹	فاطمہ منزل دہلی لیہ حاجی محمد رفیع صاحب بہڑ والے پل بنگش صہ ملک مہر خانصاحب دہلی کھال بکرا بشیر صاحب کھال بکرا ایک عدد کرم داد خانصاحب دہلی کھال بکرا ایک عدد۔ حافظ محمد عبداللہ صاحب دہلی کھال بکرا ایک عدد حاجی الیاس صاحب خلق شاہ والے کھال بکرا ایک عدد۔ بابو حفیظ اللہ صاحب کھال بکرا ایک عدد۔ قاری مولوی محمد اسحٰق صاحب کھال بکرا ایک عدد۔ شیخ عبدالحفیظ صاحب گندھک والے دہلی کھال بکرا تین عدد کھال بھیڑا دو عدد		
۴۳۲	۱۱۲۰	منشی عبدالرحمٰن صاحب ساہن پور ضلع بجنور	۱۰/۹	رسالہ
۴۳۳	۱۱۲۱	سید لال شاہ صاحب موضع باغبانپورہ لاہور	صہ	بہی خواہان عطاء
۴۳۴	۱۱۲۳	سب میجر نجابت علیخاں صاحب پریزیڈنٹ مسجد کیمبل پور	صہ	صرف طلبہ
۴۳۵	۱۱۲۴	حاجی کریم بخش صاحب میرپور خاص تھرپارکر سندھ	عا	بہی خواہان عطاء
۴۳۶	۱۱۲۵	گل محمد خانصاحب بلند از جیمس آباد "	عا	"
۴۳۷	۱۱۲۶	ملک غلام محمد صاحب میرپور خاص "	صہ	"
۴۳۸	۱۱۲۷	مولوی گل محمد صاحب امام مسجد پرانا شہر "	صہ	"
۴۳۹	۱۱۲۸	حاجی محمد عثمان خانصاحب گوٹ حاجی خدا بخش "	صہ	"
۴۴۰	۱۱۲۹	انور حسن صاحب ہاشمی کلرک "	صہ	"
۴۴۱	۱۱۳۰	مسٹر محمد اسحٰق صاحب تھرپارکر "	صہ	"
۴۴۲	۱۱۳۱	محمد انظار الحق صاحب صدیقی سندیا ہاؤس دہلی	صہ	بہی خواہان عطاء
۴۴۳	۱۱۳۲	جناب حکیم محمد اسمٰعیل صاحب دواخانہ طاقت شفا منارہ براستہ چکوال جہلم	۱۴	جرم قربانی
۴۴۴	۱۱۳۳	محمد بشیر احمد صاحب پروف آرمی گورنمنٹ پریس الہ آباد	صہ	زکوٰۃ
۴۴۵	۱۱۳۴	حکیم مقصود علیخاں صاحب حمایت نگر نارائن گوڑہ حیدرآباد دکن	صہ	عطاء
۴۴۶	۱۱۳۵	مفتی محمد اقتدار حسین صاحب قصبہ جلال آباد ضلع بجنور منجانب قاضی ظہور الحق صاحب مرحوم	صہ	صرف طلبہ

نمبر شمار	نمبر رسید بخشی	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۴۷	۱۱۹۹	متولی حافظ محمد خلیل صاحب قصبہ کاندھلہ مظفر نگر	عا	بہی خواہان عطاء
۴۴۸	۱۲۰۰	" " "	صہ	
۴۴۹	۱۲۰۱	اللہ دیا خانصاحب میرپور خاص ضلع تھرپارکر	صہ	
۴۵۰	۱۲۰۲	محمد اشرف خانصاحب جمعدار "	صہ	
۴۵۱	۱۲۰۳	محمد شفیع صاحب "	صہ	
۴۵۲	۱۲۰۴	منشی احمد الدین صاحب مدرسہ ڈگری "	صہ	
۴۵۳	۱۲۰۵	عبدالاحد خاں صاحب فروٹ مرچنٹ "	صہ	
۴۵۴	۱۲۰۶	سیٹھ محمد یوسف صاحب "	عا	
۴۵۵	۱۲۰۷	نواب حاجی گل محمد صاحب گوٹ تاجپور حیدرآباد سندھ	عا	
۴۵۶	۱۲۰۸	میاں خدا بخش صاحب میرپور خاص سندھ	صہ	
۴۵۷	۱۲۰۹	مولانا رکن عالم شاہ صاحب فاضل دیوبند "	عا	
۴۵۸	۱۲۱۰	دین محمد عرف بیاؤ صاحب ہوٹل والا "	عا	
۴۵۹	۱۲۱۱	مسٹر محمد صالح صاحب گارڈ "	صہ	
۴۶۰	۱۲۱۲	حاجی مولوی محمد معروف صاحب قریہ بالاوٹہ "	صہ	
۴۶۱	۱۲۱۳	راجہ علی زمان خانصاحب "	صہ	
۴۶۲	۱۲۱۴	مسٹر احمد خانصاحب "	۶	
۴۶۳	۱۲۱۵	مسٹر جہاں داد خانصاحب "	۸	
۴۶۴	۱۲۱۶	مسٹر علی خانصاحب "	۸	
۴۶۵	۱۲۱۷	ماسٹر اللہ ڈوریا صاحب "	صہ	
۴۶۶	۱۲۱۸	مسٹر عبدالرحمٰن صاحب "	۸	
۴۶۷	۱۲۱۹	حاجی گل حسن صاحب گوٹ دواب "	صہ	
۴۶۸	۱۲۲۰	حاجی شہیر خانصاحب گوٹ حاجی کندھو "	عا	
۴۶۹	۱۲۲۱	محمد عثمان صاحب پیدار "	صہ	
۴۷۰	۱۲۲۲	سید ضامن شاہ صاحب "	صہ	
۴۷۱	۱۲۴۰	حکیم نظام الدین صاحب عثمانی ڈابھیل ضلع سورت	صہ	صرف
۴۷۲	۱۲۴۹	مولانا وفاء اللہ صاحب پانی پتی معلم مدرسہ شاہی	صہ	
۴۷۳	۱۲۵۰/۱	احمد صاحب حبیب منزل اسکواٹر لکھنؤ	صہ	صرف
۴۷۴	۱۲۵۰/۲	محمد عبداللہ خانصاحب فرسی۔ آئی۔ ڈی چہار گیٹ الہ آباد	۱۰	

نمبر شمار	نمبر رسید بکھنہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید بکھنہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۷۷	۱۲۵۱	مولانا عبد القیوم صاحب مدرس مدرسہ سراج العلوم میرٹھ	۵	تبلیغ	۵۰۴	۱۳۱۸	جملہ گلیم بافان موضع جمو تا ضلع میرٹھ	۱	تعمیر
۴۷۸	۱۲۵۷	محمد ممتاز علی خانصاحب محلہ حوتی پورہ گورکھپور	۱	تعمیر	۵۰۵	۱۳۱۹	عبد الرحمن خان صاحب موضع سنھلہ	۱	جرم قربانی
۴۷۹	۱۲۶۱	قاضی نمد حسن صاحب	۷		۵۰۶	۱۳۲۰	بشیر احمد خانصاحب دوکاندار	۱	تعمیر
۴۷۹	۱۲۶۲	محمد فاروق صاحب موضع بیلی ضلع بستی	۱		۵۰۷	۱۳۲۱	امیر اللہ خانصاحب	۸	
۴۷۹	۱۲۶۳	چودھری محمد سعید صاحب بتھو	۱	تعمیر	۵۰۸	۱۳۲۳	عبد الستار خانصاحب	۴	جرم قربانی
۴۸۰	۱۲۷۱	ناظم حسین صاحب کیپٹل سنٹرل نئی دہلی	۶۴	زکوۃ	۵۰۹	۱۳۲۴	نوشا خانصاحب	۱	تعمیر
۴۸۱	۱۲۸۶	مولوی محمد عالم صاحب برخشانی فاضل دیوبند	۸	متفرق	۵۱۰	۱۳۲۵	غیور خانصاحب	۱	
۴۸۲	۱۲۸۷	غلام مرتضیٰ صاحب	۸		۵۱۱	۱۳۲۶	مصطفیٰ خانصاحب نمبردار	۱	
۴۸۳	۱۲۸۸	مولوی عبد الخالق صاحب پشاوری	۸		۵۱۲	۱۳۲۷	دائم و ملا حامد و سلیمان صاحبان مقام گھوٹکی ضلع سکھر	۴	
۴۸۴	۱۲۸۹	مولوی فضل محمد صاحب بنوری	۸		۵۱۳	۱۳۲۸	مولانا نور محمد صاحب موضع عادل پور	۱	
۴۸۵	۱۲۹۰	مولوی عبد اللہ صاحب سیالکوٹی	۸		۵۱۴	۱۳۲۹	غلام محمد خانصاحب گوٹ رجواری	۱	
۴۸۶	۱۲۹۱	عبد الحمید صاحب شیرا فروش موضع لار گورکھپور	۱	زکوۃ	۵۱۵	۱۳۳۰	ماسٹر دین محمد صاحب گوٹ عادل پور	۱	
۴۸۷	۱۲۹۲	مولوی حکیم محمد حسین صاحب کلیا کہنہ ریاست بنارس	۱		۵۱۶	۱۳۳۱	محمد پھول صاحب مقام حاجی رجب	۸	
۴۸۸	۱۳۰۰	قاضی عظیم الدین صاحب قضا خانہ ریاست بھاولپور	۱		۵۱۷	۱۳۳۲	ولی محمد خانصاحب موضع عادل پور	۱	
۴۸۹	۱۳۰۱	انجمن اسلامیہ بیت المال دودھارا ضلع بستی	۱	جرم قربانی	۵۱۸	۱۳۳۳	عزت خانصاحب	۱	
۴۹۰	۱۳۰۲	دین محمد صاحب موضع بتھو	۴		۵۱۹	۱۳۳۴	رین صاحب عمراوتی	۱	
۴۹۱	۱۳۰۳	حیات محمد صاحب موضع کھجوری	۲		۵۲۰	۱۳۳۵	عبد الکریم صاحب	۱	
۴۹۲	۱۳۰۴	باب اللہ صاحب	۸		۵۲۱	۱۳۳۶	اللہ داد صاحب	۸	
۴۹۳	۱۳۰۶	چودھری عبد الحمید صاحب موضع بتھو	۸	تعمیر	۵۲۲	۱۳۴۰	منشی عبد الرشید خانصاحب للت پور	۱	جرم قربانی
۴۹۴	۱۳۰۷	مولانا ہدایت علی صاحب مہتمم مدرسہ کرحی	۸		۵۲۳	۱۳۵۲	سیٹھ محمد رمضان خانصاحب بیڑی مرچنٹ ساگری بلی	۱	تعمیر
۴۹۵	۱۳۰۸	مولانا فاروق احمد صاحب مدرس	۴		۵۲۴	۱۳۵۳	قاضی نور محمد صاحب سرکل انسپکٹر پینشنر	۱	زکوۃ
۴۹۶	۱۳۰۹	حافظ محمد عبد الحمید صاحب سارجنٹ بھاولپور	۱	تعمیر	۵۲۵	۱۳۵۴	البیہ عبد الغفار خانصاحب	۱	تعمیر
۴۹۷	۱۳۱۰	محمد سعید صاحب سوداگر بیکانیری گیٹ	۱		۵۲۶	۱۳۵۵	منشی صغیر احمد صاحب بیڑی مرچنٹ	۱	
۴۹۸	۱۳۱۱	فضل محمود خانصاحب انسپکٹر دفتر پولیس	۱	زکوۃ	۵۲۷	۱۳۵۶	سیٹھ عبد اللہ خانصاحب	۱	
۴۹۹	۱۳۱۲	شیخ واحد بخش صاحب سید صاحب بہادر کمشنر پولیس	۱		۵۲۸	۱۳۶۰	مولانا عبد الحق صاحب نافع مدرس عربی دار العلوم	۱	رسالہ
۵۰۰	۱۳۱۳	مولانا مولوی سید حسین الدین احمد صاحب عربی ٹیچر	۱	رسالہ	۵۲۹	۱۳۶۱	انیس احمد صاحب گلاس ورکس اردو بازار گورکھپور	۱	
۵۰۱	۱۳۱۴	شیخ عبد الواحد صاحب محلہ چاہ فتح خان	۱	تعمیر	۵۳۰	۱۳۶۹	فرحت حسین خانصاحب یوسیتھا ضلع غازی پور	۱	زکوۃ
۵۰۲	۱۳۱۵	محمد رحمت اللہ صاحب انسپکٹر دفتر پولیس	۱		۵۳۱	۱۳۷۰	حافظ شرافت علی صاحب محلہ کلالان نگینہ بجنور	۱	
۵۰۳	۱۳۱۷	اشتیاق احمد صاحب نمبردار موضع بیٹے پور ضلع میرٹھ	۱		۵۳۲	۱۳۷۱	حاجی فیض الدین صاحب ساکن ناڑپور بہیمان نگال	۱	عطاء

نمبر شمار	نمبر رسید بخشش	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۵۳۳	۱۳۷۳	عبدالکریم صاحب متعلم دارالعلوم قصبہ سونا تھ بھجن	۵	تعمیر دارالطلبہ
۵۳۴	۱۳۷۴	ملک عبدالرحمن صاحب ایوانحق روڈ لاہور	۵/-	وظیفہ مقروض
۵۳۵	۱۳۷۵	حافظ حمید اللہ صاحب موٹر ورکس شہر میرٹھ	۷/-	چرم قربانی
۵۳۶	۱۳۷۶	مولوی رضوان الدین صاحب نائب قاضی ریاست بھوپال	۴/-	تبلیغ
۵۳۷	۱۳۷۷	مولوی شمس الدین صاحب بدھوارہ "	۴/-	"
۵۳۸	۱۳۷۸	مولوی حکیم عبدالقیوم صاحب "	۲/-	"
۵۳۹	۱۳۷۹	مولوی عبدالرشید صاحب مع ہمشیرہ "	۲/-	"
۵۴۰	۱۳۸۰	قاری محمد صدیق صاحب "	۲/-	"
۵۴۱	۱۳۸۱	عبدالحکیم خانصاحب "	۱/-	"
۵۴۲	۱۳۸۲	منشی سید علیصاحب عقب بی شکور خانصاحب "	۵/-	"
۵۴۳	۱۳۸۳	سید سلیمان صاحب خوشنویس "	۴/-	"
۵۴۴	۱۳۸۴	سردار میاں رؤف الحسن خانصاحب جاگیردار "	۵/-	"
۵۴۵	۱۳۸۵	سردار میاں سعادت علیصاحب "	۶/-	"
۵۴۶	۱۳۸۶	سردار میاں نذیر میاں صاحب "	۴/-	"
۵۴۷	۱۳۹۱	عبدالحمید خانصاحب نمبردار موضع سٹھلہ ضلع میرٹھ	۵/-	تعمیر بہی خواہان
۵۴۸	۱۳۹۲	حاجی عبداللہ خانصاحب "	۵/-	"
۵۴۹	۱۳۹۳	شیخ منگت پسر لالہ بیوپاری "	۴/-	"
۵۵۰	۱۳۹۴	شیخ بدلو صاحب "	۵/-	"
۵۵۱	۱۳۹۵	شیخ عظیم الدین صاحب "	۵/-	"
۵۵۲	۱۳۹۶	محمد اسحاق خانصاحب "	۴/-	"
۵۵۳	۱۳۹۷	حافظ عبدالصمد خانصاحب "	۴/-	"
۵۵۴	۱۳۹۸	عبدالاحد خانصاحب "	۴/-	"
۵۵۵	۱۳۹۹	جمیل احمد خانصاحب "	۵/-	"
۵۵۶	۱۴۰۱	شیر گل صاحب چینگو کھٹ ضلع مردان	۵/-	عطار
۵۵۷	۱۴۰۲	میاں فضل اللہ صاحب کاکاخیل موضع فضل آباد ضلع پشاور	۵/-	زکوٰۃ
۵۵۸	۱۴۰۳	میاں فضل منعم شاہ صاحب زیارت کاکا صاحب "	۶/-	"
۵۵۹	۱۴۰۴	مراد گل صاحب "	۵/-	"
۵۶۰	۱۴۰۵	میاں صاحب اعظم شاہ صاحب "	۶/-	"
۵۶۱	۱۴۰۶	متین اللہ صاحب "	۵/-	"

نمبر شمار	نمبر رسید بخشش	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۵۶۲	۱۴۰۷	حسین اللہ صاحب کاکاخیل موضع فضل آباد ضلع پشاور	۵/-	زکوٰۃ
۵۶۳	۱۴۰۸	حافظ عبدالغفور صاحب موضع بور ضلع مردان	۵/-	عطار
۵۶۴	۱۴۰۹	سید نور بادشاہ صاحب بازار ہوتی "	۵/-	زکوٰۃ
۵۶۵	۱۴۱۰	محمد اکرم خانصاحب " "	۶/-	عطا
۵۶۶	۱۴۱۱	محمد سیرال خانصاحب " "	۵/-	زکوٰۃ
۵۶۷	۱۴۱۲	محمد سعد اللہ خانصاحب " "	۵/-	"
۵۶۸	۱۴۱۳	محمد روشن خانصاحب " "	۵/-	"
۵۶۹	۱۴۱۴	امیر محمد خانصاحب ایم۔ ایل۔ اے " "	۵/-	عطار
۵۷۰	۱۴۱۵	بیگم صاحبہ مہر دل خانصاحب " "	۵/-	زکوٰۃ
۵۷۱	۱۴۱۶	بیگم صاحبہ مظفر خانصاحب مرحوم " "	۵/-	"
۵۷۲	۱۴۱۷	بیگم صاحبہ امیر محمد خانصاحب ایم۔ ایل۔ اے " "	۵/-	عطار
۵۷۳	۱۴۱۸	والدہ صاحبہ میر عالم خانصاحب بازار ہوتی "	۵/-	زکوٰۃ
۵۷۴	۱۴۱۹	والدہ صاحبہ عبدالرحمن خانصاحب " "	۶/-	عطار
۵۷۵	۱۴۲۰	سید مشرف شاہ صاحب کاکاخیل نوشہرہ ضلع پشاور	۱۰/-	"
۵۷۶	۱۴۲۱	سیٹھ علی محمد صاحب جنرل مرچنٹ ساگر سی پی	۵/-	تعمیر بہی خواہان
۵۷۷	۱۴۲۲	کالیخاں صاحب "	۵/-	"
۵۷۸	۱۴۲۳	سید عبدالجلیل صاحب جوائنٹ مجسٹریٹ "	۵/-	"
۵۷۹	۱۴۲۴	سیٹھ محمد شفیع صاحب بیڑی مرچنٹ "	۵/-	"
۵۸۰	۱۴۲۵	حاجی قدرت اللہ صاحب تاجر پارچہ "	۶/-	"
۵۸۱	۱۴۲۶	مولانا حکیم محمد چراغ الدین صاحب	۶/-	"
		وائس پریزیڈنٹ میونسپل بورڈ "		
۵۸۲	۱۴۲۷	مولانا حکیم محمد چراغ الدین صاحب " "	۶/-	زکوٰۃ بہی خواہان
۵۸۳	۱۴۲۸	منشی حافظ سبحان صاحب محلہ صدر بلاسپور سی پی	۵/-	"
۵۸۴	۱۴۲۹	سیٹھ دین محمد خانصاحب جنرل مرچنٹ " "	۵/-	"
۵۸۵	۱۴۳۰	سلیمان طاہر محمد صاحب " " "	۵/-	"
۵۸۶	۱۴۳۱	عبدالغفور خانصاحب فروٹ مرچنٹ " "	۵/-	تعمیر بہی خواہان
۵۸۷	۱۴۳۲	منشی کریم اللہ صاحب قریشی " "	۶/-	"
۵۸۸	۱۴۳۳	سیٹھ قاسم بھائی صاحب جنرل مرچنٹ " "	۵/-	"
۵۸۹	۱۴۳۴	سیٹھ عبدالقدیر صاحب " بہلا "	۵/-	"

نمبر شمار	نمبر رسید تحفہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۵۹۰	۱۴۳۵	منشی میر احمد خانصاحب گول بازار رائپور سی پی	۵	تعمیر بہی خواہان
۵۹۱	۱۴۵۱	قاضی فضل نور صاحب مدرس خالصہ ہائی سکول جکوال	۵	صرف طلبہ
۵۹۲	۱۴۵۷	چودھری غلام جیلانی صاحب جوریاں گڈھ شکر چشمہ ہوشیارپور	۵	زکوۃ
۵۹۳	۱۴۵۳	رجب علی صاحب ساکن اگرگانوں ٹیرہ	عا	عطاء
۵۹۴	۱۴۵۶	شیخ حسین بخش صاحب تاجر پارچہ بہاپور بجنور	۵	"
۵۹۵	۱۴۶۱	مولانا ظہور الحسن صاحب جہنجھانوی "	۵	
۵۹۶	۱۴۶۴	عبدالرحمن صاحب موضع عادل پور ضلع سکھر	۰	تعمیر بہی خواہان
۵۹۷	۱۴۶۵	حکیم کریم بخش صاحب مقام گھوٹکی "	۰	"
۵۹۸	۱۴۶۶	مولوی الٰہی بخش صاحب " "	۵	"
۵۹۹	۱۴۶۷	سید فخرالدین صاحب مہتمم مدرسہ " "	عا	"
۶۰۰	۱۴۶۸	میر موسیٰ شاہ صاحب " "	عا	"
۶۰۱	۱۴۶۹	مسٹر فتح محمد صاحب کلکٹری	۷	"
۶۰۲	۱۴۷۰	خان بہادر آغا نظام الدین صاحب محلہ غریب آباد "	۵	"
۶۰۳	۱۴۷۱	حاجی غلام حیدر صاحب " "	عا	"
۶۰۴	۱۴۷۲	عبدالغفار صاحب بوم انسپکٹر پولیس "	۵	"
۶۰۵	۱۴۷۳	مسٹر رسول بخش خانصاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کلکٹر بنہ روڈ "	۵	"
۶۰۷	۱۴۷۴	عبدالقیوم خانصاحب موضع سٹھلہ ضلع میرٹھ	۵	"
۶۰۶	۱۴۷۵	عبدالغفور صاحب بخار " "	۰	"
۶۰۸	۱۴۷۶	احمد صاحب " "	۵	"
۶۰۹	۱۴۷۷	بشیر احمد خانصاحب " "	۵	"
۶۱۰	۱۴۷۸	منشی حشمت اللہ خانصاحب مدرس " "	۵	"
۶۱۱	۱۴۷۹	صابر خانصاحب " "	۵	"
۶۱۲	۱۴۸۰	عبداللطیف خانصاحب " "	۵	"
۶۱۳	۱۴۸۱	سلیمان خانصاحب " "	۰	"
۶۱۴	۱۴۸۲	احمد خانصاحب " "	۰	"
۶۱۵	۱۴۸۳	نصیر احمد خانصاحب " "	۵	"
۶۱۶	۱۴۸۴	مستقیم خانصاحب " "	۵	"
۶۱۷	۱۴۸۷	مراد علی احمد بیدگوٹہ بازار رائپور	عا	"

نمبر شمار	نمبر رسید تحفہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۶۱۸	۱۴۸۹	حافظ محمد اسمٰعیل صاحب تاجر پارچہ گول بازار رائپور سی پی	۵	تعمیر بہی خواہان
۶۱۹	۱۴۹۰	لالہ بھنگی لال صاحب لوہا مرچنٹ "	۱۰۵	"
۶۲۰	۱۴۹۲	عبدو میاں صاحب " "	۵	"
۶۲۱	۱۴۹۳	مولانا ڈاکٹر عبداللطیف صاحب محلہ "	للعہ	"
۶۲۲	۱۴۹۴	منشی علاؤالدین صاحب چوڑی مرچنٹ صدر بازار "	۵	"
۶۲۳	۱۴۹۸	عبدالحق صاحب باڑہ ہندو راؤ دہلی	۲	عطاء
۶۲۴	۱۵۰۳	اللہ بندہ صاحب قرول باغ "	۵	زکوۃ بہی خواہان
۶۲۵	۱۵۰۶	حافظ دوست محمد صاحب ۱۱۵۹۹ بہی	۵	عطاء
۶۲۶	۱۵۰۷	مولانا مظفر علی صاحب مدرسہ عربیہ کنوہ گھی ضلع اعظم گڈھ	عا	رسالہ
۶۲۷	۱۵۰۹	محمد سعید صاحب کوتوال بنگلہ ۱۴۱ چھاؤنی کانپور	۵	زکوۃ
۶۲۸	۱۵۱۰	محمد مصطفیٰ علی صاحب علمی کمرہ ۵ مختار ہاؤس مسلم یونیورسٹی علیگڈھ	۵	عطاء
۶۲۹	(۱۵۱۱)	عبدالحمید خانصاحب دومیلی ضلع جہلم	۵	زکوۃ
۶۳۰	۱۵۱۲	محمد رمضان صاحب پینشنر گوجرانوالہ	عا	رسالہ
۶۳۱	۱۵۱۳	احمد شفیع صاحب درگاہ اورنگ آباد	للعہ	صرف طلبہ
۶۳۲	۱۵۱۵	مولوی اشرف علی صاحب بی اے مدرسہ عالیہ سلہٹ	۲	عطاء بہی خواہان
۶۳۳	۱۵۱۶	مسماۃ راحت النساء خاتون صاحبہ مقام کھل کھار "	۵	"
۶۳۴	۱۵۱۷	" رقیہ خاتون صاحبہ " "	۵	"
۶۳۵	۱۵۱۸	" حفصہ خاتون صاحبہ مقام خادم پور "	۵	"
۶۳۶	۱۵۱۹	عبدالغفور صاحب چودھری ساکن بہرتو کھلا "	۵	"
۶۳۷	۱۵۲۰	ابوالحسن صاحب قانون گوئی باگر کھلا "	۵	"
۶۳۸	۱۵۲۱	فضل الحق صاحب نئی سڑک مسجد "	۴	"
۶۳۹	۱۵۲۲	صوفی میاں ستار ستار باڑہ "	۵	"
۶۴۰	۱۵۲۳	حاجی سلیمان خاں صاحب مدرسہ عالیہ "	۵	"
۶۴۱	۱۵۲۴	سراج میاں صاحب درگاہ محلہ "	۵	"
۶۴۲	۱۵۲۵	عبدالرؤف صاحب محلہ توپخانہ "	عا	"
۶۴۳	۱۵۲۶	" " "	۵	زکوۃ بہی خواہان
۶۴۴	۱۵۲۷	محمد میر میاں صاحب سوداگر گوٹہ کوارپار "	۵	عطاء
۶۴۵	۱۵۲۸	عبدالعلی صاحب ساکن علی نور ضلع ڈھاکہ	۵	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم		نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم
۶۴۶	۱۵۲۹	خلیفہ یوسف علی صاحب قاضی بازار سلہٹ آسام	۱		۶۷۵	۱۵۶۱	محمد عاقل صاحب بھوپال	۲
۶۴۷	۱۵۳۰	عبدالمنان صاحب " "	۱		۶۷۶	۱۵۶۲	عبدالرحمن صاحب "	۲
۶۴۸	۱۵۳۱	علاؤالدین صاحب ساکن گوجن ناتھ پور ضلع فرید پور	۱		۶۷۷	۱۵۶۳	علم الدین صاحب وابہیہ صاحب "	۲
۶۴۹	۱۵۳۲	مہدی میاں صاحب احمد نیلسن بن سلہٹ	۱		۶۷۸	۱۵۶۴	حافظ رشید احمد صاحب "	۲
۶۵۰	۱۵۳۳	عبدالغنی صاحب ساکن گوری باڑہ "	۱		۶۷۹	۱۵۶۵	نذیر احمد خانصاحب "	۲
۶۵۱	۱۵۳۴	مولانا حمید بشیر صاحب ساکن مانگٹ	۱		۶۸۰	۱۵۶۶	منشی محمد عاشق صاحب "	۲
۶۵۲	۱۵۳۵	مولانا محمد ابراہیم صاحب امام مسجد بنی سڑک "	۱		۶۸۱	۱۵۶۷	حکیم ڈاکٹر محمد اقبال صاحب "	۲
۶۵۳	۱۵۳۶	حافظ محمد ابراہیم صاحب محلہ سوداگر ٹولہ "	۱		۶۸۲	۱۵۶۸	سردار میاں مقصود صاحب "	۱
۶۵۴	۱۵۳۷	مولوی احمد صاحب [illegible]	۱		۶۸۳	۱۵۶۹	ماسٹر محمد حیات اللہ صاحب "	۱
۶۵۵	۱۵۳۸	تاج محمد صاحب ساکن راجہ گانوں "	۲		۶۸۴	۱۵۷۰	سید محی الدین صاحب "	۱
۶۵۶	۱۵۳۹	ادب اللہ صاحب ساکن [illegible] باڑی "	۱		۶۸۵	۱۵۷۱	حافظ عظیم اللہ صاحب امام "	۲
۶۵۷	۱۵۴۰	لکھی باشا آمدنی عید گاہ	۱		۶۸۶	۱۵۷۲	ماسٹر محمد سلیم صاحب مدرس مدرسہ سلیمانیہ "	۲
۶۵۸	۱۵۴۱	چودھری مقدس علی صاحب بندر بازار "	۱		۶۸۷	۱۵۷۳	حاجی عبدالوحید صاحب دروازہ جھواتی "	۲
۶۵۹	۱۵۴۲	عبدالوہاب [illegible]	۱		۶۸۸	۱۵۷۴	مولوی مقبول احمد صاحب مہتمم مدرسہ "	۲
۶۶۰	۱۵۴۳	مستری نواب علی صاحب [illegible]	۱		۶۸۹	۱۵۷۵	عتیق احمد سلمہ "	۱
۶۶۱	۱۵۴۴	مولانا جمال خانصاحب [illegible]	۱		۶۹۰	۱۵۷۶	ڈاکٹر محمد عمر صاحب قریشی سکھر سندھ	۱
۶۶۲	۱۵۴۵	محمد یعقوب صاحب " "	۱		۶۹۱	۱۵۷۷	محمد حسین صاحب ٹھوڑے سوار ہیڈ کوارٹر پولیس سکھر	۱
۶۶۳	۱۵۴۶	مولوی قدرت اللہ صاحب " "	۱		۶۹۲	۱۵۷۸	فقیر محمد شیخ امیر اللہ صاحب ہیڈ کانسٹبل "	۱
۶۶۴	۱۵۴۹	محمد بخش صاحب " "	۲		۶۹۳	۱۵۷۹	ڈاکٹر غلام رسول صاحب "	۱
۶۶۵	۱۵۵۰	مفصل الرحمن صاحب " "	۲		۶۹۴	۱۵۸۰	چراغ الدین صاحب متصل مارکیٹ "	۱
۶۶۶	۱۵۵۱	سکندر خانصاحب " "	۲		۶۹۵	۱۵۸۱	ضمیر احمد خانصاحب کپتان افسر خیبر پوسٹ	۱
۶۶۷	۱۵۵۲	واعظ الدین میاں صاحب " "	۱		۶۹۶	۱۵۸۲	خلیفہ دین محمد صاحب ریاست "	۱
۶۶۸	۱۵۵۳	امیر جان صاحب " "	۲		۶۹۷	۱۵۸۳	سیٹھ [illegible] صاحب "	۱
۶۶۹	۱۵۵۴	نیاز الرحمن صاحب " "	۱		۶۹۸	۱۵۸۴	مولانا [illegible] صاحب مختار کار "	۱
۶۷۰	۱۵۵۶	حکیم حافظ محمد یوسف خانصاحب [illegible]		تبلیغ	۶۹۹	۱۵۸۵	فیروز الدین خانصاحب "	۱
۶۷۱	۱۵۵۷	حاجی عبدالشکور صاحب [illegible]			۷۰۰	۱۵۸۶	غلام رسول صاحب ٹھیکیدار "	۱
۶۷۲	۱۵۵۸	مولوی عبدالجبار صاحب مبلغ دارالعلوم دیوبند	۱		۷۰۱	۱۵۸۷	" " "	۱
۶۷۳	۱۵۵۹	مولوی حامد حسن صاحب بھوپال	۲		۷۰۲	۱۵۸۸	ماسٹر عبدالاحد صاحب جونپوری ہائی سکول "	۱
۶۷۴	۱۵۶۰	محمد نور صاحب مکرانی "	۲		۷۰۳	۱۵۸۹	ماسٹر جان محمد صاحب پھریانوی "	۱

نمبر شمار	نمبر رسید بخشنامہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۷۰۴	۱۵۹۰	حاجی محمد فاروق صاحب معمار باغات خیرپور میرس	۱	تعمیر بہی خواہان
۷۰۵	۱۵۹۱	مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند قیمت کھال دو عدد بکرا	۱۲	صرف طلبہ
۷۰۶	۱۵۹۲	منشی سید آل نبی صاحب مدرس موضع سٹھلہ ضلع میرٹھ	۱۴	زکوۃ بہی خواہان
۷۰۷	۱۵۹۳	شمس الاسلام خانصاحب " "	۱	"
۷۰۸	۱۵۹۵	حکیم سمیع اللہ خانصاحب " "	۶	رسالہ
۷۰۹	۱۵۹۷	عبدالحکیم صاحب موضع اکلہ سولپور	۱	تعمیر بہی خواہان
۷۱۰	۱۵۹۸	حکیم نصیر الدین خانصاحب موضع کھجوری "	۱	"
۷۱۱	۱۵۹۹	محمد تقی خانصاحب " "	۵	"
۷۱۲	۱۶۰۰	عبدالشکور صاحب دوکاندار " "	۱	"
۷۱۳	۱۶۰۱	یوسف خانصاحب " "	۱	"
۷۱۴	۱۶۰۲	جمال الدین صاحب عرف نگلو " "	۸	"
۷۱۵	۱۶۰۳	مستری محمد دین صاحب آہنگر کوہ شملہ جامسجد	۱۰	صرف طلبہ
۷۱۶	۱۶۰۴	سیدہ فاطمہ بی بی صاحبہ بنت مولانا شاہ نیاز احمد صاحب مرحوم مکی - مرسلہ حکیم محمد حسن صاحب ریاست مانگرول		عطار
۷۱۷	۱۶۰۵	مولانا مشرف شاہ صاحب میانصاحب مقام حکمت آباد	۱۰	زکوۃ
۷۱۸	۱۶۰۸	عبدالمتین صاحب تاجر پارچہ گول بازار رائپوری پی	۱	تعمیر بہی خواہان
۷۱۹	۱۶۱۰	منشی خیر محمد صاحب " "	۱	"
۷۲۰	۱۶۱۱	حاجی محمد علی رجب علی صاحبان تیلی روڈ رائے پوری پی	۶	"
۷۱	۱۶۱۲	حضرت مولانا قاری محمد یٰسین صاحب صدر مدرس مدرسہ عربیہ رائے پوری - پی	۶	"
۷۲	۱۶۱۳	حاجی قطب الدین صاحب سرکل انسپکٹر پینشنر رائے پوری پی	۵	"
۷۲۱	۱۶۱۵	حاجی احمد علی صاحب " "	۶	"
۷۲۱	۱۶۱۶	محمود خانصاحب تاجر ظروف گول بازار رائے پوری پی	۶	"
۷۲۱	۱۶۱۸	حامد میانصاحب معرفت علاؤ الدین	۶	"

نمبر شمار	نمبر رسید بخشنامہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
		لال میانصاحب چوڑی مرچنٹ رائپوری پی		
۷۲۶	۱۶۱۹	ماسٹر محمد اسحاق صاحب محلہ بیجنا تہہ پارہ "	۱	بہی خواہان تعمیر
۷۲۷	۱۶۲۰	مولوی عبدالغفور صاحب محلہ نیرنگ بازار "	۶	"
۷۲۸	۱۶۲۳	مولوی اخلاق احمد صاحب فاضل دیوبند لال کنواں دہلی	۱۲	بہی خواہان عطار
۷۲۹	۱۶۳۱	محمد یونس صاحب گرداور محلہ قانونگویان گوالیار	۴	چرم قربانی
۷۳۰	۱۶۳۲	صغیر حسن صاحب الیاس بلڈنگ کوہ رانی کیست	۵	زکوۃ
۷۳۱	۱۶۳۳	محمد شفیق خانصاحب ہیڈ ماسٹر ہندی اردو اسکول. کسمکوٹ ضلع امراؤتی	۱۰	صرف طلبہ
۷۳۲	۱۶۳۴	بشیر احمد صاحب خیاط جھانو ضلع بجنور	۱	"
۷۳۳	۱۶۳۶	علی محمد صاحب ریٹائرڈ سٹرکٹ جج محمد آباد گوہنہ ضلع اعظم گڈھ	۶	زکوۃ
۷۳۴	۱۶۳۷	غلام حسین صاحب بھاولپوری وار بھال	۱	دارالطلبہ
۷۳۵	۱۶۴۰	شیخ عبدالرحمن صاحب گنگینوی محلہ بند دیوبند قصبہ دہامپور ضلع بجنور	۱	عطار بہی خواہان
۷۳۶	۱۶۴۷	حافظ عبدالشکور صاحب تاجر جفت دہامپور	۱	چرم قربانی
۷۳۷	۱۶۵۴	شیخ عظمت اللہ صاحب مسجد متولیان نہٹور بجنور	۶	زکوۃ بہی خواہان
۷۳۸	۱۶۵۸	مسٹر ادریس صاحب دیہہ ساہاری خیرپور میرس	۱	عطار
۷۳۹	۱۶۵۹	قاضی علاؤ الدین صاحب اوورسیر "	۱	"
۷۴۰	۱۶۶۰	مستری کلن خانصاحب "	۱	تعمیر بہی خواہان
۷۴۱	۱۶۶۱	لعل الٰہی صاحب "	۱	"
۷۴۲	۱۶۶۲	اللہ بخش صاحب ٹوکیو گیٹ "	۶	"
۷۴۳	۱۶۶۳	حاجی ڈاکٹر خانصاحب سول سرجن "	۵	"
۷۴۴	۱۶۶۴	اودھا رام صاحب ٹھیکیدار "	۱	"
۷۴۵	۱۶۶۵	مسٹر میر بخش خانصاحب "	۱	"
۷۴۶	۱۶۶۶	مسٹر ممتاز حسین خانصاحب وکیل "	۱	"
۷۴۷	۱۶۶۷	شیخ عبدالفتاح صاحب "	۱	"
۷۴۸	۱۶۶۸	ماسٹر امام بخش صاحب "	۱	"
۷۴۹	۱۶۶۹	ماسٹر عمر دراز صاحب "	۱	"
۷۵۰	۱۶۷۰	اللہ دین صاحب ٹھیکیدار "	۶	"

نمبر شمار	نمبر رسید بخشہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید بخشہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۷۵۱	۱۶۷۱	بچل صاحب تاجر چرم خیر پور میرس سندھ	۵	تعمیر بہی خواہان	۷۷۸	۱۷۱۴	ماسٹر شجاعت علی صاحب بھوپال	۱ر	تبلیغ
۷۵۲	۱۶۷۲	" " " "	۷	"	۷۷۹	۱۷۱۵	سردار میاں رشید محمد خانصاحب "	۷	"
۷۵۳	۱۶۷۳	محمد اسمٰعیل صاحب " "	۷	"	۷۸۰	۱۷۱۶	اسدی بیگم صاحبہ محمد گڈھ "	۷	"
۷۵۴	۱۶۷۴	آخوند عبداللہ صاحب چیف جج "	۵	زکوٰۃ بہی خواہان	۷۸۱	۱۷۱۷	محمد اسحٰق صاحب سوداگر پان "	۱ر	"
۷۵۵	۱۶۷۵	مستری زاہد علی صاحب ہیڈ ڈرافسمین "	۷	تعمیر بہی خواہان	۷۸۲	۱۷۱۸	حکیم سلطان محمود صاحب "	۷	"
۷۵۶	۱۶۷۶	فضل حسین صاحب تاجر چرم "	۵	"	۷۸۳	۱۷۱۹	سردار میاں ذوالفقار محمد خانصاحب "	۷	"
۷۵۷	۱۶۷۷	حکیم علی نواز صاحب شکار پوری "	۷	"	۷۸۴	۱۷۲۰	اہلیہ صاحبہ مرحومہ سید نور علی صاحب مرحوم "	۱ر	"
۷۵۸	۱۶۷۸	مستری اکبر صاحب معرفت مسٹر علاء الدین صاحب "	۷	"	۷۸۵	۱۷۲۱	اسد علیخاں صاحب امامی دروازہ "	۴ر	"
۷۵۹	۱۶۷۹	بشیر احمد صاحب شیل کوٹ دوتی چند شریف پور ضلع سہارنپور	۱ر	بہی خواہان عطایا	۷۸۶	۱۷۲۲	بشارت بی بی صاحبہ مرحومہ "	۷	"
۷۶۰	۱۶۸۰	مولوی عبدالمجید صاحب بازار رانی "	۸ر	چرم قربانی	۷۸۷	۱۷۲۳	مولوی فیض الحسن صاحب ختم خانہ "	۲ر	"
۷۶۱	۱۶۸۱	مولا بخش صاحب قوم مجھوجہ کھیڑای فیروز آباد ضلع مظفر نگر	۵	زکوٰۃ	۷۸۸	۱۷۲۴	ہرہائینس بیگم صاحبہ جونا گڈھ "	۵	"
					۷۸۹	۱۷۲۵	قاری احمد حسن صاحب شاہ جہانی "	۲ر	"
۷۶۲	۱۶۸۹	نبیاں صاحب سکنہ جورا "	۷	صرف طلبہ	۷۹۰	۱۷۲۶	حافظ انعام اللہ خاں صاحب مدرسہ احمدیہ "	۱ر۸۸	"
۷۶۳	۱۶۹۰	چند حضرات خیر موضع تیوڑا "		چرم قربانی	۷۹۱	۱۷۲۷	ماسٹر تجمل حسین محمد گنج شاہجہاں آباد "	۱ر	"
۷۶۴	۱۶۹۱	نتھوا دونو اصاحبان " "		زکوٰۃ	۷۹۲	۱۷۲۸	عبدالرشید صاحب دوکاندار کول پورہ "	۱ر	"
۷۶۵	۱۶۹۲	مولانا محمد اختر صاحب تھانوی دارد حال دیوبند	۷	"	۷۹۳	۱۷۲۹	منشی محمد انور صاحب ۔ حافظ محمد احمد صاحب حاجی عظیم الدین صاحب	۷	"
۷۶۶	۱۶۹۳	حکیم عبداللطیف صاحب محلہ ٹاکان "		رسالہ					
۷۶۷	۱۶۹۴	حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدظلہ صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند	۷	عطار	۷۹۴	۱۷۳۰	منشی سید لیاقت علی صاحب اسٹامپ فروش "	۱ر	"
۷۶۸	۱۷۰۵	عالیجناب مشیر الملک ذوالفقار علی سید صاحب عباسی ریاست بھوپال	۷	تبلیغ	۷۹۵	۱۷۳۱	مولوی حشمت علی صاحب سکرٹری سیرت کمیٹی بھوپال	۱ر	"
۷۶۹	۱۷۰۶	میر دبیر الانشا قاضی ولی محمد صاحب سکرٹری کونسل	۷	"	۷۹۶	۱۷۳۲	منشی بشیر احمد صاحب "	۵	"
۷۷۰	۱۷۰۷	منشی عنایت الرحمٰن صاحب امامی دروازہ "	۲ر	"	۷۹۷	۱۷۳۳	شمشیر خانصاحب فتح گڈھ "	۲ر	"
۷۷۱	۱۷۰۸	قاری محمد ادریس صاحب مہتمم مسجد "	۸ر	"	۷۹۸	۱۷۳۴	منشی محمد شفیع صاحب عقب شوکت محل "	۱ر	"
۷۷۲	۱۷۰۹	منشی افضل حسین صاحب "	۴ر	"	۷۹۹	۱۷۳۵	مسلمانان اکلہ رسول پور ضلع میرٹھ	۷	چرم قربانی
۷۷۳	۱۷۱۰	مولوی فضل حق صاحب "	۴ر	"	۸۰۰	۱۷۳۶	رحیم بخش صاحب روغن گر موضع کھجوری "	۷	تعمیر بہی خواہان
۷۷۴	۱۷۱۱	منشی سید وحید الرحمٰن صاحب "	۲ر	"	۸۰۱	۱۷۳۷	عبداللہ خانصاحب نمبردار " "	۷	"
۷۷۵	۱۷۱۲	شیخ کفایت اللہ صاحب "	۲ر	"	۸۰۲	۱۷۳۸	نور بخش صاحب روغن گر " "	۸ر	"
۷۷۶	۱۷۱۳	منشی عبدالرحیم صاحب پینشنر "	۱ر	"	۸۰۳	۱۷۳۹	روشن خانصاحب ولد چھدا صاحب " "	۱	"

نمبر شمار	نمبر رسید پختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۸۰	۱۷۴۰	اللہ بخش صاحب رو غنگر موضع کھجوری میرٹھ	۱	تعمیر بہی خواہان
۸	۱۷۴۱	حیون خانصاحب 〃 〃	۱	〃
۸	۱۷۴۲	محمد تقی صاحب 〃 〃	۸/	〃
۸	۱۷۴۳	شیخ نیاز صاحب	۸/	〃
۸	۱۷۴۴	عبدالحکیم خانصاحب نمبردار	۱	〃
۸۰	۱۷۴۵	محمد صدیق خانصاحب	۱	〃
۸۱	۱۷۴۶	اصغر خاں و عبدالرزاق صاحبان 〃	۴/	〃
۸۱	۱۷۴۷	چودھری بھورے خانصاحب 〃 〃	۱	〃
۸۱۲	۱۷۴۸	عبداللہ خانصاحب	للعہ	〃
۸۱۳	۱۷۴۹	جملہ مسلمانان منجانب فند موضع خانپور	۱	چرم قربانی بہی خواہان
۸۱۴	۱۷۵۰	اللہ دیا صاحب ولد میر بخش رو غنگر موضع افغانپور ضلع میرٹھ	۱	تعمیر بہی خواہان
۸۱۵	۱۷۵۱	حاجی بشیر الدین صاحب تاجر محلہ سنتوش پور۔ ضلع چوبیس پرگنہ	۱	زکوۃ
۸۱۶	۱۷۵۲	انسپکٹر صاحب تعلیمات ریاست قلات بلوچستان	للعہ	وظیفہ متفرقات
۸۱۷	۱۷۵۳	حاجی اشرف علی صاحب سوداگر ڈاکخانہ پومارشرف بھاٹا چاٹگام	۱	صرف طلبہ
۸۱۸	۱۷۵۴	نبی بخش صاحب مدرس عربی گورنمنٹ ہائی سکول گورداسپور	۱	زکوۃ
۸۱۹	۱۷۵۵	مسیح اللہ صاحب سول ملٹری مال روڈ انبالہ چھاؤنی	۱	تعمیر مسجد
۸۲۰	۱۷۵۶	مولانا محمد عشرت حسین صاحب فاضل دیوبند پروفیسر جامعہ احمدیہ بھوپال	۶	رسالہ

میزان	عمومی	للعہ ۴۰۹۳/۹
〃	دوامی بہی خواہان	لما ۸۳/۴
〃	دوامی واقف	۸۶/۲
〃	آمدنی فروختگی اشیاء وغیرہ	۸۱۲

میزان کل آمدنی ۷۸۵۲/۱۶ ۸۶/۱۲

فہرست کتب وقفی و اشیاء متفرق

موصولہ ماہ صفر المظفر ۱۳۶۱ھ ہجری

نمبر شمار	نمبر رسید پختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	تفصیل اشیاء
۱	۶	علی محمد ہاشم صاحب اینڈ برادرس محمد علی روڈ بمبئی	کتب دورۂ حدیث شریف مکمل (۳ سٹ) ابن ماجہ مجلد (ایک جلد)
۲	۷	برار حسین صاحب مرحوم دیوبندی۔ محلہ دیوان	چھینی آہنی۔ بکس رنچ ۲ انچ۔ بکس رنچ ۳/۴ انچ۔ بکس رنچ مع ہینڈل آٹھ کنڈہ ۳ عدد ایک عدد ایک عدد ایک عدد پچ رنچ ۲ انچ۔ اسکرو رنچ ۱۰ انچ۔ اسکرو رنچ ۸ انچ۔ اسکرو رنچ ۳ انچ۔ پریس کول ایک عدد

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	تفصیل اشیاء
			بیج کش ۔ چمڑے میں سوراخ کرنیکی ۔ پلاسٹ ربچہ ۔ خانہ چشمہ ۔ چشمہ کے آئینہ محفوظ ایک عدد ایک عدد ایک عدد ۲ عدد ۲ عدد سینٹی ریوٹر ۔ تارکٹ ۔ چین کٹور ۔ کرنی ۔ صندوقچی خورد شکستہ ایک عدد ایک عدد ۵ عدد ایک عدد ایک عدد
۳	۸	مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دارالعلوم دیوبند	مفید الوارثین غیر مجلد (۲ عدد)
۴	۹	برائے ایصال ثواب انتصار احمد صاحب مرسلہ افتخار احمد صاحب ساکن پھلاودہ ضلع میرٹھ	بنڈی روئی دار ۔ سوئٹر سوتی ۔ قمیص گبرون دھاریدار مستعمل ۔ قمیص گبرون ایک عدد ایک دو ایک دھاریدار نئی ۔ قمیص تین سکہ ۔ پاجامہ لٹھ کورا نیا ۔ پاجامہ لٹھ ڈیون نیا ایک ایک ایک پاجامہ لٹھ مستعمل ۔ کرتی ململ وچکن مستعمل ۔ دستی رومال ۔ کمربند ۔ ایک دو ۱ ۲
۵	۱۰	منجانب بی بی حبیبہ خاتون صاحبہ محلہ اویہ مسجد نولہ	۱۶ گز کپڑا
۶	۱۱	منشی رفیع الدین صاحب محلہ بخاران دیوبند ۔	بچھڑا عمر ایک سال
۷	۱۲	سبحان علی محمد علی برادران تاجر عطر گورکھپور	الفیہ شرح ابن عقیل ۔ مختصر معانی ۔ مجمع البحار ناقص ۔ نور الانوار ایک ایک ایک ایک مجلد شرح جامی ۔ بخاری شریف جلد ثالث و رابع ۔ ایک مجلد ایک جلد مجلد
۸	۱۳	شجاعت علی صاحب تاجر متصل جامع مسجد گورکھپور	حاشیہ عبد الغفور صاحب (ایک جلد)
۹	۱۴	حافظ عبد الولی صاحب پشاوری متعلم دارالعلوم دیوبند	کید الشیطان ۔ آداب شیخ والمرید ۔ الاعجوبہ ۔ التصریح ۔ ایک ایک ایک ایک
۱۰	۱۵	عبد السمیع صاحب موضع جھبیرن ڈاکخانہ دیوبند	بکرا عمر ۹ ماہ برنگ سفید ۔ کان کبرے ۔

صدمۂ عظیم

حضرت مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند کے دوسرے صاحبزادے حافظ قاری میاں محمد عاصم ذی جوہ سال کی عمر میں تقریباً دو سال کی طویل اور شدید علالت کے بعد ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۶۱ھ یوم پنجشنبہ کو نماز عصر کے وقت داعی اجل کو لبیک کہا ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ عزیزم محمد عاصم جیسے ذہین متین ۔ سنجیدہ اور حساس بچے بہت کم پیدا ہوتے ہیں ۔ اولاد کا صدمہ یونہی کچھ کم نہیں ہوتا پھر ایسی لائق اولاد کی مفارقت کا والدین اور عزیزوں کو جتنا بھی صدمہ ہو کم ہے ۔ لیکن آفرین ہے حضرت مولانا محمد طیب صاحب کو کہ اس صبر آزما موقع پر انھوں نے صبر و تحمل کے اس بلند معیار کو قائم رکھا ہے جو صحیح اسلامی روایت ۔ ان کی خاندانی عظمت اور قاسمی نسبت کی شایان شان ہے ۔ اللہ تعالیٰ مرحوم معصوم کو والدین کے لئے ذخیرۂ آخرت بنائے ۔ اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق ارزانی فرمائے ۔ (مرتب)

(سرخ نشان)

آپ کی مدت خریداری ختم ہوگئی

اگر آپ کے اس ماہ کے رسالہ میں سرخ نشان بنا ہوا ہے تو سمجھ لیجئے کہ آپ کا چندہ اس ماہ کے رسالہ کیساتھ ختم ہوگیا لہٰذا - آپ سے درخواست ہے کہ آئندہ سال کے لئے مبلغ دو روپئے ۱۵ جمادی الاولیٰ تک بذریعہ منی آرڈر ارسال فرماکر شکر گذاری کا موقع دیں - اور اپنے رسالہ کی سرپرستی کا سلسلہ جاری رکھیں -

اگر تاریخ مذکورہ تک آپ کا چندہ دفتر کو وصول نہ ہوا تو ماہ جمادی الاولیٰ کا رسالہ بذریعہ وی - پی حاضر کیا جائیگا - امید ہے کہ جناب وی - پی وصول فرماکر اپنا اخلاقی فرض ادا فرمائیں گے اور اپنی اس ملی امانت کو نقصان سے بچائیں گے - کیونکہ ہر وی - پی کی واپسی پر "دارالعلوم" کو ۳ر آنے کا نقصان برداشت کرنا پڑے گا -

(ناظم ماہنامہ دارالعلوم)

اپنا فرض ادا کیجئے

ماہنامہ "دارالعلوم" پوری جماعت کی امانت ہے - اس لئے اسے ہر حیثیت سے کامیاب بنانا جماعت کے تمام افراد کا فرض ہے - اگر آپ نے اپنا فرض ادا کیا اور نہ صرف خود "دارالعلوم" کی سرپرستی فرمائی بلکہ اس کی توسیع اشاعت کا حق بھی ادا کیا تو خدام "دارالعلوم" اس قابل ہوسکیں گے کہ "دارالعلوم" کی صوری اور معنوی حیثیت کو خاطر خواہ طور پر بلند کرسکیں - اور اگر آپ کو اس میں کوئی کمی نظر آتی ہے تو اسے دور کرسکیں -

لہٰذا - ہم مرکز علوم دارالعلوم دیوبند کے تمام مخلصین منتسبین اور متوسلین سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ اپنے مرکز سے متعلق اور وابستہ رہنے اور جماعت کی سرگرمیوں سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے ماہنامہ "دارالعلوم" کا مطالعہ اپنے لئے ضروری قرار دے لیں گے - اور جو حضرات ابتک اس کا سالانہ چندہ مبلغ دو روپئے ادا کرکے باقاعدہ معاون نہیں بنے ہیں وہ اب اپنا چندہ عنایت فرماکر ہمیں شکر گذاری کا موقع دیں گے -

اس ماہنامہ کی اشاعت کو بڑھاکر اس کی بنیادوں کو مضبوط بنانا براہ راست دارالعلوم دیوبند کی خدمت کرنا ہے

"ناظم ماہنامہ دارالعلوم"

معذرت - چونکہ حضرت مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم کے خطبۂ صدارت کو بالاقساط شائع کرنے کی بجائے بتمام وکمال ایک ہی مرتبہ میں شائع کردینا ضروری سمجھا گیا - اس لئے اس ماہ کے رسالہ میں دوسرے مضامین کے لئے جگہ نہ نکالی جاسکی - امید ہے کہ قارئین کرام بھی خطبہ کی یکجائی اشاعت کو پسند فرمائیں گے - (مرتب)

(باہتمام عبدالوحید غازی پوری طابع وناشر محبوب المطابع برقی پریس دہلی میں طبع ہوکر دارالعلوم دیوبند سے شائع ہوا)

مطبوعات کتب خانہ اعزازیہ دیوبند (یوپی)

اسلام مصنفہ حضرت مولانا عاشق الٰہی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس کتاب میں حضور کے پورے حالات بہت ہی پیاری زبان اردو میں درج ہیں قابل دیکھنے کے ہے۔ شروع کرکے جب تک ختم نہ ہو جائے چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا اس کی خوبی دیکھنے ہی سے معلوم ہو سکتی ہے۔ عرصہ سے نایاب تھی اور کسی قیمت پر بھی نہیں ملتی تھی حال میں اسکو بہترین طباعت اور کتابت وصحت کے ساتھ طبع کرایا گیا ہے۔ قیمت ۴ر

السہم المصیب (عربی) خطیب بغدادی نے جو امام اعظم ابوحنیفہ رح پر اعتراضات کئے تھے اس کا جواب۔ قیمت ۴ر

المہند علی المفند قسم اول حسام الحرمین کے فرضی اتہامات کا حقیقی جواب اور علماء رضا خوانی و دیوبند یہ کے عقائد کا بیان۔ قیمت ۸ر

تحذیر الناس قسم اول از حضرت قاسم العلوم والخیرات اس رسالہ میں ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین کی عجیب وغریب تفسیر ہے۔ قیمت ۴ر

تیسیر المبتدی کامل جس میں نحو صرف فارسی اور عربی دونوں کے قواعد اس خوبی سے آسان کر دئے گئے ہیں کہ مبتدی ایک ہی کتاب پڑھ معمولی عربی فارسی بولنے اور لکھنے پر قادر ہو سکتا ہے۔ قیمت ۶ر

تیسیر المنطق کامل مع حواشی جدیدہ وقدیمہ فن منطق کی مشہور درسی کتاب ہے اس پر پہلے حضرت حکیم الامت دام فضلہم کے حواشی تھے ان حواشی کے ساتھ مولانا جمیل احمد صاحب تھانوی مدرس مظاہر علوم سہارنپور کے جدید حواشی شامل کرکے طبع کیا گیا ہے قیمت ۸ر

شرح شاطبی ملا علی قاری فن قرأت کی مشہور کتاب ہے۔ عرصہ سے نایاب تھی۔ قیمت ۴ر

تاریخ الاسلام سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرات اہل اسلام اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے جگر پاروں کے ننھے ننھے دل اسلامی نور سے منور ہوں یورپ اور دہریت کے وبائی جراثیم سے محفوظ رہیں، اسلامی طرز وطریق۔ اسلامی ترقی اُن کے ذہن نشین ہو۔ اگر آپ چاہتے ہیں، اور یقیناً چاہتے ہیں) کہ اکابر اسلام کی عظمت آپ کے بچوں اور بچیوں کے دل میں جاگزیں ہو۔ اور ترقی اسلام کی نئی لہر پھر نونہالان اسلام کے دل میں دوڑے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ اکابر اسلام جیسی خصلتیں، ان جیسے اخلاق، ان جیسی ہمت شجاعت وغیرہ وغیرہ اوصاف حمیدہ ان کے دل میں جاگزیں ہو۔ وہ اسلام کے سچے فرزند اور نونہال ہوں تو ضروری ہے کہ سلسلہ تاریخ الاسلام کے تمام حصوں کا مطالعہ آپ خود بھی فرمالیں اور اپنے عزیز بچوں اور بچیوں کو بھی کرادیں اس سلسلے کے پہلے حصہ میں حضورؐ کی مکمل زندگی بیان کی گئی ہے۔ دوسرے حصہ میں حضورؐ کی مدنی زندگی۔ اور تیسرے حصہ میں حلیۂ مبارک حضورؐ کے مقدس اخلاق، معاشرتی اور اقتصادی تعلقات حضورؐ کا یومیہ نظام الاوقات، پروگرام، مجالس مقدسہ کے آداب، اطوار خانگی سامان ترکہ وغیرہ وغیرہ نہایت ہی دلکش اور مستند طور پر بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت حصہ اول ۶ر حصہ دوم ۱۲ر حصہ سوم ۶ر

ہر قسم کی درسی وغیر درسی کتب اور کلام مجید وحمائل شریف ملنے کا پتہ

(مولوی) **سید احمد مدیر کتب خانہ اعزازیہ دیوبند** یوپی

رجسٹرڈ نمبر اے

مرکز علوم اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

کا

ماہوار رسالہ

دارالعلوم

زیر نگرانی

حضرت مولانا محمد طیب صاحب مدظلہ

مہتمم دارالعلوم دیوبند

مرتبہ

عبدالوحید غازیپوری

ناظم شعبہ تنظیم و ترقی دارالعلوم دیوبند

کیخلاف ہو۔ دوسرا شبہ یہ ہے کہ جب خدا ہی بندہ کے افعال کا خالق ٹھہرا تو برے اعمال میں بندہ کی کیا تقصیر ہوئی ایسی صورت میں بندہ کو سزا دینا کیا ظلم نہ ہوگا۔

معتزلہ نے اس کی شان تنزیہ اور تقدیس کو قائم رکھنے کے لئے اور ظلم سے بچانے کے لئے یہ کہدیا کہ بندہ اپنے افعال کا خود خالق ہے۔ اور خدا بندے کے افعال کا خالق نہیں۔ اور جب بندہ اپنے افعال کا خود خالق ہوگیا تو خدا کے تنزیہ اور تقدیس میں کوئی فرق نہ آیا۔ اور برے افعال کرنے سے بندہ ہی قصوروار رہتا ہے خدا ظالم نہیں ٹھہرتا۔

لیکن[1] اس کہنے سے بندہ اپنے افعال کا خود خالق ہے اشکال نہیں رفع ہوتا۔ اس لئے کہ افعال بالفرض بندہ ہی کے مخلوق ہوں تو وہ اخلاق اور ملکات اور وہ قدرت اور اختیار کہ جس کے ذریعہ سے بندہ افعال کرتا ہے وہ بندہ کے مخلوق نہیں۔ اخلاق کو اخلاق اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ وہ خلقی ہیں۔ اخلاق جیسے خدا نے بنا دیئے ویسے ہی بنگئے اور ان کو کوئی بدل نہیں سکتا اور انھیں اخلاق پر جزا و سزا کا مدار ہے۔ جیسا تخم ہوتا ہے ویسا ہی پھل درخت کو لگتا ہے اور جب جزا و سزا کا مدار تخم اخلاق پر ہوا۔ اور اخلاق خدا کے مخلوق ٹھہرے تو افعال کو اپنا مخلوق بتلانے سے کیا فائدہ ہوا

ہاں اپنے آپ کو خالق کہکر کم فہم اور بے ادب ہونا ثابت ہوگیا۔ افسوس کہ ان لوگوں نے جزا و سزا کی حقیقت کو نہ سمجھا۔ جزا و سزا حقیقت میں تخم اخلاق اور اشجار اعمال کے پھل کا نام ہے۔ جیسے انار اور انگور ایک خاص تخم اور خاص درخت کے پھل کا نام ہے۔ درخت کو زمین کا مخلوق کہو یا خدا کا مخلوق پھل بہرحال لگتا ہے۔ ایسی ہی اعمال کو اپنا مخلوق بتلاؤ یا خدا کا جزا و سزا بہرحال مرتب ہوتی ہے۔ اسکی کیا ضرورت تھی کہ خدا جیسے خالق کو چھوڑ کر اپنے کو خالق بتلا دیا۔ اگر جزا و سزا ہی کا راست بٹھلانا تھا تو یہ کہسکتے تھے کہ پھل کے اچھے اور برے ہونے کا مدار اگرچہ تخم ہی پر ہے لیکن عرف میں درخت ہی کا پھل کہلاتا ہے۔ ایسے ہی جزا و سزا اگرچہ اخلاق ہی پر موقوف ہے۔ لیکن عرف میں عمل ہی کی جزا و سزا کہتے ہیں:۔

الحاصل اس فریق نے خدا کی تنزیہ اور تقدیس قائم رکھنے کیلئے بندہ کو خود اپنے افعال کا خالق مان لیا۔ لیکن جب ساتھ ہی ساتھ اخلاق کو خدا کا مخلوق مان لیا تو بندہ کو خالق مان لینے سے کوئی فائدہ نہ ہوا۔ اور قطع نظر اس سے کہ اس مقام پر کوئی فائدہ ہوا یا نہیں۔ بندہ کو خالق افعال ماننے سے اور چند اشکال سر پڑ گئے۔

پہلا اشکال[2] یہ ہے کہ بندہ کے مخلوقات خدا کی مخلوقات سے بڑھ جائیں۔ کیونکہ بندہ جو خدا کا مخلوق ہے وہ تو ایک ہے اور بندہ کے ایک ہی دن کے افعال اگر دیکھے جائیں تو لاکھوں تک پہونچ جاتے ہیں۔ اور اگر تمام عمر کے افعال کو

---

[1] ماخوذ از تقریر دلپذیر۔ صفحہ ۱۰۳ - [2] ماخوذ از تقریر دلپذیر صفحہ ۱۵ و فتح الباری صفحہ ۳۴۱ باب قول اللہ تعالیٰ

دیکھا جائے تو اسکا تو کوئی شمار ہی نہیں۔

پس اگر ایک ارب انسان خدا کے پیدا کئے ہوئے ہیں تو ہر انسان کے افعال بھی ایک ارب سے کم نہ ہونگے اس صورت میں خدا کی مخلوقات کا حاصل جمع ایک ارب ہوتا ہے اور بندوں کی مخلوقات کا حاصل جمع نو ارب ہوتا ہے بندہ اگر اپنی عاجزی اور لاچاری اور خدا کی عظمت اور شوکت کا ذرا بھی خیال کرے تو ہرگز اپنے کو خالق نہ بتلائے جو شخص دو اور چار اور دو دونی ہونیکا مطلب خوب سمجھ لیگا وہ ہرگز یہ نہیں کہہ سکتا کہ دو دونی پانچ ہوتے ہیں اسی طرح جو خدا کی عظمت اور قدرت اور بندے کے عجز و نیاز کو خوب سمجھ لیگا اس سے یہ کسی طرح ممکن نہیں کہ وہ خدا کو عظیم و قدیر نہ مانے اور اپنے آپ کو خالق بتلائے۔

دوسرا اشکال[1] یہ کہ افعال اختیاریہ گو انسان کے اختیار میں ہیں مگر یہ اختیار تو اس کے اختیار میں نہیں۔ یہ اختیار تو آپ کے نزدیک بھی اسی کا مخلوق ہے علاوہ ازیں جس جس چیز کی بندہ کو اپنے افعال میں حاجت ہے وہ سب اسی کی پیدا کی ہوئی ہیں۔ ہاتھ اور پیر آنکھ اور زبان وغیرہ وغیرہ حتیٰ کہ یہ خود بندہ اسی کا پیدا کیا ہوا ہے۔ اس پر بھی اگر بندہ اپنے کو خالق کہے۔ تو بعینہٖ ایسی مثال ہے کہ دو شخص ایک کھیت کی پیداوار پر تکرار کریں اور ایک شخص ان میں سے یہ اقرار کرے کہ یہ کھیت بھی تیرا ہے۔ بیج بھی تو نے ڈالا۔ جوتنے کیلئے بیل بھی تو نے ہی دیئے۔ جو کچھ اس پر صرف ہوا وہ بھی تیرا ہی تھا۔ مگر باایں ہمہ پیداوار میری ہے سو ایسے ظالم کا جواب بجز سزا کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ یہ شخص بھی کہیگا کہ یہ بالکل غلط کہتا ہے۔

تیسرا اشکال[2] یہ ہے کہ اگر افعال کفر کا خالق ہونا شان تنزیہ اور تقدیس کے منافی ہے تو معدن کفر اور منبع ضلالت یعنی شیاطین کا خالق ہونا بدرجۂ اولیٰ شان تقدیس کے بہت زائد منافی ہوگا۔

فما هو جوابكم فهو جوابنا

ہاں اگر شیاطین کے مخلوق خدا ہونے سے آپ انکار کر دیں تو ممکن ہے کہ آپ اس اشکال سے رہا ہو سکیں لیکن یہ ضرور بتلانا ہوگا کہ شیاطین پھر کیسے مخلوق ہیں اور کون ان کا خالق ہے۔

چوتھا اشکال[3] یہ ہے کہ اگر آپ کے نزدیک خلق کفر کی نسبت خدا کی طرف اس کی شان کے منافی ہے تو خلق ایمان اور خلق ہدایت کی نسبت تو منافی نہیں۔ اگر خلق کفر شر ہے تو خلق ایمان لامحالہ خیر ہوگا۔

لہٰذا آپ کو مناسب تھا کہ بندہ کو فقط کفر و معصیت کا خالق مانتے اور ایمان و ہدایت کا خالق خدا کو قرار دیتے کیونکہ بندہ کو فقط اس ضرورت سے خالق بتلایا گیا تھا کہ اس کی شان اقدس کی طرف کسی شر کی نسبت لازم

---

[1] ماخوذ از تقریر دلپذیر صفحہ ۱۶ ملل ونحل لابن حزم صفحہ ۴۲/۳ ج۔ [2] فتح الباری صفحہ ۴۴۱/۱۳ ج و ملل ونحل لابن حزم صفحہ ۶۶/۳ ج و صفحہ ۶۹/۳ ج و صفحہ ۷۳/۳ ج۔ [3] ملل ونحل لابن حزم صفحہ ۱۰۲/۳ ج

ہوئے اور یہ ضرورت بندہ کو فقط خالق کفر اور خالق معصیت ماننے سے مرتفع ہو سکتی ہے۔ علاوہ ازیں ایک فائدہ یہ ہوگا کہ بندہ کو فقط خالق کفر ماننے سے نسبت خلق الی العبد میں تعلیل ہو جائے گی۔ اور خدا کو خالق ایمان ماننے سے خدا کی جانب میں ایک خیر کا اضافہ ہو جائیگا۔

پانچواں اشکال[1] یہ ہے کہ اگر بندہ کو خود اپنے افعال کا خالق کہا جائے تو یہ کہنا پڑیگا کہ یہ افعال بندہ کے ملک ہیں خدا کی ملک سے خارج ہیں۔ کیونکہ خدا جب ان افعال کا خالق ہی نہیں تو مالک کیسے ہوگا۔

اس صورت میں جزا و سزا کی حقیقت صرف مزدوری اور اجرت رہ جاتی ہے اور بندہ اور خدا کی حیثیت نوکر اور آقا کی سی رہ جاتی ہے جیسے نوکر کی نوکری خدمت کرنے سے آقا کے ذمہ لازم ہو جاتی ہے۔ اسی طرح خدا کی اطاعت کرنے سے خدا کے ذمہ اس کی جزا واجب ہو جاتی ہے۔

چھٹا اشکال[2] یہ ہے کہ جب خدا اور بندہ کی حیثیت آقا اور نوکر کی سی ہوئی تو بندہ کا خدا کی برابر ہونا لازم آئے گا۔ اسلئے کہ نوکر نوکری سے پہلے تو آقا کے برابر ہوتا ہی ہے۔ مگر نوکری کے بعد بھی برابر رہتا ہے۔ کیونکہ جب آقا کی خدمت اور تعظیم مول کی ہے تو اس صورت میں بے شک وہ تعظیم اور نوکری دونوں برابر ہوں گی۔ اسلئے کہ مول کی چیز مول ہی کے برابر ہوتی ہے۔

ساتواں اشکال[3] یہ ہے کہ جیسا نوکر روپیہ کا محتاج ہوتا ہے۔ اور اسی کی طمع میں خدمت کرتا ہے ایسا ہی آقا نوکر کی خدمت کا محتاج ہوتا ہے اور اسی وجہ سے اپنا عزیز مال صرف کرتا ہے۔

پس اگر خدا اور بندوں میں بھی آقائی اور نوکری کا علاقہ ہو تو بندہ تو محتاج تھا ہی خدا بھی محتاج نکلیگا۔

آٹھواں اشکال[4] یہ ہے کہ بندوں کا رتبہ خدا سے بھی بڑھ جائے۔ اس لئے کہ ایسے دو شخصوں میں کہ ایک پر دوسرے کی اطاعت لازم ہو پانچ قسم کے علاقے ہوتے ہیں۔

نوکری[1] - غلامی[2] - احسان[3] - خدمت[4] - عشق و محبت[5]

پہلی صورت میں دونوں طرف سے مطالبہ ہو سکتا ہے۔ آقا خدمت کا مطالبہ کر سکتا ہے۔ اور نوکر اجرت کا۔ باقی چار صورتوں میں صرف ایک طرف سے مطالبہ ہو سکتا ہے۔ مالک اور محسن اور حاکم اور محبوب کو مطالبہ کا حق حاصل ہے۔ مگر مملوک اور مرہون احسان اور محکوم اور عاشق کو کسی مطالبہ کا حق حاصل نہیں۔ اور ظاہر ہے کہ بندوں میں یہ پانچوں قسم کے علاقے پائے جاتے ہیں۔

پس اگر خدا اور بندوں میں صرف آقائی اور چاکری کا علاقہ ہو تو خدا بندوں سے چار علاقوں کے اعتبار

[1] ماخوذ از تقریر دلپذیر صفحہ ۱۰۶ - [2] ماخوذ از تقریر دلپذیر صفحہ ۱۰۷ - [3] ماخوذ از تقریر دلپذیر صفحہ ۱۰۸
[4] ماخوذ از تقریر دلپذیر صفحہ ۱۰۹ -

سے کم رہا۔ نیز اگر خدا کو خدمت کے مطالبہ کا حق ہے تو بندوں کو اجرت کے مطالبہ کا حق ہے اور ایک درجہ میں بندہ کا اُس پر دباؤ ہے۔ سبحان ربك رب العزة عما يصفون ۞

نواں اشکال[1] یہ ہے کہ اگر بندہ اپنے افعال کا خالق ہوتا تو اسکو اپنے تمام افعال اور اختیاری سکنات و حرکات کی تمام کیفیتوں کا تفصیلی علم ہوتا اسلئے کہ یہ ناممکن ہے کہ خالق کو اپنی مخلوق کا تفصیلی علم نہ ہو۔ کما قال تعالیٰ۔

الا یعلم من خلق کیا جس نے پیدا کیا وہ اپنی مخلوق کو نہیں جانتا۔

دسواں اشکال[2] نیز جب خدا تعالیٰ کی قدرت کامل اور غیر متناہی ہے اور بندہ اور اسکی ذات و صفات اور اُس کے تمام افعال اور حرکات و سکنات سب ممکن ہیں۔ تو پھر کس چیز نے خدا کی قدرت کاملہ کے تعلق کو بندہ کے افعال سے روک دیا۔ اور کس چیز نے اس کے حیطۂ قدرت اور دائرۂ تکوین کو محدود کر دیا۔

فتلك عشرة كاملة

دس اشکال تو پورے ہو گئے جو مذہب اعتزال کے باطل کرنے کے لئے کافی اور وافی ہیں۔ بطور علاوہ یعنی رونگے میں کچھ اور بھی لیتے جائے۔ وہ یہ کہ ایک ادنیٰ حاکم کو یہ گوارا نہیں کہ جس شہر میں وہ حاکم ہے اس کے کسی حکم کی مخالفت کیجائے۔ لیکن معتزلہ کے مذہب پر خدا تو چاہتا ہے کہ بندے ایمان لائیں۔ لیکن بندے علی الاعلان اس کی نافرمانی کر رہے ہیں۔ خدا کی مشیت اور ارادہ ناکام ہے۔ بندے اپنے ارادہ اور مشیت میں کامیاب ہیں۔

سبحانه عما يقولون علوا كبيرا

خلاصہ یہ کہ جس غرض اور ضرورت سے خلق افعال کے قائل ہوئے تھے وہ ضرورت تو رفع نہ ہوئی اور اُلٹی خرابیاں سر پڑ گئیں۔

جبریہ ۔ فرقۂ جبریہ نے دیکھا کہ بندہ کو اپنے افعال کا خالق اور فاعل مستقل قرار دینا تو سراسر عقل اور نقل کے خلاف ہے خدا تعالیٰ کا خالق الکل ہونا سب کے نزدیک مسلّم ہے۔ بندہ کو اپنے افعال کا خالق ماننے کا یہ مطلب ہے کہ حق تعالیٰ خالق الکل نہیں۔ بندہ کے افعال خدا کی خالقیت سے مستثنیٰ ہیں۔ اس لئے فرقۂ جبریہ نے خدا کی توحید و تفرید اور تنزیہ و تقدیس کا تو اعتراف کیا لیکن قضاء و قدر کا عقدہ حل کرنیکے لئے یہ قرار دیا کہ بندہ مجبور محض ہے۔ بندہ میں کسی قسم کی قدرت نہیں۔ بندہ کی حرکات و سکنات بعینہ ایسی ہی ہیں جیسا کہ ہوا سے درخت کی شاخیں اور پتے حرکت کرنے لگتے ہیں۔ اور اسی حرکت میں پتوں اور شاخوں کے ارادہ کو دخل نہیں۔

اس فرقہ کے نزدیک دنیا کے سارے مجرم معذور اور بے قصور ہیں۔ اُن کے نزدیک دنیا میں کوئی گناہ اور عیب ہی نہیں جو کچھ ہو رہا ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کی مشیت سے ہو رہا ہے۔ بندہ کوئی فعل کرے اس پر کوئی مواخذہ نہیں

---

[1] کذا فی شرح المواقف صفحہ ۱۴۸/۸ [2] کما فی الاتحاف شرح الاحیاء صفحہ ۱۶۴/۲ ۔

تمام افعال یکساں اور برابر ہیں۔ نہ کوئی شئے طاعت ہے اور نہ کوئی شئے معصیت۔

مؤمن یہ کہ اس فرقہ کے نزدیک حسن اور قبح۔ خیر اور شر۔ نیک اور بد کی تقسیم ہی غلط ہے۔ مؤمن اور کافر۔ حضرت آدم اور ابلیس۔ حضرت موسیٰ اور فرعون۔ ابوبکر اور ابوجہل اس فرقہ کے نزدیک سب برابر ہیں۔ اب اہل عقل خود غور کریں کہ یہ مذہب کس درجہ عقل سے بعید ہے۔ کیا اہل عقل کے نزدیک انسان کی اختیاری اور ارتعاشی حرکت میں کوئی فرق نہیں۔ کیا چلنا پھرنا اور اوپر سے گرنا دونوں برابر ہیں۔ کون نہیں جانتا کہ بلندی پر چڑھنا انسان کا اختیاری فعل ہے اور اوپر سے نیچے گرنا غیر اختیاری امر ہے۔ اگر انسان حقیقت میں شجر اور حجر کی طرح قدرت اور اختیار سے عاری ہے تو پھر دنیاوی کاروبار میں انسان کو امر و نہی کیوں کیا جاتا ہے۔ جس طرح شجر اور حجر کو امر و نہی کرنا خلاف عقل ہے۔ اسی طرح انسان کو بھی امر و نہی کرنا بھی خلاف عقل ہونا چاہئے۔ اور جس طرح شجر و حجر کی مدح و ذم خلاف عقل ہے۔ اسی طرح انسان کی مدح و ذم بھی عقلاً ممنوع ہونی چاہئے۔ اور نہ کسی جرم پر اس کو سزا ملنی چاہئے اسلئے کہ وہ بالکل بے بس ہے۔

معلوم ہوا کہ انسان کو شجر اور حجر کی طرح اختیار اور ارادہ سے عاری سمجھنا سراسر عقل اور بداہت کے خلاف ہے۔ جسکو ذرا بھی عقل ہے وہ تو اسکو مان نہیں سکتا۔ مجنون اور دیوانہ کی بات کا کوئی اعتبار نہیں۔

مسئلہ تقدیر کے متعلق اہل حق کی تحقیق ۔ اہل حق نے جب یہ دیکھا کہ نہ فرقہ قدریہ اس عقدہ کو حل کر سکا اور نہ فرقہ جبریہ۔ اس لئے اہل حق متوجہ ہوئے کہ طالبان حق کے سامنے عقل اور نقل کی روشنی میں ایسی تشفی بخش تحقیق پیش کی جائے کہ جس سے قلوب مطمئن ہو جائیں اور خصوصاً پیش کردہ شبہات کا قلع اور قمع ہو جائے۔

اہل حق کہتے ہیں کہ جب یہ ثابت ہوا کہ انسان نہ تو خالق اور فاعل مستقل ہے اور نہ شجر اور حجر کی طرح مجبور محض ہے تو یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ وہ نہ قدر محض ہے نہ جبر محض۔ انسان نہ فاعل مستقل ہے اور نہ شجر اور حجر کی طرح مجبور محض ہے۔ ایک بین بین حالت میں ہے۔ بندہ اپنے افعال کا خالق اور فاعل مستقل نہیں۔ فاعل مستقل اور خالق تو ہر شئے کا خدا تعالیٰ ہی ہے۔ لیکن اس قادر مطلق اور مختار کل نے کچھ قدرت اور اختیار اور ارادہ بندہ کو بھی عطا کیا ہے کہ جس سے بندہ اپنے مولیٰ کی اطاعت اور فرماں برداری کرے۔ اسی وجہ سے بندہ کو کاسب کہا جاتا ہے۔ اور اس خداداد قدرت اور اختیار سے جو فعل بندہ کرتا ہے۔ اصطلاح شریعت میں اسکو کسب کہتے ہیں۔ اور اسی وجہ سے بھلائی اور برائی اس کی طرف منسوب کیجاتی ہے۔ اور اسی کسب پر مدح اور ذم کا مستحق ہوتا ہے۔ اور اسی پر جزا و سزا ثواب اور عذاب ملتا ہے

؎ چلا عدم سے میں ہستی کو بول اٹھی تقدیر ✿ بلا میں پڑنے کو کچھ اختیار لیتا جا

لہذا برے افعال کے ارتکاب سے بندہ ہی کو برا کہا جائیگا۔ خالق ہونے کی وجہ سے خدا تعالیٰ کیطرف کوئی برائی منسوب نہیں کیجا سکتی۔ تلوار چلانے والے ہی کو قاتل کہا جاتا ہے۔ تلوار بنانے والے کو نہ کوئی قاتل کہتا ہے اور نہ کوئی

برائی اُسکی طرف منسوب کیجاتی ہے۔ تلوار کا بنانا تو کمال ہی کمال ہے لیکن اگر اسکا استعمال بے محل ہے تو وہ بلاشبہ معیوب اور مذموم ہے۔ رنگریز کو اسود یعنی سیاہ نہیں کہا جاسکتا جو کپڑا سیاہ رنگ میں رنگا گیا ہے اسی کو سیاہ کہا جائیگا۔ اسیطرح کافر اور گمراہ وہی کہلائیگا کہ جو کفر اور ضلالت کی سیاہی میں رنگین ہے۔ جس نے کفر اور ضلالت کی سیاہی کو پیدا کیا اس کی طرف کوئی برائی منسوب نہیں کیجاسکتی اس خلاق عالم نے تو سیاہ اور سفید۔ کفر اور ایمان ہر قسم کے رنگ پیدا کئے اور تمھارے سامنے کردیئے اور خوب اچھی طرح بتلادیا کہ یہ رنگ اچھا ہے اور یہ بُرا بھلے اور برے میں امتیاز کے لئے تم کو عقل دی کرنے اور نہ کرنے کی تم کو قدرت دی۔ اس پر بھی اگر کوئی ایمان کے صاف اور سفید رنگ کو چھوڑ کر کفر کی سیاہی اپنے قلب کو لگالے تو یہ اسکا قصور ہے۔

حکایت امام اعظم ابوحنیفہؒ سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ امام موصوف نے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے یہ دریافت کیا کہ "اے صاحبزادۂ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیا حق تعالیٰ نے کوئی امر بندوں کے تفویض اور سپرد فرمایا ہے کہ وہ اپنے اختیار سے جو چاہیں کریں" ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل اس سے پاک اور منزہ ہے۔ کہ اپنی ربوبیت بندوں کے سپرد فرمائے۔ امام ابوحنیفہ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں پر کوئی جبر کیا ہے۔ اور کسی چیز کے کرنے پر انکو مجبور کیا ہے۔ ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی شان عدل سے یہ بعید ہے کہ وہ بندوں کو کسی امر پر مجبور کرے اور پھر اُس پر اُن کو عذاب دے۔ امام ابوحنیفہ نے عرض کیا کہ پھر کیا صورت ہے۔ تو فرمایا کہ حالت بین بین ہے نہ جبر ہے اور نہ تفویض۔ نہ اکراہ ہے اور نہ تسلیط۔ (کذا فی المکتوبات المجددیہ)

پس جبکہ یہ ثابت ہوگیا کہ بندہ شجر اور حجر کی طرح مجبور نہیں بلکہ خداوند ذوالجلال نے اسکو کچھ اختیار اور ارادہ عطا فرمایا ہے کہ جس سے وہ اپنے سخت سے سخت دنیوی کاروبار چلاتا ہے اور قوانین حکومت کا مکلف اور پابند سمجھا جاتا ہے۔ بلکہ وہ خود بھی اپنے کو آئین اور دستور کا پابند سمجھتا ہے تو سمجھ لو کہ اسیطرح بندہ احکام الٰہیہ کا بھی مکلف ہوسکتا ہے۔ اور اسی خداداد اختیار سے جو افعال اس سے صادر ہوں ان پر مدح و ذم ثواب اور عتاب جزا اور سزا مرتب ہوسکتی ہے۔ اور اسی خداداد اختیار سے بندہ جو فعل کرتا ہے اسیکا نام اصطلاح شریعت میں کسب ہے

لہٰذا یہ شبہ تو کافور ہوا کہ اگر خدا تعالیٰ ہی بندہ کے افعال کا خالق ہو۔ تو ایسی صورت میں بندہ کا کیا قصور اور ایسی صورت میں بندہ کو سزا دینا ظلم ہے۔

جھوٹ بولتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے کوئی ظلم نہیں کیا یہ خود ہی ظالم ہے کہ دیدہ و دانستہ اور بہزار رضا اور رغبت باوجود ممانعت کے معصیت کا مرتکب ہوا اور پھر اپنے کو مظلوم بتاتا ہے۔ کیا یہ کھلی ہوئی بے حیائی نہیں کہ جرم خود کرتا ہے۔ اور اس کا بوجھ اور ذمہ داری خداوند قدوس پر رکھنا چاہتا ہے۔

سبحانہ وتعالیٰ عما یقولون علوا کبیرا

یہ اعتراض باقی نہ رہا۔ کہ شر اور برائی کا اس کی مشیت سے واقع ہونا اس کی شان تقدس کے خلاف ہے۔ سو اسکا جواب یہ ہے کہ ہم گذشتہ صفحات میں یہ ثابت کر چکے ہیں کہ خلق قبیح۔ قبیح نہیں اور ایجاد شر۔ شر نہیں۔ پاخانہ فی حد ذاتہ بے شک ناپاک اور بہت بری چیز ہے۔ مگر قصر شاہی کے لئے اسکا وجود ضروری ہے۔ قصر شاہی بغیر بیت الخلاء کے غیر مکمل اور ناتمام ہے۔ سیاہ بال اور سیاہ خال اگرچہ فی حد ذاتہ بدنما اور برے ہیں۔ مگر آفتاب اور ماہتاب جیسے چہرہ کی رونق اور دل آویزی کو جس حد تک پہنچا دیتے ہیں۔ غالباً اس سے کوئی بے خبر نہیں۔ معدہ اور امعاء اگرچہ سرتاپا نجاست ہیں مگر اس میں شک نہیں کہ مدار حیات ہیں۔

بہرحال یہ چیزیں گو انفرادی طور پر بری ہیں مگر مجموعہ کے لحاظ سے خیر محض ہیں۔ مجموعہ بدون ان کے بے زیب رہتا ہے۔ جس طرح ایک انسان میں بدون خال اور سیاہ بالوں کے حسن نہیں پیدا ہوتا۔ اسی طرح مجموعہ عالم میں بدون کفر اور ضلالت کی سیاہی کے حسن نہیں پیدا ہو سکتا۔ مجموعہ عالم میں حسن جب ہی آسکتا ہے کہ جب اس میں حسین چہرہ کی طرح ایمان و ہدایت بھی ہو اور سیاہ بالوں اور نجاست معدہ کی طرح کفر و ضلالت بھی ہو۔

ایمان و ہدایت اپنی ذات سے حسین ہیں اور کفر و ضلالت اپنی ذات سے قبیح۔ مگر ایجاد اور خلق دونوں کا حسن اور خیر ہے۔ کیونکہ مجموعہ عالم کیلئے جیسے خیر کی ضرورت ہے ویسے ہی شر کی بھی ضرورت ہے ورنہ مقصد ناقص اور ناتمام رہتا ہے۔ اس لئے کہ ایجاد عالم[1] سے مقصود حق تعالیٰ کو کوئی اپنا ذاتی نفع اور نقصان نہیں۔ بنانے سے اس کے کمالات میں کوئی اضافہ نہیں اور نہ بنانے سے کوئی کمی نہیں۔ مقصد صرف اس قدر ہے کہ اپنے کمالات اور صفات کے مظاہر پیدا فرمائے اور اپنی خوبیوں کو ظاہر کرے۔ اور ظاہر ہے کہ اسکے کمالات کسی ایک دائرہ میں محدود نہیں۔ بلکہ مختلف قسم کے ہیں۔ اگر وہ رحم و کرم کا مالک ہے تو عقاب و الم کا بھی مالک ہے۔ معز اور مذل بھی ہے منعم اور منتقم بھی ہے۔ پس اگر بعض صفات کمالیہ کے مظاہر پیدا کئے جائیں اور بعض کے نہ پیدا کئے جائیں تو مقصد ناتمام رہتا ہے۔ اسلئے ضروری ہوا کہ انعام اور انتقام اعزاز اور اکرام دونوں ہی کے مظاہر پیدا کئے جائیں یعنی مؤمن بھی ہوں اور کافر بھی دار انعام بھی ہو اور دار انتقام بھی۔ ابوبکر اور عمر بھی ہوں۔ ابوجہل اور ابولہب بھی ہوں۔ ؎

در کارخانۂ عشق از کفر ناگزیر ست
دوزخ کرا بسوزد گر بولہب نہ باشد

---

[1] ماخوذ از صراط مستقیم مصنفہ مولانا اسمٰعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۴۷۔ و تفسیر غرائب القرآن للعلامۃ النیشاپوری۔ صفحہ ۱۴۵ مطبوعہ برحاشیۂ تفسیر ابن جریر طبری رح۔

تفسیر سورۂ فیل کے متعلق ایک مکتوب

"پرویز صاحب نے سورۂ فیل کی جو انوکھی تفسیر "طلوع اسلام" میں شائع کی تھی اس نے بہت سے سادہ لوح مسلمانوں کو شدید مغالطہ میں مبتلا کر دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے حضرت مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم کو کہ انھوں نے ایک طویل مقالہ میں جو ماہنامہ "دارالعلوم" کے کئی نمبروں میں شائع ہوا ہے پرویز صاحب کی اس غلط تفسیر پر نہایت محققانہ انداز میں تنقید فرما کر کتنے ہی مسلمانوں کو غلط فہمی کا شکار ہونے سے بچا لیا۔ مولانا ممدوح کے اس تنقیدی مضمون سے نیک دل مسلمانوں کو کتنا فائدہ پہونچا ہے اس کا اندازہ صرف اس ایک مکتوب سے ہو سکتا ہے جو جناب الحاج ہدایت اللہ صاحب نے دہلی سے تحریر فرمایا ہے۔

(مرتب)

"دارالعلوم" بابت ماہ شوال میں آپکا مضمون بعنوان "تفسیر سورۂ فیل" شائع ہوا اگرچہ مضمون تنقیدی حیثیت رکھتا ہے۔ مگر پھر بھی میرے لئے باعث شرح صدر ہوا۔ اور نہ معلوم کتنے بندگان خدا فیضیاب ہوئے ہونگے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی جزائے خیر عنایت فرمائے۔ کچھ عرصہ ہوا میں نے تفسیر سورۂ فیل مصنفہ مولانا حمید الدین صاحب فراہی کا مطالعہ کیا۔ اسمیں مولانا مرحوم نے وہی مضمون ارشاد فرمایا ہے جو کہ پرویز صاحب نے طلوع اسلام میں سپرد قلم کیا ہے فرق اتنا ہے کہ مولانا نے اپنے مضمون کو دلائل و براہین سے آراستہ کیا ہے، اور عالمانہ طور پر سلف کی تردید کی ہے۔ اور اپنی دعویٰ کو اشعار جاہلیت وغیرہ سے مزین کیا ہے۔ اور پرویز صاحب نے اپنے الفاظ میں مولانا کا مضمون نقل کر دیا ہے۔ اور نسبت اپنی طرف کی ہے۔ اور ڈاکٹر صاحب کے جواب میں جو کچھ لکھا ہے وہ بھی مولانا ہی کے خیالات و دلائل ہیں گویا یہ برخود غلط اور ایجاد بندہ تفسیر مولانا مرحوم کی ہے۔ نہ کہ پرویز صاحب کی کاوش دماغ کا نتیجہ، تو مولانا مرحوم کی تفسیر پڑھکر میری طبیعت پر کچھ ایسا اثر ہوا کہ میرے خیالات یک لخت بدل گئے۔ اور مولانا کے خیالات نے دل میں جگہ لے لی۔ اس کے بعد ان کی تفسیر سورۂ کوثر کا مطالعہ کیا۔ مگر وہاں میں ٹھٹکا۔ کیونکہ اس میں بہت زیادہ قیاس آرائیاں کی گئی ہیں، مگر پھر بھی تذبذب پیدا ہو گیا۔ مگر یہ حالت زیادہ دیر قائم نہ رہ سکی۔ کبھی میرا یہ خیال ہوا کہ میں سید نا شیخ الہند حضرت مولانا و مرشدنا سید حسین احمد صاحب مدنی دامت برکاتہم یا حضرت مولانا عبید اللہ صاحب سندھی یا حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی سے اس معاملہ میں مشورہ کروں اور کبھی یہ خیال پیدا ہوتا کہ درحقیقت مولانا فراہی درست لکھتے ہیں۔ الغرض رمضان شریف میں مولانا عبد الحلیم صاحب کے ختم قرآن شریف میں مولانا عبید اللہ نے سورۂ کوثر کی تفسیر بیان فرمائی اللہ کے فضل سے طبیعت میں سکون پیدا ہو گیا۔ اور مولانا فراہی کی کل تفسیروں کے متعلق شبہ پیدا ہو گیا۔ اور ان کا مطالعہ بند کر دیا۔ لیکن سورۂ فیل کے متعلق انکی تفسیر بہت پسند آئی۔ مگر اللہ کے فضل سے آپ کا مضمون پڑھ کر تسکین قلب حاصل ہو گئی۔ اب یہ عرض ہے کہ آپ اس وقت لگے ہاتھوں مولانا کی تفسیر پر بھی تنقیدی نظر ڈالتے جائیں۔ کیونکہ یہ درحقیقت مولانا کی تفسیری تحقیقات ہیں اور پرویز صاحب نے دنیا کے سامنے اپنے افکار کا نتیجہ قرار دیا ہے۔ اس سے ہزارہا اصلاحی اور ندوی بھائیوں کی اور دوسرے بھٹکے ہوئے بھائیوں کی اصلاح ہو جائے گی۔ اور آپ کے لئے اجر کا باعث ہوگا۔"

ہدایت اللہ

ابناء دارالعلوم دیوبند سے خطاب

حاسبوا قبل ان تحاسبوا

(از مولانا سید محمد میاں صاحب فاضل دیوبند، ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء صوبہ آگرہ)

ہندوستان میں صرف یہی مرکز العلوم ہے جس کے واجب الاحترام ابناء و فرزندان کی تعداد اس وقت ہزاروں سے کم نہیں۔ جو ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ابناء دارالعلوم سے مستفیضین کا شمار شمار سے بہت زیادہ ہے۔ ہزارہا فرزندوں کے اس لشکر عظیم اور اس فوج جرار کا ہر فرد۔ عالم۔ فاضل۔ اور سند یافتہ مولوی ہے جو "العلماء ورثۃ الانبیاء" کے پرشوکت اعلان نبوی کا طرہ امتیاز اپنی دستار فضیلت میں لگائے ہوئے ہے۔

ان کے ماسوا، دارالعلوم دیوبند کے بالواسطہ فیض یافتگان کا شمار ہزاروں سے گذر کر لاکھوں تک پہونچتا ہے۔ کوئی شبہ نہیں کہ ایک ہی مرکز سے تعلق رکھنے والوں کی یہ تعداد اسلامیان ہندوستان کے لئے نعمت عظمیٰ ہے اور اسی طرح اس سلسلہ عالیہ کے ہر ایک متوسل کے لئے آیۃ رحمت۔ اور وثیقہ رفعت۔ لیکن با ایں ہمہ فراوانی آج ہم قلت میں ہیں۔ اور "ید اللہ علی الجماعۃ" کے برکات سے محروم۔

سوال یہ ہے کہ آج ہندوستان پر ہمارا تسلط کیوں نہیں؟

عروج و ترقی کے سربلند مینارہ پر ہمارا پرچم عظمت کیوں نہیں لہراتا؟

امارت و خلافت کی تاریخ جس کو ہم ورد زبان رکھتے ہیں عملاً کیوں نہیں دہراتے؟

مسلمانوں کے اخلاق پست کیوں ہیں؟ ان کی معاشرت کیوں تباہ ہے۔ مسرفانہ رسومات اور فضول مصارف نے ان کے اقتصاد کو کیوں برباد کر رکھا ہے۔ جہالت کی تاریک چادر ان پر کیوں تنی ہوئی ہے۔ مساجد کیوں ویران ہیں۔ دیہات بلکہ شہروں میں بھی اسلامی نام رکھنے والے کلمۂ اسلام تک سے کیوں ناواقف ہیں؟

اور پھر کیا وجہ ہے کہ وارثان انبیاء علیہم السلام کے احترام سے دلوں کی کوٹھریاں خالی ہیں۔ ان کے اقتدار کے سامنے مدعیان ملت کی گردنیں کیوں نہیں خم ہوتیں۔ اور کیا وجہ ہے کہ انھیں کو ملت اسلامیہ کا واحد نمائندہ کیوں نہیں تسلیم کیا جاتا۔ حالانکہ بانی ملت نے نظام ملت کا قائد اور جسد ملت کا قلب انھیں کو قرار دیا تھا۔

تسلیم ہے علماء ملت کو برباد کیا گیا۔ دار کے ہزاروں تختوں کو ان کے مقدس خون سے سیراب کیا گیا پھانسیوں کے ہزاروں پھندے ان کی معصوم گردنوں کے گلوبند بنائے گئے۔ دار و رسن۔ سیف و سنان

کے ماسوا قید و بند سے بھی ان کی آشنائی قدیمی ہے۔ بید اور تازیانوں کی ایجاد انھیں کمسروں کے لئے ہوئی تھی جو حق و صداقت کی پشت پناہ ہوا کرتی ہیں۔ انڈمان کے جزائر بھی ان کے قدوم میمنت لزوم کی برکتوں سے محروم نہیں رہے۔ جب ضرورت پیش آئی کہ

"ہمیں ایک ایسی جماعت بنانی چاہئے جو ہم میں اور ہماری کروڑوں رعایا کے درمیان مترجم ہو۔ اور یہ ایسی جماعت ہونی چاہئے جو خون اور رنگ کے اعتبار سے تو ہندوستانی ہو۔ مگر مذاق اور رائے الفاظ اور سمجھ کے اعتبار سے انگریز ہو" (تاریخ التعلیم از میجر باسو)

تو فارسی کے بجائے انگریزی کو سرکاری زبان قرار دیکر ان کو سیاست سے خارج کیا گیا۔ علماء کی ہر ایک قابلیت کو نظر انداز کرکے ان کو غیر تعلیمیافتہ مانا گیا۔ سرکاری ملازمتوں کے دروازے ان پر بند کردئے گئے۔

اور پھر اپنوں نے بھی اسی نظریہ کی ہمنوائی کرکے انھیں پانی پی پی کر کوسا۔ اور پیٹ بھر کر گالیاں دیں۔ اور ان کی توہین و تذلیل میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا۔ ان کی ہر ایک چیز کا مذاق اڑایا۔ اور عوام کو ان سے متنفر کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور صرف کردیا۔ یہ سب کچھ ہوا۔ اور جس طرح دوپہر کے آفتاب کا انکار نہیں کیا جاسکتا اسی طرح مسطورہ بالا واقعات میں سے کسی ایک کا انکار بھی نہیں کیا جاسکتا۔

ان تمام مراحل کے طے ہونے کے بعد ہی دارالعلوم دیوبند کی بنیاد رکھی گئی۔ اس تخریب و استیصال کا صرف تھوڑا سا حصہ باقی تھا جو بعد میں پورا کیا گیا۔ یہ بھی تسلیم ہے کہ اسلامی تہذیب جو کچھ ہندوستان میں باقی ہے (جس کی نظیر سے آزاد ممالک اسلامیہ قاصر ہیں) وہ دارالعلوم دیوبند ہی کی برکت ہے۔

پابندیٔ شریعت اور اتباع سنت کا جو غلغلہ طول و عرض ہند بلکہ کابل۔ ایران وغیرہ ممالک میں ہے وہ اسی ایشیاء کے واحد مرکز علمی کی بدولت ہے۔

اگر رسمی سارٹیفکٹوں کو نظر انداز کردیا جائے تو آسانی سے چیلنج کیا جاسکتا ہے کہ مسلمانوں کی تعلیم میں اس مرکز علمی کا حصہ ۵۰ فیصدی سے کم نہیں۔

ہندوستان کے طول و عرض میں ہزاروں مدارس اور مکاتب ہیں جنکی قندیلوں کا روغن اسی شجرہ زیتون سے لیا گیا۔ پھر جبکہ انگریزی اسکولوں اور کالجوں کے دروازے اور کھڑکیاں غریب اور نادار بچوں کے لئے بند کئے جارہے تھے اسٹوڈینٹس کی جیبوں سے اربوں روپیہ کھسوٹ کر پروفیسروں اور پرنسپلوں کے عشرتکدوں پر لٹایا جارہا تھا اس مرکز علمی سے واسطہ رکھنے والے مدارس اور مکاتب نے اپنے پھاٹک غریبوں کے لئے کھولدیئے۔ یتیم اور بے وارث بچوں کو آغوش تربیت میں لیا۔ کھانے پینے۔ رہنے سہنے۔ پڑھنے لکھنے وغیرہ کا تمام سامان کارکنان مدارس و مکاتب نے مسلمانوں سے بھیک مانگ مانگ کر کیا۔ بے انتہا زحمتیں اور اس مقصد خیر کے لئے بے انتہا ذلتیں

اہانت برداشت کی۔ اور اشاعت علم کی وہ خدمت انجام دی جو بڑی بڑی حکومتوں سے اور خود حکومت ہند سے انجام پذیر نہ ہوسکی۔

غرض اس قسم کی بہت سی برکتیں ہیں جو اس مرکز قدس و شرف سے ظہور پذیر ہوئیں۔ یہ بھی مجھے تسلیم ہے کہ موجودہ جہالت صرف اسی دور کی پیداوار نہیں۔ جس کو انگریزی دور کہا جاتا ہے بلکہ وہ نتیجہ ہے اس طوائف الملوکی کے دور کا جو سلطان عالمگیر رح کے بعد شروع ہوا۔ جسکی عظیم الشان رکنیت ایسٹ انڈیا کمپنی کو ہندوستانی ایجنٹوں کو حاصل تھی۔ جس کے متعلق ۱۸۲۳ء میں آنریبل ایم۔ اینفسٹن اور آنریبل۔ الیف واردن نے ایک متفقہ یادداشت گورنمنٹ میں پیش کی تھی جس کا اقتباس یہ ہے۔

"انصاف یہ ہے کہ ہم نے دیسیوں کی ذہانت کے چشمے خشک کردیئے۔ ہماری فتوحات کی نوعیت ایسی ہے کہ اس نے نہ صرف ان کی علمی ترقی کی ہمت افزائی کے تمام ذرائع کو ہٹالیا ہے۔ بلکہ قوم کے اصلی علوم بھی گم ہوجانے اور پہلے لوگوں کی ذہانت کی پیداوار فراموش ہوجانیکا اندیشہ ہے"۔ (روشن مستقبل ۱۲۳)

دارالعلوم دیوبند نے اس ڈیڑھ سو سالہ دور جہالت کو اٹھانے کی کوشش کی۔ اور اس تاریک فضا میں (جسکو لادینی اور لامذہبی۔ انگریز پرستی اور خود فراموشی کی آندھیوں نے گرد و غبار سے بھر دیا تھا) علم و فضل کے چراغ روشن کئے تاہم سوال یہ ہے کہ اس وقت سلسلہ فرزندان دارالعلوم کی کثیر تعداد کے باوجود جہالت۔ لادینی۔ اسراف۔ اور فسق و فجور کی یہ پھیلی ہوئی فضا مسلمانوں میں کیوں موجود ہے۔

طلوع صبح صادق کے بعد شب دیجور کی یہ تاریکی کیسی؟ نشور رحمت کے بعد قلوب امت قنوط زدہ کیوں ہیں۔ نزول غیبت کے ساتھ خیابان ملت تفتیدہ جگر کیوں ہے۔ زمانہ اگر ساز نہیں کرتا تو یہ ایک نیا زمانہ کیوں نہیں بنا لیتے۔ ابناء زمانہ اگر ان کا ساتھ نہیں دیتے تو یہ خود گراں پا کیوں ہوگئے۔

اسمٰعیل شہید۔ سید احمد شہید۔ امداد اللہ مہاجر۔ قاسم و رشید اور محمود الحسن کے یہ فرزند دنیا میں موجود ہوں اور مسلمانان ہندان کو اپنا واحد نمائندہ تسلیم نہ کریں یا للعجب؟ یہ جمود کیسا۔ اگر یہ دہرنا پائیدار۔ بے وفا اور ناقدرشناس ہے۔ تو اس کو پلٹ کیوں نہیں دیا جاتا۔ پیر فلک کی آخر شکایت کب تک۔ ایک نیا آسمان کیوں نہیں بنا لیتے۔

کیا دوڑتے دوڑتے تھک گئے ہیں بعد مسافت نے آبلہ پا کردیا ہے۔ یا ابھی چلنا ہی نہیں شروع کیا۔ کس قدر تعجب کی بات ہے۔ جن سے چلنے کے لئے نہیں کہا گیا۔ جن کی بلندی و برتری اور عروج و ترقی کو "متاع قلیل" کہا گیا ہے۔ جس کا نتیجہ جہنم ہے۔ وہ سراسر جد و جہد بنے ہوئے ہیں مصروف عمل ہیں بلکہ پیکر کردار۔ اور جن کے لئے لازوال ابدی اور دائمی نعمتوں کے خزانے فراہم کئے جائیں گے۔ جنکو رضوان الٰہی کی دولت

لازوال سے نوازا جائے گا۔ وہ افتادہ پا ہیں۔ آخر وجہ کیا ہے؟

یہ صحرا نورد۔ خانہ نشین کیوں ہیں۔

جنکے تلووں کی کھجلی خاردشت کی آرزو کیا کرتی تھی وہ ٹوٹی جھونپڑیوں کے کونوں میں کیوں چھپ رہے ہیں۔

یہ دنیا داروں کے اور دنیا کے شاکی کیوں ہیں۔ دوش دنیا پر سوار کیوں نہیں ہو جاتے۔ اگر تنزل و تقاعد کے کچھ اسباب ہیں تو کیا ہیں۔ اور ان کا علاج کیا۔ آؤ آج اسی پر غور کریں۔

میرے خیال میں اسکا سبب ایک ہے۔ اور صرف ایک۔ ہم نے اپنا منصب نہیں پہچانا۔ دنیا کہتی ہے آپ وارث انبیا ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ وارث انبیا ہیں۔ قرآن پاک نے انبیا، علیہم السلام کے فرائض ان کے حوالے فرمائے۔

اور ہم بھی فضائل علما، بیان کرتے ہوئے یہی کہتے ہیں کہ یہ جماعت وارث انبیا ہے۔ اور نہ صرف وارث بلکہ برسر منبر کہا کرتے ہیں اور پوری قوت سے کہا کرتے ہیں۔ کہ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل"۔

مگر ہمیں خود اپنی حیثیت میں کبھی خیال بھی نہیں پیدا ہوتا کہ واقعی ہم وارث انبیا ہیں۔ اور اگر کبھی خیال پیدا بھی ہوتا ہے تو نہایت کمزور۔

مختصر یہ کہ ہم کہتے ہیں مگر سمجھتے نہیں کہ وارث انبیا علیہم السلام ہم ہی ہیں۔ کیا اس کا سبب انکسار نفس ہے؟ جو انکسار نفس علما، فرائض سے قاصر رکھے وہ انکسار نفس نہیں بلکہ غفلت۔ جبن۔ بے حسی اور بے شعوری ہے۔ جو مدح کے بجائے مذمت اور ثواب کے بجائے عذاب کا مستحق گردانتی ہے۔

بیشک ہماری اس بے شعوری میں "مادر علمی" کا بھی کسی قدر قصور ہے۔

علم بغیر تربیت (ٹریننگ) ناتمام ہے۔ ہماری تعلیم ہوتی ہے۔ مگر اس کے بعد مستقبل کے متعلق اگر کوئی فیصلہ طلبہ کر بھی لیتے ہیں تو مادر علمی کی جانب سے اس فیصلہ کے بموجب تربیت و تکمیل کی کوئی صورت مہیا نہیں ہوتی۔

مثلاً اگر کسی طالب علم نے فیصلہ کر لیا کہ اس کو آئندہ زندگی تبلیغ میں صرف کرنی ہے تو تبلیغ کی کیا صورت ہونی چاہئے۔ اس کے آداب و قواعد کیا ہیں۔ کن کن کتابوں یا فنون کی یا زبانوں کی ضرورت ایک مبلغ کو ہو سکتی ہے۔ اس طالب علم کو ان کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ غرض ان چیزوں کے متعلق "مادر علمی" کی جانب سے کوئی امداد نہیں فرمائی جاتی۔

مگر حقیقت یہ ہے کہ "مادر علمی" کے قصور سے زیادہ خود ہمارا قصور ہے۔ ہم علم ضرور حاصل کرتے ہیں مگر نصب العین نہیں متعین کرتے۔ اور اگر کچھ نصب العین ہوتا ہے تو صرف۔ بڑا ہاتا۔ گویا ایک مولوی دنیا میں صرف "تدریس" ہی کا کام کر سکتا ہے اور جو مولوی کسی [illegible] کا [illegible] جائے۔ وہ کامیاب [illegible]

زمانۂ تعلیم میں نصب العین سے ہماری لاپروائی یا تردد کے مہلک نتائج ہی آج ہماری پستی کے اسباب ہیں
آج اسی خرابی کے باعث بلا مبالغہ ہم ۹۹ فیصدی ناکام ہیں۔

چونکہ پہلے سے کوئی نصب العین معین نہیں کیا لہذا زمانہ تعلیم میں اگر ہم محنتی اور مستعد طالب علم ہوتے بھی ہیں تو ہماری محنت اور مستعدی کا دائرہ صرف درسیات میں منحصر رہتا ہے۔ ان کے ماسوا، تاریخ۔ جغرافیہ۔ اصلاح اخلاق تک کی فکر نہیں ہوتی۔ انتہا یہ ہے کہ اگر ہم نے پہلے سے حساب اور تحریر جیسی ضروری چیزیں نہیں سیکھی ہیں تو اب ان شرمناک خامیوں کے دور کرنے کی جانب بھی التفات نہیں ہوتا۔

جب ہم محنت کرکے درسیات کی تکمیل سے فراغت حاصل کرتے ہیں۔ اور دورہ حدیث شریف کے سخت امتحانات میں اعلیٰ نمبر حاصل کرکے ایک طویل وعریض سند حاصل کرلیتے ہیں تو یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ "کیا کرنا چاہئے"۔ اس وقت تک اگر آئندہ زندگی کے متعلق سوال پیدا ہوا تھا تو "تدریس وتعلیم" یہی اس کا جواب تھا۔ لہذا ہم سب سے پہلے کسی مدرسی کی جگہ کے متلاشی ہوتے ہیں۔

اس جستجو میں ہماری کج روی کسقدر جگر فگار ہے۔ "الامان"۔ الحفیظ"۔

ظاہر بات ہے کہ دارالعلوم دیوبند۔ مظاہر العلوم سہارنپور۔ جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مراد آباد۔ اور دہلی۔ رامپور۔ بریلی۔ کانپور۔ لاہور۔ وغیرہ کے مدارس عربی سے جب ہر سال کم از کم پانسو علما تیار ہوں گے تو ہر ایک کو مدرسی نہیں مل سکتی۔ لہذا

(الف) کوشش کی جاتی ہے کہ خود مدرسہ قائم کرلیا جائے۔

اگر تبلیغ واصلاح کے مقصود کو سامنے رکھکر دیہات وقصبات میں مدارس قائم کئے جائیں اور حسب ضرورت ان میں مسلمان بچوں کو تعلیم دی جائے۔ انھیں کے ماتحت مسلمان لڑکیوں کی تعلیم۔ کا انتظام بھی کیا جائے اور پھر اس مدرسہ کو ایک مرکز قرار دیکر مضافات میں تبلیغ کی جائے۔ حق وصداقت پر قائم رہ کر مسلمانوں کے اخلاق ومعاشرت کی اصلاح کی جائے۔ تو بلاشبہ یہ مدارس مسلمانوں کے لئے رحمت۔ برکت۔ اور سراسر برکت ہیں۔ نیز منجملہ ذیل ارشاد ربانی کی تعمیل کی بہتر اور آسان شکل ہے۔ فلولا نفر من کل فرقۃ منھم طائفۃ لیتفقھوا فی الدین ولینذروا قومھم اذا رجعوا الیھم لعلھم یحذرون۔

لیکن افسوس چند قسم کی بدقسمتیاں ہمارے اس پاکیزہ مقصد کو واژگون کردیتی ہیں۔

مثلاً۔ اصلاح اخلاق۔ اصلاح معاشرت۔ غرض جملہ اصلاحات کو صرف بریلویت اور دیوبندیت کی جنگ میں منحصر کرلیا جاتا ہے۔

مسئلہ تعلیم میں عام مسلمانوں کی ضرورت کا لحاظ نہیں ہوتا۔ بلکہ اپنی استعداد کی افزونی مدنظر رہتی ہے۔ لہذا کوشش

یہ ہوتی ہے کہ عربی پڑھنے والے طلبہ فراہم ہوں۔ اور بخاری شریف و ترمذی شریف یا قاضی۔ صدرا شمس بازغہ کا درس ان کو دیا جائے۔ یعنی کوشش کی جاتی ہے کہ ہر ایک چھوٹے سے گاؤں میں بھی قائم کیا جائے تو "دارالعلوم" جو مرکز العلوم کا خطاب جلد حاصل کر سکے۔

بسا اوقات انہیں جذبات کے ماتحت ایک ایک شہر میں کئی کئی مدارس قائم کئے جاتے ہیں اور ہر ایک کو دارالعلوم بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔

اس جذباتی جد و جہد میں مسلمان بچوں کی ابتدائی مذہبی تعلیم سے توجہ ہٹ جاتی ہے جو درحقیقت فرض تھی اور جس کے لئے زائد سے زائد مدارس کے قیام کی شدید ترین ضرورت اس وقت بھی موجود ہے اور آئندہ بھی رہیگی جب تک مسلمانوں کے ہر ایک گاؤں اور ہر ایک محلہ میں مذہبی تعلیمات کا ایک مدرسہ نہ قائم ہو جائے۔ اور جب تک ہر ایک مسلمان لڑکا اور لڑکی۔ مذہبی ضروری تعلیم سے کما حقہ واقف نہ ہو جائے۔

ضرورت کے مطابق مسلمان بچوں کی ابتدائی تعلیم کی بجائے چونکہ انتہائی تعلیم ہماری توجہات کا مرکز بنجاتی ہے لہذا ضرورت پڑتی ہے کہ ہر ایک مدرسہ میں دو چار فضلاء دارالعلوم دیوبند ہوں جو درسیات کو آخر تک پڑھا سکیں یہ مدارس چونکہ مسلمانوں کی عام ضرورت سے چشم پوشی کر کے ان کی جائز خواہش کے خلاف ان کے سر پر ڈالے جاتے ہیں لہذا ان کی مالی ضرورتوں کے پورا کرنے کی جانب مقامی مسلمان متوجہ نہیں ہوتے۔ یا متوجہ ہونے کی طاقت اور ہمت نہیں رکھتے۔ لہذا دیگر مقامات سے چندہ فراہم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دارالعلوم دیوبند۔ مظاہر العلوم یا مدرسہ شاہی کا فارغ التحصیل طالب علم اپنے مرکز علمی کی امداد کی بجائے۔ خود ان کی آمدنیوں پر حملہ کرتا ہے اور اس طرح غیر ارادی طور پر اپنے علمی مرکزوں کو کم از کم خاطر خواہ ترقی سے روک دیتا ہے۔

وہ گورنمنٹ جس کے نظریہ کا علم "لارڈ میکالے" کے مندرجہ بالا قول سے ہو جاتا ہے اور جس کے نظریہ کو ناکام کرنے والے صرف علماء ہی ہو سکتے تھے۔ اس نے مدارس کے بارے میں یہ "طوائف الملوکی" دیکھی تو خود بھی علوم مشرقیہ کی یونیورسٹیاں قائم کر کے اپنے مذاق کے مولوی تیار کرنے کی فیکٹریاں تیار کر دیں۔ اور پھر علم پروری کے پردہ میں دیگر مدارس کو بھی امداد کی طمع دلا کر سرآزاد کی چوٹی پر پرواز کرنے والے طائران حریت کو من مانی شرائط کی تیلیوں میں بند کر دیا۔

اب یہ صرف ایک عالم دین اور وارث نبی۔ بلکہ پورا علمی ادارہ۔ آئے کے چند سکوں کے لئے ملوکیت و استعماریت کے دست باطل پرست پر بیعت کرنے لگا۔ معاذ اللہ۔

حضرات علماء و فضلاء کی ماشاء اللہ کثرت نے نکبت و افلاس کے اس طوفانی دور میں ملوکیت کے منحوس قدموں کو بہت جلد موقع دیدیا کہ وہ آگے بڑھیں۔

اور دارالعلوم دیوبند جیسے علمی مرکز کے وقار کو خاک میں ملا دیں۔

چنانچہ تدریس و تعلیم کے شوقین فضلاء جدید۔ جب علم و فضل کی متاع گراں بہا کو لیکر (افسوس صد افسوس) بازار ملازمت میں پہونچے۔ تو انگریز پرستی کے ایجنٹوں کی طرف سے اعلان کردیا گیا کہ آپکے سینوں میں خواہ کتنا ہی علم ہو۔ ہمارے یہاں معیار قابلیت یونیورسٹی کا امتحان ہے۔

جن غریبوں کا نصب العین ہی ملازمت تھا یا لیلیٰ تدریس کی منزل ہی کو مقصود زندگی بنا چکے تھے ان کو دارالعلوم دیوبند کے وقار اور احترام سے کیا غرض۔

بلا سوچے سمجھے داعی شیطنت کی فرعونی ندا پر لبیک کہا۔ اور یونیورسٹی کے امتحان میں شرکت کرکے اول درجہ کی کامیابی حاصل کرلی۔

اب ایک جماعت ہائی اسکولوں اور کالجوں میں پہونچی جس نے کھلم کھلا اپنی تمام علمی برتری نہیں بلکہ حاصل کردہ "وراثت نبوت" کو معاذ اللہ انگریز کے قدموں پر نثار کردیا۔ یہ وہی اسکول اور کالج ہیں جنکے متعلق اکبر الٰہ آبادی نے کہا تھا ؎ یوں قتل سے بچوں کے وہ بدنام نہ ہوتا ؛ افسوس کہ فرعون کو کالج کی نہ سوجھی

سیکڑوں مثالیں موجود ہیں کہ تدریس کے شوق میں علم حاصل کیا۔ فراغت کے بعد ایک عرصہ تک کسی عربی مدرسہ میں ملازمت کی تلاش رہی۔ محبوبہ تدریس کے عشق نے کسی اور سلسلہ کی جانب توجہ کی فرصت بھی نہ دی مگر تعلیم و تدریس سے اس چند سالہ بے تعلقی نے رفتہ رفتہ علم کی تازگی کو ختم کردیا۔ اب اگر کسی مدرسہ میں جگہ مل بھی گئی تو ناقابلیت کے الزام میں جلد ہی خارج کردیا گیا۔

یا چند سالہ جد و جہد کے بعد ضرورت معاش عشق تدریس پر غالب آگئی تو کسی مسجد کی ہامشاہرہ خطابت یا امامت کو غنیمت سمجھ لیا گیا۔

فی الواقع یہ منصب امامت بہتر تھا اگر نماز کی طرح دیگر امور ملی و ضروریات مذہبی میں شان امامت باقی رہتی۔ مگر بسا اوقات امامت صرف نماز میں یا چند اختلافی مسائل میں منحصر ہوجاتی ہے۔ دیگر ضروریات ملت میں امام صاحب مقتدی ہوتے ہیں اور جماعت یا منتظمان مسجد امام ہوتے ہیں۔ بہت سی مثالیں موجود ہیں کہ آزاد مدارس عربیہ کے فضلاء نے فکر معاش سے مجبور ہوکر میونسپلٹی یا ڈسٹرکٹ بورڈ کے پرائمری مکاتب کی ملازمت ہی کو ذریعہ معیشت قرار دیا۔ کاش یہ حضرات ابتداء ہی سے نص قرآنی کے بموجب "انذار و اصلاح" کو اپنا منصب العین قرار دیتے اور تحصیل علم کے بعد اپنے وطن عزیز میں پہونچکر سب سے پہلے وہاں کی اصلاحی ضروریات پر نظر ڈالتے۔ اور انہیں اصلاحات کے پیش نظر مدرسہ یا مکتب۔ یا تبلیغی ادارہ قائم کرکے ذریعہ معاش بھی فراہم کرلیتے اور فرض منصبی کو بھی ادا کرتے۔

اگر اپنی بستی میں پہلے سے کسی ادارہ کے قیام کے باعث ضرورت نہ ہوتی تو قرب و جوار کے جس مقام پر ضرورت

ہوتی۔ وہاں پہونچکر کسی دارالعلوم کے قیام یا اپنے صنم علم کی پرستش کے لئے نہیں بلکہ وہاں کے مسلمانوں کی ملی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے وہاں کی ضرورت کے موافق ادارہ قائم کرتے۔ اور ارشاد الٰہی فلینذروا قومھم اذا رجعوا الیھم کی تکمیل کی ابدی سعادت حاصل کرلیتے۔

اور ایسی مثالیں بھی موجود ہیں کہ اس قرآنی فلسفہ کو سمجھکر کام کیا گیا۔ تو دنیاوی اعتبار سے بھی کامیابی حاصل کی۔ اور توقع ہے کہ آخرت میں بھی یہ حضرات کامیاب ہوں گے۔

اس تمام کج روی اور بے راہی کا سبب صرف ایک ہے۔ اور وہ یہی کہ ہم ابتداء سے اپنا نصب العین متعین نہیں کرتے

دوم یہ کہ ہم دارالعلوم کو صرف ایک درسگاہ سمجھتے ہیں جس میں مختلف ممالک کے بہت سے طلبہ پڑھتے ہیں۔ وہاں اساتذہ بہت بہترین اور اس کی سند تمام مدارس عربیہ میں وقعت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہے۔

وہ اعلیٰ واقع اور حیات پرور مقصد جس کے لئے دارالعلوم دیوبند قائم کیا گیا۔ اور جس کی تکمیل ہر ایک فرزند دارالعلوم کا فرض ہے۔ ہمارے سامنے قطعاً نہیں ہوتا۔

میں اعتراف کرتا ہوں کہ میری حالت بھی وہی رہی جو دارالعلوم کے کسی ایک طالب علم کی ہوسکتی ہے۔ بلاشبہ یہ خداوندی فضل وکرم ہے کہ تلاش ملازمت میں مجھے زیادہ دشواری پیش نہیں آئی۔ اور حضرت سیدی العلامۃ الاستاذ مولانا محمد اعزاز علی صاحب مدظلہ العالی۔ نیز استاذ العلماء فخر المحدثین حضرت علامہ مولانا سید انور شاہ صاحب کشمیری قدس اللہ سرہ العزیز کی توجہات سے تدریس کا بہتر منصب میسر آگیا۔

البتہ اسلام کی بہتر خدمت کا شوق ابتداء سے تھا۔ اور ابتک ہے۔ اور یہی دعا رہی اور ہے کہ ملت بیضاء کی اعلیٰ اور احسن خدمت کی توفیق عطا ہو۔ اللھم آمین

البتہ تقریباً اٹھارہ سال کے مختلف تجربوں۔ اور ہندوستان کے مختلف گوشوں کے حالات کے مشاہدہ نے ایک خاص درد پیدا کردیا ہے جس کے لئے دوا کی تلاش ہے۔ ؎

میں بلبل نالاں ہوں اس اجڑے گلستاں کا ۔ بے تاثیر کا سائل ہوں محتاج کو داتا دے

معلوم ہوا ہے کہ حضرت مہتمم صاحب دارالعلوم دیوبند و دیگر اکابر۔ درجہ تکمیل قائم کرنا چاہتے ہیں۔ یہ درحقیقت احقر جیسے ولدادگان اضطراب کے لئے مژدہ جاں بخش ہے۔ خدا کرے یہ ارادہ جلد از جلد منصہ تکمیل پر جلوہ افروز ہو۔ یہ نوید جان افزا۔ تمناؤں کی ایک نئی دنیا سامنے کردیتی ہے۔ اور فکر وتخیل کا طائر بلند پرواز وہ نشاط حاصل کرتا ہے جو کسی طرح بھی نوک قلم کے خطوط ونقوش میں اسیر نہیں ہوسکتا۔ مختصر طور پر یہ عرض کرنا ضروری ہے کہ آج ہم فرزندان وبہی خواہان دارالعلوم یہ بھی کہتے ہیں کہ اس دور پرفتن و پرآشوب میں صرف دارالعلوم دیوبند ہی حامی ملت اور محافظ دین ہے۔ دارالعلوم دیوبند کے ارباب حل وعقد بھی یہی فرماتے ہیں۔ اور اسی کا اعلان کرتے

ہیں۔ اور بلاشک وشبہ واقعہ بھی یہی ہے کہ ۹۰ سال کے اس طویل دور میں صرف دارالعلوم ہی محافظ ملت رہا۔ اور اسی نے مسلمانوں کے سامنے مذہبی اور ملی ترقی کی صحیح راہ عمل پیش کی۔ اور مسلمانوں نے مذہب و ملت کے لحاظ سے جو کچھ ترقی کی وہ صرف اسی ایک مرکز کے ذریعہ سے۔

لیکن اس واقعی حقیقت کے باوجود انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ہم عزم کی کمزوری میں مبتلا ہیں ہم اس حقیقت کو مبالغہ تصور کرتے ہیں۔ ہمیں شک وشبہ کی ہر ایک آلائش سے پاک ہو کر یہی یقین رکھنا چاہئے کہ دارالعلوم اور صرف دارالعلوم ہی حفاظت و ترقی ملت کے لئے قائم کیا گیا۔ اور یوم آغاز سے آج تک صرف دارالعلوم ہی حفاظت و ترقی ملت کا واحد ذمہ دار رہا۔ اور یہی مرکز علوم قرآنی علوم اور اسلامی تہذیب کا قلعہ معلّٰی اور ترقی ملت کا محور رہیگا۔ اس پختگی عقیدہ۔ اور اس اذعان و یقین کا لازمی نتیجہ ہوگا کہ ملت اسلامیہ ہندیہ کی تمام ضرورتیں ہمارے سامنے آئیں گی۔ اور ہر ایک ضرورت کا ترقی پذیر لائحہ عمل ہم مرتب کریں گے۔ اور ملت بیضاء کو موجودہ پستی و اضمحلال سے نکالکر عروج کی سب سے اونچی سطح پر پہونچا دیں گے (واللہ علی ما نقول وکیل)

ہم محسوس کریں گے کہ ملت بیضاء کو مبلغین کی شدید ضرورت ہے علاوہ ازیں سیاست۔ اقتصاد اور معیشت میں بھی وہ ہماری رہنمائی کے بغیر موت کے کنارہ پر پہونچ چکی ہے۔

ہم مبلغین کو چند جماعتوں پر تقسیم کریں گے۔ کیونکہ تبلیغ کے چند میدان بیک وقت نہایت اہمیت کے ساتھ ہمارے سامنے آئیں گے۔

(۱) مسلمانوں میں تبلیغ (۲) غیر مسلم برادران وطن میں تبلیغ (۳) بیرونی ممالک میں تبلیغ۔

ایک ہی شخص ہر ایک حلقہ میں تبلیغ نہیں کر سکتا۔ ہم طلبہ کی طبائع کا امتحان کریں گے اور پھر طبعی مناسبت کے بموجب درجہ تکمیل میں ان کی تربیت کریں گے۔ اور سختی کے ساتھ دعویٰ ہمہ دانی سے نہیں روکیں گے۔

آج سیاست سے قطعاً غیر متعلق علماء کرام سیاسیات میں فتاوے صادر کرکے اپنی جماعت میں اختلاف و افتراق کا سبب بن جاتے ہیں اور اسی طرح سیاسیات میں منہمک ناقص الاستعداد حضرات اختلافی عقائد میں فیصلے صادر کرکے جماعت کے عقائد کو کمزور کر دیتے ہیں۔ ہمیں تقسیم کار کے اصول کا سختی سے پابند ہونا چاہئے۔ اور درجہ تکمیل کے طلبہ کو اسی کا عادی بنائیں۔ تبلیغ کے لئے قرآن پاک کے اس کامیاب اصول کا لحاظ رکھنا اتنا ہی ضروری ہوگا جتنا کہ کامیابی کو ضروری سمجھا جائیگا۔

ارشاد ربانی ہے۔ "وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ لیبین لھم"

واقفیت زبان کے ساتھ لازمی ہے کہ قوم کے عادات وخصائل۔ اس کے مزاج عقلی۔ اس کی تاریخ اور اس کی نفسیات سے مبلغ پوری طرح واقف ہو۔ ورنہ کامیابی محال ہے۔

فلینذروا قومھم اذا رجعوا الیھم سے غالباً اسی جانب اشارہ ہے۔

یورپ نے دعوت اسلام کو قبول نہیں کیا اور یہی وہ براعظم ہے جہاں دعوت اسلام ناکام رہی حتیٰ کہ صدہا سال اندلس میں شاندار حکومت کے بعد نہایت غداری اور سفاکی سے ایک ایک مسلمان کو ختم کیا گیا۔

تاریخ نے واضح کر دیا کہ سفید فام اقوام کے دل اتنے ہی سیاہ ہوتے ہیں جتنا کہ وہ اپنی رنگت کے معبود باطل کے پرستار ہیں۔ سنگ سیاہ اگر آبگینہ بن جائے تو شاید اس کی اصلاح بھی ہو سکے

زمین شور سنبل بر نیارد ٭ درو تخم عمل ضائع مگردان

لہٰذا ہمیں وہ شاداب اور زرخیز وادیاں تلاش کرنی ہیں۔ جہاں تخم عمل بار آور ہو سکے۔ جزائر مشرق سے پھر ایک چشمہ ابل رہا ہے۔ جیسا کہ چھ صدی پیشتر جب اسی گوشہ سے ایک سیلاب اٹھا تھا اور ہر ایک دشت اور وادی کو تہ و بالا کرتا ہوا جب بحیرہ اسلام میں جا کر گرا تھا اگرچہ ایک مرتبہ سارے بحیرہ کو تہ و بالا کر دیا۔ لیکن اسی جھکولے سے بحر اسلام میں ایک طوفان پیدا ہوا۔ کچھ وقفہ کے بعد دیکھا گیا تو سمندر کی موجیں ٹھاٹیں مار رہی تھیں۔ اور سیلاب کا نام و نشان بھی مشکل سے ملتا تھا۔

آج بھی وہی قرآن ہے۔ وہی اسلام ہے۔ وہی زمین ہے وہی آسمان۔ وہی مشرق اور وہی مغرب ہے پھر ناامیدی کے کیا معنے۔ لا تقنطوا من رحمۃ اللہ۔ لا تیئسوا من روح اللہ۔ انہ لا ییئس من روح اللہ الا القوم الکافرون۔ کسی قوم کی اصلاح کے لئے اسی قوم کے نوجوان۔ جواہر بہا ہیں۔ جس قیمت پر بھی میسر آجائیں ارزاں ہیں۔ تبلیغ کے بعد دوسرا درجہ اسلامی سیاست کا ہے۔ جس کے لئے اسلام کے سیاسی نظریات کی پختگی اور پھر ان کے لئے جذبۂ عمل وغیرہ کے ساتھ۔ یہ بھی ضروری ہے کہ اس مکر و فریب۔ اور دھوکے بازی و ڈپلومیسی کو جس کا مرکز یورپ ہے۔ اور جس کو آجکل سیاست کہا جاتا ہے۔ اصلی خزانوں سے بھی براہ راست واقفیت ہو۔ تراجم کی حیثیت پوست سے زیادہ نہیں۔ حالانکہ کامیاب مدافعت کیلئے مغز کی ضرورت ہے۔

سیاست کی طرح یہ بھی لازم ہے کہ اسلام کے اقتصادی نظام کو دنیا کے سامنے رکھکر ان تمام گتھیوں کو سلجھایا جائے۔ جو آج ساری دنیا کو نمونۂ جہنم بنائے ہوئے ہیں۔

اسلام کا اصول ہے کہ سونے کی بیع سونے سے چاندی کی بیع چاندی سے صرف اسی وقت جائز ہے جب دونوں ہموزن ہوں۔ کمی بیشی اور ادھار حرام ہے۔ مجھے یقین ہے اور میرے ضمیر کو پورا اطمینان ہے کہ اگر صرف اسی اصول پر عمل کیا جائے تو سلسلہ اقتصاد کی بہت سی الجھنوں سے ساری دنیا نجات پا جائے سکہ کی قیمت۔ سود۔ نوٹ۔ تبادلہ کی وہ صورتیں جنکو شریعت غرا نے "ربوا" قرار دیا ہے۔ آج دنیا

نیت پر آگ اور خون کی بارشیں برسا رہی ہیں اور یلحق اللہ الربوا کا پر ہیبت نظارہ۔ خرمن تمدن کو برق کی نذر کر رہا ہے۔

لیکن میں اپنے اس یقین و اطمینان کی کوئی دلیل نہیں پیش کر سکتا۔ کیونکہ میں اقتصادیات کا ماہر نہیں۔

زبان یار من ترکی و من ترکی نمی دانم

قرآن پاک "تبیانا لکل شئ" ہے یقیناً اس کی مقدس تعلیم ان تمام گتھیوں کو سلجھا سکتی ہے۔ لیکن اگر ہم علم سے ناآشنا ہیں۔ تو کیا یہ غلط ہے کہ پوری اسلامی جماعت ایک فرض کفایہ کی ادائیگی سے قاصر ہے۔ لامحالہ موجب گناہ ہے۔

علماء ملت پر دقیانوسیت کا الزام لگانے والے بھی افسوس یہ ہے کہ کوئی مفید کارنامہ ملت کے سامنے پیش نہیں کر سکے۔ اور بالخصوص مسئلہ اقتصادیات۔ اور کرنسی تو وہ پیچیدہ چیز ہے جس کا یا تو صحیح علم ہندوستان کو بتایا نہیں جاتا۔ اور یا اس فن سے مسلمان گریجویٹوں کے پتے چلتے ہیں۔ کیونکہ وہ حساب و ریاضی میں کمزور ہوتے ہیں۔ انھیں صرف انھیں تاتام اور لغو چیزوں سے شغف ہوتا ہے جو ان کی اسلامی تہذیب و توقیر اور خاندانی کلچر کو برباد کر دیں۔ اور وہ ان چیزوں کے پاس بھی نہیں پھٹکتے جو ملت کے لئے مفید ہوں الا ماشاء اللہ۔ بہرحال وہ جو کچھ بھی کریں ہمارے لئے عذر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ملت کی ذمہ داری بانی ملت (علیہ السلام) نے ان اغراض پرستوں اور ضمیر فروشوں کے سر نہیں ڈالی۔ یہ فریضہ تو صرف علماء امت پر عائد ہوتا ہے۔ کیونکہ وہی وارث انبیاء ہیں (علیہم السلام)

تبلیغ۔ سیاست اور اقتصاد کی تعلیم کے ساتھ درجہ تکمیل میں اس اہم ترین مقصود کو بھی نظر انداز جائے۔ جو بعثت رحمۃ للعالمین کا اصل منشا ہے یعنی مکارم اخلاق۔

ظاہر ہے۔ کہ۔ روحانیت۔ اخلاق فاضلہ۔ ملکات قدسیہ بھی اصلی اور حقیقی مقاصد ہیں اور جملہ علوم فنون۔ آلات و اسباب کے درجہ میں اور صرف اسی حیثیت میں وہ مستحق ثواب ہو سکتے ہیں کہ ان کو ذریعہ تسلیم کیا جائے ورنہ وہ "حجاب اکبر" ہیں۔

لہٰذا درجہ تکمیل کا سب سے اہم اور سب سے مقدم مقصود۔ تزکیہ نفس۔ اصلاح اخلاق اور روحانی کی تربیت ہونی چاہئے۔ اور اسی نصب العین کو مدنظر رکھکر اس درجے کے پورے نظام کی تربیت ہونی ضروری ہے۔ واللہ الموفق و ہو

آپ کے پتہ کی چٹ کا نمبر دفتر کے لئے خاص اہمیت رکھتا ہے۔ لہٰذا ہر خط اور منی آرڈر اس کا حوالہ ضرور دیں۔

سلام

بحضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

(از جناب اطہر قاضی مبارکپوری)

سلام اس ذات پر جس کا لقب ہے فخر انسانی
سلام اس ذات پر آئی جو بن کر ظلِّ سبحانی

سلام اس ذات پر جو باعثِ تکوینِ عالم ہے
سلام اس ذات پر جس کے سبب کونین کا دم ہے

سلام اس ذات پر جس کا تبسم روح میخانہ
سلام اس ذات پر جس کی نگاہیں جام و پیمانہ

سلام اس ذات پر جس کی ادا صبح حنیفانہ
سلام اس ذات پر جس کی ردائیں شام بتخانہ

سلام اس ذات پر جس کی صباحت فخر کنعانی
سلام اس ذات پر جس کی ہیں زلفیں سلک نورانی

سلام اس ذات پر روئی جو امت کی خطاؤں پر
سلام اس ذات پر جس نے دعائیں دیں جفاؤں پر

سلام اس پر جو چمکا کفر کی کالی گھٹاؤں میں
سلام اس پر جو نغمہ بن گیا روتی فضاؤں میں

سلام اس پر جو اٹھا ہاتھ میں تیغ دو دم لیکر
سلام اس پر جو آیا ساتھ باران کرم لیکر

سلام اس پر جو جلوہ گر ہوا روشن جبیں ہو کر
سلام اس پر جو آیا رحمۃ للعالمین ہو کر

سلام اس پر جو سوتا بھی تو حال قوم پر رو کر
سلام اس پر جو راتیں کاٹ دیتا خاک پر سو کر

سلام اس پر جو دیتا ہے فقیروں کو بھی دارائی
سلام اس پر جو بیماروں کو دیتا ہے مسیحائی

سلام اس پر جو ہے شمع ہدیٰ انوار سبحانی
سلام اس پر جو ہے تفسیر رحمت فیض ربانی

سلام اے مصلح قومی و ملی صور بیداری
سلام اے مرسل حق حقیقی قاصد باری

سلام اے مطلع انوار علم و حکمت و عرفاں
سلام اے منبع سرچشمہائے مذہب و ایماں

سلام اے آیت اقبال شرح مصحف انساں
سلام اے انکشاف سر فطرت معنی قرآں

سلام اے بخت دنیا کی نظر میں کم نصیبوں کے
سلام اے دولت کونین محتاجوں غریبوں کے

سلام اے حاصل آدم تمنائے دل آدم
سلام اے آرزوئے خلق وجہ کون و عالم

معذرت

کاغذ کی گرانی اور محض گرانی ہی نہیں بلکہ اس کی نایابی نے طباعت اور اشاعت کا مسئلہ اتنا دشوار بنا دیا ہے کہ اس پر قابو حاصل کرنا تقریباً ناممکن ہوتا جا رہا ہے۔ کہنے کو تو کہا جاتا ہے کہ کاغذ بھی انھیں چیزوں میں داخل ہے جن پر موقع حکومت کا براہ راست کنٹرول ہے اور حکومت کی طرف سے اس کا نرخ بھی متعین ہے۔ لیکن تجربہ نے یہ ثابت کر دیا ہے جن اشیاء پر حکومت نے کنٹرول کر لیا وہ دیکھتے ہی دیکھتے بازار سے غائب ہو گئیں اور ان کا حاصل کرنا پبلک کیلئے ناممکن ہو گیا۔ چنانچہ یہی حال کاغذ کا بھی ہے۔ بڑے سے بڑے کاغذ کے مارکیٹ میں چلے جائیے دوکانیں خالی نظر آئیں گی اور آپ کو اپنی ضرورت کا کاغذ کسی ایک دوکان پر بھی دستیاب نہ ہو سکے گا۔ اور اگر بالواسطہ آپ کچھ کاغذ حاصل کرنے میں کامیاب بھی ہو جائیں تو آپ کو نہ یہ دیکھنے کا حق ہوگا کہ جس وزن کے رِم کی آپ سے قیمت وصول کی جا رہی ہے۔ رِم حقیقتاً اتنا وزنی ہے بھی یا نہیں۔ نہ آپ اس کی تحقیق کر سکیں گے کہ کاغذ اس نمونہ کے مطابق ہے جو کاغذی کے خفیہ ایجنٹ نے آپ کو دکھایا تھا یا اس سے مختلف ہے۔ پھر ایک رم کی قیمت اتنی ادا کیجیے جتنی قیمت میں اب سے پہلے دس بارہ رِم مل جاتے تھے۔ اور لطف یہ ہے کہ منہ مانگی قیمت ادا کر کے اس کی رسید طلب نہ کیجیے ورنہ آپ کو اس کاغذ سے بھی ہاتھ دھونے پڑیں گے جس کے ملنے کی کچھ امید ہو گئی ہے۔

ان مصائب اور مشکلات سے گذرنے کے بعد کہیں کسی کتاب یا رسالہ کے طبع ہونے کی نوبت آ سکتی ہے۔ ایسے حالات میں اگر کوئی ماہانہ رسالہ بروقت شائع نہ ہو سکے تو یہ حیرت انگیز نہ ہوگا۔ البتہ حیرت اس پر ہونی چاہیے کہ تاخیر ہی سے سہی لیکن ایسی مشکلات میں کوئی رسالہ نکل کیسے رہا ہے۔

آپ کا "دارالعلوم" بھی اسی ماحول سے تعلق رکھتا ہے اس لئے کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ وہ ان مشکلات و مصائب سے دوچار نہ ہو۔ "دارالعلوم" کے تمام ہمدردوں کو ان مشکلات کے پیش نظر اپنے رسالہ کے ساتھ ہمیشہ سے زیادہ ہمدردی فرمانی چاہیئے اور کاغذ کی قیمت بارہ گنا زائد ہو جانے کی وجہ سے جو غیر معمولی بار "دارالعلوم" پر آپڑا ہے اسے ہلکا کرنے کی امکانی کوشش کرنی چاہیئے۔ تاکہ وہ استقلال کے ساتھ ان مشکلات کا مقابلہ کر سکے۔

بعض دشواریوں کی وجہ سے ذی الحجہ اور محرم کے نمبر بروقت شائع نہ ہو سکے اس لئے ان دونوں نمبروں کو ایک ساتھ شائع کیا جا رہا ہے۔ امید ہے کہ ہمدردان "دارالعلوم" ہماری معذوریوں کو نظر انداز نہ فرمائیں گے۔

(ناظم ماہنامہ دارالعلوم)

کوائف دارالعلوم

جلسہ انتظامیہ ۔ ۱۰ر جمادی الاولیٰ ۶۱ھ یوم سہ شنبہ کو مجلس انتظامیہ کا اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب منعقد ہوا۔ حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب، حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی، حضرت مولانا محمد طیب صاحب، خانبہادر شیخ رشید احمد صاحب اور حضرت مولانا حکیم محمد اسحٰق صاحب کٹھوری شریک جلسہ ہوئے۔ ارکان محترم نے بہت سے ضروری انتظامی امور کے متعلق غور و بحث کے بعد تجاویز منظور کیں۔

امتحان ششماہی ۔ حسب دستور اس سال بھی طلبۂ دارالعلوم کا ششماہی امتحان ۲۹ر ربیع الثانی سے ۵ر جمادی الاولیٰ تک ہوا۔ کاغذ کی کمیابی بلکہ نایابی کی وجہ سے امتحانات تقریری لئے گئے۔ صرف دورۂ حدیث کے طلبہ کا امتحان تحریری ہوا۔

فراہمیٔ غلہ کی تجویز ۔ گذشتہ سال غلہ کے حسب ضرورت مہیا نہ ہو سکنے کی وجہ سے عام طور پر لوگوں کو جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا اس کے پیش نظر اس سال بنظر دوراندیشی حضرات اکابر مدظلہم نے ضروری سمجھا کہ طلبۂ دارالعلوم کے لئے ضرورت کے مطابق غلہ فراہم کر لینے کی سعی کیجائے۔ چنانچہ مخلصین دارالعلوم کے نام ان بزرگوں نے اس مقصد کے لئے ایک اپیل بھی شائع کی اور اضلاع سہارنپور، بجنور، مظفرنگر اور میرٹھ میں غلہ فراہم کرنے کے لئے شعبۂ تنظیم و ترقی کی نگرانی میں سفراء بھی روانہ کر دئے گئے۔

الحمد للہ کہ ہر مقام کے مخلص مسلمان اس اپیل پر لبیک کہہ رہے ہیں اور دارالعلوم کے سفراء کا فراخدلی کے ساتھ خیر مقدم کر رہے ہیں۔ ابتک کے جو نتائج سامنے آچکے ہیں ان کے اعتبار سے ضلع بجنور اور ضلع مظفرنگر کے غلہ کی مقدار دوسرے اضلاع سے بڑھی ہوئی ہے۔ بعض مقامات کے ہمدرد دیوبند ہی میں غلہ خرید لینے کے لئے نقد روپے بھی دے رہے ہیں۔ جو حضرات خریداریٔ غلہ کے لئے روپیہ بذریعہ منی آرڈر بھیجیں ان سے ہماری درخواست ہے کہ وہ کوپن پر یہ عبارت ضرور تحریر فرمادیں "بسلسلۂ بہی خواہی برائے خرید غلہ" نیز اگر رقم زکوٰۃ کی مد سے ہو تو اس کی بھی تصریح کر دیں۔

جو مخلص حضرات غلہ کی اپیل کو کامیاب بنانے کی کوشش کر رہے ہیں خدام دارالعلوم ان کے شکرگزار ہیں اور ان کے لئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی نیک کوششوں کو قبول فرما کر انھیں اپنی رضا کی نعمت سے نوازے

احباب مالیگاؤں و دھولیہ کا شکریہ - پچھلے دنوں مولوی حکیم حافظ محمد سلیمان صاحب سفیر دارالعلوم کو دارالعلوم کے شعبۂ تنظیم و ترقی نے مالیگاؤں و دھولیہ روانہ کیا تھا کہ وہاں کے احباب کو دارالعلوم کی امداد کیطرف توجہ دلائیں۔ الحمدللہ کہ مالیگاؤں میں جملہ فضلائے دارالعلوم اور دیگر منتسبین نے ان کے ساتھ سرگرم تعاون فرمایا۔ خصوصاً مولانا محمد تقی صاحب اور مولانا عبدالحمید صاحب نعمانی نے غیر معمولی جد و جہد فرمائی اسی طرح دھولیہ میں سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب جوہر، حافظ محمد صدیق صاحب اور حاجی عبدالحی صاحب وغیرہ احباب نے سفیر صاحب موصوف کے ساتھ نہایت مخلصانہ تعاون فرمایا اور ان دونوں جگہوں کے مخلص مسلمانوں نے دارالعلوم کے لئے ایک معتد بہ رقم فراہم کر دی۔ اللہ تعالیٰ ان معاونین کے جذبۂ خیر میں ترقی عطا فرمائے خدام دارالعلوم تمام مخلصین کا عموماً اور حضرات مذکورۃ الصدر کا خصوصاً دلی شکریہ ادا کرتے ہیں۔

تصحیح - (۱) سالنامہ کے حصہ دوئم صفحہ (۲۷) شمارہ (۷۶) پر نتیجۂ امتحان سالانہ دورۂ حدیث کے ذیل میں مولوی عبدالمنان صاحب مرادآبادی کے حاصل کردہ نمبر غلطی سے ۴۱۲ درج ہوئے ہیں صحیح نمبر ۴۶۲ ہیں جنکا اوسط (۴۶) ہوتا ہے۔

(۲) اسیطرح شمارہ (۸۳) پر مولوی غلام جعفر شاہ صاحب ڈیروی کے حاصل کردہ نمبر ۴۳۴ شائع ہوئے ہیں ان کے صحیح نمبر ۴۶۴ ہیں جنکا اوسط (۴۶) ہوتا ہے۔

حب سیمیں!

یہ گولیاں ان لوگوں کے لئے اکسیر ہیں جو آئے دن نزلہ، زکام، کھانسی میں مبتلا رہتے ہیں اور جن کا دماغ اتنا کمزور ہو گیا ہو کہ جہاں ذرا سی بے اعتدالی ہوئی چھینکیں آئیں اور نزلہ نے آدبایا۔ سینہ پر بلغم جم گیا۔ کھانسی ہوگئی اور سانس تنگی سے آنے لگا۔ دماغی کام کرنے والے اگر ان گولیوں کا صرف ایک کورس استعمال کریں تو وہ نہ صرف دماغ میں بلکہ اپنے سارے بدن میں ایک نئی زندگی محسوس کریں گے۔

چالیس دن کی دوا کی قیمت چار روپے (محصول ڈاک معاف)

پتہ صدیقی دواخانہ۔ نورگنج۔ دہلی

فتاویٰ دار العلوم دیوبند

سوال - چه میفرمایند علمائے دین اندریں صورت که شخصے در صلب عقد نکاح ایں طور گفته که من بدیں شرط نکاح میکنم که نکاح صفاۃ من قرار پذیرد ثانی بریں شرط قبول کرده باشد اگر بعد نکاح نکاح از خانۂ ولی زوجه فرار شود و قرار نه پذیرد نکاح فسخ کرده آید یا نه - علامه تهانوی مدظله العالی در جواب طویل مسئله را به سه صورت بیان فرموده اند در صورت مذکور حکم فسخ کرده اند اگرچه نکاح دولی را بغیر حکم قاضی و قائمقام او اختیار فسخ نباشد چنانچه از مراجعت امداد الفتاوی معلوم گردید - و نیز خواهی اہل اسلام مسئله واضح فرموده رفع شک فرمایند

الجواب - ۱ قال فی البحر الرائق تحت قول الکنز ولو نکحها بالف علی ان لا یخرجها او علی ان لا یتزوج علیها الخ ضابطها ان یسمی لها قدرا و مهر مثلها اکثر منه - ویشترط منفعة لها او لابیها او لولدی وهم محرم منها فان وفی بما شرط فلها المسمی لانه صلح مهرا وقد تم رضاها به والا فمهر المثل - (بحر الرائق ج ۳ ص ۱۱۰) ۲ - وفی رد المحتار من النکاح الفاسد بخلاف ما لو شرط شرطا فاسدا کما تزوجها علی ان لا یطأها فانه یصح النکاح ویفسد الشرط (رد المحتار ج ۲ ص ۳۳۲)

وقال فی الهدایة من فصل تسمیة المهر حیث قال ان تسمیة ما لیس بمال شرط فاسد والنکاح لا یبطل الشرط الفاسد (الی قوله) فیبطل الشرط ویبقی النکاح صحیحا اه بدائع ج ۲ ص ۳۸۵

۳ - وفی فصل النکاح علی الشرط من الخانیة رجل تزوج امرأة علی ان ینفق علیها اقل من نفقة مثلها جاز النکاح بما شرطها نفقة مثلها بالمعروف رجل تزوج امرأة علی الف درهم علی ان لا یتزوج علیها جاز النکاح ویتوارثان ولیس لها الا الف درهم کان مهر مثلها اقل من ذلک او اکثر (فتاوی قاضی خان ج ۱ ص ۱۵۳)

[illegible]

یرض بعدم الکفاءۃ وانما زوج علی ظن ان الکفو اسر قاضیخان ص۲۲۰

قال الشامی فی قولہ فالنکاح باطل ای سیبطل۔ ۵ وفی خزانۃ المفتیین الاب اذا زوج ابنتہ الصغیرۃ من رجل وظن ان یقدر علی ایفاء المعجل والنفقۃ ثم ظہر عجزہ عن ذالک کان للاب ان یفسخ لان یخل بالکفاءۃ ولو بیسر فلا حق لان زوج علی ان قادر اھ خزانۃ المفتیین

اقول وباللہ التوفیق عبارات مذکورہ میں روایت ۱ و ۲ و ۳ سے ثابت ہوتا ہے کہ صلب عقد نکاح میں جو شرط کی جاوے یا جس شرط پر نکاح مبنی کیا جاوے درصورت خلاف وصف شرط اس نکاح پر کوئی اثر نہیں پڑتا اور اس کے فسخ کرنے کا اختیار بھی لڑکی یا اس کے اولیاء کو نہیں ہوتا البتہ مہر میں شرط کی خلاف ورزی کی صورت میں تسمیہ کالعدم کرکے مہر مثل واجب کردیا جاتا ہے۔ کما ھو المستفاد من مفہوم العبارات ولو اراد احد ذکر خیار الفسخ فی امثال ھذہ الشروط۔ لیکن ۴ و ۵ سے معلوم ہوتا ہے کہ جس شرط پر نکاح مبنی کیا جاوے یا صلب عقد میں کوئی شرط کی جاوے تو ظہور خلاف کے وقت لڑکی اور اس کے اولیاء کو خیار فسخ حاصل ہے تو ظاہر عبارات ۱ و ۲ و ۳ میں اور عبارات ۴ و ۵ میں تضاد و تعارض معلوم ہوتا ہے حالانکہ یہ دونوں قسم کی عبارتیں مذکور الصدر ایک ہی کتاب میں موجود ہیں۔ لیکن ادنیٰ تامل سے واضح ہوجاتا ہے کہ ان میں تعارض کچھ نہیں ہے بلکہ شرائط کی نوعیت کے اعتبار سے تقسیم و تفصیل ہے ایک قسم شرائط کی یہ ہے کہ وہ مقتضائے عقد نہ ہو اور اس میں احد العاقدین کا فائدہ ہو جس کو بیوع وغیرہ میں شرط فاسد کہا جاتا ہے اور نکاح میں بھی اسکے شرط فاسد قرار دینے کی تصریح عبارات شامی و بدائع مذکورہ ۴ میں موجود ہے۔ فرق اتنا ہے کہ بیع شرط فاسد سے خود فاسد ہوجاتی ہے بخلاف نکاح کے کہ وہ فاسد نہیں ہوتا ہے بلکہ شرط لغو ہوجاتی ہے۔ اور دوسری قسم وہ شرائط ہیں جو مقتضائے عقد نکاح ہوں اور جبر قضاءً و دیانۃً نکاح کی تکمیل موقوف بھی جاتی ہو جیسے کفارت فی الحرفہ اور کفارت فی الدین وغیرہ عبارات مذکورہ میں پہلا حکم پہلی قسم شرائط کے ساتھ متعلق ہے اور دوسرا حکم دوسری قسم کے ساتھ یعنی جو شرائط مقتضائے عقد نہیں ہیں ان کی خلاف ورزی کی وجہ سے نکاح پر کوئی اثر نہیں پڑتا نہ خیار فسخ حاصل ہوتا ہے اور جو شرائط مقتضائے عقد ہیں جیسے کفارت وغیرہ ان کے خلاف ظاہر ہونے کی صورت میں عورت و اولیاء کو خیار فسخ دیا جاتا ہے وھی مسئلۃ الغرور ونکاح الحر۔ فلا تغفل

اس عبارت کے بعد یہ دیکھنا ہے کہ شرط مندرجہ سوال کونسی قسم میں داخل ہے سو ظاہر ہے کہ اس کا قسم اول میں داخل ہونا متعین ہے کہ وہ مقتضائے عقد نہیں اور اس میں زوجہ کا فائدہ ہے۔ کیونکہ شوہر کا مسجد کے مکان میں رہنا بدیہی طور پر مقتضائے عقد نہیں ہوسکتا اس لئے اس شرط کے خلاف سے فسخ نکاح کا اختیار کسی کو حاصل نہیں ہوگا البتہ یہ حکم قضاءً کا ہے کہ فسخ نکاح کا اختیار [illegible] اور اس کے اولیاء کو [illegible]

یہ لازم نہیں آتا کہ ایسی شرائط کی خلاف ورزی کرنا جائز ہے کیونکہ نص قرآن و حدیث میں ہر جائز عہد اور وعدہ کا پورا کرنا بشرط قدرت و یا نہ واجب ہے اور خلاف ورزی کرنا بلا عذر شرعی کے ناجائز اور گناہ ہے اس لئے جس شخص نے نکاح کے وقت اپنے خسر کے مکان پر رہنے کی شرط کی تھی اس کے ذمہ دیانۃً اس شرط کا پورا کرنا واجب ہے بشرطیکہ اس پر عمل کرنے سے کوئی دوسرا گناہ عائد نہ ہوتا ہو مثلاً اپنے والدین وغیرہ بزرگوں کی ناراضی یا ان سے قطع تعلق وغیرہ اور اگر ایسا کوئی عذر ہو تو مقتضاء عقل و شرع مروت و انسانیت یہ ہے کہ عورت یا اس کے اولیاء کو خود اختیار دیدے کہ وہ خواہ نکاح قائم رکھیں یا طلاق لیں لیکن بغیر اختیار دینے شوہر کے خود عورت کو یا اسکے اولیاء کو کوئی اختیار نہیں ہے۔

تنبیہ: حضرت حکیم الامت تھانوی دامت برکاتہم نے امداد الفتاویٰ جلد دوم میں اس مسئلہ کے متعلق جو کچھ تحریر فرمایا ہے اس کا حاصل بھی یہی ہے کہ ایسی صورت میں عورت اور اس کے اولیاء کو خیار فسخ نہیں ہے

استفتاء مکرر در معاملہ مذکورہ

چہ میفرمائند علمائے دین اندرین صورت کہ شخصے در صلب عقد نکاح ایں طور ایجاب نمود کہ من بدیں شرط نکاح تو میکنم کہ تو در خانہ من قرار پذیری نکاح بریں شرط مقبول نمود پس اداے حقوق شرعی کہ از قسم نقد و جنس بصورت لوازم عروسانہ و مہر معجل بر وقت انعقاد نکاح وصول کردہ آید صرف بر شرط قرار پذیری کہ کنایہ از ادائے خدمت باشد نکاح منعقد گشت شیخ التفسیر حضرت العلامہ شبیر احمد صاحب عثمانی دام فیوضہم در تحت آیۃ کریمہ علی ان تاجرنی ثمانی حجج در فوائد القرآن از حضرت محدث کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نقل کردہ آنکہ فقہائے حنفیہ تصریح کردہ اند کہ خدمت والدین قائمقام مہر خواہد بود و ایں امر از عرف عام ایں دیار است کہ در ہمچو صورت کہ ام معاوضہ از نکاح مطالبہ نکردہ آید و ایں شرط غیر مقتضا نکاح در صورتے باشد کہ حقوق شرعی وصول گرفتہ علاوہ بر آں ایں شرط منافی نکاح عزوراً قرار دادہ شود فقط۔ پس در صورت خلاف ورزی نکاح زن و اولیا را خیار فسخ باشد یا نہ۔

الجواب ۔ اقول وباللہ التوفیق والعصمۃ۔ صورت مذکورہ میں لڑکی یا اس کے اولیاء کو خلاف ورزی شرط سے خیار فسخ نکاح حاصل نہ ہوگا اور شرط مذکور ان شرائط میں داخل نہیں جنکی خلاف ورزی سے خیار فسخ دیا جاتا ہے اور اس لئے کہ اگر اقامت بخانہ خسر کو کسی خاص حرف و محاورہ کی بنا پر بمعنی خدمت زوجہ یا والدین کے قرار بھی دیا جاوے تو وہ کوئی مال نہیں جسکو مہر معجل اور نقد و زیور کا عوض سمجھا جاسکے۔ لما فی البدائع فصل مما یصلح تسمیۃ مہراً وکذلک اذا تزوجہا علی ان لا یخرجہا عن بلدہا او علی ان لا یتزوج علیہا او علی ان لا یتسری کو لیس بمال وکذا لو تزوج المسلم المسلمۃ علی میتۃ او دم او خنزیر لو تعمد التسمیۃ [illegible] وفی [illegible] ولو تزوج امرأۃ علی ان یخدمہا سنۃ فالتسمیۃ

فاسدۃ ولہا مہر مثلہا فی قول ابی حنیفۃ وابی یوسف وعند محمدؒ التسمیۃ صحیحۃ ولہا قیمۃ خدمتہ سنۃ (ثم قال) وجہ قول محمدؒ ان منافع الحر مال لانہا مال فی سائر العقود الی قولہ الا انہ تعذر التسلیم لما فی التسلیم عن استخدام الحرۃ زوجہا وانہ حرام لما نذکر فیجب الرجوع الی قیمۃ الخدمۃ الی ان قال ووجہ قولہما ان المنافع لیست باموال متقومۃ علی اصل اصحابنا بدائع ج ۲ ص ۲۷۸ - الغرض حنفیہ کے ائمہ ثلثہ کے نزدیک باتفاق خدمت زوجہ یا والدین زوجہ کو مہر قرار نہیں دیا جا سکتا ہے۔ اختلاف صرف اس میں ہے کہ شیخین کے نزدیک تو تسمیہ ہی فاسد ہے اور واجب مہر مثل ہے اور امام محمدؒ کے نزدیک تسمیہ درست مگر ناقابل تسلیم ہے اس لئے قیمت مثلی کی واجب ہے اور حضرت الاستاذ العلامۃ مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی دامت برکاتہم نے جو حاشیہ قرآن کریم میں تحت آیۃ ان تاجرنی ثمانی حجج بحوالہ حضرت شاہ صاحب قدس سرہ خدمت اقارب کا قائم مقام مہر ہو جانا عند الحنفیۃ بیان فرمایا ہے۔ وہ نوادر ابن سماعہ کی روایت ہے جو مفتی بہا نہیں ہے۔ اور حضرت استاد دامت برکاتہم نے بھی اسکو بطور فتویٰ نقل نہیں فرمایا بلکہ بطور بحث کے تحریر فرمایا ہے۔ اور ہر مبسوط میں اس کے خلاف پر تصریح ہے اور پھر اس روایت میں بھی مطلقاً خدمت مراد نہیں بلکہ گھر کے کاروبار جن میں شوہر کی ذلت نہو۔

لما فی البدائع بعد ما ذکرنا۔ وذکر ابن سماعۃ فی نوادرہ انہ اذا تزوجہا علی ان یرعی غنمہا سنۃ ان التسمیۃ صحیحۃ ولہا رعی غنمہا سنۃ ولفظ روایۃ الاصل یدل علی انہا لا تصح فی رعی الغنم لما لا تصح فی الخدمۃ لان رعی غنمہا خدمتہا ج ۲ ص ۲۷۸ بدائع -

اس روایت نوادر پر اول تو مبسوط کا خلاف ہی کافی ہے پھر صاحب بدائع نے اسپر ایک دوسری وجہ بھی بیان فرمائی ہے ولان مبنی النکاح علی الاشتراک فی القیام بمصالح المعاش فکان لہا فی خدمتہ حق فاذا جعل خدمتہ لہا مہرا فکانہ جعل ما ہو لہا مہرا فلو یجوز کالاب اذا استاجر ابنہ بخدمتہ انہ لا یجوز ج ۲ ص ۲۷۹ - اور بالفرض روایت نوادر کو خلاف فتویٰ جمہور کے اختیار بھی کر لیا جاوے تو مقتضا اسکا صرف یہ ہے کہ تسمیہ صحیح ہو جائے الغرض اول تو خدمت حر مال نہیں جو بعوض مہر معجل وغیرہ دیا جا سکے ثانیاً اگر اس کو مال بھی قرار دیا جائے اور صلب عقد میں قرار بخدمت خسر کی شرط کو بطور تسمیہ مہر معجل فرض کر لیا جاوے تو اسکی خلاف عقل غایت مافی الباب ایسی ہوگی جیسے کوئی شخص ہزار پانچسو روپے مہر معجل صلب عقد میں قبول کرے اور اس کی ادائیگی کرے لیکن اس صورت میں کسی نے عورت اور اس کے اولیاء کو فسخ نکاح کا اختیار نہیں دیا بلکہ غایت یہ ہے کہ شوہر وعدہ یا تعہد یا ادائے مشروط کے لئے مجبور کیا جاوے نہ یہ کہ عورت کو فسخ نکاح کا اختیار دیا جاوے اور راز اس میں یہ ہے کہ شرط مقتضائے عقد اصل میں مطلق مہر ہے اس کی خاص مقدار یا کیفیت جو بیان کی گئی وہ مقتضا اصل عقد نہیں

اس نے اس مقدار یا کیفیت کی خلاف ورزی کی وجہ سے خیار فسخ حاصل نہ ہوگا۔ البتہ شوہر کو اس مقدار و کیفیت کیلئے بشرط صحت تسمیہ علی روایۃ النوادر مجبور کیا جاوے گا اور قدرت علی المہر المعجل والنفقۃ نہ ہونے کی صورت میں جو خیار فسخ عبارت ۵ میں بحوالہ خزانۃ المفتین اوپر نقل کیا گیا ہے اس سے شبہ نہیں ہوسکتا کیونکہ وہ نکاح غرر کی صورت ہے کہ غیر قادر نے اپنے آپ کو قادر ظاہر کرکے نکاح کرلیا بعد ظہور واقعہ کے جبکہ اس کو قدرت ہی نہیں مجبور کس طرح کیا جاوے اس لئے خیار فسخ دیا گیا بخلاف صورت سوال کے کہ اگر اس شرط قرار بخانہ خسر کو شرط صحیح اور معاوضہ مہر معجل مان لیا جاوے تو وہ مقدور التسلیم ہے شوہر کو اس پر مجبور کیا جاویگا نہ یہ کہ خیار فسخ دیا جائے خلاصہ یہ ہے کہ شرط مذکور ہرگز ایسی شرط مقتضاء عقد نہیں ہے جس کے خلاف کرنے پر عورت کو خیار فسخ حاصل ہوسکے۔ ھذا ما ظہر لی واللہ ولی التوفیق والتصویب۔ (بندہ محمد شفیع عفی عنہ۔ خادم دارالعلوم دیوبند)

سوال ۵ ۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین حسب ذیل مسئلہ کے متعلق

۱ مسلمان کا ذبح کیا ہوا گوشت اگر ہندو فروخت کرے اور کوئی مسلمان اس گوشت کی نگرانی نہ کرے تو کیا ایسا گوشت مسلمان کے لئے کھانا جائز ہے۔ ۲ اگر کسی ہندو کے ذریعہ مسلمان قصاب کے یہاں سے گوشت منگوایا جائے تو اسکا کھانا جائز ہوسکتا ہے۔ (ممتاز احمد غازیپوری۔ معرفت دفتر رسالہ دارالعلوم دیوبند)

الجواب ۔ ۱ اگر کوئی مسلمان اس گوشت کا نگران نہ ہو تو اس گوشت کا کھانا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ مسلم نگراں نہ ہونے کی وجہ سے وہ گوشت قابل اعتبار نہیں رہا۔ اور غیر مسلم کا قول دیانات میں معتبر نہیں ہوتا۔ در مختار میں ہے۔ واصلہ ان خبر الکافر مقبول بالاجماع فی المعاملات لا فی الدیانات۔ وفی رد المحتار عن التاتارخانیہ عن جامع الجوامع لابی یوسف من اشتری لحما فعلم انہ مجوسی واراد الرد فقال ذبحہ مسلم یکرہ اکلہ ومفادہ ان مجرد کون البائع مجوسیا تثبت الحرمۃ اھ

۲ اسکا کھانا جائز ہے۔ لاعتبار قول فی المعاملات۔ فقط واللہ اعلم بالصواب۔

سید احمد علی سعید گنگوہی نائب مفتی دارالعلوم دیوبند۔ الجواب صحیح بندہ محمد شفیع عفا اللہ عنہ دارالعلوم دیوبند۔

چندہ آمدنی دوامی واوقاف

موصولہ ماہ ربیع الثانی ۱۳۶۱ھ

نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۰۶۶	از ریاست عالیہ کن الدولہ نصرت جنگ صاحب ریاست بہاولپور	ماہ	دوامی	۱۰	۲۰۷۵	سید سعادت علی صاحب معرفت اداوائج کیوٹی ضلع	ماہ	دوامی
۱۰۷۲	حاجی حکیم صابر اللہ صاحب ڈاکخانہ بوتی ضلع	ماہ	"	۱۱	۲۰۷۶	آمدنی وقف شاملی ضلع مظفر نگر	ماہ	اوقاف
۱۰۸۳	عبدالغفار صاحب موضع بروہی ڈاکخانہ	ماہ	"	۱۲	۲۰۷۷	" " "	ماہ	"
۱۰۹۵	وقف دہرہ دون مرسلہ حافظ عبدالمومن صاحب	ماہ	اوقاف	۱۳	۲۱۹۱	حاجی عبدالرحمٰن خانصاحب چتلی قبر دہلی	ماہ	دوامی
۱۱۹۴	ایک غریب عورت بذریعہ عبدالکریم صاحب ضلع	ماہ	دوامی	۱۴	۲۲۳۲	آمدنی وقف شاملی ضلع مظفر نگر	ماہ	اوقاف
۱۱۹۵	عبدالکریم محمد دین صاحب	ماہ	"	۱۵	۲۲۳۳	آمدنی وقف پلولی ضلع سہارنپور	ماہ	"
۲۰۶۲	مولوی افاض الدین صاحب ڈاکخانہ کورکنج ضلع	ماہ	"	۱۶	۲۲۷۵	آمدنی وقف رڑکی۔ چوک بازار رڑکی	ماہ	"
۲۰۷۳	آمدنی وقف پلولی ضلع سہارنپور	ماہ	اوقاف	۱۷	۲۲۵۷	آمدنی وقف حاجی اللہ بخش صاحب	ماہ	"
۲۰۷۴	آمدنی وقف حکیم اسمٰعیل صاحب مرحوم نگینہ	ماہ	"			میزان سہ ماہیہ		

چندہ دوامی بہی خواہان

بذریعہ شعبۂ تنظیم و ترقی

موصولہ ماہ ربیع الثانی ۱۳۶۱ھ

نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۷۶۸	حافظ حکیم الدین صاحب گنگوہ ضلع سہارنپور	ماہ	[illegible]	۹	۱۷۸۹	حاجی محمد صدیق صاحب	ماہ	دوامی
۱۷۷۵	ملک غلام قادر صاحب	ماہ	"	۱۰	۱۸۰۰	حاجی محمد حفیظ صاحب	ماہ	"
۱۷۸۰	شیخ رحیم بخش صاحب ساکن گوجر کھڈ	ماہ	"	۱۱	۱۸۰۸	عبدالرشید صاحب	ماہ	"
۱۷۸۹	حافظ محمد صاحب شوری دروازہ شہر	ماہ	"	۱۲	۱۸۰۹	منشی عبدالعزیز صاحب	ماہ	"
۱۷۹۱	شیخ علاء الدین صاحب	ماہ	"	۱۳	۱۸۱۰	محمد یوسف صاحب	ماہ	"
۱۷۹۲	سید فضل احمد صاحب	ماہ	"	۱۴	۱۸۱۱	شیخ راجہ فضل الٰہی صاحب	ماہ	"
۱۷۹۳	شیخ عبدالرحمٰن صاحب	ماہ	"	۱۵	[illegible]	[illegible]	ماہ	"
۱۷۹۴	حافظ عبداللطیف صاحب	ماہ	"	۱۶	[illegible]	[illegible]	ماہ	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۷	۱۸۱۵	ظہور الدین صاحب شیر فروش قصاب پورہ دہلی	۱ر	دوائی بھی خواہ	۴۶	۱۹۲۲	ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب قصبہ جھنجھانہ ضلع بجنور	عا	دوائی بھی خواہ
۱۸	۱۸۱۶	حکیم محمد اسحاق صاحب " "	۴ر	"	۴۷	۱۹۲۳	عبدالرحمن محمد اسمٰعیل صاحبان " "	مد	"
۱۹	۱۸۱۷	محمد نسیم الدین صاحب چنگی قمر "	۴ر	"	۴۸	۱۹۲۴	شیخ عبدالمجید صاحب ابن حاجی عبدالت صاحب " "	مد	"
۲۰	۱۸۱۸	اسلام الدین و شجاع الدین صاحبان "	مد	"	۴۹	۱۹۲۵	شیخ حافظ عبدالحمید ابن عبدالکریم صاحب " "	مد	"
۲۱	۱۸۱۹	حافظ محمد فاروق حافظ محمد عثمان صاحبان "	مد	"	۵۰	۱۹۲۶	عبدالحکیم و عبدالغنی صاحبان " "	مد	"
۲۲	۱۸۲۰	حافظ محمد سعید صاحب بازار چوڑی "	مد	"	۵۱	۱۹۲۷	جناب فضل رب صاحب " "	مد	"
۲۳	۱۸۲۲	جناب محمد سعید صاحب پل نگش "	۸ر	"	۵۲	۱۹۲۸	حکیم عبدالمعبود خانصاحب ڈاکخانہ کرہ جلالپور میرٹھ	مد	"
۲۴	۱۸۲۳	مولانا مفتی عتیق الرحمن صاحب قرول باغ "	۴ر	وظیفہ زکوٰۃ بھی خواہ	۵۳	۱۹۶۱	حاجی محمد علیصاحب محلہ مومن پورہ ناگپور شمالی	ع	"
۲۵	۱۸۲۴	جناب نظام الدین زین العابدین صاحبان "	مد	دوائی بھی خواہ	۵۴	۱۹۶۳	حاجی الٰہی بخش صاحب " " "	ع	"
۲۶	۱۸۶۱	حافظ محمد نسیم خانصاحب گول بازار رائپور دہلی	مد	"	۵۵	۱۹۶۴	میاں جی عبدالستار صاحب " " "	مد	"
۲۷	۱۸۶۲	سیٹھ محمد حسین صاحب تاریری ورگ سی پی	مد	"	۵۶	۱۹۶۶	مولوی سید صغیر الدین صاحب پٹنہ	۴ر	وظیفہ زکوٰۃ
۲۸	۱۸۶۳	سیٹھ عبدالستار صاحب چوری مرچنٹ "	ع	"	۵۷	۱۹۶۷	مولوی عبدالمنان صاحب "	ع	دوائی بھی خواہ
۲۹	۱۸۶۴	سیٹھ ولی محمد صاحب "	مد	"	۵۸	۱۹۶۸	مولانا مسعود عالم صاحب ندوی "	۴ر	"
۳۰	۱۸۷۶	منشی نبی حسن خانصاحب "	مد	"	۵۹	۱۹۶۹	جناب مولوی عبدالجلیل صاحب "	مد	"
۳۱	۱۸۷۸	جناب سیٹھ علاؤالدین صاحب "	ع	"	۶۰	۱۹۷۰	مولوی حاجی سید صغیر الدین صاحب "	۴ر	والیدہ زکوٰۃ بھی خواہ
۳۲	۱۸۸۱	محمد صدیق عبدالغنی صاحبان پھاٹک حبش خان دہلی	مد	وظیفہ زکوٰۃ	۶۱	۱۹۷۱	مولانا حافظ عبدالرحمن صاحب "	مد	"
۳۳	۱۸۸۶	جناب محمد ابراہیم صاحب "	۴ر	دوائی بھی خواہ	۶۲	۱۹۷۲	مولوی عبدالمنان صاحب بیدل "	ع	دوائی بھی خواہ
۳۴	۱۸۸۷	ایس عبدالمتین صاحب چاندنی چوک "	۴ر	"	۶۳	۱۹۷۳	سید محمود الحق صاحب اینڈ سنز منیجر کالج "	مد	"
۳۵	۱۸۸۸	شیخ فخر الدین اینڈ سنز جنرل مرچنٹ " "	۴ر	"	۶۴	۱۹۸۸	حافظ نور احمد صاحب ٹیلر ماسٹر دہلی بازار میرٹھ	مد	"
۳۶	۱۸۸۹	جناب عبدالعزیز عفران الدین صاحبان "	مد	"	۶۵	۱۹۸۹	محمد حنیف صاحب محلہ نقارچیاں "	۲ر	"
۳۷	۱۸۹۰	منشی عرفان الدین صاحب سبزی منڈی "	۴ر	"	۶۶	۱۹۹۰	شیخ محمد یعقوب صاحب دہلی بازار "	ع	"
۳۸	۱۸۹۱	منشی عفران الدین صاحب " "	۲ر	"	۶۷	۱۹۹۱	شیخ محمد عمر صاحب " "	مد	"
۳۹	۱۸۹۲	منشی شکور علیخانصاحب " "	۲ر	"	۶۸	۱۹۹۲	جناب بشیر احمد صاحب منیجر بانا کمپنی "	۸ر	"
۴۰	۱۸۹۳	جناب عبدالحکیم حبیب الرحمن صاحبان " "	مد	"	۶۹	۱۹۹۳	جناب شفیق الاسلام صاحب ٹیلر ماسٹر "	۸ر	"
۴۱	۱۸۹۴	جناب عبدالغنی صاحب بدرچونیہ " "	۴ر	"	۷۰	۱۹۹۴	جناب محمد ذکریا صاحب محلہ مشائخان "	۴ر	"
۴۲	۱۸۹۵	جناب محمد مرزا صاحب " "	مد	"	۷۱	۱۹۹۵	جناب جلیل الدین صاحب "	۴ر	"
۴۳	۱۸۹۶	[illegible] صاحب [illegible]	مد	"	۷۲	۱۹۹۶	چودھری نصیر الدین صاحب ٹیلر ماسٹر "	۸ر	"
۴۴	۱۸۹۸	[illegible] صاحب " "	مد	"	۷۳	۱۹۹۷	مولوی حکیم محمد حنیف صاحب سفیر [illegible]	۴ر	وظیفہ زکوٰۃ بھی خواہ
۴۵	۱۸۹۰	[illegible] صاحب " "	مد	"	۷۴	۲۰۰۰	محمد خلیل صاحب [illegible]	۴ر	دوائی بھی خواہ

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۷۵	۲۰۰۴	شیخ رفیع الدین صاحب ٹھیکہ دار چھتہ دہلی بازار	۸ر		۱۰۴	۲۱۰۵	قاضی عبدالقیوم صاحب ٹھاٹیں شیخ [illegible]		
۷۶	۲۰۰۵	حاجی عبدالرحیم صاحب جماح " "	۸ر		۱۰۵	۲۱۰۶	جناب فیاض الدین صاحب ابن [illegible]		
۷۷	۲۰۰۶	جناب چھوٹن خانصاحب مستری کوٹلہ "	۸ر		۱۰۶	۲۱۰۷	منشی اشفاق حسین صاحب عرف بالے " "		
۷۸	۲۰۰۷	جناب عبدالکریم صاحب "	۸ر		۱۰۷	۲۱۰۹	جناب مسیح الدین ولد شیخ الدین صاحب " "		
۷۹	۲۰۰۸	جناب بشیر احمد صاحب ٹیلر ماسٹر دہلی بازار "	۸ر		۱۰۸	۲۱۳۰	حاجی احمد گل صاحب ہوٹل والے شہر سکھر		
۸۰	۲۰۲۸	شیخ خلیل الدین صاحب گول تالاب شنوار بجنور			۱۰۹	۲۱۵۸	حافظ خلیل الرحمن صاحب ٹھاٹیں شیخ [illegible]		
۸۱	۲۰۳۴	مولانا منظور حسن صاحب " "			۱۱۰	۲۱۶۱ ب	مستری بشیر احمد صاحب " "		
۸۲	۲۰۳۵	حافظ اللہ ولی صاحب مدرسہ اسلامیہ دکھنی سرائے "	۸ر		۱۱۱	۲۱۶۵	حافظ مبشر حسین صاحب " "		
۸۳	۲۰۴۰	منشی علی صفدر صاحب پنشنر محلہ محکمہ "			۱۱۲	۲۱۶۷	جناب عبدالشکور صاحب بلدیہ " "		
۸۴	۲۰۴۴	حافظ اشفاق احمد و مشتاق احمد صاحبان "			۱۱۳	۲۱۶۸	جناب چندو صاحب " "		
۸۵	۲۰۴۵	مستری ریاض احمد صاحب عرف تنجے "			۱۱۴	۲۱۷۷	جناب ہاشم جمعہ سیٹھ صاحب بازار ناری سی پی		
۸۶	۲۰۴۶	منشی عبدالکریم صاحب محلہ لکڑ ہاران "			۱۱۵	۲۱۷۸	منشی وصی الدین صاحب " "		
۸۷	۲۰۴۸	حکیم عبدالرزاق صاحب رئیس "			۱۱۶	۲۱۸۱	منشی حسن خانصاحب " "		
۸۸	۲۰۵۰	مولوی عرض محمد صاحب فاضل دارالعلوم بلوچستان			۱۱۷	۲۱۸۲	منشی ولایت حسین صاحب " "		
۸۹	۲۰۵۵	محمد عبدالقادر صاحب رئیس کھورپور ضلع امروہی			۱۱۸	۲۱۹۴	محمد عزیز صاحب ۲ زین العابدین رد مسلم یونیورسٹی علیگڈھ		
۹۰	۲۰۵۶	منشی غلام دستگیر خانصاحب "							
۹۱	۲۰۵۷	حکیم محمود الحسن صاحب قادری انوری بازار ناگپور شمالی			۱۱۹	۲۱۹۵	مولوی سیف اللہ صاحب سفیر [illegible]		
۹۲	۲۰۵۸	حکیم سید ریاض الحسن صاحب " "			۱۲۰	۲۲۰۳	میاں عبدالکریم صاحب [illegible]		
۹۳	۲۰۵۹	مولوی عبدالحی صاحب محلہ چھوٹا لوہار پور			۱۲۱	۲۲۰۵	مستری غلام حسین صاحب " "		
۹۴	۲۰۶۰	محمد فضل کریم صاحب صدر بازار "			۱۲۲	۲۲۰۶	حکیم محمد عثمان صاحب " "		
۹۵	۲۰۶۱	عبدالجبار خانصاحب " "			۱۲۳	۲۲۰۷	حاجی گل محمد صاحب شومیکر " "		
۹۶	۲۰۶۲	مولانا عبدالباقی صاحب چیف ایڈیٹر اور نشنل پریس			۱۲۴	۲۲۰۸	حکیم جمل محمد صاحب " "		
۹۷	۲۰۶۳	مولانا امین احمد صاحب فاضل دیوبند [illegible] پور			۱۲۵	۲۲۰۹	جناب اللہ دتا صاحب " "		
۹۸	۲۰۶۸	حافظ عبدالحمید صاحب محمود پریس شہر سکھر			۱۲۶	۲۲۲۰	حاجی خدا بخش خانصاحب " "		
۹۹	۲۰۶۹	مسٹر [illegible] محمد صاحب شیخ "			۱۲۷	۲۲۱۲	قاضی جمل حسین صاحب [illegible]		
۱۰۰	۲۰۹۱	قاضی سید حسن صاحب رئیس [illegible] بجنور			۱۲۸	۲۲۱۳	نظام الدین امام الدین صاحبان " "		
۱۰۱	۲۰۹۲	[illegible] صاحب حافظ عبداللطیف صاحب " "			۱۲۹	۲۲۱۵	[illegible]		
۱۰۲	۲۰۹۵	مولانا [illegible] حسین صاحب فاضل دیوبند			۱۳۰	۲۲۱۶	حافظ ضیاء الدین صاحب [illegible]		
۱۰۳	۲۱۰۳	شیخ ضیاء الدین صاحب [illegible]			۱۳۱	۲۲۱۷	جناب حکیم [illegible] صاحب		

نمبر شمار	نمبر رجسٹر	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رجسٹر	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۳۲	۲۲۲۷	شیخ محمد شریف صاحب [illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۶۱	۲۲۳۴	مولوی مشتاق احمد صاحب موضع [illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۳۳	۲۲۳۶	نظیر محمد خانصاحب قصبہ شہزاد کوٹ ضلع ٹرکانہ	۷	"	۱۶۲	۲۲۳۷	مولانا حشمت علیصاحب مہتمم مدرسہ اسلامیہ [illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۳۴	۲۲۳۱	حکیم مولانا غلام صدیق صاحب " "	[illegible]	"	۱۶۳	۲۲۳۸	جناب غلام محمد پسر علی بخش صاحب " " "	[illegible]	[illegible]
۱۳۵	۲۲۳۲	الٰہی بخش صاحب قریشی "	[illegible]	"	۱۶۴	۲۲۳۹	سید ظہور الحسن صاحب ولد سید امیر الحسن صاحب	[illegible]	[illegible]
۱۳۶	۲۲۵۵	سید اشفاق علی صاحب قصبہ مندرد ہانپور	[illegible]	"	۱۶۵	۲۲۵۰	حافظ حبیب احمد صاحب تاجپور "	[illegible]	[illegible]
۱۳۷	۲۲۵۶	جناب ریاض الحسن صاحب " "	[illegible]	"	۱۶۶	۲۲۵۲	حافظ رستم علیصاحب " "	۸ر	[illegible]
۱۳۸	۲۳۰۸	جناب محمد شفیع صاحب قصبہ سیکری ضلع مظفر نگر	[illegible]	"	۱۶۷	۲۲۵۴	منشی عبد الحمید صاحب پسر اللہ بخش صاحب " "	[illegible]	[illegible]
۱۳۹	۲۳۰۹	حافظ ابو الحسن صاحب بیس " "	[illegible]	"	۱۶۸	۲۲۵۵	امام الدین عرف دفا صاحب " "	[illegible]	[illegible]
۱۴۰	۲۳۱۰	حافظ محمد امین صاحب بن ذاکر علیصاحب " "	[illegible]	"	۱۶۹	۲۲۵۶	مرزا محمد شریف بیگ صاحب محکمہ بجلی امرتسر	[illegible]	[illegible]
۱۴۱	۲۳۱۱	منشی الطاف حسین صاحب " "	[illegible]	"	۱۷۰	۲۲۵۹	فضل کریم صاحب وفدار موضع ڈاکخانہ خوشاب پور	[illegible]	[illegible]
۱۴۲	۲۳۱۲	حافظ اظہار الحسن صاحب دوکاندار " "	۴ر	"	۱۷۱	۲۲۶۰	جناب کھوجا خانصاحب مرسلہ " " "	[illegible]	[illegible]
۱۴۳	۲۳۱۳	حبیب احمد ابن بشیر احمد صاحب " "	۴ر	"	۱۷۲	۲۲۶۱	جناب مسماۃ الغو صاحبہ " " " "	[illegible]	[illegible]
۱۴۴	۲۳۱۴	جناب یوندو پسر جمعیت قصاب " "	[illegible]	"	۱۷۳	۲۲۶۲	جناب محمد اکبر صاحب " " " "	۲ر	[illegible]
۱۴۵	۲۳۱۵	جناب اللہ دیا پسر رحمت صاحب " "	[illegible]	"	۱۷۴	۲۲۶۵	حافظ عنایت اللہ صاحب مدرس اسلامیہ ہائی اسکول لاہور	۴ر	[illegible]
۱۴۶	۲۳۱۶	منشی محمد محسن صاحب " "	[illegible]	"	۱۷۵	۲۲۶۶	ملا عبد الوحید صاحب رام گلی ماجد اسم بلڈنگ "	۱۲ر	[illegible]
۱۴۷	۲۳۱۷	حافظ سید احمد صاحب " "	[illegible]	"	۱۷۶	۲۲۶۷	مولوی احمد دین صاحب مدرس ایم بی اسکول	[illegible]	[illegible]
۱۴۸	۲۳۱۸	حاجی محمد صدیق صاحب " "	[illegible]	"	۱۷۷	۲۲۶۸	حافظ عنایت اللہ صاحب مدرس وطن اسلامیہ ہائی "	۴ر	[illegible]
۱۴۹	۲۳۱۹	حافظ صغیر حسن صاحب " "	[illegible]	"	۱۷۸	۲۲۶۹	محمد حسین صاحب معرفت ماسٹر یونس خانصاحب "	[illegible]	[illegible]
۱۵۰	۲۳۲۰	جناب حافظ آل نبی صاحب " "	[illegible]	"	۱۷۹	۲۲۷۰	ماسٹر محمد منیر خانصاحب نیفض باغ "	[illegible]	[illegible]
۱۵۱	۲۳۲۱	جناب رستم علیصاحب ساکن سکندر پور ڈاکخانہ	[illegible]	"	۱۸۰	۲۲۷۱	ماسٹر محمد یونس صاحب " "	[illegible]	[illegible]
۱۵۲	۲۳۲۲	جناب حفیظ اللہ صاحب کچلوکرہ سنت نگر امرتسر	[illegible]	"	۱۸۱	۲۲۷۲	حافظ عنایت اللہ صاحب وطن اسلامیہ ہائی اسکول	۴ر	[illegible]
۱۵۳	۲۳۲۳	جناب شیخ محمد صادق صاحب " "	[illegible]	"	۱۸۲	۲۲۷۳	جناب ماسٹر رحیم بخش صاحب نیفض باغ "	[illegible]	[illegible]
۱۵۴	۲۳۲۴	جناب محمد یوسف صاحب " "	[illegible]	"	۱۸۳	۲۲۷۴	ماسٹر محمد یونس صاحب ہیڈ ماسٹر "	[illegible]	[illegible]
۱۵۵	۲۳۲۵	[illegible] صاحب [illegible]	[illegible]	"	۱۸۴	۲۲۷۵	محمد حسین صاحب معرفت " " "	[illegible]	[illegible]
۱۵۶	۲۳۲۶	[illegible] فرید بخش صاحب "	[illegible]	"	۱۸۵	۲۲۷۶	ماسٹر محمد یونس خانصاحب " " "	[illegible]	[illegible]
۱۵۷	۲۳۲۷	[illegible] الدین محمد صاحب "	[illegible]	"	۱۸۶	۲۲۷۷	محمد حسین خانصاحب معرفت " " "	[illegible]	[illegible]
۱۵۸	۲۳۲۸	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۸۷	۲۲۷۸	ماسٹر محمد منیر صاحب ٹیلر ماسٹر " "	[illegible]	[illegible]
۱۵۹	۲۳۲۹	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۸۸	۲۲۷۹	ماسٹر محمد رحیم بخش صاحب " "	[illegible]	[illegible]
۱۶۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۹۰	۲۳۸۱	ماسٹر محمد یونس خانصاحب ہیڈ ماسٹر ایم بی اسکول بھیں	۶	دوا کی بھی خواہ	۲۱۹	۲۲۵۳	سید محمد اسمٰعیل صاحب منشی سابق ریاست ٹونک	۶	وظیفہ زکوٰۃ
۱۹۱	۲۳۸۲	" " " "	۶	"	۲۲۰	۲۲۵۵	جناب صاحبزادہ اکرام الدین خانصاحب " "	۶	دوا کی بھی خواہ
۱۹۲	۲۳۸۴	حافظ عنایت اللہ صاحب بی اے وطن اسلامیہ ہائی اسکول	۴	"	۲۲۱	۲۲۵۸	جناب عزیز الرحمٰن خانصاحب محمد پیر گنج	۶	"
۱۹۳	۲۳۸۵	ماسٹر محمد یونس خانصاحب ایم بی اسکول " "	۶	"	۲۲۲	۲۲۵۹	جناب مرزا مسیح اللہ بیگ صاحب " "	۶	"
۱۹۴	۲۳۸۶	حافظ عنایت اللہ صاحب وطن اسلامیہ " "	۴	"	۲۲۳	۲۲۶۵	منشی محمد فضل و منشی علی بخش صاحبان ریاست جے پور	۶	"
۱۹۵	۲۳۸۷	ماسٹر محمد یونس خانصاحب ایم بی اسکول "	۶	"	۲۲۴	۲۲۶۶	منشی علاؤ الدین صاحب "	۶	"
۱۹۶	۲۳۸۸	ماسٹر محمد حسین صاحب " "	۶	"	۲۲۵	۲۲۶۷	مولانا عظمت اللہ صاحب ڈلکھا ضلع اعظم گڑھ	۶	وظیفہ زکوٰۃ
۱۹۷	۲۳۹۰	ماسٹر محمد یونس خانصاحب ایم بی اسکول " "	۶	"	۲۲۶	۲۲۶۲	حاجی ہدایت اللہ صاحب " "	۶	دوا کی بھی خواہ
۱۹۸	۲۳۹۱	حافظ عنایت اللہ صاحب وطن اسلامیہ ہائی " "	۴	"	۲۲۷	۲۲۶۳	جناب منشی محمد رضا خانصاحب " "	۶	"
۱۹۹	۲۳۹۲	جناب ماسٹر منیر احمد صاحب " "	۶	"	۲۲۸	۲۲۶۵	جناب عبد اللہ ولد عبد الرحمٰن صاحب "	۶	"
۲۰۰	۲۳۹۳	حافظ عنایت اللہ صاحب وطن اسلامیہ ہائی "	۴	"	۲۲۹	۲۲۶۶	حافظ محمد ادریس صاحب "	۶	"
۲۰۱	۲۳۹۴	ماسٹر محمد یونس صاحب ایم بی اسکول " "	۶	"	۲۳۰	۲۲۶۷	جناب رحمت اللہ صاحب "	۶	وظیفہ زکوٰۃ
۲۰۲	۲۳۹۵	جناب ملا عبد الحفیظ صاحب ایدرام بلڈنگ رام گلی	۶	"	۲۳۱	۲۲۶۸	جناب نور محمد صاحب "	۶	دوا کی بھی خواہ
۲۰۳	۲۳۹۷	جناب محمد اسحاق صاحب تاجپورہ ضلع سہارنپور	۶	"	۲۳۲	۲۲۶۹	حافظ حاجی محمد سعید صاحب "	۶	وظیفہ زکوٰۃ
۲۰۴	۲۳۹۸	جناب فتح محمد صاحب ریٹائرڈ ڈاکخانہ سنسارپور	۶	"	۲۳۳	۲۲۷۰	جناب عبد الغفور ولد عبد الرحمٰن صاحب "	۶	دوا کی بھی خواہ
۲۰۵	۲۳۹۹	میاں جی محمد صدیق صاحب نمبردار " " "	۶	"	۲۳۴	۲۲۷۲	جناب منشی محمد اسمٰعیل صاحب "	۶	"
۲۰۶	۲۴۰۰	جناب محمد اسمٰعیل صاحب " " "	۶	"	۲۳۵	۲۲۷۳	جناب ہمشیرہ منشی محمد رضا خانصاحب "	۴	"
۲۰۷	۲۴۰۲	جناب رحمت پسر حاجی امام الدین صاحب " "	۶	"	۲۳۶	۲۲۷۴	جناب محمد ادریس ولد یار محمد صاحب "	۶	"
۲۰۸	۲۴۰۳	جناب عبد الحفیظ صاحب مرحوم " "	۶	"	۲۳۷	۲۲۷۵	جناب عبد المجید صاحب وکیل "	۶	وظیفہ زکوٰۃ
۲۰۹	۲۴۰۴	جناب امیر حسن صاحب تاجپورہ " "	۶	"	۲۳۸	۲۲۷۶	جناب محمد نذیر صاحب "	۶	دوا کی بھی خواہ
۲۱۰	۲۴۰۵	منشی محمد یٰسین صاحب " " "	۶	"	۲۳۹	۲۲۷۷	حاجی کریم بخش صاحب "	۶	وظیفہ زکوٰۃ
۲۱۱	۲۴۰۶	جناب مقصود احمد صاحب گہاڈ ڈاکخانہ سنسارپور	۶	"	۲۴۰	۲۲۷۸	جناب حافظ محمد یعقوب صاحب "	۶	دوا کی بھی خواہ
۲۱۲	۲۴۰۷	محمد صدیق پسر نبیا صاحب ریٹائرڈ " "	۶	"	۲۴۱	۲۲۷۹	جناب حافظ عبد الرؤف صاحب "	۶	"
۲۱۳	۲۴۰۹	محمد یعقوب صاحب موضع بھگ جھنڈر " "	۶	"	۲۴۲	۲۲۸۰	جناب مولوی عبد المنان صاحب "	۶	"
۲۱۴	۲۴۱۰	جناب کالیخاں صاحب " " "	۴	"	۲۴۳	۲۲۸۱	جناب عبد العزیز صاحب "	۶	"
۲۱۵	۲۴۱۱	مستری عبد اللہ پسر رحیم بخش صاحب بہٹ	۶	"	۲۴۴	۲۲۸۲	جناب ولی اللہ صاحب "	۶	"
۲۱۶	۲۴۱۲	حاجی دولہ صاحب بہٹ " "	۶	"	۲۴۵	۲۲۸۳	جناب مولوی عبد الحق صاحب "	۶	وظیفہ زکوٰۃ
۲۱۷	۲۴۱۳	ہادی حسن ولد مہدی حسن صاحب " "	۶	"	۲۴۶	۲۲۸۴	حاجی جمال الدین صاحب [illegible]	۶	دوا کی بھی خواہ
۲۱۸	۲۴۱۴	مصطفیٰ بیگ صاحب ناگرہ گنڈیا ریاست ٹونک	۶	"	۲۴۷	۲۲۸۵	[illegible]	۶	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۴۰	۲۴۹۶	مولانا محمد شفیع صاحب محلہ چمن پورہ کوپاگنج ضلع [illegible]		دوائی بھی خواہ	۲۷۶	۲۶۱۳	جناب حبیب اللہ و حاجی برکت اللہ صاحبان محلہ چند پورہ کوپاگنج ضلع [illegible]		دوائی بھی خواہ
۲۴۱	۲۴۹۷	جناب عبدالاعلیٰ صاحب محلہ پھلیل پورہ " "	۸ر	"	۲۷۷	۲۶۱۴	جناب عظمت اللہ و جمال الدین صاحبان محلہ [illegible]	۱	"
۲۵۰	۲۴۹۸	سیٹھ سخاوت اللہ و ہدایت اللہ صاحبان " "	۱	"	۲۷۸	۲۶۱۳	مولانا عبدالرحمن صاحب لکڑہ خزانہ امرتسر		"
۲۵۱	۲۴۹۹	جناب عبدالرحمن ولد حاجی جلد لحفیظ صاحب " "	۴ر	"	۲۷۹	۲۶۱۴	حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب بذریعہ محمد سالع صاحب سیکری ضلع مظفر نگر		"
۲۵۲	۲۵۰۰	محمد اسمٰعیل صاحب سوداگر چرم محلہ مازید پورہ " "		"	۲۸۰	۲۶۱۵	جناب شرافت علیصاحب " "	۴ر	"
۲۵۳	۲۵۰۱	بابو مظفر علیصاحب اسلامیہ سکول کٹرہ خزانہ امرتسر	۱	"	۲۸۱	۲۶۱۶	جناب ظفر احمد صاحب " "	۴ر	"
۲۵۴	۲۵۰۲	سیٹھ عبدالقیوم خان و رضی الرحمن خانصاحب محلہ چند پورہ کوپاگنج ضلع اعظم گڈھ		"	۲۸۲	۲۶۱۷	جناب بشیر احمد صاحب " "		"
۲۵۵	۲۵۰۳	حاجی محمد و ہدایت اللہ صاحبان محلہ چمن پورہ "		"	۲۸۳	۲۶۱۸	جناب افضال احمد ولد نہال احمد صاحب "	۴ر	"
۲۵۶	۲۵۰۴	حاجی محمد اسمٰعیل صاحب " حکم پورہ "		"	۲۸۴	۲۶۱۹	منشی علی احمد پسر اکبر علیصاحب " "	۲ر	"
۲۵۷	۲۵۰۵	مولوی محمد سلیمان صاحب محلہ فتن پورہ "	۴ر	"	۲۸۵	۲۶۲۰	گھسیٹا یسر کوڑا صاحب " "		"
۲۵۸	۲۵۰۶	جناب عبدالرحیم صاحب " "	۴ر	"	۲۸۶	۲۶۲۱	حافظ احمد سعید صاحب ابن حاجی محمد عباس صاحب		"
۲۵۹	۲۵۰۷	جناب حاجی بابو صاحب محلہ پھلیل پورہ "		"	۲۸۷	۲۶۲۲	جناب عبداللہ ابن محمد نبی صاحب " "		"
۲۶۰	۲۵۰۸	جناب محمد یسین صاحب " "	۸ر	"	۲۸۸	۲۶۲۳	منشی جمیل احمد صاحب نمبردار " "		"
۲۶۱	۲۵۰۹	جناب عبدالعزیز ولد شمس الدین صاحب " "	۸ر	"	۲۸۹	۲۶۲۴	جناب امین احمد ابن شیخ احمد صاحب " "		"
۲۶۲	۲۵۱۰	جناب کرم اللہ صاحب " "	۴ر	"	۲۹۰	۲۶۲۵	مولانا ایوب احمد صاحب فاضل دارالعلوم " "		"
۲۶۳	۲۵۱۱	جناب ہدایت اللہ صاحب رنگ والے " "		"	۲۹۱	۲۶۲۶	جناب محمد اسحاق صاحب رئیس " "		"
۲۶۴	۲۵۱۲	عبدالرشید ولد جان محمد صاحب محلہ چند پورہ "	۲ر	"	۲۹۲	۲۶۲۷	جناب رفیق احمد ابن اللہ رکھا صاحب " "		"
۲۶۵	۲۵۱۳	عبدالرحمن صاحب " "	۲ر	"	۲۹۳	۲۶۲۸	جناب محمد صدیق محمد صاحب ابن اللہ رکھا صاحب	۱	"
۲۶۶	۲۵۱۴	جناب عبدالغفور صاحب دلال " "	۸ر	"	۲۹۴	۲۶۲۹	منشی محمد مدنی صاحب رئیس "	۱	"
۲۶۷	۲۵۱۵	مولوی عبدالرؤف صاحب " "	۸ر	"	۲۹۵	۲۶۳۰	منشی عبدالغنی صاحب " "	۱	"
۲۶۸	۲۵۱۶	مولوی عبدالرحمن صاحب محلہ پھلیل پورہ "		"	۲۹۶	۲۶۳۱	جناب محمد اسحٰق صاحب ابن فرزند علی " "	۴ر	"
۲۶۹	۲۵۱۷	جناب حافظ عبدالحق صاحب " چمن پورہ "	۴ر	"	۲۹۷	۲۶۳۲	جناب کریم بخش صاحب " "		"
۲۷۰	۲۵۱۸	سیٹھ محمد اسحاق و حاجی محی الدین صاحب " "		"	۲۹۸	۲۶۳۳	جناب محمد احمد پسر اللہ دیا صاحب " "		"
۲۷۱	۲۵۱۹	جناب شمس الحق صاحب " "	۸ر	"	۲۹۹	۲۶۳۴	جناب مستری محمد عمر صاحب " "	۸ر	"
۲۷۲	۲۵۲۰	حکیم بدیع الزماں صاحب " "	۴ر	"	۳۰۰	۲۶۳۵	جناب عبداللطیف صاحب عرف چھوٹا " "	۴ر	"
۲۷۳	۲۵۲۱	سیٹھ سعد اللہ صاحب محلہ پھلیل پورہ "		"	۳۰۱	۲۶۳۶	شیخ رئیس احمد صاحب ابن منظور حسن صاحب " "		"
۲۷۴	۲۵۲۲	جناب سلیم اللہ صاحب " چمن پورہ "	۴ر	"	۳۰۲	۲۶۳۷	جناب انیس احمد صاحب " "		"
۲۷۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]					

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۳۰۳	۲۶۳۸	جناب نذیر احمد صاحب نوراتی سیکری ضلع [illegible]	۴	طلبائی خواہی	۳۱۸	۲۶۳۳	جناب میر تجمل حسین صاحب قصبہ جھالو بجنور	۱	دوائی لیبی خواہی
۳۰۲	۲۶۳۹	حافظ عشرت علی صاحب " "	۱	"	۳۱۹	۲۶۳۴	منشی بشیر احمد و شفیق احمد صاحبان " "	۱	"
۳۰۵	۲۶۴۰	منیر احمد محمد حیات صاحب " "	۱	"	۳۲۰	۲۶۳۵	حافظ عبدالرؤف صاحب " "	۱	"
۳۰۶	۲۶۴۱	حافظ احمد حسن صاحب " "	۱	"	۳۲۱	۲۶۳۶	جناب شفیع اللہ ولد احمد خانصاحب " "	۱	"
۳۰۷	۲۶۴۲	مولوی وسیم اللہ صاحب صوبہ بہار پٹنہ	۱	"	۳۲۲	۲۶۳۷	جناب غلام صابر صاحب " "	۱	"
۳۰۸	۲۶۴۳	مولوی عبدالمنان صاحب پروفیسر کالج "	۱	"	۳۲۳	۲۶۳۸	حافظ فضل حسین صاحب " "	۱	"
۳۰۹	۲۶۴۴	حاجی سید صحر الدین صاحب مدرس "	۴	"	۳۲۴	۲۶۳۹	جناب منظور احمد صاحب " "	۱	"
۳۱۰	۲۶۴۵	مولوی محمد حسن صاحب محلہ گولک پور "	۱	"	۳۲۵	۲۶۴۰	جناب صفیر علی ولد وزیر علی صاحب " "	۱	وظیفہ زکوٰۃ لیبی خواہی
۳۱۱	۲۶۴۶	مولوی محمد صادق صاحب پروفیسر "	۱	"	۳۲۶	۲۶۴۱	جناب ڈاکٹر سید حسن صاحب " "	۱	"
۳۱۲	۲۶۴۷	مولانا اصغر حسین صاحب پرنسپل "	۱	"	۳۲۷	۲۶۴۲	حاجی بشیر احمد صاحب " "	۱	"
۳۱۳	۲۶۴۹	شیخ بشیر احمد صاحب محلہ بند و قچیان دہامپور بجنور	۱	"	۳۲۸	۲۶۴۳	مولانا حافظ انوار الحق صاحب " "	۱	"
۳۱۴	۲۶۵۰	مولوی عبدالجلیل صاحب انسپکٹر پولیس پٹنہ	۱	"	۳۲۹	۲۶۴۴	جناب شیخ غلام نبی صاحب " "	۱	دوائی لیبی خواہی
۳۱۵	۲۶۵۷	منشی محمد امین صاحب تاجر بساط خانہ دہامپور بجنور	۱	"	۳۳۰	۲۶۴۹	مولانا ابن حسن و حامد حسن صاحبان " "	۱	"
۳۱۶	۲۶۶۰	جناب امین الدین صاحب قصبہ جھالو "	۱	"	۳۳۱	۲۶۵۰	جناب منشی عبدالغنی صاحب " "	۱	"
۳۱۷	۲۶۶۲	جناب عبدالسلام ولد عبدالرزاق صاحب " "	۱	"			میزان		

عطیات عمومی

موصولہ ماہ ربیع الثانی سنہ ۶۱ھ

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱	۱۷۵۸	جناب مولوی عشرت حسین صاحب بھوپالی	[illegible]	طلبائی	۷	۱۷۶۳	منشی رفیق احمد صاحب کوسمنڈی ضلع [illegible]	[illegible]	[illegible]
۲	۱۷۵۹	جناب [illegible] قدرت اللہ صاحب مرحوم مرسلہ [illegible] مشیت اللہ صاحب رکن شوریٰ دارالعلوم بجنور	[illegible]	[illegible]	۸	۱۷۶۴	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۳	۱۷۵۹	منشی فضل حسین صاحب [illegible]	[illegible]	زکوٰۃ	۹	۱۷۶۵	میاں محمد امین محمد شفیع صاحبان [illegible]	[illegible]	[illegible]
۴	۱۷۶۰	جناب صفت علی صاحب [illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۰	۱۷۶۶	مولوی حاجی سید احمد صاحب [illegible]	[illegible]	[illegible]
۵	۱۷۶۱	جناب [illegible] عبداللطیف صاحب احمد آباد	[illegible]	زکوٰۃ	۱۱	۱۷۶۷	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۶	۱۷۶۲	خواجہ احمد الدین و فضل حق صاحبان [illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۲	۱۷۶۸	[illegible]	[illegible]	[illegible]
					۱۳	۱۷۶۹	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۴	۱۷۷۳	حاجی حکیم صابر اللہ صاحب ...	[illegible]	[illegible]	۴۲	۱۸۲۶	مولوی عبدالحق صاحب فاضل دارالعلوم دیوبند	۸ر	تعلیم مفلسین
۱۵	۱۷۷۴	میاں امام الدین صاحب ...	[illegible]	زکوٰۃ	۴۳	۱۸۲۷	مولوی محمد یوسف صاحب ،، جہلم	۸ر	،،
۱۶	۱۷۷۷	حافظ غلام رسول انور امام مسجد چک ...		صرف	۴۴	۱۸۲۸	منشی اوصاف احمد خانصاحب سوداگر بھوپال	۴ر	تبلیغ
		چھاپہ والی ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور پنجاب		طلبہ	۴۵	۱۸۲۹	حاجی قاضی اعظم علیصاحب ،،	،،	،،
۱۷	۱۷۷۸	میاں نور محمد صاحب محلہ شریفان شہر جھنگ	،،	مطابع	۴۶	۱۸۳۰	مولوی منشی عرفان الحق صاحب وکیل ،،	۴ر	،،
۱۸	۱۷۸۰	مولانا محمد عظیم صاحب محلہ اسلام نگر ضلع ہردوئی		تبلیغ	۴۷	۱۸۳۱	حافظ محمد یوسف علیصاحب دفتر انجینیری ،،	۴ر	،،
۱۹	۱۷۸۳	ماسٹر سید محمد اختر صاحب محلہ سادات ہنسور بجنور		مطابع	۴۸	۱۸۳۲	سید عبدالحفیظ صاحب ،، ،،	۴ر	،،
۲۰	۱۷۸۴	شیخ امام الدین صاحب عرف لاہو محلہ شیخان ،،		،،	۴۹	۱۸۳۳	منشی عبدالعظیم صاحب ،، ،،	۴ر	،،
۲۱	۱۷۸۵	جناب تولہ صاحب قریشی ،، ،،	۸ر	،،	۵۰	۱۸۳۴	منشی راحت علیصاحب ،، ،،	۱ر	،،
۲۲	۱۷۸۷	سید مظہر احمد صاحب محلہ رسولداران ،،		،،	۵۱	۱۸۳۵	منشی نذیر احمد صاحب ،، ،،	۳ر	،،
۲۳	۱۷۹۰	جناب رشید احمد صاحب انبہٹوی ریاست خیرپور میرس		تعمیر نو	۵۲	۱۸۳۶	منشی مغیث الدین صاحب۔ والدہ صاحبہ نواسی صاحبہ ریاست بھوپال	۸ر	،،
۲۴	۱۷۹۱	جناب ہدایت اللہ صاحب ،، ،،		،،					
۲۵	۱۷۹۲	جناب محمد سلیم صاحب ،، ،،		،،	۵۳	۱۸۳۷	منشی عبدالحی صاحب ،،	۲ر	،،
۲۶	۱۷۹۳	جناب قادر بخش صاحب موضع تھیڑی ،،		،،	۵۴	۱۸۳۸	حافظ نامر محمد خانصاحب ،،	۲ر	،،
۲۷	۱۷۹۴	جناب عبدالبشیر صاحب ،، ،،		،،	۵۵	۱۸۳۹	منشی عبدالحفیظ بیگ صاحب ،،	۲ر	،،
۲۸	۱۷۹۵	حاجی محمد بخش صاحب ،، ،،		،،	۵۶	۱۸۴۰	منشی نصیر الدین صاحب ،،	۱ر	،،
۲۹	۱۷۹۶	جناب میر بخش صاحب ،، ،،		،،	۵۷	۱۸۴۱	منشی محمد فاروق صاحب۔ دو ہمشیرہ صاحبہ ،،	۴ر	،،
۳۰	۱۷۹۷	جناب عنایت اللہ صاحب ،، ،،	۸ر	،،	۵۸	۱۸۴۲	عبدالرحمن صاحب ٹھیکہ دار ،،	۱ر	،،
۳۱	۱۷۹۸	جناب حسن صاحب ،، ،،	۸ر	،،	۵۹	۱۸۴۳	جناب اکبر علیصاحب۔ دوکاندار ،،	۱ر	،،
۳۲	۱۷۹۹	جناب بھنڈ صاحب ،، ،،	۶ر	،،	۶۰	۱۸۴۴	سید سلطان علی صاحب دفتر حضور ،،	۲ر	،،
۳۳	۱۸۰۱	جناب اللہ بخش و حافظ صاحبان ،، ،،	۵ر	،،	۶۱	۱۸۴۵	منشی فخر الدین صاحب ،، ،،	۱ر	،،
۳۴	۱۸۰۲	جناب اللہ دتہ صاحب ،، ،،	۴ر	،،	۶۲	۱۸۴۶	جناب کوڑا دو فنگر موضع افغانپور ڈاکخانہ قلعہ پرنجیب گڑھ ضلع میرٹھ	۸ر	تعمیر مسجد
۳۵	۱۸۰۳	جناب چھوٹا صاحب ،، ،،	۴ر	،،					
۳۶	۱۸۰۴	جناب چھوٹا صاحب ،، ،،	۴ر	،،	۶۳	۱۸۴۷	جناب رحیم بخش نبی بخش صاحب ،،	۱۲ر	،،
۳۷	۱۸۰۵	جناب ایوب صاحب ،، ،،	۸ر	،،	۶۴	۱۸۴۸	جناب لاہا دو فنگر ،، ،،	۴ر	،،
۳۸	۱۸۰۶	جناب محمد صاحب ،، ،،	۸ر	،،	۶۵	۱۸۴۹	جناب جمادہندہ صاحبان نژاد گھر ،، ،،	۴ر	،،
۳۹	۱۸۱۱	[illegible]	۱ر	مطابع	۶۶	۱۸۵۰	جناب میر اوامیر اصاحبان نداف ،، ،،	۸ر	،،
۴۰	۱۸۱۲	[illegible] چودری دہلی	۵	رسالہ	۶۷	۱۸۵۱	جناب عبداللطیف خانصاحب عرف بندو خان	۸ر	[illegible]
۴۱	۱۸۱۵	[illegible]	۸ر	متفرق	۶۸	۱۸۵۲	جناب محمد صدیق خان [illegible]	۸ر	[illegible]

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۶۹	۱۸۵۳	والدہ صاحبہ محمد نعیم خانصاحب موضع افغان پور ڈاکخانہ قلعہ پرنجیب گڈھ ضلع میرٹھ			۹۷	۱۸۹۹	جناب امام بخش صاحب موضع ٹھٹری ریاست خیرپور		
۷۰	۱۸۵۴	جناب محمد شاہ خانصاحب " " "			۹۸	۱۹۰۰	جناب متکل صاحب " " میرٹھ		
۷۱	۱۸۵۵	جناب نور اللہ خانصاحب زمیندار " " "			۹۹	۱۹۰۱	جناب ابراہیم آشہ میرصاحبان " " "		
۷۲	۱۸۵۶	جناب ساؤ بیگم زوجہ حشمت اللہ خانصاحب " " "			۱۰۰	۱۹۰۲	مولوی خلیل احمد صاحب " " "		
۷۳	۱۸۵۷	اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر شمس الدین صاحب " " "			۱۰۱	۱۹۰۳	مولوی عبدالواحد واللہ ورایا صاحب " " "		
۷۴	۱۸۵۸	جناب ابراہیم خانصاحب نمبردار " " "			۱۰۲	۱۹۰۴	حاجی ولی محمد صاحب " " "		
۷۵	۱۸۵۹	جناب رحمت اللہ و عبداللہ صاحبان " " "			۱۰۳	۱۹۰۵	جناب حاجی منا صاحب " " "		
۷۶	۱۸۶۰	جناب سراج احمد خانصاحب " " "			۱۰۴	۱۹۰۶	جناب حاجی محمد عثمان صاحب " " "		
۷۷	۱۸۶۱	جناب محمود یار محمد خانصاحب " " "			۱۰۵	۱۹۰۷	جناب محمد مزمل صاحب " " "		
۷۸	۱۸۶۲	حافظ حفیظ الدین صاحب صدر بازار میرٹھ			۱۰۶	۱۹۰۸	جناب اللہ ولایا صاحب " " "		
۷۹	۱۸۶۳	مولوی مرزا عبدالحفیظ بیگ صاحب رائپور سی پی			۱۰۷	۱۹۰۹	جناب حاجی دھنہ صاحب " " "		
۸۰	۱۸۶۴	سید عبدالوحید صاحب محلہ جناتھ باڑہ " " "			۱۰۸	۱۹۱۰	جناب عبدل صاحب " " "		
۸۱	۱۸۶۵	منشی عبدالعزیز خانصاحب " " "			۱۰۹	۱۹۱۱	جناب ابوبکر صاحب " " "		
۸۲	۱۸۶۶	منشی اشرف علیصاحب " " "			۱۱۰	۱۹۱۲	جناب محمد بخش صاحب " " "		
۸۳	۱۸۶۷	منشی نثار احمد صاحب گول بازار " " "			۱۱۱	۱۹۱۳	جناب عادل صاحب " " "		
۸۴	۱۸۶۸	منشی عبدالغفور صاحب " " "			۱۱۲	۱۹۱۴	جناب نور محمد صاحب " " "		
۸۵	۱۸۶۹	حاجی جمیل الدین صاحب جناتھ باڑہ " " "			۱۱۳	۱۹۱۵	جناب محب اللہ صاحب " " "		
۸۶	۱۸۷۰	جناب لال محمد صاحب خیاط گول بازار " " "			۱۱۴	۱۹۱۶	جناب عبدالواحد صاحب " " "		
۸۷	۱۸۷۵	ڈاکٹر غلام حسین خانصاحب درگ سی پی			۱۱۵	۱۹۱۹	حاجی شیخ عبدالحمید صاحب نہٹور بجنور		
۸۸	۱۸۷۷	عبدالقیوم خاں صاحب وکیل " " "			۱۱۶	۱۹۲۱	ڈاکٹر حاجی سید عبدالحمید صاحب " " "		
۸۹	۱۸۷۹	حافظ جمیل الرحمن صاحب " " "			۱۱۷	۱۹۲۷	میر سید کمال احمد صاحب ورایا سادات " " "		
۹۰	۱۸۸۰	سید امداد حسین و منشی غلام رسول خانصاحب " " "			۱۱۸	۱۹۲۸	سید منشی اوصاف احمد صاحب " " "		
۹۱	۱۸۸۳	حکیم سید منظور احمد صاحب موضع آچھ ڈاکخانہ گوکہ ضلع			۱۱۹	۱۹۳۰	صوفی محمد اسحاق صاحب محلہ مردہ بھگان " " "		
۹۲	۱۸۸۴	مستری اللہ بخش صاحب اسلحہ فروش فیروزپور			۱۲۰	۱۹۳۱	جناب قاضی الدین صاحب ڈاکخانہ گوانند ضلع		
۹۳	۱۸۸۵	جناب محمد عمر خانصاحب انگریزی دوا فروش " " "			۱۲۱	۱۹۳۲	ابراہیم حسین صاحب موضع کوٹیسر ضلع		
۹۴	۱۸۹۰	جناب محمد مرزا صاحب سبزی منڈی دہلی			۱۲۲	۱۹۳۳	محمد اسمٰعیل خانصاحب کرمانوالہ سوہنڈیر		
۹۵	۱۸۹۷	جناب فتح محمد صاحب موضع ٹھٹری ریاست خیرپور			۱۲۳	۱۹۳۴	حاجی کریم اللہ صاحب کاغذ فروش " "		
۹۶	۱۸۹۸	جناب حافظ مبارک صاحب " " "			۱۲۴	۱۹۳۵	جناب محمد صدیق صاحب " "		
					۱۲۵	۱۹۳۶	جناب حکیم الدین صاحب " "		

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۲۶	۱۹۳۷	جناب سید لطافت اللہ صاحب سرو بند میرٹھ	۵ر	تعمیری خوا
۱۲۷	۱۹۳۸	جناب محمد حسن صاحب مدار پور ڈاکخانہ کھرودہ بلند شہر	۷	"
۱۲۸	۱۹۳۹	جناب نیاز احمد خانصاحب " "	۸ر	"
۱۲۹	۱۹۴۰	جناب احمد علی خانصاحب " "	۵	"
۱۳۰	۱۹۴۱	جناب مقبول ولد اسمٰعیل خانصاحب " "	۴ر	"
۱۳۱	۱۹۴۲	جناب رشید احمد ولد عبدالرحمٰن صاحب " "	۳ر	"
۱۳۲	۱۹۴۳	جناب ضمیر حسن خانصاحب رئیس موضع کھیل	۵	"
۱۳۳	۱۹۴۵	حافظ عبدالشکور صاحب محلہ کھوپورہ کاشی ناگپور سی پی	۵	زکوٰۃ بنی خو
۱۳۴	۱۹۴۶	مولانا محمود علی خانصاحب " " "	۵	تعمیری خوا
۱۳۵	۱۹۴۷	حافظ دین محمد و حاجی محمد عبداللہ صاحب " "	۵	"
۱۳۶	۱۹۴۸	سیٹھ محمد ظہور اللہ صاحب انصاری " "	۵	"
۱۳۷	۱۹۴۹	مولانا عبدالعزیز صاحب فاضل دیوبند پشاور چھاؤنی	۷	عطاء
۱۳۸	۱۹۵۱	جناب محمد صدیق ولد عظیم صاحب سردھنہ میرٹھ	۸ر	تعمیری خوا
۱۳۹	۱۹۵۲	حاجی وزیر محمد صاحب پنشنر کاشی ناگپور سی پی	۵	"
۱۴۰	۱۹۵۳	مستری محمد نظام الدین صاحب " "	۸ر	"
۱۴۱	۱۹۵۴	مستری عبدالغفور صاحب " "	۵	"
۱۴۲	۱۹۵۵	جناب نور محمد قطب الدین صاحب " "	۵	"
۱۴۳	۱۹۵۶	سیٹھ عبدالجبار عبدالقہار صاحبان " "	۵	"
۱۴۴	۱۹۵۷	نواب عبدالوحید خانصاحب غازی " "	۵	"
۱۴۵	۱۹۵۸	مولانا محمد عارف صاحب " "	۵	"
۱۴۶	۱۹۵۹	جناب عبدالرحیم و محمد ظہیر الدین صاحبان	۵	"
۱۴۷	۱۹۶۰	از طرف مسلمانان کھوپورہ معرفت ملا عبدالغفار صاحب	۱۲ر	"
۱۴۸	۱۹۶۳	حاجی عبدالغفار صاحب محلہ مومن پورہ ناگپور سی پی	۵	"
۱۴۹	۱۹۶۵	شیخ محمد ابراہیم صاحب " "	۵	"
۱۵۰	۱۹۶۶	[illegible] مسٹر محمد فضل الرحمٰن صاحب پٹنہ	۵	عطاء بنی خو
۱۵۱	۱۹۶۵	منشی عبداللطیف خانصاحب دفتر حضور والا	۲ر	تبلیغ
۱۵۲	۱۹۶۶	منشی سید سجاد علی صاحب " "	۱ر	"
۱۵۳	۱۹۶۷	حافظ رشید احمد صاحب ٹیلر ماسٹر " "	۲ر	"
۱۵۴	۱۹۶۸	[illegible]	۵	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۵۵	۱۹۷۹	بابو مجتبیٰ احمد صاحب اور سمبر بھوپال	۵	تبلیغ
۱۵۶	۱۹۸۰	جناب عبدالکریم صاحب "	۲ر	"
۱۵۷	۱۹۸۱	منجانب ایصال ثواب عبدالرفیق صاحب مرحوم مرسلہ شفیق احمد صاحب الہ آباد	۵	صرف طلبہ
۱۵۸	۱۹۸۲	عبدالغنی محمد علی صاحبان مبزی منڈی بہاولنگر	۵	"
۱۵۹	۱۹۸۳	مولوی محمد حیات صاحب ضلع ملتان	۵	زکوٰۃ
۱۶۰	۱۹۸۶	مولانا عبدالعزیز صاحب محلہ سلطانپور شہر لاہور	۵	تبلیغ
۱۶۱	۱۹۸۷	مولانا مولوی محمد امیر صاحب سنجن آباد بہاولپور	۵	دارالطلبہ
۱۶۲	۱۹۹۸	جناب عبداللطیف صاحب خیاط دہلی بازار شہر میرٹھ	۸ر	تعمیری خو
۱۶۳	۱۹۹۹	جناب عاشق الٰہی صاحب " "	۴ر	"
۱۶۴	۲۰۰۰	جناب محمد سلیمان صاحب " "	۴ر	"
۱۶۵	۲۰۰۱	جناب حفیظ الدین صاحب " "	۲ر	"
۱۶۶	۲۰۰۲	جناب مشائخ الدین صاحب " "	۲ر	"
۱۶۷	۲۰۰۳	جناب نور احمد صاحب کمپونڈر چاہ شیریں بجنور	۸ر	چرم قربانی
۱۶۸	۲۰۱۰	جناب عبدالحکیم صاحب امام مسجد قصبہ پرجیسکر براہ اوجھاوہ ضلع مغرب بھوپال	۵	"
۱۶۹	۲۰۱۱	مولانا محمد یوسف صاحب فاضل دیوبند ناظم تعلیمات مدرسہ ماجر الاسلام ڈاکخانہ ہری پاٹ فتحپور	۵	رسالہ
۱۷۰	۲۰۱۳	مولوی تاج الاسلام صاحب مدرسہ یونیہ ضلع میرٹھ	۱ر	عطاء
۱۷۱	۲۰۱۴	بشیر احمد صاحب رضوی ضلع میرٹھ	۱ر	زکوٰۃ
۱۷۲	۲۰۱۵	جناب سردار حفیظ الدین صاحب محلہ مومن پورہ ناگپور سی پی	۵	تعمیری خو
۱۷۳	۲۰۱۶	جناب سیٹھ قدرت صاحب " "	۵	"
۱۷۴	۲۰۱۷	جناب حافظ عبدالحفیظ صاحب " "	۵	"
۱۷۵	۲۰۱۸	جناب سیٹھ محمد اسحاق صاحب " "	۵	"
۱۷۶	۲۰۱۹	جناب بھائی ولی محمد صاحب " "	۵	"
۱۷۷	۲۰۲۰	جناب سیٹھ محمد بشیر احمد صاحب " "	۵	"
۱۷۸	۲۰۲۱	سیٹھ رحمت اللہ صاحب " "	۵	"
۱۷۹	۲۰۲۲	سیٹھ عبدالرؤف صاحب " "	۵	"
۱۸۰	۲۰۲۳	سیٹھ نصر اللہ صاحب " "	۵	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	مد	رقم	نمبر رسید	نمبر شمار	اسمائے گرامی عطا کنندگان	مد	رقم
۱۸۱	۲۰۲۴	جناب عبداللطیف صاحب خطیب مومن پورہ بمبئی	عہ	رسالہ	۲۱۰	۲۰۷۱	قاری محمد حسین صاحب بلگرام نواب بھی [illegible]	عہ	تعمیر مدرسہ
۱۸۲	۲۰۲۵	سید اقبال یوسف صاحب گول بنگلہ	عہ	تعمیر مدرسہ	۲۱۱	۲۰۷۲	جناب محمد ناہد صاحب پوسٹ ماسٹر سامرہ سندھ	عہ	زکوٰۃ
۱۸۳	۲۰۲۶	شیخ عبدالحمید صاحب محلہ گول تالاب نہٹور بجنور	عہ	عطائے خواہی	۲۱۲	۲۰۷۳	جناب عبدالحمید صاحب محلہ مدانی کوہ قمر	عہ	عمر طلبہ
۱۸۴	۲۰۲۷	جناب خلیفہ محمد نبی صاحب " "	عہ	"	۲۱۳	۲۰۷۸	مولوی ہدایت اللہ صاحب خطیب جامع مسجد ملتان	عہ	تبلیغ
۱۸۵	۲۰۲۹	شیخ عبدالغنی صاحب شیشگر " "	عہ	"	۲۱۴	۲۰۷۹	حافظ محمد ذکریا صاحب تاجر عطر بجنور	عہ	"
۱۸۶	۲۰۳۰	شیخ امام الدین صاحب محلہ مردہ بگان "	عہ	"	۲۱۵	۲۰۸۰	جناب محمد لطف اللہ صاحب موضع [illegible]	ع	تعمیر مدرسہ
۱۸۷	۲۰۳۱	جناب شیخ مستقیم صاحب عرف چھدا " "	عہ	"	۲۱۶	۲۰۸۱	جناب مولانا حبیب اللہ صاحب " " مدرس	ع	"
۱۸۸	۲۰۳۲	شیخ شیر احمد صاحب " "	عہ	"	۲۱۷	۲۰۸۳	مولوی امداد اللہ صاحب متعلم " "	۴	"
۱۸۹	۲۰۳۳	مولانا حامد حسن صاحب مدرس مدرسہ عربیہ	عہ	"	۲۱۸	۲۰۸۴	جناب مولانا محمد صاحب " "	عہ	"
۱۹۰	۲۰۳۵	از کارخانہ محمد یٰسین و عبدالعزیز صاحبان "	عہ	"	۲۱۹	۲۰۸۵	جناب مولانا بدرالدین صاحب متعلم " "	۸	"
۱۹۱	۲۰۳۶	" " " "	عہ	زکوٰۃ	۲۲۰	۲۰۸۶	حاجی حبیب اللہ صاحب " "	ع	"
۱۹۲	۲۰۳۸	جناب عبدالعزیز و حاجی اللہ دیا صاحب " "	۲	عطائے خواہی	۲۲۱	۲۰۸۷	حاجی امیر احمد صاحب " "	عہ	"
۱۹۳	۲۰۳۹	حافظ عبدالحکیم صاحب " "	۴	"	۲۲۲	۲۰۹۰	منشی سید سلطان حیدر صاحب محلہ حکمان نہٹور بجنور	عہ	کتب وقفی برائے خواہی
۱۹۴	۲۰۴۱	جناب شیخ طلعت حسین صاحب محلہ شیخان "	عہ	"	۲۲۳	۲۰۹۳	جناب زوجہ شیخ کبیر احمد صاحب مرحوم محلہ گول تالاب	۴	عطائے خواہی
۱۹۵	۲۰۴۲	جناب مولا بخش صاحب "	عہ	"	۲۲۴	۲۰۹۴	ماسٹر سید جمال احمد صاحب " سادات	عہ	"
۱۹۶	۲۰۴۳	شیخ محمد ابراہیم صاحب گول تالاب "	عہ	"	۲۲۵	۲۰۹۶	منشی قمرالدین و بدرالدین صاحبان بازار	عہ	"
۱۹۷	۲۰۴۷	بابو فخرالدین صاحب پوسٹ ماسٹر "	عہ	"	۲۲۶	۲۰۹۷	شیخ رحیم الدین صاحب " "	عہ	"
۱۹۸	۲۰۴۹	حکیم محمد اسمٰعیل صاحب طبیب حاذق "	عہ	"	۲۲۷	۲۰۹۸	جناب نثار احمد صاحب " "	عہ	"
۱۹۹	۲۰۵۱	مولوی عوض محمد صاحب فاضل دیوبند بلوچستان	ع	رسالہ	۲۲۸	۲۰۹۹	منشی مصطفےٰ حسین خانصاحب محلہ [illegible]	۴	"
۲۰۰	۲۰۵۲	صوفی یوسف سلیمان صاحب ضلع بیرم گجرات	عہ	فرطلبہ	۲۲۹	۲۱۰۰	جناب اہلیہ شیخ عبدالرحمٰن صاحب "	عہ	[illegible]
۲۰۱	۲۰۵۴	مولانا محمد بخش صاحب اسلم منزل موہنی روڈ لاہور	ع	رسالہ	۲۳۰	۲۱۰۱	جناب شیخ مظہر حسن صاحب "	۸	عطائے خواہی
۲۰۲	۲۰۵۳	حاجی العجاز نے اب محی الدین خانصاحب والی ناگپور	۱	تعمیر مدرسہ	۲۳۱	۲۱۰۲	جناب عبدالحمید صاحب [illegible]	عہ	"
۲۰۳	۲۰۵۴	جناب عبدالغفار صاحب منیجر ریاست "	عہ	"	۲۳۲	۲۱۰۴	جناب شیخ [illegible] صاحب "	ع	[illegible]
۲۰۴	۲۰۵۵	جناب والدہ صاحبہ محمد دین صاحب "	ع	"	۲۳۳	۲۱۰۸	منشی اشفاق حسین صاحب [illegible]	عہ	[illegible]
۲۰۵	۲۰۵۶	حاجی عثمان میاں صاحب "	ع	"	۲۳۴	۲۱۱۰	جناب [illegible] صاحب [illegible]	عہ	عطائے خواہی
۲۰۶	۲۰۵۷	مولانا محمد دین صاحب صدر بازار "	عہ	"	۲۳۵	۲۱۱۵	حاجی [illegible] صاحب مولوی [illegible]	ع	زکوٰۃ
۲۰۷	۲۰۶۸	جناب عبدالقادر صاحب "	عہ	"	۲۳۶	۲۱۱۶	مسٹر [illegible] صاحب [illegible]	عہ	عطائے خواہی
۲۰۸	۲۰۶۹	حاجی آدم عبدالرحمٰن صاحب "	عہ	"	۲۳۷	۲۱۲۰	جناب [illegible] صاحب [illegible]	ع	[illegible]
۲۰۹	۲۰۷۰	جناب صالح جی صاحب "	ع	"	۲۳۸	۲۱۲۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]

شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر رسید	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۳	۲۱۱۴	جناب علی حسن صاحب کلرک مختار کاری سرکار	۱۰	بھی خرچ	۲۶۰	۲۱۴۴	جناب منشی محمد طاہر صاحب دفتر فنانس بھوپال	۲ر	[illegible]
۲۲	۲۱۱۵	مستری علی نواز صاحب " "	۴ر	"	۲۶۱	۲۱۴۵	جناب منشی عبدالرشید صاحب " "	۲ر	"
۲۳	۲۱۱۶	جناب مسٹر عبدالغفور صاحب چیف انسپکٹر	۱۰	"	۲۶۲	۲۱۴۶	جناب منشی [illegible] علی صاحب " "	۲ر	"
۲۴	۲۱۱۷	جناب جان محمد صاحب "	۱۰	"	۲۶۳	۲۱۴۷	جناب منشی نواب علی صاحب " "	۱ر	"
۲۴	۲۱۱۸	جناب مسٹر امام بخش صاحب "	۶ر	"	۲۷۰	۲۱۴۸	جناب منشی نصیر الدین صاحب " "	۱ر	"
۲۴	۲۱۱۹	جناب مسٹر اللہ رکھا صاحب "	۱۰	"	۲۷۱	۲۱۴۹	جناب منشی عبدالسلام صاحب " "	۱ر	"
۲۴	۲۱۲۱	جناب عبدالرحمن صاحب محلہ غریب آباد "	۱۰	"	۲۷۲	۲۱۵۰	جناب منشی عبدالرحمن صاحب " "	۱ر	"
۲۴	۲۱۲۲	جناب حاجی اظہار حسن صاحب بھوپال	۸ر	تبلیغ	۲۷۳	۲۱۵۱	جناب منشی عبدالمتین صاحب " "	۱ر	"
۲۴	۲۱۲۴	جناب منشی طاہر حسن صاحب "	۲ر	"	۲۷۴	۲۱۵۲	جناب منشی نجیب الدین صاحب " "	۱ر	"
۲۴	۲۱۲۵	جناب منشی منظور حسن صاحب "	۲ر	"	۲۷۵	۲۱۵۳	جناب منشی عزیز الرحمن صاحب " "	۱ر	"
۲۴	۲۱۲۶	جناب منشی سعید اختر صاحب "	۲ر	"	۲۷۶	۲۱۵۴	جناب منشی عبدالرحمن صاحب " "	۲ر	"
۲۴	۲۱۲۷	جناب حاجی عبداللطیف صاحب "	۴ر	"	۲۷۷	۲۱۵۵	جناب منشی قمر الدین صاحب " "	۱ر	"
۲۵	۲۱۳۸	مولوی شمس الدین صاحب "	۴ر	"	۲۷۸	۲۱۵۶	جناب منشی محمد نسیم صاحب " "	۱ر	"
۲۷	۲۱۲۹	جناب مرزا میاں رؤف محمد خانصاحب "	۱۰	"	۲۷۹	۲۱۵۷	منشی باقر علیصاحب انواری بازار بیتول سی پی	۶	رسالہ
۲۵۱	۲۱۳۰	حاجی محمد عنایت علیخاں صاحب۔ جنابہ الحاجہ عنایت الٰہی بیگم صاحبہ۔ جنابہ الحاجہ انور الٰہی بیگم صاحبہ	۷		۲۸۰	۲۱۵۹	مسماۃ مقصود صاحبہ اتھائیں شیخ دہامپور بھوپال	۶	[illegible]
					۲۸۱	۲۱۶۰	شیخ ضمیر احمد صاحب دوکاندار " "	۶	"
۲۵۱	۲۱۳۱	جنابہ بیگم صاحبہ والدہ صاحبہ شوکت محل	۷	"	۲۸۲	۲۱۶۱ الف	شیخ امداد حسین صاحب عرف بالے " "	۱۰	"
۲۵۲	۲۱۳۲	قاضی عبداللطیف خانصاحب "	۴ر	"	۲۸۳	۲۱۶۲	جناب بشیر احمد صاحب ابن ظفر الدین صاحب " "	۱۰	"
۲۵۳	۲۱۳۳	منشی عنایت الرحمن صاحب "	۲ر	"	۲۸۴	۲۱۶۳	جناب احمد حسن ابن اعجاز حسن صاحب " "	۱۰	عطا بابت خواہ
۲۵۴	۲۱۳۴	جناب سلیمان صاحب "	۲ر	"	۲۸۵	۲۱۶۴	جناب مشیت اللہ صاحب ولد غلام محمد صاحب	۱۰	"
۲۵	۲۱۳۵	مولوی عبدالرشید صاحب و ہمشیرہ صاحبہ "	۲ر	"	۲۸۶	۲۱۶۶	جناب اسد علی ولد عبدالغنی صاحب " "	۱۰	"
۲۵۵	۲۱۳۶	قاری محمد صدیق صاحب "	۲ر	"	۲۸۷	۲۱۶۹	جناب بشیر حسن ولد اشرف علی صاحب " "	۱۰	"
۲۵۶	۲۱۳۷	جناب ابو یوسف صاحب "	۴ر	"	۲۸۸	۲۱۷۰	جناب مختار احمد ولد علی احمد صاحب " "	۱۰	"
۲۶	۲۱۳۸	جناب عبدالحکیم خانصاحب "	۱ر	"	۲۸۹	۲۱۷۱	مولانا محمد رشید صاحب فاضل دیوبند امراؤتی (برار)	۱۰	تعمیر مسجد
۲۶	۲۱۳۹	جنابہ اسدی بیگم صاحبہ "	۱۰	"	۲۹۰	۲۱۷۲	جناب میر قادر علیصاحب ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی اسکول	۶	"
۲۶	۲۱۴۰	مولوی رضوان الدین صاحب "	۴ر	"	۲۹۱	۲۱۷۳	مولوی عبدالصمد صاحب محلہ نمونہ "	۱۰	[illegible]
۲۶۱	۲۱۴۱	[illegible]	۱۰	"	۲۹۲	۲۱۷۴	جناب نسیم اللہ صاحب " "	۱۰	[illegible]
۲۶۲	۲۱۴۲	[illegible]	۱۰	"	۲۹۳	۲۱۷۵	جناب مولانا عبدالرحیم صاحب محلہ [illegible]	۱۰	"
۲۶	۲۱۴۳	[illegible]	۲ر	"	۲۹۴	۲۱۷۶	جناب عطا محمد خانصاحب دھنتل سی پی	۱۰	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم		نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	
۲۹۵	۲۱۷۹	جناب محمد حسن صاحب کانپور انانی سوی	۵	تعلیمی	۳۲۷	۲۲۲۴	جناب خادم علی صاحب اعظمین شیخ دہلی	۵	
۲۹۶	۲۱۸۰	جناب محمد یار حسین صاحب آگرہ آبادی گارڈ	۵		۳۲۸	۲۲۲۵	جناب چھوٹا ولد عبور صاحب	۱۴	
۲۹۷	۲۱۸۳	جناب فتح محمد خانصاحب للت پور ضلع جھانسی	۵	رسالہ	۳۲۹	۲۲۲۶	جناب گھسیٹو و عبدالقیوم صاحبان	۱۴	
۲۹۸	۲۱۸۴	جناب عزیز الحق صاحب دہلی دروازہ دہلی	۵	تبلیغ	۳۳۰	۲۲۲۷	جناب قاضی عبدالقیوم صاحب	۵	
۲۹۹	۲۱۸۵	سکندر کریم الدین صاحب شہر کوٹہ بریلی	۵		۳۳۱	۲۲۲۸	جناب لتھے صاحب ولد احمد علیصاحب	۵	
۳۰۰	۲۱۸۶	مولانا عبدالوہاب صاحب ضلع فتح آباد	۵		۳۳۲	۲۲۲۹	جناب گلو ولد حمایت علیصاحب	۵	
۳۰۱	۲۱۸۷	مولوی حکیم محمود علیصاحب محلہ نورنگ آباد علیگڈھ	۵		۳۳۳	۲۲۳۰	جناب جھنڈو و مختار احمد صاحب	۷	
۳۰۲	۲۱۸۸	شیخ محمد صدیق صاحب چیرمین کانڈلہ ضلع مظفرنگر	۵	رسالہ	۳۳۴	۲۲۳۱	جناب ابوقادر صاحب اکبرپور ڈاکخانہ نواں گڈھ انبالہ	۵	
۳۰۳	۲۱۸۹	جناب مولوی محمد ذکراللہ صاحب چک ۲۹۹ ڈاکخانہ منڈی پوری دار تحصیل بنی ملتان	۵	زکوٰۃ	۳۳۵	۲۲۳۲	ملک عبدالرحمن صاحب ابواسحاق روڈ لاہور	۵	
۳۰۴	۲۱۹۰	جناب محمد نصیر الدین صاحب صدر المدرسین مدرسہ اسلامیہ ناندیر (دکن)	۵		۳۳۶	۲۲۳۳	حکیم قصیر خانصاحب عنایت نگر حیدرآباد دکن	۵	
۳۰۵	۲۱۹۲	جناب محمد یعقوب صاحب مقام و ڈاکخانہ منولی ضلع بھاگلپور	۵		۳۳۷	۲۲۳۴	جناب عبداللطیف صاحب پاسر گنج بازار بجنور	۵	
۳۰۶	۲۱۹۳	مستری محمد دین صاحب جامع مسجد کوشلہ	۵	قرض طلبہ	۳۳۸	۲۲۳۵	منجانب مسماۃ نسین مشار سلمہ محمد یعقوب صاحب		
۳۰۷	۲۱۹۴	حاجی گل خانصاحب بوٹل والے سکھر سندھ	۵	تعلیمی			۵ قبرستان بدوہ اسمٰعیل منزل ڈاکخانہ دمدم جھانسی		
۳۰۸	۲۱۹۷	جناب جمال الدین و نبی بخش صاحبان	۱۲		۳۳۹	۲۲۳۶	جناب محمد قاسم صاحب قاسم منزل فتحگڈھ یوپی	۵	
۳۰۹	۲۱۹۸	جناب عبدالرؤف صاحب کلرک	۵		۳۴۰	۲۲۳۷	مولانا محمد یعقوب صاحب امام کانگڑہ جھنجھانہ پرگنہ	۵	
۳۱۰	۲۱۹۹	جناب اللہ دتہ صاحب	۸		۳۴۱	۲۲۳۸	جناب محمد روشن خانصاحب قصبہ کوٹ ضلع لدھیانہ	۵	تعلیمی
۳۱۱	۲۲۰۰	خانبہادر حاجی مولا بخش صاحب شکارپور	۵		۳۴۲	۲۲۳۹	جناب مولوی محمد اعتبار صاحب	۵	
۳۱۲	۲۲۰۱	جناب عبدالرحیم صاحب وکیل ریاست خیرپور	۵		۳۴۳	۲۲۴۰	جناب مولوی محمد نواز صاحب	۵	
۳۱۳	۲۲۰۲	جناب علی محمد صاحب شیخ	۳		۳۴۴	۲۲۴۱	جناب احمد ناز صاحب	۵	
۳۱۴	۲۲۰۳	جناب حبیب اللہ صاحب قصبہ دکوٹ ضلع لدھیانہ	۵	عطا	۳۴۵	۲۲۴۲	جناب مولوی صدرالدین صاحب شکارپور ضلع	۵	
۳۱۵	۲۲۰۴	جناب بلو ضلعدار صاحب اعظمین شیخ دہلی	۵		۳۴۶	۲۲۴۳	جناب ماسٹر قادر بخش صاحب	۵	
۳۱۶	۲۲۰۵	جناب شمس احمد صاحب ولد ظفر احمد صاحب	۸		۳۴۷	۲۲۴۴	ماسٹر محمد اسحاق صاحب	۵	
۳۱۷	۲۲۱۰	جناب منظور علی ولد ظفر علیصاحب	۵		۳۴۸	۲۲۴۵	جناب میر نورالدین صاحب ملتوی	۵	
۳۱۸	۲۲۱۹	شیخ عبدالشکور صاحب قریشی	۵		۳۴۹	۲۲۴۶	حکیم مولوی عبدالستار صاحب	۵	
۳۱۹	۲۲۲۰	محمد عمر صاحب ولد عبدالرزاق صاحب	۵		۳۵۰	۲۲۴۷	جناب حامد صاحب اعظمین شیخ دہلی	۵	
۳۲۰	۲۲۲۱	منشی حامد حسین صاحب		زکوٰۃ	۳۵۱	۲۲۴۸	شیخ سعد علیصاحب	۵	
					۳۵۲	۲۲۴۹	جناب عنایت الدین صاحب	۵	
					۳۵۳	۲۲۵۰	حافظ سید عبدالرحمن صاحب	۵	عطا
					۳۵۴	۲۲۵۱	جناب شیخ عبدالرب صاحب		

نمبر شمار	نمبر رسید	نام	رقم	مد
۳	۲۲۵۸	جناب [illegible] صاحب انصاری شیخ دامپور	۱ر	[illegible]
۳	۲۲۵۹	مولوی عبدالرحمٰن صاحب سیفر تعلیم دار [illegible]	۱ر	"
۳	۲۲۶۰	جناب حاجی مطیع رحم الٰہی در رحمت الٰہی صاحبان - ہاپوڑ ضلع میرٹھ	۵	چرم قربانی
۳	۲۲۶۱	جناب عبدالعزیز صاحب چپراسی " "	۴ر	"
۳	۲۲۶۲	حافظ شیخ محمد عاشق صاحب " "	۲ر	"
۳	۲۲۶۳	جناب شیخ ضیاء الحق صاحب " "	۲ر	"
۳	۲۲۶۴	جناب شیخ سعید احمد صاحب " "	۲ر	"
۳	۲۲۶۵	حافظ محمد انعام اللہ صاحب " "	۲ر	"
۳	۲۲۶۶	شیخ شفیق احمد و محمد حسین عرف بوندو صاحبان	۴ر	"
۳	۲۲۶۷	جناب محمد ابراہیم صاحب سپاہی ہاپوڑ دوروالہ	۲ر	"
۳۵۱	۲۲۶۸	جناب بابا بلیہ صاحبہ محمد نعمان صاحب " "	۲ر	"
۳۵۲	۲۲۶۹	جناب بابا بلیہ صاحبہ حافظ کرم الٰہی صاحب " "	۱۲ر	"
۳۶۱	۲۲۷۰	جناب بابو نور احمد صاحب " "	۴ر	"
۳۶۲	۲۲۷۱	جناب حاجی عبدالمجید صاحب " "	۲ر	"
۳۶۳	۲۲۷۲	جناب محمود احمد صاحب " "	۲ر	"
۳۶۴	۲۲۷۳	جناب حاجی تھمے خاں صاحب " "	۲ر	"
۳۶۵	۲۲۷۴	جناب محمد یٰسین صاحب کوچہ بخراں بازار صوفیان امرتسر	۵	زکوٰۃ
۳۶۶	۲۲۷۶	مستری محمد دین صاحب جامع مسجد کوہ شملہ	۵	فطریہ
۳۶۷	۲۲۷۷	مستری عبدالکریم صاحب فیض باغ لاہور	۶	رسالہ
۳۶۸	۲۲۷۸	جناب سید انتظار علی صاحب مع برادر و پسر و دختر قصبہ ہاپوڑ - میرٹھ	۶ر	چرم قربانی
۳۶۹	۲۲۷۹	جناب شیخ عبدالرزاق صاحب " "	۸ر	"
۳۷۰	۲۲۸۰	جناب محمد زبیر خان صاحب محلہ چھاپہ بجنیب آباد بجنور	۴	دار الطلبہ
۳۷	۲۲۸۱	جناب سرور خانصاحب کتہ دار در نگل حیدرآباد دکن	۵	فطریہ
۳۷۲	۲۲۸۲	محمد شفیق خانصاحب ہاپوڑ میرٹھ	۲ر	چرم قربانی
۳۷۳	۲۲۸۳	جناب [illegible] صاحب " "	۲ر	"

نمبر شمار	نمبر رسید	نام	رقم	مد
۳۷۴	۲۲۸۴	جناب عبدالرشید عرف بوندو صاحب ہاپوڑ میرٹھ	۱ر	چرم قربانی
۳۷۵	۲۲۸۵	جناب بوندو دکھار " "	۱ر	"
۳۷۶	۲۲۸۶	جناب شیخ برار الحق صاحب " "	۱ر	"
۳۷۷	۲۲۸۷	جناب سید اظہار الحسن صاحب " "	۵	فطریہ
۳۷۸	۲۲۸۸	جناب والدہ صاحبہ رحمت صاحب " "	۱ر	"
۳۷۹	۲۲۸۹	جناب حاجی عبدالشکور صاحب بیخ لاشہ کارخانہ زرائن گڑھ ضلع ایٹہ	۵	عطاء
۳۸۰	۲۲۹۰	جناب حافظ امیر احمد صاحب " " "	۵	"
۳۸۱	۲۲۹۱	متفرق حضرات " " "	۵	"
۳۸۲	۲۲۹۲	جناب شکور احمد صاحب " " "	۸ر	"
۳۸۳	۲۲۹۳	جناب محمد احسن صاحب گوری بازار ضلع گورکھپور	۵	زکوٰۃ
۳۸۴	۲۲۹۴	جناب حکیم حاجی عبدالغفور صاحب خلیفہ قصبہ شکارپور ضلع سکھر	۵	تعویذ
۳۸۵	۲۲۹۵	جناب حاجی مولوی ولی محمد صاحب " "	۵	"
۳۸۶	۲۲۹۶	جناب غوث بخش صاحب " "	۸ر	"
۳۸۷	۲۲۹۷	حاجی رسول بخش صاحب " "	۵	عطا
۳۸۸	۲۲۹۸	ایک صاحب خیر " "	۵	تعمیر
۳۸۹	۲۲۹۹	جناب حاجی نبی داد خانصاحب آغا " "	۵	"
۳۹۰	۲۳۰۰	جناب علی خانصاحب " "	۸ر	"
۳۹۱	۲۳۰۱	جناب حاجی عبدالرحیم خانصاحب " "	۶	"
۳۹۲	۲۳۰۲	جناب حاجی فیض محمد صاحب " "	۴ر	"
۳۹۳	۲۳۰۳	جناب آغا میر محمد رضا خانصاحب " "	۶	"
۳۹۴	۲۳۰۴	جناب وڈیرہ محمد ابراہیم صاحب " "	۶	"
۳۹۵	۲۳۰۵	جناب حاجی عبدالجبار خانصاحب " "	۵	"
۳۹۶	۲۳۰۶	جناب مستری فیض محمد صاحب " "	۶	"
۳۹۷	۲۳۰۷	جناب حکیم مولوی فضل اللہ صاحب " "	۵	"
۳۹۸	۲۳۰۸	جناب میاں محمد امین محمد شفیع صاحبان سوداگران چرم ہائیڈ مارکیٹ امرتسر	۵	فطریہ
۳۹۹	۲۳۰۹	حاجی الٰہی بخش محمد یعقوب صاحبان [illegible]	۵	"

نمبر شمار	نمبر رجسٹر	اسمائے گرامی عطا کنندگان	[illegible]	[illegible]	نمبر رجسٹر	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۴۰۰	۲۳۳۳	حاجی شیخ مختار علیصاحب تکوی منڈی لتاپچھا	عطار	۴۲۵	۲۳۳۳	جناب محمود علی صاحب نصر اللہ گنج بھوپال	ے	فرطلبہ
۴۰۱	۲۳۳۵	حاجی محمد الدین صاحب نیلی کوٹھی کرنال	رسالہ	۴۲۶	۲۳۱۴	جناب جان محمد صاحب امام مسجد اشرف شاہ تحصیل نیلی ضلع ملتان ڈاکخانہ شیشیانوالی		زکوٰۃ
۴۰۲	۲۳۳۴	جناب نواب دین صاحب موضع دیگے والی ڈاکخانہ منجیٹا ضلع امرتسر	عطار بھی خواہ	۴۲۷	۲۳۱۸	جناب بابو علی محمد صاحب موضع و ڈاکخانہ ہری پور والہ ضلع جالندھر		فرطلبہ
۴۰۳	۲۳۳۳	منجانب مسلمانان " " "	"					
۴۰۴	۲۳۳۲	چودھری فضل دین صاحب نمبردار سکوڑی موضع جھائب والی ڈاکخانہ " "	"	۴۲۸	۲۳۱۹	جناب مولاداد سکنہ ڈیرہ چودھری تاجدین ڈاکخانہ ڈنگہ ضلع گجرات		جرم تربا
۴۰۵	۲۳۳۵	مسلمانان موضع جیٹھووال ڈاکخانہ خاص	"	۴۲۹	۲۳۲۰	جناب اکبر علیصاحب " " "	"	"
۴۰۶	۲۳۳۶	اسلامیہائی اسکول فتحگڈھ ضلع گورداسپور	"	۴۳۰	۲۳۲۱	جناب شیر علیصاحب " " "	"	"
۴۰۷	۲۳۳۷	جناب مولانا محمد طاہر صاحب منیجر " " "	"	۴۳۱	۲۳۲۲	جناب بابا اللہ دیا صاحب " " "	"	"
۴۰۸	۲۳۳۸	میاں فضل الدین صاحب عطار " "	"	۴۳۲	۲۳۲۳	منشی عبد الصمد صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس بھوپال		تبلیغ
۴۰۹	۲۳۳۹	جناب ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب " "	"	۴۳۳	۲۳۲۴	ڈاکٹر محمد اقبال حسن صاحب "		"
۴۱۰	۲۳۴۰	جناب خواجہ بشیر احمد صاحب رئیس " "	"	۴۳۴	۲۳۲۵	منشی اوصاف احمد صاحب "		"
۴۱۱	۲۳۴۱	جناب بابو محمد نذیر صاحب " " "	"	۴۳۵	۲۳۲۶	مولوی حافظ شفیق احمد صاحب منشی فاضل "		"
۴۱۲	۲۳۴۲	جناب مولوی اصغر علیصاحب " "	"	۴۳۶	۲۳۲۷	جناب عتیق احمد صاحب سلمہ "		"
۴۱۳	۲۳۵۱	جناب مبارک علیصاحب پسر امام الدین صاحب تاجپور ضلع سہارنپور	"	۴۳۷	۲۳۲۸	جناب ملا امتیاز علی صاحب "		"
۴۱۴	۲۳۵۳	جناب امانت صاحب پسر محمد بخش صاحب " "	"	۴۳۸	۲۳۲۹	قاری محمد ادریس صاحب "		"
۴۱۵	۲۳۵۸	جناب پھول محمد صاحب محلہ رانیان کرنال	"	۴۳۹	۲۳۳۰	منشی افضل حسین صاحب "		"
۴۱۶	۲۳۶۳	جناب رشید احمد صاحب ابن احمد علیصاحب موضع گوبالی تحصیل دیوبند ضلع سہارنپور	"	۴۴۰	۲۳۳۱	مولوی فضل حق صاحب "		"
۴۱۷	۲۳۶۴	جناب عبد الوحید صاحب ابن عبد الحمید صاحب "	"	۴۴۱	۲۳۳۲	منشی سید وحید الرحمٰن صاحب "		"
۴۱۸	۲۳۶۳	جناب محمد ہاشم صاحب محلہ شاہ کنٹھ لاہور	زکوٰۃ بھی خواہ	۴۴۲	۲۳۳۳	حافظ کفایت اللہ صاحب "		"
۴۱۹	۲۳۶۴	مولوی احمد الدین صاحب ایم بی اسکول فیضباغ	"	۴۴۳	۲۳۳۴	ماسٹر محمد سلیم صاحب "		"
۴۲۰	۲۳۶۶	جناب محمد عمر پسر امامت علیصاحب تاجپور سہارنپور	عطائے بھی خواہ	۴۴۴	۲۳۳۵	حافظ عبد الرشید صاحب امام "		"
۴۲۱	۲۳۶۱	جناب مولوی محمد صدیق صاحب بڑھی " "	"	۴۴۵	۲۳۳۶	جناب شمشیر خانصاحب فتحگڈھ "		"
۴۲۲	۲۳۶۸	جناب بھورہ ولد حمید اللہ صاحب تاجپور "	"	۴۴۶	۲۳۳۷	جناب ماسٹر یوسف علی صاحب "		"
۴۲۳	۲۳۶۹	جناب مستری نیک محمد صاحب بہٹ "	"	۴۴۷	۲۳۳۸	جناب ابا بیہ سید نور علی صاحب مرحوم "		"
۴۲۴	۲۳۷۵	شیخ غلام کبریا صاحب علاقہ سرکار بیٹا ضلع انبالہ	فرطلبہ	۴۴۸	۲۳۳۹	جناب ماسٹر تجمل حسین صاحب "		"
				۴۴۹	۲۳۴۰	جناب ماسٹر محمد حیات اللہ صاحب "		"
				۴۵۰	۲۳۴۱	جناب بشارت بن صاحب مرحوم "		"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۵۱	۲۴۴۴	جناب منشی عبدالرحیم صاحب پنشنر خطۂ بھوپال	۱ر	تبلیغ
۴۵۲	۲۴۴۵	ماسٹر شجاعت علیصاحب "	۱ر	"
۴۵۳	۲۴۴۶	مولوی فیض الحسن صاحب "	۲ر	"
۴۵۴	۲۴۴۷	جناب عبدالقادر قاضی ماسٹر ولی محمد صاحب "	عہ	"
۴۵۵	۲۴۴۸	حافظ محمد یوسف علیصاحب فتر انجیزی "	۴ر	"
۴۵۶	۲۴۴۹	جناب منشی عبدالعظیم صاحب " "	۴ر	"
۴۵۷	۲۴۵۰	جناب منشی عبدالحفیظ صاحب " "	۲ر	"
۴۵۸	۲۴۵۱	جناب منشی راحت علیصاحب " "	۱ر	"
۴۵۹	۲۴۵۲	جناب منشی نذیر احمد صاحب " "	۳ر	"
۴۶۰	۲۴۵۳	جناب مولانا حکیم ظہیر حسن صاحب معالج خاص سرکار عالی ریاست ٹونک	عہ	عطا بابت خواہ
۴۶۱	۲۴۵۴	مولانا سید امیر علیصاحب "	عہ	"
۴۶۲	۲۴۵۵	جناب شمس الدین صاحب "	للہ	"
۴۶۳	۲۴۵۶	جناب محمد اسمٰعیل صاحب پان فروش "	عہ	"
۴۶۴	۲۴۶۰	نواب قاف فردوس زمانی بیگم صاحبہ "	عہ	"
۴۶۵	۲۴۶۱	جناب مرزا محمد بیگ صاحب مہتمم توشہ خانہ "	۶	"
۴۶۶	۲۴۶۲	جناب علی حسن خانصاحب "	۸ر	"
۴۶۷	۲۴۶۳	جناب احمد علیصاحب دوکاندار "	۸ر	"
۴۶۸	۲۴۶۴	جناب مولانا عبدالمغنی صاحب ایم اے پروفیسر منارا جہ کالج ریاست جے پور	عہ	"
۴۶۹	۲۴۶۵	جناب حکیم عظیم الدین خانصاحب	عہ	زکوٰۃ بابت خواہ
۴۷۰	۲۴۶۶	جناب مولانا انوار الرحمٰن صاحب تسمل "	عہ	"
۴۷۱	۲۴۶۷	جناب مولانا مرغوب احمد صاحب "	۶	"
۴۷۲	۲۴۶۸	جناب بابو شمس الحسن صاحب ایڈیٹر معرفت مسٹر محمد اقبال صاحب بی اے قرولباغ نئی دہلی	عہ	رسالہ
۴۷۳	۲۴۶۹	حافظ عبدالرؤف صاحب ڈاکخانہ اندرا ضلع اعظم گڈھ	عہ	زکوٰۃ بابت خواہ
۴۷۴	۲۴۷۰	جناب عبدالغفور ولد عبدالرحمٰن صاحب " "	عہ	"
۴۷۵	۲۴۷۱	جناب قاضی اعظم علیصاحب وکیل بھوپال	عہ	تبلیغ
۴۷۶	۲۴۷۲	جناب عزیز الدین صاحب قاضی علی حیدر صاحب	عہ	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۷۷	۲۵۰۳	ہز ہائینس جناب بیگم صاحبہ جوناگڈھ بھوپال	عہ	تبلیغ
۴۷۸	۲۵۰۴	جناب سردار میاں سعادت محمد خانصاحب "	۶	"
۴۷۹	۲۵۰۵	جناب سردار میاں نذیر صاحب "	۴ر	"
۴۸۰	۲۵۰۶	جناب عبدالرشید صاحب کولی پورہ "	۱ر	"
۴۸۱	۲۵۰۷	جناب عبدالرحمٰن صاحب "	۱ر	"
۴۸۲	۲۵۰۸	جناب مولوی منشی عرفان الحق صاحب "	۲ر	"
۴۸۳	۲۵۰۹	جناب حکیم سلطان محمود صاحب "	عہ	"
۴۸۴	۲۵۱۰	جناب حافظ عبداللہ صاحب "	۲ر	"
۴۸۵	۲۵۱۱	جناب مولوی عبدالہادی صاحب "	۸ر	"
۴۸۶	۲۵۱۲	جناب منشی محمد ایوب صاحب "	۳ر	"
۴۸۷	۲۵۱۳	جناب حافظ محمد احمد صاحب "	۲ر	"
۴۸۸	۲۵۱۴	جناب منشی سید نیاز علیصاحب "	۲ر	"
۴۸۹	۲۵۱۵	جناب محمد اسحاق صاحب سوداگران بندر	۱ر	"
۴۹۰	۲۵۱۶	مولوی نور الحق صاحب چاٹگامی فاضل دیوبند	۸ر	متفرق
۴۹۱	۲۵۱۷	مولوی نور اللہ صاحب بدخشانی "	۸ر	"
۴۹۲	۲۵۱۸	مولوی منظور احمد صاحب بھاولپوری "	۸ر	"
۴۹۳	۲۵۱۹	مولوی لال بادشاہ صاحب مردانی "	۸ر	"
۴۹۴	۲۵۲۰	ماسٹر فضل کریم ولد حاجی خدا بخش صاحب کھیوڑہ قدیم تحصیل بندداد خاں ضلع جہلم	عہ	فرطلا
۴۹۵	۲۵۲۱	حاجی اللہ بخش صاحب محلہ رائیاں کرنال	عہ	[illegible]
۴۹۶	۲۵۲۲	جناب محمد مسعود صاحب متعلم جامعہ اسلامیہ قصبہ امداس ڈاکخانہ خاص ضلع امرتسر	۸ر	عطا بابت خواہ
۴۹۷	۲۵۲۳	چودھری فتح دین صاحب " "	۴ر	
۴۹۸	۲۵۲۴	جناب احمد علیصاحب " " "	۴ر	
۴۹۹	۲۵۲۵	مولانا حکیم محمد فاضل صاحب " "	۴ر	
۵۰۰	۲۵۲۶	جناب تاج الدین صاحب متعلم " "	۴ر	
۵۰۱	۲۵۲۷	جناب محمد عبداللہ صاحب " "	۴ر	
۵۰۲	۲۵۲۸	جناب عبدالغنی صاحب " " "	۴ر	
۵۰۳	۲۵۲۹	جناب محمد اختر صاحب " " "	۲ر	

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر خانہ	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۹۹	۲۵۲۶	جناب ظہیر حسین صاحب معظم قصبہ رام داس ڈاکخانہ خاص ضلع امرتسر	۸ر	عطاء بنی خواہ	۵۳۶	۲۵۸۲	منشی عبدالحفیظ بیگ صاحب بھوپال	۲ر	تبلیغ
					۵۳۷	۲۵۸۳	منشی محمد فاروق صاحب بنابہ بشیر صاحبہ	۴ر	"
۵۰۰	۲۵۳۱	جناب عبدالمجید صاحب دوکاندار " "	۲ر	"	۵۳۳	۲۵۸۴	ماسٹر یوسف علی صاحب دفتر حضور	۴ر	"
۵۰	۲۵۳۲	جناب حاجی ولی محمد صاحب " "	۴ر	"	۵۳۴	۲۵۸۵	منشی عبداللطیف صاحب "	۱ر	"
۵۰۰	۲۵۳۳	مستری عبدالواحد صاحب قصبہ گلوالی ڈاکخانہ "	۸	"	۵۳۵	۲۵۸۶	منشی سید سلطان علی صاحب " "	۲ر	"
۵۰	۲۵۳۴	حاجی رحمت اللہ صاحب " "	۸ر	"	۵۳۶	۲۵۸۷	منشی مغیث الدین صاحب " "	۱ر	"
۵۰۰	۲۵۳۵	جملہ نمازیان جامع مسجد لوہاران قصبہ ایمانی "	۱۲ر	"	۵۳۷	۲۵۸۸	عالیقدر مولوی عبدالغفور صاحب "	۱۰ر	"
۵۱۰	۲۵۳۶	جملہ نمازیان مسجد کمہاران " "	۸	"	۵۳۸	۲۵۸۹	ماسٹر تجمل حسین صاحب "	۱ر	"
۵۱	۲۵۳۷	جملہ نمازیان مسجد گھاس منڈی " "	۸	"	۵۳۹	۲۵۹۰	حافظ محمد علی صاحب امام "	۴ر	"
۵۱۲	۲۵۳۸	ماسٹر محمد ابراہیم صاحب ایم اے او " "	۸	"	۵۴۰	۲۵۹۱	حافظ رشید احمد صاحب ٹیلر ماسٹر "	۲ر	"
۵۱۳	۲۵۳۹	جناب نذیر احمد صاحب محلہ بازید پورہ کوپاگنج ضلع اعظم گڈھ	۴ر	"	۵۴۱	۲۵۹۲	جناب سلیمان صاحب "	۲ر	"
					۵۴۲	۲۵۹۳	منشی مظہر حسن صاحب "	۶ر	"
۵۱۴	۲۵۴۰	مولوی نور محمد صاحب کرانی دفتر ختم خانہ بھوپال	۴ر	تبلیغ	۵۴۳	۲۵۹۴	حاجی محمد عنایت علیخاں صاحب۔ جنابہ الحاجہ عنایت الٰہی بیگم صاحبہ۔ جنابہ الحاجہ الفاطمہ بیگم صاحبہ جلال آبادی شوکت محل بھوپال	۷ر	"
۵۱۵	۲۵۴۱	مولوی حامد حسن صاحب " "	۴ر	"					
۵۱۶	۲۵۴۲	مولوی رشید احمد صاحب " "	۲ر	"					
۵۱۷	۲۵۴۳	مولوی عبدالرحمٰن صاحب " "	۲ر	"	۵۴۴	۲۵۹۵	جنابہ بیگم صاحبہ۔ والدہ صاحبہ شوکت محل ساکنان جلال آباد حال بھوپال	۷ر	"
۵۱۸	۲۵۴۴	مولوی محمد عادل صاحب " "	۲ر	"					
۵۱۹	۲۵۴۵	مولوی علیم الدین صاحب " "	۱ر	"	۵۴۵	۲۵۹۶	حاجی عبداللطیف صاحب "	۴ر	"
۵۲۰	۲۵۴۶	جنابہ اہلیہ علیم الدین صاحب " "	۱ر	"	۵۴۶	۲۵۹۷	منشی ہادی حسن صاحب "	۸ر	"
۵۲۱	۲۵۴۷	جناب سخاوت اللہ صاحب کربلا " "	۴ر	"	۵۴۷	۲۵۹۸	جنابہ ناہید جہاں بیگم صاحبہ۔ نواب زادہ رفیق اللہ خانصاحب بہادر عیدگاہ کوٹھی	۸ر	"
۵۲۲	۲۵۴۸	حافظ عظیم الدین صاحب امام " "	۴ر	"					
۵۲۳	۲۵۴۹	حضرت قاضی محمد حسین صاحب مدظلہ " "	۸ر	"	۵۴۸	۲۵۹۹	جناب سردار میاں رشید محمد خانصاحب "	۸ر	"
۵۲۴	۲۵۵۰	سردار میاں مقصود علیخاں صاحب شاہجہاں آباد "	۵۰ر	"	۵۴۹	۲۶۰۰	بابو مجتبیٰ احمد صاحب اورسیر "	۸ر	"
۵۲۵	۲۵۵۱	جناب اکبر علی صاحب دوکاندار ریت گھاٹ "	۱ر	"	۵۵۰	۲۶۰۱	مولوی عبدالرشید صاحب۔ بشیرہ صاحبہ	۲ر	"
۵۲۶	۲۵۵۲	مولوی حشمت علی صاحب "	۱ر	"	۵۵۱	۲۶۰۲	قادری محمد صدیق صاحب "	۲ر	"
۵۲۷	۲۵۵۳	منشی مغیث الدین صاحب۔ والدہ صاحبہ بنواسی صاحبہ	۸ر	"	۵۵۲	۲۶۰۳	جناب عبدالحکیم خانصاحب "	۱ر	"
۵۲۸	۲۵۵۴	منشی عبدالحی صاحب شوز مرچنٹ "	۲ر	"	۵۵۳	۲۶۰۴	جناب حاجی اظہار حسن خانصاحب "	۲ر	"
۵۲۹	۲۵۵۵	حافظ محمد خاں صاحب امام "	۲ر	"	۵۵۴	۲۶۰۵	منشی منظور حسن صاحب "	۲ر	"
۵۳۰	۲۵۵۶	منشی نصیر الدین صاحب "	۱ر	"	۵۵۵	۲۶۰۶	منشی طاہر حسن صاحب "	۲ر	"

ماہنامہ العلوم ۔ ۔ ۔

فہرست کتب وقفی واشیاء متفرق

موصولہ ماہ ربیع الثانی ۱۳۶۱ھ

نمبر شمار	نمبر رسید بخشنامہ	اسمائے گرامی عطاء کنندگان	تفصیل اشیاء
۱	۱۶	از وقف بجانب اہلیہ عبدالصمد صاحب مرحوم ساکن افضل گڈھ بجنور	جلالین شریف مجتبائی ایک جلد - مشکوٰۃ شریف مجتبائی ایک جلد
۲	۱۷	حضرت مولانا مولوی محمد زکریا صاحب شیخ الحدیث مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور	بذل المجہود کامل (ایک نسخہ)
۳	۱۸	ایک اہل خیر معرفت مولانا محمد زکریا صاحب شیخ الحدیث مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور	بذل المجہود کامل (چھ نسخہ)
۴	۱۹	عالیجناب مولوی محمد جلیل صاحب منصف دیوبند	کامل حدیث مجلد (۵ جلد) اوعمۃ القرآن مجلد (۵ جلد)
۵	۲۰	علی اصغر صاحب محلہ جدید قاضی پورہ ضلع بلیا برائے ایصال ثواب دختر خود	مشکوٰۃ شریف - ابن ماجہ - جلالین شریف غیر مجلد ایک جلد ایک جلد ایک جلد
۶	۲۱	جناب بشیر احمد صاحب حدیثی پرنسپل شبلی کالج اعظم گڈھ	جمع الفوائد غیر مجلد (ایک عدد)
۷	۲۲	حاجی محمد قاسم صاحب ناظم تعمیرات دارالعلوم دیوبند	قرآن شریف غیر مجلد - حمائل شریف غیر مجلد - نور الانوار غیر مجلد ایک عدد ایک عدد ایک عدد جواب ترکی بترکی - علماء ہند - معرفت الحقائق - التبلیغ حسن ایک عدد ایک عدد ایک عدد ایک عدد ایک تحفہ لجنہ (ایک عدد)

دین کی اشاعت اور ترقی میں آپ کا جو پیسہ بھی صرف ہوتا ہے وہ آپکے لئے بہترین ذخیرۂ آخرۃ بنتا ہے۔ دارالعلوم دیوبند آپ کے مصارف خیر کی سب سے زیادہ قابل اعتماد جگہ ہے۔ براہ مہربانی امداد کے ساتھ یہ ضرور تحریر فرمائیں کہ یہ رقم فلاں مد میں بسلسلہ بہی خواہی دارالعلوم بھیجی جائے تاکہ محترمی اندراجات میں سہولت ہو۔

فراہمی غلّہ کی شدید ضرورت

گذشتہ سال غلہ کی کمیابی بلکہ نایابی کی وجہ سے عام طور پر جن مصائب اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑا اس سے شاید ہی کوئی شخص ناواقف ہو۔ گذشتہ سال کی مشکلات اور آیندہ کے خطرات کی بنا پر اس سال اکابر دارالعلوم دیوبند نے یہ فیصلہ فرمایا کہ دارالعلوم کے پندرہ سولہ سو مہمانان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک سال کی ضرورت کے مطابق غلہ فراہم کرلیا جائے تاکہ آنیوالے زمانہ میں مہمانان رسول اللہ صلعم کو تکالیف سے بچایا جاسکے۔ اکابر مدظلہم کے اس دور اندیشانہ فیصلہ کے مطابق اضلاع سہارنپور بجنور، مظفر نگر اور میرٹھ کے دیہات میں حضرات سفرائے دارالعلوم مامور کردئے گئے ہیں کہ وہ ان اضلاع کے مخلص مسلمانوں کو اس اہم ضرورت کی طرف توجہ دلائیں اور ان سے درخواست کریں کہ جس طرح وہ اپنی پاک کمائی میں سے اپنے بچوں، عزیزوں اور مہمانوں کے لئے غلہ کا انتظام کریں گے اسی طرح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ان مہمانوں کا بھی خیال کریں اور ان کے لئے بھی حوصلہ مندی کے ساتھ دل کھول کر غلہ دیں۔ حق تعالیٰ جل مجدہٗ نے ایسے لوگوں کو بشارت دی ہے کہ۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ وَالْكَافِرُونَ هُمُ الظَّالِمُونَ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو خرچ کرو اس چیز میں سے جو ہم نے تمہارے لئے دیا ہے قبل اس کے کہ وہ دن آجائے جس میں نہ خرید و فروخت ہے اور نہ دوستی اور سفارش اور کافر ہی زیادتی کرنے والے ہیں۔

مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِائَةُ حَبَّةٍ وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ (بقرہ)

مثال ان لوگوں کی جو خرچ کرتے ہیں اپنے مالوں میں سے اللہ کی راہ میں مثل اس دانے کے ہے جس میں سات بالیں اگیں اور ہر بال میں سو دانے ہوں اور اللہ (اس سے بھی) زیادہ کردیتا ہے جس کے لئے چاہے اور اللہ فراخی والا اور جاننے والا ہے۔

ہمیں امید ہے کہ زراعت پیشہ حضرات کے علاوہ ملک کے ہر حصہ کے غیر زراعت پیشہ حضرات بھی مہمانان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے غلہ خریدنے کی تحریک میں اخلاص کے ساتھ حصہ لیکر حوصلہ مندی کا ثبوت دیں گے۔

خرید غلہ کے لئے نقد امداد ارسال فرمانیوالے حضرات سے درخواست ہے کہ وہ کوپن پر یہ عبارت ضرور تحریر فرمائیں

"یہ رقم خرید غلہ کیلئے بمد بہی خواہی بھیجی جارہی ہے"

ملک کے مختلف حصوں سے خرید غلہ کے لئے جو حضرات چھوٹی بڑی رقمیں ارسال فرمارہے ہیں ان کی فہرست علیحدہ مرتب کیجارہی ہے انشاء اللہ تعالیٰ دارالعلوم کے آیندہ نمبر میں ان حضرات کے اسماء شکریہ کے ساتھ شائع کئے جائینگے اور یہ بھی ظاہر کیا جاسکیگا کہ ان کی مخلصانہ امداد سے کتنا غلہ خریدا گیا۔

احقر عبدالوحید غفرلہٗ

ناظم شعبہ تنظیم و ترقی دارالعلوم دیوبند

چند مطبوعات کتب خانہ اعزازیہ دیوبند

دیوان حماسہ (عربی) - بتحشیہ حضرت مولانا اعزاز علی صاحب شیخ الادب دارالعلوم دیوبند - اس کتاب کی مقبولیت کا اندازہ اس سے بھی ہو سکتا ہے کہ علاوہ مدارس عربیہ کے سرکاری یونیورسٹیوں وغیرہ نے بھی حماسہ مطبوعہ اعزازیہ کو کورس میں داخل کر لیا ہے (قیمت قسم اول ۵ر)

العقل والنقل (اردو) - از تالیفات مبارکہ علامۃ العصر مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی دیوبندی جس میں عقل سلیم اور نقل صحیح کا توازن کر کے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ عقل سلیم اور نقل صحیح میں کبھی تعارض نہیں ہو سکتا اس علم حضرات کے خاص کام کی چیز ہے - قیمت ۱۰ر

الرای النجیح فی عدد رکعات التراویح - احادیث صحیحہ سے تراویح کا بیس رکعت ہونا اور تراویح و تہجد کے علیحدہ ہونے پر بحث - اجر و ثواب ملے گا -

اغلاط العوام (اردو) - عوام میں جو غلط مسائل مشہور ہیں ان کی اصلاح - قیمت ۱۰ر

مرشد (اردو) - اس میں طالب راہ خدا کیلئے معمولات مفید مذکور ہیں (۱ر)

دعائے حزب البحر والبر و اسماء بدریین - دعائے حزب البحر و اسمائے بدریین جس مرتبے کی دعائیں ہیں محتاج تعارف نہیں - ہمنے بھی بیشمار وظیفوں کو یکجا ہی طبع کرایا ہے - ہدیہ ہر سہ وظائف (۴ر)

شرح نقایہ (عربی) محشی حضرت مولانا محمد اعزاز علی صاحب شیخ الادب والفقہ دارالعلوم دیوبند جو اکثر مدارس اسلامیہ میں بجائے شرح وقایہ کے داخل درس ہو رہی ہے (قیمت للجلد)

رفیق سفر کلاں مع ضمائم آداب السفر و احکام السفر و قواعد ریلوے - یہ رسالہ پہلے بھی بارہا شائع ہو کر مقبول خاص و عام ہو چکا ہے اس مرتبہ اس میں نہایت مفید ضمائم کا اضافہ کیا گیا ہے (۱۰ر)

زبدۃ المناسک (اردو) مصنفہ مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رح میں اگر یہ رسالہ ساتھ ہو حاجی کو مدد دے (۵ر)

سبق الغایات نحو الآیات عربی قسم اول ۱۲ر قسم دوم ۹ر

سلمان فارسی کا اسلام - حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی مختصر سوانح عمری (۱ر)

سوانح قاسمی از حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب (۱۲ر)

الاسلام - حقانیت اسلام پر جناب مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی کی مشہور و معروف تقریر (قیمت ۶ر)

تعبیر صادق حدیث شریف سے خواب کے حالات و حکایات بیان کئے گئے ہیں - دینداروں کے لئے قابل دید (قیمت ۱ر)

توثیق الکلام امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنے کی تحقیق (۱ر)

بہترین مشورہ

کتب خانہ اعزازیہ دیوبند میں تمام علوم و فنون کی عربی فارسی - اردو - درسی غیر درسی کتابیں مطبوعہ مصر استنبول و ہندوستان اور علمائے دیوبند کی تصنیفات اور ہر قسم کے قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم اور حمائلیں خورد و کلاں بہت ہی کفایت سے ملتے ہیں - آپ کو کتبخانہ **اعزازیہ دیوبند** سے کتابیں خریدنے میں کفایت ہی ہوگی بلکہ انشاء اللہ مال عمدہ صفائی معاملہ کے ساتھ ملے گا - اور ساتھ ہی ایک اسلامی دینی کتبخانہ کی امداد فرما کر انشاء اللہ آپ کو بھی اجر و ثواب ملے گا -

(مولوی) **سید احمد**
مدیر کتبخانہ اعزازیہ دیوبند یوپی

کتب بالا اور ہر قسم کی کتب منگوانے کے لئے حسب ذیل پتہ سے خط و کتابت فرمائی جائے } (مولوی) **سید احمد مدیر کتب خانہ اعزازیہ دیوبند**

سٹرڈ نمبر اے ۸۰۴

مرکز علوم اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

کا

ماہوار رسالہ

دارالعلوم

زیر نگراں

حضرت مولانا محمد طیب صاحب مدظلہ

مہتمم دارالعلوم دیوبند

مرتبہ

عبدالوحید غازیپوری

ناظم شعبۂ تنظیم و ترقی دارالعلوم دیوبند

سالانہ چندہ دو روپے (عہ)

ماہنامہ

دارالعلوم دیوبند

ممالک بیرون ہند سے باضافہ محصول ڈاک فی پرچہ (۳ر)

نصب العین

(۱) تعلیمات اسلام کو [illegible] کرکے مسلمانوں میں صحیح مذہبی ذہنیت پیدا کرنا۔

(۲) اسلام کے قدیم و جدید [illegible] کے علاج کو بطریق احسن مدافعت کرنا۔

(۳) [illegible] کے محققانہ مقالات پیش کرنا۔

(۴) حالات دارالعلوم کے معاونین و متوسلین دارالعلوم کو باخبر رکھنا۔

فہرست مضامین

جلد ۳ | بابت ماہ جمادی الاخریٰ ۱۳۶۱ھ | شمارہ [illegible]

مضمون	صاحب مضمون	صفحہ
کوائف دارالعلوم دیوبند	مرتب	۱
دارالعلوم کا [illegible]	از جناب مولانا حکیم عبدالرشید محمود صاحب انصاری گنگوہی	۳
صفات باری [illegible]	جناب مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی مدرس دارالعلوم دیوبند	۹
حسن تغزل (نظم)	جناب مولانا عبدالعزیز صاحب شوقی اسعدی (فاضل دیوبند)	۱۶
فتاوی دارالعلوم دیوبند	دارالافتاء دیوبند	۱۷
فہرست آمدنی	دفتر محاسبی دارالعلوم دیوبند	۱۹

ضروری معروضات

(۱) براہ کرم خط و کتابت اور ترسیل زر کے ساتھ اپنے پتہ کی چٹ کا نمبر ضرور تحریر فرمائیں۔

(۲) ہر ماہ کا رسالہ سی ماہ کے آخری ہفتہ میں شائع ہو جایا کریگا اگر اگلے ماہ کے پہلے ہفتہ تک رسالہ آپکے پاس نہ پہنچے تو دوبارہ طلب فرما سکتے ہیں۔

(۳) چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں۔ وی پی طلب کرنے میں جانبین کا نقصان ہے۔

(۴) دارالعلوم کے اصلاحی تبلیغی مضامین کو دوسروں تک پہونچانیکی سعی فرماکر دوگونہ اجر حاصل کریں۔

ناظم و مرتب رسالہ "دارالعلوم" دیوبند

(باہتمام عبدالوحید غازیپوری طابع و ناشر محبوب المطابع برقی پریس دہلی میں طبع ہوکر دارالعلوم دیوبند سے شائع ہوا)

کوائف دارالعلوم

حضرت شیخ مدنی مدظلہ کی اسارت - ۱۰ر جمادی الاخریٰ ۶۱ھ یوم پنجشنبہ کو تقریباً آٹھ بجے صبح شیخ الہند ثانی حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی مدظلہ صدر الاساتذہ و شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند کے اسیر کرلئے جانے کی اطلاع دارالعلوم میں پہنچی - اور آناً فاناً برقی رو کی طرح تمام فضائے دارالعلوم میں پھیل گئی - اس خبر کے سنتے ہی اساتذہ - طلبہ - ذمہ داران اور کارکنان دارالعلوم میں جو ہیجان و اضطراب کی کیفیت پیدا ہوگئی اس کا صحیح نقشہ لفظوں میں کھینچنا دشوار ہے - طلبہ فوراً ہی کتابیں بند کرکے درسگاہوں سے باہر نکل آئے اور پوری فضائے دارالعلوم حضرت شیخ کی گرفتاری کے خلاف غم و غصہ کے جذبات سے بھری ہوئی محسوس ہونے لگی - اتفاقاً حضرت مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم یہاں تشریف فرما تھے - حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی صدر مہتمم دارالعلوم نے دارالشوریٰ میں اساتذہ کو جمع فرما کر صورت حال کے متعلق مشورہ کیا - طے پایا کہ دہلی سے دارالعلوم کی مجلس اعلیٰ کے ارکان حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب - حضرت مولانا ابوالقاسم حفظ الرحمن صاحب - خانبہادر شیخ رشید احمد صاحب کو بذریعہ برقیہ دیوبند پہنچنے کی دعوت دیجائے - اور سہارنپور سے حضرت مولانا حافظ محمد یوسف صاحب انصاری کو بلالیا جائے - اور حضرت شیخ کی اسارت سے پیدا شدہ صورت حال کے ضروری پہلوؤں پر ان حضرات کے مشورہ کے مطابق کوئی قدم اٹھایا جائے -

طلبہ کا احتجاجی جلسہ - طلباء نے اسی غم و غصہ کی حالت میں دارالحدیث میں ۱۰ بجے دن کو ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کرکے اپنے دلی جذبات کا اظہار کیا اور نہایت جوش و خروش کے ساتھ ایک تجویز منظور کی - جس میں حکومت صوبہ متحدہ کے اس اقدام کے خلاف نفرت اور غصہ کا اظہار کیا گیا - اور حضرت شیخ کی خدمت میں خراج عقیدت پیش کرنے کے بعد انھیں یقین دلایا گیا کہ مسلمانوں کی سربلندی، ہندوستان کی آزادی اور دین کی خدمت کے جس پاک اور بلند نصب العین کے حصول کی جد و جہد کے نتیجہ میں حکومت نے حضرت والا کو گرفتار کیا ہے ہم سب اس نصب العین کو حاصل کرنے کے لئے حضرت کے نقش قدم پر چلتے ہوئے کسی بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہ کرینگے - جلسہ میں انتہائی جوش و خروش کے باوجود عالمانہ وقار نمایاں تھا -

شہر میں مکمل ہڑتال - حضرت شیخ مدظلہ کی گرفتاری کی خبر سنتے ہی شہر کے تمام بازار بند ہوگئے - گیارہ بجے دن سے شام تک شہر کے ہر حصہ میں مکمل ہڑتال رہی - تمام اقوام ہڑتال میں مساوی طور پر شریک ہوئیں -

دارالعلوم میں جلسہ - بعد نماز ظہر اساتذہ، طلبہ اور کارکنان دارالعلوم کا ایک مشترکہ جلسہ زیر صدارت حضرت

مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی مدظلہ صدر مہتمم دارالعلوم منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد حضرت مولانا محمد طیب صاحب مدظلہ نے جو اس وقت تشریف لا چکے تھے۔ حضرت شیخ کی گرفتاری پر اپنے مخصوص عالمانہ انداز میں ایک پر مغز تقریر فرمائی اور حکومت کے اس اقدام کو غیر دانشمندانہ قرار دیا۔ اسکے بعد صدر جلسہ حضرت صدر مہتمم صاحب مدظلہ نے نہایت مدبرانہ لب و لہجہ میں اس گرفتاری کے خلاف اظہار خیال فرمایا۔ اور فرمایا کہ اگر حکومت حضرت مولانا مدظلہ کو گرفتار کرکے دارالعلوم دیوبند و جماعت دیوبند کو چیلنج کرنا چاہتی ہے تو میں پوری جماعت کی طرف سے اس چیلنج کو قبول کرنے کیلئے تیار ہوں۔ اس جلسہ میں ایک مفصل تجویز منظور کیگئی۔ جس میں حضرت مولانا کے مذہبی مسلک پر گامزن رہ کر اُسے کامیاب بنانے کا عہد کیا گیا۔

جلوس - بعد نماز عصر جمعیۃ علمائے دیوبند کے زیر نگرانی آستانۂ حضرت شیخ سے ایک عظیم الشان جلوس مرتب ہو کر روانہ ہوا۔ جس میں ہزاروں باشندگان دیوبند نے حصہ لیا۔ جلوس نہایت متانت و وقار کے ساتھ شہر کے بازاروں اور محلوں سے گذرتا ہوا نماز مغرب کے وقت آستانہ حضرت شیخ پر پہنچکر ختم ہوا۔

جمعیۃ علماء کا عظیم الشان جلسہ - بعد نماز عشاء جمعیۃ علمائے دیوبند کیطرف سے ایک عظیم الشان جلسہ بازار سنت ہند میں زیر صدارت حضرت مولانا محمد طیب صاحب منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں مسلمانوں اور ہندوؤں کا اتنا عظیم اجتماع تھا کہ دیوبند میں اسکی نظیر کم مل سکتی ہے۔ مجمع میں ایک پر متانت جوش محسوس کیا جا رہا تھا۔ متعدد تقریروں اور نظموں کے بعد ۱۲ ½ بجے شب میں جلسہ برخاست ہوا۔ اس جلسہ میں بھی ایک تجویز بالاتفاق منظور کیگئی۔ جس میں حکومت کے ناعاقبت اندیشانہ اقدام کے خلاف غم و غصہ کا اظہار کیا گیا اور حضرت مولانا کے نصب العین کو زیادہ مستعدی اور سرگرمی کے ساتھ کامیاب بنانے کی اپیل کیگئی۔

زعمائے ملت کا ورود - ۱۱ جمادی الاخریٰ یوم جمعہ کو صبح کی گاڑی سے حضرت مولانا محمد یوسف صاحب انصاری گنگوہی رکن مجلس اعلیٰ دارالعلوم دیوبند۔ دوپہر کی گاڑی سے حضرت مولانا ابوالقاسم حفظ الرحمٰن صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء ہند و رکن مجلس اعلیٰ۔ شب میں حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب مدظلہ رکن مجلس اعلیٰ ورود فرمائے دیوبند ہوئے۔ بعد نماز عشاء ایک عظیم الشان جلسہ جامع مسجد میں زیر صدارت حضرت مولانا محمد طیب صاحب منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مولانا حفظ الرحمٰن صاحب نے ایک معرکۃ الآراء تقریر فرمائی اور بحیثیت ناظم جمعیۃ علماء ہند حکومت صوبہ متحدہ کے اس چیلنج کو قبول فرمانے کا اعلان کیا جو اُسنے حضرت مولانا مدظلہ کو گرفتار کرکے مسلمانوں کی غیرت و حمیت کو دیا ہے۔ مولانا ابوالوفا صاحب نے بھی ایک مؤثر تقریر فرمائی۔ ۱۲ جمادی الاخریٰ کو حضرت مفتی اعظم مدظلہ نے طلبہ کے ایک جلسہ میں انھیں پر امن رہکر حضرت شیخ کے نصب العین کو کامیاب بنانے کی جدوجہد میں حصہ لینے کی ہدایت فرمائی۔ اور اپنی تعلیمی مصروفیات کو بدستور جاری رکھنے پر زور دیا۔ ۱۹ جمادی الاخریٰ یوم جمعہ کو سحبان الہند حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب دہلوی نائب صدر جمعیۃ علمائے ہند دیوبند تشریف لائے اور بعد نماز جمعہ جمعیۃ العلمائے دیوبند کے زیر اہتمام ایک کثیر الاجتماع جلسہ میں

(بقیہ ٹائیٹل صفحہ ۳)

دارالعلوم کا طغرائے امتیاز

(از مولانا حکیم عبدالرشید محمود صاحب انصاری گنگوہی رکن مجلس شوریٰ دارالعلوم دیوبند)

حامداً ومصلیاً۔ حقائق کائنات پر فکر عمیق سے جب کام لیا جاتا ہے تو اشیاء کی تقسیم مادہ اور روح دو نوعیتوں میں پائی جاتی ہے۔ اس بنیادی امتیاز کے بعد پھر جس قدر ان میں سے ہر ایک کا تجزیہ کیا جاتا ہے اپنی اپنی اقسام اور افراد میں باہم متمائز بھی پائے جاتے ہیں۔ ایک کل کی دو جزئی اگر کلی حیثیت سے مشترک ہیں تو جزئی حالت میں باہم متمائز بھی ہیں۔ ایک اصل کی دو فرع اصل میں اگر متحد ہیں تو فرعی امتیاز ناگزیر ہے۔ کیونکہ فلسفیانہ تحلیل و تجزیہ اگر مادہ اور روح یا جدید اکتشافی نظریہ کے تحت ایک منفی اور ایک مثبت پر ختم ہوگا تو بھی صرف ان دو کا امتیاز بہرحال بعد کے تفرعات کے تمیز و تنوع سے قطع نظر اپنی جگہ پر ناقابل انکار حقیقت ہوگا۔ اس امتیاز مسلم کے بعد یہ ماننا بھی ضروری ہے کہ افراد متمائزین بھی کسی ایک کی ترجیح و تفوق یقینی ہے۔ ایک کلیہ کے دو جزئیے۔ ایک نوع کے دو فرد باہم کسی حیثیت سے راجح اور مرجوح ضرور ہوں گے۔ ان میں مساوی اتصاف ناممکن ہے۔ راجح اور مرجوح کی تعیین میں تو اختلاف ممکن ہے مرے نزدیک یہ فرد فائق ہے آپ کے خیال میں دوسری کو ترجیح ہے۔ مگر نفس ترجیح کا سوال یعنی ایک کی کمتری اور دوسرے کی برتری کا مسئلہ ناگزیر ہے۔

حق تعالیٰ نے کائنات کو پیدا کیا تو اتحاد مادہ کے ساتھ عناصر کو مختلف کر دیا۔ عناصر میں آگ و ہوا کی ترجیح آب و خاک پر قائم کی باعتبار لطافت و کثافت یا اس کے برعکس کسی دوسرے نقطۂ تخیل سے تو پھر اون کے مجموعہ کی تقسیم موالید ثلاثہ پر منحصر کی۔ ان میں حیوانات کو جمادات و نباتات پر ترجیح دی تو حیوانات میں فصل نطق کے باعث انسان کو فائق کیا۔ انسان کے اعضاء و جوارح میں قلب و دماغ کو برتر بنایا تو اعمال قلب اور وظائف دماغیہ میں شہوات و تلذذات۔ تعیش و استراحت نفسانی تحریکات و حسیات میں تجرد و صرافت۔ علم و فکر۔ اور تامل و تدبر کو ترجیح دی۔ اور پھر اس پر بھی بس نہیں کی بلکہ اس تفکر و تامل کے درجات قائم کر کے فوق کل ذی علم علیم کا تسلسل قائم فرمایا ؎

اے برادر بے نہایت درگہیست ٭ ہرچہ بروے میرسی بر وے مایست

غرض حوادث حالیہ اور عادات جاریہ میں کوئی امر بھی اس قانون امتیاز و ترجیح سے خالی نہیں۔ انسان جیسی ہمہ گیر و جامع نوعیت کے افراد میں حق تعالیٰ کا عظیم الشان شاہکار پیغمبر کی شخصیت ہے پیغمبر کا عظیم الشان شاہکار قومیت کی تعمیر اور اس کی ذہنی و اخلاقی تخلیق ہے پیغمبروں کی ہستیاں بھی اس کلیہ سے

مستثنیٰ نہیں۔ کوئی صرف نبی ہے۔ کوئی نبوت کے ارفع مرتبۂ رسالت پر فائز ہے۔ کسی کو اہل کتاب اور صاحب شریعت بنایا۔ کسی کو سابق رسول کا مجدد و متبع نبی قرار دیا کوئی موسیٰ کیطرح عند اللہ وجیہا ہے کوئی ابراہیم جیسا حنیف ہے۔ غرض تفوق و ترجیح یہاں بھی موجود ہے۔ حتیٰ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا تفوق سائر انبیاءؑ پر مسلم ہوا اور یہ فوقیت کسی ایک جزو میں نہیں بلکہ نبوت کے تمام اجزاء ممکنہ اور اس کے جمیع لوازمات و متعلقات میں کارفرما ہے۔ باعتبار نسب۔ باعتبار جمال۔ اخلاق تعلیم و تزکیہ قوم و امت حتیٰ کہ باعتبار معجزہ بھی آپ کی فوقیت تمام رسل سابقہ پر محقق ہے۔ کسی پیغمبر کو حسن یوسف دم عیسیٰ اور ید بیضا عطا ہوا۔ کسی کو تسخیر ہوا و جبال جن و انس اور نطق طیور یا کسی کے لئے دریا میں راستہ بنا۔ تو کسی کے واسطے آتشکدہ سرد ہوا۔ مگر اس آخری پیغمبرؐ کا معجزہ بھی ان سب سے ارفع و بلند ہوا۔ اور وہ علم اولین و آخرین اور کتاب مبین ہے۔

جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ جوارح میں ترجیح دماغ مسلم ہے۔ اور افعال دماغی میں اسکا تفکر فائق ہے۔ اسی طرح اعجاز محمدی خالص علمی افکار اور فقیہانہ تدبر ہے جو قرآن کے مقدس تسمیہ سے معروف اور ہر نوع اعجاز پر من کل الوجوہ فائق ہے۔ جس کا چیلنج خود اس میں موجود ہے باعتبار بلاغت مضمون باعتبار ندرت کلام۔ ربط و تسلسل۔ صنائع و بدائع حکمت و موعظت۔ غرض کلام ممکن سے بہر کیف یہ کلام واجب برتر ہے۔ یہی وہ علمی خزینہ ہے اور اسی کا یہ امتیاز خصوصی ہے کہ اس کی تعلیم و تلاوت اور فہم و تدبر سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو خیر امت اور اپنی قوم کو نخبۃ الاقوام ثابت کیا۔ عرب کے وحشی بربادیہ نشین اور جنگجو قبائل کو چند سال کے قلیل عرصہ میں اس قابل بنا دیا کہ جس نے ایک طرف اپنی تنظیم و تحکیم اعتصام بحبل اللہ۔ صلح و مؤاخات اور عزم و تہور سے قیصر و کسریٰ کے تخت الٹ دیئے۔ پاپائے رومۃ الکبریٰ کے ایوان قدس کی بنیادیں ہلا دیں۔ اور دوسری طرف اپنی رفعت اخلاق حلم و انصاف وعدوں کی پختگی اور معاہدوں کی سچائی سے اغیار کو احباب بنا لیا۔ تمام دنیا سے ارباب من دون اللہ کی تفریق کو مٹا کر ما سوی اللہ کے تعبد و غلامی کی زنجیریں اپنے علم و توحید کی شمشیر آبدار سے پارہ پارہ کر ڈالیں۔ استقلال ذات حریت نفس آزادئے رائے، مساوات حقوق، اور ذوق علم کی نورانیت تمام عالم میں پھیلا دی۔ تعالوا الیٰ کلمۃ سواء الخ کے نعرۂ توحید سے دنیا کے قیاصرہ اکاسرہ اور فراعنہ مصر و بابل کی انانیت و جباریت کے بت سرنگوں کر ڈالے۔ اپنی علم نوازی و افکار پسندی سے کتاب اللہ کی روشنی میں علم کو ابواب و عنوانات مختلفہ کی ایسی مقدس تفصیل سے پیش کیا کہ مصر و شام کوفہ و بصرہ علمی مراکز بنگئے۔ اعجاز قرآنی ان وحشی اور صحرا نواز بدوؤں کو ایسا علم کا ذوق آشنا بنایا کہ ہر فرد خمار علم سے مخمور اور نکتہ سنج حقائق اور دقیقہ شناس معارف بن گیا۔ کہیں تفسیر قرآن کے علما ہیں۔ کہیں فن حدیث کے ماہرین ہیں۔ کسی جگہ اسماء رجال کی تحقیق تو کہیں اصول دین کی تدوین اور فقہی موشگافیاں ہو رہی ہیں۔ کوئی جماعت فلسفۂ یونان کا رد کر رہی ہے تو کوئی

علم کلام کی تاسیس میں مصروف ہے۔ کسی نے تاریخ کو میدانِ فکر تجویز کیا۔ تو کوئی مغازی رسول کی تحقیق کر رہا ہے فن شعر قوافی وعروض مرتب ہو رہے ہیں تو صرف ونحو معانی وبیان کی ترتیب بھی جاری ہے۔ کسی نے ریاضی کو مطمح نظر بنایا تو کسی نے ہیئت کو مدون کیا۔ غرض اس رسول عربی کے آتے ہی جو خود اگرچہ امی تھا مگر اعجاز علم ساتھ لایا تھا امت کو اعلیٰ درجہ کا مفکر اور وسیع النظر محقق بنا گیا۔

بعض فنون مستقلاً ایجاد کئے۔ بعض کے منتشر اجزا کو حسن اسلوب سے تشکیل دیا علم کو دو شعبوں میں منقسم کیا شعبۂ اول افعال خداوندی کا تدبر یعنی قدرتی ماحول ومناظر اور ممکنات کے باہم ترتیب وتنظیم اور اس کے تعلق کی تفصیلات تھیں۔ اور شعبۂ دوم اقوال ربانی کا تفکر اور اس کے فلسفۂ متعلقہ کا واقعی تفقہ تھا پھر اس میں علمی ونظری اور تجربہ ومشاہدہ کی تفصیلات۔

قرآن پر آئے تو تاویل القرآن اور ناسخ ومنسوخ کی ابحاث۔ قرأت وتجوید۔ اس میں بے نقط ہونیکی ندرت نے مستقل فن کی شکل اختیار کی۔ حدیث پر نظر کی تو اسماء رجال۔ نقد الحدیث۔ معرفۃ العلل۔ علم العوالی اور مغازی رسول کو مستقل فن بنایا۔ فقہ کی بنا ڈالی تو سلوک وتصوف کی عمارت بھی تعمیر کی کہیں علم الفرائض اور خلافیات کو مرتب کیا۔ تو کہیں علم الانساب تاریخ تعبیر رویا علم النوادر جیسے فنون کو ترتیب دیا۔ انشاء وخطابت بیان ومناظرہ کو لیا تو کتابت ورسم الخط کا تنوع بھی پیدا کیا۔ ریاضی اور عروض پر چلے تو کلام فلسفہ منطق ہیئت قیافہ نفسیات سیاسیات نجوم طب حتیٰ کہ کیمیا اور موسیقی تک پر کتابیں تصنیف کر ڈالیں۔

غرض اس کنارہ سے اس کنارہ تک بحر علم میں تحرک وتموج پیدا ہو گیا جس نے مبوب اور منشعب ہو کر سیکڑوں صورتیں علم کی پیدا کر لیں۔ اطلبوا العلم ولو کان بالصین کے امر مہتم نے امت عرب کو اسقدر سیر فی الارض پر مجبور کیا کہ راہ کی صعوبتیں حضر کی راحتیں بن گئیں۔

خلافت مامونی کا ورق الٹئے ہنگامۂ تعلیم وتعلم برپا ہے۔ تحقیق وتدقیق کا بازار گرم ہے۔ فلاسفہ، ومناطقہ معتزلہ واشاعرہ سرگرم مباحث ہیں۔ کلام خداوندی پر مختلف طرق سے تدبر ہو رہا ہے۔ مختلف النوع افکار زیر غور ہیں۔ خود سرے سے اس کی ذات کلام نفسی اور کلام لفظی میں منقسم اور اسے صفت یا مخلوق بنانے پر استدلال واستخراج کی فکر پیمائیاں طاری ہیں۔ مختلف کتب کے تراجم سامنے ہیں جن سے قرآنی مطالب کی تطبیق یا تفریق ہو رہی ہے۔ استویٰ علی العرش کی کیفیت پر کہیں سوال ہے کہیں اس کے بدعت ہونے پر اصرار ہے۔ کوت الامارہ کے وسط میں کتبخانہ قائم ہے۔ بغداد علماء اور فضلاء کا مرکز ہے۔ خود خلیفۂ وقت مسلم الثبوت فاضل اور قدردان ارباب فضل ہے۔ عباسیوں کا آخری دور بھی اسی ارتقاء علم وفضل اور تدوین فنون میں گذرتا ہے جو ایک زبردست اور وسیع کتبخانہ ہلاکو کی اضاعت کے لئے چھوڑتا ہے۔ جو دریائے دجلہ کے نذر ہو کر سات

رد تک آب و جدا کو نیلگوں کہتا ہے۔

بنو امیہ نے اسپین کو دارالخلافہ بنایا تو وہاں بھی یہی علمی ہنگامہ آرائیاں شروع ہو جاتی ہیں۔ تین سو کتبخانے کئی سو لائبریریوں کا افتتاح ہوتا ہے۔ غرناطہ طلیطلہ اور مدینۃ الزہرا اس کے علاوہ ہیں۔

یہ زمانہ یورپ کی علمی تاریکی کا زمانہ ہے۔ غالباً لانگ پارلیمنٹ اور جیمس اول کا دور ہے جو جہالت کو نجات کی مادر مہربان کہتا ہے۔ عیسائی تمدن اور نصرانی معاشرت دنیا کی پست ترین وحشیانہ معاشرت ہے۔ عیسائی ان یونیورسٹیوں سے اکتساب علم کرتے ہیں اور بتدریج تمام عیسائیت ذوق علم سے متاثر ہو جاتی ہے۔ شہنشاہ اوتو ثالث نے گربرٹ ایک شخص کو اسلامی دارالعلم قرطبہ میں داخل کیا جس نے فارغ ہو کر رومس میں ایک یونیورسٹی قائم کی اور تمام پروفیسر و لیکچرار مسلم تجویز کئے۔ صغریٰ فانوس ابن ندیم ابن موسیٰ ابو عثمان ان میں ممتاز نظر آتے ہیں۔ غیر متعصب عیسائی مورخین رینالڈس جرجی زیدان وغیرہ اس حقیقت کا بچائی سے اعتراف کرتے ہیں

علم و ہنر کا مرتبہ کیا جانتے تھے وہ ؎ جو عمر بھر رہے تھے خریدار سنگ و خشت

غرض اسلام کے اعجاز علم نے تمام امت کو علمی ذوق سے متاثر کیا۔ اور جس طرح پیغمبر کا اعجاز خصوصی ایک حسی کتاب تھی اس کی امت کی خصوصیت بھی تجربہ علمی ہے۔ ہاں مگر اس کا امتیاز نہ علم طبعیات سے ہے نہ فلسفہ و سائنس سے۔ نہ مادی اختراعات و ایجادات سے ہے نہ فلکیات و دوربینگان سے۔ اجسام کائنات پر منحصر ہے نہ اس کے علم خواص و تاثیرات پر۔ محیر العقول آلات فقید المثال دوربینیں طبعی دراستین انبیائی علوم اور الٰہی معارف میں داخل نہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ کائنات کا تدبر غلط اور طبعیات کی تحقیق ممنوع ہے۔ بلکہ وسائل اور مقاصد کے خلط سے بچانا منظور ہے۔ افعال خداوندی کا تدبر اور کائنات کے باہمی نظم و تعلق کا تجزیہ اگر معین مقصود ہے اور ذی المقصود ہے تو جائز بلکہ مستحب ہے۔ اور اگر یہ مادی کاوش روحانیت سے مستغنی اور تفکر مقصود سے بے نیاز کراتی ہے اور وسیلہ میں الجھا کر حصول مقصود میں حاجب و مخل ہو جاتی ہے جیسا کہ آج ہو رہا ہے تو اس کا مضر اور وسواس شیاطین ہونا مسلم ہے۔ جیسا کہ امام شافعی علیہ الرحمۃ کا شعر ہے۔

والعلم ما کان قال فیہ حدثنا ؎ وما سواہ فوسواس الشیاطین

بہر کیف امتیاز و ترجیح کا سوال ہے۔ امت اسلام کا طغرائے امتیاز انبیائی کارنامے اور انبیائی علوم ہیں جو خود بھی مقصود ہیں۔ اور بحیثیت وسائل مقاصد بھی مطلوب ہیں۔ کیونکہ مقصود حق تعالیٰ کی تعبد و غلامی اور اس کا ذکر و فکر ہے۔ اور اس کا مدار الیہ علوم نبوت ہیں۔ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء کا حصر اور علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کی تشبیہ اسی علت پر مبنی ہے۔

دور صحابہ و تابعین کے بعد کوئی عہد ایسا نہیں گذرا جس میں امت اس قسم کے علماء سے خالی رہی ہو۔

تحمید

(از جناب خیری قاسمی غازی پوری)

پھولوں کی خوشبو میں تو ہے پھول کی رنگت میں تو
شام کی سرخی میں تو ہے، صبح کی بہجت میں تو
جنگ کی شورش میں تو ہے، امن کی وادی میں تو
محفل غم میں بھی تو، ہنگامۂ شادی میں تو
چاند، تاروں میں بھی تو ہے خاک کے ذرّوں میں تو
نور کی موجوں میں تو ہے، آتشیں شعلوں میں تو
جلوہ کعبہ میں تو ہے، شمع بُت خانہ میں تو
خانقاہوں میں بھی تو ہے، بزم رندانہ میں تو
دشت و ویرانہ میں تو، صحرائے جاناں میں بھی تو
برق تاباں میں بھی تو ہے، بادو باراں میں بھی تو
الغرض ہر بزم میں تجھکو نہاں پاتا ہوں میں
تیرا جلوہ ذرّہ، ذرّہ سے عیاں پاتا ہوں میں
کون کر سکتا ہے، انکار خدائے ذوالمنن
جبکہ ہر ذرّے سے آتی ہے صدائے ذوالمنن

پیغام
فانی دنیا کا احترام نہ کر
مقصود و وقت سرو و جام نہ کر
ہر منزل بقا ہے
اس میں رہنے کا انتظام نہ کر

حب عنبری
دماغی کام کرنے والوں (طلبا مدرسین وکلا) کیلئے بہترین چیز ہے
دماغ کی کمزوری کو چند روز میں زائل کر دیتی ہے۔ دائمی نزلہ کی سو فیصدی
کامیاب دوا ہے۔ قبل از وقت بال سفید ہونے کو روکتی ہے
حکیم محمد سلیمان اجملی دیوبند یو۔پی

دام فیضہم۔ حضرت محترم مولانا خلیل احمدؒ حضرت مولانا انور شاہؒ حضرت مولانا حسین احمد مدظلہم جیسے خوش چینان دارالعلوم کی خدمات جلیلہ اور ان کے تقدس و تدین کی تفصیلات سے کون ناواقف ہے۔ بلاشبہ یہ وہی علماء حق ہیں جنکا ہر دور میں ہونا ضروری ہے اور جنکا امتیاز و تفوق علماء سوء کے مقابلہ میں اتنا ہی واضح ہے جتنا کہ روز پر نور کا شب دیجور سے۔ اور یہ وہی امتیاز علم و معرفت ہے جو امت مسلمہ کو دوسری امم کے مقابلہ میں حاصل ہے۔ اور خود اسی امتیاز کو معجزات انبیاء میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اعجاز خصوصی کے لئے منتخب کرکے تمام امت کو علمی خصوصیت سے ممتاز بنایا گیا۔ الحمد للہ کہ دارالعلوم اسی امتیاز مرکزی کی اشاعت کا حامل ہے۔ اور ارباب نظم کے لئے اپنی منزلت کی ضرورت کا داعی و مقتضی ہے۔

شب کے کسی تیرہ و تار حصہ میں جبکہ فضائے ظلمت آفرین لہ یکد یراھا کی مصداق ہو ایک ٹمٹماتا ہوا دیا بھی غنیمت معلوم ہوتا ہے۔ چہ جائیکہ ایک مشعل عالمتاب کہ جس کی تنویرات نے آفاق کو بھر دیا ہو۔

کائنات کے امتیازات میں جس طرح انسان کی خصوصیت ہے اور انسانوں میں پیغمبر پیغمبروں میں احمد مرسلؐ کی ترجیح اور اس کے معجزات میں اعجاز علم کی یہ ترقی مسلم ہے۔ اسی طرح دارالعلوم کی ایشیا میں علم افروزی ممتاز ہے علوم میں جس طرح علوم نبوت اور افکار وحی کو فوقیت ہے اس مرکز کی تعلیمات کا بھی آیات محکمہ سنن ثابتہ اور اجماع و اتفاق سے ناشی ہونا یقینی ہے۔ ایک شجر طوبیٰ ہے جس کی ہر شاخ رضوان خداوندی اور اجور جزیل کے اثمار سابغہ سے لدی ہوئی ہے۔ دعا ہے کہ حق تعالیٰ اس شجر طوبیٰ کی علم پاشیوں کو ابدی و غیر متناہی بنائے اور اپنے بندوں کو اس کی آبیاری کی توفیق بخشے آمین۔

حب سیمیں!

یہ گولیاں ان لوگوں کے لئے اکسیر ہیں جو آئے دن نزلہ، زکام، کھانسی میں مبتلا رہتے ہیں۔ اور جن کا دماغ اتنا کمزور ہو گیا ہو کہ جہاں ذرا سی بے اعتدالی ہوئی چھینکیں آئیں اور نزلہ نے آدبایا۔ سینہ پر بلغم جم گیا۔ کھانسی ہو گئی اور سانس تنگی سے آنے لگا۔ دماغی کام کرنے والے اگر ان گولیوں کا صرف ایک کورس استعمال کریں تو وہ نہ صرف دماغ میں بلکہ اپنے سارے بدن میں ایک نئی زندگی محسوس کریں گے۔

چالیس دن کی دوا کی قیمت چار روپے (للعہ) محصول ڈاک معاف

پتہ۔ صدیقی دواخانہ۔ نور گنج۔ دہلی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صفات باری عزاسمہٗ

(۳)

(از حضرت مولانا مولوی محمد ادریس صاحب کاندھلوی مدرس دارالعلوم دیوبند)

پس منکرین کو اس واسطے پیدا کیا تاکہ ان کو عذاب دے اور صفت قہر و غضب کا اظہار ہو۔ اور مومنین کو اس لئے پیدا کیا تاکہ ان کو مورد الطاف بنائے اور صفت ترحم کا اظہار ہو۔ اور گنہگاروں کو اس لئے پیدا فرمایا تاکہ صفت عفو اور مغفرت کا اظہار ہو۔ کما قال تعالیٰ۔

لیعذب اللہ المنافقین والمنافقات والمشرکین والمشرکات ویتوب اللہ علی المؤمنین والمومنات وکان اللہ غفورا رحیما (سورۂ احزاب)

تاکہ حق تعالیٰ منافقین اور منافقات کو اور مشرکین اور مشرکات کو عذاب دیں اور مومنین اور مومنات پر توجہ فرمائیں۔ اور بے شک حق تعالیٰ غفور رحیم ہیں۔

انسان[1] دست قدرت پر ایسا ناچتا ہے جیسا کہ ایک پتلی۔ پتلی والے کے ہاتھ پر ناچتی ہے۔ پتلی والا کبھی پتلی سے بادشاہ اور وزیر کا کام لیتا ہے اور کبھی بار روب کش اور بھنگی کا کام لیتا ہے جو چاہتا ہے اچھا اور برا کام اُس سے لیتا ہے مگر پتلی کو انکار کی گنجائش نہیں اور نہ پتلی کو یہ حق ہے کہ پتلی والے سے یہ سوال کر سکے کہ مجھ سے بار روب کش کا کام کیوں لیا اور بادشاہ کا کام کیوں نہیں لیا۔ حالانکہ وہ پتلی بھی پتلی والے کیطرح خدا کی مخلوق ہے۔ پس جبکہ ایک پتلی پتلی والے سے یہ سوال نہیں کر سکتی تو مخلوق کو خالق سے سوال اور محاسبہ کا کہاں حق ہو سکتا ہے کہ مجھکو نالائق و نابکار یعنی کافر و بدکار کیوں بنایا اور فلاں کو صالح اور نیک اطوار یعنی مومن کیوں بنایا۔ مالک[2] کو اختیار ہے کہ جس تختہ کو چاہے شہ نشین میں لگائے اور جس تختہ کو چاہے بیت الخلاء کے قدچہ میں لگائے اور جس تختہ سے چاہے قرآن کریم رکھنے کی رحل بنائے۔ جس لکڑی کو چاہے چھت میں لگائے اور جس کو چاہے چولہے کا ایندھن بنائے نہ یہ کوئی ظلم ہے نہ کسی کو مجال دم زدنی ہے اور نہ کسی تختہ کو کسی قسم کے سوال کا کوئی حق ہے۔ مالک کو اختیار ہے کہ جس لوہے سے چاہے تلوار بنائے اور جس لوہے سے چاہے اپنے گھوڑے کے نعل بنوائے۔ مکان[3] میں راحت اور آرام کے لئے دالان اور فضاء حاجت

---

[1] ماخوذ از تقریر دلپذیر صفحہ ۹۰ [2] ماخوذ از صراط مستقیم صفحہ ۴۷ [3] ماخوذ از رسالہ حجۃ الاسلام صفحہ ۲۷ مصنفہ مولانا محمد قاسم رح

کے لئے پاخانہ بناتے ہیں۔ اگر پاخانہ کی زبان ہو اور وہ یہ شکایت کرے کہ میرا کیا قصور ہے کہ جو
نجاست اور گندگی ڈالی جاتی ہے اور دالان نے کیا انعام کا کیا کام کیا کہ جو فرش اور قالینوں اور
آراستہ ہے تو اس کا جواب یہی ہوگا کہ تو اسی لائق ہے اور ہم نے تجکو اسی لئے بنایا ہے اور وہ اسی
اس کو اسی لئے بنایا ہے۔ علی ہذا القیاس اگر گندگی یہ شکایت کرے۔ کہ یہ کیا قصور ہے کہ جو مجکو ہمیشہ
ڈالا جاتا ہے کبھی دالان نصیب نہیں ہوتا ہو اس کا بھی یہی جواب ہے۔

ایسا ہی بروں اور گندوں کافروں کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ یہ سوال کرسکیں کہ ہمکو ایسا کیوں بنا
دوزخ میں ڈالا جاتا ہے۔ اور اگر یہ سوال کریں تو یہی جواب ہے کہ تم اسی لائق ہو ہمنے تمکو اسی لئے
تم ہماری جہنم کا ایندھن بنو کما قال تعالیٰ ولقد ذرانا لجہنم کثیرا من الجن والانس۔

ہر یکے را بہر کارے ساختند ٭ میل او را در دلش انداختند

پس الحمد للہ یہ ثابت ہوگیا کہ ایجاد شر شر نہیں کیونکہ خلق اور ایجاد کے معنی اعطاء وجود کے ہیں
کو وجود عطا کرنیکے ہیں خالق کی طرف سے صرف وجود آتا ہے جو کہ نور اور سراسر خیر ہے۔ برائی اور
وہ اس مخلوق کی ذات میں ہے۔ اور مخلوق کا خالق سے مباین اور منفصل ہونا ایک کھلی ہوئی بات
پس جبکہ مخلوق خالق سے بالکل مباین اور منفصل ہے اب اگر مخلوق فی ذاتہ قبیح ہو تو اس سے
ایجاد کی طرف کوئی قبح منسوب نہیں ہوسکتا۔

کسی کوزہ کا بدنما ہونا کوزہ گر کے بدنما ہونے کو مستلزم نہیں۔ حرف کا بدنما ہونا کاتب کے بد
نہیں اس لئے کہ کوزہ۔ کوزہ گر سے اور حرف کاتب سے ایک منفصل اور جدا چیز ہے۔

رضا بالقضا ۔ اس بیان سے یہ اشکال بھی حل ہوگیا کہ جب تمام معصیتیں اُسی کی قضاء و
ہوتی ہیں۔ اور اہل اسلام کے نزدیک رضا بالقضا بھی لازم ہے تو تمام معاصی پر بھی راضی ہونا لا
اس لئے کہ ہم ابھی بتلا چکے ہیں کہ خالق کی ایجاد اور اس کی مخلوق میں فرق ہے کیونکہ ایجاد خا
ہے اور اس کی ساتھ قائم ہے۔ اور مخلوق خالق سے ایک منفصل اور جدا شئے ہے۔ اسی طرح قضاء
ہے۔ اور مقضی یعنی جس چیز پر قضا و قدر واقع ہوئی وہ اور شئے ہے۔ تقدیر اور ہے اور مقدر
علیحدہ چیز ہے کیونکہ تقدیر اور قضاء حق تعالیٰ کا ایک فعل ہے اور مقضی اور مقدر اس فعل کا مفعو
پس معاصی خود قضا و قدر نہیں بلکہ محل تقدیر اور محل قضا ہیں۔ لہذا تقدیر اور قضا جو کہ فعل
اس پر راضی ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس محل تقدیر پر بھی رضا ضروری ہو۔ مثلاً اگر یہ کہا جا
ایجاد کرنا ایک بہت بڑا کمال ہے تو اس ایجاد کے پسندیدہ ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ سنکھیہ بھی

اور پسندیدہ شئے ہو جائے کہ اس کا استعمال جائز ہو جائے ٹھیک اسی طرح ایجاد شر اور تخلیق معصیت کا پسندیدہ ہونا اس کو مستلزم نہیں کہ اس شر اور معصیت کا ارتکاب بھی پسندیدہ ہو اور اسی وجہ سے ارشاد ہے ان اللہ لا یرضی لعبادہ الکفر۔

صدور اور خلق کا باہمی فرق - بہر حال ایجاد شر۔ شر نہیں۔ ہاں صدور شر بے شک شر ہے کیونکہ صدور مصدر سے کسی وصف کے ظاہر ہونیکا نام ہے۔ اور یہ وصف اولاً اور بالذات مصدر میں ہوتا ہے اور دوسری چیزیں اسی کے پرتو سے اس وصف کے ساتھ موصوف ہوتی ہیں۔

پس اس لئے کہ تمام کمالات اور ساری خوبیاں اسی کی ذات میں موجود ہیں اور اسی کے فیض اور پرتو سے یہ کمالات مخلوقات میں ظاہر ہوتے اس وجہ سے اس کو مصدر کمالات اور مصدر خیر کہا جائیگا مگر مصدر شر نہیں کہہ سکتے اس لئے کہ اس کی ذات شر اور برائی سے بالکل پاک ہے۔ جیسے آفتاب کو مصدر نور اور منبع ضیا کہہ سکتے ہیں مگر مصدر ظلمت نہیں کہہ سکتے اس لئے کہ اس میں نور ہی نور ہے ظلمت کا نام و نشان بھی نہیں۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ اس کی شعاعیں ہر پاک اور ناپاک پر واقع ہوتی ہیں۔

اسی طرح حق تعالیٰ کی ایجاد خیر و شر ایمان و کفر ہدایت و ضلالت سب ہی پر واقع ہوتی ہے۔ مگر اس کی ذات میں سوائے خیر محض کے اور کچھ نہیں اور اسی وجہ سے جب صدور خیر و شر کا ذکر آتا ہے تو صدور خیر کو حق تعالیٰ کی جانب منسوب کیا جاتا ہے اور صدور شر کو بندہ کی جانب۔

قال تعالیٰ۔ ما اصابك من حسنة فمن الله وما اصابك من سيئة فمن نفسك ۔	تجکو جو کچھ بھلائی پہنچتی ہے وہ اللہ کی جانب سے ہے اور برائی خود تیرے نفس سے پہونچتی ہے ۔

اس آیت میں خیر کو حق تعالیٰ کی طرف منسوب کیا اور کلمہ من کو استعمال کیا۔ یعنی خیر اور حسنہ اللہ کی طرف سے آتی ہے اور شر اور سیئہ خود انسان سے آتی ہے۔ اور حدیث میں ہے۔

الخیر کلہ فی یدیك والشر لیس الیك	ساری بھلائیں آپ کے قبضہ میں ہیں اور کوئی برائی آپکی طرف منسوب نہیں

اور جس جگہ ایجاد خیر و شر کا ذکر آیا تو دونوں ہی کی ایجاد کو اپنی جانب منسوب فرمایا۔ اس لئے کہ ایجاد خواہ خیر کی ہو یا شر کی بہر حال کمال ہے۔ کما قال تعالیٰ۔

قل کل من عند الله	سب چیزیں اللہ کی پیدا کی ہوئی ہیں۔

اور اس مقام پر بجائے کلمہ من کے عند کا لفظ استعمال فرمایا۔ اور اسی وجہ سے حضرات فقہاء فرماتے ہیں کہ حق تعالیٰ کو خالق القردۃ والخنازیر کہنا جائز نہیں کیونکہ ان چیزوں کو خلق کے لئے مخصوص کرنے میں اگر استہزاء نہیں تو سوء ادب ضرور ہے۔ اس لئے خالق کل شئ کہنا چاہئے۔

جان دیگا۔ مگر باوجود اس کے پھر اطباء کو پیدا فرمایا اور سمیات اور تمام ادویہ کے خواص ان کو بتلائے تاکہ وہ سب کو بتلا دیں کہ فلاں شئے مفید ہے اور فلاں مضر۔ فلاں نافع ہے اور فلاں مہلک۔

اسی طرح اس کو یہ بھی علم تھا کہ فلاں شخص کفر کرے ابدالآباد کے لئے ہلاک ہوگا مگر اس نے اپنی حکمت بالغہ سے روحانی اطباء یعنی انبیاء و رسل کو مبعوث فرمایا تاکہ خلق اللہ کو یہ بتلا دیں کہ کفر روحانی حیات کے قطع کرنے میں سم الفار سے کسی طرح کم نہیں۔

خلاصہ یہ کہ جس طرح تکوینیات میں اسباب اور مسببات کے سلسلہ کا ہونا خلاف عقل نہیں اسی طرح تشریعیات میں بھی اسباب اور مسببات کے سلسلہ کا ہونا خلاف عقل نہیں۔

سلسلہ مجازات۔ اس علیم و قدیر نے اپنی قدرت و حکمت کے ظاہر کرنے کے لئے تریاق اور سم الفار دونوں کو پیدا کیا۔ موت اور حیات صحت اور مرض کے اسباب پیدا کئے۔ مقوی دوائیں اور غذائیں بھی اسی نے پیدا کیں۔ زہر اور زہریلے جانور بھی اسی نے پیدا کئے اب اگر کوئی انسان زہر کھا کر ہلاک ہوتا ہے تو کوئی شخص یہ نہیں کہیگا کہ یہ سم الفار کھانے کا انتقام اور بدلہ ہے بلکہ یہ کہا جائیگا کہ یہ زہر کھانے پر اثر مرتب ہوا اس لئے کہ زہر کی خاصیت اور تاثیر ہی یہ ہے کہ اس کے کھانے سے موت آتی ہے۔

زہر کے کھانے یا سانپ کے کاٹنے سے اگر کوئی شخص مرجائے تو کوئی شخص یہ سوال نہیں کرتا کہ خدا تعالیٰ نے کیوں زہر کو پیدا کیا۔ اور اس میں یہ خاصیت اور تاثیر کیوں رکھی۔ اس نے کیوں سانپ کو پیدا کیا اور پھر کس لئے اس میں نیش زنی کا داعیہ پیدا کیا۔ زہر اور زہر کی خاصیت اور اس شخص کا کھانا اور پھر کھا کر ہلاک ہونا سب خدا ہی کی قدرت اور مشیت سے ہے اور کوئی ذرہ برابر ظلم نہیں۔ کوئی شخص اسکو زہر کھانیکا انتقام اور اس کی سزا نہیں سمجھتا بلکہ اس کے فعل کا ثمرہ اور نتیجہ سمجھا جاتا ہے جیسے گلاب کا قلم لگانے سے گلاب پیدا ہوتا ہے اور بید کے تخم سے بید پیدا ہوتا ہے ؎

گندم از گندم بروید جو ز جو ٭ از مکافات عمل غافل مشو

پس جس طرح یہ ہلاکت بطور انتقام نہیں بلکہ بطور تسبیب و تثمیر اور بطریق خاصیت اور تاثیر ہے۔

اسی طرح ہم کہتے ہیں کہ ایمان کی خاصیت حیات اور بقاء ابدی ہے اور کفر کی ذاتی تاثیر ہلاکت ابدی ہے سنکھیا اگر مادی زہر ہے تو کفر معنوی زہر ہے امرت اگر ظاہری حیات بخشتا ہے تو ایمان معنوی حیات عطا کرتا ہے۔

اور جس طرح اجسام کو بقا نہیں اسیطرح ان کی راحت و آرام بھی دائمی نہیں اور روح چونکہ ایک ابدی شئے ہے اس لئے اس کی لذت و آرام بھی جاودانی ہے۔ پس جس طرح سم الفار سے موت کا آنا انتقام نہیں بلکہ اس مادی

زہر کا اثر اور ثمر ہے۔ اسی طرح کفر سے جہنم میں جانا بھی انتقام نہیں بلکہ کفر جو کہ ایک معنوی زہر ہے اس کا اثر ہے۔ بلکہ سم الفار اور زہر درحقیقت سراپا موت ہے اسی طرح کفر خود آگ ہے سم الفار کا اثر بدون تریاق کے زائل نہیں ہوسکتا اسیطرح کفر جو کہ ایک معنوی زہر ہے اس کا اثر زائل کرنے کے لئے بھی ایک تریاق کی ضرورت ہے۔ اور وہ تریاق توبہ اور تجدید ایمان ہے۔ غرض یہ کہ کفر ایک معنوی زہر اور سراپا نار ہے قیامت کے دن ہر شخص اپنے اعمال کو اصلی صورت اور ذاتی تاثیر کے ساتھ نمایاں طور پر مشاہدہ کرلے گا کما قال

ووجدوا ما عملوا حاضرا ولا یظلم ربك احدا۔	اور جو کچھ کیا ہے اس کو وہاں حاضر پائیں گے اور خدا کسی پر کسی قسم کا ظلم نہیں کرتا۔

بہرچہ نیک و بد کردی جزا یابی سزا یابی ؎ فمن یعمل یرہ برخوان کہ این بینی وآن بینی

اور اگر یہ کہا جائے کہ جب کفر اسی کی مشیت سے ہوتا ہے اور اسی کی مشیت سے کافر جہنم میں جلتا ہے تو کیا حق تعالیٰ نے ایک شخص کو محض تکلیف پہونچانے کیلئے پیدا کیا اور پھر اس کے لئے کفر بھی مقدر کیا تاکہ وہ صفت قہر و غضب کا مظہر بنے۔ یہ اچھا اظہار صفت ہے کہ جس سے دوسرے تکلیف میں مبتلا ہوگئے۔

لیکن یہ سوال مادیات اور تکوینیات میں بھی جاری ہوسکتا ہے ایک شخص کے لئے یہ مقدر کیا کہ وہ سم الفار کھا کر ہلاک ہوگا تو کیا اس صورت میں اس کو تکلیف نہیں پہنچی تو پھر کیا ضرورت تھی کہ سم الفار پیدا کیا جائے اور پھر یہ بھی مقدر کیا جائے کہ فلاں شخص زہر کھائیگا اور تڑپ کر جان دے گا۔

بہرحال تکلیف اور ایذا دونوں ہی جگہ ہے یہاں بھی اور وہاں بھی فرق اتنا ہے کہ ایک جگہ اس نے مضرات اور سمیات مادیہ کا استعمال کیا اور ایک جگہ سمیات معنویہ اور روحانیہ کا۔ مضرات مادیہ سے بچانے کیلئے اطبا، اور حکماء کو پیدا کیا اور ان کو طب جسمانی کے قواعد الہام فرمائے اور خدا سے الہام پاکر عامۂ خلائق کو جسم کے عوارض ذاتیہ اور اسی کے منافع اور مضار بتلائے۔

اور مضرات معنویہ اور سمیات روحانیہ سے بچانے کے لئے روحانی اطبا یعنی انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا اور طب روحانی یعنی شریعت ان کو عطا فرمائی۔ ان حضرات نے مبعوث ہونے کے بعد روح کے عوارض ذاتیہ اور اس کے منافع اور مضار سمجھائے۔

بدن چونکہ عارضی ہے اور دیرپا نہیں اس لئے اس کے اسباب اور مبادی پر نتائج مرتب ہونے میں زائد دیر نہیں ہوتی اور ہر آنکھ اس کا مشاہدہ کرلیتی ہے جیسے زہر اور سانپ سے ہلاک ہونا ہر شخص اپنی آنکھ سے دیکھ لیتا ہے۔

اور روح چونکہ ایک طویل الحیاۃ شے ہے اس لئے اگر اس کے بعض نتائج اور ثمرات قرنہا قرن میں

بھی جا کر ظاہر ہوں تو کوئی حرج نہیں اس لئے کہ اس کی طویل عمر کے لحاظ سے یہ طویل قرن بھی ایک قلیل مدت ہے۔ قال تعالیٰ۔

انهم یرونه بعیدا ونراه قریبا	وہ اس دن کو بعید خیال کرتے ہیں اور ہم اس کو قریب ہی دیکھ رہے ہیں

آدمی کی حالت اس شخص کے مشابہ ہے کہ جس نے کسی قدر چیز کا استعمال کیا ہو وہ اسوقت آگ کے سوزش محسوس نہیں کرتا اور جب اس مخدر کا اثر کم ہو جاتا ہے تب اس کو تکلیف محسوس ہوتی ہے اسی طرح کفر بعینہ نار ہے [illegible] اور یہاں کے مخدرات یعنی لذائذ اور شہوات اس معنوی نار کے محسوس [illegible] ہیں۔ جاہ آخرت میں پہونچ دنیا کی تمام لذائذ کا نشہ کافور ہو جائیگا اور اس معنوی زہر کی [illegible] لگے گی [illegible] سلسلہ کا زہر کفر ہے اور ایمان امرت اور آب حیات ہے [illegible] مقدس حدود کے ہیں اور اعمال سیئہ بمنزلہ مضرات قابل پرہیز ہیں۔

حسن تغزل

از [illegible] عبد العزیز شوقی اسعدی (فاضل دیوبند)

آؤ ہم بھی کچھ [illegible] کی باتیں کریں
التفاتِ جلوۂ مستور کی باتیں کریں

آؤ [illegible] کمال [illegible] چھوڑ دیں
یاس پرورِ حسن کے دستور کی باتیں کریں

[illegible] شراب [illegible]
کیوں نہ دیوانے تمہارے دور کی باتیں کریں

عقل [illegible] رہا ہے آپ کا [illegible]
ہم کوئی دیوانے ہیں کیوں حور کی باتیں کریں

آج پھر برپا کریں اک محشرِ کیف و سرور
آؤ ان کے دیدۂ مخمور کی باتیں کریں

محفل [illegible] تجلی گاہِ نور و حسن ہے
اور کیا بزمِ دلِ معمور کی باتیں کریں

آؤ اپنے دل میں بھر لیں شعلۂ [illegible]
آؤ کچھ برقِ جمالِ طور کی باتیں کریں

ایاب ساحر کو دکھائیں ہم بھی جادو کا اثر
آؤ اپنی مستیِ مجبور کی باتیں کریں

حسن نے کی دستگیری عشق خانہ سوز کی
کیوں نہ جذبِ فطرتِ مجبور کی باتیں کریں

ہم کو بھی معلوم ہیں شوقی انا الحق کے رموز
مست ہو ہو کر نہ کیوں منصور کی باتیں کریں

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

سوال ۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین (۱) اس مسئلہ میں کہ کیا ایصال ثواب قرآن سے ثابت ہے اگر ہے تو کس آیت سے (۲) کیا تلاوت قرآن کی فضیلت قرآن سے ثابت ہے اگر ہے تو کس آیت سے ہے مدلل جواب مطلوب ہے۔ اور ترک تلاوت پر کوئی وعید ہے یا نہیں۔ استدلال صرف آیت سے ہی ہو۔

الجواب (۱) فی کتاب اللہ تعالیٰ (من الامر بالدعاء للوالدین) فی قولہ تعالیٰ۔ وقل رب ارحمہما کما ربیانی صغیرا ومن الاخبار باستغفار الملائکۃ للمومنین۔ قال تعالیٰ والملائکۃ یسبحون بحمد ربہم ویؤمنون بہ ویستغفرون للذین امنوا۔ وساق عبارتہم۔ ربنا وسعت کل شئی رحمۃ وعلما فاغفر للذین تابوا واتبعوا سبیلک الی قولہ وقہم السیئات۔ قطعی فی حصول الانتفاع بعمل الغیر۔ مذکورہ بالا آیات صراحۃً اس پر دال ہیں کہ قرآن پاک سے ایصال ثواب کا ثبوت ہے۔

(۲) قال تعالیٰ ان الذین یتلون کتاب اللہ واقاموا الصلوۃ وانفقوا مما رزقنٰہم سرا وعلانیۃ یرجون تجارۃ لن تبور۔ اور نیز پارہ ۴ سورہ آل عمران میں ہے۔ امۃ قائمۃ یتلون آیات اللہ اناء اللیل وہم یسجدون یومنون باللہ والیوم الآخر ویامرون بالمعروف وینہون عن المنکر ویسارعون فی الخیرات واولئک من الصالحین۔

آیت اول میں قرآن پڑھنے والوں کے متعلق بتلایا گیا کہ وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جو کبھی ماند نہ ہوگی کیونکہ اس سودے کا خریدار کوئی مخلوقات میں سے نہیں ہے جو کبھی تو سودے کی قدر کرتا ہے اور کبھی نہیں کرتا۔ بلکہ اس کا خریدار حق تعالیٰ ہوگا جو حسب وعدہ اپنی غرض سے نہیں بلکہ محض ان کی نفع رسانی کے لئے ان کی قدر کرے گا تاکہ ان کے اعمال کی اجرتیں بھی پوری دے۔

(جیسا کہ فرمایا لیوفیہم اجورہم ویزیدہم من فضلہ) اور ان کو اپنے فضل سے اور بھی زیادہ دیوے اور اجر کا بیان آگے چند آیتوں کے بعد ہے۔ جنّٰت عدن یدخلونہا یحلون فیہا من اساور من ذہب ولؤلؤا ولباسہم فیہا حریر (سورۂ فاطر رکوع ۴ پارہ ۲۲)

علی ہذا دوسری آیت کا حاصل مدح ہے ان لوگوں کی جنھوں نے ان صفات مذکورہ کو اختیار کیا ہے جن میں سے [illegible]

پس ہر دو آیت مذکورہ بالا سے تلاوت قرآن پاک کی فضیلت بدرجۂ اتم اور بوضاحت ثابت ہوتی ہے اور بھی واضح رہے کہ ترک تلاوت قرآن پر سخت وعید نازل ہوئی ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ ومن اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا ونحشرہ یوم القیامۃ اعمیٰ۔ قال رب لما حشرتنی اعمی وقد کنت بصیرا قال کذلک اتتک ایاتنا فنسیتھا وکذلک الیوم تنسی۔

اعراض کے متعلق کتاب فضائل القرآن صفحہ پر ہے۔ فان الاعراض عن تلاوۃ القرآن وتعریضہ للنسیان وعدم الاعتناء بہ فیہ تھاون کثیر وتقریظہ شدید نعوذ باللہ۔

آیت مذکورہ سے ترک تلاوت قرآن پر سخت وعید کا ہونا معلوم ہوا۔ اور اس سے ضمناً یہ بھی واضح ہوگیا کہ تلاوت میں منافع کثیر اور ثواب عظیم وفضیلت لاحساب ہوگی فقط واللہ اعلم بالصواب۔

سید احمد علی سعید مگینوی۔ نائب مفتی دارالعلوم دیوبند — للہ در المجیب۔ اصاب فیما اجاب واجاد فیما افاد

بندہ محمد شفیع عفا اللہ عنہ۔ مفتی دارالعلوم دیوبند

سوال ۔ قرآن شریف کے بوسیدہ اوراق جو کہ تلاوت کے قابل نہ رہے ہوں۔ بے ادبی سے محفوظ کرنے کیلئے ان کو دریا میں بہا دیا جائے۔ یا جلا کر دفن کر دیا جائے۔ یا کیا کیا جائے۔

الجواب۔ قرآن شریف کے بوسیدہ اوراق جو قابل تلاوت نہ رہے ہوں ان کو ایک پاک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دینا چاہئے۔ اور وہ گڈھا جس میں کہ دفن کئے جاویں لحد یعنی بغلی قبر کے طریق پر بنایا جائے۔ عالمگیری مصری کتاب الکراہت صفحہ ۳۳۶ ج ۵ میں ہے۔ المصحف اذا صار خلقا لا یقرأ منہ ویخاف ان یضیع یجعل فی خرقۃ طاھرۃ ویدفن۔ ویلحد لہ لان لہ شق ودفن یحتاج الی اھالۃ التراب علیہ وفی ذلک نوع تحقیر الا اذا جعل فوق سقف بحیث لا یصل التراب الیہ فھو حسن ایضا کذا فی الغرائب۔ فقط واللہ اعلم بالصواب۔

سید احمد علی سعید۔ مگینوی — الجواب صحیح

نائب مفتی دارالعلوم دیوبند — محمد شفیع عفا اللہ عنہ مفتی دارالعلوم دیوبند

روغن حیات دماغ
دماغی کام کرنے والوں کے لئے بیش بہا تحفہ ہے
محمد ایوب محمد زکریا تاجران عطر و روغن [illegible]

چندہ آمدنی دوامی و اوقاف

موصولہ ماہ ربیع الثانی ۱۳۶۱ھ

نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۷۱۳	عبدالکریم صاحب نمبردار موضع بنی پور ضلع گورداسپور	۷	دوامی
۲۹۲۱	از دولت آصفیہ حیدرآباد دکن	الف	"
۲۹۵۱	آمدنی وقف شاملی ضلع مظفر نگر	۴	"
۲۹۵۲	آمدنی وقف بھاپسی رائے پور ضلع سہارنپور	۲	"
۳۰۳۰	آمدنی وقف دہرہ دون مرسلہ حافظ عبدالمومن صاحب امام مسجد دہا مانوالہ	لحہ ۱۴	"
۳۲۷۷	آمدنی وقف کرایہ مکان قاری عبدالوحید صاحب محلہ دیوان۔ دیوبند	۲	"
۳۲۷۰	آمدنی وقف دوکان معروف ڈاکخانہ دیوبند	۲	"
۳۲۸۵	محمد اکرم بیگ صاحب دفتری۔ ایم اے اینڈ آئی فی ٹیکشن گروپ لاہور کینٹونمنٹ	ج	دوامی
۳۲۰۰	سعادت علی صاحب مرسلہ اوسی ایچ او۔ ایس ایچ سی۔ پونہ	۵	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۰	۳۵۹۴	آمدنی وقف کرایہ دوکان معروف ڈاکخانہ دیوبند	۵	اوقاف
۱۱	۳۵۴۵	آمدنی وقف رڑکی مرسلہ محمد یوسف صاحب	۲	"
۱۲	۳۹۵۳	آمدنی وقف شاملی معرفت قاضی ثروت حسین صاحب ٹھیکیدار	سعار	"
۱۳	۳۹۵۷	آمدنی وقف شاملی ضلع مظفر نگر	۵	"
۱۴	۳۹۵۸	آمدنی وقف شاملی "	۹	"
۱۵	۴۰۳۷	از دولت آصفیہ حیدرآباد دکن	الف	دوامی
۱۶	۴۱۳۱	آمدنی وقف بلوا والہ متصل دارالعلوم دیوبند	لحہ	اوقاف

میزان

الف سالانہ ۱۲

فہرست کتب وقفی و اشیاء متفرق!

موصولہ ماہ ربیع الثانی ۱۳۶۱ھ

نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	تفصیل اشیاء
۲۳	حاجی امانت علی صاحب محلہ سوت رڑکی ضلع سہارنپور مولانا علی احمد صاحب۔ بستی شیخ درویش شہر جالندھر	چاندی ۳۰۲ تولہ ۳ ماشہ قرابادین شاہی۔ کتاب موجز۔ اکسیر شرح موجز۔ تحفۃ المومنین۔ شدید شرح کلیات قانون۔ قانونچہ۔ طب اکبر۔ قرابادین کبیر۔ ام العلاج۔ شرح کلیات قانونچہ۔ کناش منصوری۔ میزان الطب۔ کتاب سنی مفردات اردو۔ کرم خوردہ۔ حفاظ الادویہ۔ فرہنگ۔ کتاب سکندری۔ قرابادین قرشی۔ کبیری شرح موجز۔ شرح صرف۔ اخبار بدیع۔ حواشیہ۔ [illegible]

چندہ دوامی بہی خواہان

بذریعہ شعبہ تنظیم و ترقی

موصولہ ماہ ربیع الثانی ۱۳۶۱ھ

یعنی ان حضرات کے عطیات جو حلقہ بہی خواہان دارالعلوم دیوبند کے قرطاس رکنیت کی باقاعدہ خانہ پُری کرکے دارالعلوم کی مستقل امداد فرمائیں

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱	۲۷۱۸	حافظ عبدالرحمن صاحب مرسلہ بابو محمد احمد صاحب ڈرافسمین ریلوے فیروزپور	۷	دوامی بہی خواہان	۲۲	۲۷۴۰	میاں جی لال محمد صاحب محلہ باندپور معروف اعظم گڈھ	۸ر	بہی خواہان
					۲۳	۲۷۴۱	حاجی ثناء اللہ صاحب " " "	۷	"
۲	۲۷۱۹	شیخ بدرالدین صاحب مرسلہ بابو محمد احمد صاحب	۷	"	۲۴	۲۷۴۲	مولانا عبدالحی صاحب صادری " " "	۷	"
۳	۲۷۲۰	بابو محمد احمد صاحب ڈرافسمین ریلوے "	۸ر	"	۲۵	۲۷۴۳	حاجی کریم بخش صاحب محلہ بلواپورہ " "	۷	"
۴	۲۷۲۱	مستری محمد اسمٰعیل صاحب "	۱۲ر	"	۲۶	۲۷۴۴	حافظ حبیب اللہ صاحب " " "	۷	"
۵	۲۷۲۲	بابو محمد شفیع صاحب "	۷	"	۲۷	۲۷۴۵	مولوی محمد یٰسین صاحب " " "	۷	"
۶	۲۷۲۳	بابو علاؤالدین صاحب "	۷	"	۲۸	۲۷۴۶	مولانا محمد محمود صاحب محلہ سروان " "	۷	"
۷	۲۷۲۵	محمد احمد صاحب کوپاگنج ضلع اعظم گڈھ	۲ر	"	۲۹	۲۷۴۸	حاجی عبدالاول صاحب " " "	۷	"
۸	۲۷۲۶	مولانا عبدالقیوم صاحب " "	۷	"	۳۰	۲۷۴۹	حافظ عبدالسلام صاحب " " "	۷	"
۹	۲۷۲۷	محمد امین صاحب " "	۴ر	"	۳۱	۲۷۵۰	یار محمد صاحب " " "	۴ر	"
۱۰	۲۷۲۸	عبدالحفیظ صاحب " "	۷	"	۳۲	۲۷۷۱	حافظ عبدالعزیز صاحب قصبہ جہالو بجنور	۷	"
۱۱	۲۷۲۹	مولانا اسلام الحق صاحب " "	۶	"	۳۳	۲۷۷۲	حاجی نصیب اللہ صاحب کہادی " "	۷	خلیفہ بکر بہی خواہ
۱۲	۲۷۳۰	حکیم محمد حسن صاحب محلہ بانپورہ معروف	۴ر	بہی خواہان	۳۴	۲۷۷۳	شیخ ابراہیم صاحب انصاری " "	۷	دوامی
۱۳	۲۷۳۱	قمرالدین صاحب " "	۷	دوامی	۳۵	۲۷۷۴	حکیم عبدالشکور صاحب کہادی " "	۱۴ر	"
۱۴	۲۷۳۲	حاجی نظام الدین صاحب " "	۷	"	۳۶	۲۷۷۶	حافظ مشتاق احمد صاحب چاندپور "	۷	"
۱۵	۲۷۳۳	حافظ نصیر الدین صاحب " "	۷	"	۳۷	۲۷۷۷	داروغہ عبدالغفور صاحب " "	۶	"
۱۶	۲۷۳۴	حافظ عبدالحی صاحب " "	۸ر	"	۳۸	۲۷۷۸	مستری عبدالعزیز صاحب سوداگر چوب " "	۷	"
۱۷	۲۷۳۵	مولانا محمد یعقوب محلہ نیاپورہ "	۸ر	"	۳۹	۲۷۷۹	بابو وزیر احمد صاحب پنشنر سرائے احمد رفیع "	۷	"
۱۸	۲۷۳۶	مولانا عبدالمنان صاحب قاسمی محلہ پرانا پورہ "	۷	"	۴۰	۲۷۸۰	حکیم ضیاء الحسن صاحب بلیس " "	۷	"
۱۹	۲۷۳۷	حاجی عبدالمجید صاحب محلہ نیاپورہ "	۲ر	"	۴۱	۲۷۸۱	مخانہ الیہ مرحومہ حکیم لطیف احمد صاحب " "	۷	"
۲۰	۲۷۳۸	مولوی نعمت اللہ صاحب " "	۴ر	"	۴۲	۲۷۸۲	حافظ سید وحاج الحسن صاحب محلہ کنگوہی " "	۷	"
۲۱	۲۷۳۹	حاجی عبدالرشید صاحب " "	۷	"	۴۳	۲۷۸۳	شیخ نظام الدین صاحب [illegible]	[illegible]	[illegible]

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۴	۲۸۰۴	مولانا بدر الدین صاحب چاندپور ضلع بجنور	۱	وظیفہ دواخانہ	۷۲	۳۰۰۴	محمود علی شاہ صاحب متولی مسجد رسالہ مولانا موصوف صاحب پربھنی (دکن)	۱	دواخانہ
۴۵	۲۸۰۵	ماسٹر محمد اسحٰق صاحب " "	۶	دعائی					
۴۶	۲۸۰۷	ڈاکٹر احمد حسن صاحب محلہ چمن " "	۱	"	۷۳	۳۰۰۵	حاجی سید نذیر حسین صاحب " "	۱	"
۴۷	۲۸۰۹	سید نصیر الحسن صاحب رئیس " "	۶	"	۷۴	۳۰۰۶	حاجی محمد انور خانصاحب " "	۱	"
۴۸	۲۸۹۰	منشی حبیب الدین صاحب منشی سرائے " "	۱	"	۷۵	۳۰۰۷	مولانا سید محمد صاحب خطیب " "	۱	"
۴۹	۲۸۳۳	محمد صدیق صاحب مدرسہ صدیقیہ دہلی	۵	وظیفہ زکوٰۃ	۷۶	۳۰۱۶	ڈاکٹر عطا الٰہی صاحب قصبہ سیدخان ضلع الہ آباد	۶	"
۵۰	۲۸۵۴	مولانا عبد الرشید صاحب قصبہ سیوہارہ بجنور	۱	دواخانہ	۷۷	۳۰۲۱	مسٹر اللہ دیا صاحب بازار جمعرات سیوہارہ	۱	"
۵۱	۲۸۵۵	مولانا قاضی عبد الصمد صاحب " "	۶	"	۷۸	۳۰۲۳	مولانا خیر حسن صاحب محلہ بندو چودھریان " "	۱۴	"
۵۲	۲۸۵۶	مولانا عبد الرحمٰن صاحب " "	۴	"	۷۹	۳۰۲۴	چودھری حافظ عبد الحمید صاحب "	۱	"
۵۳	۲۸۵۸	مستری محمد اسمٰعیل صاحب " "	۱	"	۸۰	۳۰۶۷	حاجی محمد ایوب صاحب "	۱	"
۵۴	۲۸۶۰	منشی طاہر حسن صاحب محرر رسالہ دار العلوم	۶	"	۸۱	۳۰۶۹	شیخ محمود علی صاحب "	۱	"
۵۵	۲۸۸۰	حاجی محمد محمود صاحب محلہ بان پورہ حرف اعظم گڈھ	۶	"	۸۲	۳۰۷۰	مولانا وقار النبی صاحب شیرکوٹ بجنور	۶	"
۵۶	۲۸۸۱	محمد بشیر صاحب " "	۴	"	۸۳	۳۰۷۱	مولانا شیخ تسلیم احمد صاحب رئیس " "	۶	"
۵۷	۲۸۸۲	مولانا نظام الدین صاحب " "	۱	"	۸۴	۳۰۷۲	بابو اظہار الحسن صاحب پوسٹ ماسٹر " "	۱	"
۵۸	۲۸۸۳	عبد الشکور صاحب " "	۲	"	۸۵	۳۰۷۳	شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر " "	۶	"
۵۹	۲۸۸۴	محمد حسین صاحب دال محلہ بازید پورہ " "	۴	"	۸۶	۳۰۷۴	مولانا رحیم بخش صاحب تاجر پارچہ " "	۴	"
۶۰	۲۸۸۵	مولانا حاجی عبد الغفار صاحب محلہ ملک پورہ " "	۱	"	۸۷	۳۰۷۵	شیخ اسرار الحق صاحب دوکاندار صدر بازار " "	۸	"
۶۱	۲۸۸۶	مولانا بشیر احمد صاحب محلہ حیدرآباد دیماپور " "	۱	"	۸۸	۳۰۷۶	حافظ محمد علی صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ " "	۱	"
۶۲	۲۹۱۴	حاجی حافظ احمد صاحب قصبہ سیدخان لوکانہ	۵	وظیفہ کفالت	۸۹	۳۰۷۸	ڈاکٹر محمد حبیب الدین صاحب سول سرجن "	۱	"
۶۳	۲۹۱۸	علی حسن صاحب زمیندار " "	۵	دواخانہ	۹۰	۳۰۸۳	منشی عبد الرحمٰن صاحب صدر مدرس دیماپور "	۱	"
۶۴	۲۹۱۹	چراغ الدین صاحب ایس ڈی او " "	۵	"	۹۱	۳۰۸۴	حافظ محمود صاحب " "	۱	"
۶۵	۲۹۹۴	آدم بھائی صاحب مسلمہ مولانا سید محمد صاحب خطیب واعظ سرکار پربھنی (دکن)	۱	"	۹۲	۳۰۸۵	منشی عبد الرشید صاحب ملازم ڈاکخانہ " "	۱	"
					۹۳	۳۰۸۶	شیخ عبد اللہ صاحب چمڑہ منڈی " "	۱	"
۶۶	۲۹۹۸	حاجی محمد صاحب مسلمہ مولانا موصوف صاحب پربھنی دکن	۱	"	۹۴	۳۰۸۷	لعل الدین صاحب ہیڈ ماسٹر کرنال	۵	"
۶۷	۲۹۹۹	یوسف محمد صاحب " "	۱	"	۹۵	۳۰۸۸	میر مبارک علی صاحب "	۱	"
۶۸	۳۰۰۰	محمد عبد الشکور صاحب تاجر " "	۱	"	۹۶	۳۰۸۹	بابو حبیب الرحمٰن صاحب "	۱	"
۶۹	۳۰۰۱	حاجی عبد الکریم صاحب تاجر پارچہ " "	۱	"	۹۷	۳۰۹۲	منشی مشتاق احمد صاحب گھوسی اعظم گڈھ	۸	"
۷۰	۳۰۰۲	اسمٰعیل صاحب " "	۱	"	۹۸	۳۰۹۳	حاجی محمد خلیل صاحب "	۴	"
۷۱	۳۰۰۳	[illegible] صاحب زمیندار " "	۱	"	۹۹	۳۰۹۴	حاجی اسمٰعیل صاحب کوہان گنج "	۲	"

نمبر	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱	۳۱۰۹	حاجی امان اللہ صاحب کوپاگنج اعظم گڈھ	[illegible]	[illegible]
۱	۳۱۰۲	حاجی محمد سلیمان صاحب " "	۴ر	"
۱	۳۱۰۳	شیخ عبدالحکیم صاحب مئو " "	[illegible]	"
۱	۳۱۰۴	محمد حنیف صاحب " "	[illegible]	"
۱	۳۱۰۵	مولوی عبدالشکور صاحب " "	[illegible]	"
۱	۳۱۰۶	مولوی محمد الیاس صاحب " "	[illegible]	"
۱	۳۱۰۸	اشرف الحق صاحب " "	[illegible]	"
۱	۳۱۰۹	نور محمد صاحب " "	[illegible]	"
۱	۳۱۱۰	حاجی عبدالرحیم صاحب " "	۸ر	"
۱	۳۱۱۱	شیخ محمد ادریس صاحب " "	[illegible]	"
۱	۳۱۱۲	حافظ عظیم اللہ صاحب کارخانہ روغن "	[illegible]	"
۱	۳۱۱۳	عبدالغنی صاحب " "	۴ر	"
۱	۳۱۱۴	عبدالغفور صاحب " "	۸ر	"
۱	۳۱۱۵	بشیر اللہ صاحب " "	۴ر	"
۱	۳۱۱۶	محمد اسحٰق صاحب " "	۴ر	"
۱	۳۱۱۷	مولوی غلام رسول صاحب " "	[illegible]	"
۱	۳۱۵۱	مولوی محمد سلیم صاحب کوپاگنج "	[illegible]	"
۱	۳۱۵۲	عبدالحبیب صاحب مئو "	۸ر	"
۱	۳۱۵۳	شیخ محمد صاحب " "	[illegible]	"
۱	۳۱۵۴	حافظ محمد ظہور صاحب " "	[illegible]	"
۱	۳۱۵۵	محمد عبدالعلی صاحب " "	[illegible]	"
۱	۳۱۵۶	خدا بخش صاحب " "	۲ر	"
۱	۳۱۵۷	عبدالعظیم صاحب " "	[illegible]	"
۱	۳۱۵۹	حافظ محمد علی صاحب " "	[illegible]	"
۱	۳۱۶۰	عبدالعظیم صاحب محمد حسن کھاملی " "	۴ر	"
۱	۳۱۶۱	ڈاکٹر عبدالوحید صاحب " "	[illegible]	"
۱	۳۱۶۲	شیخ نعمت اللہ صاحب " "	[illegible]	"
۱	۳۱۶۳	حاجی علیم الدین صاحب " "	[illegible]	"
۱	۳۱۶۴	شیخ عبدالحی صاحب دال " "	[illegible]	"

نمبر	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۲۹	۳۱۶۵	حاجی عبدالرؤف صاحب مئو ضلع اعظم گڈھ	[illegible]	[illegible]
۱۳۰	۳۱۶۶	مولانا محمد اللہ صاحب " "	[illegible]	"
۱۳۱	۳۱۶۷	حاجی بشیر اللہ صاحب " "	[illegible]	"
۱۳۲	۳۱۶۸	حافظ عبدالسمیع صاحب " "	[illegible]	"
۱۳۳	۳۲۱۵	مولانا عبدالرحمٰن صاحب " "	۴ر	"
۱۳۴	۳۲۱۶	مولوی عظیم اللہ صاحب " "	[illegible]	"
۱۳۵	۳۲۱۷	محمد حسن صاحب " "	[illegible]	"
۱۳۶	۳۲۱۸	مولوی عبدالحی صاحب " "	[illegible]	"
۱۳۷	۳۲۱۹	حافظ ابوالخیر صاحب کھاری ٹولہ " "	[illegible]	"
۱۳۸	۳۲۲۰	حاجی علی عصمت صاحب صدر بازار " "	[illegible]	[illegible]
۱۳۹	۳۲۲۱	شمس الدین صاحب محلہ دامن پورہ " "	[illegible]	"
۱۴۰	۳۲۲۲	عبدالمنان صاحب کندیگر " "	[illegible]	"
۱۴۱	۳۲۲۳	مولانا ابوالحسن محمد بشیر اللہ صاحب تاجر پارچہ صدر بازار مئو ضلع اعظم گڈھ	[illegible]	"
۱۴۲	۳۲۲۵	حاجی محمد صابر صاحب " "	[illegible]	"
۱۴۳	۳۲۲۶	مولوی عبدالستار صاحب " "	[illegible]	"
۱۴۴	۳۲۲۷	مولوی عبدالحکیم صاحب " "	[illegible]	"
۱۴۵	۳۲۲۸	حکیم مولوی بشیر الدین صاحب " "	[illegible]	"
۱۴۶	۳۲۲۹	محمود علی صاحب وکیل محصل حکیم والی مسجد جے پور اسٹیٹ	[illegible]	"
۱۴۷	۳۲۳۰	ماسٹر زوار حسین صاحب کاکوری ہاؤس " "	[illegible]	"
۱۴۸	۳۲۳۴	عطاء اللہ صاحب جوہری حویلی " "	[illegible]	"
۱۴۹	۳۲۳۵	جعفری صاحب بیج صاحب بہادر " "	[illegible]	"
۱۵۰	۳۲۳۶	رحیم بخش صاحب ٹھیکیدار اجمیری دروازہ " "	[illegible]	"
۱۵۱	۳۲۳۹	ڈاکٹر یوسف علی صاحب اندرون " "	[illegible]	"
۱۵۲	۳۲۴۰	عبدالرزاق صاحب " "	[illegible]	"
۱۵۳	۳۲۴۱	حکیم سلیم الدین خانصاحب اونچا کنواں " "	[illegible]	"
۱۵۴	۳۲۴۲	علاؤ الدین صاحب مالک کارخانہ [illegible] " "	[illegible]	"
۱۵۵	۳۲۴۳	علی بخش صاحب دوکاندار " "	[illegible]	"

نمبر شمار	نمبر رسید بخشش	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۵۶	۳۲۴۴	مولانا شریف الحسن صاحب دیوبندی علیہ الرحمۃ	۱	دوامی بہی خواہان
۱۵۷	۳۲۴۵	مولانا صدیق اللہ صاحب مڈل اسکول "	۱	"
۱۵۸	۳۲۴۶	عبدالصمد خانصاحب رام گنج بازار "	۱	"
۱۵۹	۳۲۵۰	حاجی غلام محی الدین صاحب ٹھیکہ دار لوگ شاہ "	۵	"
۱۶۰	۳۲۵۱	ابو تراب خانصاحب جمعدار محلہ فقیر بادشاہ "	۱	"
۱۶۱	۳۲۶۶	عبدالرحیم صاحب میوہ فروش سرونج مالوہ	۱	"
۱۶۲	۳۲۶۷	محمد عمر خانصاحب سائیکل مرچنٹ " "	۱	"
۱۶۳	۳۲۶۸	مولانا عبدالکریم صاحب تاجر جرم " "	۵	"
۱۶۴	۳۲۷۱	اعجاز احمد خانصاحب ہیڈ ماسٹر " "	۱	"
۱۶۵	۳۲۷۲	حافظ فضل الرحمن صاحب وکیل " "	۱	"
۱۶۶	۳۲۷۵	صاحبزادہ محمد علی خانصاحب گرداور " "	۱	"
۱۶۷	۳۲۹۰	محب اللہ خانصاحب محلہ کوٹلہ شہر میرٹھ	۸ر	"
۱۶۸	۳۲۹۱	ماسٹر محمد یسین صاحب مدرسہ پھلاودہ ضلع "	۸	"
۱۶۹	۳۲۹۲	ماسٹر مقصود صاحب ہیڈ ماسٹر " "	۱	"
۱۷۰	۳۲۹۳	سید رشید احمد صاحب " "	۱	"
۱۷۱	۳۲۹۴	شیخ سمیع الدین صاحب تاجر جنت دیلی بازار	۸ر	"
۱۷۲	۳۲۹۵	عبدالرشید صاحب ٹیلر ماسٹر بازار بزازہ "	۸ر	"
۱۷۳	۳۲۹۶	شیخ محمد عمر صاحب سوداگر ٹرنک دیلی بازار "	۱	"
۱۷۴	۳۲۹۷	منشی ابرار حسین صاحب سوداگر جنت " "	۱	"
۱۷۵	۳۲۹۸	مولانا اختر شاہ خانصاحب مدرس مدرسہ امداد الاسلام صدر بازار میرٹھ	۱	"
۱۷۶	۳۲۹۹	منشی فرید الدین صاحب محلہ خیر نگر دروازہ "	۱	"
۱۷۷	۳۳۰۰	محمد اسمٰعیل صاحب بازار بزازہ "	۸	"
۱۷۸	۳۳۰۱	شیخ رفیع الدین صاحب تاجر جنت دیلی بازار "	۸ر	"
۱۷۹	۳۳۰۲	بشیر احمد خانصاحب منیجر ٹاٹا کمپنی " "	۸	"
۱۸۰	۳۳۵۱	عبدالرؤف خانصاحب کٹھرہ افغان جنیلی بازار	۵	"
۱۸۱	۳۳۵۲	عبدالستار خانصاحب " "	۱	"
۱۸۲	۳۳۵۳	عبدالرحمن صاحب بجانب حاجی محمد اسمٰعیل گنگوہ	۱	"
۱۸۳	۳۳۵۴	عبداللہ رکھا صاحب دکاندار قصبہ گنگوہ	۱	"

نمبر شمار	نمبر رسید بخشش	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۸۴	۳۳۵۵	بشیر احمد صاحب دوکاندار قصبہ گنگوہ ضلع سہارنپور	۱	دوامی بہی خواہان
۱۸۵	۳۳۵۶	منفی محمد ہاشم صاحب " "	۱	"
۱۸۶	۳۳۵۷	چودھری اللہ دے صاحب " "	۸ر	"
۱۸۷	۳۳۶۲	مولانا سید محمد امیر صاحب لوہائی سرائے "	۸ر	دوامی بہی خواہان
۱۸۸	۳۳۶۳	عبدالمجید خانصاحب کھیڑہ افغان "	۵	"
۱۸۹	۳۳۶۴	کریم بخش صاحب قصبہ گنگوہ "	۱	"
۱۹۰	۳۳۶۵	مولوی عبدالمنان صاحب بیدی خیل پٹنہ	۱	دوامی بہی خواہان
۱۹۱	۳۳۶۹	مولوی علی حسن صاحب میڈیکل اسٹور پٹنہ	۸	"
۱۹۲	۳۳۷۰	مولوی محمد حسن صاحب ہندرو "	۱	"
۱۹۳	۳۳۷۱	مولانا حافظ نور الحق صاحب مدرس مدرسہ شمس الہدیٰ پٹنہ	۱	"
۱۹۴	۳۳۷۲	مولوی شمس الدین احمد صاحب مسکین "	۱	"
۱۹۵	۳۳۷۳	ڈاکٹر سید محمد اعظم صاحب ہندرو "	۸	"
۱۹۶	۳۳۷۵	مولوی حاجی صغیر الدین صاحب مدرسہ شمس الہدیٰ "	۸	خلیفہ دوامی بہی خواہ
۱۹۷	۳۳۷۶	مولانا حاجی محمد اصغر حسین صاحب بریلی "	۵	"
۱۹۸	۳۳۶۸	مولوی عبدالجلیل صاحب انسپکٹر پولیس "	۱	دوامی بہی خواہ
۱۹۹	۳۳۷۸	مولانا عبداللہ صاحب موضع کوٹلی ضلع جہلم	۱	"
۲۰۰	۳۳۷۹	مولانا عبدالمجید صاحب معمار " "	۱	"
۲۰۱	۳۳۸۰	عبدالعزیز صاحب " "	۱	"
۲۰۲	۳۳۸۱	مولانا عبدالخالق صاحب ماوور ضلع مردان	۵	"
۲۰۳	۳۳۸۲	حاجی فضل کریم صاحب تاجر پارچہ بازار دہلی جہلم	۱	"
۲۰۴	۳۳۸۳	منشی گلاب الدین صاحب پینشنر دہلی ضلع جہلم	۱	"
۲۰۵	۳۳۸۴	مولانا سید نواب شاہ صاحب " "	۱	"
۲۰۶	۳۳۸۵	سید علی اکبر شاہ صاحب انگلش ماسٹر " "	۵	"
۲۰۷	۳۳۸۶	محمد اکرم خانصاحب " "	۱	"
۲۰۸	۳۳۸۷	زوجہ نیاز علی خانصاحب " "	۱	"
۲۰۹	۳۳۸۸	شیر محمد صاحب ہیڈ ماسٹر " "	۱	"
۲۱۰	۳۳۸۹	سید علی شاہ صاحب " "	۱	"
۲۱۱	۳۳۹۰	صالد ادریس محمد خانصاحب " "	۱	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم		نمبر رسید	نمبر شمار	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	
۲۱۲	۳۳۹۱	رانہ محمد مستقیم صاحب ماسٹر دہلی جہلم	۱	دوائی بھی خواہ	۳۳۹۰	۲۴۱	شیخ رفیع الدین صاحب تاجر جنت دہلی	۸	دوائی بھی خواہ
۲۱۳	۳۳۹۲	امیر غزل صاحب موضع بگھارا دہلی	۱	"	۳۳۹۱	۲۴۲	چودھری نصیر الدین صاحب خلیفہ	۸	"
۲۱۴	۳۳۹۳	نواب دین صاحب	۱	"	۳۳۹۲	۲۴۳	محمد حنیف صاحب سوداگر رنگ	۴	"
۲۱۵	۳۳۹۴	جمعدار مہر محمد صاحب	۱	"	۳۳۹۳	۲۴۴	حاجی عبد الرحیم صاحب حمد لاج پور مہابیر	۱	"
۲۱۶	۳۳۹۵	جمعدار محمد حیات خانصاحب	۱	"	۳۳۹۴	۲۴۵	شیخ محمد عمر صاحب تاجر ٹرنک دہلی بازار	۱	"
۲۱۷	۳۳۹۶	سید الطاف علی شاہ صاحب	۱	"	۳۳۹۵	۲۴۶	منشی ابرار حسین صاحب سوداگر جنت	۸	"
۲۱۸	۳۳۹۷	میاں عبد اللہ صاحب	۸	"	۳۳۹۶	۲۴۷	محمد اسمٰعیل صاحب بازار بزازہ	۴	"
۲۱۹	۳۳۹۸	ملا باز خانصاحب	۱	"	۳۵۰۳	۲۴۸	حکیم محمد حنیف صاحب سفیر دار العلوم دیوبند	۴	خلیفہ ذکری
۲۲۰	۳۳۹۹	راجہ امیر عالم خانصاحب	۱	"	۳۵۰۴	۲۴۹	منشی محمد محمود حسن صاحب برنی بالائے قلعہ میرٹھ	۷	"
۲۲۱	۳۴۰۰	اکبر خانصاحب	۱	"	۳۵۰۵	۲۵۰	مولانا فضل الرحمٰن صاحب وکیل بلند شہر	۵	"
۲۲۲	۳۴۰۱	عبد القادر خانصاحب کنٹرجنٹ	۸	"	۳۵۰۶	۲۵۱	حکیم محمد حنیف صاحب سفیر دار العلوم دیوبند	۴	"
۲۲۳	۳۴۰۲	مولانا فضل نور صاحب مدرس چکوال	۱	"	۳۵۰۷	۲۵۲	حکیم سید محمد عبد الرشید صاحب چوک بازار میرٹھ	۸	"
۲۲۴	۳۴۰۳	مولانا محمد مظفر حسین صاحب	۱	"	۳۵۴۹	۲۵۳	محمد شریف صاحب پوسٹ ماسٹر امرتسر	۱	دوائی بھی خواہ
۲۲۵	۳۴۰۴	مولانا راشد حسن صاحب عثمانی سفیر دار العلوم دیوبند	۸	وظیفہ خواہ	۳۵۵۰	۲۵۴	غلام قادر صاحب برف والے چوک فرید	۱	"
۲۲۶	۳۴۰۵	مولانا حبیب اللہ صاحب پیش امام شہداد کوٹ ضلع لاڑکانہ	۶	دوائی بھی خواہ	۳۵۵۱	۲۵۵	غلام حسن صاحب تاجر چوڑی کٹھرا میرٹھ	۱	"
۲۲۷	۳۴۰۶	حاجی محمد فاروق صاحب جمعدار ریاست خیرپور	۱	"	۳۵۵۲	۲۵۶	شیخ محمد ابراہیم صاحب بازار ماچی سوال	۶	"
۲۲۸	۳۴۰۷	مرزا شریف بیگ صاحب محکمہ بجلی امرتسر	۷	"	۳۵۵۳	۲۵۷	غلام مصطفےٰ صاحب بکس میکر کٹھرہ مہر	۸	"
۲۲۹	۳۴۰۸	منشی نظام الدین صاحب کلرک ہائی سکول بلند شہر	۱	"	۳۵۵۴	۲۵۸	حاجی محمد اسمٰعیل صاحب اینڈ سنز دہلی	۵	"
۲۳۰	۳۴۰۹	ماسٹر عبد اللطیف صاحب ٹیچر	۱	"	۳۵۵۵	۲۵۹	شیخ معراج الدین صاحب سوداگر زین امرتسر	۱	"
۲۳۱	۳۴۱۰	شیخ الطاف حسین صاحب متصل کالی مسجد	۱	"	۳۵۵۶	۲۶۰	میاں جلال الدین صاحب سوداگر کٹھرہ سنگ	۱	"
۲۳۲	۳۴۱۱	بابو عبد الحکیم صاحب پیٹرول سرجیٹ	۶	"	۳۵۵۷	۲۶۱	مہر فتح الدین صاحب ہالی بازار	۱	"
۲۳۳	۳۴۱۲	امین الحسن صاحب تاجر پارچہ چوک بازار	۱	"	۳۵۵۸	۲۶۲	بابو عبد المجید صاحب فیض باغ لاہور	۴	"
۲۳۴	۳۴۱۳	منشی سید حسین علیصاحب خورجہ	۵	"	۳۵۵۹	۲۶۳	بابو نیاز علی صاحب	۱	"
۲۳۵	۳۴۱۴	حاجی محمد عمر خانصاحب عطار	۱	"	۳۵۶۰	۲۶۴	ماسٹر احمد الدین صاحب	۶	"
۲۳۶	۳۴۱۵	منشی نہال احمد صاحب تاجر پان	۷	"	۳۵۶۱	۲۶۵	مولوی عبد اللطیف صاحب	۶	"
۲۳۷	۳۴۱۶	محمد اسمٰعیل صاحب	۶	"	۳۵۶۲	۲۶۶	چودھری محمد الیاس صاحب کلرک دہلی	۱	"
۲۳۸	۳۴۱۷	قدرت اللہ خانصاحب ہیڈ مدرس نوپ شہر	۶	"	۳۵۶۳	۲۶۷	مولانا حافظ [illegible] صاحب [illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	بشیر احمد خانصاحب [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	حاجی امیر [illegible] صاحب [illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	حافظ نور احمد صاحب ماسٹر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نمبر فہرست	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۷۰	[illegible]	[illegible] صاحب آفسی وارڈ ریواڑی	[illegible]	دوامی بہی خواہ	۲۹۷	۳۶۰۳	بابو خدا بخش صاحب ہیڈ کلرک	[illegible]	دوامی بہی خواہ
۲۷۱	[illegible]	بابو محمد اسمٰعیل صاحب " "	[illegible]	"	۲۹۸	۳۶۰۴	غلام محسن الدین صاحب صدیقی بنگلہ ایوب شاہ	[illegible]	"
۲۷۲	۳۵۸۰	عبد الغفور صاحب بارہ ہزاری "	[illegible]	"	۲۹۹	۳۶۰۵	حکیم محمد چراغ صاحب حویلی کابلی مل "	[illegible]	"
۲۷۳	۳۵۸۱	حاجی کرم الٰہی صاحب زیر منڈی نانول	[illegible]	"	۳۰۰	۳۶۰۶	حکیم عبد المجید صاحب عتیقی کالج ڈپو	[illegible]	"
۲۷۴	۳۵۸۲	حافظ محمد یسین صاحب سیدال "	[illegible]	"			مرکزی اشاعت میوہ منڈی لاہور		
۲۷۵	۳۵۸۳	حافظ محمد یسین صاحب تاجر جنت پل بازار "	[illegible]	"	۳۰۱	۳۶۰۷	حکیم منیر صاحب واسطی مستی گیٹ "	[illegible]	"
۲۷۶	۳۵۸۴	ظہور الدین صاحب سیدال "	[illegible]	"	۳۰۲	۳۶۰۸	میاں محمد اسمٰعیل صاحب سوداگر چشمہ امرتسر	[illegible]	[illegible]
۲۷۷	۳۵۸۵	بشیر علی صاحب " "	[illegible]	"	۳۰۳	۳۶۱۸	جمال الدین صاحب پورگیٹ ریواڑی	[illegible]	دوامی بہی خواہ
۲۷۸	۳۵۸۶	قاسم علی صاحب " "	[illegible]	"	۳۰۴	۳۶۱۹	میر الدین ظہور الدین صاحب محلہ کٹلہ "	[illegible]	"
۲۷۹	۳۵۸۷	محمد نقی صاحب اسلام پورہ "	[illegible]	"	۳۰۵	۳۶۲۰	نور محمد صاحب گھڑی ساز بیچ پورہ کلاں "	[illegible]	"
۲۸۰	۳۵۸۸	نصیر الدین صاحب " "	[illegible]	"	۳۰۶	۳۶۲۱	عبد الحکیم صاحب ہوٹل والے ریل بازار "	[illegible]	"
۲۸۱	۳۵۸۹	شیخ میر الدین صاحب محلہ منڈیری "	[illegible]	"	۳۰۷	۳۶۲۲	جما صاحب دھوبی "	[illegible]	"
۲۸۲	۳۵۹۰	ایس۔ ایم چراغ الدین صاحب اسلام پورہ "	[illegible]	"	۳۰۸	۳۶۲۳	عبد الوہاب صاحب سوداگر پارچہ "	[illegible]	"
۲۸۳	۳۵۹۱	خورشید علی صاحب زمیندار سدال "	[illegible]	"	۳۰۹	۳۶۲۴	فرزند علی صاحب ریل بازار "	[illegible]	"
۲۸۴	۳۵۹۲	شیخ احسان اللہ صاحب زیر منڈی "	[illegible]	"	۳۱۰	۳۶۲۵	حاجی عبد السلام صاحب " "	[illegible]	"
۲۸۵	۳۵۹۳	مولانا حکیم عبد الغفار صاحب اسلام پورہ "	[illegible]	"	۳۱۱	۳۶۲۶	حکیم سید صادق حسن صاحب گوکل دروازہ "	[illegible]	"
۲۸۶	۳۵۹۴	بی احمد صاحب معرفت حکیم عبد الغفار صاحب "	[illegible]	"	۳۱۲	۳۶۲۷	محمد ابراہیم صاحب دکاندار " "	[illegible]	"
۲۸۷	۳۵۹۵	حاجی محبوب الٰہی صاحب "	[illegible]	"	۳۱۳	۳۶۲۸	بابو عبد الحکیم صاحب کمپونڈر رسول ہسپتال "	[illegible]	"
۲۸۸	۳۵۹۶	شیخ چھوٹا اللہ دیا صاحب سوداگر لون "	[illegible]	"	۳۱۴	۳۶۲۹	محمد اکبر صاحب ماسٹر لوکو ریلوے "	[illegible]	"
۲۸۹	۳۵۹۷	منشی میر الدین صاحب " "	[illegible]	"	۳۱۵	۳۶۳۰	مولانا حافظ ولی محمد صاحب نئی بستی "	[illegible]	"
۲۹۰	۳۵۹۸	منشی عبد المجید صاحب کسا نگران ریواڑی "	[illegible]	"	۳۱۶	۳۶۳۱	مولانا محمد عمر صاحب بیچ پورہ کلاں "	[illegible]	"
۲۹۱	۳۵۹۹	منشی احمد سعید صاحب " "	[illegible]	"	۳۱۷	۳۶۳۲	مستری عبد الغنی صاحب گوکل دروازہ "	[illegible]	"
۲۹۲	۳۶۰۰	شرف الدین صاحب آہنگر " "	[illegible]	"	۳۱۸	۳۶۳۳	مولانا محمد ابراہیم صاحب شکر پورہ ریواڑی	[illegible]	"
۲۹۳	۳۶۰۱	چودھری مقبول احمد صاحب " "	[illegible]	"	۳۱۹	۳۶۳۴	نذیر حسن صاحب سوداگر مسجد شیخ سلیمان	[illegible]	"
۲۹۴	۳۶۰۲	حاجی حبیب اللہ رحمت صاحب جان " "	[illegible]	"	۳۲۰	۳۶۳۵	چودھری عبد الغفور صاحب سرائے انارج منڈی	[illegible]	"
		[illegible] پرانا بازار "			۳۲۱	۳۶۳۶	چھوٹو خانصاحب کٹلہ "	[illegible]	"
۲۹۵	۳۶۰۱	محمد حنیف صاحب منیجر مسلم ہوٹل پلیٹ فارم	[illegible]	"	۳۲۲	۳۶۳۷	عبد الغفور صاحب " "	[illegible]	"
		[illegible]			۳۲۳	۳۶۳۸	منشی عنایت اللہ صاحب سوداگر مرس "	[illegible]	"
۲۹۶	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۳۲۴	۳۶۳۹	محمد سلیمان صاحب [illegible]	[illegible]	[illegible]

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی معاونین	رقم	ملاحظہ	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی معاونین	رقم	ملاحظہ
۳۲۵	۳۶۴۱	عبدالسلام صاحب سوداگر سرنیس کا گھر ایواڑی	۱۰		۳۵۳	۳۶۹۷	حاجی عبدالحمید صاحب سوداگر نیسا رہٹہ	۱۰	
۳۲۶	۳۶۴۲	حاجی عبدالصمد صاحب " "	۱۰	"	۳۵۴	۳۶۹۸	کمال الدین صاحب سوداگر لکڑی منڈی واڑہ	۶	"
۳۲۷	۳۶۴۳	منشی عبدالغنی صاحب سوداگر " "	۸	"	۳۵۵	۳۶۹۹	محمد شفیع صاحب جمعدار بخار واڑہ	۸	"
۳۲۸	۳۶۴۴	منشی عبدالعزیز صاحب " "	۱۰	"	۳۵۶	۳۶۹۹	بابو عبدالحکیم صاحب گارڈ لیہنا سرائے	۱۰	"
۳۲۹	۳۶۴۴	محمد اسحٰق صاحب " "	۱۰	"	۳۵۷	۳۷۰۰	حاجی شبراتی صاحب شکر پورہ	۱۰	"
۳۳۰	۳۶۴۵	شہاب الدین صاحب ٹھیکیدار "	۶	"	۳۵۸	۳۷۰۱	شیخ محمد شفیع صاحب سرائے اناج منڈی	۱۰	"
۳۳۱	۳۶۴۶	عبدالرزاق صاحب " "	۱۰	"	۳۵۹	۳۷۰۲	حاجی الٰہی بخش صاحب بارہ ہزاری	۱۰	"
۳۳۲	۳۶۴۷	محمد سعید صاحب " "	۱۰	"	۳۶۰	۳۷۰۳	قاضی نصیر الدین صاحب " "	۱۰	"
۳۳۳	۳۶۴۸	حافظ محمد مصطفےٰ صاحب " "	۱۰	"	۳۶۱	۳۷۰۴	منشی شمس الدین صاحب " "	۱۰	"
۳۳۴	۳۶۴۹	سید شمشاد حسن صاحب میونسپل کمشنر "	۱۰	"	۳۶۲	۳۷۰۵	شیخ محمد اسحٰق صاحب فروٹ مرچنٹ	۱۰	"
۳۳۵	۳۶۵۰	مولانا عبدالوہاب صاحب تاجر پارچہ	۵	"			بھوانی (حصار)		
		پنج پورہ خورد "			۳۶۳	۳۷۰۶	مستری محمد رمضان صاحب "	۱۰	"
۳۳۶	۳۶۵۱	حاجی کمال الدین صاحب قاضی واڑہ "	۵	ذخیرہ بھی واڑہ	۳۶۴	۳۷۰۷	مولوی بھاولی صاحب چوک سرائے "	۱۰	"
۳۳۷	۳۶۵۰	مولانا احمد شاہ صاحب پنج پورہ کلاں "	۶	"	۳۶۵	۳۷۰۸	بوندو صاحب دھوبی محلہ کھٹیکان "	۱۰	"
۳۳۸	۳۶۵۱	حافظ عبدالعزیز صاحب " خورد "	۱۰	"	۳۶۶	۳۷۰۹	محمد رمضان صاحب محلہ "	۱۰	"
۳۳۹	۳۶۵۲	محمد ایوب خانصاحب اسٹیشن ریلوے "	۶	"	۳۶۷	۳۷۱۰	مولانا محمد بشیر صاحب خطیب مسجد قریشیان "	۱۰	"
۳۴۰	۳۶۵۳	مولانا محمد حسین صاحب پنج پورہ کلاں "	۶	"	۳۶۸	۳۷۱۱	محمد ابراہیم صاحب " "	۱۰	"
۳۴۱	۳۶۵۴	ماسٹر احمد علی صاحب قاضی واڑہ "	۱۰	"	۳۶۹	۳۷۱۲	قاری قمر الدین صاحب مدرس مدرسہ	۱۰	"
۳۴۲	۳۶۵۳	حکیم محمد حسین صاحب چوک بازار "	۱۰	"			اسلامیہ معاون الاسلام بھوانی		
۳۴۳	۳۶۵۴	امام الدین صاحب محلہ لوہانی والوں کا "	۱۰	"	۳۷۰	۳۷۱۳	شیخ امام علی صاحب محلہ گھوسیان "	۱۰	"
۳۴۴	۳۶۵۵	مستری احمد حسن صاحب گھڑی ساز پنج پیر کا "	۱۰	"	۳۷۱	۳۷۱۴	حافظ امام علی صاحب سوہر بازار "	۱۰	"
۳۴۵	۳۶۵۶	عبدالستار صاحب حلوائی بخار واڑہ ریواڑی	۸	"	۳۷۲	۳۷۱۵	عبدالغفور صاحب میونسپل کمشنر "	۱۰	"
۳۴۶	۳۶۵۷	ممتاز احمد صاحب درزی واڑہ "	۸	"	۳۷۳	۳۷۱۶	مرزا نذیر بیگ صاحب وادی نرواڑہ	۱۰	"
۳۴۷	۳۶۵۸	حاجی عبدالسلام صاحب پارچہ فروش "	۸	"	۳۷۴	۳۷۱۷	دین محمد صاحب فروٹ مرچنٹ سبزی منڈی	۱۰	"
۳۴۸	۳۶۵۹	حاجی عنایت اللہ صاحب بخار واڑہ "	۸	"	۳۷۵	۳۷۱۸	امام الدین صاحب " سبزی منڈی	۱۰	"
۳۴۹	۳۶۶۰	محمد صاحب لال سرائے اناج منڈی "	۱۰	"	۳۷۶	۳۷۱۹	حاجی حبیب الرحمٰن صاحب ٹرک کا کنڈ	۱۰	"
۳۵۰	۳۶۶۱	نہال الدین صاحب بسالی گوکل دروازہ	۸	"	۳۷۷	۳۷۲۰	ریاض محمد خانصاحب نندگر	۱۰	"
۳۵۱	۳۶۶۲	محمد عمر صاحب تاجر چھت "	۸	"	۳۷۸	۳۷۲۱	سراج الدین صاحب تحصیل [illegible]	۱۰	"
۳۵۲	۳۶۶۳	حاجی نور الٰہی صاحب سوداگر "	۱۰	"	۳۷۹	۳۷۲۲	محمد [illegible] صاحب تحصیل [illegible]	۱۰	"

ماہنامہ [illegible] ۔ ۔ ۔

[illegible]	[illegible]	اسماء گرامی [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	اسماء گرامی [illegible]	[illegible]	[illegible]
۴۳۷	۳۸۰۲۹	حاجی مہر الٰہی صاحب گھڑی والے صدر بازار دہلی	۴ر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	قبہ صاحب متصل آل مسجد سیونٹی دہلی	۱ر	[illegible]
۴۳۸	۳۸۰۳۰	ماسٹر علاؤ الدین صاحب " "	۱۲ر	"	۴۶۵	۳۸۰۵۸	ماسٹر حسین الدین محمد صاحب خانہ "	۲ر	"
۴۳۹	۳۸۰۳۲	نصیر الدین صاحب ملازم دیوار کمپنی " "	۴ر	"	۴۶۶	۳۸۰۵۹	محمد اسمٰعیل صاحب دوکاندار بازار ہندو راؤ	۶ر	"
۴۴۰	۳۸۰۳۳	منشی عبد الکریم صاحب الیاس بلڈنگ " "	۴ر	"	۴۶۷	۳۸۰۶۰	حاجی محمد جلال صاحب کپڑے والے " "	۲ر	"
۴۴۱	۳۸۰۳۴	امان اللہ خانصاحب صدر بازار "	۴ر	"	۴۶۸	۳۸۰۶۱	حاجی عبد الحمید صاحب ہمدرد دواخانہ "	۶ر	"
۴۴۲	۳۸۰۳۵	حاجی عبد الغفور صاحب ٹرنک والے "	۱ر	"	۴۶۹	۳۸۰۶۲	محمد مختار صاحب سوداگر لال کنواں "	۱ر	"
۴۴۳	۳۸۰۳۶	محمد اسحاق صاحب تمباکو والے قصاب پورہ "	۱ر	"	۴۷۰	۳۸۰۶۳	قاری اسحٰق الحق صاحب مدرسہ صدیقیہ "	۱۲ر	"
۴۴۴	۳۸۰۳۷	اسلام الدین صاحب کیپ مرچنٹ چاندنی چوک "	۱ر	"	۴۷۱	۳۸۰۶۴	مولانا فاضل الرحمٰن صاحب مدرس " "	۴ر	"
۴۴۵	۳۸۰۳۸	شیخ عبد الغفور صاحب کیپ مرچنٹ "	۱ر	"	۴۷۲	۳۸۰۶۵	مولانا حسین احمد صاحب " "	۸ر	"
۴۴۶	۳۸۰۳۹	محمد ابراہیم صاحب ہندوستان ٹرنک ہاؤس "	۴ر	"	۴۷۳	۳۸۰۶۶	عبد اللہ صاحب بانچی اچھے جی " "	۱ر	"
۴۴۷	۳۸۰۴۰	محمد صغیر صاحب متصل ریڈنگ بیس کلاٹھ بازار دہلی	۱۲ر		۴۷۴	۳۸۰۶۷	محمد صدیق صاحب خالی والے " "	۱ر	"
۴۴۸	۳۸۰۴۱	شیخ محمد ابراہیم صاحب کلاتھ مرچنٹ بلیماران "	۱ر		۴۷۵	۳۸۰۶۸	محمد علی صاحب مؤذن جنگل والی مسجد "	۴ر	"
۴۴۹	۳۸۰۴۲	شیخ قمر الدین صاحب اینڈ سنز چاندنی چوک "	۴ر		۴۷۶	۳۸۰۶۹	چودھری محمد بخش صاحب قرول باغ "	۶ر	"
۴۵۰	۳۸۰۴۳	شیخ حبیب اللہ صاحب " "	۱ر	"	۴۷۷	۳۸۰۷۰	حافظ محمد یونس صاحب قصاب پورہ "	۲ر	"
۴۵۱	۳۸۰۴۴	حافظ محمد سعید صاحب انگریزی دوا فروش بازار فتحپوری دہلی	۱ر	"	۴۷۸	۳۸۰۷۱	حکیم محمد اسحٰق صاحب نامی دواخانہ " "	۴ر	"
۴۵۲	۳۸۰۴۵	نور احمد صاحب بھوجلہ پہاڑی "	۸ر	"	۴۷۹	۳۸۰۷۲	مولانا مفتی عتیق الرحمٰن صاحب عثمانی ناظم ندوۃ المصنفین قرول باغ دہلی	۴ر	"
۴۵۳	۳۸۰۴۶	حبیب الرحمٰن صاحب بسکٹ والے لال کنواں "	۸ر	"	۴۸۰	۳۸۰۷۳	شیخ اللہ دتا صاحب قصاب پورہ "	۱۲ر	"
۴۵۴	۳۸۰۴۷	عبد الرحیم صاحب عدی گیٹ "	۴ر	"	۴۸۱	۳۸۰۷۴	شیخ محمد مہتاب صاحب بلیماران "	۱ر	"
۴۵۵	۳۸۰۴۸	غیاث الدین صاحب تمباکو والے " "	۸ر	"	۴۸۲	۳۸۰۷۵	شیخ محمد اسمٰعیل صاحب آل کلاتھ مرچنٹ "	۴ر	"
۴۵۶	۳۸۰۴۹	حافظ قصاب صاحب صابون والے پہاڑی [illegible]	۴ر	"	۴۸۳	۳۸۰۷۶	حافظ عبد الرحیم صاحب ٹرنک والے صدر بازار "	۱ر	"
۴۵۷	۳۸۰۵۰	سید نصرت علی صاحب چتلا دروازہ دہلی	۶ر	"	۴۸۴	۳۸۰۷۷	محمد ایوب صاحب گلی بیت والی "	۸ر	"
۴۵۸	۳۸۰۵۱	حاجی اکرام اللہ صاحب چھلنی والے صدر بازار "	۴ر	"	۴۸۵	۳۸۰۷۸	حافظ محمد فاروق صاحب تیلی واڑہ "	۴ر	"
۴۵۹	۳۸۰۵۲	سراج الدین صاحب سوپ مرچنٹ " "	۱ر	"	۴۸۶	۳۸۰۷۹	عبد الوحید صاحب سرنامہ صاحب مسجد سنوئی کنواں	۱ر	"
۴۶۰	۳۸۰۵۳	مشیت علی صاحب ملازم صدیقی دواخانہ باڑہ ہندو راؤ "	۴ر	"	۴۸۷	۳۸۰۸۰	محمد سلطان صاحب " "	۱ر	"
					۴۸۸	۳۸۰۸۱	ابو محمد ذکریا صاحب " "	۱ر	"
۴۶۱	۳۸۰۵۴	حاجی حبیب الرحمٰن صاحب پل بنگش "	۱ر	"	۴۸۹	۳۸۰۸۲	حافظ محمد ذکریا صاحب " "	۱ر	"
۴۶۲	۳۸۰۵۵	زوجہ مختار حاجی حبیب الرحمٰن صاحب "	۸ر	"	۴۹۰	[illegible]	محمد [illegible] صاحب " "	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	منشی شفیق الرحمٰن صاحب " "	۴ر	"	۴۹۱	[illegible]	منشی عبد [illegible] صاحب [illegible]	[illegible]	[illegible]

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۹۲	۳۰۸۰۷	حاجی محمد الیاس صاحب بنسلی باڑہ ہندو راؤ	۴	سبسی خواہ	۵۲۱	۴۱۰۲	منشی ارشاد حسن صاحب دوکان کوئلہ بڑی مسجد سبزی منڈی دہلی	۱۰	دوامی سبسی خواہ
۴۹۳	۳۰۸۰۸	آفتاب الدین صاحب سوپ والے پل بنگش	۱	"					
۴۹۴	۳۰۸۰۸	بابو عبد الحمید صاحب ہیڈ کلرک ٹیلیفون	۱	"	۵۲۲	۴۱۰۳	حمید اللہ صاحب فروٹ کمیشن ایجنٹ	۸	"
۴۹۵	۳۰۸۹	مولانا ظفر احمد صاحب عابد منزل بندہ المصنفین	۴	"	۵۲۳	۴۱۰۴	منشی مطلوب الرحمن صاحب	۸	"
۴۹۶	۳۰۹۰	ماسٹر رحمت علی صاحب مسلم ہائی سکول فتحپوری	۸	"	۵۲۴	۴۱۰۵	فیاض مرزا صاحب روشن آرا روڈ	۸	"
۴۹۷	۳۰۹۱	غیاث الدین صاحب تھالوفروش موری گیٹ	۴	"	۵۲۵	۴۱۰۶	شیخ محمد الدین صاحب انبالہ والے کشن گنج	۵	"
۴۹۸	۴۱۵۹	عبد الرحیم صاحب "	۴	"	۵۲۶	۴۱۰۷	محمد سلطان صاحب کارخانہ صابون تیلی واڑہ	۱۰	"
۴۹	۴۱۶۰	عابد خانصاحب "	۴	"	۵۲۷	۴۱۰۸	حاجی مہر الٰہی صاحب گھڑی والے صدر بازار	۲	"
۵۰	۴۱۶۱	حبیب الرحمن صاحب بسکٹ والے لال کنواں	۸	"	۵۲۸	۴۱۰۹	منشی عبد السلام صاحب "	۴	"
۵۰	۴۱۶۲	حافظ محفوظ الٰہی صاحب نہاری والے	۴	"	۵۲۹	۴۱۹۰	مولانا سلطان محمد صاحب صدر مدرس فتحپوری	۱	"
۵۰۱	۴۱۶۳	اکرام الدین صاحب بکس والے باڑہ ہندو راؤ	۸	"	۵۳۰	۴۱۹۱	حکیم ناصر خلیق صاحب "	۲	"
۵۰۱	۴۱۶۴	رضا الٰہی صاحب کارخانہ کارڈ بورڈ	۱	"	۵۳۱	۴۱۹۲	مولانا محبوب الٰہی صاحب پروفیسر	۸	"
۵۰۲	۴۱۶۵	مستری مولا بخش صاحب بیری والا باغ	۸	"	۵۳۲	۴۱۹۳	زین العابدین صاحب تاجر جنت بیماران	۶	"
۵۰۴	۴۱۶۶	عبد الوہاب صاحب قصاب پورہ	۴	"	۵۳۳	۴۱۹۴	حافظ محمد عثمان صاحب رنگ والے فتحپوری	۱	"
۵۰	۴۱۶۷	ظہیر الدین صاحب شیر فروش	۱	"	۵۳۴	۴۱۹۵	اسلام الدین صاحب کیپ مرچنٹ چاندنی چوک	۱	"
۵۰۱	۴۱۶۸	حکیم عبد العزیز صاحب عزیز دواخانہ باڑہ ہندو راؤ	۱	"	۵۳۵	۴۱۹۶	محمد اقبال صاحب اقبال بوٹ ہاؤس	۴	"
۵۰۷	۴۱۶۹	محمد نذر رضا صاحب دوکاندار بازار گندہ نالہ دہلی	۲	"	۵۳۶	۴۱۹۷	حافظ محمد عمر صاحب کوچہ قابل عطار	۲	"
۵۰۱	۴۱۷۰	محمد ادریس صاحب محمد علی بازار موری گیٹ	۸	"	۵۳۷	۴۱۹۸	عبد الرحیم صاحب تاجر اون کٹرہ قطب الدین	۴	"
۵۱۰	۴۱۷۱	محمد احمد صاحب دوکاندار برجوئیہ	۴	"	۵۳۸	۴۱۹۹	محمد ابراہیم صاحب ہندوستان ٹرنک ہاؤس	۴	"
۵۱۱	۴۱۷۲	محمد حسن صاحب سوداگر بازار لال کنواں	۱	"	۵۳۹	۴۲۰۰	شیخ بخش الٰہی صاحب قابل واچ کمپنی	۱	"
۵۱۲	۴۱۷۳	حافظ محمد الیاس صاحب "	۲	"	۵۴۰	۴۲۰۱	شیخ عبد الغنی صاحب	۸	"
۵۱۳	۴۱۷۴	محمد حسین صاحب کیرانہ مرچنٹ کہاری والی	۱	"	۵۴۱	۴۲۰۲	محمد صدیق صاحب بزرو دکان سوت بکنار	۸	"
۵۱۴	۴۱۷۵	محمد ایوب صاحب واچ میکرنی سڑک	۲	"	۵۴۲	۴۲۰۳	شیخ عبد الجبار صاحب گلی مٹکے والی	۴	"
۵۱۵	۴۱۷۶	حاجی نجم الدین صاحب گھڑی ساز	۲	"	۵۴۳	۴۲۰۴	حافظ محمد سلطان صاحب صابون والے	۴	"
۵۱۶	۴۱۷۷	حافظ مولانا فیض الدین صاحب چاندنی چوک	۲	"	۵۴۴	۴۲۰۵	حاجی رشید احمد صاحب سوداگر	۴	"
۵۱	۴۱۷۸	محمد [illegible] صاحب کارخانہ ٹین سبزی منڈی دہلی	۱	"	۵۴۵	۴۲۰۶	والدہ امان اللہ خاں صاحب	۴	"
۵۱	۴۱۷۹	امان اللہ صاحب کٹرہ [illegible]	۱	"	۵۴۶	۴۲۰۷	شیخ عبد السلام صاحب مرمت والے	۸	"
۵۱۹	۴۱۸۰	[illegible] صاحب [illegible] سبزی منڈی	۱	"	۵۴۷	۴۲۰۸	عبد الستار صاحب پل بنگش بیری والا باغ	۱	"
۵۲۰	۴۱۸۱	[illegible] صاحب [illegible]	۸	"	۵۴۸	۴۲۰۹	عتیق الرحمن صاحب "	۲	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم
۵۴۹	۳۸۹۱	ماسٹر صوفی صغیر حسن صاحب ہیڈ ماسٹر مسلم ہائی سکول فتحپوری دہلی	۴ر	۵۷۸	۴۱۱۹	ظہور الدین صاحب مسجد گلوری والی محلہ اندر دہلی	۴ر
۵۵۰	۳۸۹۲	مولانا محمد احمد صاحب لیکچرر " "	۴ر	۵۷۹	۴۱۲۰	محمد اشفاق صاحب نواب والی مسجد "	۸ر
۵۵۱	۳۸۹۳	ماسٹر عبدالمحصی صاحب " "	۴ر	۵۸۰	۴۱۲۱	منشی عبدالعزیز صاحب " "	۱ر
۵۵۲	۳۸۹۴	ماسٹر عزیز حسن صاحب " "	۸ر	۵۸۱	۴۱۲۲	محمد یوسف صاحب " "	۱ر
۵۵۳	۳۸۹۵	مولانا بشیر احمد صاحب " "	۴ر	۵۸۲	۴۱۲۳	مستری بشیر الدین صاحب باڑہ ہندوراؤ "	۴ر
۵۵۴	۳۸۹۶	مولانا عبدالوکیل صاحب خطیب " "	۴ر	۵۸۳	۴۱۲۴	مستری امام الدین صاحب " "	۴ر
۵۵۵	۳۸۹۷	حاجی الطاف الرحمن صاحب لال کنواں "	۸ر	۵۸۴	۴۱۲۵	شیخ سراج الدین صاحب کلکتہ بک بائنڈنگ "	۸ر
۵۵۶	۳۸۹۸	عبدالحمید صاحب فتحپوری "	۸ر	۵۸۵	۴۱۲۶	خلیفہ محمد ادریس صاحب کارخانہ سوپ میکر "	۸ر
۵۵۷	۳۸۹۹	محمد عثمان صاحب چاندنی چوک "	۸ر	۵۸۶	۴۱۲۷	حاجی مقبول الٰہی صاحب پیری والا باغ "	۸ر
۵۵۸	۳۹۰۰	مستری ظہور الدین صاحب کٹرہ قطب الدین "	۴ر	۵۸۷	۴۱۲۸	ماسٹر اعجاز الدین صاحب انگلو عربک ہائی سکول "	۸ر
۵۵۹	۴۱۰۲	حافظ عبدالجلیل صاحب سبزی منڈی "	۸ر	۵۸۸	۴۱۲۹	ماسٹر غلام قادر صاحب " "	۸ر
۵۶۰	۴۱۰۳	حاجی رحیم بخش صاحب کارخانہ کنڈا چھپکا "	۶ر	۵۸۹	۴۱۳۰	ماسٹر سید اظہار الحسن صاحب " "	۸ر
۵۶۱	۴۱۰۴	بھولو صاحب "	۲ر	۵۹۰	۴۱۳۱	ماسٹر عبداللطیف صاحب " "	۲ر
۵۶۲	۴۱۰۵	مولانا حفظ الرحمن صاحب ندوۃ المصنفین "	۸ر	۵۹۱	۴۱۳۲	ماسٹر نجم الدین صاحب " "	۲ر
۵۶۳	۴۱۰۶	حکیم عبدالحفیظ صاحب رجسٹرار طبیہ کالج "	۴ر	۵۹۲	۴۱۳۳	ماسٹر نفع الدین صاحب " "	۴ر
۵۶۴	۴۱۰۷	حکیم علیم الدین صاحب قصاب پورہ "	۲ر	۵۹۳	۴۱۳۴	ماسٹر کرم الٰہی صاحب " "	۲ر
۵۶۵	۴۱۰۸	محمد اسمٰعیل صاحب ٹرنک والے صدر بازار "	۱ر	۵۹۴	۴۱۳۵	محبوب بخش صاحب نان بائی بہادر گڑھ روڈ "	۴ر
۵۶۶	۴۱۰۹	عبدالعزیز غفران الدین صاحب فروٹ کمیشن ایجنٹ "	۸ر	۵۹۵	۴۱۳۶	شمس العارفین صاحب اللہ والے صدر بازار "	۸ر
۵۶۷	۳۸۹۹	عبدالحمید صاحب چھوٹی مسجد باڑہ ہندوراؤ دہلی		۵۹۶	۴۱۳۷	حافظ عبدالغنی صاحب چائے والے " "	۸ر
۵۶۸	۴۱۱۰	عبدالحکیم صاحب فروٹ کمیشن ایجنٹ " "	۸ر	۵۹۷	۴۱۳۸	حکیم عبدالعزیز صاحب عزیزی دواخانہ باڑہ ہندوراؤ دہلی	۴ر
۵۶۹	۴۱۱۱	منشی غفران الدین صاحب " "	۲ر	۵۹۸	۴۱۳۹	حافظ شہاب الدین صاحب قصاب پورہ "	۴ر
۵۷۰	۴۱۱۲	منشی مشکور علی خاں صاحب " "	۲ر	۵۹۹	۴۱۴۰	شیخ فضل الٰہی صاحب فتحپوری "	۸ر
۵۷۱	۴۱۱۳	منشی عرفان الدین صاحب " "	۴ر	۶۰۰	۴۱۴۱	بشیر احمد صاحب تاجر جنت ٹیلرز "	۴ر
۵۷۲	۴۱۱۴	عبدالغنی صاحب محلہ مغلپورہ " "	۴ر	۶۰۱	۴۱۴۲	محمد شفیع صاحب کوچہ قابل عطار چاندنی چوک "	۸ر
۵۷۳	۴۱۱۵	غلام احمد صاحب روٹی والے " "	۲ر	۶۰۲	۴۱۴۳	حافظ حسن صاحب مشہور کباڑی بازار "	۴ر
۵۷۴	۴۱۱۶	مستری محمد اسمٰعیل صاحب " "	۴ر	۶۰۳	۴۱۴۴	عبدالرشید صاحب سرائے حافظ نور "	۸ر
۵۷۵	۴۱۱۷	داروغہ صادق حسن صاحب " "	۸ر	۶۰۴	۴۱۴۵	مستری محمد رمضان صاحب پیری والا باغ "	۸ر
۵۷۶	۴۱۱۸	داروغہ صادق حسن صاحب " "	۸ر	۶۰۵	۴۱۴۶	مستری [illegible] صاحب " "	[illegible]

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۶۰۵	۴۱۵۴	منشی عالم حسن صاحب نئی دھلی	۱۰	دوامی بہی خواہان	۶۳۴	۴۲۳۳	حاجی محمد زاہد صاحب مبارکپور اعظم گڈھ	۱	وظیفہ
۶۰۶	۴۱۵۵	" " "	۸	"	۶۳۵	۴۲۳۴	حاجی محمد نذیر صاحب " "	۵	"
۶۰۷	۴۱۵۶	بابو ظفر الحسن صاحب " "	۱	"	۶۳۶	۴۲۳۵	محمد محسن صاحب " "	۶	"
۶۰۸	۴۱۵۷	حکیم محمد اسحٰق صاحب باڑہ ہندو راؤ	۱۲	"	۶۳۷	۴۲۳۷	عبد الغفور صاحب " "	۸	دوامی بہی خواہ
۶۰۹	۴۱۶۰	عبد الغفار صاحب بیری والا باغ	۱۲	"	۶۳۸	۴۲۳۸	حبیب اللہ صاحب " "	۶	"
۶۱۰	۴۱۶۱	منشی عبد الرحمٰن صاحب " "	۲	"	۶۳۹	۴۲۳۹	سلامت اللہ صاحب " "	۸	"
۶۱۱	۴۱۶۲	شیخ فدا احمد صاحب گلی مٹکے والی "	۲	"	۶۴۰	۴۲۵۰	حاجی محمد صدیق صاحب " "	۵	وظیفہ
۶۱۲	۴۱۶۳	شیخ سراج الدین صاحب صدر بازار "	۱	"	۶۴۱	۴۲۵۱	حاجی محمد علی صاحب	۶	دوامی بہی خواہ
۶۱۳	۴۱۶۴	محمد نعیم الدین صاحب چتلی قبر "	۴	"	۶۴۲	۴۲۵۲	حاجی سخاوت علی صاحب	۱	"
۶۱۴	۴۱۶۵	ماسٹر اصغر علی صاحب جامع مسجد "	۸	"	۶۴۳	۴۲۵۳	مولوی عبد الشکور صاحب	۱	"
۶۱۵	۴۱۶۶	عبد الحکیم صاحب کباب والے " "	۸	"	۶۴۴	۴۲۵۴	حاجی تاج محمد صاحب	۶	"
۶۱۶	۴۱۶۷	لیس عبد المتین صاحب چاندنی چوک "	۴	"	۶۴۵	۴۲۵۵	سلامت اللہ ولد عبد الرحمٰن صاحب " "	۱	"
۶۱۷	۴۱۶۸	محمد رفیق الرحمٰن صاحب تاجر جنت طیاران "	۸	"	۶۴۶	۴۲۵۶	حاجی غلام رسول صاحب " "	۶	"
۶۱۸	۴۱۶۹	ماسٹر علاؤ الدین صاحب صدر بازار "	۲	"	۶۴۷	۴۲۵۷	حاجی عبد الرشید صاحب " "	۱	"
۶۱۹	۴۱۷۰	حاجی عبد الغفور صاحب عیدگاہ "	۱	"	۶۴۸	۴۲۵۸	حاجی محمد شفیع صاحب " "	۳	"
۶۲۰	۴۱۷۱	شیخ ضیاء الرحمٰن صاحب تاجر جنت طیاران "	۱	وظیفہ	۶۴۹	۴۲۵۹	شفیع اللہ صاحب " "	۱	"
۶۲۱	۴۱۷۲	مغلانی صاحب جبہہ ساکن سکری ضلع مظفر نگر	۱	دوامی	۶۵۰	۴۲۶۰	مولوی محمد عمر صاحب محلہ پورہ صوفی مبارکپور	۱	"
۶۲۲	۴۱۷۳	محمد صادق علی صاحب وطن نگر " "	۱	"	۶۵۱	۴۲۶۱	عبد المجید خاں صاحب سکھی	۱	"
۶۲۳	۴۱۷۴	کتاب صاحب " " "	۱	"	۶۵۲	۴۲۶۲	حاجی عبد الرحمٰن صاحب محلہ پورہ صوفی "	۱	"
۶۲۴	۴۱۷۵	فراغت علی صاحب " " "	۱	"	۶۵۳	۴۲۶۳	سلامت اللہ صاحب پورہ دلہن "	۱	"
۶۲۵	۴۱۷۶	عبد المعبود صاحب " "	۱	"	۶۵۴	۴۲۶۴	عبد الحق صاحب " "	۱	"
۶۲۶	۴۱۷۷	محمد یونس صاحب " "	۱	"	۶۵۵	۴۲۶۵	نعمت اللہ صاحب " "	۵	"
۶۲۷	۴۱۷۸	منشی لطافت علی صاحب " "	۱	"	۶۵۶	۴۲۶۶	مولوی محمد صاحب " "	۱	"
۶۲۸	۴۱۷۹	مولانا محمد عیسیٰ صاحب " "	۶	"	۶۵۷	۴۲۶۷	سلامت اللہ ولد رحیم اللہ صاحب " "	۱	"
۶۲۹	۴۱۸۰	مولوی ظفر اللہ صاحب مبارکپور اعظم گڈھ	۳	"	۶۵۸	۴۲۶۸	حاجی فتح محمد صاحب محلہ پورہ رانی "	۱	"
۶۳۰	۴۱۸۱	محمد ایوب صاحب " "	۵	"	۶۵۹	۴۲۶۹	حاجی محمد سعید صاحب تار والے " "	۱	"
۶۳۱	۴۱۸۲	محمد یوسف صاحب " "	۶	"	۶۶۰	۴۲۷۰	حاجی عبد الرحمٰن صاحب دلال " "	۱	"
۶۳۲	۴۱۸۳	عبد الخلیل صاحب " "	۸	"	۶۶۱	۴۲۷۱	محمد رضا صاحب پورہ دلہن " "	۱	"
۶۳۳	۴۱۸۴	[illegible]	۱	وظیفہ	۶۶۲	۴۲۷۲	محمد ولد یاد علی صاحب " "	۶	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۶۶۳	۴۲۷۳	عبدالرشید صاحب محلہ پورہ دولہن مبارکپور	۱/	دوائی بہی خواہان	۶۹۰	۴۳۰۰	منشی مطیع اللہ صاحب کلرک خواجہ [illegible]	۱/	دوائی بہی خواہان
۶۶۴	۴۲۷۴	رحمت اللہ صاحب " "	۱/	"	۶۹۱	۴۳۰۱	مولانا بشیر احمد صاحب صدیقی [illegible]	۱/	"
۶۶۵	۴۲۷۵	ہدایت اللہ صاحب " "	۱/	"	۶۹۲	۴۳۰۲	پروفیسر محمد مزمل صاحب " "	۱/	"
۶۶۶	۴۲۷۶	محمد سلیم صاحب دوکاندار " "	۱/	"	۶۹۳	۴۳۰۳	مولوی منظور احمد صاحب " "	۱/	"
۶۶۷	۴۲۷۷	اختر اللہ صاحب " "	۱/	"	۶۹۴	۴۳۰۴	مولوی محمد یوسف صاحب انصاری " "	۱/	"
۶۶۸	۴۲۷۸	عبدالحفیظ صاحب محلہ پورہ خواجہ " "	۱/	"	۶۹۵	۴۳۰۵	ماسٹر نصیر احمد صاحب " "	۱/	"
۶۶۹	۴۲۷۹	محمد علی صاحب پورانی بستی " "	۱/	"	۶۹۶	۴۳۰۶	مولوی عزیز الرحمن صاحب " "	۱/	"
۶۷۰	۴۲۸۰	عبدالسبحان صاحب پورہ رانی " "	۱/	"	۶۹۷	۴۳۰۷	حاجی سید حبیب اللہ صاحب پورانی بستی مبارکپور	۱/	"
۶۷۱	۴۲۸۱	محمد قاسم صاحب پورہ دولہن " "	۱/	"	۶۹۸	۴۳۰۸	از جانب مولانا شکر اللہ صاحب مرحوم "	۱/	"
۶۷۲	۴۲۸۲	وکیل احمد صاحب پورہ خضر " "	۱/	"	۶۹۹	۴۳۰۹	عبدالخالق صاحب محلہ پورہ دولہن " "	۱/	"
۶۷۳	۴۲۸۳	مولوی شمس الدین صاحب " "	۱/	"	۷۰۰	۴۳۱۰	عبدالحق صاحب " "	۱/	"
۶۷۴	۴۲۸۴	حاجی عبدالغفور صاحب چمک اعظم گڈھ	۱/	"	۷۰۱	۴۳۱۱	سراج احمد صاحب میڈیکل ہال "	۱/	"
۶۷۵	۴۲۸۵	حاجی حفیظ اللہ خانصاحب شوز مرچنٹ " "	۱/	"	۷۰۲	۴۳۱۲	مولانا محمد ابراہیم صاحب مشن ہائی سکول "	۱/	"
۶۷۶	۴۲۸۶	شیخ محمد عبدالرحمن صاحب کپڑا مرچنٹ " "	۱/	"	۷۰۳	۴۳۱۳	مولانا محمد ادریس صاحب دارالمصنفین " "	۱/	"
۶۷۷	۴۲۸۷	ماسٹر نیاز احمد صاحب شبلی کالج " "	۱/	"	۷۰۴	۴۳۱۴	حکیم سید علی اکبر صاحب رئیس کنارشہید [illegible]	۱/	"
۶۷۸	۴۲۸۸	مولانا عبدالسلام صاحب کاندھلوی دارالمصنفین " "	۱/	"	۷۰۵	۴۳۱۵	منشی حفیظ الرحمن صاحب محلہ چاہ مگ " "	۱/	"
۶۷۹	۴۲۸۹	مولوی حاجی ظہور احمد صاحب مختار " "	۱/	"	۷۰۶	۴۳۱۶	حافظ بشیر احمد صاحب عطار مفتی سرائے " "	۱/	"
۶۸۰	۴۲۹۰	مولانا مرتضیٰ بیگ صاحب ایڈوکیٹ " "	۱/	"	۷۰۷	۴۳۱۷	شیخ محمد اسمٰعیل صاحب قاضی سرائے " "	۱/	"
۶۸۱	۴۲۹۱	حاجی محمد علیخاں صاحب مختار " "	۱/	"	۷۰۸	۴۳۱۸	مشیت اللہ صاحب سوار " "	۱/	"
۶۸۲	۴۲۹۲	مرزا احسان احمد صاحب وکیل " "	۱/	"					
۶۸۳	۴۲۹۳	ڈاکٹر محمد یعقوب صاحب " "	۱/	"					
۶۸۴	۴۲۹۴	مولوی عتیق الحق صاحب تاجر چرم محلہ چکلہ " "	۱/	"					
۶۸۵	۴۲۹۵	بابو عبداللہ خانصاحب سدھاری " "	۱/	"					
۶۸۶	۴۲۹۶	دیوان نصرۃ اللہ صاحب " "	۱/	"					
۶۸۷	۴۲۹۷	مولانا شاہ معین الدین صاحب دارالمصنفین " "	۱/	"					
۶۸۸	۴۲۹۸	کنور اعظم شاہ صاحب رئیس " "	۱/	"					
۶۸۹	۴۲۹۹	مولانا محمد فتح صاحب وکیل " "	۱/	"					

میزان آمدنی دوامی بہی خواہان

لعہ الی ۱۵ر

[illegible] نام شمالی [illegible] اجازت حق [illegible] صحت کے ساتھ لئے جائے [illegible] اگر کسی نے اس مد میں دارالعلوم کی کوئی امداد فرمائی ہے اور آپ کا نام اس فہرست [illegible] تو آئندہ [illegible]

عطیات عمومی

موصولہ ماہ ربیع الثانی ۱۳۶۱ھ

شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱	۲۷۰۲	حافظ عبداللہ صاحب موضع چاند موڑ ڈاکخانہ سکندر آباد تحصیل محمدی ضلع کھیری	۸ر	چرم قربانی	۲۲	۲۷۵۷	جناب عبدالکریم صاحب موضع [illegible] پوسٹ [illegible] یین ضلع سکھر	۸ر	تعمیر فرودگاہ
					۲۳	۲۷۵۸	جناب ارباب صاحب " " "	۸ر	"
۲	۲۷۰۵	ڈاکٹر محمد احمد خانصاحب قصبہ محمدی ضلع "	۸ر	"	۲۴	۲۷۵۹	حاجی راحت صاحب " " "	۸ر	"
۳	۲۷۰۶	حاجی کریم بخش صاحب ساکن مروا تحصیل " "	۸ر	مصرف طلبہ	۲۵	۲۷۶۰	جناب جانگیر صاحب " " "	۸ر	"
۴	۲۷۰۷	زوجہ مولوی فرقان الحق صاحب " "	۵ر	چرم قربانی	۲۶	۲۷۶۱	جناب مولانا حکیم علی محمد صاحب " " "	۸ر	"
۵	۲۷۰۸	زوجہ حافظ عبدالاحد صاحب " "	۳ر	"	۲۷	۲۷۶۲	جناب حاجی علی بخش صاحب " " "	۸ر	"
۶	۲۷۰۹	مولوی وزیر احمد خانصاحب رسی سکول " "	۲ر	"	۲۸	۲۷۶۳	جناب جیوان صاحب " " "	۸ر	"
۷	۲۷۱۰	جناب مظہر الحق و مولوی ظہیر الحق صاحبان " "	۸ر	عطاء	۲۹	۲۷۶۴	جناب در محمد صاحب " " "	۸ر	"
۸	۲۷۱۱	محمد صدیق صاحب مقام بہاول ڈاکخانہ نور پور [illegible]	۸ر	چرم قربانی	۳۰	۲۷۶۵	جناب محمد مراد صاحب " " "	۸ر	"
۹	۲۷۱۲	مستری امام الدین صاحب قصبہ بڑوت ضلع میرٹھ	۸ر	زکوٰۃ	۳۱	۲۷۶۶	جناب رحمت اللہ صاحب " " "	۸ر	"
۱۰	۲۷۱۳	مستری حاجی محمد دین صاحب جامع مسجد کوہ شملہ	۸ر	متفرق	۳۲	۲۷۶۷	جناب امان اللہ خانصاحب " " "	۸ر	"
۱۱	۲۷۱۵	حاجی محمد اکبر خانصاحب صدر بازار بلاسپور سی پی	۸ر	زکوٰۃ	۳۳	۲۷۶۸	جناب ہدایت اللہ خانصاحب " " "	۸ر	"
۱۲	۲۷۱۶	ڈاکٹر عبدالخالق صاحب موضع پاولی ڈاکخانہ [illegible] تحصیل [illegible] ضلع [illegible]	۸ر	عطاء	۳۴	۲۷۶۹	جناب در محمد صاحب ایڈیٹر پیام صلح گڑھ [illegible]	۸ر	"
۱۳	۲۷۱۷	منشی کمال الدین صاحب امیری ڈاکخانہ جالو ضلع [illegible]	۸ر	چرم قربانی	۳۵	۲۷۷۰	جناب احمد صاحب محلہ علی گوہر آباد ضلع لڑکانہ سندھ	۸ر	"
۱۴	۲۷۱۴	محمد شیر صاحب محلہ [illegible] پورہ کوہاٹ ضلع اعظم گڈھ	۲ر	عطاء	۳۶	۲۷۷۱	شیخ رحمت اللہ صاحب قصاب چاند پور بجنور	۸ر	مصرف طلبہ
۱۵	۲۷۱۶	مولانا محمد [illegible] صاحب محلہ سرواں پورہ معروف "	۸ر	رسالہ	۳۷	۲۷۷۲	ماسٹر عبدالحفیظ صاحب محلہ چاہ منگ " "	۸ر	چرم قربانی
۱۶	۲۷۱۸	جناب غلام مصطفیٰ صاحب موضع [illegible] پوسٹ [illegible]	۸ر	تعمیر فرودگاہ	۳۸	۲۷۷۳	سید بشیر حسن صاحب رئیس چیرمین " "	۸ر	عطاء
۱۷	۲۷۱۹	جناب حاجی عبدالرحیم صاحب " " "	۸ر	"	۳۹	۲۷۷۴	جناب صفیر حیدر صاحب شیخوپورہ ضلع مونگھیر بہار	۸ر	چرم قربانی
۱۸	۲۷۲۰	جناب حاجی علی محمد صاحب جمعدار " " "	۸ر	"	۴۰	۲۷۷۵	حاجی سعید احمد صاحب گنگوہی مدرس دارالعلوم دیوبند	۸ر	عطاء
۱۹	۲۷۲۱	جناب [illegible] حیدر صاحب " " "	۸ر	"	۴۱	۲۷۷۶	حاجی امانت علی صاحب محلہ سوت منڈی ضلع سہارنپور	۲ر	زکوٰۃ
۲۰	۲۷۲۲	جناب [illegible] دوست محمد صاحب " " "	۸ر	"	۴۲	۲۷۷۷	خدا حسین صاحب [illegible] ڈاکخانہ کنہوا ضلع [illegible]	۸ر	مصرف طلبہ
۲۱	۲۷۲۳	[illegible] صاحب " " "	۸ر	"	۴۳	۲۷۷۸	سید رشید احمد صاحب [illegible]	۸ر	رسالہ

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۴	۲۸۹۶	جناب سید رشید احمد صاحب ایڈمنسٹریٹر اسٹرلنگ بنک روڈ مسلم موسیٰ اسٹریٹ شہر کراچی	۶	قرض	۷۴۳	منشی اودھ نشا احمد صاحب سوداگر بھوپال	۴ر	تبلیغ
۴۵	۲۷۹۷	جناب نعیم احمد صاحب موضع ہلوری ہوشنگ آباد	۵	عطاء	۷۴۴	مولوی نیفن الحسن صاحب ختم خانہ "	۲ر	"
۴۶	۲۷۹۸	جناب قاسم علیصاحب مومن پورہ گلبرگہ	۵	چرم قربانی	۷۴۵	منشی سید لیاقت علی صاحب اسٹامپ فروش "	۲ر	"
۴۷	۲۷۹۹	نواب محمد عاشق حسین صاحب مرادآباد	۵	عطاء	۷۴۶	منشی سید سردار علیصاحب وکیل "	۱ر	"
۴۸	۲۸۰۰	جناب مولوی شمس الدین صاحب بھوپال	۴ر	تبلیغ	۷۴۷	ماسٹر محمد طیب صاحب مدرس مدرسہ سلیمانیہ "	۲ر	"
۴۹	۲۸۰۱	جناب مولوی عبدالقیوم صاحب "	۴ر	"	۷۴۸	جناب عبدالکریم صاحب "	۴ر	"
۵۰	۲۸۰۲	جناب عطاء اللہ خانصاحب چوک "	۲ر	"	۷۴۹	عبدالجلیل صاحب مراہبرام گوچہ پندگلی سلہان	۴ر	عطاء
۵۱	۲۸۰۳	جناب ملا امیاز علی صاحب "	۴ر	"	۷۵۰	شیخ احمد حسن صاحب پاپوڑ ضلع میرٹھ	۶	رسالہ
۵۲	۲۸۰۴	جناب منشی سید علیصاحب "	۵	"	۷۵۱	جناب محمد عزیز اللہ صاحب محلہ مومن پورہ گلبرگہ	۶	"
۵۳	۲۸۰۵	جناب قاری محمد ادریس صاحب "	۸ر	"	۷۵۲	مولانا محمد متین صاحب ناظم انجمن اصلاح المسلمین شہر	۵	تبلیغ
۵۴	۲۸۰۶	مولوی فضل حق صاحب "	۴ر	"	۷۵۳	مولانا حکیم رمضان الحق صاحب قصبہ محمدی ضلع	۵	"
۵۵	۲۸۰۷	جناب منشی افضل حسین صاحب "	۴ر	"	۷۵۴	مولانا محمد شفیع صاحب رسولی ضلع	۵	"
۵۶	۲۸۰۸	جناب منشی سید فضل الرحمن صاحب "	۲ر	"	۷۵۵	مولانا احمد میاں صاحب انصاری فیض آباد	۵	"
۵۷	۲۸۰۹	جناب حافظ کفایت اللہ صاحب "	۲ر	"	۷۵۶	جناب مرزا احمد خانصاحب محلہ پاہ	۴ر	عطایہ
۵۸	۲۸۱۰	جناب مسٹر محمد حیات اللہ صاحب کرمانی "	۶	"	۷۵۷	منشی عبدالصمد خانصاحب " بازار	۸ر	"
۵۹	۲۸۱۱	جناب سردار میاں سعادت محمد خانصاحب "	۶	"	۷۵۸	حکیم مولانا محمد زکریا صاحب رئیس "	۶	"
۶۰	۲۸۱۲	حاجی مولوی شفیق احمد صاحب مہتمم مدرسہ سلیمانیہ "	۴ر	"	۷۵۹	جناب بابا بیگ صاحب "	۵	"
۶۱	۲۸۱۳	جناب مولوی عتیق احمد صاحب سلمہ "	۱ر	"	۷۶۰	جناب مستری محمد علیصاحب معمار نیا بازار	۸ر	"
۶۲	۲۸۱۴	جناب منشی محمد سلیمان صاحب خوشنویس "	۴ر	"	۷۶۱	شیخ صابر صاحب تاجر چوب "	۵	زکوٰۃ
۶۳	۲۸۱۵	جناب ابن الملک میر منشی سید عصمت علیصاحب "	۵	"	۷۶۲	قاری محمد حسن صاحب مدظلہ سیوہارہ	۵	"
۶۴	۲۸۱۶	جناب حافظ محمد احمد صاحب "	۲ر	"	۷۶۳	" " " "	۵	عطایہ
۶۵	۲۸۱۷	جناب منشی ایوب صاحب "	۳ر	"	۷۶۴	شیخ علیم الدین صاحب " "	۸ر	
۶۶	۲۸۱۸	سردار میاں رؤف محمد خانصاحب "	۵	"	۷۶۵	مولوی عبدالرحمن صاحب [illegible]	۸ر	
۶۷	۲۸۱۹	جناب اسدی بیگم صاحبہ مسجد گنڈہ "	۵	"	۷۶۶	چودھری رستم علیصاحب [illegible] ۲۹۶ [illegible]	۵	عطاء
۶۸	۲۸۲۰	جناب محمد یوسف صاحب لوہا بازار "	۲ر	"	۷۶۷	خاص برائے [illegible]	۵	
۶۹	۲۸۲۱	جناب منشی عاشق صاحب پنشنر "	۸ر	"	۷۶۸	[illegible]	۵	زکوٰۃ
۷۰	۲۸۲۲	جناب ڈاکٹر حکیم محمد اقبال حسین صاحب "	۴ر	"	۷۶۹	میاں نواب الدین [illegible]	۸ر	"
۷۱	۲۸۲۳	جناب بشارت بی صاحبہ عقب مسجد [illegible] خان "	۵	"	۷۷۰	امرت مرزوق [illegible]		
					۷۷۱	[illegible]		

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۹۹	۲۷۹۹	مولوی محمد لطف اللہ خانصاحب وکیل شہر بنوں موضع	۵	فرض طلبہ
۱۰۰	۲۷۹۹	" " " "	۵	"
۱۰۱	۲۷۹۷	مولانا فضل غنی صاحب تحصیل و ضلع بنوں علاقہ داؤد خیل	۵	"
۱۰۲	۲۷۹۸	مولانا قاضی عبدالرحمن صاحب بازار احمد خان	۱۰	"
۱۰۳	۲۷۹۹	مولانا امیر محمد صاحب از جانب انجمن اصلاح مزرعی خیل ڈاک خانہ و تحصیل لکی بروت ضلع بنوں	۵	"
۱۰۴	۲۸۰۰	" " " "	۵	"
۱۰۵	۲۸۰۱	مولانا نور کمال صاحب موضع دک مندرخیل	۵	"
۱۰۶	۲۸۰۲	مولانا گل سردار صاحب " "	۵	"
۱۰۷	۲۸۰۳	جناب مولانا صاحبزادہ حمید اللہ صاحب "	۵	"
۱۰۸	۲۸۰۴	جناب قادر داد صاحب ڈاکخانہ کوٹ	۵	"
۱۰۹	۲۸۰۵	مولانا صاحبزادہ عبداللہ خانصاحب ڈاکخانہ گنڈی تحصیل و ضلع بنوں (سرحد)	۵	زکوٰۃ
۱۱۰	۲۸۰۶	مولانا غلام محمد صاحب ڈاکخانہ غوری والہ ضلع بنوں	۵	فرض طلبہ
۱۱۱	۲۸۰۷	مولانا محمد لطف اللہ صاحب کیسے خیل "	۵	"
۱۱۲	۲۸۰۸	مولوی عبدالصبور صاحب شہر احمد آباد کالونی	۵	"
۱۱۳	۲۸۰۹	جناب لالہ چاندی رام صاحب صدر ڈویژن کمشنر صاحبان	۵	عطاء
۱۱۴	۲۸۱۰	محمد یوسف خانصاحب ڈپو پولیس روڈ کوئٹہ	۵	رسالہ
۱۱۵	۲۸۱۱	احسان اللہ ولد قدرت اللہ صاحب سبزی منڈی "	۵	عطاء
۱۱۶	۲۸۱۲	جناب محمد سراج الدین صاحب موضع کلاچی ڈاکخانہ	۵	فرض طلبہ
۱۱۷	۲۸۱۳	والد محمد نذیر صاحب موضع و ڈاک خانہ کوٹ ضلع بنوں چک ۲۲۳ برستہ بکانہ ریلوے اسٹیشن لائل پور	۵	"
۱۱۸	۲۸۱۴	حاجی محمد اسمٰعیل صاحب گلی حسام الدین بیلا ضلع راولپنڈی	۵	
۱۱۹	۲۸۱۵	جناب مسلمانان مسجد علی گڑھ آباد ضلع لڑکانہ	۱۰	
۱۲۰	۲۸۱۶	جناب محمد عالم صاحب حضور نظام کار اسٹیشن کوئٹہ	۵	زکوٰۃ
۱۲۱	۲۸۱۷	حاجی عبدالقادر صاحب متصل مچھلی مارکیٹ "	۵	
۱۲۲	۲۸۱۸	حاجی محمد دین صاحب تاجر چوم "	۵	"
۱۲۳	۲۸۱۹	سیٹھ ابی بکر صاحب "	۵	"
۱۲۴	۲۸۲۰	[illegible] اللہ صاحب لینڈ مارکیٹ "	۵	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۲۶	۲۸۲۹	چودھری محمد دین و [illegible] صاحبان شہر لائلپور	۵	
۱۲۷	۲۹۰۰	جناب منشی احمد بخش صاحب قصبہ شہداد کوٹ	۵	"
۱۲۸	۲۹۰۱	جناب آغا روشن علیصاحب " "	۵	"
۱۲۹	۲۹۰۲	جناب حاجی اللہ دتہ صاحب " "	۵	"
۱۳۰	۲۹۰۳	جناب ذاکر عطاء اللہ صاحب " "	۵	"
۱۳۱	۲۹۰۴	جناب کرم خانصاحب میر " "	۵	"
۱۳۲	۲۹۰۵	جناب محمد اعتبار صاحب گمسی " "	۵	"
۱۳۳	۲۹۰۶	جناب غلام نبی صاحب " "	۵	"
۱۳۴	۲۹۰۷	جناب اوباخانصاحب " "	۸	"
۱۳۵	۲۹۰۸	جناب محمد امین صاحب " "	۵	"
۱۳۶	۲۹۰۹	جناب نور محمد صاحب گوٹ نور محمد " "	۵	"
۱۳۷	۲۹۱۰	جناب مولوی محمد صالح صاحب " "	۵	"
۱۳۸	۲۹۱۱	جناب مولوی عبدالرحمن صاحب گوٹ محمد بخش " "	۵	"
۱۳۹	۲۹۱۲	جناب محمد بخش صاحب " "	۵	"
۱۴۰	۲۹۱۳	جناب [illegible] دین صاحب " "	۵	"
۱۴۱	۲۹۱۵	جناب ملا فاہ کبیر صاحب " "	۵	"
۱۴۲	۲۹۱۶	جناب شیخ امان اللہ صاحب " "	۵	"
۱۴۳	۲۹۱۷	قاضی عزیز احمد صاحب خولدار کسٹم " "	۵	تعمیر مسجد
۱۴۴	۲۹۱۸	جناب عبداللہ خانصاحب جمعدار پولیس " "	۵	"
۱۴۵	۲۹۱۹	محمد عبدالعزیز خانصاحب متولی وقف [illegible] صاحبان	۲	عطاء
۱۴۶	۲۹۲۰	مولوی دلیل الرحمن صاحب موضع طایا ضلع [illegible]	۵	کتب
۱۴۷	۲۹۲۱	محمد مجید خانصاحب ساکن گڑھ قاسم ضلع [illegible]	۵	صرف طلبہ
۱۴۸	۲۹۲۲	علیہ جناب محمد اسمٰعیل خانصاحب [illegible]	۵	عطاء
۱۴۹	۲۹۲۳	جناب سیٹھ حاجی علی محمد ہاشم صاحب اینڈ برادرز سرچنٹ محمد علی روڈ مری ہاؤس بمبئی	۵	رسالہ
۱۵۰	۲۹۲۴	منشی سید مصطفےٰ حسین صاحب وکیل بھوپال	۵	"
۱۵۱	۲۹۲۵	جناب قادر عباس شاہ صاحب ڈاکخانہ [illegible]	۵	عطاء
۱۵۲	۲۹۲۶	منشی محمد طاہر صاحب دفتر فنانس بھوپال	۲	
۱۵۳	۲۹۲۷	منشی محمد علیصاحب " "	۲	"
۱۵۴	۲۹۲۸	جناب عبدالرشید صاحب " "	۲	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم
۱۵۵	۲۹۳۲	جناب منشی نواب علی صاحب دفتر فنانس بھوپال	۱ر	تبلیغ	۱۸۰	۲۹۳۳	جناب مولوی عبدالرحمن صاحب فتحپور	۲ر
۱۵۶	۲۹۳۳	جناب منشی محمد احمد صاحب " "	۲ر	"	۱۸۵	۲۹۳۴	جناب مولوی رشید احمد صاحب "	۲ر
۱۵۷	۲۹۳۴	جناب منشی عزیز الرحمن صاحب " "	۱ر	"	۱۸۶	۲۹۳۵	مولوی علیم الدین صاحب ضلع الہ آباد "	۲ر
۱۵۸	۲۹۳۵	جناب منشی نصیر الدین صاحب " "	۱ر	"	۱۸۷	۲۹۳۶	جناب اسد علی خانصاحب امامی دروازہ	۲ر
۱۵۹	۲۹۳۶	جناب منشی عبدالمتین صاحب " "	۱ر	"	۱۸۸	۲۹۳۷	جناب سردار میاں مقصود علیخاں صاحب	۵ر
۱۶۰	۲۹۳۷	جناب منشی قمر الدین صاحب " "	۱ر	"	۱۸۹	۲۹۳۸	منشی مغیث الدین صاحب بیع والد مولوی صاحب	۸ر
۱۶۱	۲۹۳۸	جناب منشی عبدالصمد صاحب " "	۲ر	"	۱۹۰	۲۹۳۹	جناب عبدالحی صاحب "	۲ر
۱۶۲	۲۹۳۹	جناب عبدالسلام صاحب " "	۱ر	"	۱۹۱	۲۹۴۰	جناب حافظ ناصر محمد صاحب "	۲ر
۱۶۳	۲۹۴۰	جناب منشی نجیب الدین صاحب " "	۱ر	"	۱۹۲	۲۹۴۱	جناب منشی عبدالحفیظ بیگ صاحب "	۲ر
۱۶۴	۲۹۴۱	جناب منشی سلیم صاحب " "	۱ر	"	۱۹۳	۲۹۴۲	جناب منشی نصیر الدین صاحب "	۱ر
۱۶۵	۲۹۴۲	جناب بنو بانس بیگم صاحبہ جوناگڈھ "	۵ر	"	۱۹۴	۲۹۴۳	جناب منشی محمد فاروق صاحب - بھیشم صاحب "	۲ر
۱۶۶	۲۹۴۳	جناب محترم سردار میاں نذیر میاں صاحب	۳ر	"	۱۹۵	۲۹۴۴	جناب سردار رشید محمد خانصاحب "	۵ر
۱۶۷	۲۹۴۴	جناب حکیم سلطان محمود صاحب "	۵ر	"	۱۹۶	۲۹۴۵	جناب منشی کبیر الدین صاحب دفتر حضور "	۲ر
۱۶۸	۲۹۴۵	جناب شمشیر خانصاحب "	۲ر	"	۱۹۷	۲۹۴۶	جناب منشی معین الدین صاحب " "	۱ر
۱۶۹	۲۹۴۶	جناب اہلیہ سید نور علی صاحب مرحوم علیہ منشی محمد طاہر صاحب	۱ر	"	۱۹۸	۲۹۴۷	جناب سید سجاد علی صاحب " "	۲ر
۱۷۰	۲۹۴۷	جناب قاضی ماسٹر ولی محمد صاحب سکریٹری بورڈ	۵ر	"	۱۹۹	۲۹۴۸	جناب منشی عبداللطیف صاحب " "	۱ر
۱۷۱	۲۹۴۸	جناب فضل میاں صاحب شوز مرچنٹ لوہا بازار	۲ر	"	۲۰۰	۲۹۴۹	جناب ماسٹر یوسف علی صاحب " "	۲ر
۱۷۲	۲۹۴۹	جناب عبدالرحمن صاحب ٹھیکہ دار آبکاری "	۱ر	"	۲۰۱	۲۹۵۰	جناب مولوی رضوان الدین صاحب ناظر قاضی	۲ر
۱۷۳	۲۹۵۰	منشی عبدالعظیم صاحب دفتر انجینئری "	۲ر	"	۲۰۲	۲۹۵۱	عالیقدر مولوی عبدالغفور صاحب سکریٹری قانون	۵ر
۱۷۴	۲۹۵۱	جناب نذیر احمد صاحب "	۳ر	"	۲۰۳	۲۹۵۲	منشی عبدالعزیز خانصاحب دفتر ڈپوٹی خاص محکمہ	۵ر
۱۷۵	۲۹۵۲	جناب عبدالحفیظ صاحب "	۲ر	"	۲۰۴	۲۹۵۳	جناب اہلیہ صاحب عبدالعزیز صاحب " "	۵ر
۱۷۶	۲۹۵۳	جناب مولوی رضوان الدین صاحب "	۲ر	"	۲۰۵	۲۹۵۴	مولوی شاکر محمد خانصاحب ملتانی بستی نوٹ کھاتہ کالا ڈھیرہ خانصاحب	۵ر
۱۷۷	۲۹۵۴	جناب عبدالرشید صاحب کول پورہ "	۱ر	"	۲۰۶	۲۹۵۵	حاجی اظہار حسین صاحب بیروں بدھوارہ بھوپال	۸ر
۱۷۸	۲۹۵۷	جناب حافظ عبدالرشید صاحب امام "	۲ر	"	۲۰۷	۲۹۵۶	منشی منظور حسن صاحب " "	۲ر
۱۷۹	۲۹۵۸	جناب قاضی محمد اعظم صاحب وکیل "	۵ر	"	۲۰۸	۲۹۵۷	منشی طاہر حسن صاحب " "	۲ر
۱۸۰	۲۹۵۹	جناب مولوی عبدالباری خانصاحب متقی "	۸ر	"	۲۰۹	۲۹۵۸	منشی محمد اختر صاحب " "	۲ر
۱۸۱	۲۹۶۰	جناب مولوی محمد نور صاحب نگرانی مختار خانہ "	۳ر	"	۲۱۰	۲۹۵۹	بابو مجتبیٰ احمد صاحب اودھ میر "	۵ر
۱۸۲	۲۹۶۱	جناب مولوی حامد حسن صاحب " "	۲ر	"	۲۱۱	۲۹۶۰	جناب سلیمان صاحب [illegible]	۲ر
۱۸۳	۲۹۶۲	جناب نفیس الحسن صاحب " "	۲ر	"	۲۱۲	۲۹۶۱	حاجی محمد حیات [illegible]	[illegible]

نمبر شمار	تاریخ	اسماء گرامی عطا کنندگان	مد	رقم	نمبر شمار	تاریخ	اسماء گرامی عطا کنندگان	مد	رقم
۲۱۳	۳۴۹۲	بیگم الحاجہ عنایت بی بی بیگم صاحبہ مکتبہ جلال آباد ضلع [illegible]	عطیہ		۲۳۷	۳۴۰۴	جناب عبدالقادر صاحب محلہ لوہاراں مکتبہ ضلع ناسک		
۲۱۴	۳۴۹۳	بنت الحاجہ انور النسا بیگم صاحبہ " "			۲۳۸	۳۴۰۵	جناب محمد اسحاق صاحب سوت والے " "		
۲۱۵	۳۴۹۴	جناب بیگم صاحبہ شوکت محل " "			۲۳۹	۳۴۰۶	جناب محمد رحیم اللہ صاحب " "		
۲۱۶	۳۴۹۵	والدہ صاحبہ " "			۲۴۰	۳۴۰۷	جناب مصلح الدین صاحب " "		
۲۱۷	۳۴۹۶	قاضی عبداللطیف صاحب کاؤنٹنٹ بجلی گھر "			۲۴۱	۳۴۰۸	جناب محمد یوسف صاحب عبداللہ صاحب " "	رسالہ	
۲۱۸	۳۴۰۸	عبدالرحمن ابن قدرت اللہ صاحب قصبہ [illegible]			۲۴۲	۳۴۰۹	جناب بابو مستری صاحب " "	تعمیر مدرسہ	
۲۱۹	۳۴۰۹	حکیم ماجد بخش صاحب قصبہ سید خاں ضلع [illegible]			۲۴۳	۳۴۱۰	جناب مادر محمد یوسف صاحب " "		
۲۲۰	۳۴۱۰	جناب محمد بدر مل صاحب " "			۲۴۴	۳۴۱۱	جناب صاحب دین صاحب " "		
۲۲۱	۳۴۱۱	جناب ماسٹر محمد عالم صاحب " "			۲۴۵	۳۴۱۲	جناب محمد حسن عبداللہ صاحب " "		
۲۲۲	۳۴۱۲	حافظ تاج محمد صاحب پنشن امام مسجد "			۲۴۶	۳۴۱۳	جناب محمد صدیق باقر صاحب " "		
۲۲۳	۳۴۱۳	سیٹھ میاں عبدالعزیز صاحب " "			۲۴۷	۳۴۱۴	جناب امام علی صاحب " "		
۲۲۴	۳۴۱۴	جناب مرزا محمد خانصاحب " "			۲۴۸	۳۴۱۵	جناب خلیفہ محمد شاکر صاحب نمبردار " "		
۲۲۵	۳۴۱۵	جناب جان محمد خاں صاحب " "			۲۴۹	۳۴۱۶	جناب محمد اسحاق صاحب محلہ رسولپورہ " "		
۲۲۶	۳۴۱۶	جناب غلام رسول صاحب قصبہ شہداد کوٹ "			۲۵۰	۳۴۱۷	جناب امام الدین صاحب " "		
۲۲۷	۳۴۱۸	حاجی غلام محمد صاحب " "			۲۵۱	۳۴۱۸	مولانا عبدالحمید صاحب نعمانی " "		
۲۲۸	۳۴۱۹	جناب علی اکبر خانصاحب " "			۲۵۲	۳۴۱۹	جناب عبدالحلیم صاحب " "		
۲۲۹	۳۴۲۰	حاجی خدا بخش صاحب رئیس " "			۲۵۳	۳۴۲۰	جناب محمد اسمٰعیل صاحب " "	عطایہ	
۲۳۰	۳۴۲۱	جناب رحیم بخش ولد کلو منزی صاحب قصبہ سوہاد بجنور			۲۵۴	۳۴۲۱	جناب محمد ابراہیم صاحب " "		
۲۳۱	۳۴۲۲	حافظ عبدالغفور صاحب ساکن حال قادر منزل			۲۵۵	۳۴۲۲	جناب میر ثناء اللہ صاحب " "	فرض طلبہ	
۲۳۲	۳۴۲۳	چودھری سلیمان خان توسط غلام قادر خانصاحب [illegible]			۲۵۶	۳۴۲۳	سیٹھ رحمت علیصاحب سوت مرچنٹ " "		
۲۳۳	۳۴۲۴	حاجی ثناء اللہ صاحب بیرسٹر رسالہ مولانا سید احمد صاحب مدرس مجلس الاسلام [illegible]			۲۵۷	۳۴۲۴	جناب صابر امیر حسن صاحب محلہ موتی تالاب "		
۲۳۴	۳۴۲۵	مولانا غلام نبی صاحب مدرس مدرسہ [illegible] ریاست پالن پور شمالی گجرات			۲۵۸	۳۴۲۵	حافظ عبدالمجید صاحب " قلعہ "		
۲۳۵	۳۴۲۶	" " " " " "			۲۵۹	۳۴۲۶	جناب عبدالرحمن صاحب سیٹھ " "		
۲۳۶	۳۴۲۷	جناب محمد شاہد خلیفہ صاحب [illegible] محمد قاضی نور الہٰی کنہ			۲۶۰	۳۴۲۷	جناب سیٹھ حبیب اللہ صاحب " "		
۲۳۷	۳۴۲۸	جناب شرف الحق صاحب ابن مولوی متین الحق صاحب [illegible]			۲۶۱	۳۴۲۸	مولانا مرتضیٰ حسن صاحب فاضل دیوبند " "		
۲۳۸	۳۴۲۹	[illegible]			۲۶۲	۳۴۲۹	حکیم امین الدین صاحب " "		
۲۳۹	۳۴۳۰	مولوی [illegible] ابن صاحب [illegible] ضلع سورت			۲۶۳	۳۴۳۰	حافظ عبدالرشید صاحب " "		
۲۴۰	۳۴۳۱	[illegible] عبدالخالق صاحب محلہ [illegible] مکتبہ			۲۶۴	۳۴۳۱	سیٹھ عبدالخالق صاحب محلہ نیا پورہ " "		
					۲۶۵	۳۴۳۲	سیٹھ عبدالستار صاحب " قلعہ "		

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۶۵	۳۰۶۳	سیٹھ دین محمد و محمد یعقوب صاحب کھلونا پور مالیگاؤں ضلع ناسک	۸/	عطا برائے خواہ	۲۹۷	۳۱۲۸	سیٹھ عبد اللطیف صاحب سیالی بازار مالیگاؤں ناسک	۵	عطا برائے خواہ
۲۶۹	۳۰۶۴	جناب حافظ فیض اللہ صاحب دادا میاں کا کھیت	۵	"	۲۹۸	۳۱۲۹	سیٹھ حاجی عبد الغفور صاحب " "	۵	تعمیر مدرسہ
۲۷۰	۳۰۶۵	مولانا عبد القادر صاحب محلہ سولپورہ	۵	"	۲۹۹	۳۱۳۰	اہلیہ صاحبہ مولانا محمد ثوبان صاحب " "	۸/	"
۲۷۱	۳۰۶۶	جناب مستری محمد صدیق صاحب سیوہارہ بجنور	۴/	"	۳۰۰	۳۱۳۱	جناب محمد اسحاق صاحب برادر محمد شریف مرحوم محلہ میاں پور	۵	"
۲۷۲	۳۰۶۸	مولانا حکیم سید احمد رضا صاحب " "	۵	"	۳۰۱	۳۱۳۲	میاں جی محمد صادق صاحب بوت والے " "	۵	"
۲۷۳	۳۰۷۶	شیخ ظہیر الدین صاحب بن سراج الدین صاحب کوٹ	۵	"	۳۰۲	۳۱۳۳	جناب محمد اسحاق عیدو صاحب " "	۵	"
۲۷۴	۳۰۷۹	مجناب مستورات معرفت منشی محمد یسین صاحب دیاپور بجنور	۱۲/	"	۳۰۳	۳۱۳۴	حاجی محمد صادق صاحب " "	۵	"
۲۷۵	۳۰۸۰	مجناب انجمن سلامیہ پہاڑی دروازہ " "	۵	بجرم قربانی	۳۰۴	۳۱۳۵	جناب عبد العزیز طیب سیٹھ صاحب	۸/	"
۲۷۶	۳۰۸۱	مستری اللہ دیا صاحب صدر مجلس احرار اسلام اجیرہ منڈی	۵	بہی خواہ عطاء	۳۰۵	۳۱۳۶	جناب محمد حنیف صاحب دادا میاں کا کھیت " "	۵	"
۲۷۷	۳۰۸۲	منشی محمد یسین صاحب کارخانہ دار محلہ بندر قچیاں "	۳/	"	۳۰۶	۳۱۳۷	جناب عبد المجید حاجی کلو صاحب " " "	۵	"
۲۷۸	۳۰۸۰	جناب گنجو میاں صاحب محلہ علی نگر سلہٹ آسام	۲/	زکوٰۃ	۳۰۷	۳۱۳۸	جناب محمد سلیمان عبد الرحمٰن صاحب میاپورہ "	۵	"
۲۷۹	۳۰۸۱	مولوی شہاب الدین صاحب مرحوم بستی شیخ جانڈیر	۵	عطاء	۳۰۸	۳۱۳۹	جناب محمد عیسیٰ بھائی عبد الغنی صاحب " "	۸/	"
۲۸۰	۳۰۹۵	جناب محمد شفیع صاحب محلہ روشن پورہ کوپا پنچ اعظم گڈھ	۲/	عطاء برائے خواہ	۳۰۹	۳۱۴۰	جناب حافظ حفیظ اللہ صاحب " "	۵	عطاء برائے خواہ
۲۸۱	۳۰۹۶	جناب محمد شکور صاحب " چمن پورہ " "	۲/	"	۳۱۰	۳۱۴۱	جناب محمد صادق پہلوان صاحب " "	۵	"
۲۸۲	۳۰۹۷	جناب محمد رضی خانصاحب محلہ چند پورہ " "	۲/	"	۳۱۱	۳۱۴۲	جناب عبد الرزاق صاحب " "	۵	"
۲۸۳	۳۰۹۸	جناب عبد الرحمٰن صاحب محلہ بازید پورہ " "	۴/	"	۳۱۲	۳۱۴۳	ملا محمد اسحاق صاحب دادا میاں کا کھیت "	۵	"
۲۸۴	۳۱۰۰	جناب عبد الرشید صاحب " " "	۱/	"	۳۱۳	۳۱۴۴	جناب محمد صابر یار محمد صاحب " " "	۵	"
۲۸۵	۳۱۰۱	جناب محمد اسحاق صاحب " " "	۲/	"	۳۱۴	۳۱۴۵	جناب محمد صادق عبد الغفور صاحب میاپورہ	۵	تعمیر مدرسہ
۲۸۶	۳۱۰۵	جناب شیخ عبد الحمید صاحب محلہ اورنگ آباد مئو	۵	"	۳۱۵	۳۱۴۶	جناب محمد ایوب صاحب بھیکو بتی والے " "	۸/	تعمیر مدرسہ
۲۸۷	۳۱۱۸	جناب محمد یوسف حبیب صاحب محلہ سولپورہ مالیگاؤں ناسک	۵	"	۳۱۶	۳۱۴۷	جناب حافظ بشیر صاحب دادا میاں کا کھیت " "	۴/	عطاء برائے خواہ
۲۸۸	۳۱۱۹	شیخ گلاب شیخ چاند صاحب " "	۸/	"	۳۱۷	۳۱۴۸	جناب میر محمد مولا بخش صاحب " "	۴/	"
۲۸۹	۳۱۲۰	جناب علم اللہ صاحب محلہ نیل باغ "	۸/	"	۳۱۸	۳۱۴۹	جناب قاری عبد العزیز صاحب نیاپورہ "	۴/	"
۲۹۰	۳۱۲۱	حافظ محمد اسحاق صاحب سیال بازار "	۵	"	۳۱۹	۳۱۵۰	جناب عبد المجید صاحب " " "	۵	"
۲۹۱	۳۱۲۳	جناب محمد حسین محمد یوسف صاحبان میاپورہ "	۵	"	۳۲۰	۳۱۵۸	جناب عبد الحکیم ولد مولوی محمد عمیر صاحب مرحوم	۵	"
۲۹۲	۳۱۲۳	حاجی محمد سلیمان صاحب شونہ چینٹ سیالی بازار	۵	"	۳۲۱	۳۷۰۱	جناب محمد اسلم شاہ صاحب اور میر عبد اللہ شاہ صاحب بہاولنگر ریاست بہاولپور	۱۰/	رسالہ
۲۹۳	۳۱۲۴	حاجی عبد الستار صاحب " " "	۸/	"					
۲۹۴	۳۱۲۵	جناب محمد انور صاحب " " "	۵	"	۳۲۲	۳۴۲	شیخ عبد الکریم صاحب حال مقیم راجکوٹ	۵	بقیہ زکوٰۃ
۲۹۵	۳۱۲۶	جناب محمد حسن فتح محمد صاحب	۵	"	۳۲۳	۳۶۰۳	جناب سیٹھ نور محمد صاحب محلہ نیاپورہ مالیگاؤں ناسک	۵	عطاء
۲۹۶	۳۱۲۷	جناب اسحاق حبیب اللہ صاحب " "	۵	زکوٰۃ بہی خواہ	۳۲۴	۳۶۰۴	جناب عبد المجید مولوی شہاب الدین صاحب " "	۵	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۳۲۵	۳۲۰۵	جناب محمد الیاس صاحب محلہ نیا پورہ نیا گاؤں ناسک	۸ر	عطائے مجاہد	۳۵۴	۳۲۰۳	جناب ناظم صاحب سماٹر اعلاقہ ٹونک	۲ر	عطائے مجاہد
۳۲۶	۳۲۰۶	جناب حافظ عبدالواحد صاحب " "	۸ر	"	۳۵۵	۳۲۰۴	جناب شیر اللہ بخش صاحب "	عہ	"
۳۲۷	۳۲۰۷	جناب محمد حنیف صاحب " "	عہ	"	۳۵۶	۳۲۰۵	جناب عبدالحفیظ خانصاحب موضع مرکیہ اسروج (دھاکوہ)	عہ	"
۳۲۸	۳۲۰۸	جناب محمد حنیف صاحب پہلوان " "	۸ر	"	۳۵۷	۳۲۰۶	جناب عرفان محمد خانصاحب " "	عہ	"
۳۲۹	۳۲۰۹	جناب حافظ محمد حسن صاحب " "	۸ر	"	۳۵۸	۳۲۰۷	مولوی عبدالرحیم صاحب تاجر سبزی " "	۶	"
۳۳۰	۳۲۱۰	جناب حاجی بقر بدی و محمد حنیف صاحبان " "	عہ	زکوٰۃ	۳۵۹	۳۲۰۸	جناب عبدالوحید خانصاحب جاگیردار " "	عہ	"
۳۳۱	۳۲۱۱	" " " " " "	عہ	تعمیر و تنظیم	۳۶۰	۳۲۰۹	جناب صاحبزادہ احمد دین خانصاحب ناظم " "	عہ	"
۳۳۲	۳۲۱۲	سیٹھ محمد اکبر عبدالغفور صاحبان محلہ پوار گل " "	عہ	عطائے مجاہد	۳۶۱	۳۲۱۰	جناب محمد شاہ صاحب مدرس مدرسہ " "	۴ر	"
۳۳۳	۳۲۱۳	سیٹھ احمد صاحب چھڑے والے " مولیٰ تالاب "	عہ	"	۳۶۲	۳۲۱۱	جناب اسد اللہ خانصاحب مہتمم کمیٹی " "	۸ر	"
۳۳۴	۳۲۱۴	جناب عبدالجبار صاحب پہلوان نیا پورہ " "	۶	تعمیر و تنظیم	۳۶۳	۳۲۱۲	جناب محمد رضا خانصاحب مکان نور احمد ٹھیکہ دار ۱۲۳ محلہ بھرر ادھیڑ دوم	عہ	زکوٰۃ
۳۳۵	۳۲۱۵	مولانا ابوالحسن محمد بشیر اللہ صاحب مئو اعظم گڈھ	عہ	زکوٰۃ بہی خواہ	۳۶۴	۳۲۱۳	" " " " "	عہ	فرض طلبہ
۳۳۶	۳۲۱۶	حاجی عبدالغنی صاحب پنشنر خلیفۃ الاجیر پوسٹ	عہ	عطاء	۳۶۵	۳۲۱۴	جناب محمد عمر صاحب اور سیرنگال بی ڈبلیو ڈی کلکتہ	عہ	عطاء
۳۳۷	۳۲۱۷	جناب بلی خانصاحب جوہری حویلی بیجاپات "	عہ	"	۳۶۶	۳۲۱۵	جناب محمد اقبال صاحب ڈاکخانہ موی باری گورکھپور	۶	رسالہ
۳۳۸	۳۲۱۸	ماسٹر محمد احسن صاحب پورانی کوتوالی "	عہ	"	۳۶۷	۳۲۱۶	جناب محمد اسمٰعیل صاحب ہانسی لاک کسن بمبئی ۳	عہ	فرض طلبہ
۳۳۹	۳۲۱۹	جناب ڈاکٹر محبوب علیصاحب اجمیری دروازہ "	عہ	"	۳۶۸	۳۲۱۷	جناب فتح محمد خانصاحب فنانس محلہ اسلام پورہ لائلپور	عہ	عطاء
۳۴۰	۳۲۲۰	جناب محترم مرزا ہمایوں صاحب بیج بہادر "	لمحہ	"	۳۶۹	۳۲۱۸	جناب محمد حسن صاحب موسرہ دہلی ڈاکخانہ تہار شاہ	۶	رسالہ
۳۴۱	۳۲۲۱	خواجہ حسن صاحب پتھر والے سماٹر اعلاقہ ٹونک راج	عہ	"	۳۷۰	۳۲۱۹	چودھری مختار احمد صاحب منسر لیپورہ اف ریونیو شملہ	۶	"
۳۴۲	۳۲۲۲	منشی نثار احمد صاحب لکڑی والے "	عہ	"	۳۷۱	۳۲۲۰	قاضی غلام محمد صاحب زمیندار حالاد الرحیدر آباد سندھ	۶	"
۳۴۳	۳۲۲۳	حمیدیہ کلاتھ مرچنٹ رام گنج بازار جے پور	۶۷۶۳	"	۳۷۲	۳۲۲۱	شیخ عبدالرحمٰن عرف گوٹی صاحب موانہ کلاں میرٹھ	۶	عطائے بہی خواہ
۳۴۴	۳۲۲۴	شیخ محمد عمر صاحب سابق منصرم سماٹر اعلاقہ ٹونک	عہ	"	۳۷۳	۳۲۲۲	جناب قاری حافظ محمد اسحاق صاحب " "	عہ	"
۳۴۵	۳۲۲۵	جناب ملا حسن علی صاحب " "	۲ر	"	۳۷۴	۳۲۲۳	جناب حافظ فضل الرحمٰن صاحب قصبہ پھلاؤدہ "	عہ	"
۳۴۶	۳۲۲۶	خواجہ حسن صاحب سابق ناظم علیگڈھ " "	۴ر	"	۳۷۵	۳۲۲۴	جناب ماسٹر عبدالرشید صاحب " "	۶	"
۳۴۷	۳۲۲۷	منشی امیر الدین خانصاحب سابق مہتمم کمیٹی "	۸ر	"	۳۷۶	۳۲۲۵	جناب محمد یعقوب خانصاحب ولد اشرف خانصاحب موضع ڈیڈ ڈاکخانہ	عہ	"
۳۴۸	۳۲۲۸	جناب منصرم صاحب " "	۴ر	"	۳۷۷	۳۲۲۶	جناب عبدالرزاق خانصاحب تمیر "	۶	"
۳۴۹	۳۲۲۹	حافظ محمد مظفر صاحب تحصیلدار صدر "	۴ر	"	۳۷۸	۳۲۲۷	حاجی لطف علی صاحب و عبدالمجید خانصاحب	۶	"
۳۵۰	۳۲۳۰	جناب محمد میاں خانصاحب مجسٹریٹ درجہ دوم "	۸ر	"	۳۷۹	۳۲۲۸	جناب کرم خانصاحب " "	عہ	"
۳۵۱	۳۲۳۱	جناب حامد خانصاحب ہیڈ ماسٹر ہائی اسکول "	عہ	"	۳۸۰	۳۲۲۹	مولانا عبدالغفور صاحب " "	عہ	"
۳۵۲	۳۲۳۲	جناب صاحبزادہ خلیل الرحمٰن خانصاحب ناظم پرگنہ	۸ر	"	۳۸۱	۳۲۳۰	جناب اہتمام خانصاحب تمبردار " "	۴ر	"
۳۵۳	۳۲۳۱	جناب محمد نصیر خانصاحب پریذیڈنٹ پولیس "	۶	"	۳۸۲	۳۲۳۱	حاجی رحم الٰہی صاحب قصبہ باپوڑ "	۸ر	زکوٰۃ

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۳۸۳	۳۳۶۴	حاجی محمد صدیق خانصاحب موضع دیہہ ڈاکخانہ دکھیر ضلع	للہ	زکوٰۃ بنی خانہ	۴۱۳	۳۳۷۳	جناب قمرالدین صاحب نمبردار موضع دیہہ ڈاکخانہ دکھیر ضلع	عہ	تعمیر مدرسہ تعلیم
۳۸۴	۳۳۶۵	جملہ مسلمانان شیخ انصاریاں محلہ کالی پٹی پھلاؤدہ	عہ	قربانی	۴۱۴	۳۳۷۴	جناب یوسف خانصاحب " " "	۸ر	"
۳۸۵	۳۳۶۶	شیخ عبدالحکیم صاحب محلہ قراب علی موانہ کلاں	۴ر	تعمیر مدرسہ تعلیم	۴۱۴	۳۳۷۵	جناب عبدالرحیم خانصاحب " " "	۶	"
۳۸۶	۳۳۶۷	جناب اللہ دیا صاحب روغنگر سبزی منڈی	۴ر	"	۴۱۵	۳۳۷۶	حاجی ننھے خانصاحب قصبہ پاپوڑ	عہ	"
۳۸۷	۳۳۶۸	شیخ عبدالرزاق صاحب محلہ قراب علی	عہ	"	۴۱۶	۳۳۷۷	حافظ عبدالرحمن صاحب " "	۴ر	"
۳۸۸	۳۳۶۹	حکیم لطف اللہ خانصاحب کوٹلہ	عہ	"	۴۱۷	۳۳۷۸	جناب کرم الٰہی صاحب چودھری " "	۴ر	"
۳۸۹	۳۳۷۰	جناب تفضل حسین صاحب قصبہ پھلاؤدہ	۴ر	"	۴۱۸	۳۳۷۹	مستری بدھا سید حبیب اللہ عبدالمجید صاحبان	۸ر	"
۳۹۰	۳۳۷۱	سید سعید احمد صاحب محلہ دربار	۶	"	۴۱۹	۳۳۸۰	حاجی ننھے خانصاحب متولی مسجد	۳ر	"
۳۹۱	۳۳۷۲	مستری فخرالدین صاحب آہنگر	۶	"	۴۲۰	۳۳۸۱	جناب عبدالشکور خانصاحب کھیڑہ اقبال الٰہی خاص سیاہ	عہ	عطایہ نخواہ
۳۹۲	۳۳۷۳	جناب گبرو صاحب تیلی	۵ر	"	۴۲۱	۳۳۸۲	جناب عبدالمجید پسر غلام حسین صاحب مالک کلو	عہ	"
۳۹۳	۳۳۷۴	جناب ظہیرالدین صاحب حلوائی	۴ر	"	۴۲۲	۳۳۸۳	جناب شہاب الدین صاحب	۸ر	"
۳۹۴	۳۳۷۵	جناب امیر احمد عرف ماو صاحب پہلوان	عہ	"	۴۲۳	۳۳۸۴	شیخ احسان الحق صاحب	۴ر	"
۳۹۵	۳۳۷۶	جناب سلیم الدین صاحب نمبردار	۶	"	۴۲۴	۳۳۸۵	حکیم محمود خانصاحب کھیڑہ افغان	۴ر	زکوٰۃ
۳۹۶	۳۳۷۷	جناب حبیب احمد صاحب عطار	۸ر	"	۴۲۵	۳۳۸۶	حاجی شہاب الدین صاحب موضع باجری ڈاکخانہ	۶ر	"
۳۹۷	۳۳۷۸	جناب عبدالغنی صاحب نوربافی	۴ر	"	۴۲۶	۳۳۸۷	مولوی نظام الرحمن صاحب محلہ بامر گنج	للہ	عطاء
۳۹۸	۳۳۷۹	جناب حافظ سید غلام مصطفےٰ صاحب	۷ر	"	۴۲۷	۳۳۸۸	مولوی عبدالحق صاحب زیر محلہ شاہ گنج	۱۲ر	قربانی
۳۹۹	۳۳۸۰	ڈاکٹر سید نجم الدین احمد صاحب	۶	"	۴۲۸	۳۳۸۹	جناب منشی محمد طاہر صاحب دفتر فنانس بھوپال	۴ر	تبلیغ
۴۰۰	۳۳۸۱	جناب عیان صاحب حلوائی	۸ر	"	۴۲۹	۳۳۹۰	جناب عبدالرشید صاحب " "	۲ر	"
۴۰۱	۳۳۸۲	جناب جھجو دولت صاحبان	عہ	"	۴۳۰	۳۳۹۱	جناب محمد علی صاحب " "	۲ر	"
۴۰۲	۳۳۸۳	جناب مولا بخش صاحب انصاری	۸ر	"	۴۳۱	۳۳۹۲	منشی عبدالرحمن صاحب " "	۲ر	"
۴۰۳	۳۳۸۴	جناب محمد صدیق صاحب	۸ر	"	۴۳۲	۳۳۹۳	منشی محمد اختر صاحب " "	۲ر	"
۴۰۴	۳۳۸۵	جناب بخشی سلامت اللہ صاحب	عہ	"	۴۳۳	۳۳۹۴	منشی نواب علی صاحب " "	۱ر	عہ
۴۰۵	۳۳۸۶	جناب مشائخ الدین صاحب	۲ر	"	۴۳۴	۳۳۹۵	منشی عزیز الرحمن صاحب " "	۱ر	"
۴۰۶	۳۳۸۷	جناب محمد رضا صاحب پرانا بازار قصبہ پاپوڑ	۹ر	"	۴۳۵	۳۳۹۶	منشی نصیر الدین صاحب " "	۱ر	"
۴۰۷	۳۳۸۸	شیخ مجید احمد و شفیق احمد صاحبان	۸ر	"	۴۳۶	۳۳۹۷	منشی عبدالمتین صاحب " "	۱ر	"
۴۰۸	۳۳۸۹	شیخ فہر الٰہی صاحب دوکاندار بساطخانہ	۸ر	"	۴۳۷	۳۳۹۸	منشی قمرالدین صاحب " "	۱ر	"
۴۰۹	۳۳۹۰	حاجی نور الٰہی محمد عمر صاحب	۸ر	"	۴۳۸	۳۳۹۹	منشی عبدالسلام صاحب " "	۱ر	"
۴۱۰	۳۳۹۱	جناب حافظ بخش الٰہی حاجی خدا بخش صاحبان	عہ	"	۴۳۹	۳۴۰۰	منشی نجیب الدین صاحب " "	۱ر	"
۴۱۱	۳۳۹۲	شیخ ضیاء الحق صاحب	۴ر	"	۴۴۰	۳۴۰۱	اہلیہ صاحبہ منشی عبدالعزیز صاحب پھولوری خاص	۴ر	"

نمبر شمار	نمبر رسید بکٹ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید بکٹ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۲۱	۳۱۸۲	جناب مولوی شفیق احمد صاحب مہتمم مدرسہ سلیمانیہ بھوپال	۴ر	تبلیغ	۴۶۹	۳۳۱۶	جناب سعد اللہ صاحب گوٹ بھٹی پوسٹ بہرام لوہ ضلع زنگاپٹم	۱ر	مد
۴۲۲	۳۱۸۳	جناب عتیق احمد سلمہ "	۱ر	"	۴۷۰	۳۳۱۷	مولانا محمد داؤد صاحب گوٹ محبوب بنا "	"	"
۴۲۳	۳۱۸۴	جناب محمد امتیاز علی صاحب "	۴ر	"	۴۷۱	۳۳۱۸	جناب رضا محمد صاحب " " "	"	"
۴۲۴	۳۱۸۵	جناب بابو حیات بیگم صاحبہ نواب زادہ رفیق الرحمن خانصاحب "	۸ر	"	۴۷۲	۳۳۱۹	جناب علی حسن صاحب " " "	"	"
۴۲۵	۳۱۸۶	جناب سردار میاں سعادت محمد خانصاحب "	۵	"	۴۷۳	۳۳۲۰	جناب حاجی صاحب " " "	"	"
۴۲۶	۳۱۸۷	پیر جی حافظ حفیظ الدین صاحب نواندوی حال باسکا	۱۲ر	قمر طلبہ	۴۷۴	۳۳۲۱	جناب محمد یوسف صاحب " " "	۸ر	"
۴۲۷	۳۱۸۸	حافظ عبد الحکیم صاحب طبیب بستی نو جالندھر	۵ر	"	۴۷۵	۳۳۲۲	جناب واجد بخش صاحب " " "	۸ر	"
۴۲۸	۳۱۸۹	جناب امانت علیصاحب پنشنر نمبردار موضع نئی ہنگرو ڈاک خانہ ملانہ ضلع انبالہ	۱۲ر	تعمیر متفرق	۴۷۶	۳۳۲۳	جناب مولانا جوشی محمد صاحب قصبہ میرو خاں "	مد	"
۴۲۹	۳۱۹۰	جناب عبد الرشید صاحب کولی پورہ بھوپال	۱ر	تبلیغ	۴۷۷	۳۳۲۴	جناب حاجی شوکت صاحب " " "	مد	"
۴۵۰	۳۱۹۱	جناب محمود حسن خانصاحب "	پے	قربانی	۴۷۸	۳۳۲۵	حاجی نبی بخش صاحب گوٹ شاہ پور "	مد	"
۴۵۱	۳۱۹۲	حامد حسن خانصاحب تولد اسیجر "	۱۰ر پے	"	۴۷۹	۳۳۲۶	جناب علی بخش صاحب سب جسٹس میرو خاں "	مد	"
۴۵۲	۳۱۹۳	جناب ابو نصیر صاحب "	۱۰ر پے	"	۴۸۰	۳۳۲۷	مولوی قادر بخش صاحب " "	مد	"
۴۵۳	۳۱۹۴	مولوی عبد العزیز صاحب "	۵	"	۴۸۱	۳۳۲۸	مولوی احمد علیصاحب " "	مد	"
۴۵۴	۳۱۹۵	مولوی عشرت حسین صاحب "	۱۰ر پے	"	۴۸۲	۳۳۲۹	مولوی رحیم داد صاحب " "	مد	"
۴۵۵	۳۱۹۶	امین الملک سر دبیر منشی علیصاحب "	۱۳ر پے	"	۴۸۳	۳۳۳۰	جناب غلام حیدر صاحب " "	مد	"
۴۵۶	۳۱۹۷	جناب محمد حیات اللہ صاحب کرمانی "	۵	"	۴۸۴	۳۳۳۱	جناب انور شاہ صاحب " "	مد	"
۴۵۷	۳۱۹۸	جناب ڈاکٹر حکیم محمد اقبال حسین صاحب "	۴ر	"	۴۸۵	۳۳۳۲	جناب دل شاہ صاحب " "	مد	"
۴۵۸	۳۱۹۹	حافظ رشید احمد صاحب ٹیلر ماسٹر "	۲ر	"	۴۸۶	۳۳۳۳	مولوی یار محمد صاحب عرف عالم " "	مد	"
۴۵۹	۳۲۰۰	منشی اسد علیخاں صاحب اندرون امانی دروازہ	۲ر	"	۴۸۷	۳۳۳۴	مولوی حبیب الرحمن صاحب " "	مد	"
۴۶۰	۳۲۰۵	جناب منشی بن یامین صاحب چکوال ضلع جہلم	۷ر	فرض طلبہ	۴۸۸	۳۳۳۵	جناب ام حاتم صاحبہ " "	مد	"
۴۶۱	۳۲۰۸	جناب محمد مصطفیٰ صاحب مسلم ہائی اسکول لرکانہ	مد	تعمیر مدرسہ	۴۸۹	۳۳۳۶	جناب علیمہ صاحبہ " "	مد	"
۴۶۲	۳۲۰۹	جناب غلام عباس صاحب قادری "	مد	"	۴۹۰	۳۳۳۷	جناب میر خانصاحب " "	۱۲ر	"
۴۶۳	۳۲۱۰	حاجی سیٹھ فدا داد صاحب سوداگر بارچہ "	مد	"	۴۹۱	۳۳۳۸	جناب حسن خانصاحب " "	۵	"
۴۶۴	۳۲۱۱	حکیم محمد عالم صاحب "	مد	"	۴۹۲	۳۳۳۹	جناب ڈیڈل شاہ صاحب " "	مد	"
۴۶۵	۳۲۱۲	حکیم محمد علی شاہ صاحب محلہ کرم باغ "	مد	"	۴۹۳	۳۳۴۰	جناب مولوی کریم بخش صاحب " "	مد	"
۴۶۶	۳۲۱۳	حاجی محمد ابراہیم صاحب خلیفہ سپروائزر "	۵	"	۴۹۴	۳۳۴۱	جناب محمد شفیع صاحب " "	مد	"
۴۶۷	۳۲۱۴	جناب حسام الدین صاحب فیروز پور میرس	۷ر	"	۴۹۵	۳۳۴۲	جناب علی حسن صاحب " "	مد	"
۴۶۸	۳۲۱۵	مولوی محمد ابراہیم صاحب گوٹ بھٹی پوسٹ بہرام لوہ ضلع زنگاپٹم	مد	"	۴۹۶	۳۳۴۳	جناب غلام صدیق صاحب " "	مد	"
					۴۹۷	۳۳۴۴	جناب عبد اللہ صاحب تمیر علیخاں " "	مد	"

نمبر شمار	نمبر رسید بخشنامہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید بخشنامہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۹۸	۳۳۹۵	جناب بدرالدین صاحب میر دفاں	۱۰ر	[illegible]	۵۲۷	۳۴۷۵	حکیم سید اشفاق الحسین صاحب شفاخانہ مل علی گنج	عا	رسا
۴۹۹	۳۳۹۶	جناب محمد بخش صاحب " "	مد	"	۵۲۸	۳۴۷۶	جناب نور محمد صاحب حسین نئی دہلی	عا	"
۵۰۰	۳۳۹۷	جناب محمد عثمان صاحب " "	مد	"	۵۲۹	۳۴۷۷	حکیم محمد اختر علیصاحب محلہ گوٹھا بنگلہ حیدرآباد دکن	۶۰ر	متفرق
۵۰۱	۳۳۹۸	جناب فتح محمد صاحب " "	مد	"	۵۳۰	۳۴۹۷	جناب عبداللطیف صاحب خیاط دہلی بازار میرٹھ	۴ر	عطا
۵۰۲	۳۳۹۹	جناب حاجی مومن صاحب " "	مد	"	۵۳۱	۳۴۹۸	جناب عاشق الٰہی صاحب " " "	۲ر	"
۵۰۳	۳۴۰۰	جناب عبداللطیف صاحب " "	مد	"	۵۳۲	۳۴۹۹	جناب محمد سلیمان صاحب " " "	۴ر	"
۵۰۴	۳۴۰۱	جناب قادر بخش صاحب " "	مد	"	۵۳۳	۳۵۰۰	مستری کریم اللہ صاحب منفصل ریلوے پھاٹک دوراہہ "	۴ر	"
۵۰۵	۳۴۰۲	جناب محمد جعفر صاحب " "	مد	"	۵۳۴	۳۵۰۱	جناب مشائخ الدین صاحب بازار بزازہ میرٹھ	۲ر	"
۵۰۶	۳۴۰۳	جناب مسٹر حیدر علیصاحب " "	عا	"	۵۳۵	۳۵۰۲	حکیم محمد تقی صاحب شوگر ورکس دوراہہ "	۸ر	"
۵۰۷	۳۴۰۴	جناب شاہ علیصاحب " "	مد	"	۵۳۶	۳۵۰۸	خان بہادر محمد رحمت خانصاحب رئیس بلند شہر	عا	زکوٰۃ
۵۰۸	۳۴۰۵	جناب جان محمد صاحب " "	مد	"	۵۳۷	۳۵۰۹	قاری حفظ الرحمٰن صاحب مدرس مدرسہ کالی مسجد	مد	"
۵۰۹	۳۴۰۶	جناب محمد الیاس صاحب تعمیر علیخاں "	ے	"	۵۳۸	۳۵۱۰	حاجی شفیق احمد خانصاحب گلی مورچہ والی خوجہ "	مد	"
۵۱۰	۳۴۰۷	جناب اللہ بخش صاحب " "	عا	"	۵۳۹	۳۵۱۱	حکیم مولوی عبدالرحمٰن خانصاحب رئیس محلہ "	مد	تنخواہ
۵۱۱	۳۴۰۸	جناب حاجی عبدالکریم صاحب " "	مد	"	۵۴۰	۳۵۱۲	حاجی بشیر احمد صاحب تحصیلدار قصبہ انوپ شہر "	مد	تعمیر
۵۱۲	۳۴۰۹	جناب شیخ محمد عمر صاحب " "	عا	"	۵۴۱	۳۵۱۳	شیخ عبداللہ صاحب سوداگر پارچہ پلکھو ڈاکخانہ ضلع میرٹھ	مد	"
۵۱۳	۳۴۱۰	حاجی عبدالکریم حسینی صاحبان " "	ے	"	۵۴۲	۳۵۱۴	حافظ مختار احمد صاحب امام جامع مسجد "	۴ر	"
۵۱۴	۳۴۱۱	جناب مسٹر عبدالغفور صاحب سوبیدار " "	عا	"	۵۴۳	۳۵۱۵	حافظ نذیر احمد صاحب محلہ نئی آبادی "	۴ر	"
۵۱۵	۳۴۱۲	حاجی علی حیدر صاحب گوٹ جھجر ہاؤ " "	مد	"	۵۴۴	۳۵۱۶	چودھری مجید اللہ خانصاحب بہادر پولیس کپتان بلند شہر	للحمہ	"
۵۱۶	۳۴۱۳	حاجی لعل بخش صاحب " "	مد	"	۵۴۵	۳۵۱۷	حافظ محمد قاسم صاحب "	مد	"
۵۱۷	۳۴۱۴	جناب محمد بخش صاحب " "	مد	"	۵۴۶	۳۵۱۸	قاضی نثار احمد صاحب اہلمد کلکٹری۔ قاضی واڑہ	عا	"
۵۱۸	۳۴۱۵	جناب حاجی نور محمد صاحب " "	مد	"	۵۴۷	۳۵۱۹	حاجی محمد مصطفےٰ خانصاحب رئیس محلہ کوٹھیات "	مد	"
۵۱۹	۳۴۱۶	جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب " "	۸ر	"	۵۴۸	۳۵۲۰	جناب بشیر احمد خانصاحب تورجوی "	مد	"
۵۲۰	۳۴۱۷	جناب مستری غلام محمد صاحب " "	مد	"	۵۴۹	۳۵۲۱	جناب محمد یوسف الزمانصاحب فاروقی منصف "	للحمہ	"
۵۲۱	۳۴۱۸	جناب علی محمد صاحب " "	مد	"	۵۵۰	۳۵۲۲	منشی عبدالرحمٰن خانصاحب شفاخانہ مویشیان "	۸ر	"
۵۲۲	۳۴۱۹	جناب ڈاکٹر امام بخش صاحب " "	عا	"	۵۵۱	۳۵۲۳	ماسٹر سید حسین صاحب اسسٹنٹ ماسٹر "	مد	"
۵۲۳	۳۴۲۰	جناب گل محمد صاحب رئیس قصبہ "	مد	"	۵۵۲	۳۵۲۴	حاجی محمد اسمٰعیل صاحب "	مد	"
۵۲۴	۳۴۲۱	جناب زرنقیوم بیگ صاحب تحصیلدار ریاست کرنال	عا	رسالہ	۵۵۳	۳۵۲۵	جناب سید حسن صاحب "	عا	"
۵۲۵	۳۴۲۲	جناب اللہ بخش صاحب سوہاڑی پرگنہ ڈوگا ضلع بھوپال	مد	قرطلیہ	۵۵۴	۳۵۲۶	جناب محمد اسمٰعیل صاحب مراد آباد خورجہ "	مد	"
۵۲۶	۳۴۲۳	جناب حمید اللہ صاحب بیوپاری رسولپور ہولری ضلع میرٹھ	مد	"	۵۵۵	۳۵۲۷	حافظ محمد حنیف صاحب احمد گنج "	مد	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۵۵۰	۳۵۲۸	جناب منشی کالے صاحب علوائی دیوان گنج خورجہ بلند شہر	۵	تعمیر مدرسہ	۵۸۵	۳۶۰۹	نمازیان صاحبان مسجد جامع بازار صالونیاں امرتسر	۳۲	عطا
۵۵۱	۳۵۲۹	شاہ صوفی عبدالعزیز صاحب طالب علم الہ آباد یونیورسٹی	۵	"	۵۸۶	۳۶۱۰	ایک صاحب غیر امام مسجد موضع راجہ سانسی	۱	"
۵۵۲	۳۵۳۰	حاجی بھورے صاحب پورہ والے	۵	"	۵۸۷	۳۶۱۱	مولوی عبداللطیف صاحب سیالکوٹی فیضان لائبریری	۷	"
۵۵۳	۳۵۳۱	حکیم رشید احمد صاحب محلہ شیخ صاحبان	۵	"	۵۸۸	۳۶۱۲	شفاء الملک حکیم محمد حسن صاحب ولی محمد روڈ میوہ منڈی	۵	"
۵۵۴	۳۵۳۲	جناب ملا عبدالمجید صاحب انجینیر محلہ لوہل پورہ	۵	"	۵۸۹	۳۶۱۳	حاجی میاں محمد صادق صاحب بنجم باغبان پورہ	۵	"
۵۵۵	۳۵۳۳	جناب اہلیہ محترمہ مستری بہادر بخش صاحب	۷	"	۵۹۰	۳۶۱۴	جناب حکیم خدا بخش صاحب	۲	"
۵۵۶	۳۵۳۴	جناب خان بہادر محمد عبدالرحمٰن خانصاحب	۵	"	۵۹۱	۳۶۱۵	منجانب مسجد جامع شیرں والہ دروازہ	۵	"
۵۵۷	۳۵۳۵	جناب فضل حق صاحب محلہ کپتان گنج	۴	"	۵۹۲	۳۶۱۶	نانصاحب ڈاکٹر محمد خداداد صاحب مسلم روڈ قلعہ گوجر سنگھ	۱	"
۵۵۸	۳۵۳۶	مستری نور محمد ولد چھٹن صاحب محلہ لوہل پورہ	۵	"	۵۹۳	۳۶۱۷	ماسٹر احمد الدین صاحب فیض باغ لاہور	۵	"
۵۵۹	۳۵۳۷	حاجی داؤد صاحب انصاری احمد گنج	۵	"	۵۹۴	۳۶۵۱	منشی عبدالرحمٰن صاحب ریاست سانبور	۵	رسالہ
۵۶۰	۳۵۳۸	جناب محمد عبداللطیف صاحب زرگر مغلپورہ	۵	"	۵۹۵	۳۶۵۲	جناب مولوی محمد سلیمان صاحب روالپوری	للہ	بوم قربانی
۵۶۱	۳۵۳۹	جناب محمد عبدالعزیز صاحب ٹین ساز محلہ وکی گنج	۸	"	۵۹۶	۳۶۵۳	جناب غلام رسول صاحب کانسٹیبل ۳۳۲ ملتان	۵	طلبہ متفرق
۵۶۲	۳۵۴۰	جناب ذاکر داؤد علی صاحب	۱	"	۵۹۷	۳۶۵۴	جناب نذیر احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ سرائے انس کراچی	۵	"
۵۶۳	۳۵۴۱	جناب عبدالمجید خانصاحب احمد گنج	۴	"	۵۹۸	۳۶۵۵	منجانب اہل خیر صاحبان مرسلہ مولانا کریم بخش صاحب لائبریری	۲	عطاء
۵۶۴	۳۵۴۲	جناب عبدالرشید صاحب محلہ شیخ صاحبان	۵	"	۵۹۹	۳۶۵۶	" " " "	۱۳	للہ زکوٰۃ
۵۶۵	۳۵۴۳	جناب فضل حق صاحب احمد گنج	۸	"	۶۰۰	۳۶۵۷	مولانا عطاء اللہ خانصاحب اٹاوہ	۱	رسالہ
۵۶۶	۳۵۴۴	جناب عبدالستار صاحب دوکاندار عقب جامع مسجد	۸	"	۶۰۱	۳۶۵۸	جناب چودھری مختار احمد خانصاحب ریوڑی شملہ	۱	"
۵۶۷	۳۵۴۵	جناب اشرف علی صاحب پیشکار انوپ شہر	۱	"	۶۰۲	۳۶۶۴	جناب محمد یٰسین خانصاحب قاضی دارہ ریواڑی	۴	تعمیر مدرسہ
۵۶۸	۳۵۴۶	حاجی عظیم اللہ صاحب سپٹ بازار میرٹھ	۴	"	۶۰۳	۳۶۶۵	شیخ شمس الدین صاحب محلہ جمعداران	۴	"
۵۶۹	۳۵۴۷	شیخ محمد یعقوب صاحب سوداگر نرنک دیلی بازار	۱	کتب وقفی	۶۰۴	۳۶۶۶	جناب مہربان علی ابن نظام احمد صاحب	۸	"
۵۷۰	۳۵۴۸	حکیم عبدالرشید صاحب مہتمم مدرسہ قاسمیہ بلند شہر		بہی خواہ	۶۰۵	۳۶۶۷	رحمت اللہ و عظمت اللہ صاحبان سیداں	۵	"
۵۷۱		ایصال ثواب مسماۃ جمیلہ خاتون زوجہ اہلیہ محمد احمد صاحب		"	۶۰۶	۳۶۶۸	جناب احمد علی و محمد صدیق و محمد صادق صاحبان	۱۲	"
۵۷۲	۳۵۴۹	جناب مجلے ابراہیم صاحب کراڈی محلہ مومن کمرہ شاہ	۴	متفرق تعلیم	۶۰۷	۳۶۶۹	جناب عبدالکریم ولد رحمت اللہ صاحب نیاروالہ	۲	"
۵۷۳	۳۵۵۰	جناب محمد ایوب صاحب مدرس مدرسہ کہتا گڑھ بہاگلپور		"	۶۰۸	۳۶۷۰	خلیفہ جمال الدین صاحب رسل بازار	۴	"
۵۷۴	۳۵۵۱	جناب علی محمد و چھوٹا صاحب موضع بنوڑ ڈاکخانہ تلہ گنگ	۵	چرم قربانی	۶۰۹	۳۶۷۱	میاں نور محمد صاحب پرچونیہ	۲	"
۵۷۵	۳۵۵۲	جناب سبحان خانصاحب نئی سڑک سلہٹ	۵	عطاء	۶۱۰	۳۶۷۲	جناب عبدالرحیم - رحیم اللہ صاحبان گوکل بازار	۸	"
۵۷۶	۳۵۵۳	جناب احمد صاحب " "	۸	"	۶۱۱	۳۶۷۳	جناب ہدایت اللہ پسر نذیر احمد صاحب	۴	"
۵۷۷	۳۵۵۴	مولوی مقصود حسین صاحب موضع رجپورہ ڈاکخانہ جرکی		تبلیغ	۶۱۲	۳۶۷۴	جناب امیر الدین صاحب بالیر بنجارہ والہ	۴	"
۵۷۸	۳۵۵۵	حاجی موسیٰ صاحب ۲۵ قلعدار بلڈنگ کلکتہ		زکوٰۃ	۶۱۳	۳۶۷۵	عبدالغنی محمد صدیق صاحبان سرائے انج مندی	۸	"

نمبر شمار	نمبر رسید تختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید تختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۶۱۴	۳۶۷۶	جناب محمد رمضان مولا بخش صاحب آنرا ملا مدنی	۵ ر	تعمیر فرنیچر	۶۴۳	۳۷۲۹	جناب محمد قاسم صاحب پہلوان محلہ شیشگران	۱ ر	فنڈ طلبہ
۶۱۵	۳۶۷۷	جناب محمد ابراہیم صاحب دلال " "	۲ ر	"	۶۴۴	۳۷۵۰	جناب محمد اکرم صاحب معرفت خادم الاسلام میر محمد صاحب	۱ ر	زکوٰۃ
۶۱۶	۳۶۷۸	جناب قادر بخش و بابو صاحبان " "	۲ ر	"	۶۴۵	۳۷۵۱	مولوی غلام سرور صاحب مدرس چنگی والا ڈاکخانہ خاص	۵	عطاء
۶۱۷	۳۶۷۹	جناب امام الدین صاحب تبرہ دار " "	۲ ر	"	۶۴۶	۳۷۵۳	جناب ملک عبدالرحمن صاحب اسحاق روڈ لاہور	۵	تبلیغ
۶۱۸	۳۶۸۰	جناب مولا بخش صاحب " "	۲ ر	"	۶۴۷	۳۷۵۴	حکیم مقصود علیخاں صاحب حمایت نگر ناندیڑ	۵	فنڈ طلبہ
۶۱۹	۳۶۸۱	جناب عبدالکریم صاحب حلوائی " "	۲ ر	"	۶۴۸	۳۷۵۵	حاجی محمد اسمٰعیل صاحب محمد دینہ صاحب کھوڑ ضلع سوات	۵	"
۶۲۰	۳۶۸۵	جناب منشی شرف الدین صاحب بہنری فروشان	۱	زکوٰۃ	۶۴۹	۳۷۵۶	شیخ اللہ بخش صاحب قصبہ محمدی ضلع کیری	۵	زکوٰۃ
۶۲۱	۳۶۸۶	جناب قاضی شفیق الدین صاحب کلانور ضلع روہتک	۵	"	۶۵۰	۳۷۵۷	سردار میاں رؤف محمد خانصاحب جاگیردار بہوپال	۵	تبلیغ
۶۲۲	۳۶۲۵	ملا شہاب الدین نظام الدین صاحبان ذری دارہ ریوا	۲	تعمیر فرنیچر	۶۵۱	۳۷۵۸	جناب اسدی بیگم صاحبہ محلہ گدہ "	۵	"
۶۲۳	۳۶۲۶	حاجی سلطان احمد صاحب "	۸ ر	"	۶۵۲	۳۷۵۹	منشی ہادی حسن خانصاحب ملازم روپکاری "	۲ ر	"
۶۲۴	۳۶۲۷	جناب یوسف علیصاحب گوکل دروازہ "	۹ ر	"	۶۵۳	۳۷۶۰	اہلیہ صاحبہ سید نور علیصاحب "	۱ ر	"
۶۲۵	۳۶۲۸	جناب عبدالکریم صاحب فٹر لوکو مہر دارہ "	۸ ر	"	۶۵۴	۳۷۶۱	جناب حبیب عبدالکریم صاحب "	۲ ر	"
۶۲۶	۳۶۲۹	مشترک نجار دارہ "	۶ ر	"	۶۵۵	۳۷۶۲	منشی محمد عاشق صاحب پنشنر "	۲ ر	"
۶۲۷	۳۶۳۰	جناب مولا بخش صاحب ثالیہ فیری مارہ ریوا	۸ ر	"	۶۵۶	۳۷۶۳	جناب ظلمہ بی صاحبہ برمکان محمد عاشق صاحب	۱ ر	"
۶۲۸	۳۶۳۱	جناب احمد علیصاحب سوداگر جرم متصل مسجد ریوپاریان	۲ ر	"	۶۵۷	۳۷۶۴	ماسٹر محمد طیب صاحب مدرس مدرسہ سلیمانیہ "	۲ ر	"
۶۲۹	۳۶۳۲	بابو محمد اسمٰعیل صاحب کلرک ڈاک خانہ کلاں "	۵	"	۶۵۸	۳۷۶۵	جناب شمشیر خانصاحب "	۲ ر	"
۶۳۰	۳۶۳۳	بابو عبدالرحمن صاحب " " "	۵	"	۶۵۹	۳۷۶۶	میر وبیرو الاثاث قاضی ماسٹر ولی محمد صاحب "	۵	"
۶۳۱	۳۶۳۴	سید حسین علی شاہ صاحب داج میکر "	۶ ر	"	۶۶۰	۳۷۶۷	جناب عالی مرتبت مشیر الملک قاضی علی حیدر عباس صاحب	۵	"
۶۳۲	۳۶۳۵	جناب بدر الدین صاحب سیقلگر حویلی ساوریان	۸ ر	"	۶۶۱	۳۷۶۸	جناب امین الملک معرفت منشی سید منصب علیصاحب "	۵	"
۶۳۳	۳۶۳۶	مشترک "	۵	"	۶۶۲	۳۷۶۹	مولوی عبدالرشید صاحب مسکین ہمشیرہ صاحبہ	۲ ر	"
۶۳۴	۳۶۳۷	حاجی شیخ احمد بخش صاحب رئیس کلانور روہتک	۵	"	۶۶۳	۳۷۷۰	جناب محمد صدیق صاحب "	۲ ر	"
۶۳۵	۳۶۳۸	جناب راؤ محمد سلیمان خانصاحب تبرہ دار " "	۵	"	۶۶۴	۳۷۷۱	حافظ محمد طاہر صاحب دفتر فنانس "	۵	چرم قربانی
۶۳۶	۳۶۳۹	میر عباس علیصاحب ثالیہ پلول ضلع گوڑگانواں	۲	"	۶۶۵	۳۷۷۲	جناب عنایت خانصاحب حقی قبر بیرو جلہا ضلع	۲	"
۶۳۷	۳۶۴۰	عبدالمجید صاحب ہیڈ مدرس ہیونسپلٹی اسکول	۵	عطا بچہ	۶۶۶	۳۷۷۳	مولوی محمد معصوم صاحب خوشاب ضلع سرگودھا	۵	زکوٰۃ
۶۳۸	۳۶۴۱	شیخ عظیم اللہ صاحب ٹھیکہ دار محلہ مغل شاہ	۵	"	۶۶۷	۳۷۷۴	جناب محمد موسیٰ صاحب گنہ دار حیدرآباد دکن	۵	فنڈ طلبہ
۶۳۹	۳۶۴۲	منشی عبدالمجید صاحب محلہ مغل سرائے "	۵	"	۶۶۸	۳۷۷۵	جناب احمد دین صاحب امام مسجد مقام جیانند		
۶۴۰	۳۶۴۳	منشی ضامن حسن خانصاحب محلہ مقبرہ "	۵	"			ڈاک خانہ ماچینوال تحصیل ضلع جھنگ	۱	"
۶۴۱	۳۶۴۴	منشی محمود حسن صاحب کانونگو "	۵	"	۶۶۹	۳۷۷۶	جناب نیاز احمد صاحب ایڈوکیٹ سنز لوہاری دروازہ	۵	زکوٰۃ
۶۴۲	۳۶۴۵	جناب تیجا ولد حاجی عبدالغفور صاحب کرتپور	۵	زکوٰۃ	۶۷۰	۳۷۷۷	منیجر مخصیص بہنری منڈی شہر ملتان دہلی	۱	چرم قربانی

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۶۷۱	۳۹۰۰	جناب سراج الدین صاحب قصاب پورہ دہلی	۴/	عطا	۷۰۰	۳۹۲۹	جناب عبدالحفیظ یوسف صاحب محلہ کلال گلی دہلی		تعمیر و تنظیم
۶۷۲	۳۹۰۱	جناب سیٹھ سردار صاحب محلہ علی پور مالیگاؤں			۷۰۱	۳۹۳۰	جناب محمد یوسف صاحب		
۶۷۳	۳۹۰۲	حافظ فضل الرحمن صاحب کبھی باڑہ دہولیہ ضلع ناسک			۷۰۲	۳۹۳۱	جناب محمد ہارون حافظ محمد اسمٰعیل صاحب		
۶۷۴	۳۹۰۳	سیٹھ محمد زکریا و حبیب صاحبان			۷۰۳	۳۹۳۲	جناب عبدالقیوم سبحان صاحب	۸/	
۶۷۵	۳۹۰۴	خواجہ بشیر الدین صاحب ایم اے ایل ایل بی وکیل			۷۰۴	۳۹۳۳	حافظ یامین صاحب	۴/	
۶۷۶	۳۹۰۵	منجانب بزم حافظ و شعبہ تقریر			۷۰۵	۳۹۳۴	جناب اہلیہ صاحبہ عبداللہ صاحب ہوٹل والے		
۶۷۷	۳۹۰۶	جناب عبدالوہاب فتح محمد صاحب			۷۰۶	۳۹۳۵	جناب دادا میاں صاحب	۸/	
۶۷۸	۳۹۰۷	سیٹھ حاجی احمد عیسیٰ صاحب آگرہ روڈ			۷۰۷	۳۹۳۶	جناب نعمت اللہ صاحب	۸/	
۶۷۹	۳۹۰۸	مولانا حکیم نجیب اللہ صاحب میونسپل طبیب			۷۰۸	۳۹۳۷	جناب محمد عباس محمد شفیع صاحبان		
۶۸۰	۳۹۰۹	جناب غلام محمد صاحب تاجر عطر آگرہ روڈ			۷۰۹	۳۹۳۸	جناب امام الدین صاحب		
۶۸۱	۳۹۱۰	جناب مرزا عباس صاحب میونسپل کونسلر سیسی روڈ			۷۱۰	۳۹۳۹	جناب محمد بشیر صاحب حاجی عبدالغنی صاحب	۴/	
۶۸۲	۳۹۱۱	جناب ڈاکٹر رفیع الدین صاحب محلہ نئی چال			۷۱۱	۳۹۴۰	جناب محمد اسمٰعیل صاحب جواہر محلہ نئی پورہ		
۶۸۳	۳۹۱۲	جناب نجو خاں محمد صاحب کبھی بازار بھنیاول			۷۱۲	۳۹۴۱	جناب مقصود احمد منشی محمد یعقوب صاحب	۸/	
۶۸۴	۳۹۱۳	جناب شیخ عباس صاحب			۷۱۳	۳۹۴۲	جناب حافظ محمد صاحب محلہ کلال گلی		
۶۸۵	۳۹۱۴	جناب محمد اسحاق عبدالحق صاحب دادا میاں کا کھیت مالیگاؤں ضلع ناسک			۷۱۴	۳۹۴۳	مولانا شمس الحق صاحب مولوی گنج		
۶۸۶	۳۹۱۵	جناب فیض اللہ میاں صاحب نیل باغ			۷۱۵	۳۹۴۴	جناب ابوالبشت حافظ بلال صاحب		
۶۸۷	۳۹۱۶	حافظ محمد صاحب امام مسجد محلہ کلال گلی دہولیہ		زکوٰۃ	۷۱۶	۳۹۴۵	جناب محمد شفیع صاحب		
۶۸۸	۳۹۱۷	جناب اہلیہ صاحبہ حکیم محمد سلیمان صاحب اجملی			۷۱۷	۳۹۴۶	جناب عبدالرحمن حافظ یٰسین صاحب		
۶۸۹	۳۹۱۸	حافظ محمد حنیف صاحب محلہ کلال گلی		تعمیر و تنظیم	۷۱۸	۳۹۴۷	جناب محمد بشیر صاحب	۸/	
۶۹۰	۳۹۱۹	سیٹھ عبدالمجید صاحب			۷۱۹	۳۹۴۸	جناب حاجی محمد عبدالحلیم صاحب	۸/	
۶۹۱	۳۹۲۰	سیٹھ محمد اسحاق و عبدالکریم صاحبان			۷۲۰	۳۹۴۹	جناب ابوالبشت عبدالواحد صاحب	۸/	
۶۹۲	۳۹۲۱	سیٹھ عبدالصمد عبدالکریم صاحبان			۷۲۱	۳۹۵۰	جناب محمد عثمان صاحب محلہ کبھی باڑہ		
۶۹۳	۳۹۲۲	جناب حاجی عبدالحی صاحب			۷۲۲	۳۹۵۱	مولانا اصغر حسین صاحب مدرس مدرسہ شمس الہدیٰ مندرو ضلع پٹنہ		رسالہ
۶۹۴	۳۹۲۳	جناب متولی محمد سلیمان صاحب			۷۲۳	۳۹۵۲	جناب محمد ایوب حافظ محمد زکریا صاحب بلوا محلہ جاجپور		رسالہ
۶۹۵	۳۹۲۴	جناب عبدالشکور محمد شفیع صاحب			۷۲۴	۳۹۵۳	حاجی فقیر محمد صاحب ناناگر		قرض حسنہ
۶۹۶	۳۹۲۵	سیٹھ عبدالستار صاحب			۷۲۵	۳۹۵۴	جناب عبدالحق صاحب پانچی اچھے جی باڑہ بندر		عطا
۶۹۷	۳۹۲۶	حافظ محمد امین صاحب عرقاب			۷۲۶	۳۹۵۵	سیٹھ محمد اسحاق صاحب حاجی حسنو محلہ کبھی باڑہ دہولیہ		تعمیر و تنظیم
۶۹۸	۳۹۲۷	جناب عبدالرزاق کرامت صاحب			۷۲۷	۳۹۵۶	جناب سردار عبدالشکور صاحب		
۶۹۹	۳۹۲۸	جناب محمد یحییٰ عبدالوہاب صاحب			۷۲۸	۳۹۶۱	جناب سردار جواہر صاحب		

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۷۲۹	۳۹۹۳	جناب ابو شحمہ صاحب ہوٹل والے محلہ کھکی بازار دیوبند	۸ر	تعمیر دفتر مہتمم	۷۵۹	۳۹۹۲	جناب حافظ محمد صدیق صاحب محلہ مولوی گنج دیوبند	۲ر	تعمیر
۷۳۰	۳۹۹۳	جناب محمد ٹھاکر صاحب " "	۸ر	"	۷۶۰	۳۹۹۳	جناب محمد یٰسین صاحب محلہ پہلی گلی "	۴ر	"
۷۳۱	۳۹۹۴	جناب چمن صاحب محلہ سی چال "	مد	"	۷۶۱	۳۹۹۴	جناب محمد رمضان صاحب کلال گلی "	۴ر	"
۷۳۲	۳۹۹۵	جناب حاجی عبد الحکیم صاحب " "	مد	"	۷۶۲	۳۹۹۵	جناب میاں جی عبد الکریم صاحب " "	۸ر	"
۷۳۳	۳۹۹۶	جناب سیٹھ عبد الجبار صاحب اہل کنواں	مد	"	۷۶۳	۳۹۹۶	جناب محمد اسحاق صاحب خلیفہ " "	مد	"
۷۳۴	۳۹۹۷	جناب محمد ایوب صاحب پہلی گلی "	مد	"	۷۶۴	۳۹۹۷	جناب رحمت اللہ صاحب " "	۸ر	"
۷۳۵	۳۹۹۸	جناب مولانا سیٹھ صاحب "	۵	"	۷۶۵	۳۹۹۸	جناب محمد حسین صاحب حولدار " "	۴ر	
۷۳۶	۳۹۹۹	جناب عبد اللطیف صاحب ناسہ گلی "	مد	"	۷۶۶	۳۹۹۹	جناب عبد المجید صاحب موٹر ایجنٹ " "	۸ر	"
۷۳۷	۳۵۵۰	جناب میر محمد صاحب بیٹری مرچنٹ "	مد	"	۷۶۷	۴۰۰۰	جناب محمد امین صاحب موٹر ڈرائیور " "	۴ر	"
۷۳۸	۳۹۷۱	جناب غلام حسین صاحب تعلیمند محلہ بازار باڑہ "	۵	"	۷۶۸	۴۰۰۱	جناب حافظ غفران صاحب امام مسجد قصاب باڑہ موتی تالاب	۸ر	"
۷۳۹	۳۹۷۲	جناب حافظ عبد الحمید صاحب پیش امام قصاب باڑہ "	۸ر	"	۷۶۹	۴۰۰۲	جناب محمد بشیر حبیب صاحب رسولپورہ نالیگاؤں	مد	عطا
۷۴۰	۳۹۷۳	جناب عبد الشکور حبیب اللہ صاحب ڈرائیور "	مد	"	۷۷۰	۴۰۰۳	جناب حاجی ملا محمد اسحاق صاحب " "	۸ر	"
۷۴۱	۳۹۷۴	جناب محمد صدیق و محمد صاحب ہوٹل والے "	۱ر	"	۷۷۱	۴۰۰۴	جناب سیٹھ محمد حنیف صاحب دادا میاں کا کھیت	۵	"
۷۴۲	۳۹۷۵	جناب حافظ محمد ابراہیم صاحب تاجر عطر "	۸ر	"	۷۷۲	۴۰۰۵	جناب قاری فقیر محمد شاہ محمد صاحب "	مد	"
۷۴۳	۳۹۷۶	جناب اکبر سیٹھ صاحب شاہدہ "	مد	"	۷۷۳	۴۰۰۶	جناب محمد اکبر امیر صاحب	مد	"
۷۴۴	۳۹۷۷	جناب نور محمد صاحب محلہ دبہ باڑہ "	۴ر	"	۷۷۴	۴۰۰۷	جناب عبد المجید و حافظ عبد الشکور صاحب دادا میاں کا کھیت	۵	"
۷۴۵	۳۹۷۸	جناب منیجر صاحب سردار ہوٹل "	مد	"	۷۷۵	۴۰۰۸	جناب محمد حسن صاحب سیٹھ محلہ نیاپورہ "	مد	"
۷۴۶	۳۹۷۹	جناب محمد ابراہیم صاحب سوت والے "	مد	"	۷۷۶	۴۰۰۹	جناب حافظ محمد یوسف صاحب " "	مد	"
۷۴۷	۳۹۸۰	جناب منشی عبد الجبار صاحب "	۴ر	"	۷۷۷	۴۰۱۰	جناب مولانا محمد یوسف صاحب مدرس "	مد	"
۷۴۸	۳۹۸۱	جناب قاضی رجب علی صاحب قصاب باڑہ "	۸ر	"	۷۷۸	۴۰۱۱	جناب مولانا قاری محمود حسن صاحب " "	مد	"
۷۴۹	۳۹۸۲	جناب سیٹھ محمد یٰسین صاحب دلی پورہ "	مد	"	۷۷۹	۴۰۱۲	جناب سیٹھ عبد العزیز صاحب موتی تالاب	۴ر	"
۷۵۰	۳۹۸۳	جناب عباس صاحب مال مرچنٹ "	مد	"	۷۸۰	۴۰۱۳	جناب سیٹھ شمس الدین حافظ رمضان صاحب نیاپورہ	مد	"
۷۵۱	۳۹۸۴	جناب سیٹھ عبد الرحمن صاحب کلال گلی "	۵	"	۷۸۱	۴۰۱۴	جناب حکیم حبیب اللہ صاحب " "	۸ر	"
۷۵۲	۳۹۸۵	جناب یحییٰ صاحب محلہ قصاب پورہ "	۸ر	"	۷۸۲	۴۰۱۵	جناب محمد سعید بابو سیٹھ صاحب " "	۸ر	"
۷۵۳	۳۹۸۶	جناب ایوب خدا بخش صاحب سی چال "	۸ر	"	۷۸۳	۴۰۱۶	جناب شیخ گلاب منیر محمد صاحب ملا باڑہ	۵	"
۷۵۴	۳۹۸۷	جناب محمد حنیف صاحب ڈرائیور " "	مد	"	۷۸۴	۴۰۱۷	جناب محمد الیاس صاحب نیاپورہ "	مد	"
۷۵۵	۳۹۸۸	جناب محمد امین محمد امیر صاحب " "	۸ر	"	۷۸۵	۴۰۱۸	جناب سیٹھ عبد العزیز وزیر سردار صاحب " "	مد	"
۷۵۶	۳۹۸۹	جناب شعبان صاحب ڈرائیور " "	مد	"	۷۸۶	۴۰۱۹	جناب میر محمد عابد صاحب رسول پورہ	مد	"
۷۵۷	۳۹۹۰	جناب حاجی جمال الدین صاحب "	۸ر	"	۷۸۷	۴۰۲۰	جناب احمد الٰہی بخش صاحب پوار گلی	مد	"
۷۵۸	۳۹۹۱	جناب حبیب میاں صاحب انصاری ہوٹل والے	۸ر	"					

نمبر شمار	نمبر بخشہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر بخشہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۷۸۸	۴۰۲۱	جناب سیٹھ عبدالواحد صاحب محلہ نیاپورہ مالیگاؤں	۲	عطائے خواہ	۸۱۷	۴۰۵۱	جناب بابو سردار صاحب محلہ قلعہ مالیگاؤں ضلع ناسک	۸ر	عطائے خواہ
۷۸۹	۴۰۲۲	جناب میاں جی مقصود صاحب " دادا میاں کا کھیت	"	"	۸۱۸	۴۰۵۲	جناب میاں محمد سردار صاحب پولارگلی " "	۸ر	"
۷۹۰	۴۰۲۳	جناب مولوی محمد اسحاق صاحب اسلامپورہ "	۷	"	۸۱۹	۴۰۵۳	جناب حافظ عبدالرشید صاحب محلہ قلعہ " "	"	"
۷۹۱	۴۰۲۴	جناب الیاس صاحب "	۸ر	"	۸۲۰	۴۰۵۴	جناب عبدالرحیم صاحب چونہ بھٹی " "	۶	"
۷۹۲	۴۰۲۵	جناب قلعہ چھاپ پکارنگ کمپنی "	۵	"	۸۲۱	۴۰۵۵	جناب محمد ظفر صاحب نیاپورہ " "	"	"
۷۹۳	۴۰۲۶	جناب سیٹھ حاجی محمد عثمان صاحب ٹکار "	۶	"	۸۲۲	۴۰۵۶	جناب محمد اسحاق عبدالشکور صاحب برکت پورہ "	۷	"
۷۹۴	۴۰۲۷	حکیم جان محمد صاحب ہاشمی دواخانہ "	"	"	۸۲۳	۴۰۵۷	جناب لال محمد صاحب " "	"	"
۷۹۵	۴۰۲۸	جناب سیٹھ رحمت اللہ حاجی عبدالرحمن صاحب "	۷	"	۸۲۴	۴۰۵۸	جناب عبدالمجید ولد لال صاحب اسلامپورہ	"	"
۷۹۶	۴۰۲۹	جناب محمد مصطفےٰ حافظ میر علی صاحب "	"	"	۸۲۵	۴۰۵۹	جناب محمد صدیق محمد اسحٰق ملا صاحب نیاپورہ	"	"
۷۹۷	۴۰۳۰	جناب مالیگاؤں فونڈ لومس لمیٹڈ "	۵	"	۸۲۶	۴۰۶۰	جناب محمد ایوب بابو ملا صاحب اسلامپورہ	۵	"
۷۹۸	۴۰۳۱	جناب حاجی عبدالغفور صاحب نیل باغ "	"	"	۸۲۷	۴۰۶۱	جناب محمد حسن صاحب ریشم والے موتی تالاب	۸ر	"
۷۹۹	۴۰۳۲	جناب بابو موسیٰ صاحب " "	۸ر	"	۸۲۸	۴۰۶۲	جناب سیٹھ محمد یٰسین صاحب سپاری بازار	۵	"
۸۰۰	۴۰۳۳	از ریاست قلات بلوچستان	۲	وظیفہ طالب	۸۲۹	۴۰۶۳	جناب مقبول صاحب شیخ ملا کا باڑہ	۸ر	"
۸۰۱	۴۰۳۴	جناب اسمٰعیل محمد صاحب دیندار ڈاکخانہ کرن ڈ ضلع	۵	فرض طلبہ	۸۳۰	۴۰۶۴	جناب عبدالعزیز صاحب اسلامپورہ	"	"
۸۰۲	۴۰۳۵	جناب محمد خلیل صاحب پیش امام گولیا ملا نسخ سورت	"	عطاء	۸۳۱	۴۰۶۵	جناب حافظ عیسیٰ صاحب " "	۸ر	"
۸۰۳	۴۰۳۶	جناب محمد حنیف فتح محمد صاحب نیل باغ مالیگاؤں	"	عطائے خواہ	۸۳۲	۴۰۶۶	جناب سیٹھ عبدالمجید صاحب محمد علی روڈ	"	"
۸۰۴	۴۰۳۸	جناب شیخ حمید شیخ چھوٹو صاحب اسلامپورہ	۷	"	۸۳۳	۴۰۶۷	جناب مسٹر آزاد صاحب انصاری نیاپورہ	"	"
۸۰۵	۴۰۳۹	جناب صوفی رحمت اللہ صاحب رسولپورہ "	"	"	۸۳۴	۴۰۶۸	جناب حافظ عزیز الرحمن صاحب نیل باغ	۱۱ر	"
۸۰۶	۴۰۴۰	جناب محمد صابر عبدالستار صاحب "	"	"	۸۳۵	۴۰۶۹	جناب منشی قدرت اللہ صاحب	۸ر	"
۸۰۷	۴۰۴۱	جناب مولوی حکیم محمد حسن صاحب فاضل یونیورسٹی قلعہ	۵	"	۸۳۶	۴۰۷۰	سیٹھ محمد صدیق محمد یعقوب صاحب نیاپورہ	"	"
۸۰۸	۴۰۴۲	جناب عبدالخالق محمد یوسف صاحب سپاری بازار	۸ر	"	۸۳۷	۴۰۷۱	جناب یوسف عبدالقدوس صاحب "	۸ر	"
۸۰۹	۴۰۴۳	جناب منجو میاں جی صاحب نیل باغ	"	"	۸۳۸	۴۰۷۲	جناب لال محمد اسمٰعیل صاحب اسلامپورہ	"	"
۸۱۰	۴۰۴۴	جناب محمد صابر حاجی صفدر صاحب دادا میاں کا کھیت	"	"	۸۳۹	۴۰۷۳	جناب حافظ عبدالکریم صاحب "	"	"
۸۱۱	۴۰۴۵	جناب حافظ محمد لطیف صاحب "	"	"	۸۴۰	۴۰۷۴	جناب سیٹھ محمد عمر فتح محمد صاحب بیڑی مرچنٹ	۷	"
۸۱۲	۴۰۴۶	جناب حکیم عبدالغفار صاحب نیاپورہ	"	"	۸۴۱	۴۰۷۵	جناب شیخ احمد شیخ جان محمد صاحب ملا باڑہ	"	"
۸۱۳	۴۰۴۷	جناب محمد لطیف حاجی محمد یعقوب صاحب پولارگلی	"	"	۸۴۲	۴۰۷۶	جناب جمیل الرحمن صاحب الفت نیاپورہ	"	"
۸۱۴	۴۰۴۸	جناب مولا سیٹھ صاحب "	"	"	۸۴۳	۴۰۷۷	جناب عبدالقادر اسحٰق صاحب پولارگلی	۶	"
۸۱۵	۴۰۴۹	سیٹھ محمد صدیق صاحب پہلوان ٹمبر مرچنٹ	"	"	۸۴۴	۴۰۷۸	جناب عبدالعزیز صاحب نیاپورہ	۶	"
۸۱۶	۴۰۵۰	جناب عبدالکریم صاحب	"	"	۸۴۵	۴۰۷۹	مولوی محمد ایوب صاحب دادا میاں کا کھیت	۲	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۸۴۶	۴۰۸۰	جناب قاری عبدالرزاق صاحب اسلامپور مالیگاؤں ضلع ناسک	۵	عطا بابی گوہ
۸۴۷	۴۰۸۱	جناب سیٹھ ہولال صاحب " " "	۵	"
۸۴۸	۴۰۸۲	مولوی محمد الیاس صاحب فاضل دیوبند خانپور	۵	"
۸۴۹	۴۰۸۳	حافظ محمد شفیع صاحب قصاب پور موتی تالاب	۸ر	"
۸۵۰	۴۰۸۴	جناب محمد روزن اشرفی صاحب محلہ ٹکار	۸ر	"
۸۵۱	۴۰۸۵	جناب محمد ابراہیم صاحب نیاپورہ	۸ر	"
۸۵۲	۴۰۸۶	ماسٹر محمد صدیق صاحب بندکا باڑہ	۵	"
۸۵۳	۴۰۸۷	ماسٹر عبدالحق صاحب چونہ بھٹی	۵	"
۸۵۴	۴۰۸۸	جناب ایوب صاحب ہوٹل والے نیاپورہ	۵	"
۸۵۵	۴۰۸۹	مولانا عبدالحق صاحب فاضل دیوبند	۴	"
۸۵۶	۴۰۹۰	سیٹھ عبدالواحد صاحب موٹر والے اسلامپورہ	۵	"
۸۵۷	۴۰۹۱	جناب محمد طاہر صاحب "	۸ر	"
۸۵۸	۴۰۹۲	سیٹھ عبدالرحمن صاحب نیل باغ	۵	"
۸۵۹	۴۰۹۳	جناب خانصاحب عبدالرحیم صاحب ایم ایل اے	۵	زکوٰۃ
۸۶۰	۴۰۹۴	حاجی ولی محمد صاحب محلہ قلعہ	۱	"
۸۶۱	۴۰۹۵	جناب عبدالکریم صاحب	۵	چرم قربانی
۸۶۲	۴۰۹۶	منجانب بانی کمپنی	۵	تعمیر فرش مسجد
۸۶۳	۴۰۹۷	جناب بھگو سیٹھ صاحب محلہ موتی تالاب	۵	"
۸۶۴	۴۰۹۸	جناب محمد ایوب عبدالغفور صاحب موٹر اسٹینڈ	۵	"
۸۶۵	۴۰۹۹	حکیم محمد حسن صاحب خزانچی مدرسہ بیت العلوم	۵	"
۸۶۶	۴۱۰۰	سیٹھ محمد یوسف۔ جان محمد صاحب سوداگران حصاری	۵	"
۸۶۷	۴۱۲۸	جناب خدا بخش صاحب قرول باغ دہلی	۱ر	عطا
۸۶۸	۴۱۲۹	جناب عبدالرزاق صاحب سبزی منڈی "	۱ر	"
۸۶۹	۴۱۳۰	جناب رحمت اللہ صاحب " "	۱ر	"
۸۷۰	۴۱۳۲	جناب غلام حیدر خانصاحب قائم گنج بیدوں ہوشیاری دفتر	۵	متفرق طلبہ
۸۷۱	۴۱۳۳	سید انوار الحق صاحب محلہ کوکر پور شہر گورکھپور	۵	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۸۷۲	۴۱۳۴	جناب سید معین الدین صاحب بوہرہ تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ	۵	زکوٰۃ
۸۷۳	۴۲۲۱	جناب امین الدین صاحب قصاب دہلی	۱ر	عطا بابی گوہ
۸۷۴	۴۲۲۳	جناب عبدالحفیظ صاحب باڑہ ہندوراؤ	۵	"
۸۷۵	۴۲۲۴	حافظ عبدالوہاب صاحب جامع مسجد "	۵	چرم قربانی
۸۷۶	۴۲۲۵	جناب منشی برکت حسین صاحب مہر محرر تھانہ مسکہرہ ضلع ہمیرپور	۵	عطا
۸۷۷	۴۲۲۶	جناب مختار علیخانصاحب خلف خانصاحب رسالدار پنشنر مرحوم کلانور خورد ضلع روہتک	۵	زکوٰۃ
۸۷۸	۴۲۲۷	جناب مختار علیصاحب "	۲	عطا
۸۷۹	۴۲۲۸	جناب اعزاز علیصاحب معرفت " " "	۱	رسالہ
۸۸۰	۴۲۳۷	جناب حاجی عبدالکریم صاحب پنشنر سشن جج راجکوٹ کاٹھیاواڑ	۱	تعمیر دارالطلبہ
۸۸۱	۴۲۴۶	مولوی محمد یٰسین صاحب مبارکپور اعظم گڈھ	۵	وظیفہ متفرقات
۸۸۲	۴۳۱۳	جناب حبیب اللہ و عبدالواحد صاحبان " "	۱	"
۸۸۳	۴۳۱۴	حافظ جمیل الدین و حافظ قمر الدین احمد صاحبان اسلحہ کشمیری دروازہ دہلی	۱	زکوٰۃ
۸۸۴	۴۳۱۵	جناب کریم بخش صاحب موضع حاجی کلاں ڈاکخانہ لدھیانہ	۵	"
۸۸۵	۴۳۱۶	جناب محمد شیر علیصاحب ڈاکخانہ پلواں خاں تحصیل ترسیل	۵	عطا
۸۸۶	۴۳۱۷	جناب غلام حسین سلیمان ابوصاحب سکونت مارکیٹ رنگون	۵	زکوٰۃ
۸۸۷	۴۸۴۰	شیخ منشی محمد صدیق صاحب چاندپور۔ بجنور	۸ر	عطا
۸۸۸	۴۸۴۵	جناب حمید صاحب مفتی سرائے "	۴ر	"
۸۸۹	۴۸۴۶	جناب مستری کریم الدین صاحب محلہ بازار چاندپور بجنور	۵	"

میزان آمدنی دوامی و اوقاف
" دوامی مذہبی خواہان
" عمومی
" بلا رسیدات

(بقیہ صفحہ ۲) جو بصدارت حضرت مولانا عزیر گل صاحب اسیر مالٹا منعقد ہوا تھا نہایت مؤثر تقریر فرمائی۔

جوش و خروش۔ ملک کے مختلف حصوں سے پیہم جو اطلاعات موصول ہو رہی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ حکومت نے حضرت مولانا کو گرفتار کر کے ہندوستان کے طول و عرض میں بے چینی اور اضطراب کی ایک لہر دوڑا دی ہے۔ اور خوابیدہ مسلمانوں کو میدان عمل میں کود پڑنے کے لئے بیدار کر دیا ہے۔

طلباء دارالعلوم کی مختلف اور کثیر التعداد انجمنوں کے جلسے بھی آئے دن حکومت کے اس اقدام کے خلاف نفرت کا اظہار کرنے کے لئے منعقد ہو رہے ہیں طلبۂ دارالعلوم نے طے کیا ہے کہ حضرت شیخ مدظلہ کے معمول کو باقی رکھنے کے لئے ہر پنجشنبہ کو متعدد وفود دیوبند سے اطراف ملک میں جا کر حضرت کے مسلک اور نصب العین کی تبلیغ کریں اور مسلمانوں کو صحیح راہ عمل پر چلنے کی دعوت دیں۔ یہ وفود پنجشنبہ کو دیوبند سے روانہ ہو کر جمعہ کی تعطیل کو اس مقصد کے لئے صرف کریں گے اور شنبہ کو واپس آ کر دوسرے ہفتہ اپنی تعلیمی مصروفیات میں منہمک رہا کریں گے۔ چنانچہ گذشتہ پنجشنبہ ۱۰ جمادی الاخریٰ کو ہر پنجشنبہ کو اس طرح متعدد وفود مختلف مقامات پر پہنچ کر کام کر رہے ہیں۔

گرفتاری کی تفصیلات۔ ہمارے پاس حضرت شیخ کی گرفتاری کی تفصیلات معلوم کرنے کے لئے کثرت خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ ان خطوط کا فرداً فرداً جواب دینا بہت دشوار ہے۔ لہذا گرفتاری کی جو تفصیلات معلوم ہو سکی ہیں ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

۹ جمادی الاخریٰ چہارشنبہ کا دن گذار کر ۱۰ بجے شب کی ٹرین سے حضرت مولانا مدظلہ جھنگ کی ہندو مسلم اتحاد کانفرنس کی صدارت کرنے کے لئے دیوبند سے روانہ ہوئے۔ سہارنپور کے قریب ٹپری اسٹیشن پر سب انسپکٹر پولیس نے جو پولیس کی ایک جماعت کے ہمراہ تھا حضرت کو بیدار کر کے وارنٹ گرفتاری پیش کیا۔ سہارنپور اسٹیشن پر حضرت کو گاڑی سے اتار کر بذریعہ موٹر جیل پہنچا دیا گیا۔ جمعہ کو صبح ۵ بجے بذریعہ ہوائی جہاز مراد آباد لے گئے۔ معلوم ہوا ہے کہ گرفتاری اس تقریر کی بنا پر عمل میں آئی ہے جو حضرت ممدوح نے جمعیۃ علماء ضلع مراد آباد کی کانفرنس منعقدہ ۲ جولائی میں فرمائی تھی۔ مقدمہ کی ایک پیشی مراد آباد جیل میں ہو چکی ہے اور دوسری پیشی کے لئے ۷ جولائی مقرر کی گئی ہے۔ اطلاع ملی ہے کہ حضرت مولانا نے ضمانت دینے اور مقدمہ کی کارروائی میں حصہ لینے سے ذاتی طور پر انکار فرما دیا ہے۔ حضرت کو اے کلاس میں رکھا گیا ہے۔ اور بحمد اللہ تندرست اور خوش ہیں۔

۷ جولائی کو دوسری پیشی ہوئی جس میں پولیس کے پیش کردہ شاہد و نیز جرح کیگئی۔ صفائی کے لئے ۱۰ جولائی مقرر ہوئی ہے۔ (مرتب)

سرخ نشان

مدت خریداری ختم ہونے کی علامت ہے

اگر آپ کے اس ماہ کے رسالہ میں سرخ نشان بنا ہوا ہے تو سمجھ لیجئے کہ آپکا چندہ اسی ماہ جمادی الثانی کے ساتھ ختم ہو گیا۔ لہذا۔ آپ سے درخواست ہے کہ اپنا چندہ مبلغ (عہ) دو روپے ۱۵ رجب المرجب تک بذریعہ منی آرڈر عنایت فرما کر شکر گذاری کا موقع دیں۔ اور اپنے رسالہ کی سرپرستی کا سلسلہ جاری رکھیں۔

(ناظم ماہنامہ دارالعلوم)

چند مطبوعات کتبخانہ اعزازیہ دیوبند

اسلام مصنفہ حضرت مولانا عاشق الٰہی صاحب مدظلہ۔
اس میں حضورؐ کے پورے حالات بہت ہی پیاری زبان
اردو میں درج ہیں قابل دیکھنے کے ہے شروع کرکے جب تک ختم نہ ہو جائے
چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ عرصہ سے نایاب تھا اور کسی قیمت پر بھی نہیں
ملتا تھا حال میں اسکو بہترین طبع کرایا ہے۔ قیمت بلا

اسلام اور روحانیت یعنی
حقیقت روح یہ بصیرت افروز
تقریروں سے روح کی حقیقت و اصلیت
خوب واضح ہو جاتی ہے اور فرق
حقیقت روح راحت اصلیت
کے لئے ان کے جوابات۔ قیمت

طریقہ میلاد ۱ر
عورتوں کا پردہ ۱ر
فتاوی میلاد ۱ر
قصائد حبیب ۱ر
مفید الطالبین ۳ر
مسلمانوں کا راستہ (ابوالکلام آزاد) ۳ر

تیسیر المبتدی کامل جس میں
نحو صرف۔ فارسی۔ عربی دونوں کے
قواعد اس خوبی سے آسان کر دیئے گئے ہیں کہ
مبتدی ایک ہی کتاب پڑھ کر معمولی عربی فارسی بولنے اور لکھنے پر
قادر ہو سکتا ہے۔ قیمت ۶ر

تیسیر المبتدی۔ صرف حصہ فارسی قیمت ۲ر
میراث المسلمین۔ قیمت ۳ر

تنویر السراج فی لیلۃ المعراج اردو
شب معراج شریف کے واقعات کی عجائب
وغرائب اور جسقدر بے شمار معجزات کو شامل ہیں وہ کسی سے مخفی نہیں لیکن انقلاب
زمانہ روحاضرہ کی افراط و تفریط سے مثل دیگر امور کے معراج شریف کے
واقعات بھی اس افراط و تفریط سے نہ بچ سکے اس
انقلاب کو دیکھتے ہوئے حضرت مولانا الحاج
شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ
نے تنویر السراج تالیف فرمایا۔ قیمت ۸ر

آداب القرآن مصنفہ
حضرت تھانوی مدظلہ۔
علم تجوید میں بہترین کتاب
ہے۔ قیمت ۳ر

نفحۃ العرب ۱۲ر
ہدیہ سنیہ ۲ر
حق السماع ۲ر
گلزار سنت ۱ر
مسافر آخرت ۰ر

تزکیۃ الخواطر اردو
بعض عبادات تحذیر الناس براہین
قاطعہ و حفظ الایمان کی بنا پر جو مولوی
احمد رضا خاں صاحب بریلوی نے اکابر اہل اسلام کی قطعی تکفیر کی تھی
اس کی تردید قیمت صرف (۴ر)

تحقیق الخطبہ والجمعہ۔ قیمت ۲ر
تعبیر نامہ خواب ہر دو حصہ۔ قیمت ۲ر

بہترین مشورہ
کتب خانہ اعزازیہ دیوبند

میں تمام علوم و فنون کی عربی فارسی۔ اردو۔ درسی غیر درسی
کتابیں مطبوعہ مصر استنبول و ہندوستان اور علمائے دیوبند
کی تصنیفات اور ہر قسم کے قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم، اور
حمائلیں خورد و کلاں بہت ہی کفایت سے ملتی ہیں۔ آپکو کتبخانہ
اعزازیہ دیوبند سے کتابیں خریدنے میں کفایت ہی ہوگی
بلکہ انشاء اللہ مال عمدہ صفائی معاملہ کے ساتھ ملیگا۔ اور ساتھ ہی
ایک اسلامی دینی کتبخانہ کی امداد فرما کر انشاء اللہ آپ کو
بھی اجر و ثواب ملے گا۔

(مولوی) سید احمد مدیر کتبخانہ اعزازیہ
دیوبند (یوپی)

کتب بالا اور ہر قسم کی کتب منگوانے کے لئے حسب ذیل پتہ سے خط و کتابت فرمائی جائے } (مولوی) سید احمد مدیر کتب خانہ اعزازیہ دیوبند

ٹرڈ نمبر اے ۸۰۴

مرکز علوم اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

کا

ماہوار رسالہ

دارالعلوم

زیر نگرانی

حضرت مولانا محمد طیب صاحب مدظلہ

مہتمم دارالعلوم دیوبند

مرتبہ

عبدالوحید غازیپوری

ناظم شعبہ نظم و ترقی دارالعلوم دیوبند

ماہنامہ

دارالعلوم دیوبند

نصب العین

(۱) تعلیمات اسلام کو سہل اور دلنشین پیرایہ میں پیش کرکے مسلمانوں میں صحیح مذہبی ذہنیت پیدا کرانا۔
(۲) اسلامی قدیم و جدید مخالفوں کے حملوں کی بطریق احسن مدافعت کرنا۔
(۳) دینی علمی مسائل کے متعلق علمائے دیوبند کے محققانہ مقالات پیش کرنا۔
(۴) عمارت دارالعلوم سے معاونین و متوسلین دارالعلوم کو باخبر رکھنا۔

سالانہ چندہ دو روپے

ممالک بیرون ہند سے باضافہ محصول ڈاک فی پرچہ ۳ر

فہرست مضامین

جلد ۳ | بابت ماہ رجب المرجب ۱۳۶۱ھ | شمارہ (۷)

عنوان	صاحب مضمون	صفحہ
[illegible]	مرتب	۱
[illegible]	حضرت مولانا [illegible] میاں صاحب دیوبندی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء صوبہ آگرہ	۵
[illegible]	حضرت مولانا محمد [illegible] صاحب کاندھلوی مدرس دارالعلوم دیوبند	۱۳
[illegible]	جناب مولانا عبدالجبار صاحب مبلغ دارالعلوم دیوبند	۱۸
[illegible]	جناب مولانا قاری فخرالدین صاحب گیاوی (فاضل دیوبند)	۲۲
[illegible]	حضرت مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند	۲۳
فہرست آمدنی	دفتر مجلس دارالعلوم دیوبند	۲۵

ضروری اطلاعات

(۱) براہ کرم خط و کتابت اور ترسیل زر کے ساتھ اپنے پتہ کی چٹ کا نمبر ضرور تحریر فرمائیں۔
(۲) ہر ماہ کا رسالہ اسی ماہ کے آخری ہفتہ میں شائع ہو جایا کریگا اگر اگلے ماہ کے پہلے ہفتہ تک رسالہ آپ کے پاس نہ پہونچے تو دوبارہ طلب فرما سکتے ہیں
(۳) چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں۔ وی پی طلب کرنے میں جانبین کا نقصان ہے۔
(۴) دارالعلوم کے اصلاحی و تبلیغی مضامین کو دوسروں تک پہونچانے کی سعی فرما کر دوگونہ اجر حاصل کریں۔

ناظم و مرتب رسالہ "دارالعلوم" دیوبند

(باہتمام عبدالوحید غازیپوری طابع و ناشر محبوب المطابع برقی پریس دہلی میں طبع ہو کر دارالعلوم دیوبند سے شائع ہوا)

کوائف دارالعلوم

حضرت مولانا مدظلہ کے مقدمہ کا فیصلہ ۔ حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی مدظلہ کے مقدمہ کا فیصلہ ۲۰ جولائی ۴۲ء کو سنا دیا گیا۔ عدالت نے حضرت ممدوح کیلئے ۶ ماہ قید محض اور پانچسو روپیہ جرمانہ اور عدم ادائگی جرمانہ کی صورت میں مزید چھ ماہ قید کی سزا تجویز کی۔ اور اے کلاس میں رکھنے کا فیصلہ کیا۔ ۲۵ جولائی کو مقدمہ کا فیصلہ سننے کے لئے مراد آباد میں حضرت کے ارادتمندوں۔ معتقدوں اور پروانوں کا ہجوم سابقہ تاریخوں سے بھی کہیں زیادہ تھا۔ ہندوستان کے مختلف حصوں کے سینکڑوں ہزاروں کی تعداد میں مراد آباد پہنچے ہوئے تھے۔ عام طور پر لوگوں کو یہ معلوم تھا کہ فیصلہ بعد دوپہر سنایا جائیگا۔ چنانچہ ۱۲ بجے سے ہی جیل کے دروازہ پر ایک عظیم الشان مجمع اکٹھا ہو گیا تھا لیکن یکایک یہ معلوم ہوا کہ مجسٹریٹ نے صبح ہی جیل میں پہنچکر حضرت مولانا کو اپنا فیصلہ سنا دیا ہے۔ اس خبر کی تصدیق ہونے پر مجمع منتشر ہو گیا۔ وکلاء نے جج کے سامنے اپیل کی درخواست پیش کی جو منظور کر لی گئی۔ اور پھر فوراً ہی ضمانت پر رہا کرنے کی درخواست پیش ہوئی۔ جج نے اسے بھی منظور کر لیا۔ لیکن معلوم ہوا ہے کہ مجسٹریٹ ضلع کے جج سے ملکر یہ بتانے پر کہ یہ مقدمہ ناقابل ضمانت ہے۔ جج نے اپنا پہلا حکم واپس لے لیا۔ اور اس معاملہ پر بحث کرنے کے لئے کہ مقدمہ قابل ضمانت ہے یا نہیں ۲۷ جولائی کی تاریخ مقرر کی اور ۲۷ جولائی کو فاضل وکلاء کی بحث سننے کے بعد درخواست ضمانت نامنظور کر دی۔ اور مقدمہ پر بحث کرنے کیلئے ۳۱ جولائی مقرر کی۔ ۳۱ جولائی کو بحث کامیابی کے ساتھ ختم ہو چکی ہے۔ اور فیصلہ کے لئے ۷ اگست مقرر ہوئی ہے۔

سزایابی کی خبر کا اثر ۔ حضرت مولانا مدظلہ کی سزایابی کی خبر نے حضرت ممدوح کے لاکھوں ارادتمندوں اور معتقدوں میں اضطراب اور بے چینی کی ایک لہر دوڑا دی ہے۔ اور ہر جگہ رنج و غصہ کے ساتھ اس واقعہ پر اظہار خیال کیا جا رہا ہے۔ خصوصاً دارالعلوم دیوبند میں اس خبر کو بے انتہا ملال کیساتھ سنا گیا۔ حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی صدر مہتمم دارالعلوم نے حضرت مہتمم صاحب اکابر اساتذہ اور دیگر ذمہ دار کارکنان دارالعلوم سے مشورہ کرنے کے بعد درس فوراً بند کرا دیئے اور اسی وقت دارالحدیث کے وسیع ہال میں اساتذہ، طلبہ، ذمہ داران اور کارکنان دارالعلوم کا ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت حضرت مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی نے ایک نہایت ولولہ انگیز عالمانہ تقریر فرماتے ہوئے طلبہ اور دیگر متعلقین دارالعلوم کو صبر و ضبط کیساتھ اپنے مشاغل علمی میں منہمک رہنے اور حق تعالیٰ جل مجدہ سے اپنے تعلق کو زیادہ سے زیادہ مضبوط بنانے کی تلقین فرمائی۔ حضرت مہتمم صاحب اور جناب مولانا ابوالوفا صاحب ناظم تبلیغ دارالعلوم نے بھی پرجوش

تقریریں فرمائیں ۔ اور حکومت کے اس فیصلہ کے متعلق ایک نہایت واضح تجویز بالاتفاق منظور کی ۔

عظیم الشان جلوس ۔ حضرت صدر مہتمم صاحب اور حضرت مہتمم صاحب کی منظوری سے بعد نماز عصر طلبہ کا ایک عظیم الشان جلوس زیر قیادت جناب مولانا محمد عثمان صاحب نبیرہ حضرت شیخ الہندؒ ۔ جناب مولانا ابوالوفا صاحب ناظم تبلیغ جناب مولانا سلطان الحق صاحب ناظم کتب خانہ اور جناب مفتی سید محمد شفیع صاحب ناظم دارالاقامہ روانہ ہوا جلوس اتنا مرتب ، مہذب اور عظیم الشان تھا کہ دیوبند کی تاریخ میں اس کی نظیر موجود نہیں ہے حکومت نے بھی بہت سے کثیر تعداد میں مسلح اور غیر مسلح پولیس اور فوج مختلف اضلاع سے بلا کر دیوبند میں جمع کر لی تھی چند حکام ضلع بھی موجود تھے ۔ لیکن جلوس باوجود غیر معمولی جوش و خروش کے نہایت امن و امان ، وقار و شان کے ساتھ مقررہ راستوں سے گذرتا ہوا منصفی ، مال خانہ ، تحصیل اور کوتوالی کے سامنے سے ہوتا ہوا مغرب کے وقت دارالعلوم میں واپس پہنچ گیا ۔ راستہ میں کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا ۔ حکام ضلع نے بھی حالات کی نزاکت کا پوری طرح اندازہ کر کے اپنی طاقت کا کوئی مظاہرہ نہیں کیا جلوس کی شائستگی اور ڈسپلن کو دیکھ کر ہر اپنے اور پرائے کی زبان سے تعریف و آفرین نکل رہی تھی جلوس کو اس طرح مرتب کیا گیا تھا کہ ہر ملک اور ہر صوبہ کے طلبہ کے بعد دیگر اپنے اپنے ممالک اور صوبوں کے ساتھ صف بندی کئے ہوئے تھے ۔ ہر ملک اور ہر صوبہ کی صفوں کے دونوں طرف انہیں میں کے چند طلبہ نظم اور ڈسپلن کی نگرانی کر رہے تھے اور حضرات قائدین جلوس کی ہدایات کی فوری تعمیل کراتے تھے ۔ اتنا لمبا جلوس ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ایک زنجیر میں بندھا ہوا ہے ۔ اگر زنجیر کے ابتدائی سرے کو حرکت دی جاتی ہے تو آن کی آن میں اخیر تک وہ حرکت یکساں طور پر محسوس کی جاتی ہے ۔ دراصل نظم و ڈسپلن کے اس حیرت انگیز مظاہرہ میں قائدین کی قابلیت اور منتظمین جلوس کے حسن انتظام کے علاوہ خود طلبہ دارالعلوم کی طبعی شائستگی اور اعلیٰ جذبہ اطاعت کو بھی بہت دخل ہے ۔ حضرت صدر مہتمم صاحب مدظلہ اور دوسرے اکابر اپنے طلبہ کی شائستگی اور نظم پسندی کے اس مظاہرہ کو دیکھ کر بہت زیادہ مسرور نظر آتے تھے ۔

اسباق دورۂ حدیث ۔ حضرت مولانا مدظلہ کی سارت کے بعد دارالعلوم کے داخلی نظام سے متعلق سب سے زیادہ اہم اور پیچیدہ مسئلہ بخاری شریف اور ترمذی شریف کے اسباق کے انتظام کا تھا ۔ جن کا درس حضرت مولانا مدظلہ دیتے تھے ۔ الحمد للہ کہ ادارہ اہتمام اور اکابر اساتذہ کے تدبر اور اخلاص سے یہ مسئلہ بھی حسن و خوبی کے ساتھ طے پا گیا ۔ قرار پایا کہ اپنے اسباق کے علاوہ حضرت مولانا مدظلہ کے تمام اسباق بھی حضرت مولانا اعزاز علی صاحب مدظلہ پڑھائیں ۔ چنانچہ آنمخدوم نے غایۃ درجہ اخلاص

اور للّٰہیت کے ساتھ ذمہ داران دارالعلوم کے فیصلہ کے مطابق اس عظیم المرتبت بار کو اپنے کندھوں پر اٹھانا قبول فرمالیا اور کتب مذکورہ کا درس شروع کردیا۔ طلبۂ دورۂ حدیث ذوق و انہماک کیساتھ مصروف درس ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مدد فرمائے۔ اور سب کو اپنے فضل و انعام سے نوازے۔

ایک غلط خبر کی تردید۔ بعض اخبارات میں یہ اطلاع شائع ہوئی ہے کہ حضرت شیخ مدظلہٗ کی گرفتاری اور سزایابی پر احتجاج کرنے کے سلسلہ میں حکومت یوپی نے دارالعلوم کے بہت سے طلبہ کو گرفتار کرلیا ہے یہ خبر صحیح نہیں ہے۔

امتحان سالانہ۔ حسب معمول اس سال بھی سالانہ امتحانات تقریری ۲۱ رجب سے اور امتحانات تحریری یکم شعبان سے شروع ہوجائیں گے۔ ناظم صاحب امتحانات نے امتحان کا نظم و نسق شروع فرمادیا ہے۔ طلبہ شب و روز امتحان کی تیاری میں مصروف نظر آرہے ہیں۔ اور ایک خاص قسم کی پرسکون جد و جہد ہر طرف نمایاں ہے۔ لیکن حضرت شیخ مدنی مدظلہٗ کی کمی شدت کیساتھ محسوس کیجارہی ہے۔

تبلیغی سرگرمیاں۔ شعبۂ تبلیغ جناب مولانا ابوالوفا صاحب شاہجہانپوری کی نگرانی میں مفید خدمات انجام دے رہا ہے دیہات کے ناواقف مسلمانوں کی اصلاح و ہدایت کا بھی خاص نظم قائم کیا گیا ہے جسپر سرگرمی کے ساتھ عمل درآمد ہو رہا ہے قصبات اور شہروں میں بھی تبلیغ کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔ خود ناظم صاحب تبلیغ بھی ملک کے مختلف حصوں کے دورہ کرکے تبلیغ دین کا ایک بلند معیار قائم کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ دارالعلوم کی اس خدمت کو قبول فرمائے اور دین کے لئے اس شعبہ کو زیادہ سے زیادہ مفید بنائے۔ امید ہے کہ ارباب اخلاص و ثروت دارالعلوم کے تبلیغی نظام کو مستحکم اور وسیع بنانے میں اعانت فرماکر عنداللہ ماجور ہوں گے۔

مخلصین کا شکریہ۔ غلہ کی کمیابی کے سابقہ تجربہ کی بنا پر اس سال فصل ربیع کے موقع پر حضرات اکابر دارالعلوم نے مخلصین دارالعلوم سے اپیل کی تھی کہ وہ دارالعلوم کے لئے ایک سال کی ضرورت کے مطابق غلہ کا انتظام کریں۔ الحمدللہ کہ مخلصین دارالعلوم نے اس اپیل کو قبولیت کے کانوں سے سنا اور قریب کے جن اضلاع میں دارالعلوم سے حضرات سفراء کو فراہمی غلہ کے لئے بھیجا گیا تھا ان کے ساتھ تعاون فرمایا۔ اکابر اور خدام دارالعلوم ان تمام مخلص حضرات کا دلی شکریہ ادا کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ حق تعالیٰ جل مجدہٗ ان کے اخلاص میں اضافہ فرمائے اور ان کے اعمال حسنہ کو قبول فرماکر توفیق مزید سے نوازے۔ خصوصیت کے ساتھ حسب ذیل حضرات معاونین کا شکریہ ادا کرنا ہم اپنے ذمۂ ہمت پر ضروری سمجھتے ہیں۔

ضلع میرٹھ۔ (کنٹھور) حکیم شفیق احمد صاحب۔ حافظ محمد عمر صاحب (رادھنہ) چودھری عباس حسین صاحب۔ چودھری توصیف حسین صاحب صوفی عبدالمجید صاحب۔ چودھری مقصود علی صاحب نمبردار (بڑا گاؤں) چودھری مظہر حسن خانصاحب (شوندت) مولوی عبداللہ صاحب۔ حافظ سرفراز علی صاحب (سراونی) منشی ماشاء اللہ خانصاحب (آجراڑہ) حکیم مشتاق احمد صاحب۔ چودھری عبدالکریم صاحب۔ مولوی محمد زکریا صاحب

ضلع سہارنپور۔ (راجوپور) حکیم افضال احمد صاحب۔ حاجی احمد علیخاں صاحب (پھلاس) علیم الدین صاحب نمبردار۔ نذیر احمد صاحب

[illegible] عبدالعزیز صاحب صدر، چودھری تراب الدین صاحب نائکی، مشتاق احمد صاحب کھیا (پنڈولی) مولوی محمد ابراہیم [illegible] صاحب (تنبہ) [illegible] فضل رحمان ابن احمد صاحب (انتانپور) [illegible] فخر الدین صاحب (گنگوہ) حافظ محمد یعقوب صاحب [illegible] مولوی [illegible] صاحب میرٹھی (آیلہ)، مولوی رفیق احمد صاحب، حافظ عبداللطیف صاحب (تھولہ) حکیم [illegible] صاحب، منشی نادر علی صاحب (تنبہ)، مولوی محمد فیاض صاحب، نذیر محمد صاحب نمبردار (لودی پور) حافظ [illegible] صاحب، حاجی [illegible] علی صاحب (دیوبند)، حافظ منظور احمد صاحب، چودھری حبیب احمد صاحب [illegible] حافظ حبیب احمد صاحب، قطب الدین صاحب ابن فتح محمد صاحب [illegible] مولوی [illegible] صاحب فاضل دارالعلوم، چودھری بشیر احمد صاحب (بھٹ نیہ) حافظ مہربان خانصاحب [illegible] قاضی [illegible] حکیم عبدالحمید صاحب، سلیمان صاحب نمبردار (چکوالی) عبداللہ صاحب [illegible] امام صاحب [illegible]

ضلع مظفر نگر (کردلی) حافظ محمد طیب صاحب (بٹوارہ)، ملا محمد حسین صاحب، محمد امان الدین صاحب (بھتل ہیڑہ) [illegible] توب صاحب، [illegible] حکیم محمد حضیف صاحب، ملا عبدالقادر صاحب (بیکوڑی)، مولوی محمد عیسیٰ صاحب، حافظ [illegible] صاحب، [illegible] صاحب، منشی محمد [illegible] صاحب (کیرانہ)، مولانا احمد اللہ صاحب فاضل دیوبند، مولوی [illegible] صاحب فاضل دیوبند، مولوی شیخ الزمان صاحب فاضل دیوبند (محمد پور)، حاجی شادی صاحب، مولوی فتح محمد صاحب (ٹھرگان)، حاجی [illegible] صاحب، [illegible] صاحب، سراج الدین صاحب (گڑھی بیسک)، حافظ عبدالرحمن صاحب (رانا ماجرا)، [illegible] صاحب (ٹیرا)، حافظ نظام الدین صاحب (مٹام رعہ)، حافظ حبیب الرحمن صاحب (بھورا)، نور محمد صاحب، ظفر احمد صاحب، حبیب الدین صاحب (ٹھیڑا)، ملا حبیب الدین صاحب۔

ضلع بجنور (شیوہارہ) مولوی حاجی حبیب الرحمن صاحب (شہزاد پور)، منشی خلیل الرحمن صاحب، مولوی محمد فاروق صاحب (نگینہ)، منشی عبدالعزیز صاحب (انتانیں شیخ)، حافظ حبشہ حسین صاحب، منشی ظفر احمد صاحب (نہٹور)، قاضی سید حسن صاحب (استاد والا)، حکیم شوکت علی صاحب (اکبر آباد)، حکیم محمد ابراہیم صاحب (آدمری)، شیخ کمال الدین صاحب (کوٹ قادر)، محمد یسین خانصاحب۔

حضرات مذکورہ بالا و دیگر مخلصین دارالعلوم کی سعی سے قلت وقت کے باوجود مہمانان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے غلہ کی ایک معتد بہ مقدار فراہم ہوگئی۔ ہمیں امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ آیندہ فصل پر ان حضرات کی بروقت توجہ سے دارالعلوم کے لئے خاطر خواہ مقدار میں غلہ فراہم ہوسکیگا۔ جن بزرگوں اور دوستوں نے خرید غلہ کے لئے نقد امداد فرمائی ہے انکا بھی صمیم قلب شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ حق تعالیٰ جل مجدہ ان معاونین اور مخلصین کے مقاصد دارین کو پورا فرمائے۔

لیلۃ البراءت یا شب برات

(از حضرت مولانا سید محمد میاں صاحب دیوبندی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء ہند دہلی)

اوقات وایام عبادت - تمام مذاہب نے خاص خاص عبادتوں کے لئے خاص خاص اوقات بتائے ہیں اگر یہ نہ کہا جائے کہ عبادات اور روحانیت کے سلسلہ میں بھی کوئی موسم خزاں ہے۔ تو یہ ضرور کہنا پڑیگا کہ سلسلۂ روحانیت میں موسم بہار آیا کرتی ہے۔ روزوں کی تعلیم کے متعلق فرمان الٰہی کے الفاظ یہ ہیں۔

کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم	تم پر روزے اسی طرح فرض کئے گئے جس طرح تم سے پہلوں پر فرض کئے گئے تھے۔

گویا سال بھر میں کچھ دن ایسے ضرور آتے ہیں کہ اُن میں روزے رکھنا روحانیت کے لئے مفید ہے۔ اور اس وجہ سے اگر نہ رکھے جائیں تو روحانیت تباہ ہو جائے۔ گویا فصل گل میں شجر گل کو کسی کمرہ میں بند کر دیا جائے یا اس کو تشنہ رکھا جائے۔ اسی طرح مخصوص طور پر کچھ دن کچھ راتیں تمام مذاہب میں متبرک مانی جاتی ہیں۔ ان ایام یا لیالی میں عبادت کو روحانیت کے لئے بہت زیادہ مقوی اور مفید تسلیم کیا جاتا ہے۔

لیلۃ البراءت (شب برات) جس کے متعلق یہ مقالہ سپرد قلم ہو رہا ہے ایک متبرک شب ہے جس میں عبادت کرنے کو بہت مفید بتایا گیا ہے (اس کے فوائد اور فضائل کی تفصیل آگے آئے گی)

اسی طرح انبیاء علیہم السلام اور بالخصوص سید الانبیاء علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام نے اپنی اپنی امتوں کو اور بالخصوص امت اسلامیہ کو اس لازوال عالم کے فصل گل موسم بہار اس کی بارش اور برسات اس کے "سیزن" اور ایام ترقی وغیرہ کی خبر دی۔

عید۔ بقرعید۔ عرفہ۔ جمعہ۔ رمضان۔ عاشورا۔ محرم۔ دوشنبہ جمعرات کے فضائل اسی عالم قدسی کی خاص خاص فصلوں اور خاص خاص اوقات کی اطلاع ہے۔

اختلاف کے وجوہات - ایک پر محل سوال ہے کہ موسم بہار ایک ہی ہوتا ہے۔ وہ ہندو اور مسلمان کیلئے مختلف نہیں۔ اور اگر جغرافیائی اعتبار سے وہ مختلف بھی ہوتا ہے تو سلسلۂ روحانیت جغرافیائی تقسیم سے بلند و بالا ہے پھر متبرک اوقات یا مہینوں کے متعلق مذاہب کا اختلاف کیوں ہے؟ اس کے چند وجوہات ہیں۔

(۱) اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے۔ چنانچہ اس کی کوئی عبادت کسی موسم پر نہیں۔ اوقات پر نمازوں کا مدار بیشک ہے مگر طلوع وغروب کے بموجب اوقات نماز میں تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔

لیکن دنیا کا ہر ایک مذہب عالمگیر نہیں ہوا۔ بلکہ عیسیٰ علیہ السلام انسانوں کے ایک خاص طبقہ۔ بنی اسرائیل کے عمر کو نجات دلانے کیلئے تشریف لائے۔ موسیٰ علیہ السلام کی پوری عمر بنو اسرائیل ہی کو فرعون کی غلامی سے نجات دلانے میں اور پھر اسی جماعت کی اصلاح و تربیت میں صرف ہوگئی۔ اسی طرح دنیا کے دوسرے انبیاء علیہم السلام۔

لہذا ممکن ہے کہ اُن اقوام کے لئے اُن کے جغرافیائی حدود کا لحاظ کرتے ہوئے یا کسی اور وجہ سے کچھ اوقات مقرر کئے گئے ہوں جو ہمہ گیر نہیں ہو سکتے تھے۔ اس لئے اس عالمگیر مذہب میں اون کو نہیں لیا گیا۔

(۲) فطرت نے جس طرح اوقات کے لئے ایک نہایت سادہ اصول۔ صبح۔ شام۔ دوپہر۔ وغیرہ کا مقرر کیا ہے جو آفتاب کے طلوع و غروب کے تابع رہتا ہے۔ اسی طرح مہینوں اور برسوں کے لئے چاند کے گھٹنے اور بڑھنے کا ایک نہایت سادہ اور صاف اصول بتا دیا ہے۔ جو ہر ایک قوم۔ ہر ایک ملک اور ہر ایک طبقہ کے لئے یکساں حیثیت رکھتا ہے۔

لیکن فطرت کے کاموں میں دخل دینے کا انسان کو خاص شوق ہے۔ اس نے صرف موسم کی تبدیلی کے بجائے قمری حساب کے بجائے شمسی حساب ایجاد کیا۔

شمسی حساب کے ایجاد میں ہر ایک قوم اور ملک نے نیا نیا طریقہ اختیار کیا۔ مجوس۔ ہنود اور یورپین اقوام کے طریقے ہمارے سامنے ہیں جو ہر ایک دوسرے سے جدا ہے۔

ہمیں یہ یقین ہے کہ خداوندی مذہب۔ بکرماجیت۔ منو۔ یا کسی مجوسی یا یورپین تقویم ساز کا محتاج نہیں ہو سکتا۔ اگر مذہبی تعلیمات ان زائچوں۔ پتروں اور تقویمات پر موقوف ہوں۔ تو لامحالہ وہ مذہب کسی خاص ملت اور کسی خاص قوم کے لئے ہوگا۔ بین الاقوامی اور عالمگیر نہیں ہوگا۔ ورنہ وہ مذہب خود ساختہ ہوگا۔ الہامی نہیں ہوگا۔ غور فرمایئے یورپ کا رہنے والا۔ ہولی اور دیوالی کب منائیگا۔ اور جو انگریزی مہینوں کے حساب کو نہیں مانتا وہ کرسمس ڈے گڈ فرائی ڈے وغیرہ کی رسومات کیسے ادا کرے گا۔

تاہم انگریزی حساب میں سہولت ہے۔ مگر ہندی مہینے تو ہمیں ہر سال پنڈتوں اور جوتشیوں کا محتاج بنائے رکھتے ہیں۔ اور پھر کیا ثبوت کہ جو کچھ انھوں نے طے کیا ہے وہ درست ہی ہے۔

اور جبکہ انگریزی مہینے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بہت بعد ایجاد ہوئے تو یہ خود دلیل ہے کہ مذہبی سوسائٹی ان تاریخوں کے بموجب ادا نہیں ہوتیں جن تاریخوں پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ادا کی تھیں۔

اسی تقویم شمسی کا اثر تھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب مدینہ طیبہ تشریف لے گئے تو یہود مدینہ ماہ ربیع الاول میں عاشورا[1] محرم منا رہے تھے۔

[1] یعنی محرم کی دس تاریخ۔ یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ اس تاریخ کو تاریخ ماتم قرار دے لیا گیا۔ اور وہ تاریخ وہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جماعت کو فرعون سے اسی تاریخ میں نجات ملی تھی اور فرعون ہلاک ہوا تھا۔ اور قوم موسیٰ نے آزادی حاصل کی تھی۔ یادگار فتح کے طور پر اس تاریخ پر یہودی روزے رکھا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام کی فتح پر مسرت کرنے اور اپنے شکریہ میں روزہ رکھنے کا ہمیں زیادہ حق ہے کیونکہ مسلک موسیٰ اور ان کے نصب العین کے سچے حامل ہم ہی ہیں۔ لہذا حضور نے بھی اس تاریخ کو روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

اسی قسم کی تحریفات ہیں جنکی بنا پر اس کمی بیشی کو جو مصنوعی تقویمات کے ذریعہ سے ہوتی ہے۔ "زیادۃ فی الکفر" فرمایا گیا ہے۔ "انما النسی زیادۃ فی الکفر"

انسان کی اس دخل اندازی کے باعث مذہبی رسومات کی تاریخوں میں اختلافات کا ہو جانا انسان ہی کا قصور ہے نہ کہ مذہب کا۔

(۳) مذہبی طبقہ کی دخل اندازی دوسری طرح ہوتی ہے۔

مثلاً خیال کیا گیا کہ متبرک رات کو بیدار رہنے کا حکم مذہب نے دیا ہے۔ اب اس مذہب کا کوئی ولی۔ یا بڑا پیشوا مر گیا انھوں نے اس کی وفات کی رات کو شب وصال قرار دیکر ایصال ثواب کیلئے اور اس بزرگ کی روح سے فیض حاصل کرنیکی خاطر عبادت شروع کردی۔ رفتہ رفتہ یہ رات بھی ایک مذہبی رسم بن گئی۔ اور بسا اوقات یہ اختراعی رسم اپنی شان و شوکت اور محبوبیت و پسندیدگی عام میں مذہب کی تلقین فرمودہ رسم سے بھی بڑھ گئی ہے۔ حتیٰ کہ عوام الناس کے ذہنوں سے اصل تعلیم محو ہو گئی۔ نقل باقی رہ گئی۔ آج ہم بزرگوں کے عرسوں کو دیکھ کر اس تحریف کا اندازہ کر سکتے ہیں جو دوسرے مذہب والوں نے کی۔

بسا اوقات شوق عبادت میں فرمان الٰہی پر کچھ اضافہ کر کے اصل کو بدل دیا گیا اور اعتدالی چیز کو جو افراط و تفریط سے پاک تھی۔ غیر معتدل اور دماغی اختراع بنا لیا گیا۔

(۴) شاہجہاں بادشاہ کا عہد حکومت ہے جنت نشان ہندوستان دولت و ثروت کے جھولوں میں جھول رہا ہے ہر جگہ عیش و نشاط کا دور دورہ ہے۔ جبکہ مردہ ہڈیوں کو دفن کرنے کے لئے تاج محل جیسا اعجوبہ روزگار روضہ بنایا جاتا ہو۔ شاہانہ جلوس کے لئے تخت طاؤسی کی ساخت ہو رہی ہو۔ ایک ایک شادی کے موقعہ پر لاکھوں روپیہ لٹایا جاتا ہو۔ ہر سال دو مرتبہ بادشاہ شاہزادے شاہزادیاں اور بادشاہ بیگم۔ سونے۔ ریشم وغیرہ چیزوں سے بارہ بارہ مرتبہ تولے جاتے ہوں اور پھر یہ تمام قیمتی اجناس فقراء ملک کو تقسیم کر دی جاتی ہوں۔ تو کیا وجہ ہے کہ شب برات جیسی مقدس شب کا احترام شاہانہ شان کے ساتھ نہ کیا جائے

شب برات آئی۔ شاہی خدام نے چراغاں کی۔ بادشاہ دین پناہ شاد کام شد ند۔ دلپسند فرمودند۔ اور جبکہ ہندو اپنے جھوٹے مذہب کے جھوٹے تیوہار "دیوالی" کے موقعہ پر سیکڑوں من تیل پھونک ڈالیں۔ ہولی کے موقعہ پر جگہ جگہ آگ لگائیں تو کیا مسلمان ہندوؤں سے کم ہیں۔ یا ان کا مذہب جھوٹا ہے۔ یا ان کو اپنے مذہب سے محبت نہیں۔ یہ اس مذہبی رسم کو ہندوؤں سے زیادہ شان و شوکت منائیں گے۔

ہندو بزدل اور بخیل صرف اوپلوں کو جلا دیتا ہے۔ مسلمان بہادر اور سخی آتشین کھیلوں سے کھیلیگا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ دیوبند جیسے مذہبی اور "وہابی" قصبہ میں بھی شب برات کو وہ دھوم کہ خدا کی پناہ۔ دو ٹولیاں آپس میں

واقعی طور پر میدان جنگ کے حریف بنکر ایک دوسرے کے سامنے آتی ہیں۔ اور جب تک کوئی فریق پسپا نہ ہو اسپر آگ برسائی جاتی رہتی ہے۔

وہ علماء دیوبند جو ہندوستان بھر میں بدعتوں کا انسداد کرتے ہیں ان منچلے نوجوان سے عاجز ہیں۔

یہ ہے انسانی تفنن جو ہر قسم کی احتیاط کے باوجود اسلام کی اس مقدس شب میں داخل ہو گیا۔

مذہبی تعلیم سے علیحدہ ہو کر کوئی سنجیدہ انسان اس خرافات پر نظر ڈالے تو کیا وہ نفرت نہ کرے گا۔ اور شب برات سے اپنی برات کا اظہار نہ کرے گا۔ یہ ہے مذہبی رسوم اور اس کی تاریخوں میں اختلاف کا جو تھا سبب یعنی انسان اپنے دماغی اختراعات کی اتباع کرتے ہوئے اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ وہ مذہبی چیز نہایت بھیانک اور قابل نفرت بن جاتی ہے۔

سنجیدہ طبقہ اگر مذہب سے واقف نہ ہو تو اس کو چھوڑ بیٹھتا ہے۔

حلوا - ممکن ہے کسی بزرگ نے شب بیداری میں عبادت کی سہولت کے لئے ہلکی غذا کے طور پر "ہریسہ"[1] تناول فرمایا ہو۔ جس کو اردو میں "حریرہ" کہتے ہیں۔ مریدوں کو حضرت شیخ کی سنت کی اتباع ضروری تھی۔ مگر نہ اس درجہ پر کہ بلا کسی چاشنی کے فقط "حریرہ" کہا لیا جائے۔ لہذا اس میں گھی ڈالکر اس کو حلوے کی شکل دیدی گئی اور یہ حدیث بھی ان کو مل گئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلوا پسند فرماتے تھے۔ اگرچہ اس طرف توجہ نہ کی کہ حضور کے زمانہ میں عموماً جو کا آٹا بے چھنا کھایا جاتا تھا چھلنی ایجاد نہ ہوئی تھی یا ان حضرات کے ہاں چھلنیاں نہ تھیں۔ بلکہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ارشاد کے مطابق جو کے آٹے کی بھوسی پھونک سے اڑدی جاتی تھی اور پھر اس کو گوندھ کر پکا لیا جاتا تھا۔

بہرحال زمانہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں حلوا کی شکل کچھ بھی ہو۔ اس وقت تو لفظ حلوا نہایت مرغوب تھا۔ اسی کو اختیار کر لیا گیا۔ کسی ظریف نے اس میں ایک ظرافت کا اور اضافہ کر دیا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دندان مبارک اس تاریخ کو شہید ہوا تھا۔ لہذا حضور نے حلوا استعمال کیا تھا۔ دندان مبارک شہید کرانے کی سنت پر اگر عمل دشوار ہے تو کیا حلوا کھانا بھی دشوار ہے۔ لہذا جس پر عمل ہو سکے آخر اس کو کیوں ترک کیا جائے۔

مگر یہ نہ خیال کیا کہ اگر واقعی حضور نے (صلی اللہ علیہ وسلم) دندان مبارک کی شہادت پر حلوا تناول فرمایا تھا[2]

---

[1] عربی لفظ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم شوق سے تناول فرمایا کرتے تھے۔ آٹے کو بھون کر اس میں پانی ڈالکر پکا لیا جائے اور اسکو ایسا رقیق رکھا جائے کہ پیا جا سکے۔ یہ ہریسہ ہے۔ اس کو غالباً شیریں کر لیا جاتا تھا۔ اردو میں اسی کو "حریرہ" کہتے ہیں ۱۲

[2] عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔ "ما کانت لنا مناخیل" ہمارے یہاں چھلنیاں نہ تھیں ۱۲

اور بالفرض وہ حلوا اسی قسم کا مکلف حلوا تھا تو کیا اس کی تاریخ بھی تھی؟

سیرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معمولی واقفیت رکھنے والا بھی جانتا ہے کہ دندان مبارک جنگ احد میں شہید ہوا تھا۔ جنگ احد ماہ شوال میں ہوئی تھی۔ نہ کہ شعبان میں۔ تاریخ بھی پندرہ نہیں تھی بلکہ ۷ تھی۔

مساجد میں اجتماع ۔ فرض نمازوں کی ادائیگی فرض ہے۔ ان کی ادائیگی میں کوتاہی قانوناً جرم ہے لہذا سب کے سامنے ادا کرنا ضروری ہے۔ اور پھر اجتماع۔ اتحاد۔ وغیرہ کا جس قدر مظاہرہ ہو۔ شرعاً پسندیدہ ہے۔ چنانچہ اذان جماعت امام وغیرہ ضروری قرار دئے گئے لیکن نفل نمازیں جو انسان کے اختیار اور اس کی مرضی پر موقوف ہیں۔ وہ صرف اس کی انفرادی عبادت ہے۔ نہ اس کے ترک پر اعتراض کیا جا سکتا ہے اور نہ کرنے کے وقت مظاہرہ۔

بلکہ صرف اور صرف رب معبود کے ساتھ اپنے تعلق کو استوار اور مستحکم کرنے کے لئے جسقدر تنہائی میں ان کو ادا کرے اتنا ہی زیادہ خلوص پایا جائیگا اور اسی قدر اس میں افضلیت ہوگی۔

چنانچہ نوافل کی جماعت مکروہ ہے۔ صرف تین آدمیوں کی جماعت جائز قرار دی گئی ہے مگر وہ بھی اس شرط پر کہ کسی کو دعوت نہ دی جائے بلکہ اتفاقی طور پر اجتماع ہو گیا ہو۔

علاوہ ازیں یہ ضروری نہیں کہ تمام رات جاگتے رہیں۔ بلکہ شب کے آخری حصہ میں چند رکعات پڑھ لینا بھی کافی ہو سکتا ہے لیکن ہمارے دوستوں نے شریعت کی ان تمام پابندیوں کو بالائے طاق رکھکر رات بھر بیدار رہنے کے لئے سب سے پہلے چائے کا انتظام کیا۔ مسجد میں ایک دیگچہ پانی کا بھٹی پر رکھدیا گیا۔ اس میں چائے پکائی گئی جس کا دور شب بھر چلتا رہا۔ گوشہ تنہائی کو چھوڑ کر مسجد کو رونق بخشی اور اس طرح اس مذہب کی اصلاح و تکمیل کی جس کی تکمیل مکمل کا خداوندی اعلان ۹ ذی الحجہ ۱۰ھ کو عرفات کی مقدس پہاڑی پر سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے مقدس صحابہ کے ایک لاکھ نفوس کو سنایا جا چکا تھا۔

قبرستانوں میں گشت ۔ قبر پرستی۔ بت پرستی کی شاخ ہے۔ جب پرستش غیر اللہ کے مشرکانہ جذبات اور میلانات کو نو آموز ان درس توحید کے سینوں سے نکالا جا رہا تھا تو رشد و ہدایت کے معلم اعظم (سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے) زیارت قبور کو قطعاً منع کر دیا تھا۔

اور جب کچھ عرصہ کے بعد قلبی کیفیات کے مبصر اعظم (صلے اللہ علیہ وسلم) نے اندازہ فرما لیا کہ نخل شرک و اصنام پرستی کی تمام جڑیں اور بیلیں اس "امت خیر الامم" کے پاکیزہ قلوب سے ایک ایک کر کے کٹ گئیں اور اکھڑ گئیں تو ارشاد ہوا۔

کنت نھیتکم عن زیارۃ القبور فزوروھا فانھا تذکر الآخرۃ (حدیث)	میں نے تم کو زیارت قبور سے منع کر دیا تھا۔ اب زیارت کر سکتے ہو کیونکہ زیارت قبور آخرت کو یاد دلاتی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس درس مبارک نے امت کو تلقین فرمائی کہ "زیارت قبور ناجائز ہے۔ البتہ اگر اس سے آخرت کی یاد تازہ ہو تو جائز ہے"۔

پھر ایک مرتبہ ۱۵ شعبان کی شب تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تنہا "بقیع غرقد" یعنی مدینہ طیبہ کے ایک قبرستان میں تشریف لے گئے۔ وہاں سے واپس ہوئے تو ارشاد فرمایا۔

آج کس قدر برکتیں اور کس قدر بلائیں نازل ہو رہی ہیں۔ کوئی ہے جو حجروں والیوں کو (ازواج مطہرات کو بیدار کردے) کس قدر عجیب ماجرا ہے۔ کہ بہت سی لباس اور پوشش والیاں آخرت کو عریاں ہوں گی (یعنی دنیا کے مصنوعی نیک اور بزرگ آخرت میں اصلی حقیقت کے ساتھ نظر آئیں گے)

(یہ ایک صحیح السند حدیث ہے جس کا خلاصہ پیش کیا گیا) چونکہ اس مقدس رات میں خدا کی یاد اور آخرت کا منظر پیش نظر رکھنا چاہئے۔ لہذا قبرستان میں جاکر عبرت حاصل کرنا بھی بہتر ہے اور جب کہ یہ مبارک شب ہے تو مسنون طور پر ایصال ثواب بھی باعث برکت ہوگا۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود تنہا تشریف لے گئے۔ واپس تشریف لاکر گھر کے آدمیوں کو اٹھانے کی خواہش ظاہر فرمائی۔ مگر کسی کو نہ قبرستان میں جانے کی ہدایت کی اور نہ خود کسی کو قبرستان میں لیکر گئے۔

فی زمانہ تنہا قبرستان میں جانیکی ہمت نہیں ہوتی۔ جو دل غیر اللہ کے خوف کا نشیمن بنا ہوا ہے اس کو قبرستان میں بھی ہیبت یہ ہیبت کیوں نہ نظر آئیں۔

لہذا ایک جماعت تیار ہوتی ہے۔ اور جہاں قبر ملتی ہے اس کی مجاورت شروع کر دیتی ہے۔ اور اس مبارک شب کا بیشتر حصہ اسی سعیہ جلوس میں گذار دیتی ہے۔ یہ ہے ان لوگوں کا عمل جو سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر اپنے قیاس کے زور سے مقدس بننا چاہتے ہیں۔

فضائل ۔شب براءت یا لیلۃ البراءت۔ یعنی گناہوں سے بری ہونے کی رات۔ کا نام خود اس کے فضائل کی دلیل ہے۔ ذیل میں چند حدیثوں کا ترجمہ نقل کیا جاتا ہے جن سے فضائل کی مزید توضیح ہوگی۔

"حضرت علی رضی اللہ عنہ"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب نصف شعبان کی شب ہو تو رات کو قیام کرو۔ (نماز پڑھو) دن کو روزہ رکھو۔ کیونکہ حضرت حق جل مجدہ کی توجہات کریمانہ اس رات کو غروب آفتاب کے بعد سے عالم انسان کی طرف منعطف ہوتی ہیں۔ اور ارشاد ہوتا رہتا ہے کیا کوئی مغفرت چاہنے والا ہے کہ میں اس کو بخشدوں۔ کیا کوئی رزق مانگنے والا ہے کہ میں اس کو رزق دوں۔ کیا کوئی مبتلا ہے کہ میں اس کو عافیت بخشوں۔ وغیرہ وغیرہ۔ غرض شب بھر اسی قسم کے اعلانات ہوتے رہتے ہیں۔ حتی کہ صبح ہو جاتی ہے (ترغیب ترہیب ص۲۱)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا۔ (ایک طویل حدیث کے ضمن میں فرماتی ہیں)

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس شب میں غفور رحیم قبیلہ کلب[1] کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ تعداد میں مغفرت فرما دیتا ہے۔ مگر ہاں مشرک[1] اور ایسے مسلمان کی طرف نظر التفات نہیں ہوتی جو کینہ پرور ہو یا اقارب کے ساتھ برا سلوک کرتا ہو۔ ماں باپ کا نافرمان ہو۔ یا پاجامہ[2] یا تہبند ٹخنوں سے نیچے لٹکائے رکھتا ہو۔ یا شراب خور ہو۔

اسی حدیث کے ضمن میں عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ۔

حضور صلے اللہ علیہ وسلم نماز میں مصروف ہو گئے۔ آپ نے اس قدر طویل سجدہ کیا کہ مجھے خیال ہوا کہ روح مبارک قبض کر لی گئی۔ میں نے کان لگا کر سنا تو آپ یہ دعا پڑھ رہے تھے۔

اعوذ بعفوك من عقابك واعوذ برضاك من سخطك واعوذ بك منك جل وجهك لا احصى ثناء عليك انت كما اثنيت على نفسك۔	اے اللہ میں تیرے عفو اور کرم کے ذریعہ تیرے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں۔ تیری رضا کے ذریعہ تیرے غضب سے پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ تجھ سے تیری ہی پناہ تیری ذات بہت بڑی ہے میں تیری حمد و ثنا کا حق نہیں ادا کر سکتا۔ تو ایسا ہی ہے جیسی تو نے اپنی ثنا فرمائی۔

صبح ہوئی تو مجھے یہ کلمات یاد تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ دعا دوسروں کو بھی سکھا دو۔ کیونکہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے مجھے یہ کلمات بتائے تھے اور ہدایت کی تھی کہ میں ان کلمات کو بار بار دہراؤں (ترغیب ترہیب ص۱۰۰)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مذکورہ بالا حدیث میں انھیں چھ آدمیوں کا ذکر ہوا ہے جو شب برات کی فضیلت سے محروم رہتے ہیں۔ مگر دوسری روایات میں مندرجہ ذیل افعال کے مرتکب کو بھی محروم رہنے والوں میں شمار کیا گیا ہے۔

ظلم[3] سے محصول لینے والا۔ جادوگر[4] غیب[5] کی باتیں بتانے کا دعویٰ کرنیوالا (مثلاً فال نکالنے والا یا جوتشی) ظالم[6] سپاہی۔ کوبہ[7] یعنی چوسر یا شطرنج والا۔ عطبہ[8] یعنی طنبور والا۔

حضرت عطاء بن یسار رحمہ اللہ

اس سال میں مرنے والوں کی فہرست اسی شب میں ملائک کے سپرد ہوتی ہے۔

حضرت عکرمہ اور دیگر ائمہ تفسیر رحمہم اللہ۔

اس سال میں جو کچھ ہوگا اس کی تفصیل و تخمین اسی شب میں کاربردازان قضا و قدر کے حوالہ کر دی جاتی ہے۔

---

[1] قبیلہ بنی کلب میں بکریاں بہت تھیں۔ اسی لئے اس قبیلہ کا خاص طور پر نام لیا گیا۔ [2] یہ خود پسندی کی علامت ہے اسلئے اس وضع کو شریعت نے مردود قرار دیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ہم خود پسندی کے طور پر استعمال نہیں کرتے۔ بلکہ بطور فیشن مگر فیشن خود اس لئے ہوتا ہے کہ آپ کو بڑا سمجھا جائے۔ یہی خود پسندی ہے۔ اگر اس قسم کی کوئی پوشیدہ و خرابی نہیں ہے تو پھر اونچے پائنچوں کو برا کیوں سمجھا جاتا ہے ۱۲

خلاصہ ۔ مذکورہ بالا احادیث اور اس سلسلہ میں جو دوسری احادیث وارد ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ اس شب میں مندرجہ ذیل امور مسنون ہیں۔

(الف) حسب توفیق وقدرت رات کو تنہا جاگ کر نماز پڑھنا۔ تلاوت اور ذکر و تسبیح میں مشغول رہنا۔

(ب) مغفرت۔ عافیت۔ فراخی رزق وغیرہ مقاصد دارین کی دعا مانگنا۔

(ج) اگر موقعہ ہو تو تنہا قبرستان میں جاکر آخرت کی یاد تازہ کرنا اپنے مآل اور انجام پر غور کرنا اور مردوں کیلئے دعا خیر اور استغفار کرنا۔

(د) صبح کو یعنی پندرہ شعبان کو روزہ رکھنا۔

خداوند عالم توفیق عمل بخشے آمین

تصحیح ماہ جمادی الاولیٰ کے رسالہ شمارہ (۱۱) میں آمدنی کی جو تفصیلات شائع ہوئی ہیں وہ موصولہ ماہ ربیع الاول ہیں لیکن رسالہ میں غلطی سے انھیں "موصولہ ماہ ربیع الثانی لکھا گیا ہے قارئین کرام تصحیح فرمالیں (مرتب)

حبّ سیمیں!

یہ گولیاں ان لوگوں کے لئے اکسیر ہیں جو آئے دن نزلہ، زکام، کھانسی میں مبتلا رہتے ہیں اور جن کا دماغ اتنا کمزور ہو گیا ہو کہ جہاں ذرا سی بے اعتدالی ہوئی چھینکیں آئیں اور نزلہ نے آدبایا۔ سینہ پر بلغم جم گیا۔ کھانسی ہو گئی اور سانس تنگی سے آنے لگا۔ دماغی کام کرنیوالے اگر ان گولیوں کا صرف ایک کورس استعمال کرلیں تو وہ نہ صرف دماغ میں بلکہ اپنے سارے بدن میں ایک نئی زندگی محسوس کریں گے۔

چالیس دن کی دوا کی قیمت چار روپے (للحہ) محصولڈاک معاف

پتہ صدیقی دواخانہ۔ نورگنج دہلی

روغن حیات دماغ

دماغی کام کرنے والوں کے لئے بیش بہا تحفہ ہے

محمد ایوب محمد زکریا تاجران عطر و روغن بلواگھاٹ جونپور

صفات باری عزّ اسمہٗ

(۴)

(از حضرت مولانا مفتی محمد ادریس صاحب کاندھلوی مدرس دارالعلوم دیوبند)

خلق اور کسب کا فرق - اس میں شک نہیں کہ ہر عمل پر اس کی خاصیت اور تاثیر کے مطابق ثمرہ مرتب ہوتا ہے - مگر اس ترتب میں انسان کا کسب اور اس کی سعی ضرور شرط ہے - سم الفار کی خاصیت بے شک ہلاکت اور موت ہے لیکن ہلاکت کیلئے سم الفار کا اپنے اختیار سے استعمال کرنا شرط ہے - اسی طرح کفر کی خاصیت ابدی ہلاکت ہے مگر ابدی ہلاکت کے لئے شرط یہ ہے کہ کفر کرنے کے لئے اپنے قوائے فکریہ اور قوائے عملیہ کو استعمال کرے اور خداوند ذوالجلال نے بندہ کو عمل کرنے کی جو قوت اور قدرت عطا کی ہے اس قوت اور قدرت کے استعمال کرنیکا نام اصطلاح شریعت میں کسب ہے - امام ابومنصور ماتریدیؒ شرح فقہ اکبر میں خلق اور کسب کا فرق بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں -

قال ابوحنیفۃ واصحابہ الخلق فعل اللہ وھو احداث الاستطاعۃ فی العبد - و استعمال الاستطاعۃ المحدثۃ فعل العبد حقیقۃ لا مجازا - اھ

بندہ میں استطاعت اور عمل کی طاقت کا پیدا کرنا خلق ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے اور استطاعت حادثہ یعنی خدا کی دی ہوئی قدرت کا استعمال کرنا یہ بندہ کا فعل ہے -

امام ابوالحسن اشعری فرماتے ہیں کہ جو فعل قدرت قدیمہ اور ازلیہ سے صادر ہو وہ خلق ہے اور جو فعل قدرت حادثہ سے صادر ہو وہ کسب ہے - (شفاء العلیل)

فاعل سے جو فعل صادر ہوتا ہے اس کی دو صورتیں ہیں کبھی وہ فعل اپنے فاعل سے بلا واسطہ صادر ہوتا ہے اور کبھی کسی آلہ اور واسطہ کی وساطت سے ظاہر ہوتا ہے -

ضارب اور قاتل سے بعض مرتبہ ضرب بلا واسطہ صادر ہوتی ہے اور بعض مرتبہ تیر اور تلوار کے واسطہ سے اس کا ظہور ہوتا ہے - اسی طرح افعال الٰہیہ کا ظہور کبھی بلا واسطہ ہوتا ہے اور کبھی بندہ کے ہاتھ سے اس کا ظہور ہوتا ہے - لہٰذا جو فعل خدا تعالیٰ سے بلا واسطہ ظاہر ہو وہ خلق ہے اور جو فعل بندہ کے واسطہ سے ظاہر ہو وہ کسب ہے - قمر سے جو نور ظاہر ہوتا ہے وہ حقیقت میں نور شمس ہی ہے مگر چونکہ اس کا ظہور قمر کے واسطہ سے

اس لئے نور قمر اور نور شمس کے احکام اور ثمرات مختلف ہوگئے۔ کما قال تعالیٰ

قاتلوا ھم یعذبھم اللہ بایدیکم الآیۃ | ان سے قتال کرو حق تعالیٰ تمہارے ہاتھ سے ان کو عذاب دیں گے

اس آیۃ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ بندہ کے ہاتھ سے ظاہر ہوتا ہے وہ حقیقت میں اسی کا فعل ہوتا ہے ہمارے جوارح اس کے افعال کے لئے مظہر اور واسطہ ہوجاتے ہیں۔

حقیقت میں وہی عذاب دینے والا ہے مگر ہمارے ہاتھ سے۔ حقیقت میں وہی دیکھنے والا اور سننے والا ہے وہی حرکت کرنے والا اور چلنے والا ہے مگر ہمارے ہاتھوں سے ہماری سمع و بصر سے ہمارے قدم اور پیروں سے یعنی ہمارے ہاتھ اور پیر اور ہماری سمع و بصر اس کے افعال کے لئے مظاہر اور وسائط ہیں۔ اور اسی وجہ سے کہ یہ جوارح افعال الٰہیہ کے مظاہر ہیں۔ حدیث میں ان جوارح کو خدا کی طرف مجازاً منسوب کردیا گیا۔

کما ورد فی مسلم مرفوعا لا یزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احبہ فاذا احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بھا ورجلہ الذی یمشی بھا اھ۔

جیسا کہ صحیح مسلم میں مرفوعاً روایت ہے کہ بندہ ہمیشہ نوافل سے تقرب حاصل کرتا رہتا ہے۔ یہانتک میں اسکو محبوب بنالیتا ہوں۔ پس وہ میرے ہی کان سے سنتا ہے اور میری ہی آنکھ سے دیکھتا ہے اور میرے ہی ہاتھ سے پکڑتا ہے۔ اور میرے ہی پیر سے چلتا ہے۔

وقال تعالیٰ۔ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم۔

جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں درحقیقت اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھ پر ہوتا ہے۔

اس آیت میں حق تعالیٰ نے نبی کریم کے دست مبارک پر بیعت کرنا اپنے ہی دست قدرت پر بیعت کرنا قرار دیا ہے کیونکہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا دست مبارک اسی کے دست قدرۃ کا مظہر ہے۔

وقال تعالیٰ۔ ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ

یعنی رسول اکرم کی اطاعت خداوندی اطاعت کیلئے مظہر ہے۔

وقال تعالیٰ۔ خذ من اموالھم صدقۃ تطھرھم۔ الآیۃ

ان کے مال سے صدقہ لیجئے تاکہ وہ صدقہ ان کو پاک کردے۔

اس آیت میں اخذ صدقات کو نبی کریم کی جانب منسوب فرمایا۔ اور دوسری آیت میں اپنی جانب منسوب فرمایا

کما قال تعالیٰ۔ الم یعلموا ان اللہ ھو یقبل التوبۃ عن عبادہ ویاخذ الصدقات الآیات

کیا انہیں علم نہیں کہ اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور ان سے زکوٰۃ لیتا ہے۔

ان دونوں آیتوں میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حقیقت میں آخذ صدقات وہی ہے مگر چونکہ ظہور اس کا نبی کریم کے دست مبارک پر ہوا اس لئے ایک مرتبہ نبی کریم کی طرف منسوب کردیا۔ وقال تعالیٰ

فلم تقتلوھم ولکن اللہ قتلھم وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی۔ الآیۃ	اے مسلمانو تم نے انکو قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے قتل کیا اور اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت آپنے خاک کی مٹھی پھینکی وہ حقیقت میں آپنے نہیں پھینکی بلکہ اللہ نے پھینکی۔

یعنی حقیقت میں قاتل اور فاعل ہم ہی ہیں اور تم محض آلہ اور واسطہ ہو جس طرح تیر اور تلوار تمہارے افعال کیلئے آلہ اور واسطہ ہے اسیطرح تم ہمارے افعال کے لئے مثل تیر کمان کے واسطہ اور مظہر ہو۔ ؎ وقال ابوالطیب

فانت حسام الملک واللہ ضاربٌ ؛ وانت لواء الدین واللہ عاقد

آنے والے چونکہ دروازہ سے گذرتے ہیں اس لئے دروازہ ان کے لئے ایک مخرج اور مظہر ہے مگر مولد یعنی پیدا کرنیوالا نہیں ہے۔ اسیطرح سے اعضائے انسانی حرکات الٰہیہ اور افعال خداوندی کے لئے دروازے ہیں کہ جن سے افعال الٰہیہ کا خروج اور ظہور ہوتا ہے اگر کوئی شخص دروازہ ہی کو مولد سمجھ بیٹھے تو یہ اسکی نادانی ہوگی۔

معتزلہ نے جب جوارح انسانیہ پر افعال الٰہی کا ظہور دیکھا تو انسان اور اس کے اعضاء ہی کو ان افعال کا خالق بتلادیا۔ اور جبریہ نے اس مخرج اور مظہر سے قطع نظر کرکے تمام افعال کو اصل کی جانب منسوب کردیا۔

اور اشاعرہ نے ظاہر و باطن دونوں ہی کو ملحوظ رکھا باطن پر نظر کرکے خدا کو خالق بتلایا اور ظاہر پر نظر کرکے بندہ کا کسب بتلایا۔

جبر اور اختیار کی حقیقت - انسان سے افعال کا صدور دو طرح پر ہوتا ہے۔ ایک یہ کہ انسان کسی شئے کا تصور کرے اگر وہ چیز اس کی طبیعت کے موافق ہوئی تو اس کے قلب میں اس کے کرنے کی خواہش اور رغبت پیدا ہوتی ہے۔ اور پھر نہایت ذوق و شوق کے ساتھ اس کے حاصل کرنے کیلئے حرکت کرتا ہے۔ اور اگر وہ شئے اس کی طبیعت اور منشاء کے خلاف ہوتی ہے تو قلب میں اس کی نفرت اور کراہت پیدا ہوتی ہے اور بصد کراہت و ناگواری اور بہزار نفرت و بیزاری اس کے دفع کرنے کیلئے حرکت کرتا ہے۔ لہٰذا انسان سے جو حرکت شوق اور رغبت یا نفرت اور کراہت کی بنا پر ظہور میں آئے اسی کا نام فعل اختیاری ہے۔ اور جو حرکت بدون کسی شوق اور خواہش کے ظہور میں آئے۔ جیسے حرکت مرتعش[1] تو وہ حرکت جبری اور اضطراری کہلائے گی۔ تمام عقلاء کے نزدیک پہلی حرکت اختیاری ہے اور بندہ سے اس اختیار کی نفی اور انکار ایسا ہی ہے جیسا کہ کوئی یہ کہے کہ انسان نہ سنتا ہے اور نہ دیکھتا ہے پس جس طرح انسان سے سمع اور بصر کا انکار سراسر بداہت اور مشاہدہ کا انکار ہے اسی طرح سے بندہ سے اختیار کی نفی سراسر محسوس اور مشاہد چیز کی نفی کرتا ہے اور جس طرح دنیا میں اس اختیار پر جزاء و سزاء مرتب ہو رہی ہے اسی طرح آخرت میں بھی اسی اختیار پر ثواب اور عقاب مرتب ہوگا۔ الغرض انسان سے جو فعل

اور جو حرکت ظہور میں آتی ہے۔ عقل کے نزدیک اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک اختیاری جو شوق اور رغبت سے ہو اور دوسری اضطراری جس میں انسان کی کسی قسم کی خواہش کو دخل نہ ہو جیسے حرکت رعشہ۔

اور ظاہر ہے کہ حق جل وعلا کے قضاء وقدر اور حیطۂ علم سے کوئی حرکت بھی باہر نہیں۔ جس حرکت کے متعلق جس طرح خدا تعالیٰ نے قضاء وقدر میں لکھدیا ہے وہ حرکت اسی طرح ظہور میں آئے گی۔ اگر اختیاری لکھدیا ہے تو وہ حرکت بندہ کے اختیار سے ظہور میں آئے گی۔ اور اگر اضطراری لکھدیا ہے تو بندہ سے اس فعل اور حرکت کا صدور بلا اختیار ہوگا معلوم ہوا کہ قضاء وقدر کے متعلق ہونے سے افعال عبد کی تقسیم پر (کہ بعض افعال اختیاری اور بعض اضطراری ہیں) کوئی اثر نہیں پڑتا۔

یہ فتح عبدالحق محدث دہلویؒ کے کلام کا خلاصہ اور توضیح ہے جو حضرت موصوف نے جبر و اختیار کی حقیقت کے متعلق تکمیل الایمان ص۲۳ پر تحریر فرمایا ہے۔

اس تقریر سے یہ شبہ بھی رفع ہوگیا کہ جب قضاء وقدر میں ابوجہل کا کفر مقدر ہو چکا تھا کہ ابوجہل ایمان نہ لائیگا تو پھر ابوجہل کا کفر ضروری اور ایمان لانا محال اور ممتنع ہوگا۔ اس لئے کہ علم الٰہی کا غلط ہونا ناممکن اور محال ہے اور جب کفر ضروری ہوا تو پھر بندہ کو ایمان کا کہاں اختیار باقی رہا۔ لہٰذا جبر لازم آیا۔

اسکا جواب یہ ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ کو پہلے سے علم تھا کہ زید فلاں کام اپنے اختیار سے کرے گا۔ اور فلاں کام اس سے بلا اختیار سرزد ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے علم سے اختیار زائل نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ تو اختیاری اور اضطراری سب ہی امور کو جانتا ہے۔ نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ کے افعال بالاتفاق اختیاری ہیں۔ حالانکہ وہ ازل میں اپنے افعال کو بھی جانتا تھا کہ فلاں وقت فلاں کو یہ شے عطا کروں گا۔ پس جس طرح علم ازلی کیوجہ سے اللہ تعالیٰ کا اختیار نہیں جاتا رہا۔ اسی طرح علم ازلی سے بندوں کے اختیار اور ارادہ کا زائل ہونا ثابت نہیں ہوتا۔

توفیق اور استدراج ۔ انسان جب بہیمی جذبات کو کسب کرتا ہے تو ویسی ہی اس کو مدد دیجاتی ہے اور جو امور اس کے مناسب ہوتے ہیں وہی اس کے لئے آسان کردے جاتے ہیں۔ اور جب ملکی جذبات کو کسب کرنا چاہتا ہے تو پھر ویسی اس کو امداد دی جاتی ہے۔ اور اسی کے مناسب امور اسکے لئے سہل کردئے جاتے ہیں۔ قال تعالیٰ۔

کلاً نمد ھولاء وھولاء من عطاء ربک وما کان عطاء ربک محظورا۔ الآیۃ	ہر ایک کی امداد کرتے ہیں ان کی بھی اور اُن کی بھی۔ خدا کی عطاء کسی سے روکی نہیں گئی۔
وقال تعالیٰ ان سعیکم لشتی فاما من اعطی واتقی وصدق بالحسنیٰ فسنیسرہ	بیشک تمہاری کوشش مختلف ہے۔ پس جس نے دیا اور ڈرا اور کلمۂ توحید کی تصدیق کی اسکے لئے اعمال صالحہ کو سہل کردینگے

للیسری واما من بخل واستغنی وکذب بالحسنی فسنیسرہ للعسری	اور جس نے بخل کیا اور تکذیب کی اس کے لئے بھرت اعمال میں سہولت پیدا کردیں گے۔

ایک شخص اپنے کسب سے ہدایت حاصل کرنا چاہتا ہے تو اس کو ہدایت میں مدد دیجاتی ہے اور اسباب ہدایت اس کے لئے پیدا کردیئے جاتے ہیں اور جو کفر اور ضلالت حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اس کو اس میں امداد دی جاتی ہے۔ ہدایت میں امداد دینے کا نام توفیق ہے اور کفر وضلالت میں امداد دینے کا نام استدراج اور امہال ہے۔

آفتاب بالذات روشن ہے اور نور قمر اور نور کواکب آفتاب سے مستفاد ہے۔ بہرحال نور آفتاب بھی نور آفتاب ہے اور نور قمر بھی حقیقت میں نور آفتاب ہی ہے مگر دن کو آفتاب بلا واسطہ روشنی ڈالتا ہے اور شب کو قمر اور کواکب کے واسطہ سے۔ لیکن جب آفتاب بلا واسطہ روشنی ڈالتا ہے تو اسکی تاثیر بھی اور ہوتی ہے اور احکام بھی اور جب وہی آفتاب شب کو قمر کے واسطہ سے روشنی ڈالتا ہے تو تاثیر اور احکام سب بدلجاتے ہیں۔ حتیٰ کہ نام بھی بدلجاتا ہے۔ چنانچہ دن کی روشنی کو دھوپ اور شب کی روشنی کو چاندنی کہتے ہیں۔ ٹھیک اسی طرح ارادۂ الٰہیہ جو بمنزلہ شمس کے ہے کبھی بندہ کے ارادہ میں سے ہوکر گذرتا ہے تو اسکو کسب کہتے ہیں اور کبھی بلا واسطہ عمل پیرا ہوتا ہے تو اسکو خلق کہتے ہیں۔

اور اسی وجہ سے کہ ابوجہل اور ابولہب کو آمنوا کا خطاب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی وساطت سے ہوا اور امر الٰہی کا ظہور نبی کریم کی زبان پاک سے ہوا سو اس واسطہ اور حجاب کے حائل ہونیکی وجہ سے ابوجہل اور ابولہب ایمان و ہدایت سے انکار کرسکے ورنہ اگر بلا واسطہ ان کو کونوا مؤمنین کا خطاب ہوجاتا تو وہ یقیناً صدیق بنجاتے۔ کما قال تعالیٰ

انما امرہ اذا اراد شیئا ان یقول لہ کن فیکون	خدا کی شان یہ ہے کہ جب کسی شئے کا ارادہ فرماتے ہیں تو کن فرمادیتے ہیں۔ وہ شئے فوراً ہوجاتی ہے۔

اور اسی وجہ سے کہ عہد الست میں خطاب بلا واسطہ تھا یکلخت سب نے بلیٰ کہدیا اور اس عالم میں خطاب حجاب اور واسطہ سے ہوا اس لئے کوئی اس عہد پر قائم رہا اور کوئی نہ رہا۔ بہرحال کفر کی ذاتی تاثیر نار جہنم ہے جیسے سانپ کی ذاتی تاثیر ہلاکت ہے۔ مگر جس طرح ہلاکت کیلئے سانپ کا کاٹنا شرط ہے اسی طرح نار جہنم کے لئے بندہ کا کفر کرنا شرط ہے۔ دیا سلائی میں مادہ آتشگیر موجود ہے مگر آگ کے لئے اس کا رگڑنا شرط ہے۔

لیکن اب ہم ترقی کرکے کہتے ہیں کہ اگر حق تعالیٰ بندہ کے دل میں کفر کا فقط داعیہ ہی رکھدیتے اور بندہ کے کسب اور ارادہ کو دخل نہ ہوتا بلکہ اضطراراً اس سے کفر صادر ہوتا تب بھی اسکا جہنم میں جانا کوئی ظلم نہ ہوتا۔ کیونکہ تاثیر اسباب میں ارادہ شرط نہیں۔ انسان اگر اپنے قصد اور اختیار سے سنکھیا کھائے تب بھی مرتا ہے۔ اور اگر بیہوشی کھائے تب بھی ہلاک ہوتا ہے۔ واللہ اعلم۔

وعظ و نصیحت

پنجگانہ نماز کی برکات

(از مولانا عبدالجبار صاحب مبلغ دارالعلوم دیوبند)

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ قال اللہ تعالیٰ فی القرآن الکریم۔

اتل ما اوحی الیک من الکتب واقم الصلوٰۃ ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشاء والمنکر ولذکر اللہ اکبر واللہ یعلم ما تصنعون (پارہ ۲۱)

حق تعالیٰ جل شانہ نے اس آیت شریفہ میں انسان کی اصلاح اور شریر النفس سے کریم النفس۔ عدو اللہ سے محب اللہ اور گنہگار سے پرہیزگار بننے کا طریقہ بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ سید المرسلین تاجدار مدینہ صلے اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوتا ہے کہ جو لوگ طرح طرح کی سیاہ کاریوں اور بدکرداریوں میں مبتلا ہیں خدا تعالیٰ اور اس کے برگزیدہ نبی کریمؐ کے ارشادات کو پس پشت ڈال کر ہوا و ہوس کا اتباع کرتے ہوئے اپنی عمر کا معتد بہ حصہ ضائع کر چکے ہیں خواہشات نفسانی اور کارہائے شیطانی میں اپنے قیمتی وقت کو برباد کر رہے ہیں ظاہری اور باطنی جرائم میں مبتلا ہیں "تن ہمہ داغ داغ شد" کے مصداق ہیں اے نبی کریمؐ ایسے لوگوں کو ہماری کتاب میں سے وحی الٰہی پڑھ کر سنائیے اور ان کی اصلاح و درستگی کا ایک واحد طریقہ ہم بیان کرتے ہیں وہ طریقہ آپ انھیں بتا دیجئے اگر ہمارے بیان کردہ طریقہ پر عمل کرنا شروع کر دیا گیا تو قلب پر ایک گونہ نور پیدا ہونا شروع ہو جائیگا ظلمات اور تاریکی کے پردے بتدریج اٹھ جائیں گے صرف اس ایک کام کے کرنے کی وجہ سے دیگر معاصی سے قدرتی طور پر نفرت ہونے لگے گی۔ نیز جب ہمارے بیان کردہ طریقہ پر عمل کرنے کیلئے ہماری صدا سے پر حاضر ہو گئے تو گذشتہ گناہ ہم سب معاف کر دیں گے ؎

دگر ختم گیرد بہ کردار زشت ✤ چو باز آمدی ماجرا در نوشت
باز آ باز آ ہر آن چہ ہستی باز آ ✤ گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ
این درگہے ما درگہے نومیدی نیست ✤ صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

وہ اصلاح کا طریقہ بچھڑے ہوئے غلام کا اپنے مولا و آقا سے ملنے کا ذریعہ یہ ہے کہ جسکو ہادی برحق نے اپنے پاک کلام میں ذکر فرمایا ہے واقم الصلوٰۃ ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشاء والمنکر (ترجمہ) اور قائم کیجئے نماز کو بیشک نماز روکتی ہے بے حیائی اور ناشائستہ حرکات سے روکتی ہے [illegible] کوئی [illegible] ہمارا [illegible] شق

ہو کر ان کی خدمت میں سلام و پیام بھیجنے لگا کہ میں آپ پر یوں فدا ہوں یوں فریفتہ ہوں مجھے راتوں آپکے فراق و جدائی میں چین نہیں آتا۔ آپ مہربانی فرما کر میرے دل کی مراد پوری کیجئے۔ اس پارسا اور نیک بی بی نے اپنے خاوند سے ذکر کیا کہ فلاں شخص میری طرف اس قسم کے پیام ہمیشہ بھیجتا ہے اور حال یہ ہے کہ میں اس کی صورت سے بھی واقف نہیں ہوں۔ نیز مجھے اس قسم کی حرکات سے قدرتی طور پر نفرت بھی ہے۔ اس بی بی کے خاوند اولیاء اللہ میں سے تھے ان کی مجلس میں تھوڑی دیر بیٹھنے سے آدمی پر عشق الٰہی کا رنگ چڑھ جاتا تھا۔ واقعی اللہ والوں کی صحبت میں ایک بہت بڑا اثر ہوتا ہے۔

؎ گر تو سنگ خارہ و مرمر شوی ٭ پیش مرد کاملے گوہر شوی

اس پارسا بی بی کے بزرگ خاوند نے فرمایا کہ تم ان سے یہ کہلا کر بھیج دو کہ ہمیں تمہاری فرمائش منظور ہے۔ مگر ایک شرط ہے پہلے اس شرط کو پورا کرو وہ شرط یہ ہے کہ تم میرے خاوند کے پیچھے چالیس روز تک باجماعت نماز پنجگانہ ادا کرو چالیس یوم کے بعد ہم تم سے بات کریں گے۔ چنانچہ انھوں نے اسی طرح کہلا بھیجا۔ بس پھر کیا تھا اس رند مشرب اور سیاہ کار نے نہا دھو کر عمدہ کپڑے پہن کر اس ولی الٰہی کے پیچھے نماز باجماعت پڑھنا شروع کر دی اور یہ کہا کہ بھلا چالیس دن تک نماز پڑھنا کیا بڑی بات ہے۔ خوب فرمایا ہے۔

ہر کہ خواہد ہمنشینی با خدا ٭ گو نشیند با حضور اولیا

جب پورے چالیس روز ہو چکے تو اب آزمائش کے طور پر پارسا بی بی نے پیام بھیجا کہ تشریف لائیے مگر وہاں کیا تھا اس کی جان و جسم میں تو نماز اپنا کام کر چکی تھی دل میں عشق الٰہی کا سوز و گداز پیدا ہو چکا تھا لہٰذا اللہ کے عشق اور محبت کے سوا دوسرے کی محبت سے شرم آنے لگی عشق مجازی کی بجائے عشق حقیقی کی آگ جسم و جان میں پیدا ہو چکی تھی اسلئے جواب دیا گیا کہ جب میں آپ کی خدمت کے قابل تھا آپنے پسند نہ کیا اور اب میں توبہ کر کے اپنے مولیٰ کی خدمت و فرمانبرداری کے قابل ہو گیا ہوں۔ اب میں آپ کو پسند نہیں کرتا یہ تو ؎ ہنستی پھرتی چھاؤں ہے۔ کبھی کے دن بڑے کبھی کی رات۔ اس پارسا بی بی نے اپنے خاوند سے ذکر کیا تو انھوں نے بے ساختہ فرمایا کہ سچ ہے نماز ایسا ہی اپنا اثر کرتی ہے۔ رندوں کو عاشق مولا بنا دیتی ہے۔

نماز میں قرآن مجید پڑھنے کی برکات ۔ کنز العمال میں حضرت ابن عباس رضؓ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے ایک حرف قرآن پاک کا خارج نماز میں پڑھا اسے دس نیکیاں ملیں دس گناہ معاف ہوئے۔ دس درجے جنت میں ملے۔ اور جو شخص ایک حرف قرآن شریف کا نماز میں بیٹھ کر پڑھیگا اسے ہر ایک حرف کے بدلے پچاس نیکیاں ملیں گی۔ پچاس گناہ معاف ہوں گے۔ پچاس درجے جنت میں بلند ہوں گے اور جو شخص کھڑے ہو کر نماز میں قرآن پڑھیگا ایک حرف کے بدلے سو نیکیاں ملیں گی۔ سو گناہ معاف ہوں گے۔ سو درجے جنت میں بلند ہوں گے۔ نیز اسی کنز العمال میں حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال

اس شخص کی جو امام کے ساتھ شروع الحمد پڑھنے میں آکر نماز میں شامل ہو جائے ایسی ہے جیسے کوئی شخص دار کفر فتح کرنے میں شروع سے شامل رہا اور مثال اس شخص کی جو الحمد کے اخیر میں امام کیساتھ آکر نماز میں ملا ایسی ہے جیسے کوئی شخص بعد فتح کرنے کے غنیمت تقسیم ہونے میں شامل ہو کر مال غنیمت سے حصہ لے یعنی نماز کے شروع میں آکر شامل ہونا جہاد اکبر اجر عظیم سے اخیر میں آکر ملنا مفت کا ثواب ہے۔

نماز کے معنی - نماز کو عربی میں "صلوۃ" کہتے ہیں۔ صلوۃ کے معنی لغت میں ہیں دعا کرنا، تعظیم کرنا، آگ جلانا آگ میں جانا، ٹیڑھی لکڑی کو سیدھا کرنا، شریعت مقدسہ میں "صلوۃ" ایک خاص ترکیب اور خاص طریقہ سے عبادت دینی کا نام ہے۔ عرب کے محاورہ میں یہ امر ضروری ہے کہ لغوی اور شرعی معنی میں کوئی مناسبت ضرور ہو۔ پس یہاں پر جس قدر صلوۃ کے معنی ہیں وہ معنی صلوۃ شرعی یعنی نماز میں موجود ہیں اپنے لئے دعا کرنا خدا کی تعظیم کرنا عشق الٰہی کی آگ بھڑکانا، نمازی کے گناہوں کا جلنا یا خود نمازی کا عشق الٰہی کی آگ میں جلنا نمازی آدمی کے ٹیڑھے اور برے اخلاق کا درست اور سیدھا ہونا۔ چنانچہ اس معنی کے ثابت کرنے کیلئے ہم عاشقوں کی نماز کا قصہ پیش کرتے ہیں۔

محمد بن ابوالفرج جوزیؒ کی لونڈی سے کسی نے پوچھا کہ کیا کام کیا کرتی ہو جواب میں کہا کہ دن بھر اپنے مجازی مولا کا کام کرتی ہوں اور شب کو اپنے حقیقی مولا کی اطاعت کرتی ہوں ایک مرتبہ رمضان المبارک میں نوافل تہجد میں نہایت سوز و گداز سے کلام مجید پڑھ رہی تھی ایک رکعت میں سورۂ بقرہ دوسری میں آل عمران تیسری میں نساء حتیٰ کہ سورۂ ابراہیم تک پہنچی اور اس آیت شریفہ کو تلاوت کیا۔

یسقی بماء صدید یتجرعہ ولا یکاد یسیغہ ویاتیہ الموت من کل مکان وما ھو بمیت ومن ورائہ عذاب غلیظ - حاصل مطلوب یہ ہے کہ دوزخیوں کو خون اور پیپ (ملا کر) گھونٹ گھونٹ پلایا جائیگا مگر وہ پی نہ سکیں گے۔ پھر ہر طرف سے گھٹائیں چھائی ہوئی ہوں گی مگر وہ مریگا بھی نہیں کہ چھٹی ہی ہو جائے۔ یوں ہی کئی مصائب و آلام میں گھرا رہیگا۔ اس آیت کریمہ کو پڑھ کر غش کھا کر زمین پر گر گئی اور ایک چیخ نکلی گھر والے گھبرائے کہ یہ کیا ہوا دیکھا تو وہاں کیا رکھا تھا گرتے ہی کام تمام ہو گیا۔ صرف مردہ بے جان پڑی ہوئی تھی حضرت شیخ رحمہ نے ایسے موقع کیلئے فرمایا ہے

عاشقان کشتگان معشوقند ؛ بر نیاید ز کشتگان آواز

اے مرغ سحر عشق ز پروانہ بیاموز ؛ کان سوختہ را جان شد و آواز نیامد

این مدعیان در طلبش بے خبرانند ؛ کان را کہ خبر شد خبرش باز نیامد

روض الریاحین میں ہے کہ سیدنا امام زین العابدین رح ایک مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے اچانک اس مسجد کے چھپر میں آگ لگ گئی تمام مسجد میں آگ بھڑک اٹھی آپ اسوقت مسجد کے اندر نماز میں مشغول تھے اس واقعہ کو دیکھ کر لوگوں میں ایک گونہ شور بپا ہو گیا اور مجمع اکٹھا ہو گیا پانی سے آگ کو بجھانا شروع کیا اور آپ کو آوازیں دی گئیں کہ حضرت

نماز توڑ دیجئے ورنہ آپ آگ میں جل جائیں گے مگر آپ کو اصلاً خبر نہ ہوئی اور اسی طرح برابر نماز ادا فرماتے رہے جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے عرض کیا کہ حضرت آپ نے ہماری آوازیں نہیں سنیں۔ فرمایا تم کیا کہتے تھے عرض کیا کہ مسجد کے چھپر کو آگ لگ گئی تھی ہم آپ کو آگ سے بچانا چاہتے تھے ہر چند ہمنے کوشش کی مگر آپ نے کچھ نہیں سنا فرمایا کہ تم مجھے دنیا کی آگ سے بچانے کی کوشش کر رہے تھے اور میں اس وقت اپنے آقا کے دربار میں کھڑا ہو کر آخرت کی آگ سے بچنے کی درخواست کر رہا تھا اس لئے مجھے دنیا کی آگ سے بچنے کی پروا نہ ہوئی۔ ایک روز حضرت سفیان ثوریؒ کعبہ شریف کے قریب حرم محترم میں نماز پڑھ رہے تھے کسی دشمن نے موقع پاکر آپ کے ایک پیر کی دو انگلیاں کاٹ دیں اور دوسرے پیر کی پانچوں انگلیاں کاٹ دیں مگر آپ کو اصلاً خبر نہ ہوئی اور برابر نماز پڑھتے رہے۔ کسی نے ایسی ہی موقع کے لئے کہا ہے ؎

بجرم عشق توام می کشند غوغا ایست ؛ تو نیز بر سر بام آ کہ خوش تماشا ایست

آہ ایسے عاشق آج کہاں ہیں خوب فرمایا ہے۔ ؎

بہائے خون اگر تو عاشقوں کا ؛ تو ہر قطرہ سے نکلے نام اللہ

اگر سننے کی طاقت ہو تو ہر شے ؛ سنا دے خود تجھے ہی نام اللہ

اس قصہ سے ہمارے نو تعلیم یافتہ حضرات اور خشک لوگوں کو یہ شبہ ہوگا کہ ایسا ہونا تو محال ہے کہ جیتے جاگتے آدمی کے پیر کاٹے جائیں اور اسے اصلاً خبر نہ ہو۔ ایسے کم نظر دوستوں سے عرض ہے کہ اس طرح ہونا محال اور مشکل قطعاً نہیں ہے کبھی آپ نے ڈاکٹروں کو شفاخانہ میں اپریشن کرتے ہوئے دیکھا ہوگا۔ کلوروفارم ایک دوا ہے جب کسی مریض کو کلوروفارم سونگھا دی جاتی ہے تو مریض بالکل بے حس ہو جاتا ہے جسم کے جس حصہ کو ڈاکٹر چاہتا ہے کاٹ دیتا ہے مریض کو بالکل خبر تک نہیں ہوتی ہاتھ پاؤں تک نہیں ہلاتا۔ حالانکہ اس کی جان و جسم صحیح و سالم موجود ہوتے ہیں اور حال ہی میں اس سے بھی ایک آسان طریقہ ایجاد ہوا ہے وہ یہ ہے کہ جسم کے جس حصہ کو ڈاکٹر کاٹنا چاہتا ہے اس پر ایک دوا لگا دی جاتی ہے جس سے جسم کا صرف وہ حصہ جس پر دوا لگائی گئی ہے بے حس ہو جاتا ہے ڈاکٹر اس حصہ کو بلا تکلف کاٹتا ہے مگر مریض کو کچھ بھی احساس نہیں ہوتا پس اسی طرح جس شخص کو حق تعالیٰ اپنی محبت اور عشق کا کلوروفارم سونگھا دیتے ہیں اسے اپنی جان و جسم کا کچھ پتہ نہیں رہتا ہے۔ عارف باللہ نے فرمایا ہے ؎

آنکس کہ ترا شناسد جان را چہ کند ؛ فرزند عزیز و خان و مان را چہ کند

ایک صالحہ بی بی نے کھانا پکانے اور روٹیاں تندور میں لگانے کی غرض سے تندور روشن کیا اور اس میں لکڑیاں ڈالکر خود نماز میں مشغول ہو گئیں۔ اس بی بی کا بچہ جو اس وقت اسکے قریب کھیل رہا تھا تندور میں گر گیا کسی نے کہا کہ تیرا بچہ تندور میں گر گیا ہے اور تو نماز میں مشغول ہے۔ اس شخص نے بہت کچھ شور مچایا مگر وہ بدستور نماز میں مشغول رہیں بعد از فراغت نماز تندور کے قریب نہایت اطمینان سے آکر دیکھا تو بچہ صحیح و سالم زندہ موجود ہے سچ ہے من کان للہ کان اللہ لہ۔ منقول از تہذیب الکمال فی اسماء الرجال۔ کسی بزرگ نے خوب فرمایا ہے۔

ولو کان النساء کما ذکرنا ؛ تفضلت النساء علی الرجال

دو عالم خریدار ہوں اسکے یارب ؛ جو ہو نقد جان سے خریدار تیرا

قدسی صفت حسین احمد

(از مولانا قاری فخر الدین صاحب گیاوی فاضل دیوبند)

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی مدظلہ کی گرفتاری پر غم و غصہ کا اظہار کرنے کیلئے گیا کے ہیلٹ ٹاؤن ہال میں جو عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ اسمیں مولانا قاری فخر الدین صاحب نے یہ نظم پڑھی۔ ہم مولانا موصوف کے شکریہ کے ساتھ اس نظم کو قارئین "دارالعلوم" کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ (مرتب)

وہ ختم الانبیاء کا لاڈلا محبوب سبحانی
وہ جس کی زندگی آئینۂ تفسیر قرآنی

وہ شیخ الہند محمود الحسن کی آنکھ کا تارا
وہ نور عین امداد و رشید قطب ربانی

رسول اللہ کا وارث ولی اللہ کا وارث
وہ فخر خاندان قاسمی، وہ شیخ روحانی

وہ شمس علم و حکمت جس سے عالم ہوگیا روشن
عجم میں جس کی تنویریں، عرب میں جسکی تابانی

وہ شیر بیشۂ اسلام وہ مستانۂ وحدت
وہ جس کی گونج سے دشمن کا پتہ ہوگیا پانی

حسین احمد اسی قدسی صفت کا نام نامی ہے
اسی پر آج ہے اتمام نعمتہائے ربانی

اسیر مالٹا، وہ یادگار احمد حنبل ؒ
مراد آباد کے محبس میں ہے وہ یوسف ثانی

کبھی مردان غازی غیر حق سے ڈر نہیں سکتے
یہی وہ ہیں جو کرتے ہیں فقیری میں بھی سلطانی

دبانے سے نہیں دبتے ہیں حریت کے متوالے
کہیں روکے سے رکتی ہے سمندر کی بھی طغیانی؟

"اشداء علی الکفار" کی تلوار ہاتھوں میں
نظر آجائے "سیماھم" کوئی دیکھے تو پیشانی

"تراھم رکعاً اور سجداً" "فی اللیل رھبان"
شعار زندگانی "ابتغاء فضل ربانی"

صحابہ کا نمونہ اور رسول اللہ کا اسوہ
انھیں دیکھو کہ ہیں یہ مظہر آیات قرآنی

وطن کے رہنماؤں پر ستم ہیں ایسی حالت میں
وطن کی گھات میں ہیں جبکہ جرمن اور جاپانی

زباں سے کچھ نہ کہئے اس تدبر اور سیاست پر
"کہ اہل مملکت داند رموز مملکت رانی"

حسین احمد کے حصہ کا پلاؤ کھانے والوں کو
تن آسانی تو آساں ہے مگر مشکل ہے قربانی

خدا کی راہ میں مرمٹنے والوں سے کوئی پوچھے
کہ قید و بند میں ہیں کیسی لذتہائے روحانی

گرفتار بلا ہونا۔ کٹانا گردنیں اپنی
ہے اے فخر انکا یہ حصہ ہے جنپر فضل ربانی

سیماب صاحب کی نظم "موحد اعظم" کے متعلق

حضرت مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم کی رائے

"سیماب صاحب اکبرآبادی کی نظم "موحد اعظم" نے ہندوستان کے مسلمانوں میں جو اضطراب پیدا کیا اور ان کے خلاف نفرت کی جو عام لہر دوڑی اسکا تدارک کرنے اور سیماب صاحب کے اقوال کی تاویل کرکے ان کی پوزیشن کو صاف کرنیکے لئے انکے ایک خاص ارادتمند شاگرد نے ایک مطبوعہ گشتی مکتوب ملک کے اہل علم حضرات کی خدمت میں ارسال کرکے انکی رائے بغرض اشاعت طلب کی تھی۔ یہ مکتوب اکابر دیوبند کی خدمت میں بھی موصول ہوا تھا۔ حضرت مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم نے اسکا جو جواب ارسال فرمایا چونکہ اس کے مطالعہ سے مسلمان اس نظم اور صاحب نظم کے متعلق صحیح رائے قائم کرنے میں بہت کچھ مدد حاصل کرسکتے ہیں اس لئے ہم اسے شائع کردینا ضروری سمجھتے ہیں۔ اس مکتوب کا خلاصہ الفاظ کے ردوبدل کیساتھ مرسل مکتوب گشتی کی خدمت میں بھیجا جاچکا ہے۔ اس وقت چونکہ اشاعت مقصود ہے تو اصل مکتوب بجنسہ شائع کیا جاتا ہے۔

ممکن ہو کہ اپنے اعلان کے مطابق صاحب مکتوب بھی اس مختصر لیکن جامع جواب کو اخبارات میں شائع کرنے کی اخلاقی جرأت فرمائیں" (مرتب)

از دارالعلوم دیوبند — مورخہ ۲ جمادی الثانیہ ۱۳۶۱ھ

محترم المقام زید مجدکم

بعد سلام مسنون آنکہ جنابکا مطبوعہ گرامی نامہ صادر ہوا۔ میں اس دوران میں بچہ کی علالت کی وجہ سے سخت مبتلا رہا۔ یہانتک کہ اس کا انتقال ہوگیا۔ اسی کے سلسلہ علالت و وفات کی مصروفیتوں کی وجہ سے ارسال جواب میں کچھ غیر معمولی تاخیر ہوگئی معافی کا خواستگار ہوں۔

سیماب صاحب کی نیت یا مقصد و مراد کا تعلق ان کی ذات سے ہے جسپر کوئی حکم نہیں لگایا جاسکتا۔ احکام کا تعلق ظواہر اقوال و اعمال سے ہے۔ میں جہانتک غور کرسکا ہوں سیماب صاحب کی نظم "موحد اعظم" کے ظاہری دعاوی اور مقاصد اصول شرعیہ پر منطبق نہیں ہوتے۔ اور نہ نظم کے عنوانات مثل "شیطان کی توحید" یا "شیطان کی محبت الٰہی" وغیرہ کو مسلمانوں کی اصلاح میں کوئی دخل معلوم ہوتا ہے۔ اور یوں بھی نصوص شرعیہ کے خلاف شاعریت یا طبع آزمائی کوئی مستحسن اور معقول فعل قرار نہیں پاسکتا۔

اصلاح و ہدایت خلق اللہ کے طرق پر قرآن و حدیث نے اتنی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے کہ اس سلسلہ میں طبع آزمائی کا کوئی موقع ہی باقی نہیں رہا ہے۔ نیز تجربہ بھی شاہد ہے کہ ہدایت و اصلاح کے اختراعی طریقے نہ کبھی مؤثر

ثابت ہوئے ہیں نہ موجب خیر و برکت بنے ہیں۔ اور نہ نیت کی کوئی مظنونہ خوبی ان کی طبعی تاثیرات کو روک سکی ہے۔

وضاعین حدیث میں بعض سادہ لوح نیک نیت افراد بھی شامل ہیں جنھوں نے محض مسلمانوں کو عمل صالح پر آمادہ کرنے کے لئے ترغیب و ترہیب کی حدیثیں وضع کیں۔ لیکن اس شنیع طرز عمل کی ایجاد سے باوجود ان کی نیک نیتی کے ترغیب و ترہیب تو مسلمانوں کو ہوئی یا نہ ہوئی مگر دین میں ایک فتنہ عظیمہ کی بنیاد ضرور قائم ہوگئی جس کے اثرات آج تک کم و بیش امت میں موجود ہیں۔ بدیں منوال میں سمجھتا ہوں کہ شیطان کے بارہ میں ان خلاف نصوص تصریحات کو اگر سیماب صاحب کی نیک نیتی اور ارادۂ اصلاح پر بھی محمول کرلیا جائے تب بھی یہ نظم اور اس کے مفسدہ خیز عنوانات کسی اچھے صلہ کے مستحق قرار نہیں پاسکتے۔ کیونکہ ان سے اصلاح موہوم تو ہوئی یا نہیں ہوئی مگر ایک اضطراب انگیز فتنہ یقیناً بیٹھے بٹھائے کھڑا ہوگیا جس کا مشاہدہ آپ خود کر رہے ہیں۔ بلکہ اس سے گذر رہے ہیں۔

میرے خیال میں اس موقعہ پر آپ کو صرف اس موٹی سی بات پر غور کرلینا چاہئے تھا کہ شیطان کی نصرت و حمایت یا فضیلت و منقبت کا یہ پرواز ایک سیماب صاحب ہی کی جدۃ فکر کا نتیجہ نہیں بلکہ اس قسم کی فکر پیمائیوں سے بعض پچھلوں نے بھی شیطان کی بزرگی اور برگزیدگی کا راگ الاپا ہے پھر نہ محض بطور شاعریت بلکہ بطور اعتقاد و قدایت نظم و نثر میں اس کا ادعا کیا ہے۔ تو کیا ان سابق منقبت نگاران شیطانی نے اپنے اس طرز عمل سے آیا واقعی امت کی کوئی خدمت کی؟ یا اصلاح کردی؟ یا امت کے اہل عقل و علم طبقہ نے قطع نظر اہل حق و اہل باطل کی تقسیم کے آیا اس طرز عمل کی داد دی یا اُسے نفرت سے رد کیا۔؟ اگر سابقہ تجربہ یہی ہے کہ اس نفرت انگیز طرز عمل کو مردود ٹھیرایا گیا ہے۔ اور اس وجہ سے ٹھیرایا گیا کہ یہ طرز ہی بذاتہ فتنہ خیز اور مفسدہ انگیز تھا تو پھر اس تجربہ کے بعد آج سیماب صاحب نے کن وجوہ پر اس طرز عمل کو اصلاح امت کا ذریعہ سمجھ لیا اور کیسے توقع باندھ لی کہ اس قدیم کے مردود و ڈھنگ سے امت کو وہ رشد و ہدایت پر لے آئینگے اور امت کی بگڑی بن جائیگی؟

بہرحال اگر اس سلسلہ میں ان کی نیک نیتی تسلیم بھی کرلی جائے تب بھی میں جہانتک غور کرسکا ہوں اس نظم کے عام پہلو اور عنوانات کی تائید و مدح کے مستحق ثابت نہیں ہوتے۔ فتویٰ دینا حضرات مفاتی اور راسخین فی العلم کا کام ہے یہ تحریر بطور اپنی رائے اور مفہوم کے ارسال خدمت ہے۔

جناب کے مطبوعہ والا نامہ میں جس رسالہ کا ذکر کیا گیا ہے وہ میرے پاس نہیں پہنچا۔ محض والا نامہ اور منسلکہ نظم پڑھ کر جو سانح ہوا وہ عرض کردیا گیا۔ واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل۔ والسلام

احقر

محمد طیب عفی عنہ مہتمم دارالعلوم دیوبند

۶/۶۱ھ

چندہ آمدنی دوامی واوقاف

موصولہ ماہ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۱ھ

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱	[illegible]	آمدنی وقف انبالہ الجھاونی معرفت منشی فضل صاحب کلارک	[illegible]	اوقاف	۱۴	۵۲۵۵	محمد یوسف صاحب عطر فروش رڑکی ضلع سہارنپور	[illegible]	اوقاف
۲	[illegible]	آمدنی وقف انبالہ " " "	[illegible]	"	۱۵	۵۲۵۸	منشی محمد صدیق صاحب ساکن گو ڈالکھانہ ضلع [illegible]	[illegible]	[illegible]
۳	[illegible]	آمدنی وقف انبالہ " " "	[illegible]	"	۱۶	۵۲۵۹	منجانب والدین معرفت منشی محمد صدیق صاحب [illegible]	[illegible]	"
۴	[illegible]	آمدنی وقف انبالہ " " "	[illegible]	"	۱۷	۵۲۶۰	منجانب اہلیہ صاحبہ " " "	[illegible]	"
۵	[illegible]	آمدنی وقف کیرانہ ذریعہ چک	[illegible]	"	۱۸	۵۲۹۸	حاجی عبدالرحمن خانصاحب [illegible]	[illegible]	"
۶	[illegible]	شیخ ظفر الحسن صاحب صدیقی منجانب [illegible]	[illegible]	دوامی	۱۹	۵۳۱۱	آمدنی وقف محمد [illegible] مرحوم شیر کوٹ	[illegible]	اوقاف
۷	[illegible]	مسلمانان [illegible] جناب منشی ناظم حسن صاحب [illegible]	[illegible]	"	۲۰	۵۳۲۲	آمدنی وقف رفیق النساء صاحبہ بسی کوٹلہ	[illegible]	"
۸	[illegible]	آمدنی وقف موضع ساکھن خورد ضلع سہارنپور	[illegible]	اوقاف	۲۱	۵۳۲۳	آمدنی کرایہ دکان معروف ڈاکخانہ دیوبند	[illegible]	"
۹	[illegible]	آمدنی وقف حاجی [illegible] صاحب لال چاہ دہلی	[illegible]	"	۲۲	۵۳۲۴	آمدنی کھیڑی گرموں پرگنہ شاملی مظفر نگر	[illegible]	"
۱۰	[illegible]	آمدنی وقف ڈپٹی نذر محمد صاحب کلاتھ مرچنٹ	[illegible]	"	۲۳	۵۳۲۶	آمدنی وقف [illegible] بہرائن عزت النساء صاحبہ		
۱۱	[illegible]	آمدنی وقف شاملی ضلع مظفر نگر	[illegible]	"			مرسلہ الطاف علی صاحب [illegible]	[illegible]	
۱۲	[illegible]	آمدنی وقف مکان بسی کوٹلہ کرتپور ضلع بجنور	[illegible]	"	۲۴	۵۳۲۷	از وقف عالیہ آصفیہ حیدرآباد دکن	[illegible]	[illegible]
۱۳	[illegible]	سعادت علی صاحب معرفت [illegible] بکوائی [illegible] پلوٹو	[illegible]	"			میزان	[illegible]	

چندہ دوامی یہی خواہان

بذریعہ شعبہ تعلیم و ترقی

موصولہ ماہ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۱ھ

۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۴	[illegible]	حافظ محمد خلیل صاحب	[illegible]	[illegible]
۲	[illegible]	[illegible]	[illegible]	"	۵	[illegible]	حافظ احمد صاحب مرحوم	[illegible]	[illegible]
۳	[illegible]	[illegible]	[illegible]	"	۶	[illegible]	حافظ [illegible]	[illegible]	[illegible]

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۷	۴۳۲۵	حافظ عبدالمجید صاحب اے میر اعظم گڈھ	۱ر	دوائی بھی خواہ	۳۶	۴۳۲۱	محمد یعقوب صاحب مقبل سائڈنی دہلی	۲ر	دوائی بھی خواہ
۸	۴۳۲۶	مولانا امین احسن صاحب اصلاحی مدرسہ الاصلاح	"	"	۳۷	۴۳۲۲	شیخ سراج احمد و نیاز احمد صاحبان دہلی	"	"
۹	۴۳۲۷	حاجی باب انور صاحب "	۱	"	۳۸	۴۳۲۳	مولوی محمد عمر صاحب ہائی اسکول نوری دروازہ	۴ر	"
۱۰	۴۳۲۸	مولانا عبدالقیوم صاحب مدرس مدرسہ بیت العلوم	"	"	۳۹	۴۳۲۴	جناب محمد اسحاق صاحب قصاب پورہ "	۴ر	"
۱۱	۴۳۲۹	حکیم محمد ادریس صاحب "	۸ر	"	۴۰	۴۳۲۵	حکیم شریف الدین صاحب چتلی قبر "	۱	"
۱۲	۴۳۳۰	حاجی عبدالکریم صاحب قصبہ بہولپور "	"	"	۴۱	۴۳۲۶	حاجی محمد مصطفیٰ صاحب "	۸ر	"
۱۳	۴۳۳۱	مبارک حسین موضع کوہنڈہ "	"	"	۴۲	۴۳۲۷	حاجی کرم الٰہی و احسان الٰہی صاحبان پیمارا "	"	"
۱۴	۴۳۳۲	مولانا حکیم عبدالحمید صاحب رئیس "	۱	"	۴۳	۴۳۲۸	عبدالعزیز و غفران الدین صاحب سبزی منڈی "	"	"
۱۵	۴۳۳۳	مسماۃ نجم النساء بیگم صاحبہ "	"	"	۴۴	۴۳۲۹	چودھری اللہ دین ابن عبدالشکور صاحب "	۲ر	"
۱۶	۴۳۳۴	جناب محی الدین صاحب "	۱	"	۴۵	۴۳۵۰	حافظ عبدالجلیل صاحب سبزی منڈی "	۴ر	"
۱۷	۴۳۳۵	شیخ میر علی صاحب زمیندار "	۸ر	"	۴۶	۴۳۵۱	محمد رفیع الدین صاحب ابن عظمت اللہ صاحب بنوار "	۲ر	"
۱۸	۴۳۳۶	محمد اکبر صاحب "	۱	"	۴۷	۴۳۵۲	بابو حفیظ اللہ صاحب بیری والا باغ "	"	"
۱۹	۴۳۳۷	حاجی محمد عمر صاحب "	۸ر	"	۴۸	۴۳۵۳	حاجی محمد بلال صاحب پٹرے والے "	۷ر	"
۲۰	۴۳۳۸	مولانا جمیل احمد صاحب شاہ گنج "	"	"	۴۹	۴۳۵۴	آغا مرزا ابن نواب مرزا صاحبان "	۸ر	"
۲۱	۴۳۳۹	جناب عبدالغنی شاہ صاحب متعلم گورو بہارو پوسٹ آغا پور ضلع	"	"	۵۰	۴۳۵۵	حاجی محمد الیاس صاحب باٹہ ہندو راؤ	۴ر	"
۲۲	۴۳۴۰	گنڈل شاہ صاحب " "	"	"	۵۱	۴۳۵۶	مہتاب الدین ابن نصیر الدین صاحب نواب گنج	۴ر	"
۲۳	۴۳۴۱	مولانا عبدالعزیز صاحب " "	"	"	۵۲	۴۳۵۷	عزیز احمد ابن حافظ محمد ایوب صاحب "	۴ر	"
۲۴	۴۳۴۲	ماسٹر الٰہی بخش صاحب پوسٹ و مقام سانگی "	"	"	۵۳	۴۳۵۸	منشی شفیق الرحمٰن صاحب "	۴ر	"
۲۵	۴۳۴۳	حاجی محمد صدیق و عبدالغنی صاحب بھاٹک جیش خاں	"	وظیفہ زکوٰۃ	۵۴	۴۳۵۹	بشیر الدین صاحب و فیاض الدین صاحب "	"	"
۲۶	۴۳۴۴	مولوی عبدالکریم صاحب سیہور بھوپال دہلی	"	دوائی بھی خواہ	۵۵	۴۳۶۰	شیخ محمد فاروق صاحب "	۱	"
۲۷	۴۳۴۵	ڈاکٹر محمد حامد صاحب " "	"	للحمہ	۵۶	۴۳۶۱	منشی فدا حسین صاحب "	۴ر	"
۲۸	۴۳۴۶	سردار مقدس محمد صاحب " "	"	"	۵۷	۴۳۶۲	شیخ محمد عثمان صاحب "	۲ر	"
۲۹	۴۳۴۷	سید عبدالحی صاحب " "	۱	"	۵۸	۴۳۶۳	حافظ محمد یٰسین صاحب "	۲ر	"
۳۰	۴۳۴۸	مولوی ظفر احمد صاحب " "	"	للحمہ	۵۹	۴۳۶۴	حافظ محمد عثمان صاحب چاندنی چوک "	۸ر	"
۳۱	۴۳۴۹	ماسٹر خدا بخش صاحب " "	۴ر	"	۶۰	۴۳۶۵	حافظ فاضل ابن محمد واصل خانصاحب "	۲ر	"
۳۲	۴۳۵۰	خانصاحب ڈاکٹر محمد خداداد صاحب مسلم ڈسپنسری	"	"	۶۱	۴۳۶۶	حافظ جمیل احمد ابن حاجی محمد عمر صاحبان	۲ر	"
۳۳	۴۳۵۱	حاجی عبدالحمید و عبدالمجید صاحب صدر بازار دہلی	۴ر	"	۶۲	۴۳۶۷	حامد حسین صاحب مالک حامد اسٹور	۴ر	"
۳۴	۴۳۵۲	محمد صدیق محمد یٰسین صاحبان تیلی واڑہ	۴	"	۶۳	۴۳۶۸	نظام الدین ابن زین العابدین صاحب	"	"
۳۵	۴۳۵۳	جناب رحیم الدین صاحب " "	۸ر	"	۶۴	۴۳۶۹	جناب علیم الدین صاحب	۴	"

نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۴۷۰	حافظ محفوظ الٰہی صاحب متصل چھوٹی مسجد دہلی	۴ر	دوا می بھی خواہ	۹۴	۴۵۱۰	بابو عبدالحمید صاحب ہیڈ کلرک محلہ نور گنج دہلی	۸ر	دوا می بھی خواہ
۴۴۷۱	جناب محمد اسمٰعیل صاحب باڑہ ہندو راؤ "	۸ر	"	۹۵	۴۵۱۱	حاجی محمد حفیظ صاحب نواب والا باغ "	۶	"
۴۴۷۲	جناب حبیب الرحمٰن صاحب دھنیر " "	۱۲ر	"	۹۶	۴۵۱۲	جناب محمد سعید صاحب بیری والا باغ "	۸ر	"
۴۴۷۳	زوجہ محترمہ جناب " " " "	۴ر	"	۹۷	۴۵۱۳	جناب محمد علی صاحب شمشی والی مسجد " "	۴ر	"
۴۴۷۴	جناب محمد فاروق صاحب الیاس بلڈنگ " "	۸ر	"	۹۸	۴۵۱۴	جناب نظام الدین صاحب معرفت " "	۴ر	"
۴۴۷۵	جناب وصیت علی صاحب صدیقی دواخانہ " "	۲ر	"	۹۹	۴۵۱۵	عبداللہ ابن ہدایت اللہ صاحب باڑہ ہندو راؤ	۸ر	"
۴۴۷۶	حاجی حبیب احمد صاحب ٹوپی والے سرائے حافظ	۸ر	"	۱۰۰	۴۵۱۶	حاجی رحیم بخش صاحب عزیز گنج " "	۶	"
۴۴۷۷	حاجی کریم اللہ انعام اللہ صاحبان " "	۴ر	"	۱۰۱	۴۵۱۷	چودھری محمد بخش صاحب فیض روڈ قرولباغ "	۶	"
۴۴۷۹	شیخ محمد ابراہیم صاحب کلاتھ مرچنٹ چاندنی چوک	۸ر	وظیفہ زکوٰۃ	۱۰۲	۴۵۱۸	مولانا مفتی عتیق الرحمٰن صاحب " "	۴ر	وظیفہ زکوٰۃ
۴۴۸۰	جناب ظہیر الدین ابن شیخ مکو قصاب پورہ "	۴ر	دوا می	۱۰۳	۴۵۱۹	مولانا سعید احمد صاحب ایم اے " "	۸ر	دوا می
۴۴۸۱	جناب فخر الدین ابن احمد بخش صاحب " "	۸ر	"	۱۰۴	۴۵۲۰	مولوی حفظ الرحمٰن صاحب " "	۸ر	"
۴۴۸۲	مولوی عبدالرشید صاحب امام مسجد " "	۲ر	"	۱۰۵	۴۵۲۱	مولوی ظفر احمد خانصاحب " "	۲ر	"
۴۴۸۳	عبدالقدوس صاحب پسر عبدالشکور صاحب " "	۱۲ر	"	۱۰۶	۴۵۲۲	مستری محمد اسمٰعیل صاحب سبزی منڈی "	۴ر	"
۴۴۸۴	عبدالرشید صاحب پرچونیہ " "	۴ر	"	۱۰۷	۴۵۲۳	جناب عبدالغفار صاحب نیا بانس "	۴ر	"
۴۴۸۵	جناب حکیم محمد اسحاق صاحب " "	۴ر	"	۱۰۸	۴۵۲۴	جناب الطاف الرحمٰن صاحب " "	۲ر	"
۴۴۸۶	حاجی عبدالغنی فضل حق صاحبان بلیماران "	۷	"	۱۰۹	۴۵۲۵	حافظ محمد عثمان صاحب قصاب پورہ "	۴ر	"
۴۴۸۷	عبدالمجید خاں محمد سید خاں صاحبان صدر بازار	۴ر	"	۱۱۰	۴۵۲۶	جناب محمد شفیع صاحب کوچہ چیلان "	۲ر	"
۴۴۸۸	شیخ محمد مہتاب صاحب بازار بلیماران "	۸ر	"	۱۱۱	۴۵۲۷	جناب محمد اشفاق صاحب بیری والا باغ	۴ر	"
۴۴۸۹	جناب عبدالرشید صاحب فائن ورک کمپنی " "	۸ر	"	۱۱۲	۴۵۲۸	حافظ محمد یونس صاحب باڑہ ہندو راؤ	۴ر	"
۴۴۹۰	جناب اسمٰعیل صاحب آئل کلاتھ مرچنٹ "	۴ر	"	۱۱۳	۴۵۲۹	فیاض مرزا سلطان مرزا صاحبان سبزی منڈی	۸ر	"
۴۴۹۱	جناب قاری ریحان الحق صاحب مدرسہ صدیقیہ	۴ر	"	۱۱۴	۴۵۳۰	امان اللہ ابن پیر دتہ صاحب صدر بازار	۲ر	"
۴۴۹۲	مولانا محمد حسین صاحب " "	۸ر	"	۱۱۵	۴۵۳۱	نصیر الدین ابن شیخ عبدالرحیم صاحب " "	۴ر	"
۴۴۹۳	مولانا نصل الرحمٰن صاحب " "	۴ر	"	۱۱۶	۴۵۳۲	منشی عبدالکریم صاحب الیاس بلڈنگ "	۲ر	"
۴۴۹۴	مولانا محمد اویس صاحب " "	۸ر	"	۱۱۷	۴۵۳۳	جناب محمد صغیر صاحب کاٹ بازار "	۲ر	"
۴۴۹۶	مولوی قاری محمد شریف صاحب نئی سڑک "	۴ر	"	۱۱۸	۴۵۳۴	مستری ولی الدین صاحب سبزی منڈی "	۴ر	"
۴۴۹۷	میاں عبدالکریم صاحب بالکل فونڈری ریلوے روڈ بٹالہ گورداسپور	للہ	"	۱۱۹	۴۵۳۵	جناب عبدالحکیم حبیب الرحمٰن صاحب " "	۸ر	"
۴۵۰۲	مستری محمد دین اولاد علی صاحبان قرولباغ دہلی	۸ر	"	۱۲۰	۴۵۳۶	منشی غفران الدین صاحب " "	۲ر	"
۴۵۰۳	مستری عبدالرحمٰن صاحب پرانی عیدگاہ صدر بازار	۸ر	وظیفہ زکوٰۃ	۱۲۱	۴۵۳۷	منشی شکور علیخاں صاحب " "	۲ر	"
۴۵۰۹	قاری خلیل الرحمٰن صاحب بازار تیلی واڑہ "	۴ر	دوا می	۱۲۲	۴۵۳۸	منشی غفران الدین صاحب بردہ کان عبدالحکیم صاحب	۴ر	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۲۳	۴۵۳۹	مستری ظہور الدین صاحب لال کٹھہ سیر عیدی دہلی	۴ر	دوا ہی بہی خواہ	۱۵۳	۴۵۶۸	حافظ شجاع الدین و حافظ شہاب الدین صاحب قطب روڈ دہلی	۴ر	دوا ہی بہی خواہ
۱۲۴	۴۵۴۰	جناب عبد الحمید صاحب باڑہ ہندو راؤ "	۸ر	"	۱۵۴	۴۵۶۹	حافظ محمد یونس صاحب " "	۲ر	"
۱۲۵	۴۵۴۱	حامد حسین صاحب مالک حامد سٹور کھاری باولی	۲ر	"	۱۵۵	۴۵۷۰	منشی عبد العزیز صاحب مسجد نواب والی "	۱ر	"
۱۲۶	۴۵۴۲	جناب محمد نذر صاحب گندہ نالہ "	۲ر	"	۱۵۶	۴۵۷۱	شیخ زاہد فضل الٰہی ابن شیخ رسول محسن صاحب "	۱ر	"
۱۲۷	۴۵۴۳	ماسٹر سید عبد الحمید صاحب ہائی سکول فتحپوری	۸ر	"	۱۵۷	۴۵۷۲	جناب محمد یوسف پسر محمد عثمان صاحب " "	۱ر	"
۱۲۸	۴۵۴۴	ماسٹر صوفی صغیر حسین صاحب " "	۸ر	"	۱۵۸	۴۵۷۳	حکیم علیم الدین صاحب متصل مسجد شاہ گل "	۲ر	"
۱۲۹	۴۵۴۵	ماسٹر عبد المومن صاحب " "	۴ر	"	۱۵۹	۴۵۷۴	شیخ سراج الدین صاحب منیا محل "	۸ر	"
۱۳۰	۴۵۴۶	خلیفہ محمد ادریس و محمد احمد صاحبان باڑہ ہندو راؤ	۸ر	"	۱۶۰	۴۵۷۵	مستری امام الدین صاحب باڑہ ہندو راؤ "	۴ر	"
۱۳۱	۴۵۴۷	حافظ مقبول الٰہی صاحب پل بنگش بیری والا باغ	۲ر	"	۱۶۱	۴۵۷۶	مستری بشیر الدین صاحب " "	۴ر	"
۱۳۲	۴۵۴۸	شیخ عبد الغفور صاحب چاندنی چوک	۸ر	"	۱۶۲	۴۵۷۷	جناب مشیت علی صاحب صدیقی دوا خانہ "	۲ر	"
۱۳۳	۴۵۴۹	حافظ عبد الغنی صاحب صدر بازار "	۸ر	"	۱۶۳	۴۵۷۸	جناب محمد حسین و اجمل حسین صاحبان کھاری باولی	۸ر	"
۱۳۴	۴۵۵۰	مولانا محمد عمر صاحب اجمیری دروازہ "	۸ر	"	۱۶۴	۴۵۷۹	قاضی الطاف الرحمٰن صاحب لال کنواں "	۸ر	"
۱۳۵	۴۵۵۱	ماسٹر عبد المجید صاحب ہائی اسکول " "	۴ر	"	۱۶۵	۴۵۸۰	حافظ محمد الیاس صاحب انصاری " "	۲ر	"
۱۳۶	۴۵۵۲	ماسٹر محمد مظفر صاحب " " "	۲ر	"	۱۶۶	۴۵۸۱	جناب محمد مختار صاحب سوداگر " "	۱ر	"
۱۳۷	۴۵۵۳	ماسٹر ابو الحسن صاحب " " "	۲ر	"	۱۶۷	۴۵۸۲	شیخ سراج احمد و نیاز احمد صاحبان بلیماران "	۸ر	"
۱۳۸	۴۵۵۴	ماسٹر محمد یوسف صاحب " " "	۲ر	"	۱۶۸	۴۵۸۳	جناب بشیر احمد صاحب تاجر جنت " "	۸ر	"
۱۳۹	۴۵۵۵	ماسٹر محمد ہاشم خانصاحب " " "	۴ر	"	۱۶۹	۴۵۸۴	شیخ سردار علی صاحب اسٹیفنس سکول "	۴ر	"
۱۴۰	۴۵۵۶	مولوی محمد الدین صاحب عربی پروفیسر	۲ر	"	۱۷۰	۴۵۸۵	جناب ابرار احمد خانصاحب " "	۸ر	"
۱۴۱	۴۵۵۷	منشی محمد صدیق صاحب بردوکان علاقی مدنیج	۸ر	"	۱۷۱	۴۵۸۶	مولانا محمد عمر صاحب مشن ہائی سکول "	۴ر	"
۱۴۲	۴۵۵۸	جناب شیخ محمد نواب حسین صاحب صدر بازار "	نہ	"	۱۷۲	۴۵۸۷	مولوی عطاء محمد صاحب گوپہاڑ دوا خانہ باغپت	عا	"
۱۴۳	۴۵۵۹	چودھری محمد نقی صاحب چاندنی چوک "	۴ر	"	۱۷۳	۴۵۸۸	حافظ محمد زکریا صاحب امام مسجد لال کنواں سہارنپور	۸ر	"
۱۴۴	۴۵۶۰	شیخ محمد عثمان صاحب " "	۴ر	"	۱۷۴	۴۵۸۹	جناب محمد نذیر صاحب معرفت " " "	۸ر	"
۱۴۵	۴۵۶۱	جناب محمد شفیع ولد محمد نجیب صاحب " "	۸ر	"	۱۷۵	۴۵۹۰	حاجی حکیم عبد الحمید صاحب ہمدرد دوا خانہ " "	عا	"
۱۴۶	۴۵۶۲	جناب عبد الرحیم صاحب سیر عیدی " "	۱ر	"	۱۷۶	۴۵۹۱	مولوی وحید الدین صاحب دفتر الجمعیۃ "	عا	"
۱۴۷	۴۵۶۳	جناب عبد الغنی صاحب " "	۳ر	"	۱۷۷	۴۵۹۲	منشی عبد السلام صاحب بجنوری "	۸ر	"
۱۴۸	۴۵۶۴	جناب عبد العزیز صاحب " "	۱ر	"	۱۷۸	۴۵۹۳	جناب محمد ابراہیم صاحب کلہوری فیکٹری "	۴ر	"
۱۴۹	۴۵۶۵	جناب محمد رفیع ولد عظمت اللہ صاحب " "	۲ر	"	۱۷۹	۴۵۹۴	حافظ محمد یسین صاحب بیری والا باغ "	۲ر	"
۱۵۰	۴۵۶۶	جناب عبد الستار ابن حاجی عبد الغفور صاحب	۴ر	"	۱۸۰	۴۵۹۵	جناب اکرام الدین صاحب باڑہ ہندو راؤ "	۸ر	"
۱۵۱	۴۵۶۷	جناب محمد رفیع عرف شیخ بی صاحب قصاب پورہ "	نہ	"	۱۸۱	۴۵۹۶	جناب رضا الٰہی صاحب کارخانہ کارڈ بورڈ "	۱ر	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۸	۴۶۰۳	جناب محمد ایوب صاحب کارخانہ تختی بارہ ہندوراؤ دہلی	۸ر	دوامی بہی خواہ	۲۱۰	۴۶۳۲	حافظ شہاب الدین صاحب محلہ گڈریان قصاب پورہ	۸ر	دوامی بہی خواہ
۱۸	۴۶۰۴	حکیم محمد اسحاق صاحب پکی گلی " "	۱ر	"	۲۱۱	۴۶۳۳	مستری محمد عمر صاحب روہتک روڈ قرولباغ "	۸ر	"
۱۸۲	۴۶۰۵	جناب محمد رفیق الرحمن صاحب بلیماران "	۴ر	"	۲۱۲	۴۶۳۵	جناب محمد اسمٰعیل صاحب بارہ ہندوراؤ "	۸ر	"
۱۸۳	۴۶۰۶	جناب محمد عثمان صاحب چاندنی چوک "	۸ر	"	۲۱۳	۴۶۳۶	حاجی محمد بلال صاحب چھوٹی مسجد "	۲ر	"
۱۸۴	۴۶۰۷	جناب حافظ محمد یٰسین پسر محمد بیگ صاحب "	۲ر	"	۲۱۴	۴۶۳۷	جناب عبدالحمید صاحب پن فنکش "	۴ر	"
۱۸۵	۴۶۰۸	حافظ مولوی فیض الدین صاحب "	۲ر	"	۲۱۵	۴۶۳۸	جناب شمس الحق صاحب چاوڑی بازار "	۴ر	"
۱۸۶	۴۶۰۹	ماسٹر اعجاز الدین صاحب اینگلو عربک ہائی اسکول "	۲ر	"	۲۱۶	۴۶۳۹	جناب بشیر احمد بیگم صاحب بھوجلہ پہاڑی "	۴ر	"
۱۸۷	۴۶۱۰	ماسٹر غلام قادر صاحب " "	۸ر	"	۲۱۷	۴۶۴۰	جناب عبدالستار صاحب "	۴ر	"
۱۸۸	۴۶۱۱	ماسٹر اظہار الحسن صاحب " "	۸ر	"	۲۱۸	۴۶۴۱	جناب اسلام الدین و شجاع الدین صاحب "	۸ر	"
۱۸۹	۴۶۱۲	ماسٹر عبداللطیف صاحب " "	۲ر	"	۲۱۹	۴۶۴۲	جناب محمد اقبال صاحب کوچہ رحمان "	۴ر	"
۱۹۰	۴۶۱۳	ماسٹر نجم الدین صاحب " "	۳ر	"	۲۲۰	۴۶۴۳	حافظ محمد عمر صاحب کوچہ قابل عطار "	۲ر	"
۱۹۱	۴۶۱۴	ماسٹر فتح الدین صاحب " "	۴ر	"	۲۲۱	۴۶۴۴	شیخ ضیاء الرحمن صاحب بلیماران دہلی	۸ر	وظیفہ زکوٰۃ
۱۹۲	۴۶۱۵	ماسٹر کرم الٰہی صاحب " "	۲ر	"	۲۲۲	۴۶۴۵	حافظ محمد عثمان محمد نارونق صاحبان "	۸ر	دوامی بہی خواہ
۱۹۳	۴۶۱۶	جناب محمد مرزا صاحب مقفل لال مسجد بیرمیدی	۸ر	"	۲۲۳	۴۶۴۶	جناب عزیز احمد پسر حافظ محمد ایوب صاحب "	۸ر	"
۱۹۴	۴۶۱۷	مولانا قاضی سجاد حسین صاحب مدرس فتحپوری "	۸ر	"	۲۲۴	۴۶۴۷	حاجی عبدالغفور صاحب برانی عیدگاہ "	۸ر	"
۱۹۵	۴۶۱۸	مولانا سلطان محمود صاحب " "	۸ر	"	۲۲۵	۴۶۴۸	جناب عبدالوحید صاحب "	۲ر	"
۱۹۶	۴۶۱۹	مولانا محبوب الٰہی صاحب پروفیسر منشی فاضل " "	۸ر	"	۲۲۶	۴۶۴۹	جناب محمد سلطان صاحب "	۲ر	"
۱۹۷	۴۶۲۰	قاری فضل الدین صاحب مدرس مدرسہ " "	۴ر	"	۲۲۷	۴۶۵۰	جناب اہلیہ صاحبہ حافظ محمد زکریا صاحب "	۲ر	"
۱۹۸	۴۶۲۱	حکیم ناصر خلیق صاحب " "	۲ر	"	۲۲۸	۴۶۵۱	جناب محمد صحیح صاحب کوچہ چیلان "	۲ر	"
۱۹۹	۴۶۲۲	ماسٹر علاؤ الدین صاحب صدر بازار "	۲ر	"	۲۲۹	۴۶۵۲	جناب محمد اشفاق صاحب بیری والا باغ "	۴ر	"
۲۰۰	۴۶۲۳	جناب نظام الدین صاحب "	۱ر	"	۲۳۰	۴۶۵۳	جناب الطاف الرحمن صاحب بنیا بانس "	۲ر	"
۲۰۱	۴۶۲۴	شیخ اللہ والے پسر رسول بخش قصاب پورہ "	۲ر	"	۲۳۱	۴۶۵۴	جناب عبدالغفار صاحب " "	۴ر	"
۲۰۲	۴۶۲۵	وصیت علی صاحب ملازم صدیقیہ دواخانہ "	۲ر	"	۲۳۲	۴۶۵۵	جناب محمد عثمان صاحب قصاب پورہ "	۲ر	"
۲۰۳	۴۶۲۶	حکیم عبدالعزیز صاحب عزیزی " "	۱ر	"	۲۳۳	۴۶۵۶	جناب عبدالمجید صاحب صدر بازار "	۴ر	"
۲۰۴	۴۶۲۷	مہتاب الدین صاحب نواب گنج پن فنکش "	۱ر	"	۲۳۴	۴۶۵۷	مستری محمد رمضان صاحب بیری والا باغ "	۸ر	"
۲۰۵	۴۶۲۸	حاجی محمد الیاس صاحب بارہ ہندوراؤ "	۴ر	"	۲۳۵	۴۶۷۰	جناب فضل حکیم ابن حاجی عبدالحکیم صاحب "	۸ر	"
۲۰۶	۴۶۲۹	جناب محمد اسحاق صاحب قصاب پورہ "	۴ر	"	۲۳۶	۴۶۷۱	حافظ حبیب الدین صاحب سبزی منڈی "	۸ر	"
۲۰۷	۴۶۳۰	آغا مرزا ولد نواب مرزا صاحب بارہ ہندوراؤ "	۸ر	"	۲۳۷	۴۶۷۲	جناب محمد اسحاق صاحب متصل بڑی مسجد "	۲ر	"
۲۰۸	۴۶۳۱	حکیم عبدالحفیظ صاحب طبیہ کالج قرولباغ "	۴ر	"	۲۳۸	۴۶۷۳	جناب قاضی محمد اسحاق صاحب امام جامع "	۸ر	"

نمبر شمار	نمبر رسید بخشیدہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۳۹	۴۶۷۴	جناب محمد عثمان صاحب سبزی منڈی دہلی	۱	دوائی مہتمی خواہ
۲۴۰	۴۶۷۵	جناب احسان اللہ صاحب " "	للحہ	"
۲۴۱	۴۶۷۶	منشی ارشاد حسین صاحب " "	۸ر	"
۲۴۲	۴۶۷۷	مستری خدا بخش صاحب " "	۸ر	"
۲۴۳	۴۶۷۸	جناب فضل حکیم پسر عبدالکریم صاحب " "	۸ر	"
۲۴۴	۴۶۷۹	جناب محمد اسحاق و خدا بخش صاحبان "	۲ر	"
۲۴۵	۴۶۸۰	داروغہ عبدالغنی صاحب "	عا	"
۲۴۶	۴۶۸۱	حاجی محمد شفیع پسر خلیفہ محمد عثمان صاحب "	۶ر	"
۲۴۷	۴۶۸۲	حافظ عبدالجلیل صاحب پنجاب جنرل سٹور "	۴ر	"
۲۴۸	۴۶۸۳	جناب عبدالحمید صاحب بازہ ہندو راؤ "	۸ر	"
۲۴۹	۴۶۸۴	جناب حفیظ اللہ صاحب بیری والا باغ "	عا	"
۲۵۰	۴۶۸۵	مستری مولا بخش صاحب بازہ ہندو راؤ "	للحہ	"
۲۵۱	۴۶۸۶	حاجی حبیب الرحمن صاحب پل بنگش "	۱۲ر	"
۲۵۲	۴۶۸۷	جناب زوجہ حبیب الرحمن صاحب "	۴ر	"
۲۵۳	۴۶۸۸	شیخ محمد امین صاحب کشن گنج مکان ۱۶۲ "	للحہ	"
۲۵۴	۴۶۸۹	حکیم شریف الدین صاحب بقائی دواخانہ "	عا	"
۲۵۵	۴۶۹۰	جناب عبدالحکیم صاحب کباڑیے "	۸ر	"
۲۵۶	۴۶۹۱	حاجی کرم الٰہی و احسان الٰہی صاحب بیمہ کمپنی "	للحہ	"
۲۵۷	۴۶۹۲	شیخ سراج الدین صاحب سرائے حافظ بنہ "	للحہ	"
۲۵۸	۴۶۹۳	حاجی محمد عثمان صاحب صدر بازار "	۴ر	"
۲۵۹	۴۶۹۴	شیخ عبدالسلام و عبدالغفار صاحبان "	۸ر	"
۲۶۰	۴۶۹۵	شیخ نور احمد پسر عبدالکریم صاحب "	۲ر	"
۲۶۱	۴۶۹۶	جناب عبدالستار صاحب پل بنگش "	۱ر	دوائی مہتمی خواہ
۲۶۲	۴۶۹۷	جناب عتیق الرحمن صاحب " "	۲ر	"
۲۶۳	۴۶۹۸	جناب عبدالغفار صاحب " "	۱ر	"
۲۶۴	۴۶۹۹	منشی عبدالرحمن صاحب " "	۲ر	"
۲۶۵	۴۷۰۰	حاجی رشید احمد صاحب صدر بازار "	۴ر	"
۲۶۶	۴۷۰۱	والٹن ناتھ نمائندہ صاحب " "	۴ر	"
۲۶۷	۴۷۰۲	شیخ عبدالجبار صاحب " "	۲ر	"

نمبر شمار	نمبر رسید بخشیدہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۶۸	۴۷۰۳	حافظ عبداللطیف و حافظ محمد سلطان صاحبان پل بنگش دہلی	۲ر	دوائی مہتمی خواہ
۲۶۹	۴۷۰۴	حافظ محمد فاروق صاحب تیلی واڑہ "	۲ر	"
۲۷۰	۴۷۰۵	جناب محمد ایوب صاحب کارخانہ تختی بازہ ہندو راؤ	۸ر	"
۲۷۱	۴۷۰۶	منشی اشفاق احمد صاحب نقشہ نویس ریلوے کی ہنگامی	للحہ	"
۲۷۲	۴۷۰۷	صوبیدار ڈاکٹر عبدالمجید صاحب سعیدہ منزل "	للحہ	"
۲۷۳	۴۷۰۸	جناب محمد اسحاق صاحب محلہ قانونگویان "	للحہ	"
۲۷۴	۴۷۰۹	مولانا شوکت علی صاحب فاضل دیوبند سول لائن "	للحہ	"
۲۷۵	۴۷۱۰	مولانا محمد صدیق صاحب تاجر چوب "	للحہ	"
۲۷۶	۴۷۱۱	حاجی عبدالرحمن صاحب " "	للحہ	"
۲۷۷	۴۷۱۲	منشی محمد حسن صاحب پوسٹ مین منگلور "	للحہ	"
۲۷۸	۴۷۱۳	جناب عبدالحمید صاحب " "	۸ر	"
۲۷۹	۴۷۱۴	مولوی رحم الٰہی صاحب " "	للحہ	"
۲۸۰	۴۷۱۵	شاہ عبداللطیف صاحب رامپوری "	للحہ	"
۲۸۱	۴۷۱۶	عظیم بخش صاحب پسر اللہ دیا محلہ قلعہ "	۴ر	"
۲۸۲	۴۷۱۷	سید اسرار حسین صاحب " "	۲ر	"
۲۸۳	۴۷۱۸	چودھری رفیق احمد صاحب ضلع سہارنپور	للحہ	"
۲۸۴	۴۷۱۹	مولوی محمد نعیم صاحب گنگوہی "	للحہ	"
۲۸۵	۴۷۲۰	سید ابرار حسین صاحب نمبردار "	للحہ	"
۲۸۶	۴۷۲۴	جناب محمد اسحاق صاحب مالک فرم حافظ محمد امین صاحب رڑکی سہارنپور	عا	وظیفہ زکوٰۃ
۲۸۷	۴۷۲۵	حافظ رمضان صاحب تاجر پارچہ " "	للحہ	"
۲۸۸	۴۷۲۶	ماسٹر منظور احمد صاحب مدرس " "	عا	"
۲۸۹	۴۷۲۷	سید حبیب الحسن صاحب تاجر جوت منگلور "	للحہ	"
۲۹۰	۴۷۳۳	سید انوار حسین صاحب تاجر پارچہ " "	للحہ	دوائی مہتمی خواہ
۲۹۱	۴۷۳۴	جناب محمد بخش صاحب خانساماں " "	للحہ	"
۲۹۲	۴۷۳۵	ڈاکٹر عبدالحلیم صاحب " "	۸ر	"
۲۹۳	۴۷۳۶	سید شرافت علی صاحب نگینوی " "	للحہ	"
۲۹۴	۴۷۳۷	جناب محمد یعقوب صاحب جفت فروش "	للحہ	وظیفہ زکوٰۃ
۲۹۵	۴۷۳۸	حاجی نذیر احمد صاحب دیوبند گوجر واڑہ "	للحہ	"
۲۹۶	۴۷۳۹	مستری عبداللہ صاحب نجیب آباد ضلع بجنور	للحہ	"

نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۷۸۳	مستری محمد ظہور صاحب محلہ شیوہ رام نجیب آباد بجنور	۱	وظیفہ دوائی بھی خواہ	۳۲۶	۴۸۲۴	جناب امیر احمد صاحب ولد چھجو صاحب کرتپور بجنور	۱	دوائی بھی خواہ
۴۷۸۴	شیخ عبد الشکور صاحب پسر حاجی عبد اللہ صاحب "	۱	"	۳۲۷	۴۸۲۵	جناب محمد اسحاق صاحب " "	۱	"
۴۷۸۵	منشی عبد الغفار صاحب جلالی آبادی مقیم حال "	۱	"	۳۲۸	۴۸۲۶	جناب عبد الرشید و ظفر احمد صاحب " "	۱	"
۴۷۸۶	مولوی حافظ بشیر احمد صاحب صدر مدرس کرتپور "	۱	"	۳۲۹	۴۸۲۷	جناب تیجا ولد حاجی عبد الغفور صاحب " "	۱	"
۴۷۸۷	مولانا امیر احمد صاحب بانس منڈی نجیب آباد "	۴	دوائی	۳۳۰	۴۸۲۸	جناب عبد الواحد صاحب ولد رحمت اللہ صاحب " "	۱	"
۴۷۸۸	مولوی خلیل احمد خانصاحب " "	۱	"	۳۳۱	۴۸۲۹	جناب مختار احمد صاحب " " "	۱	"
۴۷۸۹	جناب محمد اعلیٰ خانصاحب محلہ پٹھان پورہ " "	۷	"	۳۳۲	۴۸۳۰	جناب محمد ابراہیم صاحب " " "	۱	"
۴۷۹۰	جناب عطا حسین صاحب محلہ میر گنج " "	۱	"	۳۳۳	۴۸۳۱	جناب عمر بخش ولد ننھے صاحب " "	۱	"
۴۷۹۱	ماسٹر عبد الغفور صاحب انگلش ٹیچر " "	۱	"	۳۳۴	۴۸۳۲	مولوی عبد الوحید صاحب ناظم شعبہ تنظیم و ترقی دارالعلوم دیوبند	۸	"
۴۷۹۲	جناب عبد الرحمن صاحب بازار کوٹ گنج "	۱	"	۳۳۵	۴۸۳۳	مولوی محمد احمد صاحب نائب ناظم " "	۱	"
۴۷۹۳	منشی احمد عبد اللہ خانصاحب پہاڑی دروازہ	۱	"	۳۳۶	۴۸۳۴	منجانب والد صاحب مولوی نظام الحق صاحب متعلم مدرسہ	۱	"
۴۷۹۴	بابو عبد الحمید خانصاحب محل سرائے " "	۱	"	۳۳۷	۴۸۳۴	مولوی محمد ابراہیم صاحب خیر نگر چھتہ ڈولی والان میرٹھ	۱	"
۴۷۹۵	شیخ کریم الدین نذیر احمد خانصاحب فرم غلہ "	۱	"	۳۳۸	۴۸۳۵	شیخ سمیع الدین صاحب دیلی بازار میرٹھ	۸	"
۴۷۹۶	شیخ محمد نور صاحب محلہ پٹھانپورہ "	۱	"	۳۳۹	۴۸۳۶	منشی عبد الرحمن صاحب "	۱	"
۴۷۹۷	شیخ رحیم الدین صاحب ٹھیکہ دار "	۱	"	۳۴۰	۴۸۳۷	جناب شفیق الاسلام صاحب ٹیلر ماسٹر "	۱۲	"
۴۷۹۸	چودھری نذیر احمد صاحب " "	۱	"	۳۴۱	۴۸۳۸	قاضی زین العابدین صاحب محلہ قاضی واڑہ	۱	"
۴۷۹۹	سید مولانا محمد عید صاحب غازی " "	۱	"	۳۴۲	۴۸۳۹	جناب غلام محمد صاحب امام مسجد شاہ ولایت	۱	"
۴۸۰۰	منشی سید مقصود علی صاحب ملازم میونسپل "	۱	"	۳۴۳	۴۸۴۰	جناب غلام محمد صاحب کشمیری " "	۷	وظیفہ
۴۸۰۱	منشی سید محمد صدیق صاحب محلہ پٹھانپورہ	۱	"	۳۴۴	۴۸۴۱	حکیم محمد حنیف صاحب سفیر دارالعلوم دیوبند	۴	"
۴۸۱۲	شیخ مولا بخش صاحب مرحوم کرتپور "	۱	وظیفہ زکوٰۃ	۳۴۵	۴۹۱۱	جناب محمد مظہر اللہ صاحب سب انسپکٹر محکمہ قانون	۷	دوائی بھی خواہ
۴۸۱۵	حافظ قادر بخش صاحب کھنڈ سالیہ جسنپور " "	۱	دوائی بھی خواہ	۳۴۶	۴۹۱۲	قاضی ناظم حسین صاحب " "	۱	"
۴۸۱۶	حکیم مولوی عبد الباقی صاحب " "	۱	"	۳۴۷	۴۹۱۳	منشی بشیر احمد صاحب پنشنر " "	۱	"
۴۸۱۷	مولانا حکیم داؤد خانصاحب ٹیس " "	۱	"	۳۴۸	۴۹۱۸	منشی نذیر احمد صاحب ٹیس کرتپور "	۱	"
۴۸۱۸	جناب اللہ دیا صاحب ٹھیکہ دار جسنپور "	۱	"	۳۴۹	۴۹۱۹	جناب علیم اللہ صاحب " "	۱	"
۴۸۱۹	جناب محمد یٰسین صاحب ولد چھیدہ صاحب "	۱	"	۳۵۰	۴۹۲۰	منشی انوار حسین صاحب " "	۱	"
۴۸۲۰	جناب شاہد حسین صاحب " "	۱	"	۳۵۱	۴۹۲۱	شیخ چھجو صاحب کھنڈ سالیہ جسنپورہ " "	۱	"
۴۸۲۱	جناب محمد قاسم صاحب ولد حاجی رحمت اللہ صاحب "	۱	"	۳۵۲	۴۹۲۴	منشی ابرار حسین صاحب شوز مرچنٹ دہلی بازار میرٹھ	۸	"
۴۸۲۲	جناب محمد عمر صاحب پنشنر " "	۱	"	۳۵۳	۴۹۲۵	شیخ رفیع الدین صاحب " "	۸	"
۴۸۲۳	جناب بشیر احمد صاحب چھجو صاحب " "	۱	"	۳۵۴	۴۹۲۶	حافظ نور احمد صاحب ٹیلر ماسٹر " "	۸	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۳۵۵	۴۹۲۷	مولانا سید محمد علیصاحب نامی پروفیسر الہ آباد یونیورسٹی نیلی روڈ ۵ اے	صہ	دوائی بھی خواہ
۳۵۶	۴۹۲۸	مولانا سید محمود علیصاحب باغپت دروازہ میرٹھ	عا	"
۳۵۷	۴۹۲۹	مستری چھوٹن خانصاحب محلہ کوٹلہ	۸ر	"
۳۵۸	۴۹۳۰	شیخ محمد عمر صاحب دہلی بازار	۸ر	"
۳۵۹	۴۹۳۱	جناب بشیر احمد خانصاحب	۴ر	"
۳۶۰	۴۹۳۲	جناب عبد الرشید صاحب ٹیلر ماسٹر	۴ر	"
۳۶۱	۴۹۳۳	مولوی وسیم اللہ صاحب محکمہ صحت عالیہ پٹنہ	صہ	"
۳۶۲	۴۹۹۸	مولوی عبد الجلیل صاحب محلہ پیر بہوڑ	صہ	"
۳۶۳	۴۹۹۹	مولوی محمد حسن صاحب محلہ ٹولک پور بہندرو	صہ	"
۳۶۴	۵۰۰۰	مولوی عبد المنان صاحب بیدل	عا	"
۳۶۵	۵۰۰۱	مولوی منیر الدین صاحب مداد پور	صہ	"
۳۶۶	۵۰۰۲	مولوی محمد قاسم صاحب بہاری ہیڈ ماسٹر	صہ	وظیفہ نکو
۳۶۷	۵۰۰۳	مولوی حاجی سید مغیر الدین صاحب	۴ر	"
۳۶۸	۵۰۰۶	منشی ضامن علیصاحب کارکن جاگیرات مالوہ	صہ	دوائی بھی خواہ
۳۶۹	۵۰۰۰	ڈاکٹر عبد القوی صاحب نعمان ۔ آسٹریلیا دوائی خانہ لاہور	۔	"
۳۷۰	۵۰۷۱	حافظ عبد الرحمن صاحب سہارنپوری فیضباغ	صہ	"
۳۷۱	۵۰۷۲	حکیم عبد القادر صاحب انصاری نیلہ گنبد	عا	"
۳۷۲	۵۰۷۳	بتوسط مولانا محی الدینصاحب شارق فاضل دیوبند امرتسر	۔	"
۳۷۳	۵۰۷۴	بابو عبد الکریم صاحب کھیرہ سنت رنگہ	صہ	"
۳۷۴	۵۰۷۵	استاد فیروز الدینصاحب " "	صہ	"
۳۷۵	۵۰۷۶	سید مظہر حسین صاحب " "	صہ	"
۳۷۶	۵۰۹۴	مولانا محمود حسین صاحب مدرس مدرسہ صدیقیہ دہلی	۸ر	وظیفہ نکو
۳۷۷	۵۰۹۵	جناب محمد ابراہیم صاحب کلاتھ مرچنٹ چاندنی چوک	صہ	"
۳۷۸	۵۰۹۶	شیخ محمد بہتاب صاحب " "	صہ	"
۳۷۹	۵۰۹۸	قاری خلیل الرحمن صاحب " "	۲ر	دوائی "
۳۸۰	۵۰۹۹	حکیم قاری سید قربان علیصاحب مدرسہ صدیقیہ "	۴ر	"
۳۸۱	۵۱۰۰	حاجی محمد حفیظ صاحب نئی مسجد بیل بنگش "	عا	"
۳۸۲	۵۱۰۱	جناب حامد حسین صاحب کھاری باؤلی "	۴ر	"
۳۸۳	۵۱۰۲	مولانا مفتی عتیق الرحمن صاحب قرد لباغ دہلی	۴ر	دوائی بھی خواہ
۳۸۴	۵۱۰۳	جناب محمد فاروق صاحب الیاس بلڈنگ کاٹھ بندر	۸ر	"
۳۸۵	۵۱۰۴	منشی فدا حسین صاحب تیلی واڑہ بہادر گڈھ	۴ر	"
۳۸۶	۵۱۰۵	حاجی عبد الحمید و عبد المجید صاحبان صدر بازار	۴ر	"
۳۸۷	۵۱۰۶	نظام الدین زین العابدین صاحب کھاری باؤلی	صہ	"
۳۸۸	۵۱۰۷	ماسٹر عزیز حسین صاحب ٹیچر بائی اسکول قمچوری	۸ر	"
۳۸۹	۵۱۰۸	ماسٹر صوفی صغیر حسین صاحب " "	۸ر	"
۳۹۰	۵۱۰۹	شیخ قمر الدین صاحب ایند سنز چاندنی چوک	۴ر	"
۳۹۱	۵۱۱۰	حافظ محمد فاضل خان پسر محمد اصل محمد خانصاحب	۴ر	"
۳۹۲	۵۱۱۱	حافظ جمیل احمد پسر حاجی محمد عمر صاحب کوچہ قابل عطار	۴ر	"
۳۹۳	۵۱۱۲	قاری شریف احمد صاحب نئی سڑک	۸ر	"
۳۹۴	۵۱۱۳	ڈاکٹر عبد الرزاق صاحب پہاڑ گنج	صہ	"
۳۹۵	۵۱۱۴	جناب محمد سعید صاحب بیری والا باغ	۴ر	"
۳۹۶	۵۱۱۵	چوہدری محمد بخش صاحب فیض روڈ قرولباغ	عا	"
۳۹۷	۵۱۱۶	جناب عبد اللہ صاحب باڑہ ہندو راؤ	صہ	"
۳۹۸	۵۱۱۷	جناب محمد علیصاحب مسجد جنگل والی بیری والا باغ	۴ر	"
۳۹۹	۵۱۱۸	جناب علیم الدینصاحب باڑہ ہندو راؤ	۴ر	"
۴۰۰	۵۱۱۹	حافظ محفوظ الٰہی صاحب بلیماران	۴ر	"
۴۰۱	۵۱۲۰	جناب محمد اسحاق صاحب قصاب پورہ	۴ر	"
۴۰۲	۵۱۲۱	حاجی مہر الٰہی صاحب دیسرج پہاڑی صدر بازار	۲ر	"
۴۰۳	۵۱۲۲	جناب نصیر الدینصاحب ملازم دربار کمپنی	۲ر	"
۴۰۴	۵۱۲۳	امان اللہ پسر عبد اللہ صاحب " "	۲ر	"
۴۰۵	۵۱۲۴	منشی عبد الکریم صاحب الیاس بلڈنگ " "	۲ر	"
۴۰۶	۵۱۲۵	جناب شمس العارفین محمد شفیع صاحبان " "	صہ	"
۴۰۷	۵۱۲۶	حافظ محمد شفیق الدینصاحب قصاب پورہ "	۶ر	"
۴۰۸	۵۱۲۷	حافظ محمد یونس صاحب " "	۲ر	"
۴۰۹	۵۱۲۸	جناب ظہیر الدین صاحب " "	۱ر	"
۴۱۰	۵۱۲۹	حکیم محمد اسحاق صاحب نامی دواخانہ " "	۴ر	"
۴۱۱	۵۱۳۰	حکیم علیم الدین صاحب متصل مسجد شاہ مل	۲ر	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۱۲	۵۱۳۱	جناب محمد اسحاق صاحب تمباکو والے متصل شفاخانہ قصاب پورہ دہلی	۱ر	دوائی بہی خواہ
۴۱۳	۵۱۳۷	شیخ سراج الدین صاحب۔ مالک کلکتہ بورڈنگ ہاؤس چھتہ عادل مٹیا محل "	۸ر	"
۴۱۴	۵۱۳۳	ماسٹر اصغر علی صاحب آئل کلاتھ مرچنٹ "	۸ر	"
۴۱۵	۵۱۳۴	مولانا سعید احمد صاحب ایم۔ اے ندوۃ المصنفین قرول باغ دہلی	۸ر	"
۴۱۶	۵۱۳۵	مولانا بدر الحسن صاحب مکتبہ جامعہ ملیہ " "	عہ	"
۴۱۷	۵۱۳۶	شیخ عبد الغنی احسان الٰہی صاحبان بیماران	عہ	"
۴۱۸	۵۱۳۷	حاجی عبد الغنی و فضل حق صاحبان " "	سے	"
۴۱۹	۵۱۳۸	جناب عبد الغفور صاحب چاندنی چوک "	عہ	"
۴۲۰	۵۱۳۹	ایس عبد المتین صاحب سوداگر بیل فیتہ "	۴ر	"
۴۲۱	۵۱۴۰	منشی عفران الدین صاحب سبزی منڈی "	۱۲ر	"
۴۲۲	۵۱۴۱	منشی شکور علیخاں صاحب دوکان کرتار سنگھ چاندنی چوک "	۲ر	"
۴۲۳	۵۱۴۲	منشی عرفان الدین صاحب دوکان عبد الحکیم صاحب	۳ر	"
۴۲۴	۵۱۴۳	عبد الحکیم صاحب فروٹ کمیشن ایجنٹ سبزی منڈی	عہ	"
۴۲۵	۵۱۴۴	چودھری الٰہ دین عبد الشکور صاحب " "	۲ر	"
۴۲۶	۵۱۴۵	جناب غلام احمد صاحب " "	۲ر	"
۴۲۷	۵۱۴۶	حمید اللہ و حبیب اللہ صاحبان فروٹ کمیشن ایجنٹ سبزی منڈی دہلی	۸ر	"
۴۲۸	۵۱۴۷	منشی مطلوب الرحمٰن صاحب دوکان حمید اللہ و حبیب اللہ صاحبان " "	۸ر	"
۴۲۹	۵۱۴۸	جناب محبوب بخش صاحب دوکان نان بائی سڑک بہادر گڈھ	۴ر	"
۴۳۰	۵۱۴۹	جناب غیاث الدین صاحب تمباکو فروش موری گیٹ دہلی	۴ر	"
۴۳۱	۵۱۵۰	جناب عابد خانصاحب معرفت جناب غیاث الدین صاحب پھاٹک حبش خاں	۴ر	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۳۳	۵۱۵۱	جناب عبد الرحیم صاحب موری گیٹ دہلی	۲ر	دوائی بہی خواہ
۴۳۴	۵۱۵۴	جناب مرزا محمد شریف بیگ صاحب۔ محکمہ بجلی ڈویژن امرتسر	عہ	"
۴۳۵	۵۱۵۹	مولانا ظل الرحمٰن صاحب مدرس مدرسہ صدیقیہ پھاٹک حبش خاں دہلی	۴ر	"
۴۳۶	۵۳۴۲	منشی ہدایت اللہ صاحب مدرس مقام جلال آباد محلہ حافظان۔ مظفر نگر	للعہ	"
۴۳۷	۵۳۶۰	متولیان مدرسہ مدرسہ ریاض المدارس مرحوم حافظ	۸ر	وظیفہ دوائی
۴۳۸	۵۳۶۱	محترمہ والدہ منشی شبیر الدین صاحب وکیل "	عہ	دوائی بہی خواہ
۴۳۹	۵۳۶۲	مولوی مفتی فضیل الدین صاحب "	۸ر	"
۴۴۰	۵۳۶۳	مولانا نظیر الدین صاحب "	۸ر	"
۴۴۱	۵۵۰۱	حکیم مولوی مشتاق علی صاحب قصبہ اجراڑہ میرٹھ	عہ	"
۴۴۲	۵۵۰۲	چودھری امیر حسین خانصاحب " "	عہ	"
۴۴۳	۵۵۰۳	چودھری عبد الکریم صاحب " "	عہ	"
۴۴۴	۵۵۰۴	مولوی محمد زکریا صاحب " "	عہ	"
۴۴۵	۵۵۰۵	جناب منشی اسحاق صاحب	عہ	"
۴۴۶	۵۵۰۶	منشی سید عبد القیوم صاحب " "	عہ	"
۴۴۷	۵۵۳۵	جناب عبد الغفور خانصاحب موضع ہمزہ پور نصیر کا دیپو رذاکخانہ خیر پور ضلع سلطانپور	عہ	"
۴۴۸	۵۵۳۶	حافظ لعل بہادر خانصاحب زمیندار بہادر گنج ضلع غازی پور	عہ	"
۴۴۹	۵۵۳۷	جناب عبد اللطیف صاحب سوداگر " "	عہ	"
۴۵۰	۵۵۳۸	شیخ محمد جلیل و میر صفدر علی و شیخ منیر صاحبان پسران عبد اللطیف صاحب مرحوم "	سے	"
۴۵۱	۵۵۳۹	مسماۃ یمن بی بی زوجہ مفتی خانصاحب	عہ	"
۴۵۲	۵۵۴۰	" عالم جہاں بی بی صاحبہ زوجہ حافظ لعل بہادر خانصاحب	عہ	"
۴۵۳	۵۵۴۱	اسفندیار خانصاحب پسر ہومن خانصاحب	عہ	"

میزان صماصہ
۹۹ر۸

عطیات عمومی

موصولہ ماہ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۱ھ

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱	۴۳۳۹	جناب بولفرقان صاحب موضع کوہنڈہ اعظم گڈہ	عہ		۲۴	۴۳۶۶	ماسٹر رحیم بخش صاحب پوسٹ و مقام سانگی سکھر	عہ	تعمیر و تزئین
۲	۴۳۴۰	مولوی عبدالصمد صاحب " "	عہ	"	۲۵	۴۳۶۷	جناب محمد دربام صاحب گوٹ تھیٹر پارٹی " "	عہ ۸ر	"
۳	۴۳۴۱	حاجی عبدالرحمن صاحب " "	۸ر	"	۲۶	۴۳۶۸	منجانب مسلمانان " " "	عہ ۸ر	"
۴	۴۳۴۲	حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی مدظلہ	سے	عطاء بنی خواہ	۲۷	۴۳۶۹	جناب عبدالرحیم صاحب " " "	۴ر	"
۵	۴۳۴۳	مولوی حاجی سعید احمد صاحب مدرس دارالعلوم دیوبند	۰۷ر	"	۲۸	۴۳۷۰	مولوی نظام الدین صاحب گوٹ ہاپیج شریف "	ع	"
۶	۴۳۴۴	برائے ایصال ثواب طالب صاحب سید منظور احمد صاحب مرسلہ سید شرف الدین صاحب قصبہ لاوڑ ضلع میرٹھ	للجہ ۱۴ر	صرف طلبہ	۲۹	۴۳۷۱	حافظ احمد الدین صاحب " " "	عہ	"
					۳۰	۴۳۷۲	جناب محمد ابراہیم صاحب " " "	ع	"
۷	۴۳۴۵	مولانا پیر حماد الدین صاحب خلیفہ گوٹ ہاپیج شریف پوسٹ بند عامل سکھر سندھ	للجہ عہ	زکوٰۃ بنی خواہ	۳۱	۴۳۷۳	جناب عبدالقادر صاحب " " "	عہ	"
۸	۴۳۴۶	مولوی محمد اسمٰعیل صاحب سیفی دارالہدیٰ " "	ع		۳۲	۴۳۷۴	منجانب حاضرین مجلس " "	عہ ۳ر	"
۹	۴۳۴۷	مولوی قطب الدین صاحب فاضل دیوبند " "	عہ ۸ر	تعمیر و تزئین بنی خواہ	۳۳	۴۳۷۵	والدہ مولوی احمد حسن صاحب " "	۴ر	"
۱۰	۴۳۴۸	جناب عبدالرحیم صاحب " " "	عہ	"	۳۴	۴۳۷۶	جناب وزیر محمد صاحب " "	عہ	"
۱۱	۴۳۴۹	حافظ محمد صاحب مدرس قرآنیہ " "	عہ	"	۳۵	۴۳۷۷	جناب جمال الدین صاحب " "	عہ	"
۱۲	۴۳۵۰	اہلیہ محمود حسین صاحب " "	ع ۸ر	"	۳۶	۴۳۷۸	جناب مولوی محمود حسین صاحب " "	عہ	"
۱۳	۴۳۵۱	والدہ احمد صاحب " "	عہ	"	۳۷	۴۳۷۹	جناب عبدالحمید خانصاحب پوسٹ و مقام گڈھی بلیسر	عہ	"
۱۴	۴۳۵۲	منجانب حاضرین مجلس " "	للجہ ۳ر	"	۳۸	۴۳۸۰	آقا بدرالدین احمد صاحب " " "	عہ	"
۱۵	۴۳۵۳	والدہ خدا داد حسن صاحب " "	عہ	"	۳۹	۴۳۸۱	سید سیف الدین شاہ صاحب " " "	عہ	"
۱۶	۴۳۵۶	جناب بندو صاحب نگلہ امین ضلع مظفر نگر	ع	چرم قربانی	۴۰	۴۳۸۲	جناب محمد انور خانصاحب " " "	عہ	"
۱۷	۴۳۵۷	شیخ محمد یاسین و محمد امین صاحب بیری والا باغ بلگرام	عہ	زکوٰۃ	۴۱	۴۳۸۳	حاجی دوست محمد صاحب " " "	۸ر	"
۱۸	۴۳۶۰	حاجی نور الٰہی صاحب "	۱۴ر	چرم قربانی	۴۲	۴۳۸۴	جناب سلطان صاحب گوٹ گوروپہاڑ پوسٹ قمانپور	عہ	"
۱۹	۴۳۶۱	جناب عبدالحکیم صاحب کوٹھی شور اپیار گنج "	عہ	عطاء	۴۳	۴۳۸۵	جناب مومن خانصاحب " " "	عہ	"
۲۰	۴۳۶۲	حاجی عبدالغفور صاحب بیوپاری پاچہ محلہ شیخ	عہ ۴ر	"	۴۴	۴۳۸۶	جناب شکور خانصاحب " " "	عہ	"
۲۱	۴۳۶۳	حکیم عمر صاحب طبیب مدرسہ دارالعلوم دیوبند	ع	رسالہ	۴۵	۴۳۸۷	جناب عوض خانصاحب پوسٹ و مقام گڈھی بلیسر	۴ر	"
۲۲	۴۳۶۴	مولوی محمد سعید صاحب گوٹ ہاپیج شریف پوسٹ بند	عہ ۵	تعمیر و تزئین	۴۶	۴۳۸۸	جناب سکھو صاحب گوٹ ہاپیج شریف پوسٹ بند عامل	عہ	"
۲۳	۴۳۶۵	ماسٹر شاہ محمد شاہ صاحب پوسٹ و مقام سانگی سکھر سندھ	عہ	بنی خواہ	۴۷	۴۳۸۹	مولوی محمد یسین خانصاحب فاضل دیوبند گوٹ ہاپیج	عہ	چرم قربانی

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۰	۴۴۰۱	جملہ مسلمانان موضع مصطفےٰ آباد ڈاکخانہ لنڈہورہ سہارنپور	للعہ	صرف طلبہ	۷۶	۴۴۳۴	حوالدار امیر علی صاحب آٹا فروش چکوال ضلع جہلم	عہ	صرف طلبہ
۴۱	۴۴۰۲	مولوی محمد ابراہیم صاحب رتن پورہ " "	عہ	"	۷۷	۴۴۳۱	جناب عبداللطیف صاحب حلوائی " "	عہ	"
۵	۴۴۰۳	جملہ مسلمانان " " "	للعہ	"	۷۸	۴۴۳۲	غلام محمد صاحب قصاب " "	عہ	"
۵۱	۴۴۰۴	سردار گل صاحب اوچی مسجد ورچھ نگر ۔ احمد آباد	رسالہ	ع	۷۹	۴۴۳۳	چودھری غلام علی صاحب " "	عہ	"
۵۲	۴۴۰۵	حافظ حاجی محمد اسمٰعیل صاحب بلیماران دہلی	للعہ	صرف طلبہ	۸۰	۴۴۳۴	جناب میر محمد صاحب " "	عہ	"
۵۳	۴۴۰۶	محمد رحمت اللہ صاحب مدرس فارسی اردو پانی سولہ	عہ	"	۸۱	۴۴۳۵	حکیم مولوی عبدالرحیم صاحب " "	عہ	"
۵۴	۴۴۰۷	حاجی سلیمان محمد صاحب ۲۳۵ بائین اسٹریٹ ریاست جیالہ	"	"	۸۲	۴۴۳۶	حضرت مولانا سید صفدر حسین صاحب مدرس دارالعلوم	عہ	"
۵۵	۴۴۰۹	چودھری محمد الیاس خانصاحب ریلوے کلرک دہلی	رسالہ	ع	۸۳	۴۴۳۷	جناب نصیر الدین صاحب قصاب پورہ دہلی	۴ر	عطاء بہی خواہ
۵۶	۴۴۱۰	حاجی امام بخش صاحب و محمد رمضان صاحب رئیسان دودھول ڈاک خانہ رضا ضلع پلامون	زکوٰۃ		۸۴	۴۴۹۵	حکیم قاری قربان علی صاحب مدرسہ صدیقیہ "	۴ر	"
۵۷	۴۴۱۱	جناب اسقم صاحب رئیس موضع چترو " "	للعہ	صرف طلبہ	۸۵	۴۴۹۸	منجانب حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی معرفت منشی دوست محمد خانصاحب عیدگاہ باغپت دروازہ میرٹھ		عطاء
۵۸	۴۴۱۲	مولوی لطف احمد صاحب وائج میکر ہردوئی	تبلیغ	ع	۸۶	۴۴۹۹	مولوی محمد عمر صاحب بدخشانی فاضل دیوبند	۸ر	متفرق تعلیم
۵۹	۴۴۱۳	رشید احمد صاحب ہیڈ ماسٹر مقام سنبھل ۔ مرادآباد	صرف طلبہ	ع	۸۷	۴۵۰۰	مولوی محمد ایوب صاحب گورداسپوری "	۸ر	"
۶۰	۴۴۱۴	منجانب مسماۃ فاطمہ بیگم صاحبہ مرسلہ رشید احمد صاحب " "	زکوٰۃ	ع	۸۸	۴۵۰۱	مولوی مسعود حسن صاحب جونپوری "	۸ر	"
۶۱	۴۴۱۵	جناب مسعود علی خانصاحب فیاض منزل آگرہ	صرف طلبہ	ع	۸۹	۴۵۰۳	جناب اللہ رکھا صاحب شیدی پورہ قرولباغ دہلی	۱۰ر	چرم قربانی
۶۲	۴۴۱۶	جناب جمعدار محمد ابراہیم صاحب جمشید پور بہار	للعہ	"	۹۰	۴۵۰۵	جناب عبدالحق صاحب باڑہ ہندوراؤ "	۴ر	عطاء بہی خواہ
۶۳	۴۴۱۷	مولوی محمد حشمت اللہ صاحب برنیسانی فاضل دارالعلوم	متفرق تعلیم	۸ر	۹۱	۴۵۰۶	جناب رحمت اللہ صاحب سبزی منڈی "	۱ر	"
۶۴	۴۴۱۸	مولوی غلام حسین صاحب رحیم یار خانی " "	"	۸ر	۹۲	۴۵۰۷	جناب عبدالرزاق صاحب " "	۱ر	"
۶۵	۴۴۱۹	مولوی احمد شفیع صاحب مرادآبادی " "	"	۸ر	۹۳	۴۵۰۸	جناب زین الدین صاحب قصاب پورہ "	۱ر	"
۶۶	۴۴۲۰	مولوی عزیز اللہ صاحب رحیم یار خانی " "	"	۸ر	۹۴	۴۵۰۹	مولوی غلام مصطفےٰ صاحب فاضل دیوبند گورو بہاڑو ڈاکخانہ خانپور ہنگو	۷ر	تعمیر دفتر تنظیم
۶۷	۴۴۲۱	مولوی سعید الدین صاحب حلبی " "	"	۸ر	۹۵	۴۵۱۰	مولوی محمد عمر صاحب متعلم دارالخلافت " "	عہ	"
۶۸	۴۴۲۲	مولوی عبدالحمید صاحب ہزاروی " "	"	۸ر	۹۶	۴۵۱۹	مولوی عبدالقادر صاحب " "	۱۰ر	"
۶۹	۴۴۲۳	مولوی محمد ادریس صاحب مردانی " "	"	۸ر	۹۷	۴۵۹۰	جناب محمد شفیع صاحب گوشہ مرادپور پوسٹ ہشتنگر	عہ	"
۷۰	۴۴۲۴	مولوی محمد عثمان صاحب کمرلائی " "	"	۸ر	۹۸	۴۵۹۱	سردار گل محمد خانصاحب " " "	عہ	"
۷۱	۴۴۲۵	ملک خدا بخش صاحب چکوال ضلع جہلم ڈاکخانہ دلاور	صرف طلبہ	ع	۹۹	۴۵۹۳	جناب بدرالدین صاحب ۔ پنچولی ضلع میرٹھ	عہ	عطاء
۷۲	۴۴۲۶	ملک اللہ بخش صاحب " " "	"	ع	۱۰۰	۴۶۳۳	جناب خدا بخش صاحب قصاب پورہ دہلی	۱ر	"
۷۳	۴۴۲۷	حاجی حافظ احمد حسین صاحب " بزاز	"	ع	۱۰۱	۴۶۵۸	حاجی گاموں صاحب و حشمت اللہ صاحب کشمیری گیٹ	ع	رسالہ
۷۴	۴۴۲۸	حافظ محمد اسحٰق صاحب " دندانی ساز	"	ع	۱۰۲	۴۶۵۹	جناب غلام محمد غلام فرید خاں صاحبان گڑھ ضلع مظفر نگر معرفت مولوی ذکریا صاحب ایڈیٹر مبارک اخبار	عہ	زکوٰۃ
۷۵	۴۴۲۹	حافظ محمد گل صاحب " "	زکوٰۃ	ع					

نمبر شمار	نمبر رسید بکتہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید بکتہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۰۳	۴۶۶۰	محمد عبدالحمید صاحب صدیقی نور دروازہ سکندرآباد	عا	فرطلبہ	۱۳۲	۴۷۵۳	جناب بشیر الدین صاحب ڈاکخانہ پوران بازار پیلی بھیت	۴ر	تعمیر مطبخ
۱۰۴	۴۶۶۱	مولوی منیر محمد صاحب وزیر اعظم ریاست قلات کوئٹہ بلوچستان	عا	رسالہ	۱۳۳	۴۷۵۴	جلسہ " "	۱۴ر	مصرف خود
۱۰۵	۴۶۶۲	حاجی عظمت اللہ صاحب شوارکیٹ آگرہ	۱	زکوٰۃ	۱۳۴	۴۷۵۵	ڈاکٹر منہاج الدین صاحب " "	عہ	"
۱۰۶	۴۶۶۵	غلام نبی صاحب ایڈیٹر شہر ہوتی ضلع نرداں	۱	"	۱۳۵	۴۷۵۶	جناب افاض الدین صاحب " "	۴ر	"
۱۰۷	۴۶۶۶	منشی مرتضیٰ حسن صاحب محلہ سیاہ دستار امروہہ مرادآباد	۱۱	فرطلبہ	۱۳۶	۴۷۵۷	مولوی حکیم عبدالحکیم صاحب " "	عہ	"
۱۰۸	۴۶۶۷	جناب محمد شفیع خانصاحب کمالی پورہ موضع مترل ضلع بنی	۱۱	"	۱۳۷	۴۷۵۸	حاجی مسرور کفیل الدین صاحب " "	عہ	"
۱۰۹	۴۶۶۸	حاجی عظمت اللہ صاحب شوارکیٹ آگرہ	عا	"	۱۳۸	۴۷۵۹	مولوی عبدالقادر صاحب " "	عہ	"
۱۱۰	۴۶۶۹	حافظ حکیم محمد اسلم صاحب شرقپور ضلع شیخوپورہ	عا	رسالہ	۱۳۹	۴۷۶۰	جناب عبداللطیف صاحب وغیرہ سوداگران " "	۴ر	"
۱۱۱	۴۶۷۱	اہالیان محلہ مالیان قصبہ منگلور ۔ سہارنپور	۱۵ر	عطا بہی	۱۴۰	۴۷۶۱	علی اکبر میاں ڈاکخانہ شاہمل " "	عا	"
۱۱۲	۴۷۲۲	جناب عبدالحق صاحب تمباکو فروش "	۲ر	"	۱۴۱	۴۷۶۲	مولوی محمد اسحاق صاحب ڈاکخانہ پان پاڑا فواکھالی	عہ	"
۱۱۳	۴۷۲۳	جناب اللہ دیا صاحب تاجر پارچہ بازار روڑکی	۸ر	زکوٰۃ	۱۴۲	۴۷۶۳	جناب احمد اللہ صاحب پٹواری پوسٹ شاہمل پیلی بھیت	عہ	"
۱۱۴	۴۷۲۸	جناب مہدی حسن صاحب " منگلور	۴ر	عطاء	۱۴۳	۴۷۶۴	مولوی صفی اللہ صاحب مدرس مدرسہ عالیہ " "	۱۰ر	"
۱۱۵	۴۷۲۹	جناب ایوب خانصاحب آڈیٹر دفتر روڑکی "	عہ	"	۱۴۴	۴۷۶۵	مولانا ظہور کاظم صاحب " "	عہ	"
۱۱۶	۴۷۳۰	جناب رحمت اللہ صاحب منیجر کانی شاپ " "	۴ر	"	۱۴۵	۴۷۶۶	حاجی محمد ادریس صاحب گھڑی ساز " "	۴ر	"
۱۱۷	۴۷۳۱	حکیم نیاز احمد صاحب منگلور "	۶ر	"	۱۴۶	۴۷۶۷	مولوی ناظم الدین صاحب " "	عہ	"
۱۱۸	۴۷۳۲	جناب چھوٹا صاحب پسر شیخ بدھو صاحب راجوپور "	عہ	"	۱۴۷	۴۷۶۸	مولوی محمد ابراہیم صاحب فرخ آباد " "	عہ	"
۱۱۹	۴۷۳۹	جناب فدا حسین صاحب موضع سیانہ ڈاکخانہ کھتولی	عا	زکوٰۃ	۱۴۸	۴۷۶۹	جناب عبدالقادر میاں صاحب سکریٹری عثمانیہ مدرسہ	عا	"
۱۲۰	۴۷۴۰	جناب عنایت اللہ صاحب محمد ابراہیم سوداگر الہ آباد	عہ	"	۱۴۹	۴۷۷۰	مولوی عبدالرحمٰن صاحب " "	عہ	"
۱۲۱	۴۷۴۱	میاں محمد سعید صاحب گوٹ فتح الدین خاں قصور	عہ	"	۱۵۰	۴۷۷۱	سردار عبدالعزیز صاحب " "	عہ	"
۱۲۲	۴۷۴۲	معتمد صاحب انجمن اسلامیہ دکن نظام آباد ضلع بیدر حیدرآباد	۱۳	چرم قربانی	۱۵۱	۴۷۷۲	فاطمہ خاتون بنت مولوی عبدالقادر صاحب " "	عہ	"
۱۲۳	۴۷۴۳	جناب عبدالعلیم خانصاحب دفتر جنگلات خورجہ بلند شہر	عہ	عطاء	۱۵۲	۴۷۷۳	مولانا شاہ فضل الحق صاحب پاکوڑیا شریف پوسٹ کھاری پنگوڑ	عہ	"
۱۲۴	۴۷۴۴	حاجی محمد یٰسین صاحب حاجی رحیم بخش محمد عمر صاحب	۱ر	متفرق تعمیر	۱۵۳	۴۷۷۴	کے اے عبدالجبار اینڈ کو نئو بازار پاٹنی پورہ دہلی	عہ	"
۱۲۵	۴۷۴۵	عبدالجبار میاں ڈاکخانہ پوران بازار ضلع شہر بہاولپور	۲ر	تعمیر مطبخ	۱۵۴	۴۷۷۵	محمد عبدالمالک ایس ایم عبدالرحمٰن صاحب اینڈ کو "	عہ	"
۱۲۶	۴۷۴۶	مولوی محمد شیر اللہ صاحب " "	عا	"	۱۵۵	۴۷۷۶	جناب عبدالجبار اینڈ کو پوسٹ خاص باغ "	عہ	"
۱۲۷	۴۷۴۷	جناب کریم بخش صاحب " "	۲ر	"	۱۵۶	۴۷۷۷	اے کے حاجی محمد میر صاحب اینڈ کو نئو بازار " "	عہ	"
۱۲۸	۴۷۴۸	جناب لطف الرحمٰن صاحب "	۸ر	"	۱۵۷	۴۷۷۸	اے کے عبدالقادر صاحب " "	عہ	"
۱۲۹	۴۷۴۹	جناب محمد حنیف میاں صاحب " "	۸ر	"	۱۵۸	۴۷۷۹	جناب عبدالحکیم صاحب سیل خماری پوسٹ	عہ	"
۱۳۰	۴۷۵۱	حافظ ارشاد الٰہی صاحب والد صاحب شوارکیٹ آگرہ	عا	تعمیر الطلبہ	۱۵۹	۴۷۸۰	حاجی مولوی محمد عبداللہ صاحب سابق پوسٹ پیلی بھیت	عہ	فرطلبہ
۱۳۱	۴۷۵۲	جناب عبدالجلیل صاحب ڈاکخانہ پوران بازار پیلی بھیت	۸ر	تعمیر مطبخ	۱۶۰	۴۷۸۱	مولوی عبدالعزیز صاحب محلہ محل سرائے بنجیہ آباد کلکتہ	عہ	زکوٰۃ

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۶۱	۴۸۰۲	منشی محمد اسمٰعیل خانصاحب محلہ میر گنج نجیب آباد بجنور	عہ	عطاء	۱۹۰	۴۸۶۲	شیخ اللہ بخش ولد عبد المجید صاحب انجولی ضلع میرٹھ	عہ	تعمیر مدرسہ
۱۶۲	۴۸۰۳	منشی منیر حسین صاحب " خالص گنج " "	عہ	"	۱۹۱	۴۸۶۳	شیخ ضیاء الحق صاحب " "	۴ر	"
۱۶۳	۴۸۰۴	حاجی الٰہی بخش صاحب " مغلوشاہ " "	عہ	"	۱۹۲	۴۸۶۴	منشی غلام محمد صاحب " "	عہ	"
۱۶۴	۴۸۰۵	شیخ محمد ظہور صاحب " شیوارام " "	عہ	"	۱۹۳	۴۸۶۵	شیخ عمر علی صاحب ٹھیکدار " "	۸ر	"
۱۶۵	۴۸۰۶	مستری عبد اللہ صاحب منجانب والد صاحب مرحوم	عہ	"	۱۹۴	۴۸۶۶	شیخ عبد الرزاق ولد عبد الشکور صاحب کواں پٹی "	عا	"
۱۶۶	۴۸۰۷	مولوی عبد الرحمٰن صاحب سفیر دار العلوم دیوبند	۰ر	"	۱۹۵	۴۸۶۷	شیخ حسان علیصاحب تاجر پارچہ شمس پٹی "	عہ	"
۱۶۷	۴۸۰۸	جناب احمد اللہ خانصاحب محلہ اطیان نجیب آباد بجنور	عہ	"	۱۹۶	۴۸۶۸	حکیم عبد الصمد صاحب ونتھا صاحب " "	۴ر	"
۱۶۸	۴۸۰۹	مولانا عبد العزیز صاحب " محل سرائے " "	۸ر	"	۱۹۷	۴۸۶۹	حاجی محمد اسمٰعیل صاحب ٹھیکدار انجولی	عہ	"
۱۶۹	۴۸۱۰	حکیم عبد الوحید صاحب " مغلوشاہ " "	۸ر	"	۱۹۸	۴۸۷۰	حافظ محمد شریف صاحب دوکاندار " "	عہ	"
۱۷۰	۴۸۱۱	غفور احمد صاحب ولد اللہ بخش صاحب کرتپور "	عہ	"	۱۹۹	الف ۴۸۷۱	منشی عبد الرحیم صاحب ہیڈ مدرس سکول " "	عہ	"
۱۷۱	۴۸۱۲	جناب محمد یٰسین صاحب ولد حافظ اللہ دیا صاحب "	عہ	"	۲۰۰	۴۸۷۱	جناب محمد شفاعت صاحب دوکاندار " "	۴ر	"
۱۷۲	۴۸۱۳	جناب جیسا ولد عمر بخش صاحب "	عا	زکوٰۃ	۲۰۱	۴۸۷۲	شیخ حافظ عبد الشکور صاحب کنواپٹی " "	عا	"
۱۷۳	۴۸۱۴	جناب کریم الدین صاحب مقام کھتولی ضلع مظفر نگر	عا	عطاء	۲۰۲	۴۸۷۳	شیخ فضل الرحمٰن ولد عبد الرحمٰن صاحب " "	۴ر	"
۱۷۴	۴۸۱۵	مولانا محمد مشتاق صاحب چھتاولی دیوبند۔ سہارنپور	عا	رسالہ	۲۰۳	۴۸۷۴	شیخ احمد حسین صاحب ٹیرا پٹی " "	عہ	"
۱۷۵	۴۸۱۶	مولانا محبوب الٰہی صاحب مدرس فتحپوری منشی فاضل	عہ	تعمیر دار الطلبہ	۲۰۴	۴۸۷۵	جناب سید علی ولد فرزند علیصاحب بڑی پٹی "	عہ	"
۱۷۶	۴۸۱۷	حکیم مولوی محمد عبد اللہ صاحب فاضل طب و جراحت امرتسر	عہ	فرطلبہ	۲۰۵	۴۸۷۶	جناب ملا بشیر احمد صاحب دوکاندار " "	۸ر	"
۱۷۷	۴۸۱۸	حاجی عبد القدوس صاحب نیو بازار پاپڑی پور۔ دینا جپور	عا	تعمیر مطبخ تعمیر مدرسہ	۲۰۶	۴۸۷۷	حافظ عبد الرزاق صاحب " "	عہ	"
۱۷۸	۴۸۱۹	جناب رحمت اللہ میاں صاحب پوسٹ والے گنج "	عہ	"	۲۰۷	۴۸۷۸	مستری محمد صدیق صاحب آہنگر " "	۸ر	"
۱۷۹	۴۸۲۰	حافظ محمد شریف احمد صاحب اورنگ آباد دکھنا نزد انجولی میرٹھ	۴ر	عطاء	۲۰۸	۴۸۷۹	جناب حکیم اللہ صاحب حجام " "	عہ	"
۱۸۰	۴۸۲۱	شیخ فضل الرحمٰن صاحب دوکاندار غلہ " "	عا	زکوٰۃ	۲۰۹	۴۸۸۰	جناب سید حسن پسر شیخ عبد المجید صاحب " "	۴ر	"
۱۸۱	۴۸۲۲	اہلیہ صاحبہ منشی صادق حسین صاحب نمبردار " "	عا	"	۲۱۰	۴۸۸۱	جناب شجاعت علی صاحب سائیکل مرچنٹ "	۸ر	"
۱۸۲	۴۸۲۳	منشی احمد علیصاحب و محمد علیصاحب کاشتکاران " "	عہ	"	۲۱۱	۴۸۸۲	جناب صوفی اصغر علیصاحب " "	۸ر	"
۱۸۳	۴۸۲۴	جناب عبد الجبار ولد عبد النور صاحب کنواپٹی " "	عہ	"	۲۱۲	۴۸۸۳	شیخ عمر علی ولد دلدار علیصاحب شمس پٹی "	۲ر	"
۱۸۴	۴۸۲۵	حافظ قاری محمد رفیق احمد صاحب " "	عہ	"	۲۱۳	۴۸۸۴	حکیم سراج الدین صاحب کنواپٹی "	عہ	"
۱۸۵	۴۸۲۶	" " " "	عہ	"	۲۱۴	۴۸۸۵	شیخ فخر الدین صاحب اوپچاپٹی "	عہ	"
۱۸۶	۴۸۲۷	حافظ قاری محمد اخلاق صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ	للعہ	فرطلبہ	۲۱۵	۴۸۸۶	جناب بشیر خانصاحب ٹھٹھم والے "	۲ر	"
۱۸۷	۴۸۲۸	شیخ بدر الدین صاحب رئیس " "	عہ	تعمیر مدرسہ	۲۱۶	۴۸۸۷	جناب بشیر الدین صاحب شمس پٹی "	۴ر	"
۱۸۸	۴۸۲۹	حکیم حاجی عزیز الرحمٰن صاحب " "	عہ	"	۲۱۷	۴۸۸۸	چودھری فضل حق صاحب " "	۴ر	"
۱۸۹	۴۸۳۰	جناب محمد شریف صاحب " "	۸ر	"	۲۱۸	۴۸۸۹	جناب بشیر الدین صاحب خیاط "	۴ر	"

نمبر شمار	نمبر رسید بخشی	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید بخشی	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۱۹	۴۸۹۰	حافظ اللہ بخش صاحب انجولی میرٹھ	۱ر	نمبر فرقہ تعلیم	۲۴۸	۴۹۳۶	جناب محمد سلیمان صاحب خیاط ویلی بازار میرٹھ	۳ر	عطاء
۲۲۰	۴۸۹۱	شیخ فہیم الدین صاحب " "	۸ر	"	۲۴۹	۴۹۳۷	حاجی عظیم اللہ صاحب سیٹھ " "	۴ر	"
۲۲۱	۴۸۹۲	جناب سلیم الدین صاحب اونچاپٹی "	۴ر	"	۲۵۰	۴۹۳۸	مولانا سید محمود علی صاحب نائبی پروفیسر الہ آباد	۶	رسالہ
۲۲۲	۴۸۹۳	شیخ حشمت علی صاحب " "	۱ر	"	۲۵۱	۴۹۳۹	جناب ظفر یاب خانصاحب درویش پور	۱ر	زکوٰۃ
۲۲۳	۴۸۹۴	شیخ عبد الشکور صاحب شمس پٹی "	۱ر	"	۲۵۲	۴۹۴۰	جناب محمد یعقوب صاحب ویلی بازار میرٹھ	۶	کتب فقہ
۲۲۴	۴۸۹۵	جناب برکت علی ولد خادم علی صاحب کنواپٹی "	۸ر	"	۲۵۳	۴۹۴۱	مسلمانان موضع کھانو پور پرگنہ گوگوہ	۱ر	نمبر طلبہ
۲۲۵	۴۸۹۶	حافظ عبد الجلیل صاحب بڑی پٹی "	۸ر	"	۲۵۴	۴۹۴۲	جناب سمند صاحب " "	۲ر	"
۲۲۶	۴۸۹۷	حافظ قاری محمد اخلاق صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ	۶	"	۲۵۵	۴۹۴۳	جناب سراج الدین صاحب " "	۴ر	"
۲۲۷	۴۸۹۸	مستری عبد اللطیف صاحب آہنگر "	۸ر	"	۲۵۶	۴۹۴۴	جناب شبراتی جولاہا " "	۴ر	نمبر طلبہ
۲۲۸	۴۸۹۹	شیخ سعید الدین صاحب "	۶ر	"	۲۵۷	۴۹۴۵	جناب رحمت اللہ حافظ حنیف دوست محمد صاحبان " "	۶ر	"
۲۲۹	۴۹۰۰	جناب محمد علی صاحب دوکاندار "	۸ر	"	۲۵۸	۴۹۴۶	جناب جمالو نصیب الدین علاؤ الدین صاحبان	۱۰ر	"
۲۳۰	۴۹۰۱	جناب بدو ولد اللہ دیا صاحب بہشتی "	۴ر	"	۲۵۹	۴۹۴۷	چودھری سبحانہ صاحب " "	۴ر	"
۲۳۱	۴۹۰۲	ملا حسین بخش صاحب نوربافت اونچاپٹی "	۱ر	"	۲۶۰	۴۹۴۸	جناب اللہ دیا صاحب " "	۴ر	"
۲۳۲	۴۹۰۳	شیخ فیاض اللہ صاحب کنواپٹی "	۱ر	"	۲۶۱	۴۹۴۹	جناب علاؤ الدین صاحب " "	۸ر	"
۲۳۳	۴۹۰۴	جناب محمد سعید ولد محمد یٰسین صاحب "	۱ر	"	۲۶۲	۴۹۵۰	باشندگان " "	۹ر	"
۲۳۴	۴۹۰۵	جناب عبد الحکیم ولد حسین بخش صاحب "	۴ر	"	۲۶۳	۴۹۵۱	جناب اللہ رکھا باز خانصاحبان " "	۳ر	"
۲۳۵	۴۹۰۶	مسماۃ بیبیاں بیوہ کلو صاحب "	۸ر	"	۲۶۴	۴۹۵۲	چودھری سمند صاحب موضع غار پور "	۴ر	"
۲۳۶	۴۹۰۷	مسلمانان جامع مسجد "	۱ر	چرم قربانی	۲۶۵	۴۹۵۳	جناب سلامو انصاری موضع تی ڈولی متصل نہٹہ	۱ر	"
۲۳۷	۴۹۰۸	مسلمانان موضع اورنگ آباد "	۱ر	"	۲۶۶	۴۹۵۴	جناب امام بخش صاحب " نندولی "	۲ر	"
۲۳۸	۴۹۱۰	جناب محمد مظہر اللہ صاحب صدیقی محلہ قاضیان قصبہ	۶	"	۲۶۷	۴۹۵۵	جناب قطب الدین صاحب " "	۳ر	"
۲۳۹	۴۹۱۲	ایم نصیر مدیر مسلم میڈیکل ہال و کتب خانہ بریلی مونگیر	۱ر	زکوٰۃ	۲۶۸	۴۹۵۶	جناب ظفر الدین صاحب " "	۱۱ر	"
۲۴۰	۴۹۱۵	جناب محمد اسحاق صاحب شہر بٹالہ ضلع گورداسپور	۱ر	"	۲۶۹	۴۹۵۷	مولوی مظہر علی صاحب پوسٹ ماسٹر گوگوہ	۱ر	"
۲۴۱	۴۹۱۶	مستری محمد دین صاحب کوہ شملہ جامع مسجد	۱ر	نمبر طلبہ	۲۷۰	۴۹۵۸	جناب عبد القیوم صاحب موضع انت لتو ڈاکخانہ [illegible]	۱ر	"
۲۴۲	۴۹۱۷	جناب محمود علی خانصاحب فرخ آباد	۱ر	کتب فقہ	۲۷۱	۴۹۵۹	چودھری مستری جمال الدین صاحب ڈاکخانہ ڈاکوپلی ڈاکخانہ	۱ر	"
۲۴۳	۴۹۲۲	حبیب الرحمن صاحب مدن مارکیٹ ۲۳ ماندر روڈ	۶	رسالہ	۲۷۲	۴۹۶۰	عبد الرحمن و محمد یامین و محمد اسمٰعیل صاحبان اسلام نگر	۱ر	"
۲۴۴	۴۹۲۳	مولوی مظفر حسین صاحب موضع پنارہ ڈاکخانہ بدھانہ	۱ر	"	۲۷۳	۴۹۶۱	چودھری دیمیر احمد صاحب موضع برکت کھیڑی " "	۱ر	"
۲۴۵	۴۹۳۳	چودھری محمود خانصاحب درویش پور ڈاکخانہ مظفر نگر	۱ر	عطاء	۲۷۴	۴۹۶۲	جناب محفوظ علی خان و شہاب الدین و مسماۃ شہزادی و ننھے صاحبان موضع تربت کھیڑی	۱ر	"
۲۴۶	۴۹۳۴	جناب عبد اللطیف صاحب خیاط ویلی بازار میرٹھ	۴ر	"					
۲۴۷	۴۹۳۵	جناب عاشق الٰہی صاحب " "	۲ر	"	۲۷۵	۴۹۶۳	حاجی سراج دین صاحب " "	۱ر	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۷۶	۴۹۶۴	زوجہ نتھو۔ بشیر۔ بندو۔ نتو۔ نتھا۔ و میر عبدالغنی و باشندگان ضلع جات موضع ڈاکہ دیوی ضلع	۳	فرض لل	۳۰۳	۴۹۹۱	حافظ محمد سعید صاحب محلہ اشرف علی قصبہ گنگوہ ضلع سہارنپور	۱	زکوٰۃ غلہ بہی خواہ
۲۷۷	۴۹۶۵	منشی ارشاد علیخاں صاحب موضع چھجوانی ڈاکخانہ نانوتہ	للہ	خرید غلہ بہی خواہ	۳۰۴	۴۹۹۲	منشی محمد عمر صاحب سکریٹری جمعیۃ القریش محلہ قصابان	۱	"
۲۷۸	۴۹۶۶	" " " "	۱	"	۳۰۵	۴۹۹۳	جناب شمس الدین صاحب موضع گھاٹو پور پرگنہ "	۲	صرف طلبہ
۲۷۹	۴۹۶۷	مولوی سراج اللہ صاحب پنشنر ٹیچر ملی سکول گنگوہ	۱	"	۳۰۶	۴۹۹۴	جناب حبیب الرحمن صاحب مین مارکیٹ بی بمبئی	۲	خرید غلہ بہی خواہ
۲۸۰	۴۹۶۸	مولوی عثمان حسن صاحب دیوان تھانہ کھکوڑ	۱	"	۳۰۷	۴۹۹۵	جناب امیر الدین صاحب الکندر آبادی معرفت " "	۸	"
۲۸۱	۴۹۶۹	منشی قاضی عزیز الزمن صاحب کانسٹبل " "	۱	"	۳۰۸	۵۰۰۳	ڈاکٹر سید عظیم الدین احمد صاحب محلہ نواب جلال پٹنہ	۱	صرف طلبہ
۲۸۲	۴۹۷۰	منشی فیاض حسین صاحب " " "	۱	"	۳۰۹	۵۰۰۵	مولوی محمد ظہر حسین صاحب مدرس دل	۱	"
۲۸۳	۴۹۷۱	جناب علی شیر عبدالکریم۔ میر عزیز اللہ۔ محمد ابراہیم محمد عمر۔ محمد یسین صاحبان محلہ نجاران " "	۱۲	"	۳۱۰	۵۰۰۶	جناب محمد حنیف خانصاحب پوسٹ نانوتہ سہارنپور	۱	زکوٰۃ خرید غلہ بہی خواہ
۲۸۴	۴۹۷۲	جناب عبداللہ صاحب پھر ایونی محلہ شیخ زادہ "	۱	"	۳۱۱	۵۰۰۷	چودھری عبدالمجید صاحب محلہ قصابان گنگوہ "	۱	"
۲۸۵	۴۹۷۳	جناب عبدالمجید صاحب گوکل پور پرگنہ " "	۸	"	۳۱۲	۵۰۰۸	حاجی نور بخش صاحب " " "	۱	"
۲۸۶	۴۹۷۴	اللہ رکھا صاحب مولا بخش صاحب بھیارہ " "	۳	"	۳۱۳	۵۰۰۹	شیخ عبدالوحید صاحب " " "	۱	"
۲۸۷	۴۹۷۵	جناب عبدالرحمن صاحب محلہ نجاران " "	۱	"	۳۱۴	۵۰۱۰	مولوی حکیم عبدالرشید صاحب محمود محلہ سرائے " "	۲	"
۲۸۸	۴۹۷۶	جناب عبدالرحیم و محمد عمر صاحبان محلہ " سہارنپور	۱	"	۳۱۵	۵۰۱۱	جناب ابراہیم مستری۔ فخر الدین چوہدری کندو عبدالرشید خانصاحبان تیزوں "	۹	صرف طلبہ خرید غلہ بہی خواہ
۲۸۹	۴۹۷۷	جناب محمد اسمٰعیل و عبداللہ خانصاحب نکوڑ "	۸	"	۳۱۶	۵۰۱۲	جناب مستا صاحب محلہ سبزی فروش " "	۱	"
۲۹۰	۴۹۷۸	مولوی مقبول احمد صاحب موضع چوپارہ "	۱	"	۳۱۷	۵۰۱۳	جناب اللہ بندہ صاحب " "	۱	"
۲۹۱	۴۹۷۹	جناب عبدالحق صاحب محلہ نجاران ضلع "	۱	"	۳۱۸	۵۰۱۴	جناب تجمل حسین و مسماۃ میمونہ خاتون صاحب " "	۱	"
۲۹۲	۴۹۸۰	مولوی عبدالوحید صاحب کوٹوال محلہ نیم تلہ گنگوہ "	۱	"	۳۱۹	۵۰۱۵	جناب کالے خانصاحب پاپڑی متصل " "	۱	"
۲۹۳	۴۹۸۱	جناب الٰہی بخش صاحب " "	۱	"	۳۲۰	۵۰۱۶	منشی کفایت اللہ صاحب آصف گڑھ " "	۱	"
۲۹۴	۴۹۸۲	معرفت حافظ حسام الدین صاحب " "	۱	"	۳۲۱	۵۰۱۷	جناب بشارت علی خانصاحب پاپڑی " "	۱	"
۲۹۵	۴۹۸۳	حافظ عبدالرحمن صاحب محلہ کوٹلہ " "	۱	"	۳۲۲	۵۰۱۸	باشندگان و مقصود علیخانصاحب " "	۱	"
۲۹۶	۴۹۸۴	شرفا۔ بوصاحبان موضع کوٹرہ ڈاکخانہ "	۱	"	۳۲۳	۵۰۱۹	جناب بشیر خانصاحب و شیخ رحمت علیخانصاحب "	۱	"
۲۹۷	۴۹۸۵	حافظ حسام الدین صاحب محلہ اشرف علی " "	۱	"	۳۲۴	۵۰۲۰	شیخ محمد ابراہیم صاحب " "	۱	"
۲۹۸	۴۹۸۶	جناب محمد کامل صاحب قصبہ تیزوں "	۱	"	۳۲۵	۵۰۲۱	جناب عبدالمجید و محمد خانصاحبان " "	۱	"
۲۹۹	۴۹۸۷	منشی نذیر محمد خاں و عبدالمجید خانصاحب " "	۱۲	"	۳۲۶	۵۰۲۲	شیخ محمد فیاض و عبدالغنی صاحب " "	۱	"
۳۰۰	۴۹۸۸	جناب محمد ابراہیم خانصاحب موضع آملہ ڈاکخانہ "	۱	زکوٰۃ خرید غلہ بہی خواہ	۳۲۷	۵۰۲۳	جناب کریم الدین۔ محمد یوسف۔ کرامت علی۔ نسیم الدین۔ رشید احمد۔ نادر حسین صاحبان موضع تیوڑہ	۱	"
۳۰۱	۴۹۸۹	محمد صدیق۔ محمد یوسف و مسماۃ ریوندن صاحبان ڈاکہ دیوی	۱	زکوٰۃ خرید غلہ بہی خواہ	۳۲۸	۵۰۲۴	حکیم محمد یونس و عبدالقیوم خانصاحب " "	۲	"
۳۰۲	۴۹۹۰	مسٹر ضیاء الدین صاحب نائب تحصیلدار نکوڑ سہارنپور	۱	زکوٰۃ بہی خواہ	۳۲۹	۵۰۲۵	منشی رشید احمد خانصاحب " "	۱	"

نمبر شمار	نمبر رسید تختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید تختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۳۳۰	۵۰۲۶	جناب نفیع محمد خاں و نیاز محمد خاں و اسمٰعیل و جمیل و بشیر و ان محمود و نفیع محمد خاں و دوست محمد صاحبان		صرف طلبہ خرید بھی خواہ	۳۵۵	۵۰۵۱	جناب سلیمان خانصاحب موضع آبہ ضلع سہارنپور		خرید طلبہ خواہ
					۳۵۶	۵۰۵۲	منشی محمد طفیل خانصاحب "		"
۳۳۱	۵۰۲۷	جناب محمد عاشق خانصاحب موضع آبہ ڈاکخانہ نانوتہ		"	۳۵۷	۵۰۵۳	نمبردار موجود باشندگان موضع کہہ سال ڈاکخانہ		"
۳۳۲	۵۰۲۸	جناب محمد ابراہیم خانصاحب " "		"	۳۵۸	۵۰۵۴	باشندگان پیر باجرا معرفت امام مسجد "		"
۳۳۳	۵۰۲۹	جناب محمد یونس خانصاحب " "		"	۳۵۹	۵۰۵۵	" نخاہیڑی "		"
۳۳۴	۵۰۳۰	منشی محمد خلیق صاحب " "		"	۳۶۰	۵۰۵۶	" دلاہیڑہ "		"
۳۳۵	۵۰۳۱	منشی عبدالوحید خاں و محمد امین خاں و عبداللہ صاحبان پھاپنورہ " "		"	۳۶۱	۵۰۵۷	" بدہل پور "		"
					۳۶۲	۵۰۵۸	" و ناظر حسن خانپور "		"
۳۳۶	۵۰۳۲	جناب محمد شفیع خاں و محب اللہ خانصاحبان		"	۳۶۳	۵۰۵۹	ایک صاحب خیر موضع کہرسال "		"
۳۳۷	۵۰۳۳	جناب بندو خانصاحب نمبردار "		"	۳۶۴	۵۰۶۰	حاجی سلامت اللہ صاحب گنگوہ سہارنپور		"
۳۳۸	۵۰۳۴	جناب عبداللہ خاں و احسان الحق صاحب۔ ابھا "		"	۳۶۵	۵۰۶۱	باشندگان موضع اشرف علی " "		"
۳۳۹	۵۰۳۵	منشی سعید احمد خانصاحب " "		"	۳۶۶	۵۰۶۲	" قصبہ گنگوہ " "		"
۳۴۰	۵۰۳۶	منشی محمد ایوب خانصاحب " "		"	۳۶۷	۵۰۶۳	شیخ محمد امین صاحب سہارنپوری مقیم حال گنگوہ		"
۳۴۱	۵۰۳۷	مولوی شفیق محمد و رفیق محمد خانصاحبان رئیس		"	۳۶۸	۵۰۶۴	مولانا شفیق احمد صاحب مہتمم مدرسہ سلیمانیہ ہوپا		"
۳۴۲	۵۰۳۸	نفیع محمد و نیاز محمد خاں صاحبان		"	۳۶۹	۵۰۶۵	ملا پھول و عبداللطیف و اشرف صاحبان کوٹرہ		"
۳۴۳	۵۰۳۹	حافظ محمد بشیر خانصاحب " "		"	۳۷۰	۵۰۶۶	مولانا مسعود احمد صاحب۔ مدرس مکتب مدرسہ شیخ مالو		عطاء بھی خواہ
۳۴۴	۵۰۴۰	حافظ لئیق احمد خانصاحب " "		"	۳۷۱	۵۰۶۸	منشی عبدالعزیز صاحب معاون ہائی " "		"
۳۴۵	۵۰۴۱	منشی داؤد خانصاحب رئیس آنت ڈاکخانہ رائپور		"	۳۷۲	۵۰۶۹	مولوی فصیح احمد صاحب مدرس مدرسہ ریاض العلوم		زکوٰۃ
۳۴۶	۵۰۴۲	جناب نصیر لطیف و بشیر و حسینو صاحبان " "		"	۳۷۳	۵۰۷۰	جناب ولی محمد خانصاحب فیض باغ لاہور		عطاء بھی خواہ
۳۴۷	۵۰۴۳	جناب محب اللہ و حافظ حمید اللہ خاں صاحبان ڈاکخانہ نانوتہ		"	۳۷۴	۵۰۷۱	ایک اہل خیر توسط مولانا حبیب اللہ صاحب "		"
۳۴۸	۵۰۴۴	احسان اللہ خاں و اللہ بندہ و عبید و صاحبان		"	۳۷۵	۵۰۷۲	عبداللہ نور بات موضع پربالیان ڈاکخانہ منصورپور		"
۳۴۹	۵۰۴۵	محمد اسحاق خاں و سلطان احمد صاحبان آبہ "		"	۳۷۶	۵۰۷۳	منشی غلام ربانی صاحب پیری ڈاکخانہ منظفر		"
۳۵۰	۵۰۴۶	منشی محفوظ علی خانصاحب " "		"	۳۷۷	۵۰۷۴	جناب علی بخش صاحب پربالیان ڈاکخانہ منصورپور		"
۳۵۱	۵۰۴۷	مولوی شفیق محمد خاں صاحب رئیس " "		"	۳۷۸	۵۰۷۵	جناب عبدالرزاق صاحب " "		"
۳۵۲	۵۰۴۸	عبداللطیف۔ خورشید۔ عبدالحبیب شیر خاں یعقوب خاں۔ خورشید خاں۔ ولی محمد خاں نخاس قوری۔ مخدوم صاحب موضع آبہ " "		"	۳۷۹	۵۰۷۶	علیم الدین صاحب کہوگوڑ ڈاکخانہ کھاتولی		"
					۳۸۰	۵۰۷۷	حافظ عبدالرحمٰن صاحب احاطہ دیوبند		رسالہ
					۳۸۱	۵۰۷۸	مستری شمشیر خانصاحب " "		"
۳۵۳	۵۰۴۹	شفیق محمد و رفیق محمد خانصاحبان " "		"	۳۸۲	۵۰۷۹	سیٹھ حاجی محمد یوسف صاحب محمد کپڑہ کراچی		تعمیر طلبہ
۳۵۴	۵۰۵۰	نفیع محمد خاں۔ زوجہ منشی عبداللطیف صاحب " "		"	۳۸۳	۵۰۸۰	کنور مسعود علیخاں صاحب فیاض منزل آباد		زکوٰۃ

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۵۸۴	۵۰۰۸	ملک عبدالرحمن صاحب ڈپٹی ابواسحاق روڈ لاہور	۵	متفرقات	۶۱۲	۵۱۷۷	مولوی عبدالواحد صاحب باغ شیخان فخر منزل ہوشیارپور	۶	رسالہ
۵۸۵	۵۰۰۹	محمد اکرم بیگ صاحب کینٹ "	۶	عطار					
۵۸۶	۵۰۹۱	مولانا شمس الدین صاحب جامع حسینیہ راندیر	۶	رسالہ	۶۱۳	۵۱۷۹	سید وسیم الحسن صاحب وکیل محلہ شیخ سرائے "	۵	تبلیغ
۵۸۷	۵۰۹۲	عبدالرحیم صاحب صادق بکڈپو	۶	"	۶۱۴	۵۱۸۰	شیخ مقصود علی صاحب محافظ دفتر کلکٹری بارہ بنکی	۵	"
۵۸۸	۵۰۹۳	بابو بشیر حسین صاحب شفاء الہند دواخانہ پہاڑ گنج دہلی	۱	فقہ طلبہ	۶۱۵	۵۱۸۱	حافظ عبدالرحمن صاحب مدرسہ رحمانیہ باپوڑ	۱	"
۵۸۹	۵۰۹۷	عبدالحق صاحب بانجی اچھوجی باڑہ ہندوراؤ "	۲	عطار	۶۱۶	۵۱۸۲	امتیاز علی صاحب رجسٹ بازار میرٹھ	۵	"
۵۹۰	۵۱۵۲	حکیم محمد اقبال حسین صاحب بھوپال	۴	تبلیغ	۶۱۷	۵۱۸۳	مولوی سید بشیر احمد صاحب ناظم مدرسہ کرتپور	۵	"
۵۹۱	۵۱۵۳	حافظ محمد یوسف صاحب دفتر انجنیری "	۴	"	۶۱۸	۵۱۸۴	بادشاہ حسین صاحب بیرسٹر ضلع بارہ بنکی	۵	"
۵۹۲	۵۱۵۴	سید عبدالحفیظ صاحب " "	۸	"	۶۱۹	۵۱۸۵	مولوی محمد شریف صاحب مدرسہ حیات العلوم صفدر گنج ضلع بارہ بنکی	۵	"
۵۹۳	۵۱۵۵	سید عبدالعظیم صاحب " "	۴	"					
۵۹۴	۵۱۵۶	منشی سید راحت علی صاحب " "	۱	"	۶۲۰	۵۱۸۶	شیخ مقصود علی صاحب محلہ رسولپور ضلع بارہ بنکی	۵	"
۵۹۵	۵۱۵۷	سید نذیر احمد صاحب " "	۳	"	۶۲۱	۵۱۸۷	شیخ اعجاز حسین صاحب "	۵	"
۵۹۶	۵۱۵۸	بشارت بی صاحبہ مرحومہ "	۵	"	۶۲۲	۵۱۸۸	عبدالحکیم خانصاحب ریاست بھوپال	۱	"
۵۹۷	۵۱۵۹	سردار میاں سعادت محمد خانصاحب "	۶	"	۶۲۳	۵۱۸۹	قاری محمد ادریس صاحب منتظم مساجد "	۵	"
۵۹۸	۵۱۶۰	سردار نذیر میاں صاحب "	۴	"	۶۲۴	۵۱۹۰	منشی محمد افضل حسین صاحب "	۴	"
۵۹۹	۵۱۶۱	حکیم سلطان محمود صاحب "	۵	"	۶۲۵	۵۱۹۱	مولوی فضل حسین صاحب "	۴	"
۶۰۰	۵۱۶۲	مولوی محمد نور صاحب "	۴	"	۶۲۶	۵۱۹۲	منشی سید وحید الرحمن صاحب "	۲	"
۶۰۱	۵۱۶۳	مولوی علیم الدین صاحب دفتر ریاست "	۱	"	۶۲۷	۵۱۹۳	حافظ کفایت اللہ صاحب "	۲	"
۶۰۲	۵۱۶۵	اہلیہ صاحبہ " "	۱	"	۶۲۸	۵۱۹۴	منشی عبدالرحیم صاحب پینشنر "	۱	"
۶۰۳	۵۱۶۷	حافظ رشید احمد صاحب "	۳	"	۶۲۹	۵۱۹۵	حاجی عبداللطیف صاحب ملازم بجلی گھر "	۴	"
۶۰۴	۵۱۶۸	مولوی عبدالرحمن صاحب " "	۲	"	۶۳۰	۵۱۹۶	منشی عبدالصمد صاحب "	۴	"
۶۰۵	۵۱۶۹	مشیر الملک قاضی علی حیدر عباسی صاحب "	۵	"	۶۳۱	۵۱۹۷	مولوی شمس الدین صاحب بدھوارہ "	۴	"
۶۰۶	۵۱۷۰	مخاوت احمد صاحب کربلا "	۴	"	۶۳۲	۵۱۹۸	ماسٹر شجاعت علی صاحب "	۱	"
۶۰۷	۵۱۷۱	رجب علی صاحب شاہجہاں آباد "	۸	"	۶۳۳	۵۱۹۹	اکبر علی صاحب دوکاندار ریت گھاٹ "	۱	"
۶۰۸	۵۱۷۲	سلیمان صاحب خوشنویس "	۴	"	۶۳۴	۵۲۰۰	مولوی عبدالقیوم صاحب پینشنر دفتر حضور "	۲	"
۶۰۹	۵۱۷۳	حافظ عبدالوحید صاحب سبزی فروش "	۱	"	۶۳۵	۵۲۰۱	منشی محمد شفیع خانصاحب عقد پیر امجد "	۲	"
۶۱۰	۵۱۷۵	نذیر احمد خانصاحب جوڈیشل آفیسر "	۵	تعمیر المطابع	۶۳۶	۵۲۰۲	منشی محمد سلیمان صاحب خوشنویس "	۴	"
۶۱۱	۵۱۷۶	سرمست شاہ محمد عارف صاحب موضع علیپور ضلع اعظم گڈھ	۵	زکوٰۃ	۶۳۷	۵۲۰۳	مسماۃ بشارت بی صاحبہ "	۵	"
					۶۳۸	۵۲۰۴	حکیم سلطان محمود صاحب "	۵	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۶۳۹	۵۲۰۵	سردار میاں ذوالفقار محمد خانصاحب بھوپال	۵	تبلیغ
۶۴۰	۵۲۰۶	منشی لیاقت علی صاحب اسٹامپ فروش 〃	۱	〃
۶۴۱	۵۲۰۷	منشی میر سردار علی صاحب وکیل 〃	۱	〃
۶۴۲	۵۲۰۸	حافظ محمد احمد صاحب رضوی 〃	۲	〃
۶۴۳	۵۲۰۹	مولوی حشمت علی صاحب سکرٹری میر کمیٹی 〃	۳	〃
۶۴۴	۵۲۱۰	سردار نذیر میاں صاحب ریاست 〃	۴	〃
۶۴۵	۵۲۱۱	حافظ محمد یوسف علی صاحب 〃	۸	〃
۶۴۶	۵۲۱۲	منشی سید عبدالعظیم صاحب 〃	۴	〃
۶۴۷	۵۲۱۳	جربائینس بیگم صاحبہ جوناگڈھ 〃	۵	〃
۶۴۸	۵۲۱۴	منشی سید راحت علی صاحب 〃	۲	〃
۶۴۹	۵۲۱۵	منشی سید نذیر احمد صاحب 〃	۳	〃
۶۵۰	۵۲۱۶	سخاوت اللہ صاحب 〃	۴	〃
۶۵۱	۵۲۱۷	مولوی حامد حسین صاحب ختم خانہ 〃	۴	〃
۶۵۲	۵۲۱۸	مولوی محمد نور صاحب مکرانی 〃 〃	۴	〃
۶۵۳	۵۲۱۹	مولوی علیم الدین صاحب 〃 〃	۱	〃
۶۵۴	۵۲۲۰	اہلیہ 〃 〃 〃	۱	〃
۶۵۵	۵۲۲۱	منشی عبدالرحمن صاحب 〃 〃	۲	〃
۶۵۶	۵۲۲۲	منشی محمد عاقل صاحب 〃 〃	۲	〃
۶۵۷	۵۲۲۳	مولوی حافظ رشید احمد صاحب 〃 〃	۲	〃
۶۵۸	۵۲۲۴	نذیر خانصاحب 〃	۲	〃
۶۵۹	۵۲۲۵	حافظ عبداللہ صاحب سبزی فروش 〃	۱	〃
۶۶۰	۵۲۲۶	حاجی قاضی محمد اعظم علی صاحب وکیل 〃	۵	〃
۶۶۱	۵۲۲۷	ماسٹر تجمل حسین صاحب 〃	۱	〃
۶۶۲	۵۲۲۸	سردار میاں مقصود علی خانصاحب 〃	۵	〃
۶۶۳	۵۲۲۹	محمد اسحاق صاحب سوداگر جفت 〃	۱	〃
۶۶۴	۵۲۳۰	حافظ عبدالرشید صاحب امام مسجد 〃	۲	〃
۶۶۵	۵۲۳۱	منشی مغیث الدین صاحب 〃	۴	〃
۶۶۶	۵۲۳۲	والدہ صاحبہ 〃	۲	〃
۶۶۷	۵۲۳۳	نواسی صاحبہ 〃	۲	〃

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۶۶۸	۵۲۳۴	منشی عبدالحی صاحب ٹوزمرچنٹ بھوپال	۲	تبلیغ
۶۶۹	۵۲۳۵	حافظ ناصر محمد خانصاحب امام 〃	۲	〃
۶۷۰	۵۲۳۶	منشی نصیر الدین صاحب خوشنویس 〃	۱	〃
۶۷۱	۵۲۳۷	منشی عبدالحفیظ بیگ صاحب 〃	۲	〃
۶۷۲	۵۲۳۸	منشی محمد فاروق صاحب مع ہمشیرہ صاحبہ 〃	۴	〃
۶۷۳	۵۲۳۹	مولوی محمد عبدالہادی خانصاحب مفتی 〃	۸	زکوٰۃ
۶۷۴	۵۲۴۰	قاضی حاجی محمد اعظم علی صاحب وکیل 〃	۷	چرم قربانی
۶۷۵	۵۲۴۱	منشی سید سلطان علی صاحب افسر مسعود 〃	۲	تبلیغ
۶۷۶	۵۲۴۲	منشی کبیر الدین صاحب 〃 〃	۱	〃
۶۷۷	۵۲۴۳	منشی مغیث الدین صاحب 〃 〃	۱	〃
۶۷۸	۵۲۴۴	ماسٹر یوسف علی صاحب 〃 〃	۴	〃
۶۷۹	۵۲۴۵	منشی عبداللطیف خانصاحب 〃 〃	۱	〃
۶۸۰	۵۲۴۶	منشی منیر احمد صاحب 〃 〃	۱	〃
۶۸۱	۵۲۴۷	مولوی رضوان الدین صاحب نائب قاضی 〃	۴	〃
۶۸۲	۵۲۴۸	حافظ رشید احمد صاحب ٹیلر ماسٹر 〃	۲	〃
۶۸۳	۵۲۴۹	سید محمد حبیب صاحب بی۔اے علیگ جہرہ ضلع سہارنپور	۵	صرف طلبہ
۶۸۴	۵۲۵۰	حافظ عبداللطیف صاحب سرہند شریف	۵	عطاء
۶۸۵	۵۲۵۱	حاجی محمد یٰسین صاحب حاجی رحیم بخش صاحب و محمد عمر صاحب بازار بساطیان سہارنپور	ماہ	مستغرق تعمیر
۶۸۶	۵۲۵۲	منجانب بیٹا مرحوم معرفت فہیم الدین صاحب موضع بالی ڈاکخانہ تیترون ضلع سہارنپور	۵	صرف طلبہ
۶۸۷	۵۲۵۳	محمد عمر صاحب کلرک صدر پوسٹ آفس کراچی	۶	رسالہ
۶۸۸	۵۲۵۴	محمد عمر صاحب کلرک 〃 〃	۵	صرف طلبہ
۶۸۹	۵۲۵۶	مولوی فضل محمد صاحب مہتمم مدرسہ فقیروالی ضلع لاہور	۶	مستغرق تعمیر
۶۹۰	۵۲۵۷	مولوی فضل محمد صاحب 〃 〃	۶	رسالہ
۶۹۱	۵۲۶۱	حکیم مقصود علیخاں صاحب نادان گوٹا حیدرآباد	۵	صرف طلبہ
۶۹۲	۵۲۶۲	اہلیہ صاحبہ سردار محمد صاحب ڈیپارٹمنٹ کالج لاہور	۵	زکوٰۃ
۶۹۳	۵۲۶۳	سردار محمد صاحب کمسٹری ڈیپارٹمنٹ 〃	۵	صرف طلبہ
۶۹۴	۵۲۶۴	مولوی عبدالرحمن صاحب [illegible]	[illegible]	چرم قربانی

نمبر شمار	نمبر رسید بکٹ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید بکٹ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۶۹۵	۵۲۶۵	محمد شریف صاحب ٹھیکیدار پٹھان کوٹ ضلع گورداسپور	۶	رسالہ	۷۲۳	۵۲۹۳	منشی نواب علی صاحب دفتر قضا ملی بھوپال	۱ر	تبلیغ
۶۹۶	۵۲۶۶	اے۔ ایس اکہنڈ صاحب چیف جج خانپور میرپور سندھ	۵	تعریف طلبہ	۷۲۴	۵۲۹۴	" طاہر صاحب " "	۴ر	"
۶۹۷	۵۲۶۷	سلیمان صاحب دوکاندار بھوپال	۲ر	تبلیغ	۷۲۵	۵۲۹۵	" عزیز الرحمٰن صاحب " "	۸ر	"
۶۹۸	۵۲۶۸	منشی مظہر حسین صاحب انسپکٹر میونسپل "	۴ر	"	۷۲۶	۵۲۹۶	" نصیر الدین صاحب " "	۱ر	"
۶۹۹	۵۲۶۹	حاجی اظہار حسین صاحب بیرون بدھوارہ "	۸ر	"	۷۲۷	۵۲۹۷	" عبدالمتین صاحب " "	۱ر	"
۷۰۰	۵۲۷۰	منشی منظور حسین صاحب " "	۲ر	"	۷۲۸	۵۲۹۸	" عبدالرشید صاحب " "	۲ر	"
۷۰۱	۵۲۷۱	منشی طاہر حسین صاحب " "	۲ر	"	۷۲۹	۵۲۹۹	" قمر الدین صاحب " "	۱ر	"
۷۰۲	۵۲۷۲	منشی سعید اختر صاحب " "	۲ر	"	۷۳۰	۵۳۰۰	" عبدالرحمٰن صاحب " "	۲ر	"
۷۰۳	۵۲۷۳	مولوی شمس الدین صاحب "	۴ر	"	۷۳۱	۵۳۰۱	" عبدالسلام صاحب " "	۱ر	"
۷۰۴	۵۲۷۴	بابو مجتبیٰ احمد صاحب "	۸ر	"	۷۳۲	۵۳۰۲	" نجیب الدین صاحب " "	۱ر	"
۷۰۵	۵۲۷۵	مولوی عبدالغفور صاحب سیکرٹری قانون انصاف بھوپال	۶	"	۷۳۳	۵۳۰۳	نجیب فارم کو مالیہ کوٹ "	۴ر	"
					۷۳۴	۵۳۰۴	ناہید جہاں بیگم صاحبہ نواب زادہ رفیق اللہ خان صاحب عیدگاہ بھوپال	۵	"
۷۰۶	۵۲۷۶	مسٹر محمد حیات اللہ صاحب کرمانی "	۶	"					
۷۰۷	۵۲۷۷	حاجی محمد عنایت علیخان صاحب ساکنہ جلال آباد "	۸ر	"	۷۳۵	۵۳۰۵	حافظ عبدالرشید صاحب امام "	۲ر	"
۷۰۸	۵۲۷۸	الحاجہ عنایت الٰہی بیگم صاحبہ شوکت محل "	۸ر	"	۷۳۶	۵۳۰۶	حبیب عبدالکریم صاحب "	۴ر	"
۷۰۹	۵۲۷۹	الحاجہ انوار الٰہی بیگم صاحبہ " "	۸ر	"	۷۳۷	۵۳۰۷	مولوی عبدالرشید صاحب مسکین "	۳ر	"
۷۱۰	۵۲۸۰	بیگم صاحبہ " "	۶	"	۷۳۸	۵۳۰۸	قاری محمد صدیق صاحب "	۲ر	"
۷۱۱	۵۲۸۱	والدہ صاحبہ " "	۸ر	"	۷۳۹	۵۳۰۹	مولوی عبدالحکیم خانصاحب "	۱ر	"
۷۱۲	۵۲۸۲	قاضی عبداللطیف صاحب اکاؤنٹنٹ جیل گوالیر	۴ر	"	۷۴۰	۵۳۱۰	سردار میاں عرف محمد خانصاحب "	۸ر	"
۷۱۳	۵۲۸۳	شمشیر خانصاحب ریاست بھوپال	۲ر	"	۷۴۱	۵۳۱۱	اسدی بیگم صاحبہ محلہ گڈھ "	۸ر	"
۷۱۴	۵۲۸۴	اہلیہ صاحبہ سید وزیر علیصاحب "	۱ر	"	۷۴۲	۵۳۱۲	منشی محمد عاشق صاحب پینشنر "	۴ر	"
۷۱۵	۵۲۸۵	ملا امتیاز علی صاحب "	۴ر	"	۷۴۳	۵۳۱۳	فاطمہ بی صاحبہ "	۱ر	"
۷۱۶	۵۲۸۶	منشی ہادی حسن خانصاحب بکاری خانہ "	۴ر	"	۷۴۴	۵۳۱۴	قاری محمد ادریس صاحب مہتمم مساجد "	۸ر	"
۷۱۷	۵۲۸۷	مولوی شفیق احمد صاحب مہتمم مدرسہ سلیمانیہ "	۴ر	"	۷۴۵	۵۳۱۵	منشی افضل حسین صاحب "	۴ر	"
۷۱۸	۵۲۸۸	عتیق احمد سلمہ "	۱ر	"	۷۴۶	۵۳۱۶	مولوی فضل حق صاحب "	۴ر	"
۷۱۹	۵۲۸۹	اسد علیخانصاحب "	۲ر	"	۷۴۷	۵۳۱۷	منشی وحید الرحمٰن صاحب "	۴ر	"
۷۲۰	۵۲۹۰	منشی عنایت الرحمٰن صاحب حامی دروازہ "	۲ر	"	۷۴۸	۵۳۱۸	حافظ کفایت اللہ صاحب "	۲ر	"
۷۲۱	۵۲۹۱	منشی اختر صاحب دفتر قناش "	۲ر	"	۷۴۹	۵۳۱۹	ماسٹر محمد یحییٰ صاحب مدرس مدرسہ سلیمانیہ "	۲ر	"
۷۲۲	۵۲۹۲	منشی محمد علی صاحب " "	۲ر	"	۷۵۰	۵۳۲۰	عطاء اللہ خانصاحب چوک "	۱ر	"

نمبر شمار	نمبر رسید تحریر	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید تحریر	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۷۵۱	۵۳۲۱	حافظ محمد احمد صاحب بھوپال	۳ر	تبلیغ	۷۷۸	۵۳۴۹	غلام محمود صاحب سعرت بنت فضل الٰہی صاحب مدیر تکمیل الاہل منگولی دکن	للعہ	زکوٰۃ
۷۵۲	۵۳۲۲	منشی محمد ایوب صاحب 〃 〃	۶ر	〃	۷۷۹	۵۳۵۰	حضرت مولانا محمد الیاس صاحب درگاہ نظام الدین صاحب اولیا دہلی	۵ر	تبلیغ
۷۵۳	۵۳۲۳	〃 سید سلطان علی صاحب 〃 〃	۶	〃	۷۸۰	۵۳۵۱	مولوی عبدالوہاب صاحب متعلم موہڑا ڈابھیل ضلع سورت	۱۲ر	〃
۷۵۴	۵۳۲۴	〃 عبدالماجد صاحب 〃 〃	۱ر	〃	۷۸۱	۵۳۵۲	مولوی شمس الحق صاحب مہتمم مدرسہ دارالعلوم فتحپور	۵	〃
۷۵۵	۵۳۲۵	〃 لیاقت علی صاحب 〃 〃	۱ر	〃	۷۸۲	۵۳۵۳	منجانب مولانا مبارک علی صاحب مرحوم میرٹھ شہر	۷	〃
۷۵۶	۵۳۲۶	〃 سید سردار علی صاحب وکیل 〃 〃	۱ر	〃	۷۸۳	۵۳۵۴	حکیم رمضان الحق صاحب قصبہ محمدی ضلع کھیری لکھیم پور	۱۲ر	〃
۷۵۷	۵۳۲۷	حاجی عبداللطیف صاحب بدھوارہ 〃 〃	۲ر	〃	۷۸۴	۵۳۵۵	مولوی بشیر حسین صاحب گنگوہ ضلع سہارنپور	۷	〃
۷۵۸	۵۳۲۸	ماسٹر شجاعت علی صاحب 〃 〃	۱ر	〃	۷۸۵	۵۳۵۶	مولانا محمد مبارک حسین صاحب ناظم دارالعلوم میرٹھ	للعہ	〃
۷۵۹	۵۳۲۹	عبدالرحمن صاحب ٹھیکیدار آبکاری 〃 〃	۱ر	〃	۷۸۶	۵۳۵۷	مولانا عبدالغنی صاحب ناظم مدرسہ بیت العلوم۔ پھولپور ضلع اعظم گڈھ	۱۲ر	〃
۷۶۰	۵۳۳۰	سردار میاں رشید محمد خانصاحب 〃 〃	۷	〃	۷۸۷	۵۳۵۸	مولانا کریم بخش صاحب نصرت پور ضلع شاہجہانپور	للعہ	〃
۷۶۱	۵۳۳۱	مولوی محمد شعیب صاحب رکن مجلس العلماء 〃 〃	۲ر	〃	۷۸۸	۵۳۵۹	حکیم محمد یوسف خاں صاحب چک ۴۹۶ گ پھولپور	۱۲ر	〃
۷۶۲	۵۳۳۲	سردار میاں ذوالفقار محمد خانصاحب 〃 〃	۷	〃	۷۸۹	۵۳۶۰	مولوی محمد یٰسین صاحب قصبہ محمدی ضلع کھیری	۷	چرم قربانی
۷۶۳	۵۳۳۳	ہز ہائینس بیگم صاحبہ جونا گڈھ 〃 〃	۵	〃	۷۹۰	۵۳۶۱	نیاز الدین صاحب موضع ربالیان ضلع مظفر نگر	۵ر	عطاء
۷۶۴	۵۳۳۴	عبدالرشید صاحب کول پورہ 〃 〃	۱ر	〃	۷۹۱	۵۳۶۲	عبدالرحمن میاں صاحب بہبانی پور ضلع دیناجپور	۷	〃
۷۶۵	۵۳۳۵	منشی عبدالرحیم صاحب پنشنر باغات 〃 〃	۱ر	〃	۷۹۲	۵۳۶۳	عیدو صاحب ساکن چھچھروٹی ضلع سہارنپور	۶	〃
۷۶۶	۵۳۳۶	مولوی فیض الحسن صاحب قسم خانہ 〃 〃	۲ر	زکوٰۃ	۷۹۳	۵۳۶۴	امیر احمد خاں صاحب محلہ افغانان قصبہ نکوڑ 〃	۷	〃
۷۶۷	۵۳۳۷	بجانب مسلمانان گوٹ مداد پور سندھ معرفت صدالدین شاہ صاحب قادری پریس شکارپور سکھر	۵	تعمیر دفتر تنظیم بھی خانہ	۷۹۴	۵۳۶۵	چودھری گیندا صاحب موضع ڈھاکہ ڈیوی 〃 〃	۱۲ر	〃
۷۶۸	۵۳۳۸	مولانا شورالدین صاحب مدرس مدرسہ دین محمدیہ کوٹ نور محمد شیرہ خان پور سکھر	۶	〃	۷۹۵	۵۳۶۶	شاہ محمد الیاس صاحب 〃 〃	۷	〃
۷۶۹	۵۳۳۹	خانبہادر احمد خانصاحب مدطیا شکارپور سکھر	۵	〃	۷۹۶	۵۳۶۷	مولوی محمد عبدالہادی خانصاحب منتظم ریاست بھوپال	۸ر	زکوٰۃ
۷۷۰	۵۳۴۰	میاں جعفر شاہ صاحب مہتمم مدرسہ کوٹ شیرہ نور محمد 〃	۵	〃	۷۹۷	۵۳۶۸	حافظ عبدالرشید صاحب امام 〃	۲ر	تبلیغ
۷۷۱	۵۳۴۱	مولانا عبدالحکیم صاحب مدرسہ اشرف العلوم شکارپور 〃	۵	〃	۷۹۸	۵۳۶۹	مولوی حشمت علی صاحب سکرٹری میت کمیٹی 〃	۱ر	〃
۷۷۲	۵۳۴۲	مولوی محمد حسین صاحب ہوشیارپور 〃 〃	۵	تعمیر طلبہ بھی خانہ	۷۹۹	۵۳۷۰	قاضی ماسٹر ولی محمد صاحب سکرٹری کونسل 〃	۷	〃
۷۷۳	۵۳۴۳	جلال الدین صاحب بازار کشمیری 〃 〃	۷	چرم قربانی	۸۰۰	۵۳۷۱	مولوی حکیم عبدالقیوم صاحب بدھوارہ 〃 〃	۱۲ر	〃
۷۷۴	۵۳۴۴	مولانا محمد رمضان صاحب ناظم مدرسہ نعمانیہ نکودر ضلع جالندھر	۵	تبلیغ	۸۰۱	۵۳۷۲	ماسٹر تجمل حسین صاحب 〃 〃	۱ر	〃
۷۷۵	۵۳۴۵	مولانا شاکر حسین صاحب مینیجر پریس الہ آباد	۵	〃	۸۰۲	۵۳۷۳	حاجی قاضی محمد اعظم علی صاحب وکیل 〃	۷	〃
۷۷۶	۵۳۴۶	مولوی محمد ہادی صاحب تاجر اون کانپور	۵	〃	۸۰۳	۵۳۷۴	اکبر علی صاحب دوکاندار ریت گھاٹ 〃	۱ر	〃
۷۷۷	۵۳۴۷	قاری مختار احمد صاحب محلہ قاضیان قصبہ شیرکوٹ	۱۴	کتب فروشی					

نمبر شمار	نمبر رسید بخزانہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید بخزانہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۸۰۴	۵۳۷۹	منشی منیث الدین صاحب وغیرہ مطبع بھوپال	۴ر	تبلیغ	۸۳۳	۵۴۰۰	ڈاکٹر حکیم محمد اقبال حسین صاحب بھوپال	۴ر	تبلیغ
۸۰۵	۵۳۸۰	عبد الحی صاحب شوز مرچنٹ	۲ر	"	۸۳۴	۵۴۰۹	حافظ رشید احمد صاحب ٹیلر ماسٹر	۲ر	"
۸۰۶	۵۳۸۱	حافظ ناصر محمد خانصاحب امام	۲ر	"	۸۳۵	۵۴۱۰	ماسٹر محمد حیات اللہ صاحب کرمانی	۶	"
۸۰۷	۵۳۸۲	منشی نصیر الدین صاحب	۱ر	"	۸۳۶	۵۴۱۱	مولوی حامد حسین صاحب ختم خانہ	۸ر	"
۸۰۸	۵۳۸۳	منشی عبد الحفیظ بیگ صاحب	۲ر	"	۸۳۷	۵۴۱۲	مولوی حافظ رشید احمد صاحب	۲ر	"
۸۰۹	۵۳۸۴	منشی محمد فاروق صاحب ہمشیرہ صاحب	۴ر	"	۸۳۸	۵۴۱۳	مولوی عبد الرحمن صاحب	۲ر	"
۸۱۰	۵۳۸۵	منشی سید سجاد علی صاحب دفتر حضور	۲ر	"	۸۳۹	۵۴۱۴	مولوی علیم الدین	۲ر	"
۸۱۱	۵۳۸۶	ماسٹر یوسف علی صاحب	۴ر	"	۸۴۰	۵۴۱۵	مولوی رضوان الدین صاحب نائب قاضی	۴ر	"
۸۱۲	۵۳۸۷	منشی عبد اللطیف صاحب	۱ر	"	۸۴۱	۵۴۱۶	مولوی محمد نور صاحب کرمانی ختم خانہ	۴ر	"
۸۱۳	۵۳۸۸	حاجی اظہار حسین صاحب بیرون بدھوارہ	۸ر	"	۸۴۲	۵۴۱۷	سخاوت اللہ صاحب کربلا	۴ر	"
۸۱۴	۵۳۸۹	منشی منظور حسین صاحب	۲ر	"	۸۴۳	۵۴۱۸	منشی عبد العزیز صاحب	۶	"
۸۱۵	۵۳۹۰	منشی ظاہر حسین صاحب	۲ر	"	۸۴۴	۵۴۱۹	اہلیہ صاحبہ منشی عبد العزیز صاحب	۴ر	"
۸۱۶	۵۳۹۱	منشی سعید اختر صاحب	۲ر	"	۸۴۵	۵۴۲۰	مولوی فیض الحسن صاحب ختم خانہ	۲ر	"
۸۱۷	۵۳۹۲	مولوی عبد الغفور صاحب سکرٹری قانون القضاء	۶	"	۸۴۶	۵۴۲۱	مولوی عبد الرشید صاحب مسکین	۲ر	"
۸۱۸	۵۳۹۳	بابو مجتبیٰ احمد صاحب اوورسیر	۸ر	"	۸۴۷	۵۴۲۲	منشی محمد طاہر صاحب	۴ر	"
۸۱۹	۵۳۹۴	منشی پیر سلطان علی صاحب دفتر حضور	۲ر	"	۸۴۸	۵۴۲۳	منشی عبد الرشید صاحب دفتر فنانس	۲ر	"
۸۲۰	۵۳۹۵	مولوی شمس الدین صاحب بدھوارہ	۴ر	"	۸۴۹	۵۴۲۴	محمد علی صاحب	۲ر	"
۸۲۱	۵۳۹۶	حبیب عبد الکریم صاحب جمعراتی	۴ر	"	۸۵۰	۵۴۲۵	مولوی عبد الصمد صاحب	۲ر	"
۸۲۲	۵۳۹۷	محمد عنایت علیخان صاحب وغیرہ شوکت محل	۸ر	"	۸۵۱	۵۴۲۶	منشی اختر صاحب	۲ر	"
۸۲۳	۵۳۹۸	بیگم صاحبہ والدہ صاحبہ	۸ر	"	۸۵۲	۵۴۲۷	نواب علی صاحب	۱ر	"
۸۲۴	۵۳۹۹	قاضی عبد اللطیف صاحب اکاؤنٹنٹ بجلی گھر	۴ر	"	۸۵۳	۵۴۲۸	نصیر الدین صاحب	۱ر	"
۸۲۵	۵۴۰۰	منشی عتیق الرحمن صاحب	۶	"	۸۵۴	۵۴۲۹	عبد اللہ صاحب	۱ر	"
۸۲۶	۵۴۰۱	مولوی شفیق احمد صاحب سلیمانیہ	۴ر	"	۸۵۵	۵۴۳۰	عبد المتین صاحب	۱ر	"
۸۲۷	۵۴۰۲	عتیق احمد صاحب سلمہ	۱ر	"	۸۵۶	۵۴۳۱	محب الدین صاحب	۱ر	"
۸۲۸	۵۴۰۳	منشی سلیمان صاحب خوشنویس	۴ر	"	۸۵۷	۵۴۳۲	عزیز الرحمن صاحب	۱ر	"
۸۲۹	۵۴۰۴	منشی ہادی حسن صاحب خانصاحب و کارکن خاص	۴ر	"	۸۵۸	۵۴۳۳	قمر الدین صاحب	۱ر	"
۸۳۰	۵۴۰۵	اسدی بیگم صاحبہ محمد گڈھ	۸ر	"	۸۵۹	۵۴۳۴	گل محمد صاحب بی وکیل مرہند پٹیالہ	۸ر	فرقلبہ
۸۳۱	۵۴۰۶	سردار میاں عرف محمد خانصاحب جاگیردار	۸ر	"	۸۶۰	۵۴۳۵	حافظ ناصر الدین صاحب ضلع بلیا	۸ر	زکوٰۃ
۸۳۲	۵۴۰۷	سلیمان صاحب دوکاندار	۲ر	"	۸۶۱	۵۴۳۶	بدر الدین صاحب موضع کھوراجپور ضلع میرٹھ	۸ر	"

نمبر شمار	نمبر رسید بخشیہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید بخشیہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۸۶۲	۵۴۳۸	مولوی عبد السبحان صاحب منصف	عہ	زکوۃ	۸۸۹	۵۴۷۳	حافظ کفایت اللہ صاحب بھوپال	۲ر	تبلیغ
۸۶۳	۵۴۳۹	مولوی صدیق احمد صاحب چاٹگامی فاضل دارالعلوم	۱ر	متفرق تعلیم	۸۹۰	۵۴۷۴	حاجی عبد اللطیف صاحب "	۲ر	"
۸۶۴	۵۴۴۰	مولوی محمد رحمت اللہ صاحب میرٹھی " "	۸ر	"	۸۹۱	۵۴۷۵	قاضی محمد اعظم علی صاحب وکیل "	۱ر	"
۸۶۵	۵۴۴۱	مولوی محمد اسمٰعیل صاحب کرمانی " "	۸ر	"	۸۹۲	۵۴۷۶	منشی محمد عاشق صاحب پنشنر "	۴ر	"
۸۶۶	۵۴۴۲	مولوی امیر محمد صاحب پشاوری " "	۸ر	"	۸۹۳	۵۴۷۷	فاطمہ بی صاحبہ "	۱ر	"
۸۶۷	۵۴۴۳	مولوی عبد الحکیم صاحب چاٹگامی " "	۸ر	"	۸۹۴	۵۴۷۸	منشی محمد شفیع خانصاحب عقب ٹھوکت محل "	۲ر	"
۸۶۸	۵۴۴۴	میاں محمد امین صاحب سوداگر چرم امرتسر	۵ر	قرض طلبہ	۸۹۵	۵۴۷۹	" عبد الصمد صاحب "	۴ر	"
۸۶۹	۵۴۴۵	ظہور الحسن صاحب نبیرہ میاں صاحب ٹانڈہ	۱۱ر	زکوۃ	۸۹۶	۵۴۸۰	اکبر علی صاحب دوکاندار ریت گھاٹ "	۱ر	"
۸۷۰	۵۴۴۶	مولوی عبد الکریم صاحب پنشنر شیشن جج کراچی مقیم حال راجکوٹ کاٹھیاواڑ	۱۲ر	"	۸۹۷	۵۴۸۱	منشی سید عبد العظیم صاحب دفتر انجینری "	۴ر	"
۸۷۱	۵۴۴۷	قاری محمد صدیق صاحب بھوپال	۲ر	تبلیغ	۸۹۸	۵۴۸۲	حافظ محمد یوسف علی صاحب "	۴ر	"
۸۷۲	۵۴۴۸	عبد الحکیم خانصاحب "	۱ر	"	۸۹۹	۵۴۸۳	منشی راحت علیصاحب "	۱ر	"
۸۷۳	۵۴۴۹	ماسٹر محمد حلیم صاحب مدرسہ سلیمانیہ "	۲ر	"	۹۰۰	۵۴۸۴	منشی نذیر احمد صاحب "	۳ر	"
۸۷۴	۵۴۵۰	سردار میاں رشید محمد خانصاحب "	۱ر	"	۹۰۱	۵۴۸۵	حافظ عبد اللہ صاحب سبزیفروش "	۱ر	"
۸۷۵	۵۴۵۱	ہز ہائینس بیگم صاحبہ جوناگڈھ "	۱۰ر	"	۹۰۲	۵۴۸۶	حکیم سلطان محمود صاحب "	۱ر	"
۸۷۶	۵۴۵۲	سردار میاں سعادت محمد خانصاحب جاگیردار "	۱ر	"	۹۰۳	۵۴۸۷	مولوی عرفان الحق صاحب وکیل "	۴ر	"
۸۷۷	۵۴۵۳	تاہید جہاں بیگم صاحبہ نواب زادہ رفیق اللہ خاں صاحب بہادر عیدگاہ بھوپال	۵ر	"	۹۰۴	۵۴۸۸	منشی سید لیاقت علی صاحب "	۱ر	"
					۹۰۵	۵۴۸۹	" سید سردار علیصاحب "	۱ر	"
					۹۰۶	۵۴۹۱	حافظ عبد الرشید صاحب امام "	۲ر	"
۸۷۸	۵۴۵۲	سردار نذیر سیالصاحب "	۴ر	"	۹۰۷	۵۴۹۲	مخدوم بشارت بی صاحبہ مرحومہ "	۱ر	"
۸۷۹	۵۴۵۳	مولوی حکیم عبد القیوم صاحب بدہوارہ "	۲ر	"	۹۰۸	۵۴۹۳	سردار میاں مقصود علی خانصاحب "	۵ر	"
۸۸۰	۵۴۵۴	عبد الرحمن صاحب ٹھیکیدار آبکاری "	۲ر	"	۹۰۹	۵۴۹۴	قاضی ماسٹر ولی محمد صاحب "	۱ر	"
۸۸۱	۵۴۵۵	منشی عنایت الرحمن صاحب امامی دروازہ "	۲ر	"	۹۱۰	۵۴۹۵	مولوی محمد عبد الہادی خانصاحب مفتی "	۸ر	زکوۃ
۸۸۲	۵۴۵۶	سردار میاں ذوالفقار محمد خانصاحب "	۱ر	"	۹۱۱	۵۴۹۶	علیم الدین صاحب موضع پھلائی ضلع سہارنپور	۱ر	عطائے خواہش
۸۸۳	۵۴۵۷	فضل حسین صاحب شوہر چنٹ لوہا بازار "	۲ر	"	۹۱۲	۵۴۹۷	نذیر احمد صاحب مکھیا " "	۱ر	"
۸۸۴	۵۴۵۸	اہلیہ مرحومہ سید نور علی صاحب "	۱ر	"	۹۱۳	۵۴۹۸	حافظ سرفراز علیصاحب موضع ٹونڈت ضلع میرٹھ	۱ر	زکوۃ
۸۸۵	۵۴۵۹	قاری محمد ادریس صاحب مہتمم مساجد "	۸ر	"	۹۱۴	۵۵۰۰	مولوی محمد سلیمان صاحب فاضل دیوبند عارہ حال "	۱ر	[illegible]
۸۸۶	۵۴۶۰	منشی افضل حسین صاحب "	۴ر	"	۹۱۵	۵۵۰۷	چودھری سعید احمد موضع رادہنہ "	۴ر	[illegible]
۸۸۷	۵۴۶۱	مولوی فضل حق صاحب "	۴ر	"	۹۱۶	۵۵۰۸	چودھری عبد الشکور " "	۴ر	"
۸۸۸	۵۴۶۲	منشی سید وحید الرحمن صاحب "	۲ر	"	۹۱۷	۵۵۰۹	بندہ صاحب موضع ٹونڈت "	۲ر	"

نمبر شمار	نمبر رسید بخشش	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۹۱۸	۵۵۱۰	حافظ فدا حسین صاحب ٹوندت ضلع میرٹھ	۱	عطار
۹۱۹	۵۵۱۱	مستری بھورے صاحب دیالپور	۴	"
۹۲۰	۵۵۱۲	محبت شاہ صاحب ٹوندت	۱	"
۹۲۱	۵۵۱۳	شیخ مسیتا صاحب بیوپاری "	۲	"
۹۲۲	۵۵۱۴	محمد ابراہیم صاحب "	۴	"
۹۲۳	۵۵۱۵	محمد قاسم خانصاحب "	۸	"
۹۲۴	۵۵۱۶	منشی ضمیر الحسن صاحب "	۴	"
۹۲۵	۵۵۱۷	منشی اختر حسین صاحب رادھنہ	۵	"
۹۲۶	۵۵۱۸	تفضل حسین صاحب سراونی	۴	"
۹۲۷	۵۵۱۹	غلام رسول صاحب "	۶	"
۹۲۸	۵۵۲۰	نبی بخش صاحب رادھنہ	۸	"
۹۲۹	۵۵۲۱	مسماۃ بسم اللہ صاحبہ "	۱۳	"
۹۳۰	۵۵۲۲	چودھری شمشاد علی صاحب موضع بڑگاؤں	۱	"
۹۳۱	۵۵۲۳	عبد الغنی خانصاحب شفیع آباد	۱	"
۹۳۲	۵۵۲۴	عبد الکریم صاحب "	۴	"
۹۳۳	۵۵۲۵	نمبردار منشی خانصاحب "	۱	"
۹۳۴	۵۵۲۶	عبد الغفور صاحب "	۱	"
۹۳۵	۵۵۲۷	بنیاد خانصاحب "	۴	"
۹۳۶	۵۵۲۸	عبد الرحمن صاحب کٹھور	۱	"
۹	۵۵۲۹	مسماۃ بانو صاحبہ "	۶	"
۹	۵۵۳۰	محمد اسحاق صاحب اجراڑہ	۸	"
۹	۵۵۳۱	منشی یٰسین خانصاحب "	۱	"
۹	۵۵۳۲	شیخ محمد صدیق صاحب "	۱	"
۹	۵۵۳۳	مقبول احمد صاحب "	۱	"
۹	۵۵۳۴	نمبردار عبد الغفور خانصاحب "	۱	"
۹	۵۵۳۵	عبد الغنی صاحب نداف ضلع بجنور	۲	چرم قربانی
۹	۵۵۳۶	نور بخش صاحب "	۱	"
۹	۵۵۳۷	مجانب اہل خیر صاحبان "	۱	تعمیر دفتر
۹	۵۵۳۸	چودھری رحیم بخش صاحب ضلع ادیری "	۱	[illegible]

نمبر شمار	نمبر رسید بخشش	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۹۴۷	۵۵۳۷	شیخ اللہ بخش صاحب نوردباف موضع لودری ضلع بجنور	۱	تعمیر دفتر
۹۴۸	۵۵۳۸	" نور بخش صاحب " "	۱	خواہ
۹۴۹	۵۵۳۹	والدہ ممتاز حسین خانصاحب " "	۸	"
۹۵۰	۵۵۴۰	حکیم سید ارشاد علی صاحب بلول ضلع گورگاؤں	۱	"
۹۵۱	۵۵۴۱	ملا وزیر الدین صاحب " "	۱	"
۹۵۲	۵۵۴۲	عزیز الرحمن خانصاحب " "	۱	"
۹۵۳	۵۵۴۳	بابو عبد الرحمن صاحب وکیل " "	۱	"
۹۵۴	۵۵۴۴	حافظ عبد الستار صاحب " "	۴	"
۹۵۵	۵۵۴۵	حکیم زاہد حسن صاحب بھوپال	۱	تعمیر مسجد
۹۵۶	۵۵۴۶	حکیم زاہد حسن صاحب "	۱	متفرق خیر
۹۵۷	۵۵۴۷	حکیم زاہد حسن صاحب "	۱	فرض طلبہ
۹۵۸	۵۵۴۸	ماسٹر فضل کریم صاحب ضلع جہلم	۱	"
۹۵۹	۵۵۴۹	عبد الودود صاحب باقر گنج بازار دربھنگہ	۶	"
۹۶۰	۵۵۵۰	عبد القادر صاحب اسسٹنٹ وائلڈ منٹگمری	۱	زکوۃ
۹۶۱	۵۵۵۱	حاجی بابو عبد الغنی صاحب پنشنر کوہ شملہ	۱	عطار
۹۶۲	۵۵۵۲	حضرت مولانا سید اصغر حسین صاحب دارالعلوم دیوبند	۱	فرض طلبہ
۹۶۳	۵۵۵۳	بابو محمد منعم صاحب محلہ ابو البرکات دیوبند	۱	"
۹۶۴	۵۵۵۴	عبد الرشید صاحب محلہ ہنڈیا ضلع مظفر نگر	۶	"
۹۶۵	۵۵۵۵	عبد العزیز صاحب گڑھی شاہو لاہور	۶	عطار
۹۶۶	۵۵۵۶	بابو عبد الحمید صاحب موضع گنگوا - مرادآباد	۱	زکوۃ
۹۶۷	۵۵۵۷	عبد الرحمن صاحب موضع بچھیڑی کرنال	۱	فرض طلبہ
۹۶۸	۵۵۵۸	غلام محمد صاحب موضع نوردوالا "	۱	"
۹۶۹	۵۵۵۹	محمد یوسف صاحب اسٹیٹ	۱	زکوۃ
۹۷۰	۵۵۶۰	محمد یوسف صاحب " "	۱۰	چرم قربانی
۹۷۱	۵۵۶۱	از ریاست قلات کوئٹہ بلوچستان	۱	خلیفہ حرمین
۹۷۲	۵۵۶۲	شیخ عبد الرحمن صاحب موضع سنگاول - میرٹھ	۱	فرض طلبہ
۹۷۳	۵۵۶۳	سید محمد شعیب صاحب رئیس منصور پور مظفر نگر	۱	زکوۃ

میزان کل ۱۰۸ روپیہ

فہرست کتب وقفی و اشیاء متفرق

موصولہ ماہ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۱ھ

نمبر شمار	نمبر رسید بخشی	اسمائے گرامی عطا کنندگان	تفصیل اشیاء	مد
۱	۲۶	مولوی حبیب الرحمن صاحب صدر مدرس مدرسہ مفتاح العلوم ضلع اعظم گڈھ	ارشاد الثقلین - الازہار المرفوعہ - دفع المجادلہ - التنقید الحدید - ۴ عدد ۴ عدد ۲ عدد ۲ عدد الاعلوم المرفوعہ - اہل دل کی دل آویز باتیں حصہ دوئم ۲ عدد مشکوٰۃ المصابیح - ترمذی شریف - ابوداؤد شریف مجلد ۲ نسخہ	زکوٰۃ
۲	۲۷	رشید اختر صاحب رائے بریلی معرفت ڈاکٹر عبدالعلی صاحب مالیگاؤں		کتب وقفی
۳	۲۸	برائے ایصال ثواب والدین مرحومین مولوی عبدالمنان صاحب متعلم دارالعلوم	قرآن شریف مجلد پارچہ (ایک نسخہ)	؍؍
۴	۲۹	بجانب دختر مولوی محمد نقی خانصاحب مئیں موضع ہمزہ پور۔ ضلع سلطان پور	ڈوپٹہ پہلو سرخ - ڈوپٹہ بنارسی سرخ - ڈوپٹہ جارجٹ گلابی ہلکا - کرتہ پھلدار سرخ ۱ عدد ۱ عدد ۱ عدد ۱ عدد پائجامہ ساٹین سبز - پائجامہ ٹول سرخ - پائجامہ سنگی - کرتے ڈیمایس - کرمند پارچہ ۱ عدد ۱ عدد ۱ عدد ۲ عدد ۱ عدد جراب زنانی - جوتہ چھوٹے بچہ کا لنگی پرانی - بالے و بٹن نقرئی - ۱ جوڑ ۱ جوڑ ۱ عدد ۵ تولہ	
۵	۳۰	شیخ عبدالرحمن صاحب سوداگر کرنال	بخاری شریف کامل مجلد - مسلم شریف کامل مجلد - طحاوی شریف مجلد - ابن ماجہ شریف مجلد ۱ عدد ۱ عدد ۱ عدد ۱ عدد شرح وقایہ جلد ثانی مجلد	کتب وقفی
۶	۳۱	عبدالحکیم حبیب الرحمن صاحب فروٹ کمیشن ایجنٹ سبزی منڈی دہلی	بخاری شریف کامل - ترمذی شریف - ابوداؤد شریف - نسائی شریف ابن ماجہ شریف - موطی امام محمد - موطی امام مالک - طحاوی شریف کامل مسلم شریف کامل - شرح وقایہ جلد ثانی (۵ نسخہ) شرح وقایہ جلد اول (۵ نسخہ) یہ کل کتابیں مجلد ہیں -	؍؍
۷	۳۲	سید نذر حسین شاہ صاحب اور میر نہر احمد پور بھاولپور اسٹیٹ	بخاری شریف کامل مجلد - ترمذی شریف مجلد - ابوداؤد شریف مجلد - نسائی شریف ابن ماجہ شریف مجلد - موطی امام محمد - موطی امام مالک - طحاوی شریف کامل - مسلم شریف کامل - شرح وقایہ جلد اول (۵ نسخہ) نخبۃ الفکر (۱ نسخہ) کل کتابیں مجلد ہیں -	؍؍
۸	۳۳	ڈاکٹر احسن صاحب علیگڈھ	اسلامی حل (ایک نسخہ) تمدن اسلام (ایک نسخہ)	؍؍

بہی خواہان و مخلصین دارالعلوم کیلئے لمحۂ فکریہ

دارالعلوم کے تمام بہی خواہوں اور مخلصوں کو معلوم ہے کہ عالم اسباب میں اس امانت الٰہی (دارالعلوم دیوبند) کے مصارف کی کفالت کا انحصار مخلصین دارالعلوم کی ان قلیل وکثیر امدادوں پر ہے جو وقتاً فوقتاً اکناف ملک سے موصول ہوتی رہتی ہیں۔ ان امدادوں کا بیشتر حصہ برما کے علاقہ رنگون و مانڈلے وغیرہ سے یا کلکتہ، مدراس، بمبئی اور کراچی وغیرہ کے مخلص تجار پیشہ حضرات کی طرف سے موصول ہوتا تھا۔ جنگ کے خوفناک اثرات نے برما کے تاجروں کی نہ صرف تجارت کو تباہ و برباد کر دیا بلکہ برما کو ہم سے اس طرح منقطع کر دیا کہ نہ ہم تک برما والوں کی کوئی خبر پہنچ سکتی ہے اور نہ ہماری کوئی صدا وہاں تک رسائی حاصل کر سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ وہاں کے مسلمانوں پر رحم فرمائے اور وہاں کے خانماں برباد انسانوں کے لئے اپنی وسیع مملکت کے دوسرے حصوں میں خیر و فلاح کے دروازے کھولدے۔ اور ان کا جو کچھ کھویا جا چکا ہے اللہ تعالیٰ اپنے خزانہ سے انھیں اس سے زیادہ عنایت فرمائے۔

جنگ کے ہندوستان کی سرحدوں پر پہنچ جانے کی وجہ سے ساحلی شہروں میں جو اضطراب پیدا ہو چکا ہے اس نے دارالعلوم کی آمدنی کے دوسرے مراکز کے دروازے بھی تقریباً بند کر دیئے ہیں۔ اس لئے بظاہر یہ سال مالی اعتبار سے دارالعلوم کے لئے نہایت تشویشناک اور پریشان کن ہے۔ لیکن ہم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ وہ اپنے فضل سے اپنی اس امانت کی حفاظت اور بقا کے ایسے سامان پیدا کر دیگا جو ہمارے وہم و گمان میں بھی نہیں ہیں۔ لیکن اس کے باوجود ان نازک حالات اور خطرات میں اللہ کے فضل کی پناہ ڈھونڈھنے والے مسلمانوں سے ہمیں امید ہے کہ وہ اس سال ہمیشہ سے زیادہ دارالعلوم کی امداد میں حصہ لیکر دارالعلوم کو مشکلات و مصائب سے بچانے کی کوشش کرینگے۔ اور اپنے آپ کو اس کے فضل و انعام کا مستحق بنائیں گے۔

ملک کے بعض حصوں میں زکوٰۃ ادا کرنیکا سلسلہ ماہ رجب سے شروع ہو جاتا ہے اور شوال تک جاری رہتا ہے۔ اسلئے جب آپ زکوٰۃ ادا کریں تو اس دینی مرکز کے سیکڑوں نادار مہمانان رسول اللہ صلعم کی ضروریات کے تکفل کا انتظام کرنے میں حصہ لیکر اپنی زکوٰۃ کو بہترین مصرف میں قابل اعتماد طریقہ پر صرف کریں۔ اور علاوہ زکوٰۃ کے دوسری مدات خیر میں سے بھی اس زمانہ میں دارالعلوم کی زیادہ سے زیادہ امداد فرمائیں ۔ اللہ تعالیٰ ہماری اور آپکی مدد فرمائے۔

"احقر عبدالوحید"

ناظم شعبۂ تنظیم و ترقی۔ دارالعلوم دیوبند

چند مطبوعات کتبخانہ اعزازیہ دیوبند

مرقات مع حاشیہ [illegible] قیمت ۶ر

قطوف دانیہ فی کراہت جماعت ثانیہ۔ قیمت ۳ر

شرح نقایہ۔ فقہ کی مشہور و معروف کتاب ہے جلد اول للحقہ

سوانح قاسمی۔ قیمت ۳ر

[illegible] قیمت ۱۰ر

[illegible] احکام

[illegible] ہیں بہترین کتاب ہے ۵ر

[illegible] ۱ر

[illegible] رضوان امام

[illegible] الخیری

[illegible] حزب البحر والبر

[illegible] ۳ر

اصلاح الرسوم

[illegible] ۸ر

الرای الصحیح فی عدد رکعات التراویح ۱ر

[illegible] العوام قابل دید ہے ۱ر

[illegible] اس میں [illegible] دیوبند کے عقائد کا مفصل تذکرہ ہے۔ قیمت ۸ر

[illegible] العربی۔ [illegible] جائز نہ ہونیکا بیان ہے

تاریخ الاسلام۔ بطور سوال و جواب۔ اس کے تین حصہ ہیں۔ حصہ اول میں حضور کی زندگی درج ہے۔ اور حصہ دوم میں مدنی زندگی ہے۔ اور حصہ سوم میں حضور کے اخلاق و عادات وغیرہ کا بیان ہے یہ تینوں حصہ مدرسہ دیوبند میں بھی داخل درس ہیں اجد

دیوان حماسہ۔ منشی حضرت مولانا اعزاز علی صاحب۔ قسم اول ۵ر

الاسلام۔ حقانیت اسلام پر حضرت مولانا شبیر احمد صاحب مدظلہ کا روح پرور مضمون۔ قیمت ۶ر

الاقتصاد فی مسئلۃ الضاد۔ قیمت ۲ر

الجواب المتین۔ باحادیث سید المرسلین [illegible]

تحذیر الناس۔ مولانا قاسم صاحب کا معرکۃ الآرا مضمون۔ ۳ر

تعبیر صادق۔ [illegible]

توثیق الکلام۔ امام کے پیچھے الحمد شریف نہ پڑھنے کی عجیب و غریب تحقیق مصنفہ مولانا قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۲ر

تحفۃ الاطفال عربی فن قرأت کا مشہور رسالہ ہے۔ قیمت ۱ر

العقل و النقل اردو مصنفہ حضرت مولانا شبیر احمد صاحب قابل دید کتاب ہے خصوصاً انگریزیدان افراد اس کو ضرور ملاحظہ فرمائیں۔ قیمت ۱۰

اس کی خوبی کا اندازہ اس سے آپ کر سکتے ہیں کہ اب حال ہی میں حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدظلہ نے مرادآباد جیل قیدیوں کو خود یہ کتاب پڑھانی شروع فرمائی ہوئی ہے۔

قیمت حصہ اول ۶ر حصہ دوم [illegible] حصہ سوم ۶ر

بہترین مشورہ

دواخانہ اعزازیہ دیوبند

اس دواخانہ میں ہر قسم کی دوائیں فروخت کے لئے موجود رہتی ہیں۔ دواؤں کو پورے اجزاء کے ساتھ اپنی نگرانی میں ہم تیار کراتے ہیں۔ بہت سے مجربات خصوصی بھی دواخانہ کے تیار رہتے ہیں اور مفرد و مرکب ادویات بھی برابر موجود رہتی ہیں۔ اگر مریض اپنے حالات لکھ کر روانہ کردے تو تشخیص مرض بھی کی جاتی ہے۔ ایک مرتبہ دوائیں ہم سے طلب کرنیکے بعد ہمیں یقین ہے کہ دواؤں کی خوبی انشاء اللہ خود ہی آپکو ہمارا مستقل خریدار بنادیگی۔ کم از کم بطور آزمائش ہی کے منگا کر اندازہ فرمائیں

خط و کتابت اس پتہ سے فرمائی جائے

منیجر دواخانہ اعزازیہ دیوبند

کتب بالا اور ہر قسم کی کتب منگوانے کے لئے حسب ذیل پتہ سے خط و کتابت فرمائی جائے۔

(مولوی) سید احمد مدیر کتب خانہ اعزازیہ دیوبند

رجسٹرڈ نمبر اے ۸-۴

2(8)

مرکز علوم اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

کا

ماہوار رسالہ

دارالعلوم

زیر نگرانی

حضرت مولانا محمد طیب صاحب مدظلہ

مہتمم دارالعلوم دیوبند

مرتبہ

عبدالوحید غازیپوری

ناظم شعبۂ تنظیم و ترقی دارالعلوم دیوبند

سالانہ چندہ دو روپے (۲)

ماہنامہ

دارالعلوم دیوبند

ممالک بیرون ہند سے باضافہ محصول ڈاک فی پرچہ ۳

نصب العین

(۱) تعلیمات اسلام کو سہل اور دلنشین پیرایہ میں پیش کر کے مسلمانوں میں صحیح مذہبی ذہنیت پیدا کرانا۔

(۲) اسلام کے قدیم و جدید مخالفوں کے حملوں کی بطریق احسن مدافعت کرنا۔

(۳) دقیق علمی مسائل کے متعلق علمائے دیوبند کے محققانہ مقالات پیش کرنا۔

(۴) حالات دارالعلوم سے معاونین و متوسلین دارالعلوم کو باخبر رکھنا۔

فہرست مضامین

جلد ۲ | بابت ماہ شعبان المعظم ۱۳۶۱ ہجری | شمارہ (۸)

مضمون	صاحب مضمون	صفحہ
دارالعلوم دیوبند کی تعطیل عام	حضرت مولانا مولوی محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند	۱
دارالعلوم کے لئے ایک مبارک عطیہ	ادارۂ اہتمام	۴
خدمات کی قیمت خالق کے کلام میں	جناب مولانا اصغر حسین صاحب بہاری پرنسپل مدرسہ شمس الہدیٰ پٹنہ	۵
اخلاق و ملکات انسانی کا حقیقی سرچشمہ	جناب مولانا سید محمد میاں صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ العلماء صوبہ آگرہ	۱۰
ماہ صیام	جناب مولانا وصل بلگرامی	۲۶
رمضان المبارک کے متعلق چند ضروری مسائل	ادارۂ اہتمام	۲۹
فہرست آمدنی دارالعلوم دیوبند	دفتر محاسبی دارالعلوم دیوبند	۳۰

ضروری معروضات

(۱) رسالہ کو خط و کتابت اور ترسیل زر کے ساتھ اپنے پتہ کی چٹ کا نمبر ضرور تحریر فرمائیں۔

(۲) ہر ماہ کا رسالہ ماہ کے آخری ہفتہ میں شائع ہو جایا کرے گا اگر اگلے ماہ کے پہلے ہفتہ تک رسالہ آپ کے پاس نہ پہونچے تو دوبارہ طلب فرما سکتے ہیں۔

(۳) چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں۔ وی۔ پی طلب کرنے میں جانبین کا نقصان ہے۔

(۴) دارالعلوم کے اصلاحی و تبلیغی مضامین کو دوسروں تک پہنچانے کی سعی فرما کر دوگنا اجر حاصل کریں۔

(ناظم و مرتب رسالہ دارالعلوم دیوبند)

باہتمام عبدالوحید غازیپوری طابع و ناشر محبوب المطابع برقی پریس دہلی میں طبع ہو کر دارالعلوم دیوبند سے شائع ہوا

دارالعلوم دیوبند میں تعطیل عام

(اور)

موجودہ صورت حالات

حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدظلہ العالی کی گرفتاری پر احاطۂ دارالعلوم میں جذبات وہیجان کا پیدا ہو جانا ایک قدرتی امر تھا۔ جس کا ظہور مختلف صورتوں سے ہوتا رہا۔ ذمہ داران دارالعلوم نے اسی ہیجان عام میں طلبہ کو ضبط و نظم میں رکھنے اور ان کا تعلیمی سلسلہ بدستور جاری رکھنے کے لئے اپنے وسائل سے کام لیکر اس کی پوری سعی کی کہ ادارہ پر کوئی آنچ نہ آنے پائے۔ اور اس کی فہمائش و نصیحت مختلف اندازوں سے بصورت وعظ و پند اور دوسری صورتوں سے طلبہ کو بھی کیجاتی رہی۔ چنانچہ اس میں کامیابی ہوئی۔ اور زمانۂ امتحان سالانہ درمیان میں آجانے پر امتحان شروع ہو گیا اور باطمینان و سکون تقریری امتحان اختتام تک پہونچ گیا۔

اسی دوران میں ۷ اگست کے بعد جبکہ ملک میں نئی تحریک شروع ہوئی اور اس کے کم و بیش اثرات ہر جگہ پہونچے طلبہ کا جوش و جذبہ ادھر منتقل ہونے لگا لیکن اس معاملہ کی صورت حال پہلے سے بالکل مختلف اور زیادہ سنگین تھی اس لئے طلبہ پر کنٹرول قائم رکھنے کی مساعی میں اور اضافہ کر دیا گیا۔ مختلف اعلانات وغیرہ کے ذریعہ طلبہ کو مشاغل تعلیم میں منہمک رہنے کی ہدایات کیجاتی رہیں یہانتک کہ تحریری امتحان کا وقت آپہونچا۔ طلبہ نے درخواست کی کہ ان کے امتحان میں تخفیف کی صورتیں پیدا کیجائیں اسے منظور کر لیا گیا اور آئین میں رہ کر جسقدر سہولتیں دیجا سکتی تھیں وہ دیدی گئیں۔ لیکن اس سے پیشتر کہ تحریری امتحان شروع ہو طلبہ کی ایک بھاری تعداد بطور نمائندہ طلبہ زیر قیادت مولوی محمود فیض آبادی متعلم دارالعلوم دائرۂ اہتمام میں یہ درخواست لیکر پہنچی کہ امسال ہمارا امتحان بالکل ساقط کر دیا جائے جس کی دو وجہ انھوں نے ظاہر کیں۔ ایک یہ کہ ملک کے موجودہ تشویشناک حالات میں اگر ہمیں امتحان کی اس دس بارہ دن کی مدت تک روکا گیا تو اندیشہ ہے کہ ہم اپنے اپنے وطنوں تک نہ پہونچ سکیں گے۔ کیونکہ ریلوے لائنیں سخت خطرہ میں ہیں۔ دوسری یہ کہ ہمیں وقت کی پکار پر لبیک کہنا ہے۔ اور دارالعلوم میں رہ کر ہم یہ سیاسی جد و جہد جاری رکھنا نہیں چاہتے کہ اس سے خود دارالعلوم ہی خطرہ میں پڑ جائیگا۔ لہذا ہمیں امتحان سے معذور رکھکر جلد سے جلد یہاں سے چلے جانے کی اجازت دیدی جائے۔ دائرۂ اہتمام کیطرف سے ان سے یہ کہا گیا کہ ہم اس مسئلہ پر غور کر رہے ہیں اور اس کا فیصلہ تیسرے دن ہو جائیگا۔ لیکن آپ سب حضرات تا فیصلہ اس درمیانی مدت میں پورے امن و سکون سے رہیں اور کوئی غیر آئینی اقدام نہ کریں۔ لیکن طلبہ باوجود وعدہ کر لینے کے اتنی دیر کے لئے بھی اس وعدہ پر قائم نہ رہ سکے۔

بہرحال ذمہ داران دارالعلوم اس صورت حال سے خود مشش و پنج میں رہ کر اس مسئلہ پر غور کرنے

لئے مجلس انتظامیہ کا اجلاس فوری طور پر طلب کر چکے تھے اس اجتماعی درخواست کے بعد ان کے لئے اور بھی ضروری ہو گیا کہ وہ جلد سے جلد مجلس کے ذریعہ اس صورت حال کا فیصلہ کرائیں۔ چنانچہ یکم شعبان کو مجلس کا مطلوبہ اجلاس ہوا جس میں مجلس علمیہ کے اراکین بھی جو اکابر اساتذۂ دارالعلوم پر مشتمل ہیں شریک کئے گئے انتظامیہ اور علمیہ کے اس مشترک جلسہ نے طلبہ کی درخواست اور پیش نظر حالات پر غور کیا جو تفصیل سے ان کے سامنے رکھدیئے گئے تھے۔ اور کافی غور و فکر کے بعد ایک نتیجہ پر پہنچی جس کو فیصلہ کی صورت میں اس نے قلمبند کیا۔

یہ مجلس ہی میں طے ہوا کہ اس فیصلہ کا اعلان بجائے تحریری طور پر کئے جانے کے طلبہ کے اجتماع میں تقریری طور پر کیا جائے۔ اس اعلان پر طلبہ میں ایک یہ افواہ شہرت پذیر ہو گئی کہ مجلس نے تمام طلبہ کا امتحان معاف کر کے دورہ کی جماعت پر امتحان پھر بھی لازم رکھا ہے۔ اس پر طلبہ کی طرف سے دوپہر ہی کو ایک جلسہ کا اعلان کیا گیا اور گھنٹہ بجا کر انھیں جمع کیا گیا جس میں یہ طے ہوا کہ اس جماعت کے دورہ کے امتحان کو کبھی ہرگز قبول نہ کیا جائے اور کوئی ایک طالب علم بھی امتحان نہ دے حتیٰ کہ اس جلسہ میں نعرہ اور نعروں کے ایک نعرہ یہ بھی زائد کیا گیا کہ "امتحان نہیں دیں گے"۔ جب یہ فیصلہ مجلس کا اعلان کرنے کے لئے اعلان شدہ جلسہ میں دائرہ اہتمام کے ارکان و مدرسین پہونچے تو یہ نعرہ ان کی سماعت میں پورے زور شور کے ساتھ لگایا گیا۔

یہ حال مجلس انتظامیہ و علمیہ پورے غور و بحث کے بعد اس نتیجہ پر پہنچی کہ جب طلبہ کی تعلیم و امتحان جاری رکھنے کی ساری ممکنہ صورتیں عمل میں لائی جا چکیں۔ ان کے مظاہروں پر ہر طرح کے اغماض و چشم پوشی سے بھی کام لیا گیا ان کی فرمائشوں پر ہر نوع کی نمایاں سہولتیں بھی امتحان میں دیدی گئیں اور امتحان تقریری شروع بھی کرا دیا گیا۔ تحریری امتحان کا پروگرام اور قواعد شائع کر دیئے گئے سوالات کے پرچے چھپوالئے گئے جس پر دارالعلوم کی کافی رقم بھی خرچ ہوئی اور پوری سعی کر لی گئی کہ دارالعلوم کی سال بھر کی محنت کا ثمر تکمیل امتحان کی صورت میں ظاہر ہو لیکن پھر بھی سب طلبہ ملکر یہ فیصلہ کر چکے ہیں کہ وہ امتحان نہ دیں گے۔ ادھر بعجلت تمام اپنے وطنوں تک پہونچنے کی توجیہہ کے سلسلہ میں وسائل نقل و حمل کی جن مشکلات کو وہ ظاہر کر رہے ہیں وہ ایک حد تک غیر واقعی بھی نہیں ہیں اس لئے اس فیصلہ کے سوا چارہ کار نہیں رہا کہ طلبہ کی درخواست کے پیش نظر ان خصوصی حالات کے ماتحت امتحان نہ لیا جائے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں فیصلہ تجویز مجلس نے قلمبند کی اور اسی دن حضرت صدر مہتمم صاحب نے طلبہ کے ایک جلسۂ عام میں شرح و بسط کے ساتھ اس تجویز کا اعلان فرما دیا جس پر طلبہ نے انتہائی جوش مسرت سے پوری بلند آوازی کے ساتھ خوشی کے نعرے لگائے اور مدرسہ میں تعطیل عام ہو گئی۔ صرف جماعت حدیث کے دو چار دن کے اسباق باقی ہیں جو جاری ہیں۔ آنے والے ماہ شوال میں حسب معمول ۶ شوال سے دارالعلوم کھل جائیگا اور داخلہ شروع ہو جائیگا۔

گذشتہ دو ماہ کے عرصہ میں جس طرح کی غیر ذمہ دارانہ اور نادر احرکات عامہ طلبہ سے صادر ہوئیں اسے قطع نظر

اب حال میں جو مطالبہ اسقاط امتحان کا پیش کیا گیا اور سال بھر کی محنت اور خرچ کے ضائع ہونیکی کوئی پرواہ نہیں کی گئی اس مطالبہ کی بنا، انہی دو باتوں پر تھی اول وسائل آمد و رفت کے بند ہو جانے سے قبل وطن کو روانگی دوسرے دارالعلوم سے علیحدہ رہکر موجودہ سیاسی تحریکات میں شرکت ان دونوں چیزوں کا اقتضا یہی تھا کہ جلد از جلد مطبخ بند کر دیا جائے اور جو تھوڑے سے طلبہ بیرون ہند کے رہجائیں جن کے لئے وطن جانیکا کوئی ذریعہ نہیں اُن کی امداد کا انتظام کر دیا جائے۔ چنانچہ مجلس نے ٹھیک اسی کے مطابق فیصلہ کر دیا کیونکہ مطالبہ کے پیش کرنے سے لیکر آخری فیصلہ تک عامۂ طلبہ کی رائے کے خلاف دو چار طلبہ کے سوا کسی نے ہمارے سامنے اس سے اختلاف اور بیزاری کا اظہار نہیں کیا۔ دراں حالیکہ ان معدودے چند طلبہ کو اکثریت نے دھمکیاں دیں اور مار پیٹ پر آمادہ ہو گئے جس کا کافی ثبوت موجود ہے ان حالات میں ظاہر ہے کہ بجز مذکورۂ بالا فیصلہ کے کوئی چارۂ کار نہ تھا۔ دارالعلوم کی تاریخ میں جس طرح مطبخ بند کر دیئے جانے کی یہ پہلی ہی مثال ہے ایسے ہی امتحان کے اس طرح یکلخت موقوف اور بند کر دیئے جانے کی بھی پہلی ہی مثال ہے۔ جو پہلی سے زیادہ اہم اور دارالعلوم کی تاریخ پر حرف لانے والی ہے۔ یہ دوسری چیز محض اس کا ایک قدرتی اثر ہے جو اسقاط امتحان کی وجوہ پر مرتب ہونا تھا اور ہوا۔

مجلس انتظامیہ نے یہ بھی طے کیا کہ امتحان کی موقوفی اور بند کرنیسے طلبہ کو آئندہ تعلیمی ترقی دینے اور سندیں دیئے جانے کے جو مسائل پیدا ہو گئے ان کا فیصلہ مجلس شوریٰ سے کرایا جائے۔ چنانچہ منشاء تجویز کے مطابق ان مسائل کا فیصلہ مجلس شوریٰ میں ہوگا جو اوائل شوال میں طلب کیجا رہی ہے۔

احقر محمد طیب غفرلہٗ مہتمم دارالعلوم دیوبند ۵ ۶۱ھ

حکیمانہ کلام ـــ عقل کی ایک حد ہوتی ہے جہاں پہنچکر وہ ختم ہو جاتی ہے۔

ـــ عقلمند وہ جسے اس کی عقل ہر مذموم چیز پر متنبہ کر دے۔

ـــ کسی کا اکرام اسکے مرتبے سے زیادہ کرنا اپنی قدر کو اتنا ہی گھٹا لینا ہے جتنا کہ اکرام میں زیادتی کی گئی۔

ـــ وہ شخص اپنے نفس پر بہت زیادہ ظلم کرتا ہے جو ایسے شخص کیلئے تواضع کرتا ہے جو اس کی عزت نہیں کرتا۔ اور اس کے ساتھ دوستی کرتا ہے جو اسے نفع نہیں پہنچاتا۔ اور اس شخص کی تعریف سے خوش ہوتا ہے جسے وہ نہیں جانتا (امام شافعیؒ)۔

ـــ اکثریت اسی وقت شکست کھاتی ہے جب وہ اپنے ضعف کے مواقع سے غافل ہو جاتی ہے۔

ـــ غصہ اسی پر ظاہر کرنا چاہئے جو غصہ کو جانتا ہو۔

ـــ غلطی کا اعتراف کر لینا فضیلت ہے اور مکابرہ جہل فاضح ہے۔

ـــ جو شخص ایسی چیز خریدتا ہے جسکی اسے حاجت نہیں وہ اسی چیز بیچنے پر مضطر ہوتا ہے جس کی اسے ضرورت ہے۔

دارالعلوم کے لئے

ایک مبارک عطیہ

عالیجناب شیخ محمد فیروز صاحب۔ مالک فیروز کمپنی اوف کلکتہ نے اپنے پوتے کے تولد کی خوشی میں مختلف اداروں کی امداد کرتے ہوئے خصوصیت سے دارالعلوم کے لئے ایک ہزار ایک روپیہ کا مبارک عطیہ عنایت فرمایا ہے جناب ممدوح کی خواہش ہے کہ اس رقم سے اس مبارک فرزند کے نام کی کوئی یادگار قائم کردی جائے۔ دارالعلوم کے شعبۂ تعمیرات نے اس پر غور کرتے ہوئے بمشورۂ دائرۂ اہتمام یہ طے کیا ہے کہ موجودہ زیر تعمیر دارالطلبہ کے شمال مشرقی کونہ کا بالائی کمرہ جس کا تخمینہ ایک ہزار کے اندر اندر ہی ہوگا اس یادگار میں تعمیر کرایا جائے اور اس کی پیشانی پر اس یادگار کی تاریخ کندہ کرادی جائے۔

خدام دارالعلوم شیخ صاحب ممدوح کو تولد نبیرہ کی تقریب سعید اور اس مبارک عطیہ اور دینی جذبہ پر پُرخلوص مبارکباد دیتے ہیں۔ حق تعالیٰ اس مولود کو مسعود اور اس عطیہ کو مثمر اور باخیر و برکت فرمائے۔ آمین۔

اہل خیر مسلمانوں کے لئے شیخ صاحب ممدوح کا یہ اقدام ایک قابل تقلید مثال ہے۔ ابھی دارالعلوم کے احاطہ کی تکمیل کے لئے عمارات کا بہت سا سلسلہ باقی ہے۔ اگر اہل خیر اسی طرح دنیا اور آخرت کے لئے یادگاریں قائم کرنا چاہیں تو انکے لئے اس سے بہتر مصرف اور موقع دوسرا نہیں ہوسکتا۔

(دائرۂ اہتمام)

مخلوقات کی قسمیں خالق کے کلام میں

پروفیسر حمید الدین صاحب اعظم گڈھی کی تنقیدات پر نظر و تبصرہ !

(از مولانا محمد اصغر حسین صاحب بہاری پرنسپل مدرسہ اسلامیہ شمس الہدیٰ پٹنہ)

علمائے تفسیر کے میدان بحث کا ایک اہم موضوع "اقسام القرآن" بھی رہا ہے اس لئے کہ اول تو خدائے عظیم الشان کا قسم کھانا پھر مخلوقات کی قسم۔ اس سے چند طرح کے اشکال سامنے آجاتے ہیں۔

(۱) قسم کھانا جلالت شان خداوندی کے خلاف ہے۔ خصوصاً جن مطالب عالیہ توحید، رسالت اور قیامت کے اثبات کے مقام میں یہ قرآنی قسمیں وارد ہیں۔ ظاہر ہے کہ ایسے بلند مقاصد کو مدعیان عقل، دہریہ وغیرہ کے مقابلہ میں قسموں سے ثابت کرنا خدائے علیم و حکیم کی شان کے لائق نہیں۔

(۲) ان قسموں کا کوئی فائدہ معلوم نہیں ہوتا کیونکہ مومنین کو قسموں کی ضرورت نہیں یہ بغیر قسم بھی خدا اور رسول کی باتیں ماننے کو تیار ہیں اور منکرین کے نزدیک ان قسموں کا اعتبار نہیں۔

(۳) معلم قرآن صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر اللہ کی قسم کھانے سے منع فرمایا ہے پھر یہ کیا بات ہے کہ خود قرآن پاک میں غیر اللہ کی قسمیں بکثرت موجود ہیں۔ چنانچہ ان جیسے شبہات کی بنا پر علماء کی ایک جماعت نے ظاہر قرآن کی تاویلیں شروع کر دیں کہ قرآن پاک میں جہاں جہاں مخلوقات کی قسمیں ہیں درحقیقت وہاں مخلوق کی نہیں خالق مخلوقات کی قسمیں ہیں۔ اسکی صورت یا تو یہ ہے کہ خالق، رب وغیرہ اسمائے الٰہی میں سے کوئی اسم مضاف محذوف ہے یا ساری کائنات پروردگار عالم کی ذات و صفات پر دلائل ہونے کی حیثیت سے خالق، رب وغیرہ اسمائے الٰہی پر دال ہیں۔ اور بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ کیا ضرور ہے کہ جس بات کی انسان کے لئے مناہی ہو وہ خالق انسان کے واسطے بھی ناجائز ہو۔ پس انسان کو غیر اللہ کی قسم کی ممانعت سے اس کا اللہ تعالیٰ کے لئے ممنوع ہونا لازم نہیں آتا۔ اب رہا قسم کا فائدہ، تو چونکہ محاورات عرب میں قسموں کے ساتھ تقریر مطالب کا دستور تھا اور تاکید و تحقیق کے مواقع میں قسموں سے کام لیا جاتا تھا۔ اسی اسلوب پر کلام الٰہی نازل کیا گیا۔ حتیٰ کہ قرآن پاک میں عقلی دلیلوں کی تقریر و تحریر کے سلسلہ میں منطقیانہ استدلال کی جو ترکیبیں کی رعایت نہیں کی گئی، بلکہ عام اذہان جن مقدموں اور اسلوبوں سے بآسانی نتائج اخذ کر سکتے تھے۔ قرآن پاک نے ان پر اکتفا کیے انھیں منطقیانہ نظر و فکر کے چکر میں ڈالنے سے احتیاط کی۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علوم قرآنیہ کو پانچ قسموں میں تقسیم کر کے فرماتے ہیں۔

و بیان این علوم بر روش تقریر عرب اول واقع شد	ان علوم کا بیان اگلے عربوں کی تقریر کی روش پر ہوا ہے

نہ بروش تقریر متاخران پس در آیات احکام اختصار کہ قاعدہ متن نویسان است و تنقیح قواعد از قیود غیر ضروریہ کہ صناعت اصولیان است التزام نفرمود و در آیات خاصہ التزام بمشہورات مسلمہ و خطابات تافہ اختیار نمود نہ تنقیح بروش منطقیان مناسبت در انتقال از مطلبے بہ مطلبے بنا نہ قاعدہ ادبائے متاخرین است رعایت نکرد بلکہ آنچہ القائے آن بر عباد خود مہم دانست آزاد فرمود۔ بہر چہ مقدم شود گو شود ہر چہ موخر شود گو شود (فوز الکبیر ص ۳)

متاخرین کے طریقہ پر نہیں اس واسطے نہ تو متن نویسوں کی طرح اختصار سے کام لیا گیا ہے اور نہ اصولیوں کی طرز پر قیود غیر ضروریہ سے قواعد کی تنقیح کا التزام کیا گیا۔ اور خاصہ کی آیتوں میں مسلم مشہور مقدمات اور مفید دلنشین دلائل کو اختیار کیا منطقیوں کی روش پر تنقیح نہیں کی۔ ایک مضمون سے دوسرے مضمون کی طرف منتقل ہونے میں متاخرین ادبا کے قاعدہ کے مطابق مناسبت کی رعایت نہیں کی بلکہ جو کچھ اپنے بندوں کے لئے اہم سمجھا اسکو ظاہر کرنے سے دریغ نہیں کیا انہیں جو مقدم ہو جائے ہو جائے اور جو موخر ہو جائے ہو جائے۔

اس خدائی قسم کی یہ اجمالی تقریر تھی اب ہم تھوڑی تفصیل میں جانا چاہتے ہیں۔

علامہ ابن قیم نے اس بارے میں مفصل رسالہ لکھا ہے جس میں یہ حاصل بحث کی ہے۔ اور امام رازی نے تفسیر کبیر میں اس مسئلہ پر اسی شان سے روشنی ڈالی ہے جو ان کی تفسیری خصوصیت ہے اس کا اقتباس ملاحظہ ہو۔

المسئلة الثالثة للناس فی هذا الموضع قولان الاول قول من یقول المقسم به هو هذا الخالق هذه الاشیاء واحتجوا علیه بوجوه الاول انه صلی الله علیه وسلم نهی عن الحلف بغیر الله فکیف یلیق بحکمة الله ان یحلف بغیر الله والثانی ان یحلف بالشیء فی هذا الموضع تعظیم عظیم لمحلوف به ومثل هذا التعظیم لا یلیق الا بالله والثالث ان هذا الذی ذکرناه تاکد بما ان الله صرح به فی بعض السور وهو قوله تعالی والسماء وما بناها والارض وما طحاها الخ

(تفسیر سورۃ والصافات رازی)

تیسرا مسئلہ۔ اس مقام میں لوگوں کے دو قول ہیں۔ پہلا قول یہ ہے کہ مقسم بہ یہاں خالق اشیاء ہے نہ نفس اشیاء اور اس پر انھوں نے چند دلیلیں قائم کی ہیں پہلی دلیل یہ ہے کہ پیغمبر صلعم نے غیر اللہ کی قسم سے منع فرمایا ہے پھر یہ کیسے مناسب ہوگا کہ خدائے حکیم خود غیر اللہ کی قسم کھائے دوسری وجہ یہ ہے کہ اس مقام میں کسی چیز کی قسم کھانے سے اسکی بڑی عظمت لازم آتی ہے حالانکہ اس قسم کی تعظیم کا مستحق خدا کے سوا کوئی نہیں۔ تیسری دلیل یہ ہے کہ خدا نے بعض سورتوں میں مقسم بہ کے ساتھ اپنے اوصاف لازمہ کی تصریح کرکے اس خیال کو پختہ کر دیا کہ نفس شئے مقسم بہ نہیں ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کا قول والسماء وما بناها الخ ہے۔

ان حضرات نے عقل و نقل اور نظائر کی روشنی میں ثابت کرکے دکھایا کہ قرآن پاک میں جہاں جہاں مخلوقات کی قسمیں وارد ہیں حقیقت میں خالق کی قسمیں ہیں اب تم کو اختیار ہے کہ اسمائے الٰہی میں سے کسی اسم کو مضاف محذوف

مان لو۔ یا ان اشیائے حادثہ کے محدث پر دلالت کرنے کی جہت سے خالق کا ذکر و مذکور سمجھ لو۔

او المراد رب هذه الاشیأ محذوف المضاف (تفسیر نیشاپوری سورۂ صافات)	ان اشیا کی قسم کھانے سے مراد پروردگار اشیا کی قسم کھانا ہے پس مضاف محذوف ہے۔
واقسامه ببعض المخلوقات دلیل علی انه من عظیم آیاته ای آیات الله المستلزمة لذاته وصفاته (تبیان فی اقسام القرآن لابن القیمؒ)	اللہ تعالیٰ کا بعض مخلوق کی قسم کھانا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ اس کی بڑی نشانیوں سے ہے اور اسکی ذات وصفات کے علم و ذکر کو مستلزم ہے

اس توجیہ سے غیر اللہ کی قسم کھانیکا شبہ ساقط ہوگیا، باقی نفس قسم کھانا ہی شان کبریائی کے خلاف ہونیکا جواب تو اس کو دوسرے قول کے ضمن میں امام نے بیان کیا ہے۔

لاسیما والقرآن انما انزل بلغة العرب واثبات المطالب بالحلف والیمین طریقة مالوفة عند العرب (تفسیر سورۂ صافات)	خصوصاً قرآن پاک عربی زبان میں نازل ہوا اور عربوں میں قسم کے ذریعہ سے مدعا کو ثابت کرنا پسندیدہ دستور ہے۔

پھر اسی ضمنی جواب میں اس شبہ کا جواب بھی ہے جس کی تقریر یہ ہے کہ توحید، رسالت اور قیامت جیسے امور عظام کے اثبات کے سلسلے میں قرآنی قسمیں وارد ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ مومنین کے لئے قسم کھلانے کی ضرورت نہیں یہ چیزیں تو ان کے ایمان میں داخل ہیں اور منکرین کے لئے دلائل و براہین چاہئیں نہ کہ قسم۔ جواب یہ ہے کہ عربوں کے دستور کے مطابق اثبات مدعا کے لئے قسم بھی زبردست چیز ہے اس واسطے منکر غیر معاند کے لئے کافی سند ہوسکتی ہے

اس کے مقابل دوسرا قول ہے کہ نفس اشیا مقسم بہ ہیں۔

والقول الثانی قول من یقول ان القسم واقع باعیان هذه الاشیأ واحتجوا علیه بوجوه الاول ان القسم وقع بهذه الاشیأ بحسب ظاهر اللفظ فالعدول عنه خلاف الدلیل والثانی انه تعالی قال والسمأ وما بناها فعلق لفظ القسم بالسمأ ثم عطف علیه القسم بالبانی للسمأ فلو کان المراد القسم بالسمأ القسم بمن بنی السمأ لزم التکرار فی موضع واحد وانه لا یجوز۔ الثالث انه لا یبعد ان تکون الحکمة	دوسرا قول ان لوگوں کا ہے جو قائل ہیں کہ خدا نے عین ان اشیا کی قسم کھائی ہے جو مذکور ہیں اس کی چند دلیلیں ہیں ایک تو یہ کہ ظاہر لفظ کے لحاظ سے قسم عین ان اشیاء سے متعلق ہے پس اس سے اعراض کرنا خلاف دلیل ہے۔ دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ نے والسما وما بناہا میں آسمان کے ساتھ قسم کو متعلق کرکے بذریعہ عطف بانی آسمان کی قسم کھائی ہے۔ اب اگر آسمان کی قسم سے بھی مراد بانی آسمان ہو تو ایک ہی مقام میں تکرار لازم آئیگی جو جائز نہیں۔ تیسری وجہ یہ ہے کہ کچھ بعید نہیں کہ عین اشیاء کی قسم کھلانے میں یہ حکمت ہو کہ ان

فی قسم اللہ تعالیٰ بھذہ الاشیاء التنبیہ علی شرف ذواتھا وکمال حقائقھا۔ (تفسیر کبیر سورۃ صافات)

یہ حکمت ہو کہ ان چیزوں کے شرف و کمال پر روشنی پڑ جائے۔

اس مذہب پر امام رازی نے دو اعتراض کئے ہیں ایک تو قسم کا بے فائدہ ہونا دوسرے توحید وغیرہ مضامین عالیہ کے اثبات کے لئے دلائل لانے چاہئیں نہ کہ قسمیں کھا کر ثابت کرنے کی سعی لاحاصل کی جائے۔ تیسرا اعتراض غیر اللہ کی قسم سے یہاں تعرض نہیں کیا پھر ان دونوں اعتراض کے جوابات دیئے ہیں۔ پروفیسر حمید الدین اعظم گڈھی مرحوم نے ان جوابات کو نقل کر کے رد کیا ہے۔

ہم یہاں جواب و اعتراض دونوں کو بعینہ نقل کر کے ان کی تردید کا جائزہ لیتے جاتے ہیں۔

قد ذکر الامام الرازی الشبھۃ الثانیۃ یعنی القسم عدیم الفائدۃ واجاب عنھا فی تفسیر سورۃ الصافات فقال والجواب من وجوہ الاول انہ تعالیٰ قرر التوحید وصحۃ البعث والقیامۃ فی سائر السور بالدلائل الیقینیۃ فلما تقدم ذکر تلک الدلائل لم یبعد تقریرھا فذکر القسم تاکیداً لا سیما والقرآن انزل بلغۃ العرب واثبات المطالب بالحلف والیمین طریقۃ مالوفۃ عند العرب (فیما ذکر من نزول القرآن بلغۃ العرب وکون الیمین طریقۃ مالوفۃ عندھم ایضاً جواب للشبھۃ الاولیٰ) وحاصل ھذا الوجہ ان القسم انما ھو مسبوق بالدلائل فالمعلول علیھا واما ایراد القسم فھو للتاکید المحض کما ھو عادۃ العرب والظاھر ان ھذا الجواب ینا قضہ القرآن فانک فی اوائل الوحی تری القسم اکثر مما تراہ بعد استیفاء الدلائل (احسان فی اقسام القرآن ص ۱۰ مطبوعہ اعظم گڈھ)

امام رازی نے دوسرے شبہہ یعنی قسم کا کوئی فائدہ نہیں کو بیان کر کے سورہ والصافات کی تفسیر میں جواب دیا ہے پس انھوں نے فرمایا کہ اس کے جواب کی چند شکلیں ہیں پہلی صورت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ توحید، بعث، نشر اور قیامت کو دلائل یقینیہ سے دوسری سورتوں میں ثابت فرما چکا ہے اور چونکہ ان دلائل کا ذکر پہلے آگیا ہے اس لئے اسکی تاکید میں کہنا کچھ بعید نہیں پس قسم سے موکد کر دیا اور بے مثل بات یہ ہے کہ قرآن پاک عربی زبان میں نازل کیا گیا اور عربوں کے یہاں قسموں کے ذریعہ سے مطالب کو ثابت کرنا پسندیدہ طریقہ ہے۔ پروفیسر عبد الحمید فرماتے ہیں کہ قرآن پاک کے عربی زبان میں نازل ہونے اور قسم کے مطبوع خاطر ہونے کے تذکرہ میں پہلے شبہہ کا جواب بھی ہے یعنی قسم خدا کی شان کے لائق نہ ہونے کا جواب ہے اور اس جواب کا خلاصہ ہے کہ قسم دلیلوں کے بعد آئی ہے پس اصل اعتماد تو دلیلوں پر ہے اور قسم محض تاکید کے لئے دستور عرب کے مطابق لائی گئی ہے۔

اور ظاہر ہے کہ یہ جواب قرآن پاک کے خلاف ہے اس لئے کہ اوائل وحی میں تم قسموں کو زیادہ دیکھو گے اور سارے دلائل بیان کئے جانے کے بعد ان کو کم پاؤ گے۔

پروفیسر مرحوم نے اوائل وحی سے کیا مراد لیا ہے اس پر روشنی نہیں ڈالی اگر مکی سورتیں مراد ہیں تو ظاہر ہے کہ اصول دین کا بیان مبرہن طور سے ان ہی سورتوں میں ہوا ہے مدنی سورتوں میں اسی کی تفصیلات کے ساتھ مزید احکام کا بیان ہے اور اگر اوائل وحی سے ابتدائی سورتیں مراد ہیں تو ان میں کثرت کی گنجائش کہاں اور حقیقت یہ ہے کہ امام رازی نے قسم کے غیر مفید ہونیکا اعتراض خصوصیت سے سورہ صافات اور سورہ ذاریات کی قسموں پر کیا ہے اور قرآن پاک کی ترتیب نزول پر نظر رکھنے والے جانتے ہیں کہ یہ دونوں سورتیں پچاسوں سورتوں کے نزول کے بعد نازل ہوئی ہیں جن میں کثرت سے توحید و قیامت کے اثبات میں براہین قائم کئے جا چکے ہیں۔

فان قیل ذکر الحلف فی ھذا الموضع غیر لائق (تفسیر سورۂ صافات رازی)	اگر کہا جائے کہ اس مقام میں حلف کا لانا غیر مناسب ہے۔
ثم قال بعد سطرین	پھر دو سطر کے بعد فرمایا ہے۔
ان تعالیٰ حلف فی اول ھذہ السورۃ علی ان الاٰلٰہ واحد وحلف فی اول سورۃ والذاریات علی ان القیامۃ حق واثبات ھذہ المطالب العالیۃ الشریفۃ حلی المخالفین بالحلف والیمین لا یلیق بالعقلاء۔ انتہی بحذف العبارۃ تفسیر سورۂ صافات رازی)	اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ کی ابتداء میں توحید پر قسم کھائی اور سورۂ والذاریات کے شروع میں قیامت کے حق ہونے پر قسم کھائی اور ان بلند و بالا مقاصد کو قسم کھا کر مخالفین کے سامنے پیش کرنا اور حلف کے ذریعہ ثابت کرنا عقلمندوں کے شایان شان نہیں۔

دیکھو کہ امام نے صاف طور سے ان دونوں سورتوں کے متعلق کلام کیا ہے اور ان دونوں[۵] کے پہلے انعام بنی اسرائیل، طٰہٰ، فرقان، یونس، ہود، یوسف، حجر وغیرہ سورتوں میں دلائل توحید حقانیت قیامت بکثرت موجود ہیں۔ لہٰذا امام رازی کی توجیہ ہرگز قرآن پاک کے خلاف نہیں۔

امام رازی کے جواب کی دوسری تقریر اور پدر فیسر حمید الدین کی تنقید۔

الوجہ الثانی فی الجواب ان تعالیٰ لما قسم بھذہ الاشیاء علی جودۃ قولہ تعالیٰ وان الٰھکم لواحد ذکر عقیبہ ما ھو کالدلیل الیقینی فی کون الاٰلٰہ واحدا وھو قولہ تعالیٰ "رب السموات	جواب کی دوسری صورت یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ نے جب ان اشیاء کی قسم کھا کر ایک معبود ہونیکی صحت کو بیان کیا تو اس کے بعد اس دعوی کے اثبات میں ایک یقینی دلیل کا بھی ذکر فرما دیا اور وہ اللہ کا قول رب السموات والارض وما بینہما ورب المشارق ہے۔

[۵] دیکھو تفسیر اتقان بحث مکی و مدنی ۱۲

والارض ومابینهما ورب المشارق" وذلك لانه تعالى بين فى قوله "لوكان فيهما الهة الا الله لفسدتا" ان انتظام احوال السموات والارض يدل على ان الاله واحد فههنا لما قال "ان الهكم واحد" اردفه بقوله "رب السموات والارض ومابينهما ورب المشارق" كان قيل قد بينا ان النظر فى انتظام هذا العالم يدل على كون الاله واحدا فتاملوا فى ذلك الدليل يحصل لكم العلم بالتوحيد قال العلم الاسطوكذا هى وحاصل هذا الجواب ان القسم ههنا مردف بقول فى الحجة فالاحتجاج بها واما القسم فلمحض التنبيه وهذا يشبه الجواب الاول وكلاهما ساكت عن بيان حكمة هذه الصور المتنوعة للقسم فاى فائدة للعدول عن القسم بالله الى القسم بهذه الاشياء (امعان فى اقسام القرآن للاعظم گڈھی)

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے قول "لوکان فیھما الھۃ الا اللہ لفسدتا" میں واضح فرمادیا کہ آسمان اور زمین کا منظم ہونا ایک معبود ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ پس جب اللہ تعالیٰ نے یہاں ارشاد فرمایا کہ تمہارا معبود ایک ہے تو اس کے بعد رب السموات والارض ورب المشارق فرماکر گویا بتادیا کہ اس عالم کے انتظام میں غور وفکر کرنے سے انسان اس نتیجہ تک پہنچ سکتا ہے کہ معبود ایک ہے پس تم اس دلیل میں غور کرو، توحید کا علم تم کو حاصل ہوجائیگا پروفیسر اعظم گڈھی تحریر فرماتے ہیں کہ اس جواب کا حاصل یہ ہے کہ یہاں قسم کے بعد ایک جملہ کہہ کر دلیل کی طرف اشارہ کردیا۔ پس استدلال تو اسی دلیل سے ہے اور قسم محض تنبیہ کے واسطے ہے اور یہ جواب پہلے جواب کے مشابہ ہے اور دونوں جوابات میں مختلف چیزوں کی قسم کھانے کی حکمت کا بیان نہیں۔ پھر اللہ کی ذات کی قسم چھوڑ کر ان چیزوں کی قسم کھانے میں کیا فائدہ ہے۔

نہ معلوم مشابہ کہہ کر کیا اعتراض کرنا مقصود ہے اگر مقصود ہو کہ دونوں جوابوں میں مابہ الامتیاز فرق نہیں تو غلط ہے ایک ہی چیز اپنے مختلف تعلقات کی بنا پر ایسی حیثیتیں اختیار کرلیتی ہے کہ متبائن احکام کی حامل ہوکر متعدد شئے ہوجاتی ہے خصوصاً ماقبل اور مابعد کے تعلقات کا مختلف اثر تو اتنا قوی ہے کہ بیٹا، باپ اور باپ بیٹا ہوکر کیا کیا تغیر پیدا کردیتا ہے، اور اگر مشابہت سے مراد دونوں جوابوں میں من وجہ اشتراک ہے تو یہ کوئی اعتراض کی بات نہیں۔ پھر پروفیسر موصوف نے دونوں جوابوں پر ایک مشترک اعتراض یہ کیا ہے کہ امام رازی نے اشیاء کی قسم کھانے کی حکمت بیان نہیں کی حالانکہ امام نے جس شبہ کا جواب دیا ہے اگر اس شبہ پر ٹھنڈے دل سے غور کیا جاتا تو اس اعتراض کی گنجائش نہ رہتی۔ شبہ یہ ہے کہ "فان قيل ذكر الحلف فى هذا الموضع غير لائق" اس مقام میں حلف کا ذکر کرنا مناسب نہیں یعنی قسم کھاکر بات کہنے کا موقع ہی نہیں، خالق کی قسم ہو یا مخلوقات کی۔ اس کا جواب امام نے دیا ہے کہ یہاں قسم تاکید یا تنبیہ کے لئے ہے، باقی مخلوقات کی قسم کھانے کی حکمت کا بیان تو اس کا مقام دوسرا

ہے، چنانچہ اس کے پہلے لکھ آئے ہیں" لایبعد ان تکون الحکمۃ فی قسم اللہ تعالیٰ بھذہ الاشیاء التنبیہ علی شرف ذواتھا وکما قال حقائقھا لاسیما اذا حملنا الالفاظ علی الملائکۃ فان تکون الحکمۃ فی القسم بھا التنبیہ علی جلالۃ درجاتھا وکمال مراتبھا"

امام رازی کے جواب کی تیسری تقریر اور پروفیسر حمید الدین کی تنقید

الوجہ الثالث فی الجواب ان المقصود من ھذا الکلام الرد علی عبدۃ الاصنام فی قولھم بانھا الھۃ فکان قبل ان ھذا المذھب قد بلغ فی السقوط والرکاکۃ الی حیث یکفی فی ابطالھا مثل ھذہ الحجۃ واللہ اعلم ورد علیہ المعلم اعظم گڈھی فی رسالۃ الامعان. بقولہ ھذا الجواب سخیف جدا کانہ بعد ما اعترف فی الوجھین الاولین بان القسم لاحجۃ فیہ قال ان مذھب الخصم کان جدیرا بان یجاب عنہ بما لیس من الحجۃ فی شئ۔

تیسری صورت جواب کی یہ ہے کہ اس کلام سے بت پرستوں کا بتوں کو معبود کہنے کی تردید کرنا مقصود ہے۔ پس گویا یہ کہا گیا کہ بت پرستی کا مذہب ایسا رکیک و ساقط الاعتبار ہے کہ اس کے ابطال کے واسطے اس طرح کی دلیل کافی ہے۔

پروفیسر اعظم گڈھی نے اپنے رسالہ امعان میں تردید کی کہ یہ جواب نہایت کمزور ہے۔ گویا امام نے پہلی دونوں صورتوں میں اس بات کا اقرار کرکے کہ قسم میں حجت ہونیکا کوئی شائبہ نہیں فرمایا کہ دشمن کا مذہب اس لائق ہے کہ اسکے جواب میں ایسی چیز پیش کیجائے جو کسی مرتبہ میں حجت نہو

ظاہر ہے کہ منکرین کی بڑی جماعت بلکہ انسانوں کی اکثریت باپ دادا کی اندھی تقلید اور قومی رسم و رواج کی پابندی میں عقل و دلیل سے کوئی سروکار نہیں رکھتی اور اس کی وجہ سے اوہام و خرافات اور بت پرستی و حق شناسی کی بجائے سے ملوث رہتی ہے، اور کچھ لوگ ایسے ہیں کہ ان کا سارا مدار فہم و رائے اور دلیل و برہان پر ہے حق کو پوشیدہ رازوں اور غیبی چیزوں کے دریافت میں بھی عقل کے تیر چلانے سے نہیں چوکتے، امام نے ان عقلی لوگوں کے ذہنی رجحان کے مطابق جواب کی پہلی دونوں صورتوں میں دلیل و برہان کی طرف اشارہ کرکے قسم کو تاکید و تنبیہ قرار دیا۔ چنانچہ امام نے اعتراض کی تقریر میں اس عقلی جماعت کی طرف ایما کرنے کے بعد جواب دینا شروع کیا ہے۔

واثبات ھذہ المطالب العالیۃ الشریفۃ علی المخالفین من الدھریۃ وامثالھم بالحلف والیمین لایلیق بالعقلاء (تفسیر والصافات رازی)

اور ان بلند بالا مقاصد کو قسم کھا کر دہریہ اور ان کے جیسے مخالفین کے سامنے ثابت کرنا عقلمندوں کے شایان شان نہیں۔

باقی اکثریت جنھوں نے عقل و دلیل کے نور سے اعراض کرکے رسم و عادات کو مشعل راہ بنایا ہے امام نے ان کے مذاق کے مطابق جواب کی تیسری صورت اختیار کی جس میں پس و پیش کے دلائل سے قطع نظر

کر کے صرف قسم کو اثبات مدعا کے لئے کافی سمجھا چنانچہ امام نے اپنے جواب میں بت پرستوں کا تذکرہ کر کے بتا دیا کہ ان لوگوں کی عادت اور پست خیالات کے ماتحت محض قسم پر اکتفا کر لینا بس ہے۔ کلموا الناس علی قدر عقولھم۔ حاصل مقام یہ کہ امام رازی نے جواب کی دو پہلی صورتوں میں دہریہ وغیرہ ہر چیز کے پیچھے عقلی ڈنڈا گھمانے والوں کے مقابل میں دلائل پس و پیش کی طرف توجہ دلا کر قسم کو تاکید بتایا اور جواب کی تیسری صورت میں رسمی اور اندھی تقلید والوں کے لئے فقط قسم کو کافی سمجھا یہ جواب کا حکیمانہ طرز ہے جسکو پروفیسر حمید الدین محنت کرو در فرماتے ہیں۔

پھر امام رازی نے سورۂ ذاریات کی تفسیر میں قسم کے بارے میں دوسری توجیہیں کی ہیں جنپر پروفیسر حمید الدین نے اپنی کتاب امعان میں تنقیدیں کی ہیں ہم ان توجیہات و تردیدات دونوں کو نقل کرنیکے ساتھ ساتھ انکشاف مقام کی سعی کریں گے۔

الحکمۃ فی القسم وھی من المسائل الشریفۃ والمطالب العظیمۃ فی سورۃ والصافات ونعیدھا ھٰھنا وفیھا وجوہ۔ الاول ان الکفار کانوا فی بعض الاوقات یعترفون بکون النبی غالبًا فی اقامۃ الدلیل وکانوا ینسبونہ الی المجادلۃ والی انہ عارف فی نفسہ بفساد مایقولہ وانہ یغلبنا بقوۃ الجدل لا بصدق المقال کما ان بعض الناس اذا اقام علیہ الخصم الدلیل ولم یبق لہ حجۃ یقول انہ غلبنی بعلمہ بطریق الجدل وعجزی عن ذالک وھو فی نفسہ یعلم ان الحق بیدی فلا یبقی للمتکلم المبرھن طریق غیر الیمین فیقول ان الامر کما اقول ولا اجادلک بالباطل وذالک لانہ لو سلک طریقا اٰخر من ذکر دلیل اٰخر فاذا تم الدلیل الاٰخر یقول الخصم فیہ مثل ما قال فی الاول ان ذالک تقریر بقوۃ الجدل فلا یبقی الا السکوت او التمسک بالایمان وترک اقامۃ البرھان۔

ہمنے سورۂ صافات میں قسم کی حکمت کا تذکرہ کر دیا ہے اور یہاں پھر دہراتے ہیں اور اس کی چند شکلیں ہیں پہلی یہ کہ بعض وقت کافروں کی جماعت اس امر کا اعتراف کرتی تھی کہ پیغمبر دلیل کے بیان کرنے میں ضرور غالب ہیں اور اس کو مجادلہ کی طرف منسوب کرتے تھے اور کہتے تھے کہ پیغمبر خود بھی اپنی بات کو غلط جانتے ہیں لیکن زور بیان کی وجہ سے ہم لوگوں پر غالب آجاتے ہیں کہ صداقت کے باعث جس طرح کسی شخص کے سامنے جب اس کے مقابل دلیل قائم کر کے حجت کی راہ باقی نہیں چھوڑی جاتی تو وہ کہہ اٹھتا ہے کہ میرا مغلوب ہونا تمہارے علمی زور اور مجادلہ کی بحث اور میری علمی قابلیت کی کمزوری کا نتیجہ ہے ورنہ تمکو معلوم ہے کہ حق و صداقت میرے ہاتھ ہے اسوقت مستدل کے لئے قسم کے سوا کوئی چارۂ کار نہیں۔ پس آپ کو قسم کھا کر کہنا پڑتا ہے کہ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں وہی حق ہے ہرگز زبان آوری کی طاقت سے جھوٹ کو سچ نہیں دکھاتا۔ اس لئے کہ اس کے بعد مستدل اگر کوئی دوسری دلیل قائم کرتا ہے تو دلیل کے ختم کرنے پر پھر وہی جملہ دہرائیگا کہ یہ تمہاری تقریر صداقت محض زور بیان کا نتیجہ ہے اب مستدل چپ ہو جائے

(تفسیر رازی سورۂ ذاریات)

قال الاعظم گڈھی فی ردہ

وفی ھذا الجواب خلط بین الحنث والیمین ونقض لما قال فی تفسیر سورۃ والصافات فان اجاب ھناک فی الوجہ الثانی بان القسم اتبع الدلیل وانما کان القسم لاجل التاکید والامر کذالک فان الفہ ان لا یسکت علی القسم فلو قال ان الدلیل المحقق ربما لا ینجع فی الخصم اذا کان قلیل المعرفۃ بالاستدلال وقلیل الاعتماد علی النظر او متہما للمتکلم بخلابۃ بیان فیحسن فی ھذہ الحالات شوب الحجۃ بالیمین فلو قال ھکذا لکان اقرب۔ (امعان)

یا استدلال کی راہ ترک کر کے قسم سے کام لے۔

پروفیسر عبدالحمید کی تنقید۔

اس جواب میں موٹے دُبلے کو گڈمڈ کر دیئے جانے کے ساتھ اپنے ہی قول کی تردید ہے جو سورۃ صافات کی تفسیر میں کہہ آئے ہیں۔ اس لئے کہ امام نے وہاں دوسری وجہ کی تقریر میں فرمایا تھا کہ قسم کے بعد دلیل لائی جاتی ہے اور قسم محض تاکید کی غرض سے ہوتی ہے اور واقعہ بھی ہے کہ قرآن پاک فقط قسم پر اکتفا نہیں کرتا۔ اس واسطے امام اگر یہ فرماتے کہ تحقیقی دلیل بسا اوقات مسکت خصم ہو انہیں کرتی چونکہ وہ استدلال سے ناواقف ہوتا ہے یا نظر و فکر پر اس کا بھروسہ کم رہتا ہے یا متکلم کو چرب زبانی کی تہمت لگاتا ہے پس ان حالات میں دلیل کیساتھ قسم کھانیکی چاشنی بہتر ہے تو امام کا فرمانا بجا اور درست

اصل یہ ہے کہ امام نے مختلف انسانی طبائع کے لحاظ سے مختلف جوابات دیئے ہیں یہاں انھوں نے نظر و استدلال سے کم مایہ انسانوں کے مقابلہ میں قسم کھانیکی توجیہہ کی ہے کہ بعض ایسے ہوتے ہیں کہ حق کو زور بیان پر محمول کر کے باطل کہتے ہیں یہاں تک کہ حق ثابت کرنے والے کے بارے میں یہ خیال جما لیتے ہیں کہ درحقیقت ہماری ہی بات مدلل کے نزدیک بھی درست ہے لیکن زور تقریر سے اپنی بات کی تنگ کر رہے ہیں۔ پس ان کے لئے قسم کے سوا چارہ نہیں اسواسطے دلائل بیان کرنے کے بعد دوسری تیسری دلیل قائم کرنا مسکت نہیں ہوسکتا۔ پس اللہ تعالیٰ نے قسم کھا کر ان لوگوں کے اطمینان و سکون کی صورت نکال دی باقی نظر و فکر رکھنے والے تو ان کے لئے صافات کی پہلی دو توجیہیں بیان کر آئے ہیں یعنی نظر و فکر والوں کے لئے آگے پیچھے کے دلائل اصل اور قسم تاکید ہے۔ اور بیفکروں کے لئے فقط قسم معیار صداقت ہے اب اس کے بعد پروفیسر موصوف کی تنقید کہ ذاریات کی یہ توجیہہ صافات کے دوسری توجیہہ کے مناقض ہے کہانتک صحیح ہے حالانکہ پروفیسر صاحب خود امام کی توجیہہ کے عنوان کو بدلکر فرماتے ہیں کہ اس عنوان سے امام بیان فرماتے تو صحیح ہوتا معلوم ہوا کہ امام کی بات تو ٹھیک ہے مگر عنوان بیان ٹھیک نہیں ہم اسکا فیصلہ کہ کونسا عنوان ٹھیک ہے ناظرین پر چھوڑتے ہیں۔

الثانی ھو ان العرب کانت تحترز عن الایمان الکاذبۃ وتعتقد انھا تدع الدیار بلاقع

دوسری وجہ یہ ہے کہ عرب جھوٹی قسموں سے احتراز کرتے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ جھوٹی قسمیں آبادیوں کو تباہ و برباد

ثم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اکثر من الایمان بکل شریف ولم یزدہ ذلک الا رفعۃ وثباتاً وکان یحصل لھم العلم بان لا یحلف بھا کاذباً والا اصابہ شؤم الایمان ونال المکروہ فی الازمان "تفسیر سورہ ذاریات رازی"

انتقد علیہ العلم احلم کنڈھی فی کتابہ الامعان وفی ھذا الجواب کان اشار الی سبب کون الیمین طریقۃ مالوفۃ عند العرب وقد اصاب فی ذلک ولم یزد علیہ ما قال من ان النبیؐ اکثر من الایمان بکل شریف کان بین سبب خوفھم واراد انھم اذا اقسموا بکل شریف خافوا سخط ان کذبوا فی یمینھم بہ وضعف ھذا القول ظاھر فان اقسام القرآن:

(۱) ربما یکون بما لیس فیہ شرف (۲) والقرآن یھدی الی ان لا یخاف الا اللہ (۳) والی الشؤم یخاف من التین والزیتون (۴) ثم النبی صلعم کان یبلغ القرآن من اللہ فالقسم منہ تعالی وھو لا یخاف احداً واذا اقتصر علی الجزء الاول من جوابہ وقال ان العرب کانت تحرز عن الایمان الکاذبۃ وتخاف بغتھا وتعتقد ان الرجل لا یحلف کذباً واذا حلف احد اصغوا الیہ کان اقرب الی ما یجب من الشبھۃ الاولی والثانیۃ جواباً ضعیفاً۔

کر دیتی ہیں۔ پھر پیغمبر علیہ السلام ہر افضل چیز کی قسم کھانے کے باوجود دن بدن رفیع الشان اور ثابت قدم ہو رہے ہیں اس وجہ سے ان کو یقین حاصل ہو رہا تھا کہ وہ جھوٹی قسمیں نہیں کھاتے ہیں ورنہ ان کی نحوست پہونچکر رہتی۔ اور آفت ومصیبت سے دوچار ہونا پڑتا۔

پروفیسر اعظم گڈھی نے اس جواب کی تنقید اس طرح کی ہے کہ امام نے گویا اس جواب میں اشارہ کیا ہے۔ کہ عرب کے یہاں قسم کے مالوف ہونیکی کیا وجہ ہے اور بیشک امام کا یہ بیان صحیح ہوتا اگر اتنی زائد بات نہ کہتے کہ پیغمبر نے فضیلت کی ہر چیز کی بہت زیادہ قسم کھائی ہے۔ یہ زائد بات کہہ کر ان کے خوف کے سبب کو بیان کرنا چاہا ہے کہ فضیلت والی شئے کی جب قسم کھائیں گے تو جھوٹی قسم کھانے کی صورت میں اس شریف اور فاضل کی مار اور پھٹکار پڑیگی اور اس بات کی کمزوری ظاہر ہے اس لئے کہ قرآنی قسموں میں (۱) بسا اوقات ان چیزوں کی قسم ہے جن میں کوئی شرف وفضل نہیں (۲) اور قرآن پاک کی ہدایت ہے کہ خدا کے غیر سے ڈرنا نہ چاہئے (۳) اور کون سی نحوست کا خوف انگور اور زیتون سے ہو سکتا ہے (۴) نبی کریم صلعم منجانب اللہ مبلغ قرآن تھے تو قرآنی قسمیں خدائی قسمیں تھیں اور خدا کو کس کا ڈر ہے۔ پس اگر اپنے جواب کے پہلے جزء پر اکتفا کرتے اور فرماتے کہ عرب جھوٹی قسموں سے احتراز کرتے تھے اور ان کے انجام سے ڈرتے تھے اور یہ اعتقاد رکھتے تھے کہ انسان جھوٹی قسم نہیں کھاتا اس لئے حلف لینے والے کی طرف کان لگا کر سنتے تو تقریباً پہلے اور دوسرے شبہے کا ضعیف سا جواب بن سکتا تھا۔

پروفیسر صاحب نے اس مقام میں چار اعتراض کئے ہیں پہلا اعتراض مقسوم بہ کے شرف وفضل پر ہے جو تمام علماء سے اختلاف کرنیکا مرکز بحث ہے۔ فرماتے ہیں:

ولکن الغمۃ التی لم تنجل عنھم والمضیق الذی لم یخرجوا منہ ملوظنھم بکون القسم مشتملا علی تعظیم المقسم بہ لا محالہ وذلک ھو الظن الباطل الذی صار حجابا علی اقسام فھم القرآن ومنشأ للشبہات (المعان)

لیکن وہ اشتباہ جو علما سے دور نہ ہو سکا اور وہ تنگ کوچہ جس سے وہ باہر نہ نکل سکے، ان کا یہ عقیدہ ہے کہ مقسم بہ کے لئے عظمت ضروری ہے اور یہ ایسا باطل خیال ہے جو قرآنی قسموں کے سمجھنے میں حجاب بن گیا۔ اور سارے شبہوں کا منشا ہو گیا۔

پھر آپ نے قسم کی تاریخ پر روشنی ڈال کر ثابت کرنے کی سعی کی ہے کہ قسم کی ایجاد قول و قرار کی تاکید، استحکام اور خبر کو کذب بیانی سے پاک کرنے اور جزم و قطع پیدا کرنے کے لئے ہوئی ہے، پھر مزید تاکید و جزم کے لئے قسم کیلئے مقسم بہ کا اضافہ ہوا، جو شاہد ہونے کی حیثیت سے لفظ قسم کے علاوہ جزم و استحکام کا فائدہ دینے لگا۔ ورنہ اصل مقصود کے سلسلہ میں فقط قسم کا لفظ کافی ہے پھر بہت زیادہ تاکید کی حاجت پڑی تو معظم و مکرم شئی کو قسم کے ساتھ ملا کر قسمیں کھائی جانے لگیں، حتیٰ کہ معبود مقدس تک نوبت پہونچی اور بالآخر اس کی کثرت نے اشتباہ ڈالدیا اور یہ خیال پیدا کر دیا کہ مقسم بہ کے لوازم میں سے شرف اور اکرام ہے اور یہیں سے اقسام قرآنی کا صحیح مفہوم علماء کی آنکھوں سے اوجھل ہو گیا اور خواہ مخواہ کو انجیر و زیتون کی عظمت و شرافت ثابت کرنیکے پیچھے پڑ گئے، ورنہ بات صاف تھی کہ یہ مخلوقات جن کی قسمیں قرآن میں ہیں دلائل و شواہد ہیں ان کے لئے عظمت و شرافت ضروری نہیں۔ ہاں انھیں دلالت و شہادت کی کیفیت سے متکیف ہونا چاہئے اور ظاہر ہے کہ کائنات عالم کی چھوٹی بڑی ہر چیز اپنے حدوث اور اوصاف متغیرہ کے اعتبار سے خدا کی ذات و وحدت اور قدرت و اختیار پر روشن دلیل و شاہد ہے۔

اس میں شک نہیں کہ پروفیسر مرحوم نے اس مضمون کی عرب و غیر عرب کے واقعات و حکایات اور اشعار و اقوال سے ایک سچی تصویر سامنے رکھنے کی سعی کی ہے، مگر حق یہ ہے کہ علماء کو جن گتھیوں نے مقسم بہ کی عظمت و شرافت میں الجھایا ہے، ان کے سلجھانے کی طرف پوری توجہ سے کام نہیں لیا، بیشک لفظ قسم کے لغوی معنی قطع و فصل کے ہیں۔ (۱) لیکن جب محاورہ میں عہد و قرار اور اخبار کے استحکام و جزم کے معنی میں مستعمل ہو گیا تو کیا اس کا وہی سلسلہ ہے جو پروفیسر صاحب نے پیش کیا ہے یا برعکس یعنی معظمات امور کی قسم کی ایجاد ہوئی اور اس عروج سے نزول کی طرف رخ ہوتے ہوتے فقط لفظ قسم پر آکر مقصور ہو گیا۔ اور وہی ذہنیت جو معظم امور کی قسم کھانے سے پیدا ہوئی تھی فقط لفظ قسم بھی اپنا کام کرنے لگا، بلکہ یہی شکل عقلی طور سے مطبوع خاطر معلوم ہوتی ہے کیونکہ ابتداً محض قسم ہے" کے لفظ میں کون سی محرکاری دھری ہے کہ جس سے عہد کی استواری اور خبر کی صداقت کا اثر لوگوں کے دل و دماغ پر ہونے لگا، بلکہ جب معظم امور کی وابستگی کی وجہ سے ابتداً قسم کی عظمت ذہنوں پر چھانے لگی ہو تو البتہ فقط قسم کا لفظ یہ اثر ڈال سکتا ہے۔

(۲) سورۂ واقعہ کے اواخر میں "وانہ لقسم لو تعلمون عظیم" مواقع نجوم کی قسم کو عظمت والی قسم بتا کر مخلوق کی عظمت کو مقسم بہ ہونے کی حیثیت سے واضح کر دیا ورنہ فقط لفظ قسم کی عظمت معلوم۔ رہا یہ فرق کہ مواقع نجوم کے معنی مغارب یا بروج تو شریف وعظیم ہیں اور زیتون جس کو قرآن مبارک وبابرکت کہے وہ عظیم نہیں۔ حیرت انگیز فرق ہے۔ اور تعجب ہے کہ پروفیسر صاحب کے سامنے جب یہ آیت آتی ہے تو فرماتے ہیں کہ یہاں قسم کی عظمت کا بیان ہے مقسم بہ کی عظمت کا نہیں۔

فلا اقسم بمواقع النجوم وانہ لقسم لو تعلمون عظیم۔ ای ازفیہا دلالۃ عظیمۃ وشہادۃ کبیرۃ فصرح بعظمۃ القسم لا بعظمۃ المقسم بہ (اتحاف ۴۲۳)	یعنی مواقع نجوم کی قسم میں عظیم دلالت اور بڑی شہادت ہے پس قسم کی عظمت کی تصریح ہے نہ کہ مقسم بہ کی عظمت کی۔

دلالت کی عظمت بغیر عظمت دلیل ایک جدید ادبی منطق ہے۔ دیکھو دنیائے ادب کی ایک بڑی ہستی علامہ زمخشری اسی آیت کو مقسم بہ کی تعظیم پر دلیل قرار دیتی ہے:

انہ لا یقسم بالشی الا اعظاما لہ یدلک علیہ قولہ تعالیٰ فلا اقسم بمواقع النجوم وانہ لقسم لو تعلمون عظیم۔ (تفسیر سورۂ قیامہ زمخشری)

( ) سرخ نشان

مدت خریداری ختم ہونے کی علامت ہے

اگر آپ کے اس ماہ کے رسالہ میں سرخ نشان بنا ہوا ہے تو سمجھ لیجئے کہ آپ کا چندہ اسی ماہ شعبان المعظم کے ساتھ ختم ہو گیا۔

لہٰذا۔ آپ سے درخواست ہے کہ اپنا چندہ مبلغ دو روپئے ۱۵ رمضان المبارک تک بذریعہ منی آرڈر عنایت فرما کر شکر گذاری کا موقع دیں۔ اور اپنے رسالہ کی سرپرستی کا سلسلہ جاری رکھیں۔

(ناظم ماہنامہ دارالعلوم)

اخلاق وملکات انسانی کا حقیقی سرچشمہ

(از حضرت مولانا سید محمد میاں صاحب فاضل دیوبند ناظم اعلیٰ جمعیۃ علمائے ہند آگرہ)

انسان ہر ایک چیز کو پہچاننے کی کوشش کرتا ہے۔ مگر افسوس وہ اپنے ادراک کی طرف توجہ نہیں کرتا "خود"... کا ادراک۔ خدا کی معرفت کا آئینہ ہے۔ بشرطیکہ وہ اس "آئینہ حقیقت نما" میں اپنی حقیقت کے خدوخال کا معائنہ کرنا چاہے

وفی الارض آیات للموقنین وفی انفسکم افلا تبصرون	زمین میں آیات اور بین دلائل ہیں اہل ایمان و اہل ایقان کے لئے اور خود تمہارے نفوس میں کیا تم دیکھتے نہیں۔

اگر کوئی قانون مقنن کے بغیر کوئی نظام ناظم کے بدون وجود میں آسکتا۔ تو خدا اور خدائی کے قصہ سے ہم بھی نجات پاجاتے مگر یہ کیسے ممکن ہے؟

ہماری دنیا۔ نظام شمسی کا گویا ڈومینین ہے۔ آفتاب اس کا شہنشاہ ہے۔ وہ سیکڑوں قسم کے جود وعطا سے اسکو نوازتا ہے۔ اس کا سارا عنصری نظام اس شہنشاہ کی ذات سے وابستہ ہے۔

مگر یہ شہنشاہ ایسا مجبور کہ جس منٹ میں جس خطۂ ارضی پر اس نے یکم جنوری ۱۹۴۱ء کو اپنی پہلی کرن ڈالی تھی۔ ایک ہزار سال بعد ۲۹۴۱ء میں بھی اس خطہ پر اسی منٹ اور اسی سکنڈ میں شعاع ڈالنے پر مجبور ہے۔

گذشتہ تیرہ سو برس میں ہندوستانی بادشاہوں میں اکبر بادشاہ سے زیادہ کوئی بادشاہ عقل پرست نہیں گذرا اس کے عقل وتدبر اور فہم وفراست میں کس کو کلام ہوسکتا ہے۔ ناخواندہ تھا مگر ایسی حکومت قائم کرگیا جو سیکڑوں برس تک ہلائے نہ ہل سکی۔

اس کی جہانبانی کی اعلیٰ قابلیت پر آج بھی اس کا بنایا ہوا "آئین" شہادت دے رہا ہے۔

اس نے مذہبیات کو تقلیدات کہکر انکا خوب خوب مذاق اڑایا۔ لیکن تاریخ کی روشنی میں جب دنیا صبح کی وقت اسی شہنشاہ کو آفتاب کے سامنے ڈنڈوت کرتا ہوا اور اس کے ایک ہزار ناموں کی مالا جپتا ہوا دیکھتی ہے تو پندار عقل کے فریب خوردہ اکبر پر قہقہہ لگا کر ہنستی ہے۔

دنیا اکبر کے زمانہ میں بھی بہت کچھ آگے بڑھ چکی تھی۔ اس سے کئی ہزار برس پیشتر جبکہ تمدن کا سنگ بنیاد رکھا جارہا تھا ایک برگزیدہ بندہ اسی دنیا کے ایک گوشہ میں آغاز شباب کی نشاط آفریں راتیں گذار رہا تھا۔ دفعۃً ایک سوال نے اس کو غور وخوض پر مجبور کردیا۔ وہ اپنی معرفت کا سوال تھا۔ تفکر کے پہلے ہی لمحہ میں اس نتیجہ پر وہ بآسانی پہونچ گیا کہ میں "خود" نہیں لامحالہ میرا کوئی خالق ہے لیکن خالق کی تعیین وتشخیص میں اس کو بہت زیادہ سوچنا پڑا۔

اس نے نظر آ سکنے والے مادی نظام کی ہر چیز کو دیکھکر یہ سوال سامنے رکھا کہ کیا یہ میرا رب ہے۔؟ اس نے تاروں کو دیکھا۔ چاند پر نظر ڈالی۔ لیکن ہر ایک کے زوال وانحطاط۔ کمی بیشی کو دیکھکر وہ مایوس ہوتا گیا۔ آخر میں اس نے آفتاب کو نہایت امید بھری نگاہ سے دیکھا۔

کامیابی کے توہم پر اس کو دفعۃً اتنی مسرت ہوئی کہ وہ بے ساختہ پکار اٹھا۔

هذا ربی - هذا اکبر	یہ ہے میرا رب - یہ سب سے بڑا ہے۔

لیکن چند گھنٹوں کے بعد جب اس نے اسی سب سے بڑے اور سب سے روشن جرم کو مجرموں کی طرح زرد رو ہو کر دامن مغرب میں منہ چھپاتے دیکھا تو اس نے کائنات عالم کی تمام جاذب توجہ چیزوں سے منہ موڑ کر اعلان کر دیا۔

انی وجهت وجهی للذی فطر السموات والارض حنیفاً۔	ہر ایک سے ہٹ کر میں صرف اسی ذات کی طرف اپنا رخ پھیرتا ہوں جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا۔

اور پھر اس نے طے کر لیا۔

ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین۔	میری نماز میری قربانیاں میری زندگی اور میری موت اللہ رب العالمین کے لئے ہے

یہ سوچنے والا کون تھا۔ ابراہیم خلیل اللہ۔ خدا کا رسول اور بعد میں آنے والے ہزاروں نبیوں کا باپ۔ جس کے نصب کئے ہوئے سنگ بنیاد پر ملت اسلامیہ کی تعمیر ہوئی۔

ملۃ ابیکم ابراهیم هو سمٰکم المسلمین	تمہارے باپ ابراہیم کی ملت ہے جس نے تمہارا نام مسلمان رکھا۔

ایک پیچیدہ سوال ہے۔ "ہم کیوں مسلمان ہوئے"۔

اگر چند مادی عناصر کے مجموعہ کا نام ہی انسان ہوتا تو جواب آسان تھا۔

ایک پودا تدریجی نشوونما کے بعد درخت بن جاتا ہے۔ سرسبزی اور شادابی کی مدت گذار کر سوکھ جاتا ہے۔ پھر بوسیدہ ہو کر گل جاتا ہے۔ اس کے اجزاء منتشر ہو جاتے ہیں اور کسی آنے والے وجود کا جزو بن جاتے ہیں۔ یہی اس کی زندگی ہے اور یہی اس کی موت۔ ہم بھی اپنے انجام کو اسی پر قیاس کر لیتے۔ اگر ہمارے اندر کچھ ایسی چیزیں نہ پائی جاتیں جو مادی عناصر سے بالا ہیں۔

عقل، ارادہ، علم، کلام، وغیرہ اوصاف نے ہمیں دنیا کی ہر ایک چیز سے ممتاز کر دیا ہے۔

عدل۔ شجاعت، رحم، کرم، تواضع، غضب، بخل۔ جبن۔ وغیرہ وہ اخلاق ہیں جنکے وجود ہی پیکر کو انسان کہا جاتا ہے اگر غضب کے وقت بدن میں حرارت۔ مزاج میں حدت۔ آنکھوں میں آتشیں سرخی۔ اعضاء میں چستی نہ پیدا ہو جاتی۔ منہ سے کف نہ خارج ہوتے۔ گردن کی رگیں نہ پھول جاتیں۔

رحم کے وقت۔ طبیعت میں رقت۔ چہرے پر مخصوص آثار عطوفت۔ اعضا میں غیر معمولی کیفیت نہ پیدا ہو جاتی اسی طرح اگر ایک شخص کے چہرے بشرے اور اس کے خدوخال سے اس کے بہادر یا بزدل غبی یا ذکی۔ رحمدل یا سنگدل۔ یا اخلاق یا تند خو۔ بلند حوصلہ یا پست ہمت۔ وغیرہ وغیرہ اوصاف کا اندازہ نہ لگایا جا سکتا۔ تو ہم کہہ سکتے تھے کہ یہ تمام چیزیں۔ وہمی اور خیالی ہیں۔ حقیقت انسان یا انسانیت سے ان کا واقعی اور نفس الامری تعلق کچھ نہیں لیکن جب کہ گالی سے اشتعال اور تعریف سے لطف وکرم کے قویٰ میں انبساط پیدا ہو جاتا ہے۔

دشمن کو دیکھ کر شجاعت وبسالت یا غضب وتہور کا جوہر ہیجان پذیر ہو جاتا ہے۔ حتیٰ کہ تمام دنیا اور دنیا کی ہر ایک محبوب چیز انتہا یہ کہ خود اپنی جان کی محبت کو بھی نظر انداز کر دیتا ہے۔

مختصر یہ کہ جب اخلاق واوصاف کا مدو جزر ہم خود اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرتے ہیں۔ تو لا محالہ ہم مجبور ہیں کہ اخلاق کے لئے واقعی اور حقیقی قویٰ اور ملکات تسلیم کریں۔

مادی عناصر کی طاقت زیادہ ہے یا اخلاقی قویٰ اور باطنی ملکات کی؟

ہم نے دیکھا۔ اور بارہا دیکھا کہ مضبوط اور قوی دست وپا۔ طویل اور فربہ جسم۔ چوڑا چکلا بدن۔ کسی باطنی قوت کے پوشیدہ اشاروں پر غلاموں بلکہ مشین کے پرزوں کی طرح حرکت کرتا ہے۔ جسقدر قوی ہیکل۔ مضبوط اور تنومند ہوتا ہے۔ اتنا ہی قوت غضبیہ کے سامنے عاجز اور کمزور ہو جاتا ہے۔ پھر اسی طرح اگر کسی وقت کسی عاجز وبے کس کی بڑی پر اس کی قوت رحم میں جوش پیدا ہوتا ہے تو پتھر کو ریزہ ریزہ کر دینے والا اور فولاد کو موم کر دینے والا جسم۔ پانی سے زیادہ رقیق بن جاتا ہے۔ بہرحال باطنی قوت اور اوصاف واخلاق کی طاقت ایسی بیّن چیز ہے کہ اس کے اثبات کے لئے دلائل کا پیش کرنا۔ آئینہ شکستہ سے رونمائی آفتاب کے مشابہ ہے۔

تلاش سرچشمہ ۔ دنیا کی کوئی چیز جو انفرادی طور سے ہمارے سامنے آتی ہے۔ اپنا سرچشمہ ضرور رکھتی ہے۔

سائنس کا تمام مدار اسی مسلمہ اصول پر ہے۔ وہ ہر ایک چیز کے اجزاء تلاش کر کے ان کا سرچشمہ تلاش کرتی ہے پھر ان کے خواص اور اثرات دریافت کر کے وہ ایجادات دنیا کے سامنے پیش کرتی ہے جنکو انسانی تاریخ کی چشم ماضی نگر نے بھی کبھی نہیں دیکھا تھا۔

یہ اوصاف واخلاق جنکے قوے اور ملکات کا ذکر کیا گیا۔ کیا ان کا بھی کوئی سرچشمہ ہے؟

ممکن ہے ہماری سوسائٹی اس سوال کا جواب نفی میں دے۔ مگر میں اجازت چاہتا ہوں کہ انسانی سوسائٹی کی ایک مضحکہ انگیز عادت پر مطلع کر دوں۔

انسانی سوسائٹی، اس اعتراف کے باوجود کہ اس کی عقل ابھی تک تمام چیزوں کی حقیقت نہیں دریافت کر سکی۔ ہمیشہ اس چیز کے وجود سے انکار کرتی رہی ہے جو اس کی عقل سے بالا ہو۔

"فضاء آسمانی میں انسان کسی صورت سے پرواز کرسکتا ہے؟"

مسلمہ طور پر اس کو افسانہ پرور تخیل مانا جاتا تھا!

ہمارے وطن مشترک کا مشترک بادشاہ "اکبر" جس نے اپنی عقل کے زور سے مذاہب میں بھی اشتراک پیدا کرکے "دین الٰہی" کی بنیاد رکھی تھی۔

مرکز ثقل کی جانب ہر چیز کی کشش" کے فلسفی مسئلہ کی اتباع کرتے ہوئے وہ عرش مملکت پر کھڑا ہوکر ایک ٹانگ اُٹھا کر کہا کرتا تھا کہ جب تک اس ٹانگ کو دوبارہ نیچے نہ رکھا جائے۔ دوسری ٹانگ کا اٹھانا ناممکن ہے تو کیسے ہوسکتا ہے کہ نبی آخرالزماں۔ باسمہ تن وتوش براق پر سوار ہوکر فضاء آسمانی اور آسمانوں کی سیر کرآئے ہوں۔ کاش اسے معلوم ہوتا کہ صرف تین سو برس بعد برق واسٹیم کا وہ معجزہ دنیا دیکھے گی جسکو عہد اکبری میں محال بتایا جارہا ہے۔

اس وقت اگر کوئی پیشین گوئی کرتا کہ بحری اور بری جنگ کی طرح دنیا فضائی جنگ کے عذاب میں بھی مبتلا ہوگی۔ اور ایک دو سیر نہیں بلکہ ہزاروں ٹن کے گولے اور ہزاروں فوجی دستے تیاروں میں لادکر فضاء آسمانی میں پہونچائے جایا کریں گے تو کیا اس وقت کا کوئی روشن دماغ، تمدن پسند، مہذب انسان اُس کی تصدیق کرسکتا تھا یا دش بخیر۔ فلسفہ یونان کا معلم اول ارسطاطالیس یہی کہتا رہا کہ الفاظ اور کلمات صرف حلق اور زبان کے چند ضغطوں (جھٹکوں) کا اثر ہے۔ خارج اور نفس الامر میں مستقل طور پر ان کا کوئی وجود نہیں۔ یہ کلمات ادائیگی کے ساتھ ساتھ فنا ہوجاتے ہیں۔

لیکن اس کو یہ معلوم نہ تھا کہ انھیں فنا ہونے والے کلمات کا ریکارڈ تیار کیا جایا کریگا۔ جو غیر معین مدت کے لئے فانی کو باقی بنا دیا کرے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

سبحان اللہ والحمد للہ یملآن ما بین السماء والارض | سبحان اللہ اور الحمد للہ تمام فضا کو پر کردیتے ہیں۔

عقل پرستوں کے نزدیک یہ ایک شاعرانہ تمثیل تھی لیکن موجودہ دنیا کا ہر ایک بچہ ہر وقت دیکھتا ہے کہ جو لفظ کسی ریڈیو اسٹیشن پر زبان سے ادا ہوتا ہے تمام فضاء آسمانی میں پھیل جاتا ہے۔ جہاں چاہو اسکو سن سکتے ہو تحقیقات جدیدہ کے ماہرین کا فیصلہ ہے کہ آج تک جتنے کلمات وجود پذیر ہوئے وہ فضا میں موجود ہیں سوسائٹی ایک اور مضحکہ انگیز حرکت کی عادی ہے۔

جب کبھی الہامی زبان نے حقیقت انسان پر روشنی ڈالتے ہوئے اس کو متنبہ کیا۔

وما اُوتیتم من العلم الا قلیلا | تمہیں بہت تھوڑا سا علم دیا گیا ہے۔

پند اور عقل نے اس کو بغاوت پر۔ اور قائل کی توہین وتذلیل پر آمادہ کر دیا۔ لیکن علم کامل کے دعوے کے ساتھ جب بھی اس کے سامنے کوئی عجیب چیز آئی اُسی کے سامنے جبہ سائی شروع کر دی۔

تاریخ انسان پر نظر ڈالو۔ کوئی دور بھی ایسا نہیں ملے گا جس میں انسان کے اونچے طبقہ نے خود کو وحشی یا غیر مہذب قرار دیا ہو۔

پھر غور کرو۔ پانی۔ ہوا۔ آگ۔ تارے۔ آفتاب۔ حتیٰ کہ اوہام وخیالات۔ غرض کونسی چیز ہے جس کی بارگاہ پر یکے بعد دیگرے یورپ اور ایشیا کی بڑی سے بڑی قوموں کی گردنیں نہیں جھکیں۔

مختصر یہ کہ جس وقت جس چیز کا تسلط دیکھا گیا۔ سوسائٹی نے اسی کے سامنے گردن خم کر دی۔ اور تمام عالم کی پوشیدہ قوتوں کو اُسی میں منحصر مان لیا۔

آج برق اور اسٹیم کا تسلط ہے۔ اونچے سے اونچا ذہن اور دقیق سے دقیق فکر انھیں کا گرویدہ بنا ہوا ہے حتیٰ کہ اگر کسی وقت خدا کو بھی کسی حد تک دیکھنا چاہتا ہے تو انرجی۔ الیکٹرن۔ وغیرہ غرض اسی سلسلہ کے چشمہ سے مگر کیا ادراک اور تحقیق اپنی انتہا کو پہونچ چکی۔؟

کیا ہمیں حق ہے کہ الہامی الفاظ میں تنبیہ کر دیں۔

وما اوتیتم من العلم الا قلیلا	تمہیں تھوڑا سا علم دیا گیا ہے۔

بہرحال یہ اخلاق اور اوصاف اور ان کے ملکات اور قویٰ۔ اپنے لئے سرچشمہ ضرور رکھتے ہیں۔ دنیا کے ہر ایک مذہب نے مادیات اور محسوسات کے ماوراء کچھ اور حقیقتیں تسلیم کی ہیں اور انھیں کو ان اخلاق وملکات کا سرچشمہ قرار دیا ہے۔ وہ چیزیں کیا ہیں۔ اُن کی حقیقت کیا ہے۔

ہمارے سامنے۔ فرشتہ۔ شیطان۔ روح۔ دوزخ۔ جنت۔ وغیرہ کے الفاظ آتے ہیں۔

اجمالی طور پر دنیا کے تمام مذہبوں نے ان حقیقتوں کو تسلیم کیا ہے۔ اگرچہ ان کی تعریف اور تفسیر میں بسا اوقات وہ اختلاف ہو گیا ہے جو گمراہی۔ کفر۔ اور شرک کا سبب بن گیا۔ ہم آجتک اپنی حقیقت۔ اپنے دماغ۔ حافظہ عقل۔ فکر وغیرہ کی حقیقت اور معرفت سے قاصر ہیں اور رات دن بلکہ ہر لمحہ اور ہر ایک آن میں ان چیزوں سے کام لینے کے باوجود کسی ایک کی حقیقت پر عقلاء دنیا اتفاق نہیں کر سکے۔

روح۔ چند فریب خوردگان عقل ترجمان حقیقت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے حقیقت روح کے متعلق سوال کیا۔ فاطر ہستی کا جواب نازل ہوا۔

قل الروح من امر ربی۔ وما اوتیتم من العلم الا قلیلا (قرآن حکیم)	کہدو۔ روح میرے پروردگار کے سلسلہ امر کی ایک چیز ہے۔ تم اس کی حقیقت سمجھنے سے قاصر ہو۔ کیونکہ تمہیں (نوع انسان) کو تھوڑا سا علم دیا گیا ہے

آفتاب جیسی نمایاں چیز کو ہم ٹکٹکی باندھ کر نہیں دیکھ سکتے۔ ایک خاص استعداد حاصل کئے بغیر ہم انگریزی نہیں سمجھ سکتے۔ عہد طفولیت میں دور شباب کی امنگوں سے ناآشنا ہوتے ہیں۔ اور انتہائی قرب کے باوجود صنف نازک کے انفعالی جذبات کی صحیح واقفیت نہیں حاصل کر سکتے۔ تو کیا تعجب ہے کہ کثافت مادہ کی دلدل میں جب تک ہم پھنسے ہوئے ہیں، روح جیسی لطیف چیزوں سے کوئی خاص تعارف نہ حاصل کر سکیں اور یہ تعارف اسی وقت حاصل ہو جب کثافت کی تہ بتہ تاریکیوں سے ایک نجات دہندہ یعنی موت کے ذریعہ سے نجات پاکر اس اسٹیج پر پہونچ جائیں کہ موجود ہوتے ہوئے ماورا محسوسات ہو جائیں۔ یا ہم قفس مادہ کی ان تیلیوں میں رہتے ہوئے ہی وہ لطافت حاصل کریں جو ماورا محسوسات سے ہمارا قریبی تعلق قائم کر دے۔

قوت ملکات۔ تجربہ ہے کہ لطیف میں کثیف سے زیادہ طاقت ہوتی ہے۔ نیز جیسے جیسے لطافت بڑھتی رہتی ہے نظروں سے غیبوبت ہوتی رہتی ہے۔ اور قوت میں اضافہ۔ باد صبا کے ہم کس قدر دلدادہ ہیں۔ بدن کو لگتی ہے اسقدر کثافت کے باوجود آجتک نظر نہیں آئی۔ اسی طرح گل اور عطر گل کا تفاوت ظاہر ہے۔ مگر ہم غیروں کے قصہ کو چھوڑ کر خود اپنے اوپر نظر ڈالیں۔ بدن کی تمام مادی طاقتوں میں بظاہر قوت بصارت سب سے زیادہ لطیف ہے ان دو آنکھوں کے بیچ میں کوئی فوٹو کا کیمرہ ہے جو کم سے کم وقت میں لاکھوں کا یکے بعد دیگرے فوٹو لیتا رہتا ہے اور فوراً اس کا چربہ دماغ میں پہونچا کر پردہ بصارت سے محو کرتا رہتا ہے۔ یا کوئی نور ان آنکھوں سے نکلتا ہے جسکا دائرہ بڑھتا رہتا ہے۔ غرض جو صورت بھی ہو اس سے بحث نہیں۔

قابل التفات یہ ہے کہ اس لطیف ترین جزو بدن کی طاقت کس قدر بے پناہ ہے کہ ایک سیکنڈ کے معمولی حصہ میں اگر گردن گھوما کر ایک لاکھ چیزوں کو دیکھا جائے تو ہر ایک کا نقش حاصل کر کے اس کو دماغ میں پہونچا دیگا اور ذرا سی تھکن بھی محسوس نہ کریگا۔

سائنس جدید نے خرمن ترقی کو نذر برق اسی لئے کیا کہ اس کی زنبیل میں کوئی چیز اس کے برابر قوی نہیں کیونکہ اس کے برابر کوئی چیز لطیف نہیں۔

حضرت حق جل مجدہٗ۔ نظر کیوں نہیں آتے خود صاحب حجاب نے اس کا جواب دیدیا۔

لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار وھو اللطیف الخبیر (قرآن حکیم)	(حواس انسانی میں سب سے زیادہ لطیف اور قوی حاسہ یعنی بصارتیں اسکا ادراک نہیں کر سکتیں حالانکہ وہ انکا ادراک کئے ہوئے ہے، وجہ یہ ہے) کہ وہ بہت ہی لطیف ہے اور باخبر۔

آئینہ کے دوسرے حصہ نے نظر نہ آسکنے کی وجہ اور پہلے حصہ نے اسکی لاتعداد طاقت کیطرف اشارہ کر دیا۔

اس مختصر سی تمہید کے بعد اندازہ کرو کہ روح۔ فرشتہ۔ جن۔ وغیرہ یا انسان کے اخلاق اور اس کے باطنی ملکات جو انسان کا جزو بدن ہیں کس قدر زیادہ قوی ہوں گے۔

کرامتوں اور معجزات کا ہم انکار کرتے رہتے ہیں۔ لیکن اگر ان باطنی قوتوں پر کنٹرول کرنے کا طریقہ ہمیں معلوم ہو جائے تو وجود کرامت۔ ایسا ہی بیّن اور نمایاں امر ہوگا جیسے برق وایٹم کے سیکڑوں حیرت انگیز کرشمے۔ ہمارے لئے بالکل بدیہی ہیں۔

ماوراء محسوسات کا نظام - یہ نظام شمسی جسکا دائرہ محسوسات تک محدود ہے۔ ایسا مستحکم۔ ایسا عجیب اور اسقدر حقائق پر حاوی ہے کہ ہزاروں برس ہو گئے مگر اب تک اس میں کوئی فرق نہیں آیا۔ فہم وفراست۔ عقل ودانش کے سیکڑوں آفتاب طلوع ہوئے۔ کمالات کے نصف النہار پر پہونچے اور پھر غروب ہو گئے۔ مگر اس نظام کی حقیقت کو نہ دریافت کر سکے۔ جیسے جیسے ادراک حقیقت کے لئے انھوں نے جد وجہد کی حیرت میں اضافہ ہی ہوتا رہا۔ پشتہا پشت کی تحقیقات کا ذخیرہ ترکہ میں ہمیں ملا ہے۔ اسپر ہم نے بھی بہت کچھ اضافہ کیا۔ مگر اس نظام کی حقیقت کا ادراک۔ اُس سے بہت زیادہ قیمت کا مطالبہ کر رہا ہے۔

کیا نسلِ انسانی اس قیمت کو کسی وقت ادا کر سکے گی؟

بہر حال جس فاطر ہستی نے نیست کو ہست سے بدلکر مادیات جیسی کمزور چیز کے لئے ایسا عجیب وغریب مستحکم اور مضبوط نظام قائم کر دیا۔ کیا اس نے ملکات۔ روحانیات۔ اور ماوراء محسوسات کے لئے کوئی نظام نہیں قائم کیا ہوگا۔ خالق ذوالجلال کا بیان ہے۔

انا کل شیء خلقناہ بقدر	بیشک ہم نے ہر چیز کو اندازہ سے پیدا کیا ہے۔

اس کی ہدایت ہے۔

سبح اسم ربک الاعلی الذی خلق فسوی والذی قدر فھدی۔	اپنے اس برتر پروردگار کی پاکی اور برتری کو تسلیم وبیان کرو جسنے پیدائش عطا فرما کر اعتدال اور (اجزاء میں) مناسبت ومساوات عطا فرمائی جسنے ہر چیز کا اندازہ ونظام قائم فرما کر خاص پروگرام ونظام پر چلنے کی ہدایت فرمائی۔

تم اگر عقلمند ہو۔ اور عقل ودانش کے تقاضے کو صحیح طور پر ادا کرنا چاہتے ہو۔ یعنی اپنی حقیقت مقصود آفرینش نصب العین حیات۔ پر غور کرتے ہوئے کسی بہتر نتیجہ کے لئے غور وفکر کو کام میں لانا چاہتے ہو تو یہی نظام جس کو تم نظام شمسی کہہ رہے ہو۔ ہر ایک بالا سے بالا حقیقت کے لئے اور ہر ایک معرفت اور ادراک کے لئے بہترین آیت بہترین رہبر اور بہترین شاہکار بن سکتا ہے۔

(اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ سے فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ تک آل عمران)

(ترجمہ) بلاشبہ آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں۔ رات اور دن کی گردش میں اہل عقل کے لئے آئتیں ہیں۔

نمبر شمار	نمبر رسید بخشش	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید بخشش	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۸۷۷	۱۰۱۶۲	شیخ چھیدا عمر بخش صاحب کرتپور بجنور	۱۰/-	زکوٰۃ	۹۰۶	۱۰۳۰۶	شیخ محمد اکرم صاحب گھیانہ	۵/-	عطاء بہی خواہ
۸۷۸	۱۰۱۶۳	عبدالرزاق صاحب شیخ مومن سنسارپور کبری بجنور	۵/-	عطاء	۹۰۷	۱۰۳۱۳	مہتر پیر بخش صاحب محلہ سیوان والا "	۵/-	"
۸۷۹	۱۰۱۶۴	حکیم حافظ حفیظ اللہ صاحب بنارس	۵/-	زکوٰۃ	۹۰۸	۱۰۳۱۹	شیخ میاں امیر الدین صاحب "	۵/-	"
۸۸۰	۱۰۱۶۵	محمد اسمٰعیل صاحب کلاتھ مرچنٹ "	۵/-	"	۹۰۹	۱۰۳۲۳	منظور احمد صاحب قانونگو "	۱/۲۵	"
۸۸۱	۱۰۱۶۸	مولانا محمد حسین صاحب ذریعہ مولوی محمد حسن صاحب جھنگ	۱/-	عطاء بہی خواہ	۹۱۰	۱۰۳۲۴	ملک اللہ دتہ صاحب گارڈ جھنگ "	۱/-	"
۸۸۲	۱۰۱۷۰	نذیر احمد خانصاحب جوڈیشل آفیسر سیہور بھوپال	۵/-	"	۹۱۱	۱۰۳۳۵	محمد بخش و اللہ بخش صاحبان "	۵/-	"
۸۸۳	۱۰۱۷۱	حکیم مقصود علیخاں صاحب افضل گنج حیدرآباد دکن	۵/-	قرض طلبہ	۹۱۲	۱۰۳۳۶	ماسٹر محمد حسین صاحب "	۵/-	"
۸۸۴	۱۰۱۷۲	ملک عبدالرحمٰن صاحب سینیر اوکیئر فرنگ لاہور	۵/-	وظیفہ حسنہ	۹۱۳	۱۰۳۳۲	حاجی میاں سلطان دربام صاحب "	۱/-	"
۸۸۵	۱۰۱۷۳	رشید الرحمٰن صاحب ریونیو آفیسر بجنور	۱/-	رسالہ	۹۱۴	۱۰۳۳۸	میاں اللہ دین صاحب "	۵/-	زکوٰۃ
۸۸۶	۱۰۱۷۵	سردار محمد صاحب گورنمنٹ کالج لاہور	۵/-	قرض طلبہ	۹۱۵	۱۰۳۴۰	میاں اللہ بخش صاحب "	۵/-	عطاء
۸۸۷	۱۰۱۷۸	مستری امام بخش صاحب گھیانہ	۵/-	عطاء بہی خواہ	۹۱۶	۱۰۳۴۱	ماسٹر مولانا اللہ دتا صاحب "	۸/-	"
۸۸۸	۱۰۱۸۳	شیخ گل محمد صاحب وکیل "	۵/-	"	۹۱۷	۱۰۳۴۳	مولانا حافظ احمد شاہ صاحب سرگودھا	۱/-	"
۸۸۹	۱۰۱۸۴	رویل ٹریڈنگ کمپنی ۵۰-۵۶ بمبئی ۳	۵/-	عطاء	۹۱۸	۱۰۳۴۴	میاں محمد حسین صاحب محلہ ہنڈی گھیانہ	۱/-	"
۸۹۰	۱۰۱۸۵	اشتیاق علیصاحب انیس جدید فتح گڑھ	۵/-	قرض طلبہ	۹۱۹	۱۰۳۴۵	شیخ محمد حسین صاحب بڈھے والا "	۵/-	"
۸۹۱	۱۰۱۸۶	شیخ مشتاق احمد و حبیب احمد صاحبان معرفت حافظ محمد یوسف صاحب سہارنپور	۵/-	زکوٰۃ	۹۲۰	۱۰۳۴۸	حاجی محمد حسین صاحب کلرک "	۵/-	"
۸۹۲	۱۰۱۸۸	محمد اسحاق صاحب ٹمریور نواکھالی	۵/-	قرض طلبہ	۹۲۱	۱۰۳۴۹	شیخ چراغ علیصاحب منیجر "	۱/-	"
۸۹۳	۱۰۱۸۹	کریم الدین بدرالدین صاحبان کھاتولی مظفرنگر	۵/-	"	۹۲۲	۱۰۳۵۲	شیخ اللہ دیا صاحب تاجر سوت "	۱/۲۵	"
۸۹۴	۱۰۱۹۰	عبدالرزاق صاحب تیس ہزاری دہلی	۵/-	"	۹۲۳	۱۰۳۵۳	ڈاکٹر محمد حسین صاحب سکنہ لاہور مقیم "	۵/-	"
۸۹۵	۱۰۱۹۱	فاضل طب محمد عبداللہ صاحب امرتسر	۱/-	زکوٰۃ	۹۲۴	۱۰۳۵۵	میاں شیخ خدا بخش صاحب سوداگر "	۱/-	"
۸۹۶	۱۰۱۹۲	مولوی محمد چراغ صاحب صدر مدرس گوجرانوالہ	۱۰/-	"	۹۲۵	۱۰۳۶۱	حاجی محمد دین صاحب ذریعہ حاجی فضل دین صاحب دہلی	۱/-	زکوٰۃ
۸۹۷	۱۰۱۹۳	مولانا محمد جلیل صاحب " "	۵/-	قرض طلبہ	۹۲۶	۱۰۳۶۲	حاجی رحیم الدین و ممتاز الدین صاحبان بلیماران "	۵/-	"
۸۹۸	۱۰۱۹۴	منشی محمد حنیف صاحب نیندڑو بجنور	۵/-	زکوٰۃ	۹۲۷	۱۰۳۶۳	شیخ نصیر الدین صاحب " "	۵/-	"
۸۹۹	۱۰۱۹۵	امام الدین صاحب کانسٹبل کراچی	۱۰/-	"	۹۲۸	۱۰۳۶۴	معرفت " منجانب والدہ امت القدیر "	۵/-	"
۹۰۰	۱۰۱۹۶	منشی سخاوت حسین صاحب سہنپور بجنور	۱/-	"	۹۲۹	۱۰۳۶۵	شیخ محمد ابراہیم صاحب سگرٹ والے "	۵/-	"
۹۰۱	۱۰۱۹۷	شیخ شمس الدین صاحب راج شاہی بنگال	۱/-	قرض طلبہ	۹۳۰	۱۰۳۶۶	حاجی محمد ابراہیم صاحب فتحپوری ذریعہ محمد اسمٰعیل صاحب	۱/-	"
۹۰۲	۱۰۱۹۸	ظہور الحسن صاحب محکمہ بندوبست مین پوری	۵/-	زکوٰۃ	۹۳۱	۱۰۳۶۷	حاجی شمس الحق صاحب تاجر "	۵/-	"
۹۰۳	۱۰۱۹۹	حکیم عبدالحی صاحب نیلا گنبد لاہور	۵/-	"	۹۳۲	۱۰۳۶۸	شیخ محمد احمد صاحب ذریعہ قاری محمد عثمان صاحب "	۱/-	"
۹۰۴	۱۰۲۰۰	شیخ عبدالکریم صاحب سیشن جج پشنر راجکوٹ	۱/-	قرض دار طلبہ	۹۳۳	۱۰۳۶۹	شیخ محمد اسحاق صاحب عطار "	۱/-	"
۹۰۵	۱۰۲۰۱	میاں عنایت صاحب گھیانہ	۵/-	عطاء بہی خواہ	۹۳۴	۱۰۳۷۰	شیخ عبدالخالق صاحب ولد شیخ محمد حفیظ صاحب "	۱/-	"

دن اور رات کے کس وقت میں غذا مفید ہے۔ کس وقت مضر۔ کس موسم میں کیا غذا مفید ہے اور کس موسم میں کونسی غذا مضرت رساں۔ وہ غذا کس طرح تیار کرنی چاہیئے۔ یہ اطباء بتلاتے ہیں۔ یا انسان کا وہ تجربہ جو ہزاروں سال کے عمل کے بعد پیدا ہوا اور اتنا عام ہوگیا کہ ہر شخص اس کو جانتا ہے۔

ابتداء عہد انسان میں کچے گیہوں۔ درختوں کے پتے اور پھل کھائے جاتے تھے۔ مگر آج یہ تمام چیزیں نقصان دہ ہیں کیونکہ موجودہ معاشرت نے انسانی اعضاء کو اس ابتدائی دور سے جو حیوانات سے زیادہ مشابہ تھا۔ خارج کرکے مدنیت اور تہذیب کے اونچے معیار پر پہونچا دیا ہے۔ جو شخص آج کچا غلہ کھائے۔ برہنہ رہے وہ مدنیت اور تہذیب کے حق میں بہت بڑا جرم کرتا ہے۔ وہ نوع انسان کی ہزارہا سال کی پیدا کردہ مدنیت کو تباہ کرنا چاہتا ہے۔

یکے بعد دیگرے انبیاء علیہم السلام نے دنیا میں تشریف لاکر اس کی روحانی استعداد میں اضافہ کیا۔ اور جیسے جیسے اس کی استعداد میں ترقی ہوتی رہی طریقہ عبادت میں ترمیم واصلاح کی جاتی رہی۔ بالآخر روحانی استعداد اس انتہا کو پہنچی جس سے اونچی استعداد متصور نہیں۔ یہاں اس کی روحانی تعلیم ختم کردی گئی۔ عقل انسان کی یہ کوتاہی ہے کہ محسوسات اور مادیات میں ترقی جو اس کے حوالہ تھی۔ وہ اس کو ابتک آخری حد تک نہیں پہونچا سکی۔

انبیاء علیہم السلام کا یہ کمال ہے کہ وہ اب سے ساڑھے تیرہ سو برس پیشتر اپنا کام ختم کرچکے۔ پوری دنیا کی تاریخ سامنے رکھو۔ اگر انصاف کی روشنی رہنمائی کررہی ہو تو یہی فیصلہ کرنا پڑے گا کہ عہد صحابہ روحانی ترقی کا آخری دور تھا اس کے بعد

حکماء اور فلاسفہ نے اخلاقیات کے متعلق جسقدر نظریات (تھیوریاں)[1] قائم کئے وہ سب نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم سے پیشتر کی ہیں۔ حضور کے بعد آجتک کوئی جدید تھیوری نہیں قائم ہوسکی۔ کبھی کبھی کوئی دماغی خبط میں مبتلا ہوتا ہے تو انھیں پرانی چیزوں کو الٹ پھیر کر دنیا کو دھوکا دینے لگتا ہے۔ سلسلہ روحانیت میں کوئی نئی چیز نہیں پیدا کرسکا۔ بلکہ حق تو یہ ہے کہ معاملات معاشرت اور سیاست میں بھی کوئی نئی چیز ابتک نہیں پیدا ہوسکی اور جو جدید چیز پیدا ہوئی وہ اسی قدر غلط ہے جسقدر قانون الٰہی سے ہٹی ہوئی ہے۔

بہرحال یہ بحث ہمارے موضوع سے خارج ہے۔ اس لئے اس کو یہیں ختم کیا جاتا ہے۔

---

[1] یعنی وجود خالق۔ خالق کا علم وارادہ۔ اور قدرت واختیار۔ انسان کی پیدائش اس کی قدر واختیار سے۔ اسکی مرضیات یا انسان کی روحانی ترقی کے لئے نبوت ورسالت کی ضرورت۔ جزاء وسزا۔ پرستش حضرت حق کی عمدگی۔ حسن اخلاق۔ شرک۔ زنا۔ چوری۔ جھوٹ۔ ظلم وغیرہ کی قباحت ۱۲

روغن حیات دماغ
دماغی کام کرنے والوں کیلئے بیش بہا تحفہ ہے
محمد ایوب محمد زکریا تاجران عطر وروغن بلوا گھاٹ جونپور

ماہِ صیام

(از مولانا وصل بلگرامی)

ماہِ صیام، یا رمضان، یعنی روزے کا مہینہ۔ وہ مہینہ ہے، جس کی برکتوں کا کوئی شمار نہیں، جسکے فضائل کی کوئی حد نہیں جسکے اجر و ثواب کی کوئی انتہا نہیں۔ اس کی تعریف خدا کے کلام میں دیکھئے، صاحب قرآن کے ارشادات کا مطالعہ کیجئے صحابۂ کرام کے ذوق و شوق پر نظر ڈالئے، اُس وقت آپ کو پتہ چلے گا، کہ یہ مہینہ، کتنا بڑا خدا کا انعام ہے، کتنی بڑی خدا کی نعمت ہے، کتنا بڑا خدا کا احسان ہے، کتنے صحابہ اور کتنے اولیاء اللہ اس مہینے کی برکتوں سے مستفید و مستفیض ہو کر ہمیشہ روزہ رکھنے لگے حالانکہ بجز اس مہینے کے اور کسی دن اُنپر روزہ فرض نہ تھا۔

اس مہینے کی فضیلت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر رمضان کی حقیقت لوگوں کو معلوم ہو جائے تو میری امت یہی آرزو کرے کہ پورے سال رمضان ہی رہے۔

اس مہینے کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے یہ اعزاز عطا فرمایا کہ اس کے خاص حصہ میں شب قدر کا ہونا لازم ہو گیا، کون شب قدر؟ وہ شب قدر، جو ہزار مہینوں سے بڑھ کر ہے، جو بہت صاف شفاف اور درخشاں ہوتی ہے۔ نہ زیادہ گرم، نہ زیادہ سرد، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے اس میں چاند کھلا ہوا ہے۔ اس کی صبح کو آفتاب بغیر شعاع کے نکلتا ہے۔ اور ایسا برابر ہوتا ہے جیسا کہ چودھویں رات کا چاند۔ اس برتر و مبارک رات کو جناب جبریل فرشتوں کے ایک بڑے لشکر اور ایک سبز جھنڈے کو لئے ہوئے دنیا میں جلوہ افروز ہوتے ہیں۔ سبز جھنڈے کو خانۂ کعبہ پر نصب فرماتے ہیں پھر اپنے ہمراہی فرشتوں سے ارشاد کرتے ہیں کہ ان مسلمانوں کو سلام کریں، ان سے مصافحہ کریں، اون کی دعاؤں پر آمین کہیں جو آج کی رات کھڑے ہوں یا بیٹھے ہوں، نماز پڑھتے ہوں یا ذکر کرتے ہوں صبح ہوتے ہی وہ فرشتوں کا گروہ چلا جاتا ہے۔

اس مہینے کو یہ شرف حاصل ہے کہ کل صحفِ آسمانی اسی مبارک مہینے میں نازل ہوئے، پہلی رات میں صحفِ ابراہیم چھٹی میں تورات، آٹھویں میں زبور، تیرھویں میں انجیل، چوبیسویں رات یعنی شب قدر میں کل قرآن پاک لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر نازل فرمایا گیا۔ وہاں سے تھوڑا تھوڑا تیئس سال میں دنیا میں نازل ہو کر مکمل ہوا۔

اس مبارک مہینے کے لئے اللہ تعالیٰ نے روزے فرض کئے، وہ بھی اس لئے کہ ہم لوگ متقی بن جائیں، ان بیماروں کیلئے جنکو روزے سے ضرر پہونچنے کا اندیشہ ہے، یا ان مسافروں کے لئے جنکو روزے سے زیادہ تکلیف کا خیال ہے آسانی فرمادی کہ اس کے بدلے میں دوسرے دنوں میں روزے رکھ لیا کریں یا اگر بالکل اسکی قدرت نہ رکھتے ہوں تو ہر روزے کے عوض میں ایک غریب کو کھانا کھلا دیں، لیکن اس کے ساتھ یہ بھی ارشاد فرمایا کہ تمہارا روزہ رکھنا اس حال میں زیادہ بہتر ہے اگر تم کچھ روزے کی فضیلت کی خبر رکھتے ہو۔

ع یہ مضمون ۳۰ ستمبر ۱۹۵۱ء کو آل انڈیا ریڈیو لکھنؤ سے نشر کیا گیا۔

اس مہینے میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جناب جبریل علیہ السلام اور جناب جبریل کو خود جناب رسول خدا ہر سال اس وقت تک کا نازل شدہ کلام پاک سناتے تھے۔

یہی وہ مہینہ ہے جس میں حضرت رب العلیٰ روزہ داروں کی طرف خاص توجہ فرماتے ہیں، یہی وہ مہینہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت کا ظہور ہوتا ہے، یہی وہ مہینہ ہے جس میں گناہگاروں کے گناہ معاف ہوتے ہیں، یہی وہ مہینہ ہے جس میں دعائیں قبول کیجاتی ہیں، یہی وہ مہینہ ہے جس میں جناب باری عبادت میں ایک دوسرے سے سبقت لیجانیوالے کی کیفیت کا ملاحظہ اور ملائکہ سے اظہار فخر فرماتے ہیں۔

اس متبرک مہینے کے لئے جنت کو خوشبوؤں سے بسایا جاتا ہے، پورے سال اسکو زینت دی جاتی ہے۔

اس مہینے کی پہلی رات کو عرش کے نیچے سے ایسی ہوا چلتی ہے جس سے جنت کے درختوں کے پتے تک بجنے لگتے ہیں اور ان سے وہ دلکش نغمے سنائی دیتے ہیں جو کبھی نہیں سنے گئے۔

اس مبارک مہینے کی پہلی رات کو جنت کے دروازے کھولدیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند ہوجاتے ہیں سرکش شیاطین کو قید کرکے دریا میں پھینک دیا جاتا ہے۔ تاکہ امت محمدیہ کے روزوں میں خلل انداز نہ ہوسکیں۔

اس متبرک مہینے کی ہر شب میں ایک فرشتہ خدا کے حکم سے پکارتا ہے، کہ ہے کوئی مانگنے والا جس کو میں عطا کروں؟ ہے کوئی توبہ کرنیوالا جسکی توبہ قبول کیجائے؟ ہے کوئی مغفرت کا طلبگار جسکو مغفرت دی جائے؟ ہے کوئی ایسا غنی جو ایسے غنی کو قرض دے جس کو احتیاج نہیں اور وہ پورا پورا ادا کرنے والا ہے؟

اس مبارک مہینے میں روزانہ روزہ کھولتے وقت جو جہنم کے مستحق تھے۔ جہنم سے نکالے جاتے ہیں۔ اور جب اس مہینہ کا آخری دن ہوتا ہے تو پہلی تاریخ سے اس وقت تک جسقدر لوگ جہنم سے نکالے گئے تھے اسی قدر اس ایک دن میں آزاد کئے جاتے ہیں

یہ وہ مبارک مہینہ ہے کہ اس میں امت محمدیہ کو پانچ انعامات خصوصیت کے ساتھ عطا فرمائے گئے ہیں جو اور کسی امت کو نہیں عطا کئے گئے۔ روزہ داروں کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کو مشک سے زیادہ پسند ہے، روزہ داروں کیلئے روزہ کھولتے وقت دریا کی مچھلیاں دعا کرتی رہتی ہیں، روزہ داروں کیلئے روزانہ جنت کو زینت دی جاتی ہے اور جنت سے خطاب ہوتا ہے کہ میرے نیک بندے دنیا کی مشقتیں اٹھاکر قریب ہے کہ تیرے پاس آئیں۔ روزہ دار اس مہینے میں ان برائیوں کی طرف نہیں پہنچ سکتے جنکی طرف اور دوسرے مہینوں میں پہونچ سکتے تھے کیونکہ سرکش شیاطین اس مہینے میں قید کردئے جاتے ہیں اور اس مہینے کی آخری رات میں روزہ داروں کے لئے مغفرت کی جاتی ہے۔

اس مہینہ میں روزہ دار مومن کا رزق بڑھادیا جاتا ہے۔ روزہ داروں کے لئے عرش کے نیچے دسترخوان چنا جائیگا۔ کسی روزہ دار کو روزہ کھلوانے میں بھی بڑا ثواب ہے۔ افطار کرانا گناہوں کے معاف ہونے آگ سے نجات پانے کا باعث ہوگا۔ روزہ کھلوانے والیکو روزہ کھولنے والے کے مطابق اجر ملیگا۔ اور اسکے ثواب میں کوئی کمی نہ کیجائے گی۔ اگر زیادہ وسعت نہیں تو ایک

کھجور یا ایک گھونٹ پانی یا دودھ کی لسی ہی کافی ہے۔ یہاں تک کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو مومن کسی روزہ دار کو پانی پلائے اس کو قیامت کے دن میرے حوض سے ایسا پانی پلایا جائیگا کہ جنت میں پہنچنے تک اسکو پانی کی خواہش نہ ہوگی روزہ کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے صبح صادق سے آفتاب کے غروب ہونے تک کھانے، پینے، جماع اور تمام بری باتوں سے بچنے کا نام ہے۔ روزے کی حالت میں اسکا بہت لحاظ ہے کہ کوئی گناہ نہ ہونے پائے غیبت سے بچے، بری نگاہ نہ ڈالے، حرام ذکر سے بچے روزہ کی نیت صبح صادق سے ٹھیک دوپہر سے ایک گھنٹہ پہلے تک کرلینا درست ہے وہ بھی اسقدر کہہ لینا کافی ہے کہ آج میرا رمضان شریف کا روزہ ہے۔

افطار میں جلدی کرنا اور سحری میں تاخیر کرنا سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے سحری میں اگر کچھ کھانے پینے کی گنجائش نہ ہو تو سنت سمجھکر صرف ایک گھونٹ پانی پی لے یا کوئی مختصر سی چیز استعمال کرلے ارشاد نبوی ہے کہ سحری کھانیوالوں پر فرشتے اللہ کے حکم سے رحمت نازل فرماتے ہیں اور دعا دیتے ہیں۔

اس مبارک مہینہ میں جسقدر بھی ممکن ہو عبادت کرے، تلاوت کلام مجید کے علاوہ کلمہ طیبہ اور استغفار کی کثرت کرے، جنت کے حاصل ہونے اور دوزخ سے بچنے کی دعا کرے۔

اس مہینہ میں عشا کے ساتھ تراویح کا پڑھنا سنت مؤکدہ ہے اور اسکے پڑھنے کے لئے خود اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔ تراویح کی بیس رکعتیں پڑھنا چاہئے۔

اس مہینہ میں اعتکاف بھی سنت ہے اور باعث ثواب عظیم ہے۔ اعتکاف اخیر عشرہ میں ۲۰ رمضان کو دن چھپنے سے ذرا پہلے سے عید الفطر کے چاند دیکھنے تک اس مسجد میں جہاں پانچوں وقت کی جماعت ہوتی ہو پابندی سے جمکر بیٹھنے کو کہتے ہیں

یہ مبارک مہینہ حقیقت میں بڑے صبر اور غمخواری کا مہینہ ہے، اول تو مومن کو روزے میں تکلیف کے باوجود تکلیف ہی نہیں معلوم ہوتی اگر معلوم بھی ہو تو صبر کرے اور خوشی سے صبر کرے۔ غریبوں اور مفلسوں کی غمخواری کرے۔ ان کو افطار کرائے، انکے لئے سحری بھیجے۔ اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی رضا و خوشنودی حاصل کرے۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ حلال کمائی سے افطار کرانے والے پر خدا کے حکم سے رمضان کی راتوں میں فرشتے رحمت بھیجتے ہیں۔ شب قدر میں جبرئیل علیہ السلام اس سے مصافحہ فرماتے ہیں جس کی ظاہری علامت یہ ہے کہ اس کے دل میں رقت پیدا ہوتی ہے اور آنکھوں سے آنسو جاری ہوجاتے ہیں۔

اللہ اللہ! رمضان المبارک وہ بابرکت اور عظیم الشان مہینہ ہے کہ اسکے شروع ہوتے ہی حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ اقدس کا رنگ بدل جاتا تھا۔ نماز میں اضافہ ہوجاتا تھا۔ آپ کی دعائیں بڑی عاجزی نمایاں ہوتی تھی یہاں تک کہ رمضان شریف کے ختم تک حضور بستر پر تشریف نہیں لاتے تھے۔

اس مہینے کے فیوض و برکات سے بہرہ ور نہ ہونے والے نہایت بدبخت ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے جناب جبرئیل نے بددعا فرمائی اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین کہی ہے۔

رمضان المبارک کے متعلق چند ضروری مسائل

روزے میں نیت کی ضرورت کا بیان۔ روزے میں نیت شرط ہے (نیت کے معنی دل کے ارادہ کے ہیں) اگر روزہ کا ارادہ نہیں کیا اور تمام دن کچھ کھایا پیا نہیں تو روزہ ادا نہ ہوگا۔ رمضان کے روزہ کی نیت آدھے دن شرعی تک کرسکتا ہے یعنی تقریباً ساڑھے گیارہ بجے تک۔ اسکے بعد اگر نیت کریگا تو معتبر نہ ہوگی۔ زبان سے نیت کرنی فرض نہیں لیکن بہتر اور مستحب ہے کہ سحر کا کھانا کھا کر اس طرح نیت کرلیا کرے (نَوَیْتُ اَنْ اَصُوْمَ غَدًا مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ) اگر افطار کے وقت ہی نیت کرے تب بھی جائز ہے۔ بعض لوگ جو یہ سمجھتے ہیں کہ نیت کے بعد کھانا پینا جائز نہیں یہ خیال بالکل غلط ہے بلکہ صبح صادق ہونے سے پہلے کھانا پینا وغیرہ بلاشبہ درست ہے نیت کی ہو یا نہ کی ہو۔

ان باتوں کا بیان جن سے روزہ نہیں جاتا۔ بھول کر کھانا پینا روزہ کو نہیں توڑتا۔ بلا اختیار حلق میں گرد و غبار یا مکھی مچھر چلے جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ آٹا پیسنے والے اور تمباکو کوٹنے والے کے حلق میں جو آٹا وغیرہ اڑکر جاتا ہے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ کان میں پانی چلا جائے یا خود بخود قے آجائے یا خواب میں غسل کی حاجت ہو جائے یا قے آکر خود بخود لوٹ جائے ان سب باتوں سے روزہ نہیں جاتا اور کچھ خلل نہیں آتا۔ آنکھ میں دوا ڈالنے سے روزہ نہیں جاتا۔ خوشبو سونگھنے سے کچھ خلل نہیں آتا۔ بلغم نگل جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اگر قصداً قے کی مگر تھوڑی سے (یعنی منہ بھر سے کم) تو روزہ نہیں جاتا۔ تھوڑی سی قے آئی اور قصداً لوٹا کر نگل گیا تو اس میں اختلاف ہے۔ اگر کوئی روزہ میں بھولکر کچھ کھا پی رہا ہے اور قوی و تندرست ہے تو اس کو یاد دلا دینا جائز ہے۔ اگر ضعیف و ناتواں ہے تو نہ یاد دلانا درست ہے۔ اگر خود بخود مسواک وغیرہ کرنے سے دانتوں سے خون نکلے لیکن حلق میں نہ جائے تو روزہ میں خلل نہیں آتا۔ اگر خواب میں یا صحبت کرنے سے رات کو غسل کی حاجت ہوئی اور صبح صادق ہونے سے پہلے غسل نہیں کیا تو روزہ میں خلل نہیں آتا۔ اگر دن کو سوتے ہوئے غسل کی حاجت ہوگئی تو روزہ میں ذرا بھی نقصان نہیں آتا۔

جن باتوں سے قضا واجب ہوتی ہے۔ کان میں یا ناک میں دوا ڈالنا۔ قصداً منہ بھر قے کرنا۔ منہ بھر قے آئی تھی اسکو نگل جانا۔ کلی کرتے ہوئے حلق میں پانی چلا جانا۔ یہ سب چیزیں روزہ کو توڑنے والی ہیں مگر صرف قضا آئیگی کفارہ واجب نہیں۔ کنکر یا لوہے تانبے وغیرہ کو نگل جائے تو روزہ ٹوٹ جائیگا اور صرف قضا واجب ہوگی کفارہ نہیں۔ رات سمجھکر صبح صادق کے بعد سحری کھالی تو اس روزہ کی قضا واجب ہوگی۔ دن باقی تھا غلطی سے سمجھکر کہ آفتاب غروب ہوگیا روزہ کھول لیا تو صرف قضا واجب ہوگی کفارہ نہیں۔ جان بوجھکر بدون بھولنے کے صحبت کرنا۔ کھانا پینا روزہ کو توڑتا ہے جس سے قضا بھی آتی ہے اور کفارہ بھی۔ کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کیا جائے۔ اسکی طاقت نہ ہو تو متواتر ساٹھ روزے رکھنا۔ اسکی بھی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت کھانا کھلانا (مفصل حال کسی عالم سے دریافت کرلیجئے)

جن چیزوں سے روزہ مکروہ ہوتا ہے اور جنسے مکروہ نہیں ہوتا۔ بلاضرورت کسی شئے کو چبانا یا نمک وغیرہ کا ذائقہ دیکھکر تھوک دینا مکروہ ہے۔ قصداً منہ میں تھوک اکٹھا کرکے نگل جانا مکروہ ہے۔ تمام دن ناپاک رہنا سخت گناہ ہے۔ اور روزہ مکروہ ہوجاتا ہے۔ فصد کرانا یا پچھنے لگوانا روزہ میں مکروہ ہے۔ غیبت، بدگوئی، لڑائی، جھگڑا روزہ کو مکروہ کردیتے ہیں اور ثواب بہت کم رہجاتا ہے۔ مسواک کرنا سر پر یا مونچھوں پر تیل لگانا مکروہ نہیں۔ آنکھ میں دوا ڈالنا مکروہ نہیں۔ سرمہ لگانے سے یا سرمہ لگاکر سوجانے سے روزہ میں کچھ خلل نہیں آتا۔ ناواقف لوگ جو مکروہ سمجھتے ہیں بالکل غلط ہے۔ خوشبو سونگھنا مکروہ نہیں اگر بی بی کو اپنے خاوند نوکر کو اپنے آقا کے غصہ کا اندیشہ ہو تو کھانے کا نمک چکھ کر تھوک دینا مکروہ نہیں۔

روزہ نہ رکھنے کی اجازت کا بیان۔ اگر مرض کی وجہ سے روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو تو رمضان میں روزہ نہ رکھے۔ تندرستی کے وقت قضا کرے۔ اگر روزہ رکھنے کی وجہ سے مرض کے زیادہ ہوجانیکا خوف ہے تب بھی روزہ چھوڑ دینا جائز ہے پھر قضا رکھے۔ حاملہ کو اگر بچے یا اپنی جان کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو روزہ چھوڑ دینا اور پھر قضا کرلینا جائز ہے۔ اپنے یا غیر کے بچے کو دودھ پلاتی ہو اور روزہ رکھنے کی وجہ سے ضرر ہو تو قضا کرلینا جائز ہے۔ ہمارے نواح کے چھتیس کوس یعنی انگریزی اڑتالیس میل کا سفر ہو یا اس سے زیادہ ہو وہ سفر شرعی کہلاتا ہے یعنی ایسے سفر میں مسافر کو اجازت ہے کہ روزہ نہ رکھے واپس آنے کے بعد قضا کرے۔ اگر کوئی مسافر دوپہر سے پہلے اپنے وطن میں پہونچ گیا اور اب تک کچھ کھایا پیا نہیں تو اسپر واجب ہے کہ روزہ پورا کرے کیونکہ اب سفر کا عذر باقی نہیں رہا۔ اگر کوئی شخص کسی تیز سواری یا ریل میں دو تین گھنٹہ میں اڑتالیس میل پہنچ جائیگا اس کے لئے بھی سفر کی رخصت یعنی نماز کا قصر اور افطار کی اجازت حاصل ہوجائیگی۔ بہت بوڑھا ضعیف جسکو روزہ میں نہایت شدید تکلیف ہوتی ہے روزہ نہ رکھے۔ اور ہر روزہ کے بدلے پونے دو سیر گندم (وزن انگریزی) مسکین کو دے لیکن اگر پھر بھی طاقت آجائے گی تو قضا رکھنی ضروری ہوگی۔ عورت کو اپنے معمولی عذر (یعنی حیض کے ایام میں روزہ رکھنا درست نہیں۔ اسی طرح پیدائش کے بعد جتنے روز خون آوے۔ جب خون بند ہوجائے روزہ رکھنا چاہئے۔ جن لوگوں کو روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے ان کو بلا تکلف سب کے سامنے کھانا پینا نہیں چاہئے بلکہ تعظیم رمضان المبارک لازم ہے۔

روزہ توڑنے کا بیان اور قضا رکھنے کا ذکر۔ فرض روزے کو بلا کسی شدید تکلیف اور قوی عذر کے توڑنا جائز نہیں پس اگر ایسا سخت بیمار ہوگیا کہ روزہ نہ توڑے تو جان کا اندیشہ غالب ہے، یا بیماری بڑھ جانیکا احتمال قوی ہے یا ایسی شدید پیاس لگی ہے کہ مرجائیگا تو روزہ توڑ ڈالنا جائز بلکہ واجب ہے۔ اگر کسی عذر سے روزے قضا ہوگئے ہوں تو جب عذر جاتا رہے جلد ادا کرلینا چاہئے کیونکہ زندگی کا بھروسہ نہیں ہے کیا خبر کب موت آجائے اور فرض ذمہ پر رہے مثلاً بیمار کو مرض سے صحت پانے کے بعد اور مسافر کو سفر سے آنے کے بعد جلد ادا کرلینا چاہئے۔ قضا رکھنے میں اختیار ہے کہ متواتر (یعنی لگاتار) رکھے یا جدا جدا متفرق۔ اگر قضا رکھنے کا وقت پایا لیکن بغیر ادا کئے مرگیا تو مناسب ہے کہ وارث ہر روزہ کے بدلے پونے دو سیر گندم صدقہ کریں

اور اگر مال چھوڑ گیا ہے اور روزہ کے صدقہ کی وصیت کر گیا ہے تو ادا کرنا لازم و واجب ہے۔

سحر کھانے کا بیان اور فضیلت۔ روزہ کے لئے سحر کھانا مسنون ہے۔ اور باعث ثواب ہے۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ سحر کھایا کرو کہ اس میں بڑی برکت ہوتی ہے یہ ضرور نہیں کہ خوب پیٹ بھر کر کھائے بلکہ ایک دو لقمہ یا چھوارے کا ٹکڑا یا دو چار دانے چبالیگا تب بھی سنت کا ثواب پائیگا۔ افضل و بہتر یہ ہے کہ رات کے آخری حصہ میں صبح صادق ہونے سے ذرا پہلے کھائے اگر دیر ہوگئی اور گمان غالب یہ ہے کہ صبح صادق ہوگئی تو سحر نہ کھانا چاہئے اور اگر گمان غالب رات کا ہو تو کھالے پھر اگر کسی طرح معلوم ہوا کہ فی الحقیقت صبح ہوگئی تو شام تک رکنا اور پھر قضا رکھنا لازم ہے اور اگر کسی مرغ یا مؤذن نے صبح صادق سے پہلے اذان دیدی تو سحر کھانیکی ممانعت نہیں جب تک صبح صادق نہ ہوجائے بلا تکلف کھا پیو۔

روزہ افطار کرنے کا بیان۔ آفتاب غروب ہوجانے کے بعد افطار میں دیر نہ کرنی چاہئے البتہ جس روز ابر ہو احتیاط کیلئے دیر کرنا بہتر ہے۔ کھجور یا خرما سے افطار کرنا مسنون اور باعث ثواب ہے، اگر یہ نہ ہوں تو پانی بہتر ہے۔ آگ کی پکی ہوئی چیز مثلاً روٹی چاول شیرینی وغیرہ سے افطار کرنے سے ہرگز کراہت اور نقصان روزہ میں نہیں آتا۔ البتہ بہتر یہ ہے کہ کوئی پھل وغیرہ دوسری چیز ہو اور خرما و کھجور سب سے افضل ہے۔ اگر کسی دوسرے کی دی ہوئی چیز سے روزہ افطار کروگے تو تمہارا ثواب ہرگز کم نہ ہوگا اس کو اللہ تعالیٰ اپنے پاس سے ثواب عطا فرمائے گا پھر تم اس کو واپس کرکے کیوں بخیل کہلاتے ہو؟ البتہ یہ مال حرام یا مشتبہ ہو تو ہرگز قبول نہ کرو۔ حدیث و فقہ سے ثابت ہے۔ اگر روزہ افطار کرنے اور کھانے پینے کی وجہ سے مغرب کی نماز و جماعت میں دس بارہ منٹ کی تاخیر کردی جائے تو کچھ مضائقہ نہیں۔ اور افطار کرنے سے پہلے یہ مختصر دعا کافی ہے۔ اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ اور افطار کرنے کے بعد یہ پڑھے ذَھَبَ الظَّمَاءُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

تراویح اور وتر کا بیان۔ عشاء کے فرض اور سنت کے بعد بیس رکعت تراویح باجماعت مسنون ہے۔ بعض لوگ جو بارہ یا آٹھ بتلاتے ہیں غلط ہے۔ اگر حافظ بلا معاوضہ پڑھنے والا مل جائے تو تمام رمضان میں ایک قرآن مجید ختم کردینا چاہئے اسقدر زیادہ پڑھنا مکروہ ہے جس سے اکثر مقتدیوں کو تکلیف ہو اور تین دن سے کم میں ختم کرنا اچھا نہیں۔ اگر تراویح میں دو رکعت پر بیٹھنا بھول گیا اور پوری چار پڑھکر سلام پھیرا تو ان چاروں کو دو کی جگہ شمار کرنا چاہئے چار نہ سمجھے جس شخص کی دو چار رکعت تراویح کی رہ گئیں وہ امام کے ہمراہ باجماعت وتر پڑھ لے اور پھر اپنی باقی تراویح ادا کرے تو درست ہے۔ جس شخص کو عشاء کے فرض باجماعت نہیں ملے وہ وتر کو امام کیساتھ باجماعت پڑھ سکتا ہے۔ جو حافظ روپیہ کی طمع میں قرآن مجید سناتا ہے اس سے وہ امام بہتر ہے جو اَلَمْ تَرَ کَیْفَ سے پڑھائے۔ اگر اجرت مقرر کرکے قرآن مجید سنا جائے تو نہ امام کو ثواب ہوگا نہ مقتدیوں کو۔ اسقدر جلد پڑھنا کہ حروف کٹ جائیں سخت گناہ ہے۔ نابالغ کو تراویح میں امام بنانا جائز نہیں۔ ہدایہ وغیرہ سے ایسا ہی ثابت ہے۔

اعتکاف اور شب قدر کا بیان۔ اخیر عشرہ میں اعتکاف سنت ہے اگر تمام بستی میں کوئی شخص بھی نہ کرے تو

سب کے ذمہ ترک سنت کا وبال رہتا ہے۔ اعتکاف اس کو کہتے ہیں کہ اعتکاف کی نیت کر کے مسجد میں رہنا اور سوائے حاجت ضروری اور غسل و وضو کے باہر نہ آنا۔ خاموش رہنا اعتکاف میں ہرگز ضروری نہیں البتہ نیک کلام کرنا اور بدکلامی اور لڑائی جھگڑے سے بچنا چاہئے۔ اعتکاف اس مسجد میں ہو سکتا ہے جس میں پنجگانہ نماز جماعت سے ہوتی ہو۔ اگر پورے اخیر عشرہ کا اعتکاف کرنا ہو تو بیس تاریخ کو آفتاب غروب ہونے سے پہلے مسجد میں چلا جائے اور جب عید کا چاند نظر آئے تو اعتکاف سے باہر ہو یہ بھی جائز اور باعث ثواب ہے کہ ایک دو روز یا ایک آدھ گھنٹہ کے لئے اعتکاف کی نیت سے مسجد میں رہے۔ شب قدر رمضان کے اخیر عشرہ میں ۲۱ ۲۳ ۲۵ ۲۷۔ ۲۹ کو ہونا احادیث میں وارد ہے۔ لہٰذا ان مخصوص راتوں میں بہت وقت سے عبادات میں مشغول رہنا چاہئے۔

صدقۃ الفطر کا بیان۔ صدقۃ الفطر اس شخص پر واجب ہے جس کے پاس ضروریات خانہ کے علاوہ ساڑھے باون تولہ چاندی یا اسی قیمت کا سونا یا زیور ہوں یا مال و جائیداد یا تجارت کا مال ہو یا ساڑھے سات تولہ سونا ہو یا اسی قدر مال کی قیمت یا زیور ہو ضروری نہیں کہ اس مال پر سال بھر بھی نہ گزرا ہو اگر کسی کے پاس بہت مال ہے لیکن قرض اس قدر ہے کہ ادا کرنا ساڑھے باون تولہ چاندی یا اسی قیمت کا اسباب باقی نہیں رہتا تو اس پر صدقہ فطر واجب نہیں جس شخص کے پاس مذکورہ بالا مال یا اس سے زیادہ ہو وہ اپنی طرف سے بھی صدقہ فطر ادا کرے اور اپنی بیوی نابالغ اولاد کی طرف سے بھی صدقہ فطر ایک ایک آدمی کا جو کہ ایک صاع گندم یا جو یا کھجور یا کشمش کی قیمت اور جو ساڑھے تین سیر ہے اپنے عزیز و اقارب سے زیادہ مستحق ہیں ایک شخص کو کئی آدمیوں کا صدقۃ الفطر دیا جائے تو درست ہے اور اگر ایک آدمی کا صدقۃ الفطر کئی محتاجوں کو دیدیں تو بھی درست ہے۔ عید کی نماز سے پہلے ادا کر دینا بہت زیادہ ثواب کا باعث ہے جس نے کسی عذر سے یا غفلت سے روزے نہیں رکھے اس پر بھی صدقۃ الفطر واجب ہے بشرطیکہ مذکورہ بالا مقدار مال رکھتا ہو۔ صدقۃ الفطر مؤذن یا امام وغیرہ کو اجرت میں دینا جائز نہیں اور جو کی قیمت دوسرے مصرف میں لگانا بھی درست نہیں۔

رویت ہلال۔ اگر مطلع صاف نہ ہو تو رمضان کے اور عید کے چاند میں بہت سے لوگوں کا دیکھنا معتبر ہوگا ایک شخص کے قول کی سند نہیں اور اگر مطلع صاف نہیں تو رمضان کے چاند میں ایک مسلمان کا خبر دینا کافی ہے خواہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ فاسق نہ ہو اور عید کے لئے دو مرد ہوں یا ایک مرد دو عورتیں یہ کہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ چاند دیکھا ہے اور شرط یہی ہے کہ فاسق و بدکار نہ ہوں۔

ترکیب نماز عید۔ بعد نیت تکبیر تحریمہ کہکر ہاتھ باندھکر ثنا پڑھیں پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے تین بار رفع یدین کریں یعنی کانوں تک ہاتھ اٹھائیں پہلی دو تکبیروں کے بعد ہاتھ چھوڑ دیں تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ کر امام فاتحہ و سورۃ پڑھے اور مقتدی خاموش رہیں پھر حسب قاعدہ رکوع و سجود کریں۔ دوسری رکعت میں بعد فاتحہ و سورۃ رفع یدین کے ساتھ تین بار تکبیریں کہیں اور چوتھی تکبیر پر رکوع کریں۔ اس نماز کا وقت آفتاب کے بلند ہونے سے زوال تک ہے بعد نماز امام خطبہ ماثورہ پڑھے اور مقتدی خاموش کے ساتھ سنیں نماز عید الفطر سے پہلے کوئی میٹھی چیز کھانا مستحب ہے یہ سب مسائل حدیث و فقہ کی معتبر کتابوں سے لکھے گئے ہیں۔)

چندہ آمدنی دوامی واوقاف

موصولہ ماہ جمادی الثانی ۱۳۶۱ھ

(نوٹ) تمام حسابی اندراجات حتی الوسع پوری صحت کے ساتھ کئے جاتے ہیں پھر بھی اگر کوئی غلطی رہجائے تو اس سے ہمیں مطلع فرماکر شکریہ کا موقع دیں اگر آپنے اسی ماہ میں دارالعلوم کی کوئی امداد فرمائی ہے اور آپ کا نام اس فہرست میں نہیں ہے تو آئندہ ماہ کے پرچہ کو ملاحظہ فرما

نمبر شمار	نمبر رسید پختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱	۵۹۴۷	آمدنی وقف مبارک النسا بی بی صاحبہ محلہ خیل غربی شاہجہانپور	ماہ	اوقاف
۲	۵۷۱۰	آمدنی وقف قاری عبدالوحید صاحب کرایہ مکان محلہ دیوان	ماہ	//
۳	۵۷۱۵	آمدنی وقف انبالہ چھاونی مرسلہ محمد فضل کارندہ	ماہ	//
۴	۵۷۱۷	روپ رام و سرجیت سنگھ پسران انجمن قوم گوجر ساکن موضع پلولی۔ دیوبند	ماہ ۱۱	//
۵	۵۸۱۳	قاضی شاہد حسن صاحب قصبہ کرتپور ضلع بجنور	ماہ	//
۶	۵۸۶۲	عنایت علیخاں صاحب منجانب عائشہ بیگم ظفر منزل	ماہ	دوامی بہی خواہ
۷	۵۸۱۷	چودھری تفاخر حسین صاحب موضع تیزواڑہ تحصیل کیرانہ	ماہ ۲	//
۸	۵۸۰۷	آمدنی وقف مکان قاری عبدالوحید صاحب محلہ دیوان دیوبند	ماہ ۸	اوقاف
۹	۵۸۰۸	آمدنی منافع لگان سال تمام ۱۳۶۰ھ از سید حسن نمبردار دیوبند	ماہ ۸	//
۱۰	۵۸۹۰	آمدنی وقف مکان قاری عبدالوحید صاحب دیوان	ماہ	//
		آمدنی یک حصہ منافع۔ ایرانڈیا کوپر ملز لمیٹڈ کلکتہ علیہ مولوی حسام الدین صاحب پیس مرسلہ	ماہ ۶	میقاتی
۱۱	۵۹۰۰	آمدنی وقف مکان قاری عبدالوحید صاحب دیوان دیوبند	ماہ	//
۱۲	۵۹۰۰	آمدنی وقف دیامانوالہ دیرہ دون	ماہ	//

نمبر شمار	نمبر رسید پختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۳	۵۹۸۲	منجانب مسماتان وغیرہ عطیہ شیخ ناظم حسن صاحب قصبہ ڈاک خانہ بجنور ضلع لکھنؤ	ماہ	دوامی بہی خواہ
۱۴	۵۹۸۳	منجانب محمد ابراہیم صاحب مرسلہ شیخ ظفر الحسن صاحب	ماہ	//
۱۵	۵۹۸۴	والدہ صاحبہ شیخ ظفر الحسن صاحب // // //	ماہ	//
۱۶	۶۰۰۶	سعادت علیخاں صاحب معرفت اوسی بیج کیوال ایج اوپ	ماہ	//
۱۷	۶۰۲۵	آمدنی وقف مسماۃ رحمت بی بی صاحبہ ذریعہ محمد عبداللہ صاحب بچھراؤں ضلع مرادآباد	ماہ	اوقاف
۱۸	۶۰۴۵	آمدنی وقف حاجی نعیم محمد صاحب اسلام نگر بہاولپور	ماہ	//
۱۹	۶۰۴۷	آمدنی وقف حاجی محمد اشفاق صاحب بچھراؤں مرادآباد	ماہ	//
۲۰	۶۰۹۸	آمدنی وقف مسماۃ سلیمہ صاحبہ قصبہ راپور ضلع سہارنپور	ماہ	//
۲۱	۶۱۶۹	آمدنی وقف حاجی محمد یسین صاحب اسلام نگر //	ماہ ۳	//
۲۲	۶۲۷۲	آمدنی وقف حافظ سید گل حسین صاحب قصبہ جزودہ میرٹھ	ماہ	//
۲۳	۶۲۷۳	مسماۃ عقیلہ بانو بیگم نواب شمس الحسن صاحب بچھراؤں	ماہ	//
۲۴	۶۲۸۰	آمدنی وقف حاجی محمد مصطفےٰ خانصاحب رئیس اعظم بلند شہر مرادآباد	ماہ	//
۲۵	۶۳۰۸	مختار احمد صاحب موضع سابرک ڈاکخانہ بگرہ مظفر نگر	ماہ	دوامی بہی خواہ
۲۶	۶۳۴۰	از ریاست عالیہ آصفیہ حیدرآباد دکن خلد اللہ ملکہ	ماہ	میقاتی

میزان الحساب

چندہ دوامی بہی خواہان

بذریعہ شعبۂ تنظیم و ترقی

موصولہ ماہ جمادی الثانی ۱۳۶۱ھ

(یعنی ان حضرات کے عطیات جو علمی خدمات دارالعلوم دیوبند کے مستقل امداد فرماتے ہیں اطلاع رکنیت کی باقاعدہ تاریخی رسید کے ساتھ)

نمبر شمار	نمبر رسید تختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید تختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱	۵۵۸۱	محترمہ والدہ صاحبہ محمد احمد سلمہ قاضی سراج الدین بجنور	عہ	وظیفہ زکوٰۃ	۲۳	۵۶۶۷	مستری محمد اسمٰعیل صاحب متصل لال مسجد سبزی منڈی دہلی	۲ر	ریزرو بہی خواہ
۲	۵۵۸۲	" قاضی ضیاء الحق " "	۷	بہی خواہ	۲۴	۵۶۶۸	مستری ظہور الدین صاحب لال کنہرہ بازار " "	۲ر	"
۳	۵۶۰۹	منشی مجیب الدین صاحب عرائض نگار سرہنج بالیہ	عہ	دوامی بہی خواہ	۲۵	۵۶۶۹	جناب محمد رضوان صاحب متصل لال مسجد " "	۲ر	"
۴	۵۶۴۸	مولوی محمد طیب موضع ہمزہ پور رنجھان پور ضلع سلطانپور	۶	"	۲۶	۵۶۶۸	حاجی ظفر احمد خانصاحب عطار کریمہ بجنور	عہ	"
۵	۵۶۴۹	منشی تاج علیخاں صاحب "	۶	"	۲۷	۵۶۶۹	جناب ہدایت اللہ خانصاحب پیش " "	عہ	"
۶	۵۶۵۰	حاجی عباس علی صاحب "	۶	"	۲۸	۵۶۷۰	مولوی فخر الدین صاحب ہوکرہ تالاب " "	عہ	"
۷	۵۶۵۱	محمد احمد صاحب محمد علی بازار موری گیٹ دہلی	۲ر	"	۲۹	۵۶۷۱	مولوی عبد الوحید صاحب ناظم شعبۂ تنظیم دارالعلوم دیوبند	۸ر	"
۸	۵۶۵۲	محمد ادریس صاحب گلی لوئی والی " "	۴ر	"	۳۰	۵۶۷۸	منشی محمد طاہر حسن صاحب محرر رسالہ " "	۶ر	"
۹	۵۶۵۳	محمد نذیر صاحب دوکاندار بازار گندہ نالہ	۲ر	"	۳۱	۵۶۷۹	مولوی محمد عزیز صاحب زین العابدین روڈ اعظم گڈھ	۷	"
۱۰	۵۶۵۴	خلیفہ محمد ادریس خلیفہ محمد احمد صاحبان محلہ نور گنج	۸ر	"	۳۲	۵۶۸۰	مولوی محبوب الٰہی صاحب مدرس منشی فاضل فتحپوری دہلی	۸ر	وظیفہ زکوٰۃ
۱۱	۵۶۵۵	حاجی مقبول الٰہی صاحب پل بنگش بیری والا باغ	۲ر	"	۳۳	۵۶۷۰	بابو عبد الحمید صاحب ہیڈ کلرک ٹیلیفون آفس باڑہ ہندو راؤ	عہ	دوامی
۱۲	۵۶۵۶	عبد الرحیم پسر محبوب الٰہی صاحب اینڈ برادرس چاندنی	۴ر	"	۳۴	۵۶۷۱	جناب محمد صدیق صاحب کباڑی بازار تیلی واڑہ	۴ر	"
۱۳	۵۶۵۷	جناب زین العابدین صاحب بازار ملیتا ران چوک	۶	"	۳۵	۵۶۷۲	جناب رحیم الدین صاحب اینڈ سنز "	۸ر	"
۱۴	۵۶۵۸	شیخ محمد فاروق صاحب آئل کلاتھ مرچنٹ " "	۶	"	۳۶	۵۶۷۳	جناب محمد مصطفےٰ صاحب سلم فروش چتلی قبر "	۸ر	"
۱۵	۵۶۵۹	عبد الحمید صاحب مالک ہمدرد دواخانہ لال کنواں	۶	"	۳۷	۵۶۷۴	حافظ عبد الغنی صاحب چائے والے صدر بازار	عہ	"
۱۶	۵۶۶۰	حاجی رحیم بخش صاحب باڑہ ہندو راؤ	۶	"	۳۸	۵۶۷۵	مستری بشیر الدین صاحب بہادر گڈھ روڈ باڑہ ہندو راؤ	۲ر	"
۱۷	۵۶۶۱	جناب بھولو پسر اللہ بخش صاحب فیاض گنج " "	۴ر	"	۳۹	۵۶۷۶	مستری امام الدین ولد محبوب صاحب " "	۴ر	"
۱۸	۵۶۶۲	بابو عبد اللطیف صاحب گلی بیت والی " "	۲ر	"	۴۰	۵۶۷۷	منشی شفیق الرحمٰن صاحب پل بنگش "	۴ر	"
۱۹	۵۶۶۳	فیاض مرزا سلطان مرزا صاحبان سبزی منڈی	۸ر	"	۴۱	۵۶۷۸	حاجی عبد الغفور صاحب ٹرنک ساز متصل پرانی جیل	عہ	"
۲۰	۵۶۶۴	مستری ولی الدین صاحب بہادر گڈھ " "	۴ر	"	۴۲	۵۶۷۹	شیخ انوار الحسن صاحب بازار فتحپوری "	عہ	"
۲۱	۵۶۶۵	منشی امام الدین صاحب فروٹ کمیشن ایجنٹ " "	۱۲ر	"	۴۳	۵۶۸۰	جناب شبیر الدین فیاض الدین صاحبان تیلی واڑہ	عہ	"
۲۲	۵۶۶۶	جناب عبد القیوم صاحب " " "	۱۲ر	"	۴۴	۵۶۸۱	جناب میت علیصاحب ملازم صدیقی دواخانہ	عہ	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۵	۵۷۳۲	حکیم محمد اسحاق صاحب پکی گلی باڑہ ہندو راؤ دہلی	۱ر	بچوں کی دوائی	۷۴	۵۷۶۱	جناب ظہیر الدین صاحب قصاب پورہ دہلی	۴ر	دوائی بھی خواہ
۴۶	۵۷۳۳	جناب اکرام الدین صاحب بکس والے " "	۸ر	"	۷۵	۵۷۶۲	جناب محمد نعیم الدین صاحب چتلی قبر "	۴ر	"
۴۷	۵۷۳۴	جناب رضا الٰہی صاحب کارخانہ کارڈ بورڈ "	۱ر	"	۷۶	۵۷۶۳	عبد الحکیم کباب والے جامع مسجد "	۸ر	"
۴۸	۵۷۳۵	جناب محمد بلال صاحب کپڑے والے "	۲ر	"	۷۷	۵۷۶۴	اسلام الدین شجاع الدین صاحبان چاندنی چوک	عہ	"
۴۹	۵۷۳۶	قاری اظہار الحق صاحب امام مسجد کوچہ پنیچ پندان	۴ر	"	۷۸	۵۷۶۵	حافظ محمد عمر صاحب کوچہ قابل عطار "	۲ر	"
۵۰	۵۷۳۷	مولانا شمس الدین صاحب کوچہ قابل عطار "	۲ر	"	۷۹	۵۷۶۶	جناب محمد اقبال صاحب اقبال بوٹ ہاؤس "	۴ر	"
۵۱	۵۷۳۸	محمد حسین و اجمل حسین صاحبان کرانہ مرچنٹ "	عہ	"	۸۰	۵۷۶۷	جناب بشیر احمد صاحب تاجر جفت بلیماران "	۸ر	"
۵۲	۵۷۳۹	عبد العزیز و غفران الدین صاحبان بنی منڈی	عہ	"	۸۱	۵۷۶۸	مولوی سیف اللہ صاحب ہاشمی سفیر دار العلوم دیوبند	۸ر	وظیفہ ذکوٰۃ
۵۳	۵۷۴۰	جناب محمد مرزا صاحب کارخانہ بٹن " "	عہ	"	۸۲	۵۷۶۹	جناب عبد الحق صاحب محمد شیش گران۔ کرتپور بجنور	عہ	دوائی بھی خواہ
۵۴	۵۷۴۱	جناب محمد رفیع پسر عظمت اللہ صاحب عطار "	۲ر	"	۸۳	۵۷۷۰	جناب مرزا عبد اللطیف بیگ صاحب رئیس "	عا	"
۵۵	۵۷۴۲	جناب محمود مرزا صاحب کارخانہ دار "	عہ	"	۸۴	۵۷۷۱	جناب کفایت احمد صاحب محمد شیشگران "	عہ	"
۵۶	۵۷۴۳	جناب رضی الدین صاحب بزدوکان محمد الیاس صاحب	۱ر	"	۸۵	۵۷۷۲	محمد یٰسین و منجانب اظہار حسین صاحب مرحوم "	عہ	"
۵۷	۵۷۴۴	جناب عبد الوحید صاحب " "	۱ر	"	۸۶	۵۷۷۳	محمد یٰسین ولد محمد اسمٰعیل صاحب "	عہ	"
۵۸	۵۷۴۵	قاری فضل الدین صاحب مدرس مدرسہ فتحپوری "	۲ر	"	۸۷	۵۷۷۴	مولانا حافظ کبیر احمد و حافظ عبد الغفور صاحبان ہوڑ تلاؤ	عا	"
۵۹	۵۷۴۶	مولوی قاضی سجاد حسین صاحب " "	۸ر	"	۸۸	۵۷۷۵	مولانا مفتی انتظار حسین صاحب مفتی سرائے "	عہ	"
۶۰	۵۷۴۷	حکیم ناصر خلیق صاحب " "	۲ر	"	۸۹	۵۷۷۶	منشی محمد صدیق صاحب بزدوکان حاجی محمد شفیع صاحب	۸ر	وظیفہ ذکوٰۃ
۶۱	۵۷۴۸	مولوی سلطان محمد صاحب " "	عہ	"	۹۰	۵۷۷۷	صبغت اللہ صاحب بزدوکان حافظ محمد عثمان چاندنی چوک	عہ	دوائی بھی خواہ
۶۲	۵۷۴۹	جناب قاری محمد صاحب " "	۴ر	"	۹۱	۵۷۷۸	مولوی عبد الرحمٰن صاحب مدرس مدرسہ فتحپوری چوک "	عہ	"
۶۳	۵۷۵۰	حاجی نجم الدین صاحب گھڑی ساز نئی سڑک	۴ر	"	۹۲	۵۷۷۹	حافظ محمد یونس صاحب "	۴ر	"
۶۴	۵۷۵۱	جناب محمد اسحاق صاحب قصاب پورہ	۴ر	"	۹۳	۵۸۰۰	جناب محمد اشفاق صاحب بن نگش "	۴ر	"
۶۵	۵۷۵۲	جناب مہتاب الدین صاحب نواب گنج بن نگش	۱ر	"	۹۴	۵۸۰۱	عبد المجید محمد سعید خاں صاحبان صدر بازار	۴ر	"
۶۶	۵۷۵۳	آغا مرزا پسر نواب مرزا صاحب باڑہ ہندو راؤ	۸ر	"	۹۵	۵۸۰۲	محمد عثمان صاحب مسجد نواب والی قصاب پورہ	۴ر	"
۶۷	۵۷۵۴	حاجی مہر الٰہی صاحب گھڑی ساز صدر بازار	۲ر	"	۹۶	۵۸۰۳	جناب عبد الغفار صاحب بنیا بانس "	۴ر	"
۶۸	۵۷۵۵	ماسٹر علاؤ الدین صاحب " "	۲ر	"	۹۷	۵۸۰۴	جناب الطاف الرحمٰن صاحب " "	۲ر	"
۶۹	۵۷۵۶	جناب محمد اسحاق صاحب گبی والے محلہ کشن گنج	۲ر	"	۹۸	۵۸۰۵	جناب محمد سمیع صاحب کوچہ چیلان	۲ر	"
۷۰	۵۷۵۷	جناب عبد الرشید صاحب شیشہ والے صدر بازار	۲ر	"	۹۹	۵۸۰۶	حاجی محمد صدیق عبد الغنی صاحبان درزی صدیقیہ	عہ	وظیفہ ذکوٰۃ
۷۱	۵۷۵۸	مستری محمد رمضان صاحب بیری والا باغ	عا	"	۱۰۰	۵۸۲۳	سید عبد الکریم صاحب کشن گنج مہور بھوپال	عہ	دوائی "
۷۲	۵۷۵۹	جناب عزیز احمد صاحب خلق شاہ والے " "	۴ر	"	۱۰۱	۵۸۲۴	ڈاکٹر حامد خاں صاحب " "	عا	"
۷۳	۵۷۶۰	مولوی عبد الرشید صاحب امام مسجد قصاب پورہ	۲ر	"	۱۰۲	۵۸۲۵	سید عبد الحی صاحب منصف " "	عہ	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۰۳	۵۸۷۵	بابو ظفر احمد صاحب وکیل سیہور بھوپال	عا	دوائی	۱۳۴	۵۹۷۶	بابو عبداللطیف صاحب گلی دیت والی سرائے حافظ	۲ر	دوائی
۱۰۴	۵۸۷۶	سردار مقدس محمد خاں صاحب " "	عا	"	۱۳۵	۵۹۷۷	حاجی محمد الیاس صاحب باڑہ ہندو "	۴ر	"
۱۰۵	۵۸۷۷	ماسٹر فدا بخش صاحب بیڈ ماسٹر پرائمری سکول	۲ر	"	۱۳۶	۵۹۷۸	حاجی محمد اسمٰعیل صاحب " "	عہ	"
۱۰۶	۵۸۳۰	حکیم عبدالمعبود خانصاحب پنس یونین کمشنر بلخانہ	عہ	"	۱۳۷	۵۹۷۹	حافظ محمد عثمان محمد فاروق صاحبان نجدی "	عہ	"
۱۰۷	۵۸۳۱	شیخ سمیع الدین صاحب جنت فروش دہلی بازار	۸ر	"	۱۳۸	۵۹۸۰	جناب محمد ابراہیم صاحب پرچون انسٹر ہندوستان بلڈنگ	۴ر	"
۱۰۸	۵۸۳۲	جناب محمد اسمٰعیل صاحب بازار بزازہ "	۴ر	"	۱۳۹	۵۹۸۱	محمد عثمان ابن محمد داؤد صاحب کوچہ قابل عطارہ	۸ر	"
۱۰۹	۵۸۳۳	محمد حنیف صاحب سوداگر رنگ محلہ نقارچیان "	۴ر	"	۱۴۰	۵۹۸۲	محمد ایوب صاحب واچ میکر نئی سڑک "	۱ر	"
۱۱۰	۵۸۳۴	شیخ رفیع الدین صاحب جنت فروش دہلی بازار "	۸ر	"	۱۴۱	۵۹۸۳	محمد رفیق الرحمٰن صاحب تاجر جنت بلیماران "	۴ر	"
۱۱۱	۵۸۳۵	عبدالکریم صاحب بھوسی مقبرہ ابو محمد "	عہ	"	۱۴۲	۵۹۸۴	منشی فدا حسین خانصاحب شیر فروش تکی والہ "	۴ر	"
۱۱۲	۵۸۳۶	مستری علاؤالدین صاحب مالک ظفر مل تصویر	عہ	"	۱۴۳	۵۹۸۵	عبدالوحید صاحب نوری حافظ محمد زکریا صاحب لال کنواں	۱ر	"
۱۱۳	۵۸۳۷	مستری حافظ محمد عظیم صاحب محلہ گدوبارہ بلند شہر "	عہ	"	۱۴۴	۵۹۸۶	جناب محمد سلطان صاحب " " "	۱ر	"
۱۱۴	۵۸۳۸	خان بہادر مرزا احمد بیگ صاحب " "	عا	"	۱۴۵	۵۹۸۷	اہلیہ صاحبہ حافظ محمد زکریا صاحب " "	۱ر	"
۱۱۵	۵۸۳۹	مولوی محمد حنیف صاحب سفیر دارالعلوم دیوبند	۴ر	"	۱۴۶	۵۹۸۸	حافظ محمد زکریا صاحب " "	۴ر	"
۱۱۶	۵۸۴۰	مولوی راشد حسن صاحب عثمانی " "	۸ر	وظیفہ ماہ	۱۴۷	۵۹۸۹	حافظ محمد زکریا صاحب انصاری بازار	۲ر	"
۱۱۷	۵۹۰۸	شیخ محمد ابراہیم صاحب کلاتہ مرچنٹ بلیماران دہلی	عہ	"	۱۴۸	۵۹۹۰	حافظ جمیل احمد پسر حاجی محمد عمر صاحب	۲ر	"
۱۱۸	۵۹۱۰	حاجی محمد مصطفےٰ صاحب سلفروش بازار چتلی قبر	۸ر	دوائی	۱۴۹	۵۹۹۱	حافظ محمد فاضل خان ولد اصل خانصاحب " "	۲ر	"
۱۱۹	۵۹۱۱	حکیم شریف الدین صاحب بقائی دواخانہ " "	عا	"	۱۵۰	۵۹۹۲	مولوی قاری شریف احمد صاحب مسجد حوض والی	۴ر	"
۱۲۰	۵۹۱۲	جناب محمد زماں صاحب چوک جامع مسجد " "	۲ر	"	۱۵۱	۵۹۹۳	حاجی حافظ جمیل احمد خلف حاجی محمد عمر صاحب "	۲ر	"
۱۲۱	۵۹۱۳	مسماۃ بشیر جہاں بیگم صاحبہ مسعود منزل "	۴ر	"	۱۵۲	۵۹۹۴	حکیم علیم الدین صاحب قصاب پورہ "	۲ر	"
۱۲۲	۵۹۱۴	رشید احمد صاحب چاندپوری " "	۴ر	"	۱۵۳	۵۹۹۵	محمد اسحاق صاحب تمباکو والے متصل شفاخانہ	۱ر	"
۱۲۳	۵۹۱۵	شیخ سراج احمد و نیاز احمد صاحبان بلیماران "	عہ	"	۱۵۴	۵۹۹۶	حکیم محمد اسحاق صاحب باقی دواخانہ "	۴ر	"
۱۲۴	۵۹۱۶	جناب محمد مختار صاحب سوداگر لال کنواں "	۱ر	"	۱۵۵	۵۹۹۷	ظہیر الدین صاحب شیر فروش "	۱ر	"
۱۲۵	۵۹۱۷	نظام الدین زین العابدین صاحب "	عہ	"	۱۵۶	۵۹۹۸	حافظ محمد یونس صاحب متصل مسجد کلو والی "	۲ر	"
۱۲۶	۵۹۱۸	حافظ شہاب الدین صاحب قصاب پورہ "	۸ر	"	۱۵۷	۵۹۹۹	جناب عبدالرشید صاحب پرچونیہ "	۴ر	"
۱۲۷	۵۹۱۹	عبدالعزیز و فخر الدین صاحبان "	عہ	"	۱۵۸	۶۰۰۰	جناب عبدالغنی صاحب محلہ مغلپورہ سبزی منڈی	۴ر	"
۱۲۸	۵۹۲۰	حکیم عبدالرزاق صاحب سبزی دواخانہ	عہ	"	۱۵۹	۶۰۰۱	جناب محمد یوسف صاحب نوبت خانی مسجد	۱ر	"
۱۲۹	۵۹۲۱	حافظ محمد یونس صاحب باڑہ ہندو راؤ	۴ر	"	۱۶۰	۶۰۰۲	حاجی محفوظ الٰہی صاحب تجارتی دواخانہ باڑہ ہندو راؤ	۴ر	"
۱۳۰	۵۹۲۲	منشی عبدالسلام صاحب نگینوی صدر بازار	۳ر	"	۱۶۱	۶۰۰۳	ماسٹر اصغر علی صاحب اسٹل کلاتہ مرچنٹ	۸ر	"
۱۳۱	۵۹۲۳	حاجی محمد عثمان صاحب محلہ مرچنٹ	۴ر	"	۱۶۲	۶۰۰۴	محمد ایوب صاحب واچ میکر کوٹھی علیجان	۲ر	"
۱۳۲	۵۹۲۴	حافظ عبدالرحیم صاحب ٹرنک والے "	عا	"	۱۶۳	۶۰۰۵	جناب انوار الحسن صاحب پٹکی قبر	۲ر	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۶۳	۵۹۵۵	حاجی کریم الٰہی احسان الٰہی صاحب بازار بلیماران دہلی	۵	[illegible]	۱۹۱	۶۱۰۱	شیخ محمد جناب صاحب بازار بلیماران دہلی	۵	[illegible]
۱۶۴	۵۹۵۶	حاجی عبدالمغنی فضل حق صاحبان " "	۳	"	۱۹۲	۶۱۰۶	جناب عبدالستار صاحب بجلی والے چتلی قبر "	۳	دوائی
۱۶۵	۵۹۵۷	شیخ محمد دین صاحب انبالہ والے کشن گنج مکان [illegible]	۵	"	۱۹۳	۶۱۰۷	شیخ سراج الدین صاحب مالک کلکتہ ہارڈ ویئر [illegible]	۸ر	"
۱۶۶	۵۹۵۸	جناب محمد ذکاء اللہ صاحب بیری والا بلاغ بارہ ہندو راؤ	۲ر	"	۱۹۴	۶۱۰۸	محمد شفیع ولد محمد یعقوب صاحب کوچہ قابل عطار "	۵	"
۱۶۷	۵۹۵۹	خلیفہ محمد ادریس و خلیفہ محمد احمد صاحبان کارخانہ موتی [illegible]	۸ر	"	۱۹۵	۶۱۰۹	شیخ عبدالغفور صاحب کیپ مرچنٹ کوچہ پیچ زدان	۵	"
۱۶۸	۵۹۶۰	حاجی مقبول الٰہی صاحب پل بنگش بیری والا بلاغ "	۲ر	"	۱۹۶	۶۱۱۰	شیخ فخر الدین صاحب بنڈ سنز نزد ڈاکخانہ جامع مسجد	۴ر	"
۱۶۹	۵۹۶۱	جناب ذکر الرحمن صاحب کوچہ قابل عطار "	۴ر	"	۱۹۷	۶۱۱۱	جناب محمد سعید صاحب گلی کوٹھی والی پل بنگش	۴ر	"
۱۷۰	۵۹۶۲	شیخ سراج الدین احمد دین صاحب سرائے حافظ [illegible]	۵	"	۱۹۸	۶۱۱۲	جناب محمد علی صاحب جنگل والی مسجد " "	۴ر	"
۱۷۱	۵۹۶۳	حاجی کریم اللہ و انعام اللہ صاحبان " "	۸ر	"	۱۹۹	۶۱۱۳	جناب عبدالحمید صاحب بارہ ہندو راؤ "	۸ر	"
۱۷۲	۵۹۶۴	جناب محمد ایوب صاحب کارخانہ تختی بارہ ہندو راؤ	۸ر	"	۲۰۰	۶۱۱۴	منشی غفران الدین صاحب میزی منڈی "	۲ر	"
۱۷۳	۵۹۶۵	حافظ محمد فاروق صاحب تیلی واڑہ "	۴ر	"	۲۰۱	۶۱۱۵	منشی مشکور علیخاں صاحب دوکان کرتار سنگھ "	۲ر	"
۱۷۴	۵۹۶۶	جناب منظور احمد صاحب بارہ ہندو راؤ	[illegible]	"	۲۰۲	۶۱۱۶	منشی عرفان الدین صاحب و عبدالحکیم صاحب " "	۴ر	"
۱۷۵	۵۹۶۷	اہلیہ صاحبہ مولوی محمد نصیر الدین صاحب رائے پور دکن	وظیفہ ماہ [illegible]	۸ر	۲۰۳	۶۱۱۷	عبدالحکیم حبیب الرحمن صاحب فروٹ کمیشن ایجنٹ	۵	"
۱۷۶	۵۹۶۸	والدہ صاحبہ محمود علیصاحب مرسلہ مولوی " "	وظیفہ ماہ [illegible]	۸ر	۲۰۴	۶۱۱۸	عبدالرحیم صاحب متصل مسجد نیا پیگ جنرل منڈی	۱ر	"
۱۷۷	۵۹۶۹	مولانا مولوی محمد نصیر الدین صاحب " "	۵	"	۲۰۵	۶۱۱۹	عبدالعزیز صاحب " "	۱ر	"
۱۷۸	۵۹۷۰	شیخ عبدالسلام عبدالغفار صاحبان سرائے حافظ [illegible] دہلی	۸ر	دوائی	۲۰۶	۶۱۲۰	مستری محمد اسمٰعیل صاحب متصل لال مسجد " "	۴ر	"
۱۷۹	۵۹۷۱	حافظ محمد سلطان پسر حافظ عبداللطیف صاحب مدد [illegible]	۴ر	"	۲۰۷	۶۱۲۱	مستری ولی الدین صاحب بہادر گڑھ روڈ " "	۴ر	"
۱۸۰	۵۹۷۲	شیخ عبدالجبار باڑی برادرس " "	۲ر	"	۲۰۸	۶۱۲۲	منشی شفیق الرحمن صاحب متصل ایم بی سکول پل بنگش	۴ر	"
۱۸۱	۵۹۷۳	حاجی رشید احمد صاحب سوداگر " "	۴ر	"	۲۰۹	۶۱۲۳	جناب فخر الدین صاحب کارخانہ متصل مسجد بازار چتلی قبر	۸ر	"
۱۸۲	۵۹۷۴	والدہ امان اللہ خانصاحب دوکان اکرام اللہ " "	۴ر	"	۲۱۰	۶۱۲۴	جناب محمد سلطان صاحب کارخانہ صابون تیلی واڑہ	۴ر	"
۱۸۳	۵۹۷۵	جناب حبیب الرحمن صاحب انجینیر [illegible] بنگش بارہ ہندو راؤ	۱۲ر	"	۲۱۱	۶۱۲۵	حافظ عبدالمغنی صاحب چاہ والے صدر بازار "	۵	"
۱۸۴	۵۹۷۶	زوجہ [illegible] " "	۴ر	"	۲۱۲	۶۱۲۶	شیخ عبدالغنی و احسان الٰہی صاحب بلیماران "	۸ر	"
۱۸۵	۵۹۷۷	منشی [illegible] صاحب موضع اجراڑہ میرٹھ	۵	"	۲۱۳	۶۱۲۷	زین العابدین صاحب تاجر جفت " "	۸ر	"
۱۸۶	۶۰۱۰	[illegible] حاکم علیصاحب ساکن بدرکھا [illegible]	۵	"	۲۱۴	۶۱۲۸	محمد اسمٰعیل صاحب آئل کا تھوک مرچنٹ " "	۴ر	"
۱۸۷	۶۰۲۸	شیخ اشفاق احمد صاحب بن شیخ محمد صادق [illegible]	[illegible]	[illegible]	۲۱۵	۶۱۲۹	چوہدری محمد بخش صاحب نیفس روڈ قرول باغ "	۸	"
		منزل [illegible] بارہ چینوٹ ضلع جھنگ			۲۱۶	۶۱۳۰	مستری بشیر الدین صاحب فیاض گنج روڈ بارہ ہندو راؤ	۴ر	"
۱۸۸	۶۰۳۱	شیخ محمد صادق صاحب " "	۵	"	۲۱۷	۶۱۳۱	مستری امام الدین صاحب " " "	۴ر	"
۱۸۹	۶۰۳۲	حکیم برکت علیصاحب آصف محمد کیور خانجات	۵	"	۲۱۸	۶۱۳۲	حاجی رحیم بخش صاحب کارخانہ بارکنڈ چھپکا "	۸	"
۱۹۰	۶۰۴۲	مرزا محمد شریف بیگ صاحب تسر [illegible]	۵	"	۲۱۹	۶۱۳۳	علیم الدین صاحب کوئلہ والے "	۴ر	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۲۰	۶۱۳۴	شیخ اللہ والا رسول بخش محلہ قصاب پورہ دہلی	۱ر	دوائی	۲۴۹	۶۱۶۳	حکیم علیم الدین صاحب محلہ مسجد شاہ گل حضرت	۲ر	دوائی
۲۲۱	۶۱۳۵	حاجی عبدالمجید و عبدالحمید صاحبان قومی بازار	۴ر	"	۲۵۰	۶۱۶۴	ماسٹر اصغر علی صاحب اہل کالونی مرچنٹ	۸ر	"
۲۲۲	۶۱۳۶	حاجی محمد حفیظ صاحب گندہ بک والے پل نگش	عا	"	۲۵۱	۶۱۶۵	حاجی ڈپٹی عبدالوحید خانصاحب مقام و ڈاکخانہ بگراسی ضلع بلند شہر	عہ	"
۲۲۳	۶۱۳۷	شیخ محمد فاروق صاحب اہل کالونی مرچنٹ بلیماران	عا	"	۲۵۲	۶۱۶۶	محمد رب نواز خانصاحب " " "	عہ	"
۲۲۴	۶۱۳۸	ایس عبدالمتین صاحب سوداگران چاندنی چوک	۴ر	"	۲۵۳	۶۱۶۷	محمد عبدالسلام خانصاحب " " "	عہ	"
۲۲۵	۶۱۳۹	شیخ عبدالرحیم صاحب ایند برادرس	۴ر	"	۲۵۴	۶۱۶۸	محمد نصیر خانصاحب " " "	عہ	"
۲۲۶	۶۱۴۰	جناب غیاث الدین صاحب تباکو والے موری گیٹ	۸ر	"	۲۵۵	۶۱۶۹	رحیم اللہ صاحب بیوپاری " " "	عہ	"
۲۲۷	۶۱۴۱	جناب عابد خاں صاحب موری دروازہ	۴ر	"	۲۵۶	۶۱۷۰	حکیم نیاز احمد خاں صاحب " " "	عہ	"
۲۲۸	۶۱۴۲	جناب حبیب الرحمن صاحب لال کنواں	۸ر	"	۲۵۷	۶۱۷۱	محمد یعقوب علیخاں صاحب موضع چندنا و ڈاکخانہ دولت پور	عا	"
۲۲۹	۶۱۴۳	جناب عبدالرحیم صاحب موری گیٹ	۲ر	"	۲۵۸	۶۱۷۲	محمد عبدالرؤف خانصاحب " " "	عا	"
۲۳۰	۶۱۴۴	ماسٹر چنین الدین صاحب سبزی منڈی	۱۲ر	"	۲۵۹	۶۱۷۳	قاضی محمد یامین صاحب مقام و ڈاکخانہ بگراسی	عا	"
۲۳۱	۶۱۴۵	جناب محمد ادریس صاحب محمد علی بازار موری دروازہ	۸ر	"	۲۶۰	۶۱۷۴	محمد عبدالغفار خانصاحب رئیس " بہادر گڑھ	عہ	"
۲۳۲	۶۱۴۶	جناب محمد احمد صاحب دوکاندار پرچونیہ مولوی گیٹ	۴ر	"	۲۶۱	۶۱۷۵	چودھری حاجی واجد علیصاحب گڑھ مکتیشر میرٹھ	عا	"
۲۳۳	۶۱۴۷	جناب محمد نذر صاحب بازار گندہ نالہ	۲ر	"	۲۶۲	۶۱۷۶	شیخ ملا نھے خانصاحب " " "	عہ	"
۲۳۴	۶۱۴۸	بابو حفیظ اللہ صاحب مشین والے باڑہ ہندو راؤ	عہ	"	۲۶۳	۶۱۷۷	محمد قدامرزا خانصاحب بگراسی بلند شہر	عہ	"
۲۳۵	۶۱۴۹	بابو عبدالمجید صاحب ہیڈ کلرک ٹیلیفون نور گنج	عہ	"	۲۶۴	۶۱۷۸	حاجی محمد اسد اللہ خانصاحب " " "	عہ	"
۲۳۶	۶۱۵۰	حاجی محمد الیاس صاحب پنساری باڑہ ہندو راؤ	۴ر	"	۲۶۵	۶۱۷۹	چودھری شبیر علیصاحب گڑھ مکتیشر میرٹھ	عہ	"
۲۳۷	۶۱۵۱	حاجی محمد بلال صاحب کپڑے والے	۲ر	"	۲۶۶	۶۱۸۰	چودھری سلیمان خانصاحب " " "	عہ	"
۲۳۸	۶۱۵۲	حکیم محمد ابراہیم صاحب نشمن گنج پنجابی دوخانہ	۸ر	"	۲۶۷	۶۱۸۱	حکیم مولوی شمس الدین صاحب " " "	عہ	"
۲۳۹	۶۱۵۳	مستری محمد رمضان صاحب بیری والا باغ	عا	"	۲۶۸	۶۱۸۲	محمد اسمٰعیل خانصاحب موضع پنیا و ڈاکخانہ بہیڑہ ضلع شاہجہانپور	عہ	"
۲۴۰	۶۱۵۴	مستری مولا بخش صاحب باڑہ ہندو راؤ	۸ر	"	۲۶۹	۶۱۸۳	حاجی ستارہ خانصاحب " " "	عہ	"
۲۴۱	۶۱۵۵	عبدالعزیز و غفران الدین صاحبان سبزی منڈی	عہ	"	۲۷۰	۶۱۸۴	محمد خورشید حسن خانصاحب " " "	عہ	"
۲۴۲	۶۱۵۶	جناب محمد مرزا صاحب کارخانہ بٹن	عہ	"	۲۷۱	۶۱۸۵	فرحت حسین خانصاحب محلہ چھ موضع کھیتا	عا	"
۲۴۳	۶۱۵۷	جناب محمد رفیع صاحب	۲ر	"	۲۷۲	[illegible]	محمد علی خانصاحب موضع کوسی و ڈاکخانہ لدھاؤ	عہ	"
۲۴۴	۶۱۵۸	داروغہ صادق حسین صاحب	۴ر	"	۲۷۳	[illegible]	[illegible] خانصاحب " " "	عہ	"
۲۴۵	۶۱۵۹	جناب عبدالرشید صاحب پرچونیہ قصاب پورہ	۴ر	"	۲۷۴	[illegible]	[illegible] خانصاحب " " "	عہ	"
۲۴۶	۶۱۶۰	کرم الٰہی ولد شیخ کلو صاحب	۴ر	"	۲۷۵	[illegible]	[illegible] صاحب " " "	عہ	"
۲۴۷	۶۱۶۱	محمد یوسف صاحب	۱ر	"	۲۷۶	[illegible]	جناب [illegible] صاحب " " "	عہ	"
۲۴۸	۶۱۶۲	منشی عبدالعزیز صاحب	۱ر	"	۲۷۷	۶۲۲۷	حاجی محمد حسین خانصاحب موضع دیوتھیا	عہ	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۷۸	۶۲۳۸	محمد حسین خانصاحب موضع دیوتہیا ڈاکخانہ دلدار نگر غازیپور			۳۰۷	۶۳۳۰	حاجی میراجی صاحب گھڑی والے پہاڑی دیسوح صدر بازار دہلی	۲ر	دوامی بھی مخطبان
۲۷۹	۶۲۳۹	جناب قمرالزماں خانصاحب " "			۳۰۸	۶۳۳۱	منشی محمد صدیق صاحب دوکان محمد شفیع محمد خلیل	۸ر	"
۲۸۰	۶۲۵۰	شیخ حبیب اللہ خانصاحب " "			۳۰۹	۶۳۳۲	حاجی محمد عثمان صاحب سرائے حافظ بنہ	۴ر	"
۲۸۱	۶۲۵۱	قاری عبدالمجید صاحب رئیس موضع کرہ " "			۳۱۰	۶۳۳۳	عتیق الرحمن بن فضل الرحمن صاحب بن منگش ہیریوالا	۲ر	"
۲۸۲	۶۲۵۲	محمد یامین صاحب نمبردار کیلاشپور ضلع سہارنپور			۳۱۱	۶۳۳۴	جناب عبدالستار صاحب " "	۱ر	"
۲۸۳	۶۲۵۳	مولانا رشید احمد خانصاحب " "			۳۱۲	۶۳۳۵	جناب عبدالغفار صاحب " "	۱ر	"
۲۸۴	۶۲۵۴	منشی عبدالحمید خانصاحب " "			۳۱۳	۶۳۳۶	جناب منشی عبدالرحمن صاحب " "	۲ر	"
۲۸۵	۶۲۵۵	حاجی جانی صاحب باورچی خانہ بہادر صاحب			۳۱۴	۶۳۳۷	شیخ نور احمد معرفت شیخ فضل الرحمن صاحب سرائے حافظ بنہ	۲ر	"
۲۸۶	۶۲۵۶	سید مقصود حسن صاحب خیاط			۳۱۵	۶۳۳۸	حاجی کریم اللہ وانعام اللہ صاحبان	۴ر	"
۲۸۷	۶۲۵۷	مولانا سید محمد امیر صاحب لوہانی سرائے		وظیفہ ذکوٰۃ	۳۱۶	۶۳۳۹	شیخ سراج الدین صاحب فرم احمد دین سوپ ہنٹ		
۲۸۸	۶۲۵۸	حاجی حبیب احمد محمد عمر صاحبان نیا بازار		للجہ ۸	۳۱۷	۶۳۴۰	محمد اسمٰعیل معرفت حافظ عبدالرحیم صاحب		
۲۸۹	۶۲۵۹	منشی محمد یٰسین صاحب کارندہ خانبہادر کیلاشپور			۳۱۸	۶۳۴۱	شیخ عبدالسلام عبدالغفار صاحبان صدر بازار	۸ر	"
۲۹۰	۶۲۶۰	مولوی شبیر حسین صاحب مدرس مڈل سکول سہوارہ		دوامی	۳۱۹	۶۳۴۲	حافظ محمد سلطان حافظ عبداللطیف صاحبان	۴ر	"
۲۹۱	۶۲۶۲	سید محمد صاحب واسطی پنشنر قصبہ گلاوٹھی بلند شہر			۳۲۰	۶۳۴۳	شیخ عبدالجبار صاحب باڑی برادرس صدر بازار	۲ر	"
۲۹۲	۶۲۶۲	عبدالرشید صاحب بہو جلد پہاڑی بستی قبر دہلی			۳۲۱	۶۳۴۴	عبدالرشید صاحب شیشہ والے سرائے حافظ بنہ	۱ر	"
۲۹۳	۶۲۶۳	محمد اقبال صاحب اقبال بوٹ ہاؤس کوچہ رحمان			۳۲۲	۶۳۴۵	حاجی رشید احمد صاحب سوداگر گلی شکو والی	۴ر	"
۲۹۴	۶۲۶۴	حافظ محمد عمر صاحب کوچہ قابل عطار			۳۲۳	۶۳۴۶	والد امان اللہ خاں صاحب " "	۴ر	"
۲۹۵	۶۲۶۶	محمد رفیق الرحمن صاحب تاجر جنت بلیماران			۳۲۴	۶۳۴۷	حکیم محمد اسحاق صاحب پکی گلی باڑہ ہندو راؤ	۱ر	"
۲۹۶	۶۲۶۷	حافظ شبیر حسین صاحب " "			۳۲۵	۶۳۴۸	مولانا عبدالرحمن صاحب مدرس مدرسہ فتحپوری	۴ر	"
۲۹۷	۶۲۶۹	محمد حسین و اجمل حسین صاحبان کھاری باؤلی			۳۲۶	۶۳۴۹	مولانا قاضی سجاد حسین صاحب " "	۸ر	"
۲۹۸	۶۲۷۰	محمد صدیق محمد یٰسین صاحبان پتلی واڑہ			۳۲۷	۶۳۵۰	شیخ مفرح احمد و نیاز احمد صاحبان بلیماران		
۲۹۹	۶۲۷۳	حکیم عبدالحمید صاحب مالک ہمدرد دواخانہ			۳۲۸	۶۳۵۱	مولوی قاری شریف احمد صاحب نئی سڑک	۴ر	"
۳۰۰	۶۲۷۳	محمد مختار صاحب سوداگر بازار لال کنواں			۳۲۹	۶۳۵۲	حافظ جمیل احمد محمد عمر صاحبان کوچہ قابل عطار	۲ر	"
۳۰۱	۶۲۷۴	حامد حسین صاحب مالک حامد اسٹور کھاری باؤلی			۳۳۰	۶۳۵۳	حافظ محمد فاضل و محمد اصل خانصاحبان " "	۲ر	"
۳۰۲	۶۲۷۵	رضی الدین صاحب باڑہ ہندو راؤ			۳۳۱	۶۳۵۴	محمد دین و رضی الدین صاحبان کھاری باؤلی		
۳۰۳	۶۲۷۶	عبدالوحید صاحب چھوٹی مسجد " "			[illegible]	[illegible]	منشی عبدالسلام صاحب صدر بازار	۸ر	"
۳۰۴	۶۲۷۷	محمد یعقوب صاحب تیلی واڑہ			[illegible]	[illegible]	[illegible] الدین شجاع الدین صاحبان		
۳۰۵	۶۲۷۸	حکیم عبدالعزیز صاحب ہمدرد دواخانہ			[illegible]	[illegible]	[illegible] صاحب [illegible] ہندوستان [illegible]		
۳۰۶	۶۲۷۹	[illegible] صاحب ملازم [illegible] دواخانہ نور [illegible]			[illegible]	[illegible]	[illegible] محمد فاروق صاحب بازار بلیماران		

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۳۳۳	۶۳۵۸	شیخ ضیاء الرحمن صاحب تاجران جنت بلیا ضلع بلیا	عا	وظیفہ	۳۳۴	۶۳۵۹	وصفدار فضل کریم صاحب پوسٹ ماسٹر موضع ڈاکخانہ [illegible]	[illegible]	[illegible]
۳۳۷	۶۳۶۵	مولوی محمد شعیب صاحب رضوی مشیک [illegible]	[illegible]	[illegible]	۳۳۶	۶۳۶۵	کھیرے خانصاحب سرسلہ " " "	"	"
۳۳۸	۶۳۶۶	مولوی عبدالجلیل صاحب انسپکٹر پولیس محلہ پیر پھوڑ	"	"	۳۳۹	۶۳۶۷	مسماۃ انفو صاحبہ " " "	"	"
۳۳۹	۶۳۶۷	مولوی محمد اسمٰعیل خانصاحب محلہ بیری باغ	"	"	۳۴۰	۶۳۶۸	والدہ محمد نذیر صاحب " " "	"	"
۳۴۰	۶۳۶۸	مولوی محمد حسن صاحب محلہ گولک پور بندر روڈ	"	"	۳۴۱	۶۳۶۸	محمد اکبر صاحب " " "	۲ر	"
۳۴۱	۶۳۶۹	مولوی وسیم اللہ صاحب محکمہ صحت [illegible]	۸ر	"	۳۴۲	۶۳۶۹	محمد الطاف علیخاں صاحب انسپکٹر پولیس [illegible]	[illegible]	[illegible]
۳۴۲	۶۳۷۰	مولوی عبدالمنان صاحب بیدل ایم اے [illegible]	عا	"	۳۴۳	۶۳۷۰	حاجی محمد صدیق صاحب پسر منگو " "	"	[illegible]
۳۴۳	۶۳۷۱	مولوی عبدالجلیل صاحب محلہ پیر پھوڑ	"	"	۳۴۴	۶۳۷۱	خان بہادر محمد مقصود علیخاں صاحب پنشنر " "	[illegible]	"
۳۴۴	۶۳۷۲	مولوی محمد حسن صاحب محلہ گولک پور بندر روڈ	"	"			میزان ۱ عا ۱۳		

عطیات عمومی

موصولہ ماہ جمادی الثانی ۱۳۶۱ھ

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱	۵۵۷۹	محمد عارف صاحب نگینوی سفیر دارالعلوم دیوبند	۴ر	صرف طلبہ	۱۴	۵۵۹۴	مستری محمد ایوب صاحب پلول گوڑگانوں	۸ر	تعمیر [illegible]
۲	۵۵۸۰	چودھری محمد سلیمان صاحب موضع اوسری بجنور	"	زکوٰۃ	۱۵	۵۵۹۵	قاضی نواب علیصاحب مدرسہ ثانوی سکول "	۴ر	"
۳	۵۵۸۳	شیخ شجاع الدین صاحب ہیڈ ماسٹر پلول گڑگانوں	۸ر	تعمیر [illegible]	۱۶	۵۵۹۶	محمد یٰسین صاحب موضع سیوبی "	"	"
۴	۵۵۸۴	حافظ عظیم اللہ صاحب پانی مرچنٹ " "	۴ر	"	۱۷	۵۵۹۷	نواب جعفر علیصاحب اکسائز انسپکٹر " "	"	"
۵	۵۵۸۵	حاجی محمد یٰسین صاحب رئیس " "	"	"	۱۸	۵۵۹۸	مسماۃ سائرہ خاتون سلمہ یٰسین منزل " "	عا	"
۶	۵۵۸۶	جناب وحید الدین صاحب قریشی تاجر دار " "	"	"	۱۹	۵۵۹۹	سلطان محمد خانصاحب تانوتگو " "	"	"
۷	۵۵۸۷	شیخ محمد عمر صاحب سوداگر اب الخزانہ " "	عا	[illegible]	۲۰	۵۶۰۰	بانکے خانصاحب بہشتی گورنمنٹ سکول "	"	"
۸	۵۵۸۸	مفتی انعام اللہ صاحب میونسپل کمشنر " "	"	"	۲۱	۵۶۰۱	چودھری عبدالحکیم خانصاحب [illegible]	"	"
۹	۵۵۸۹	ماسٹر سعید اللہ صاحب ٹیکر ماسٹر " "	"	"	۲۲	۵۶۰۲	منشی نیاز اللہ خانصاحب " " "	"	"
۱۰	۵۵۹۰	[illegible] نصیر احمد صاحب وائس پریذیڈنٹ میونسپل بورڈ	"	"	۲۳	۵۶۰۳	چودھری عابد حسین [illegible]	"	"
۱۱	۵۵۹۱	ماسٹر شبراتی صاحب "	۴ر	"	۲۴	۵۶۰۴	چودھری اللہ دیا [illegible]	"	"
۱۲	۵۵۹۲	جناب عمر فاروق خانصاحب رسالدار "	"	"	۲۵	۵۶۰۵	چودھری چاند خانصاحب [illegible]	"	"
۱۳	۵۵۹۳	پٹواری امان اللہ خانصاحب "	"	"	۲۶	۵۶۰۶	چودھری [illegible] خانصاحب	"	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۷	۵۶۰۷	جناب عنایت اللہ صاحب موضع اومری ڈاکخانہ [illegible]	[illegible]	تعمیر مدرسہ	۵۵	۵۶۳۶	مسلمانان موضع بسدہاڑ ڈاکخانہ شاہپور مظفرنگر	۱۱/	صرف طلبہ
۲۸	۵۶۰۸	جناب عبدالرحمن صاحب " " "	۴/	"	۵۶	۵۶۳۷	" عبدالپور " " "	۱۳/	"
۲۹	۵۶۱۰	درجہ نہم و ہشتم و ہفتم و ششم و پنجم و چہارم و سوم طلبائے اسکول سروخ مالوہ		عطاء بہی خواہ	۵۷	۵۶۳۸	مولوی عزیز الرحمن صاحب قصبہ پھلت "	[illegible]	صرف طلبہ
۳۰	۵۶۱۱	مولوی بقاء اللہ صاحب فاضل دیوبند " "	۴/	"	۵۸	۵۶۳۹	مولوی راغب حسن صاحب " "	[illegible]	"
۳۱	۵۶۱۲	نائب ناظم مجومیا نصاحب " "	[illegible]	"	۵۹	۵۶۴۰	مسلمانان " "	[illegible]	صرف طلبہ
۳۲	۵۶۱۳	اہل خیر برادران نائب ناظم " " "	[illegible]	"	۶۰	۵۶۴۱	بتوسط مولوی علاء الدین صاحب جامع مسجد " "	[illegible]	"
۳۳	۵۶۱۴	الملکاران صاحبان دفاتر " "	[illegible]	"	۶۱	۵۶۴۲	محمد عمر و اکبر و احمد حسن صاحبان موضع ناولہ " "	[illegible]	"
۳۴	۵۶۱۵	مشترکہ موضع کالاکھیڑی پرگنہ امپور تحصیل دیوبند	[illegible]	"	۶۲	۵۶۴۳	بتوسط جناب سید محمد فاضل صاحب بیندا رہتہ ٹیڑہ	[illegible]	"
۳۵	۵۶۱۶	ولی اللہ خانصاحب پنشنر پولیس سپرنٹنڈنٹ موضع [illegible]	زکوٰۃ		۶۳	۵۶۴۴	مسلمانان موضع بھیڑی ڈاکخانہ روہانہ "	[illegible]	"
۳۶	۵۶۱۷	امام مسجد موضع باجری ڈاکخانہ اسلام نگر سہارنپور	[illegible]	صرف طلبہ	۶۴	۵۶۴۵	مولانا آدم عیسیٰ صاحب بی اے اتروڈا دی منزل دیوبند	[illegible]	رسالہ
۳۷	۵۶۱۸	لیاقت حسین خانصاحب بڑھیو والی گلی رامپور "	[illegible]	صرف طلبہ	۶۵	۵۶۴۶	کبیر احمد صاحب اشرفی ساکن تلوپائی ڈاکخانہ کرانی دیوبند	[illegible]	تنقیح طلبہ
۳۸	۵۶۱۹	منشی غلام ربانی صاحب پترول روہانہ ضلع مظفرنگر	۸/	عطاء	۶۶	۵۶۴۷	رحمت اللہ صاحب سبزمنڈی دہلی بات ضلع چاندگام	[illegible]	عطاء
۳۹	۵۶۲۰	باشندگان موضع بھیڑی ڈاکخانہ " "	[illegible]	"	۶۷	۵۶۴۸	عبدالرزاق صاحب پانی پت والے " "	[illegible]	"
۴۰	۵۶۲۱	بندو بہار صاحب جامع مسجد موضع پربالیان "	۲/	"	۶۸	۵۶۴۹	مشتاق احمد صاحب موضع مالکی ضلع سہارنپور	[illegible]	"
۴۱	۵۶۲۲	عبدالمجید صاحب موضع بذہانہ ڈاکخانہ شاہپور "	۲/	"	۶۹	۵۶۵۰	انجمن مریم صاحب ریڑہی ڈاکخانہ سنسارپور "	[illegible]	صرف طلبہ
۴۲	۵۶۲۳	بندو صاحب بہار " " "	۲/	"	۷۰	۵۶۵۱	مولانا حکیم محمد حیات و صوفی عبدالمجید صاحب زرگر موضع دم چھڑہ ڈاکخانہ جلالکا "		"
۴۳	۵۶۲۴	منشی محمد یوسف صاحب قصبہ پھلت " "	[illegible]	"	۷۱	۵۶۵۲	ملا فتح محمد و چودھری بشیر احمد صاحب " "	[illegible]	"
۴۴	۵۶۲۵	جناب محمد ادریس صاحب " " "	[illegible]	"	۷۲	۵۶۵۳	چودھری بشیر احمد صاحب " "	[illegible]	"
۴۵	۵۶۲۶	عبدالغفور صاحب نمبردار موضع ناولہ ڈاکخانہ خوجہ	[illegible]	"	۷۳	۵۶۵۴	جناب عمر دراز صاحب موضع دودھ گڑھ ڈاکخانہ [illegible]	[illegible]	"
۴۶	۵۶۲۷	مسلمانان موضع کھوکری ڈاکخانہ کھتولی "	[illegible]	"	۷۴	۵۶۵۵	قاری محمد ابراہیم صاحب مدرس " " "	[illegible]	"
۴۷	۵۶۲۸	مصدر اللہ نیہ صاحب " " " "	[illegible]	"	۷۵	۵۶۵۶	محمد ادریس حافظ عبداللہ ولی محمد اودی پور ڈاکخانہ	[illegible]	"
۴۸	۵۶۲۹	مولانا محمد نبی صاحب موضع داہوڑا " "	[illegible]	"	۷۶	۵۶۵۷	حافظ طفیل محمد صاحب موضع اودی پور " "	[illegible]	"
۴۹	۵۶۳۰	بابو اللہ بندہ صاحب " بھیڑی " "	[illegible]	صرف طلبہ	۷۷	۵۶۵۸	عبدالمجید صاحب ملازم شاہ محمد حسن صاحب نمبردار " "	[illegible]	"
۵۰	۵۶۳۱	صفت احمد و مشتاق احمد صاحبان سیونا ڈاکخانہ [illegible]	[illegible]	"	۷۸	۵۶۵۹	حافظ مہربان خانصاحب امام مسجد موضع [illegible] ڈاکخانہ [illegible]	[illegible]	"
۵۱	۵۶۳۲	موضع سیونا " "	[illegible]	"	۷۹	۵۶۶۰	چودھری الٰہی بخش صاحب بیوپاری " "	[illegible]	"
۵۲	۵۶۳۳	مسلمانان " " "	[illegible]	"	۸۰	۵۶۶۱	پیر جی محمد صغیر صاحب ساڈھوردی " "	[illegible]	"
۵۳	۵۶۳۴	مسلمانان موضع پربالیان ڈاکخانہ منصورپور "	[illegible]	"	۸۱	۵۶۶۲	حافظ رحمت اللہ صاحب مدرس مدرسہ کھنا ڈاکخانہ [illegible]	[illegible]	"
۵۴	۵۶۳۵	" " " بہاڑا " شاہپور "	[illegible]	"	۸۲	۵۶۶۳	صوفی عبدالحکیم صاحب اودی پور ڈاکخانہ [illegible]	[illegible]	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی معطی کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی معطی کنندگان	رقم	مد
۸۳	۵۶۰۰	حافظ طفیل احمد صاحب نودی پور ڈاکخانہ بیت بہار	۱	قربانی	۱۱۲	۵۷۸۲	ریاست خلیفہ صاحب ملازم ڈاکخانہ اکبرآباد بمنور	۱	قربانی
۸۴	۵۶۹۱	منشی عبدالحمید صاحب حسن پورہ کرتپور بمنور	۱	عطاء	۱۱۳	۵۷۸۳	جناب عبدالحق صاحب محلہ شیشگران کرتپور	۱	قربانی
۸۵	۵۶۹۲	حاجی اللہ بخش صاحب " " "	۴	"	۱۱۴	۵۷۸۴	محمد جلیل صاحب " " "	۸	"
۸۶	۵۶۹۳	رحمت اللہ صاحب کھیڑہ کوئل مظفرنگر	۱	زکوٰۃ	۱۱۵	۵۷۸۵	جناب بھائی احمد حسین صاحب لاہور پیشاور	۱	رسالہ
۸۷	۵۶۹۴	جناب نذیر پسر عبدالرحمن صاحب لکروں "	۸	عطاء	۱۱۶	۵۷۸۶	مولوی موسیٰ احسن صاحب ناظم کتبخانہ سنیہ حنفیہ کادی ضلع پنچ محل صوبہ بمبئی	۱	"
۸۸	۵۶۹۵	جناب عزیز صاحب نوربان " "	۴	"	۱۱۷	۵۷۸۷	مولوی عبدالواحد صاحب بھاولپوری فاضل دیوبند مسجد مبارک ربانی روڈ پرانی انارکلی لاہور	۱	"
۸۹	۵۶۹۶	پدہان نیاز صاحب " "	۴	"					
۹۰	۵۶۹۷	جناب عبدالرحمن صاحب " "	۱	"	۱۱۸	۵۷۸۸	امام عابد شاہ وغیرہ پوسٹ غلہ نور گوٹ شجرہ نور محمد	۱	تعظیم
۹۱	۵۶۹۸	جناب بندو پسر نتھو صاحب " "	۱	"	۱۱۹	۵۷۸۹	منشی عنایت اللہ صاحب محلہ اعوان تنکار پور	۱	"
۹۲	۵۶۹۹	جناب منگو پسر کلو صاحب " "	۱	"	۱۲۰	۵۷۹۰	حکیم مولانا الٰہی بخش صاحب " " "	۱	زکوٰۃ
۹۳	۵۷۰۰	تسہ وار دھال تبوڑہ "	۸	"	۱۲۱	۵۷۹۱	امام الدین و اسحاق صاحبان موضع گکروں مظفرنگر	۸	عطاء
۹۴	۵۷۰۱	غلام نبی صاحب جام " "	۱	"	۱۲۲	۵۷۹۲	متفرق حضرات۔ چورادا لاڈاکخانہ تسہ "	۴	"
۹۵	۵۷۰۲	عبداللہ صاحب پرزادہ گیر گکروں "	۱	"	۱۲۳	۵۷۹۳	عبداللہ صاحب پرزادہ گیر گکروں "	۱	"
۹۶	۵۷۰۳	بلاقی پسر گیپ صاحب " "	۱	"	۱۲۴	۵۷۹۴	عبدالحمید صاحب " "	۱	"
۹۷	۵۷۰۴	جناب منیر صاحب " "	۱	"	۱۲۵	۵۷۹۵	گھسیٹا صاحب نمبردار "	۱	"
۹۸	۵۷۰۵	منشی عظیم اللہ صاحب " "	۱	"	۱۲۶	۵۸۰۶	مولوی عبدالرزاق صاحب سولپوری دولت پور سلطانپور	۵	تبلیغ
۹۹	۵۷۰۶	جناب اللہ جلایا صاحب " "	۸	"	۱۲۷	۵۸۰۷	مولوی رفیق احمد صاحب بجنوری ڈاکخانہ سرائے امیر اعظم	۱	"
۱۰۰	۵۷۱۱	حضرت مولانا السید حسین احمد صاحب مدنی مدظلہ	۱	"	۱۲۸	۵۸۰۸	خانصاحب عبدالرحیم خانصاحب رئیس مقام بیاؤج ڈاکخانہ مرزاپور ضلع اعظم گڈھ	۱	"
۱۰۱	۵۷۱۲	مولوی حاجی سعید احمد صاحب مدرس عربی	۱	"					
۱۰۲	۵۷۱۳	سید محمد علی اطہر صاحب اسسٹنٹ انجینیر ریاست دیناجپور	۱	قربانیہ	۱۲۹	۵۸۰۹	مولانا سعید احمد صاحب مدرس مدرسہ کفایت العلوم دہلی	۱	"
۱۰۳	۵۷۱۴	مولوی سید رشید احمد صاحب محلہ ہزاری لودکسر مشنہ	۱	زکوٰۃ	۱۳۰	۵۸۱۰	ماسٹر ظہور احمد صاحب ساکن بخارا بمنور	۱	زکوٰۃ
۱۰۴	۵۷۱۶	ناظم مجلس خدام المسلمین ٹرکشور ضلع سورت	۱	"	۱۳۱	۵۸۱۱	محمد ابراہیم صاحب محلہ بندہ تیجیان دہلی	۱	"
۱۰۵	۵۷۱۸	مولانا عبدالقادر صاحب مدرس مدرسہ فتحپوری دہلی	۱	عطاء	۱۳۲	۵۸۱۳	غلہ جمع شدہ دولت پور ڈاکخانہ تسہ مظفرنگر	۱	قربانیہ
۱۰۶	۵۷۱۹	حافظ محمد اسمٰعیل صاحب۔ بلیماران "	۱	قربانیہ	۱۳۳	۵۸۱۴	" موضع گکروں " "	۱	"
۱۰۷	۵۷۲۰	عبدالرحیم صاحب ٹھیکہ دار بر آسیو گنڈ زنگر ریاست مندی	۱	رسالہ	۱۳۴	۵۸۱۵	ملا مجید صاحب " مدرکی " "	۱	عطاء
۱۰۸	۵۷۲۸	محمد یعقوب ولد محمد صاحب محلہ شیشگران کرتپور بمنور	۱	عطاء	۱۳۵	۵۸۱۸	مستری محمد دین صاحب کوہ شملہ جامع مسجد	۱	قربانیہ
۱۰۹	۵۷۲۹	جناب ضمیر احمد صاحب " " "	۱	"	۱۳۶	۵۸۱۹	حاجی سید انور علی صاحب چشتی شیخ مغلو دہلی	۱	زکوٰۃ
۱۱۰	۵۷۳۰	جناب بشیر احمد صاحب تاجر پارچہ بازار "	۱	"	۱۳۷	۵۸۲۰	حافظ عبدالوحید صاحب مہتمم مدرسہ فاضل علوم کوہ	۱	عطاء
۱۱۱	۵۷۳۱	محمد یسین ولد محمد اسمٰعیل صاحب محلہ " " "	۱	زکوٰۃ					

از ڈاکخانہ کلاڈیکی

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۳۸	۵۸۷۸	مولانا سید محمد خلیفہ صاحب نائی باغپت دارالعلوم میرٹھ	عا	رسالہ	۱۶۷	۵۸۶۷	مستری عبدالرحمن صاحب بجار موضع وڈا کخانہ کہروڑہ	۵	عطاء
۱۳۹	۵۸۷۹	صغیر حسن خلف صاحب رئیس کلیجن ڈاکخانہ کہروڑہ جلالپور میرٹھ	۵	مدرسہ طلبہ عطاء	۱۶۸	۵۸۶۸	محمد اسمٰعیل صاحب ولد رحمت اللہ صاحب جلالپور میرٹھ	۵	"
۱۴۰	۵۸۸۰	حاجی عبدالرحمن خانصاحب رئیس " "	۵	عطاء	۱۶۹	۵۸۶۹	عبدالمجید پسر عبدالغنی صاحب بیوپاری " "	عا	"
۱۴۱	۵۸۸۱	منشی عبدالمجید صاحب کھیاوڑا ڈاکخانہ " "	۵	"	۱۷۰	۵۸۷۰	عبداللطیف صاحب باقرنی والا " "	۵	"
۱۴۲	۵۸۸۲	جناب حبیب صاحب بیوپاری " "	۵	"	۱۷۱	۵۸۷۱	علاؤالدین صاحب پسر رحیم بخش " "	عا	"
۱۴۳	۵۸۸۳	جناب عبدالرحیم صاحب انصاری " "	۸/	"	۱۷۲	۵۸۷۲	ماسٹر محمد اسمٰعیل ولد محمد ہاشم صاحب " "	۵	"
۱۴۴	۵۸۸۴	جناب عبدالغفور صاحب تیرگر " "	۵	"	۱۷۳	۵۸۷۳	جناب رحمت اللہ ولد تھے صاحب " "	۵	"
۱۴۵	۵۸۸۵	جناب الٰہی بخش صاحب بخار " "	۵	"	۱۷۴	۵۸۷۴	صوفی جمال الدین صاحب "	۸/	"
۱۴۶	۵۸۸۶	شیخ عبداللہ صاحب انصاری " "	۵	"	۱۷۵	۵۸۷۵	خدا بخش صاحب مختیار "	۴/	"
۱۴۷	۵۸۸۷	عبدالغفور صاحب خیاط " "	۵	"	۱۷۶	۵۸۷۶	مسماۃ فہیم النساء صاحبہ "	۵	"
۱۴۸	۵۸۸۸	جناب جھجو صاحب " "	۸/	"	۱۷۷	۵۸۷۷	محمد حیات ولد محمد عثمان صاحب "	۲/	"
۱۴۹	۵۸۸۹	جناب شریف صاحب " "	۸/	"	۱۷۸	۵۸۷۸	محمد اسحاق صاحب کارخانہ دری "	۲/	"
۱۵۰	۵۸۹۰	پسر عبدالغفور صاحب " "	۸/	"	۱۷۹	۵۸۷۹	مشائخ الدین صاحب باطلی بازار برزازہ "	۲/	"
۱۵۱	۵۸۹۱	جناب عظیم اللہ صاحب بخار " "	۵	"	۱۸۰	۵۸۸۰	قاضی منشی ظہور الحق صاحب قصبہ بیانہ بلند شہر	۵	"
۱۵۲	۵۸۹۲	بندو پسر نور دیوپاری " "	عا	"	۱۸۱	۵۸۸۱	قاضی محمد ظفر صاحب محلہ قاضی ٹیل " "	۵	"
۱۵۳	۵۸۹۳	محمد شفیع پسر غلام حسین صاحب " "	عا	"	۱۸۲	۵۸۸۲	اہلیہ صاحبہ انور احمد صاحب محلہ نور گنج سہارنپور	للحم	مرغ طلبہ
۱۵۴	۵۸۹۴	جناب مستقیم پسر محمد باقر صاحب " "	۵	"	۱۸۳	۵۸۸۳	جناب عبدالستار صاحب میرٹھ	۵	عطاء
۱۵۵	۵۸۹۵	جناب رحمت اللہ صاحب " "	۵	"	۱۸۴	۵۸۸۴	جناب عبدالستار صاحب محلہ کہر گنج "	۵	"
۱۵۶	۵۸۹۶	جناب ابراہیم صاحب شاہپوری حال " "	۵	"	۱۸۵	۵۸۸۵	حاجی دوست محمد صاحب رئیس دوگلہ ڈاکخانہ چلکانہ	عا	۸/ مرغ طلبہ
۱۵۷	۵۸۹۷	چودھری پیر و پسر خدا بخش صاحب " "	عا	"	۱۸۶	۵۸۸۶	بابو حمید اللہ خانصاحب حیدرآباد دکن سہارنپور	للحم	عطاء
۱۵۸	۵۸۹۸	جناب عبدالکریم صاحب حجام " "	۵	"	۱۸۷	۵۸۹۱	حاجی الٰہی بخش صاحب پانڈولی ضلع سہارنپور	۱/	چرم قربانی
۱۵۹	۵۸۹۹	مولادیا ساکن پھلاؤدہ حال " "	عا	"	۱۸۸	۵۸۹۲	محمد ابراہیم صاحب پسر رحیم بخش " ڈاکخانہ نانگل "	۸/	عطاء
۱۶۰	۵۸۹۰	بجو حجام " "	عا	"	۱۸۹	۵۸۹۳	مولانا محمد ابراہیم صاحب " " " "	۴/	"
۱۶۱	۵۸۹۱	جناب عبدالستار صاحب " "	عا	"	۱۹۰	۵۸۹۴	عبدالمجید صاحب بزاز۔ و عظیم الدین صاحب زگر نیزو		
۱۶۲	۵۸۹۲	جناب چندا سیالہ " "	۵	"			حافظ محمد اسمٰعیل صاحب دستفرق حضرت موضع " "	۸/	بہی خواہ
۱۶۳	۵۸۹۳	جناب ظہور الکمہار " "	۵	"	۱۹۱	۵۸۹۵	جناب حبیب احمد صاحب " "	۵	"
۱۶۴	۵۸۹۴	شمس الدین صاحب پسر چھوٹے " "	۵	"	۱۹۲	۵۸۹۶	جناب محمد طیب صاحب تنہیڑہ ڈاکخانہ نانگل	۵	"
۱۶۵	۵۸۹۵	عبدالمجید پسر شہر تی " "	عا	"	۱۹۳	۵۸۹۷	جناب محمد صدیق صاحب " " "	۵	"
۱۶۶	۵۸۹۶	مستقیم پسر یوسف صاحب انصاری " "	۵	"	۱۹۴	۵۸۹۸	جناب محمد علی صاحب " " "	۵	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۹۵	۵۸۹۹	جناب مقبول احمد صاحب منیجر ڈاکخانہ نانگل ہمار	۸ر	عطائے طلبہ	۲۲۴	۶۰۰۳	مسماۃ اسما بنت مولانا محمد اصغر حسین صاحب پٹنہ	محہ	زکوٰۃ
۱۹۶	۵۹۰۰	ملا عبدالرحمن صاحب قصبہ لاوڑ ضلع میرٹھ	للہ	زکوٰۃ	۲۲۵	۶۰۰۴	جناب حاجی محمد صاحب زمیندار و آرائیں		
۱۹۷	۵۹۰۱	شیخ عبدالرحیم صاحب " "	عہ	"			مرسلہ مولوی فخر الدین صاحب دھنکلوست تیر محمد صاحب	عہ	"
۱۹۸	۵۹۰۲	شیخ عبدالحمید صاحب " "			۲۲۶	۶۰۰۵	محمد سعید احمد صاحب مقام ادمری ضلع مرادآباد	عہ	"
۱۹۹	۵۹۰۳	شیخ رسول محمود امام الدین صاحبان فیروز	۱ر	برم قربانی	۲۲۷	۶۰۰۶	قاضی غلام محمد صاحب ساکن لونی ڈاکخانہ باں کلاں	عا	رسالہ
۲۰۰	۵۹۰۴	حضرت مولانا محمد اعزاز علی صاحب مدرس دارالعلوم	عا	رسالہ	۲۲۸	۶۰۰۸	حاجی خواجہ فضل کریم صاحب ضلع جہلم	عہ	فرض طلبہ
۲۰۱	۵۹۰۵	مولانا شیخ عبدالرحیم صاحب پروفیسر فرمانکیو یونیورسٹی	عا	"	۲۲۹	۶۰۰۹	مولانا شیخ عبدالرحیم صاحب شرف آبادی پروفیسر	عہ	عطاء
۲۰۲	۵۹۰۶	زین الدین صاحب قصاب پورہ دہلی	۱ر	عطاء	۲۳۰	۶۰۱۱	محمد یسین خانصاحب ڈاکخانہ گنگوہ میرٹھ	۸ر	"
۲۰۳	۵۹۰۷	یکہ زاہل فیروز ذریعہ مولانا مدنی صاحب مدظلہ	۱۵ر	فرض طلبہ	۲۳۱	۶۰۱۲	صوفی اشفاق حسین صاحب " "	۸ر	"
۲۰۴	۵۹۰۸	سیٹھ حاجی یوسف پسر حاجی لاہا صاحب کشرہ کراچی	۱ر	قربانی طلبہ	۲۳۲	۶۰۱۳	اہلیہ صاحبہ عبداللطیف صاحب " "	۱ر	"
۲۰۵	۵۹۰۹	تعمو و نذر صاحبان موضع رنسورہ ڈاکخانہ تربیہ	للہ	برم قربانی	۲۳۳	۶۰۱۴	اہلیہ صاحبہ لالہ صاحب " "	۱ر	"
۲۰۶	۵۹۱۰	ولایت حسین صاحب سردار پور ریاست گوالیار	عہ	عطاء	۲۳۴	۶۰۱۵	اہلیہ صاحبہ منشی صاحب " "	۱ر	"
۲۰۷	۵۹۱۱	جملہ مسلمانان صاحبان موضع کلنجوٹ ڈاکخانہ کھروڑہ		برم قربانی	۲۳۵	۶۰۱۶	عبداللطیف خانصاحب کانپل " "	۴ر	"
۲۰۸	۵۹۱۲	چودھری مولوی مختار احمد خانصاحب سٹرل پور رحمت	عہ	فرض طلبہ	۲۳۶	۶۰۱۷	چودھری توصیف حسین صاحب رادھنہ	۳ر	برم قربانی
۲۰۹	۵۹۱۳	خان شیرین خانصاحب قصبہ اجراڑہ میرٹھ	عہ	عطاء	۲۳۷	۶۰۱۸	منشی عبدالحکیم صاحب " "	عہ	فرض طلبہ
۲۱۰	۵۹۱۴	جناب عبداللطیف خانصاحب " "	۴ر	"	۲۳۸	۶۰۱۹	حکیم مولوی محمد یوسف صاحب " "	۸ر	"
۲۱۱	۵۹۱۵	جناب قدرت اللہ صاحب " "	عہ	"	۲۳۹	۶۰۲۰	حکیم شفیق احمد صاحب " "	عہ	"
۲۱۲	۵۹۱۶	چودھری محمد نقی صاحب " "	عہ	"	۲۴۰	۶۰۲۱	چودھری مظفر خانصاحب " "	۸ر	"
۲۱۳	۵۹۱۷	منشی عبدالوحید صاحب " "	۸ر	"	۲۴۱	۶۰۲۲	عزیز الرحمن خانصاحب پلول گوڑگانوان	عہ	تعمیر دینیہ
۲۱۴	۵۹۱۸	جناب ملا حب اللہ صاحب " "	۲ر	"	۲۴۲	۶۰۲۳	نصیر الدین شہاب الدین صاحبان ثعلبت		
۲۱۵	۵۹۱۹	حافظ محمد حسین صاحب " "	۴ر	"			مولوی خیر الدین بلڈنگ سراہا الکرہ	عا	رسالہ
۲۱۶	۵۹۲۰	جناب محمد شفیع خانصاحب نمبردار " "	۸ر	"	۲۴۳	۶۰۲۴	از ریاست قلات کوئٹہ بلوچستان		فدیہ منذر
۲۱۷	۵۹۲۱	جناب نیاز صاحب روغنگر " "	۴ر	"	۲۴۴	۶۰۲۵	جناب حمید اللہ صاحب جمالپور سندھی احمد آباد	عہ	فرض طلبہ
۲۱۸	۵۹۲۲	جناب عبدالکریم پسر محمد قاسم خانصاحب " "	۸ر	"	۲۴۵	۶۰۲۶	مولوی سلیمان صاحب پٹیل رانڈیر سورت	عا	رسالہ
۲۱۹	۵۹۲۳	نمبردار امیر حسین خانصاحب	۴ر	"	۲۴۶	۶۰۲۷	حافظ صالح حافظ محمد صاحب حافظ منزل "	عا	"
۲۲۰	۵۹۲۴	محمد ابراہیم و چاند خان و عبدالغنی صاحبان " "	۸ر	"	۲۴۷	۶۰۲۸	آدم احمد عبداللہ صاحب پوسٹ مقام سوبر	عا	"
۲۲۱	۶۰۰۰	سید علی اکبر صاحب بخاری پارسی واڑہ راندیر سورت	عا	رسالہ	۲۴۸	۶۰۲۹	مولوی نذیر حسین صاحب خطیب مسجد بوری بازار کراچی	عا	"
۲۲۲	۶۰۰۱	حاجی علی محمد صاحب محمد علی روڈ ہری ہرنیوں	عا	"	۲۴۹	۶۰۳۰	مصارف تجہیز و تکفین مولوی عبدالکریم صاحب کرکستان		فرض طلبہ
۲۲۳	۶۰۰۲	شہاب الدین صاحب امرت روڈ	عہ	زکوٰۃ	۲۵۰	۶۰۳۱	مولانا محمد ابراہیم صاحب مہتمم مولوی مشتاق علی اسکول	عہ	زکوٰۃ

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۵۱	۶۰۳۳	مولانا فیض محمد صاحب کوکب جوالاپور سہارنپور	۵	تبلیغ	۲۸۰	۶۰۶۴	پدہان علیا و چھوٹا صاحبان بارہ بسہ بنوڑہ ڈاکخانہ تسہ مظفرنگر	۱۰	مدرسہ مظاہر
۲۵۲	۶۰۳۴	مولانا عبدالسمیع صاحب سیف الاسلام بلیماران دہلی	۱	"	۲۸۱	۶۰۶۵	محمد اسحاق صاحب " " "	۵	"
۲۵۳	۶۰۳۵	مولانا سید حمید الدین صاحب شیخ العلوم گلاوٹھی	۷	"	۲۸۲	۶۰۶۶	جمال الدین صاحب بیوپاری " "	۸	"
۲۵۴	۶۰۳۶	حافظ نصیر احمد صاحب بڈھانہ مظفرنگر	۸	"	۲۸۳	۶۰۶۷	حاجی بندو صاحب بارہ بسہ " "	۵	"
۲۵۵	۶۰۳۷	حضرت مولانا رحمت علی صاحب مہتمم مدرسہ قاسمیہ کیرانہ	۵	"	۲۸۴	۶۰۶۸	حاجی مولا بخش صاحب " " "	۵	"
۲۵۶	۶۰۴۰	شیخ اشفاق احمد صاحب صادق منزل پھنوٹ	۸	کتب تبلیغی	۲۸۵	۶۰۶۹	مولانا محمد اسحاق صاحب کیرانوی آٹھ بسہ	۱۲	"
۲۵۷	۶۰۴۱	اختر حسین بن امیر حسین صاحب عاوجہ جھنجھٹ میرٹھ	۵	"	۲۸۶	۶۰۷۰	محمد ہاشم صاحب پسر احمد " "	۵	"
۲۵۸	۶۰۴۲	ملا حسین بخش صاحب رڑکلی ڈاکخانہ تسہ مظفرنگر	۵	عطاء	۲۸۷	۶۰۷۱	اہالیان موضع کھائی کھیڑہ " "		للجملہ
۲۵۹	۶۰۴۳	جناب سکھا صاحب " " "	۵	"	۲۸۸	۶۰۷۲	" " بنوڑہ " "		للجملہ
۲۶۰	۶۰۴۴	جناب حسنو صاحب " " "	۱۰	"	۲۸۹	۶۰۷۳	پدہان منگتا صاحب بارہ بسہ " "	۵	"
۲۶۱	۶۰۴۵	جناب نشا صاحب " " "	۵	"	۲۹۰	۶۰۷۴	اہالیان موضع " " "	۵	"
۲۶۲	۶۰۴۶	جناب بندو صاحب کھیڑی " "	۷	"	۲۹۱	۶۰۷۵	مسلم صاحب " " "	۹/۸	"
۲۶۳	۶۰۴۷	پدہان فدا حسین صاحب " " "	۷	"	۲۹۲	۶۰۷۶	بندو صاحب منگلوری " " "	۱۲	چرم قربانی
۲۶۴	۶۰۴۸	کریم بخش صاحب " " "	۵	"	۲۹۳	۶۰۷۷	محبوب الٰہی خانصاحب پنچرنی اسے عثمانیہ ہنگول	۲	فخر طلبہ
۲۶۵	۶۰۴۹	منشی محمد اسحاق صاحب " " "	۵	"	۲۹۴	۶۰۷۸	حافظ عبدالعظیم خانصاحب شہابہ جمالپور۔ میرٹھ	۵	"
۲۶۶	۶۰۵۰	متفرق حضرات معرفت " " "	۱۰	"	۲۹۵	۶۰۷۹	محترم محمود ابراہیم پٹیل صاحب نانال لوتھر افریقہ	۵	متفرق تعلیم
۲۶۷	۶۰۵۱	متفرق حضرات معرفت میاں عبدالحکیم صاحب ڈہانسری ڈاکخانہ کوال ضلع مظفرنگر	۱۲	"	۲۹۶	۶۰۸۰	سلیم الدین پسر محمد اسمٰعیل صاحب بھورا ڈاکخانہ کیرانہ مظفرنگر	۵	عطاء
۲۶۸	۶۰۵۲	منشی عباس علی صاحب پترول جوتی ڈاکخانہ تسہ "	۱۰	"	۲۹۷	۶۰۸۱	چودھری علی جنگ صاحب راہڑہ ڈاکخانہ تھانہ مظفرنگر	۵	"
۲۶۹	۶۰۵۳	مولانا حکیم محمد حنیف صاحب کھیڑہ " کوال	۵	"	۲۹۸	۶۰۸۲	عبدالمجید صاحب پتھرگڈہ " کیرانہ "	۱	رسالہ
۲۷۰	۶۰۵۴	پدہان رحمت اللہ صاحب " " "	۱۰	زکوٰۃ	۲۹۹	۶۰۸۳	محمد ابراہیم صاحب نگلہ " "	۱	فخر طلبہ
۲۷۱	۶۰۵۵	ملا علی بخش صاحب آٹھ بسہ۔ بنوڑہ " تسہ "	۹	"	۳۰۰	۶۰۸۴	قطب الدین ولد محمد اسمٰعیل صاحب گڈہی بیگ "	۵	"
۲۷۲	۶۰۵۶	موضع کھیڑی " " "	۳	فخر طلبہ فخر بیگ	۳۰۱	۶۰۸۵	محمد اسمٰعیل صاحب موضع نوادہ " "	۱	"
۲۷۳	۶۰۵۷	منشی محمد اسحاق صاحب " " "	۵	بچی خوشی	۳۰۲	۶۰۸۶	چودھری امداد علی صاحب " گڈہی بیگ "	۱	"
۲۷۴	۶۰۵۸	اہالیان موضع ڈہانسری ڈاکخانہ کوال "	۷	فرید غلام	۳۰۳	۶۰۸۷	رحمت اللہ صاحب قوم روڈہ۔ مسافر	۵	تعمیر مدرسہ تعلیم
۲۷۵	۶۰۵۹	" " کھیڑہ " " "	۱۲	"	۳۰۴	۶۰۸۸	دولا صاحب۔ پتھرگڈہ ڈاکخانہ کیرانہ مظفرنگر	۵	"
۲۷۶	۶۰۶۰	شیخ عبداللہ صاحب ککرولی " "	۷	"	۳۰۵	۶۰۹۰	چودھری غلام محمد صاحب قصبہ ابرو تحصیل پھلوت جالندھر	۱	فخر طلبہ
۲۷۷	۶۰۶۱	اہالیان موضع جنوڑہ ڈاکخانہ جانشہ "	۵	"	۳۰۶	۶۰۹۱	حاجی محمد دین صاحب آہنگر کوہ شملہ	۵	"
۲۷۸	۶۰۶۲	" " ڈہانسری " کوال "	۱	"	۳۰۷	۶۰۹۲	منشی محمد حنیف صاحب ٹینڈر روڈ ڈاکخانہ بجنور	۷	زکوٰۃ
۲۷۹	۶۰۶۳	پدہان گھیسا صاحب بارہ بسہ۔ بنوڑہ ڈاکخانہ تسہ "	۵	"	۳۰۸	۶۰۹۳	" " " "	۱	فخر طلبہ

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۳۰۹	۶۰۹۹	عبدالصمد خانصاحب سبزبات بنگالی آسام ریلوے	۵	زکوٰۃ	۳۳۸	۶۲۰۲	سعیداللہ خانصاحب مقام ڈاکخانہ بہادرگڈہ ضلع میرٹھ	۸	عطاء
۳۱۰	۶۱۰۰	مولوی عبدالحکیم خانصاحب فوتاری ڈاکخانہ بہرہ ضلع مظفرنگر	۱	رسالہ	۳۳۹	۶۲۰۳	محمد احسان اللہ صاحب " " "	۸	"
۳۱۱	۶۱۰۰	حضرت قبلہ مولانا سید اصغر حسین صاحب مدظلہ مدرس دیوبند	۵	صرف طلبہ	۳۴۰	۶۲۰۴	اللہ دیا ولد اللہ بخش صاحب " بگراسی بلند شہر	۴	"
۳۱۲	۶۱۰۲	محمد احمد صاحب محلہ فیاض منصل اسٹیشن خانہ بارہ بندہ دہلی	۴	عطاء	۳۴۱	۶۲۰۵	شیخ عبدالقدیر صاحب گڈہ کمشنر میرٹھ	۴	"
۳۱۳	۶۱۰۳	عبدالرحمن صاحب پرانی عیدگاہ صدر بازار "	۴	"	۳۴۲	۶۲۰۶	محمد امیر حسین خانصاحب مقام ڈاکخانہ بگراسی بلند شہر	۸	تعمیر مدرسہ تعلیم
۳۱۴	۶۱۰۴	عبدالحق صاحب بابچی اچھے جی بارہ بندہ راؤ "	۴	"	۳۴۳	۶۲۰۷	منشی محمد رمضان خانصاحب " " سیانہ "	۸	"
۳۱۵	۶۱۰۵	سید ولایت شاہ صاحب صدر بازار روڈی مشرقی	۲	"	۳۴۴	۶۲۰۸	چودھری لطف الٰہی خانصاحب " " "	۸	"
۳۱۶	۶۱۶۵	حاجی رحیم بخش صاحب بنیس کاندہلہ ضلع مظفرنگر	۱	صرف طلبہ	۳۴۵	۶۲۰۹	منشی محمد زماں خانصاحب امین آبپاشی تحصیل ضلع	۸	"
۳۱۷	۶۱۶۶	بابو مرزا محمد خلیل بیگ صاحب ڈاکخانہ ہوشیاری باڑی	۱	رسالہ	۳۴۶	۶۲۱۰	سید محمد عبدالعزیز صاحب رئیس اورنگ آباد ڈاکخانہ	۱	"
۳۱۸	۶۱۶۷	محمد اکرم بیگ صاحب یوائے کے بلوچستان گورداسپور	۱	عطاء	۳۴۷	۶۲۱۱	شیخ محمد تسلیم صاحب مقام ڈاکخانہ گڈہ کمشنر میرٹھ	۸	"
۳۱۹	۶۱۶۸	میاں محمد امین محمد شفیع صاحبان بائیڈ لکھنٹ امرتسر	۵	صرف طلبہ	۳۴۸	۶۲۱۲	حافظ سراج الدین صاحب جنرل کلاتھ مرچنٹ ڈیرہ غازیخان	۱۰	صرف طلبہ
۳۲۰	۶۱۷۰	محمود علی صاحب ۔ اسلام نگر ۔ سہارنپور	۵	"	۳۴۹	۶۲۱۳	حکیم مقصود علیخاں صاحب تار ان گڈہ افضل گنج حیدرآباد دکن	۵	"
۳۲۱	۶۱۷۱	ملک عبدالرحمن صاحب ابواسحاق روڈ منٹگمری لاہور	۵	وظیفہ مقرر	۳۵۰	۶۲۱۴	سید حبیب احمد صاحب محلہ قاضیان ساڈھورہ انبالہ	۸	"
۳۲۲	۶۱۷۲	عبدالرشید مولوی محمد ابراہیم صاحب ریاوڑی محلہ	۱	صرف طلبہ	۳۵۱	۶۲۱۸	اللہ مہر ولد اللہ دتا مقام ڈاکخانہ گڈہ کمشنر میرٹھ	۸	عطاء
۳۲۳	۶۱۷۳	محمد عبدالمجید خانصاحب چندیانہ ڈاکخانہ دولت گڈہ بلند شہر	۱	زکوٰۃ	۳۵۲	۶۲۱۹	چودھری اخلاق علی صاحب " " "	۸	تعمیر مدرسہ تعلیم
۳۲۴	۶۱۷۴	حاجی عبدالوحید خانصاحب مقام ڈاکخانہ بگراسی "	۱	رسالہ	۳۵۳	۶۲۲۰	چودھری احمد حسن خانصاحب " "	۴	"
۳۲۵	۶۱۸۹	قاضی محمد کبیر صاحب " "	۸	عطاء	۳۵۴	۶۲۲۱	چودھری حامد حسن خانصاحب " "	۸	"
۳۲۶	۶۱۹۰	عبدالغفور خانصاحب " " "	۸	"	۳۵۵	۶۲۲۲	مولوی محمد یوسف صاحب چترالی فاضل دارالعلوم دیوبند	۸	مشاہرہ تعلیم
۳۲۷	۶۱۹۱	مولوی محمد یوسف خانصاحب امام مسجد "	۲	"	۳۵۶	۶۲۲۳	مولوی محمد یسین صاحب گورداسپوری "	۸	"
۳۲۸	۶۱۹۲	منشی حمایت علیصاحب "	۴	"	۳۵۷	۶۲۲۴	مولوی بشیر احمد صاحب دربھنگوی "	۸	"
۳۲۹	۶۱۹۳	محمد منیر خانصاحب پوسٹ مین "	۴	"	۳۵۸	۶۲۲۵	مولوی صبغت اللہ صاحب سرحدی "	۸	"
۳۳۰	۶۱۹۴	مسماۃ عائشہ بیگم زوجہ محمد نصیر خانصاحب "	۵	"	۳۵۹	۶۲۲۶	مولوی محمد اکرام اللہ صاحب بخاری "	۸	"
۳۳۱	۶۱۹۵	عبدالحفیظ صاحب بیوپاری "	۵	"	۳۶۰	۶۲۲۷	مولوی نذیر محمد صاحب " "	۸	"
۳۳۲	۶۱۹۶	لمن عرف لامی صاحب "	۸	"	۳۶۱	۶۲۲۸	مولوی عبدالعظیم صاحب " "	۸	"
۳۳۳	۶۱۹۷	کریم اللہ صاحب "	۸	"	۳۶۲	۶۲۲۹	اللہ بندہ پسر اللہ راضی محلہ مخمل کیرانہ	۵	زکوٰۃ
۳۳۴	۶۱۹۸	اہلیہ صاحبہ حافظ احمد حسن خانصاحب چندیانہ ڈاکخانہ دولت پور	۵	"	۳۶۳	۶۲۳۰	چودھری نانو صاحب محلہ گوجران " مظفرنگر	۵	چرم قربانی
۳۳۵	۶۱۹۹	محمد سمیع اللہ خانصاحب جمعدار "	۱	"	۳۶۴	۶۲۳۱	جملہ مسلمانان موضع دتوتہیا ولد نگر خانپور	۵	صرف طلبہ
۳۳۶	۶۲۰۰	سلطان محمد خانصاحب مقام ڈاکخانہ بہادرگڈہ	۵	"	۳۶۵	۶۲۳۲	جناب یار محمد صاحب " " "	۱	"
۳۳۷	۶۲۰۱	محمد ابراہیم خانصاحب " بہادرگڈہ میرٹھ	۸	"	۳۶۶	۶۲۳۳	والدہ امام الدین صاحب " " "	۵	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۳۶۷	۶۲۳۴	مولانا محمد اسلم صاحب قاسمی دیوبند ولد ارنگر غازیپور		عطاء	۳۹۶	۶۲۸۸	جناب محمد مقصود صاحب گومٹھاولی ڈاکخانہ بلاگڑھ بلند شہر		عطاء
۳۶۸	۶۲۳۵	شیخ حبیب اللہ صاحب انصاری " "		"	۳۹۷	۶۲۸۹	حافظ انیس احمد صاحب " " "		"
۳۶۹	۶۲۳۶	منیر الدین صاحب " " "	۸ر	"	۳۹۸	۶۲۹۰	منشی منظور احمد و حکیم عبد المالک صاحب " "	۱۰ر	"
۳۷۰	۶۲۳۷	عبد الشکور صاحب " " "	۸ر	"	۳۹۹	۶۲۹۱	سید محمد خالد صاحب " " "	۸ر	"
۳۷۱	۶۲۵۷	صغرا علیصاحبہ بنت کیلاشپور ضلع سہارنپور		عطاء	۴۰۰	۶۲۹۲	حشمت علیصاحب " " "	۴ر	"
۳۷۲	۶۲۵۸	ملا محمد اسمٰعیل صاحب خادم مسجد " "	۸ر	"	۴۰۱	۶۲۹۳	سید شبیر احمد صاحب " " "	۴ر	"
۳۷۳	۶۲۶۲	مولانا قطب الدین صاحب محلہ ڈھرنا ضلع مرادآباد		رسالہ	۴۰۲	۶۲۹۴	منشی افضال الرحمٰن صاحب " " "		"
۳۷۴	۶۲۶۳	کریم بخش ولد مستری جیون بخش صاحب مغلپورہ لاہور		زکوٰۃ	۴۰۳	۶۲۹۵	جناب محمد حامد حسن صاحب " " "		"
۳۷۵	۶۲۶۴	عبدل پسر الٰہی بخش صاحب۔ باجری خورد سہارنپور		صرف طلبہ	۴۰۴	۶۲۹۶	جناب محمد عبد الرزاق صاحب " " "		"
۳۷۶	۶۲۶۵	قاضی سید حسن صاحب قصبہ نہٹور بجنور سہارنپور		"	۴۰۵	۶۲۹۷	سید عبد الصمد صاحب " " "		"
۳۷۷	۶۲۶۶	شیخ مشیت اللہ صاحب نمبردار " "		"	۴۰۶	۶۲۹۸	سید محمد طاہر صاحب " " "		"
۳۷۸	۶۲۶۷	مولانا عبد السلام صاحب قاضی دیوبند تبدیلی پیادہ بنگلہ		تبلیغ	۴۰۷	۶۲۹۹	قاضی انوار الحق صاحب " " "		"
۳۷۹	۶۲۶۸	مولانا سید محمد صاحب سیتاپوری کرسی		"	۴۰۸	۶۳۰۰	سید محمد فضل الرحمٰن صاحب " " "		"
۳۸۰	۶۲۶۹	محمد آفاق صاحب ڈاکخانہ سید نپور		"	۴۰۹	۶۳۰۱	منشی حکیم اللہ صاحب " " "		"
۳۸۱	۶۲۷۰	پٹواری شاکر علیصاحب قصبہ جڑودہ ضلع میرٹھ		دار الحدیث	۴۱۰	۶۳۰۲	مستری عبد الغفور صاحب نجار " " "	۵ر	"
۳۸۲	۶۲۷۱	حافظ سید اہتمام علیصاحب " "		عطاء	۴۱۱	۶۳۰۳	اہلیہ سراج الحق صاحب " " "		"
۳۸۳	۶۲۷۳	حمید اللہ خانصاحب آرسی سی گڈہ آفس بدین حیدرآباد سندھ		صرف طلبہ	۴۱۲	۶۳۰۴	والدہ صاحبہ سید محمد عابد صاحب " " "		"
۳۸۴	۶۲۷۴	محمد منظور صاحب فاضل الہ آبادی محلہ ٹاٹا الہ آباد		دار الطلبہ	۴۱۳	۶۳۰۵	سید محمود احمد صاحب " " "		تعویذ مرتب
۳۸۵	۶۲۷۵	جناب جسٹس قانونگو صاحب تحصیل جانسٹھ مظفر نگر		صرف طلبہ	۴۱۴	۶۳۰۶	مستری گل شیر صاحب " " "	۸ر	"
۳۸۶	۶۲۷۶	بدر الحسن صاحب بنٹ بانا کپتی بالا گوں محلہ کرکی		کتب وقفی	۴۱۵	۶۳۰۷	جناب مجب نور صاحب ٹیلر ماسٹر " " "	۸ر	"
۳۸۷	۶۲۷۷	ڈاکٹر نواب علیصاحب باڑہ ہندو راؤ لالہ ملز دہلی		صرف طلبہ	۴۱۶	۶۳۰۸	جناب محمد صدیق صاحب بیوپاری " " "		"
۳۸۸	۶۲۷۸	شیخ حاجی مولا بخش۔ خدا بخش صاحب سیالکوٹ		زکوٰۃ	۴۱۷	۶۳۰۹	مولوی حبیب الرحمٰن صاحب سٹرن میل ضلع منٹگمری		رسالہ
۳۸۹	۶۲۸۰	فضل الٰہی صاحب سپاہی سائلین شاہجہانپور پنجاب		عطاء	۴۱۸	۶۳۱۰	بابو محمد الحسن صاحب ایڈیٹر قرولباغ دہلی		"
۳۹۰	۶۲۸۱	مولوی سید محمد صدیق صاحب گومٹھاولی ڈاکخانہ بلاگڑھ بلند شہر		زکوٰۃ	۴۱۹	۶۳۱۱	مولوی عبد الحی صاحب موضع پاڑی تحصیل کیتھل کرنال		زکوٰۃ
۳۹۱	۶۲۸۲	منشی سید عبد الرحمٰن صاحب محلہ دلمنڈی "	۴ر	عطاء	۴۲۰	۶۳۱۲	یک از اہل خیر معرفت مولانا السید حسین احمد صاحب مدنی مدظلہ		صرف طلبہ
۳۹۲	۶۲۸۳	ملا امانت صاحب بیوپاری " "		"	۴۲۱	۶۳۱۳	صوفی یوسف سلیمان صاحب مقام رودبدرہ ڈاکخانہ پانولی ضلع بھروچ گجرات		"
۳۹۳	۶۲۸۵	حاجی عبد المجید صاحب " " "		"					
۳۹۴	۶۲۸۶	مستری شاہ زاد صاحب " " "		"	۴۲۲	۶۳۱۴	ڈاکٹر سید محبوب احمد صاحب عباس منزل شہر الہ آباد		کتب وقفی
۳۹۵	۶۲۸۷	ڈاکٹر محمد یوسف صاحب گومٹھاولی ڈاکخانہ بلاگڑھ		"	۴۲۳	۶۳۱۵	ناظم صاحب مجلس خدام المسلمین کاٹھیاواڑ		رسالہ

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۲۴	۶۳۶۴	مولانا محمد عبدالماجد صاحب مدرس مدرسہ شمس الہدیٰ پھلت	[illegible]	[illegible]
۴۲۵	۶۳۶۵	حاجی محمد مصطفیٰ خاں صاحب رئیس اعظم بلدہ شہر	[illegible]	عطاء
۴۲۶	۶۳۶۶	مولانا عبدالغنی صاحب قریشی جامع مسجد کالا باغ ضلع ہزارہ تحصیل ایبٹ آباد ڈاکخانہ تھیا گلی	[illegible]	زکوٰۃ
۴۲۷	۶۳۶۷	عبدالغفور صاحب ولد حاجی شاہ بخش صاحب نوشا معرفت آسو گل کیمیم پنا نجابی میرپور خاص بارکر	[illegible]	عطاء
۴۲۸	۶۳۶۸	چودھری زین الدین صاحب دیوبند گوجروانہ ہزارہ	[illegible]	عطاء

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۲۹	۶۳۶۸	وسون بخش صاحب باشندہ عمان مہمان ظہیر پوٹا ڈاکخانہ [illegible]	[illegible]	عطا
۴۳۰	۶۳۶۹	انسپکٹر صاحب محکمہ مالیات ریاست قلات بلوچستان	[illegible]	[illegible]

میزان آمدنی دوامی و اوقاف		[illegible]
" دوامی بہی خواہان		[illegible]
" عمومی		[illegible]
" بلا رسیدات		[illegible]
میزان کل		[illegible]

فہرست کتب وقفی و اشیاء متفرق!

موصولہ ماہ جمادی الثانی ۱۳۶۱ھ

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	تفصیل اشیاء
۱	۳۴	جناب مولانا حاجی میاں محمد صادق صاحب نجم باغبان پورہ لاہور	ردالمحتار جلد تا جلد پنجم و اول و دوم مع تکملہ۔ تفسیر سورۂ مائدہ جلد یک۔ مصفیٰ و موسیٰ مجموعہ رسالہ منطق۔ شرح مائۃ عامل۔ ہفت ناشاندار فتیل۔ فوز الکبیر۔ کافیہ۔ کتاب الاقطبی کریم خوردہ۔ میزان الصرف و صرف میر وغیرہ مقتضاء الارب۔ کتاب الرفیہ۔ قرآن شریف مجلد مع جزدان۔ حمائل شریف مع جزدان مجلد۔ کرتہ ٹوپی۔ پاجامہ مع کرتہ ٹوپی دوپلی۔ جوتہ پمپ۔ جملہ سامان مستعمل
۲	۳۵	منجانب قاری عبدالسمیع صاحب مرحوم موضع تھیرین ڈاکخانہ دیوبند ضلع سہارنپور	تفسیر مدارک التنزیل کامل کہنہ۔ تفسیر بیضاوی [illegible]
۳	۳۶	جناب مولوی ذوالفقار حیدر صاحب نگینہ بجنور	غلہ یک من پختہ
۴	۳۷	حکیم الدین صاحب موضع دب کورہ ڈاکخانہ بہٹ ہلد	" " "
۵	۳۸	صوفی شریف الحسن صاحب بن حکیم الدین صاحب " " "	" " "
۶	۳۹	منشی محمد شفیع صاحب " " "	" پندرہ سیر "
۷	۴۰	حافظ منظور احمد صاحب بن نیک محمد صاحب " " "	" پانچ من ۲۹ سیر
۸	۴۱	متفرق حضرات " " "	" سائر مقتنین من
۹	۴۲	حاجی دوست محمد صاحب دودہ گڑھ ڈاکخانہ چلکانہ	" دو من
۱۰	۴۳	حاجی نیک محمد صاحب " " "	" یک من
۱۱	۴۴	منصب علی صاحب " " "	" بیس سیر
۱۲	۴۵	حاجی محمد شریف شہاب الدین صاحبان " " "	" "
۱۳	۴۶	ابوالحسن صاحب " "	" "
۱۴	۴۷	مسماۃ الٰہی جان صاحبہ والدہ ناظر صاحب " "	" "
۱۵	۴۸	ظہور حسن و ناظر حسن صاحبان " "	" دو من بیس سیر
۱۶	۴۹	قطب الدین صاحب بن فتح محمد صاحب " "	" یک من
۱۷	۵۰	حاجی علی باز صاحب " "	

بہی خواہان دارالعلوم اور ماہ رمضان المبارک

دارالعلوم کے تمام بہی خواہوں اور مخلصوں کو معلوم ہے کہ عالم اسباب میں اس امانت الٰہی (دارالعلوم دیوبند) کے مصارف کی کفالت کا انحصار مخلصین دارالعلوم کی ان قلیل وکثیر امدادوں پر ہے جو وقتاً فوقتاً اکناف ملک سے موصول ہوتی رہتی ہیں۔ ان امدادوں کا بیشتر حصہ برما کے علاقہ رنگون ومانڈلے وغیرہ سے یا کلکتہ، مدراس، بمبئی اور کراچی وغیرہ کے مخلص تجار پیشہ حضرات کی طرف سے موصول ہوتا تھا۔ جنگ کے خوفناک اثرات نے برما کے تاجروں کی نہ صرف تجارت کو تباہ وبرباد کردیا بلکہ برما کو ہم سے اس طرح منقطع کردیا کہ نہ ہم تک برما والوں کی کوئی خبر پہنچ سکتی ہے اور نہ ہماری کوئی صدا وہاں تک رسائی حاصل کرسکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ وہاں کے مسلمانوں پر رحم فرمائے اور وہاں کے فانی برباد انسانوں کے لئے اپنی وسیع مملکت کے دوسرے حصوں میں خیر وفلاح کے دروازے کھولدے۔ اور ان کا جو کچھ کھویا جاچکا ہے اللہ تعالیٰ اپنے خزانہ سے انھیں اس سے زیادہ عنایت فرمائے۔

جنگ کے ہندوستان کی سرحدوں پر پہنچ جانے کی وجہ سے ساحلی شہروں میں جو اضطراب پیدا ہوچکا ہے اس نے دارالعلوم کی آمدنی کے دوسرے مراکز کے دروازے بھی تقریباً بند کردیئے ہیں۔ اس لئے بظاہر یہ سال مالی اعتبار سے دارالعلوم کے لئے نہایت تشویشناک اور پریشان کن ہے۔ لیکن ہم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ وہ اپنے فضل سے اپنی اس امانت کی حفاظت اور بقا کے ایسے سامان پیدا کردیگا جو ہمارے وہم وگمان میں بھی نہیں ہیں۔ لیکن اس کے باوجود ان نازک حالات اور خطرات میں اللہ کے فضل کی بنا ڈھونڈھنے والے مسلمانوں سے ہمیں امید ہے کہ وہ اس سال ہمیشہ سے زیادہ دارالعلوم کی امداد میں حصہ لیکر دارالعلوم کو مشکلات ومصائب سے بچانے کی کوشش کریں گے۔ اور اپنے آپ کو اس کے فضل وانعام کا مستحق بنائیں گے۔

ہندوستان کے ارباب خیر عموماً رمضان المبارک میں امور خیر میں زیادہ خرچ کرتے ہیں۔ اور زکوٰۃ بھی زیادہ تر اسی ماہ میں ادا کرتے ہیں۔ اس لئے ہم آپ سے امید رکھتے ہیں کہ آپ اپنی زکوٰۃ اور دوسری مدات خیر میں سے "دارالعلوم دیوبند" کے سیکڑوں نادار مہمانان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ضروریات کے تکفل اور تعلیم کے انتظام کے لئے معتد بہ حصہ ادا فرماکر اپنی زکوٰۃ اور دیگر مصارف خیر کو بہترین مصرف اور قابل اعتماد طریقہ پر صرف کریں گے اور اس نازک دور میں دارالعلوم کی زیادہ سے زیادہ امداد فرماکر حق تعالیٰ جل مجدہ سے بہترین اجر حاصل کرنے کے مستحق بنیں گے۔

(نوٹ) اپنی ہر امدادی رقم کیساتھ یہ ضرور تحریر فرمادیں کہ یہ رقم بسلسلہ بہی خواہی دارالعلوم ہے تاکہ آپ کی امداد بہی خواہوں کی فہرست میں درج ہوسکے۔

"احقر عبدالوحید"

ناظم شعبۂ تنظیم وترقی - دارالعلوم دیوبند

چند مطبوعات کتبخانہ اعزازیہ دیوبند ضلع سہارنپور

تاریخ الاسلام ... بطور سوال و جواب ۔ اس کے تین حصہ ہیں حصہ اول میں ... صلعم کی زندگی کی ... ہے ۔ اور حصہ دوم میں مدنی زندگی ہے ۔ اور حصہ سوم میں حضور کے اخلاق و عادات وغیرہ کا بیان ہے ۔ یہ تینوں حصے مدرسہ ... میں بھی داخل درس ہیں ۔ اور اس کی

العقل والنقل ... مصنفہ حضرت مولانا شبیر احمد صاحب قابل دید کتاب ہے ... اس کو ضرور ملاحظہ فرمائیں ۔ قیمت ...

تحذیر الناس ... مولانا قاسم صاحب کا ... قیمت ۳

تعبیر صادق ... ۱

توثیق الکلام ... تحریف کی ... مولانا ... رحمۃ اللہ علیہ قیمت ۲

تحفۃ الاطفال عربی ۔ فن قرأت کا مشہور رسالہ ہے ۱

اوثق العری ۔ دینیات میں ... بیان ۱

المہند ۔ اس میں علمائے دیوبند کے عقائد کا مفصل تذکرہ ہے ۔ قیمت ۸

اغلاط العوام ... دیدہ ۱

زبدۃ المناسک ۔ ... کا ... بہترین کتاب ہے ۔ قیمت ۵

سوانح قاسمی ۔ قیمت صرف ۳

مرقات مع حاشیہ مرآت قیمت ۶

خوبی کا اندازہ اس سے آپ کر سکتے ہیں کہ اب حال ہی میں حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدظلہ نے مراد آباد جیل میں قیدیوں کو خود یہ کتاب پڑھانی شروع فرمائی ہوئی ہے ۔

قیمت حصہ اول ۶ر حصہ دوم ۱۲ر حصہ سوم ۶ر

دیوان حماسہ ۔ منشی حضرت مولانا اعزاز علی صاحب قسم اول ... ۱

الاسلام ۔ حقانیت اسلام پر حضرت مولانا شبیر احمد صاحب مدظلہ کا روح پرور مضمون ۔ قیمت ۶

الاقتصاد فی مسئلۃ الضاد قیمت ۲

الجواب المتین ۔ باحادیث سید المرسلین ۔ قیمت ۶

الرای البیج فی عدد رکعات التراویح ۱

اصلاح الرسوم مدلل مکمل ۱

دعائے حزب البحر والبر واسماء بدریین ۱

رحمت رضوان امام ابو حنیفہ رح کی مختصر سوانح عمری ۔ قیمت ۱

رفیق سفر ۱

سراجی ..... قیمت ۱۰

شرح نقایہ ۔ فقہ کی مشہور و معروف کتاب ہے جلد اول ۔ قیمت للعہ روپے

قطوف دانیہ فی کراہت جماعت ثانیہ قیمت

رمضان المبارک کیلئے خاص رعایت

فیصلہ کیا گیا ہے

کہ کاغذ کی ہوشربا گرانی کے باوجود مختصر مذہبی کتابوں کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچانے کیلئے کتبخانہ اعزازیہ کی مطبوعات میں ۴ فی روپیہ کی رعایت کر دیجائے یعنی ایک روپیہ کی کتابوں کی قیمت صرف بارہ آنے لیجائے اور پچیس روپیہ یا پچیس روپیہ سے زیادہ کی فرمائش بھیجنے والوں سے صرف آدھی قیمت وصول کیجائے ۔ لہذا جو کتابیں یہاں شائع کیجا رہی ہیں اور ان کے علاوہ دوسری مطبوعات کتبخانہ اعزازیہ جو بڑی فہرست میں درج ہیں انہیں سے اپنی ضرورت اور پسند کی کتابوں کا جلد انتخاب کر کے رمضان المبارک کی اس خاص رعایت سے فائدہ اٹھایئے

اس خاص رعایت کی آخری مدت ۳۰ شوال ہے

پتہ

(مولوی) سید احمد مدیر کتبخانہ اعزازیہ دیوبند (یوپی)

کتب بالا اور ہر قسم کی کتب منگوانے کے لئے حسب ذیل پتہ سے خط و کتابت فرمائی جائے

(مولوی) سید احمد مدیر کتبخانہ اعزازیہ دیوبند

رجسٹرڈ نمبر اے

مرکز علوم اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

ماہوار رسالہ

دارالعلوم

کتب خانہ جامعہ ملیہ اسلامیہ
دہلی
DELHI

زیر نگرانی

حضرت مولانا محمد طیب صاحب مدظلہ

مہتمم دارالعلوم دیوبند

مرتبہ

عبدالوحید غازیپوری

ناظم شعبہ نظم و ترقی دارالعلوم دیوبند

ماہنامہ

دارالعلوم دیوبند

سالانہ چندہ دو روپیے (۲/)

ممالک بیرون ہند سے باضافہ محصول ڈاک فی پرچہ ۳/

کتب خانہ جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی

(۱) تعلیمات اسلام کو سہل اور دلنشین پیرایہ میں پیش کرکے مسلمانوں میں صحیح مذہبی ذہنیت پیدا کرانا۔

(۲) اسلام کے قدیم و جدید مخالفوں کے حملوں کی بطریق احسن مدافعت کرنا۔

(۳) دقیق علمی مسائل کے متعلق علمائے دیوبند کے محققانہ مقالات پیش کرنا۔

(۴) حالات دارالعلوم سے معاونین و متوسلین دارالعلوم کو باخبر رکھنا۔

فہرست مضامین

جلد ۲ | بابت ماہ رمضان المبارک ۱۳۶۱ھ | شمارہ (۹)

مضمون	صاحب مضمون	صفحہ
ارادۂ دنیا و ارادۂ آخرۃ	مرتب رسالہ	۲
مخلوقات کی تمیں خالق کے کلام میں	حضرت مولانا محمد اصغر حسین صاحب بہاری پرنسپل مدرسہ اسلامیہ شمس الہدیٰ پٹنہ	۱۰
فہرست آمدنی	دفتر نائب دارالعلوم دیوبند	۲۷

ضروری معروضات

(۱) براہ کرم خط و کتابت اور ترسیل زر کے ساتھ اپنے پتہ کی چٹ کا نمبر ضرور تحریر فرمائیں۔

(۲) ہر ماہ کا رسالہ اسی ماہ کے آخری ہفتہ میں شائع ہوجایا کریگا اگر اگلے ماہ کے پہلے ہفتہ تک رسالہ آپ کے پاس نہ پہونچے تو دوبارہ طلب فرما سکتے ہیں۔

(۳) چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں۔ وی۔پی طلب کرنے میں جانبین کا نقصان ہے۔

(۴) دارالعلوم کے اصلاحی و تبلیغی مضامین کو دوسروں تک پہنچانے کی سعی فرما کر دوگونہ اجر حاصل کریں۔

(ناظم و مرتب رسالہ دارالعلوم دیوبند)

ارادۂ دنیا وارادۂ آخرۃ

من کان یرید العاجلۃ عجلنا لہ فیہا ما نشاء لمن نرید ثم جعلنا لہ جہنم یصلیہا مذموما مدحورا

جو شخص ارادہ کرتا ہے دنیا کا جلد دیتے ہیں ہم اسکو دنیا میں جو چاہتے ہیں ہم جسکے لئے پھر کرتے ہیں ہم اسکیلئے جہنم داخل ہوگا اس میں برے حال سے راندہ ہوا

[illegible] ہیں ہر انسان کے لئے عمل وسعی اور ارادہ وجد وجہد ضروری ہے۔ ارادہ اور عمل کی نوعیتیں مختلف ہوتی ہیں ان کی مناسبت سے کوئی سفیہہ بنتا ہے اور کوئی رشید۔ کوئی شقی ثابت ہوتا ہے اور کوئی سعید۔

[illegible] جو اپنے عمل سے اس دار عاجلہ اور حیات دنیا ہی کو حاصل کرنیکا ارادہ کرتے ہیں۔ ان کی ہمتیں اسی سے [illegible] تک نہ [illegible] ہیں۔ ان کے ضمیر لذات دنیاوی میں مبتلا رہتے ہیں اور وہ اپنی جد وجہد کا منتہا و مقصود [illegible] نہیں ملتے ہیں نہ ثواب کی امید ہوتی ہے اور نہ عذاب کا ڈر پس وہ اپنے قلب کی گہرائیوں کیساتھ [illegible] ہوتے ہیں اور اس کے ماسوا سے کلیتہً غافل اور مجتنب رہتے ہیں انپر نہ تو ترغیب و ترہیب سے اللہ کی طرف [illegible] دعوت کا کوئی اثر ہوتا ہے اور نہ ان کی راہ میں قوانین عدل و احسان کوئی بند اور قید لگا سکتے ہیں۔

پس جن لوگوں کا ارادہ یہ ہو اور جنکے اعمال اسیکے لئے اور صرف اسی کے لئے ہوں اللہ تعالیٰ انھیں اس دنیا ہی میں وہ سب کچھ دیدیتا ہے جو انہیں دینا چاہتا ہے لیکن دنیا کی یہ عطا بھی ہر ارادہ کرنے والے اور ہر چاہنے والے کے لئے ضروری نہیں ہے بلکہ جسے اللہ تعالیٰ چاہتا ہے دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے نہیں دیتا۔ عجلنا لہ.....

[illegible] کا یہی ضابطہ ہے اسی طرح شئی معجل کی مقدار، جنس اور مدت کا انحصار بھی اس نے اپنے ہی فیصلہ پر رکھا ہے نہ طلب کرنے والے بندہ کی خواہش پر۔ چنانچہ ایک دنیا کا طلبگار ایسا ہے جو کسی پوری چیز کو حاصل کرنا چاہتا ہے لیکن اسے اس کا تھوڑا ہی حصہ ملتا ہے اور اس طرح اس کے عمل کا ایک حصہ ضائع ہوجاتا ہے اور اس ضائع شدہ عمل کا کوئی ثمرہ نہ اسے اس دنیا میں ملتا ہے اور نہ اُس دنیا میں۔ اور ایک ایسا دنیا طلب بھی ہے جسکی کوششیں قطعاً رائگاں جاتی ہیں اور اسے ناکامی و حرمان کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ نہ تو ثمرۂ عاجلہ ملتا ہے اور نہ ثواب آجلہ۔ اسی کو "خسران مبین" کہا گیا ہے۔ پھر جب ان دنیا طلبوں کو آخرۃ میں اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیا جائیگا اور حق تعالیٰ ان کے لئے دار عذاب، جہنم تجویز فرمائیں گے۔ تو ان میں کا ہر ایک اپنے اعمال کی برائی۔ اپنے رب کا شکر ادا نہ کرنے، اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو جو اسے دی گئی تھیں اس کی طاعت میں صرف نہ کرنے اور

عاقبت پر نظر نہ رکھنے کی وجہ سے (یصلیھا مذموما) جہنم میں بُرے حال سے داخل ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ کی جو نعمت کے شکر سے دنیا میں اپنے نفس کو محروم کر لینے کی وجہ سے بتقاضائے انصاف آخرۃ میں اس کی رحمت سے محروم رہیگا اور (مدحورا) آگ میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ڈال دیا جائیگا۔

مذکورہ بالا آیۃ میں جس مضمون کو بیان کیا گیا ہے اسی کی تائید سورۂ شوریٰ کی اس آیۃ سے بھی ہوتی ہے۔

ومن کان یرید حرث الدنیا نؤتہ منھا وما لہ فی الآخرۃ من نصیب۔	اور جو چاہتا ہے کھیتی دنیائی۔ دیتے ہیں ہم اسکو کچھ اسمیں سے اور اس کے لئے آخرۃ میں کچھ حصہ نہیں۔

جس نے دنیا کے لئے عمل کیا اسے اسمیں سے کچھ حصہ ملگیا۔ اور آخرۃ کے لئے کوئی عمل نہیں کیا اس لئے وہاں اس کے لئے کوئی حصہ نہ رکھا گیا۔ حق تعالیٰ کے اس ارشاد میں "منھا" کی قید سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ضروری نہیں ہے کہ جتنے کا اس نے ارادہ کیا ہے وہ سب اسے ملجائے۔ بلکہ ہوسکتا ہے کہ وہ کل ملجائے یا اس کا بعض حصہ ملے اور یہ کل یا بعض دنیا کا کوئی ایک حصہ ہی ہوسکتا ہے۔ اور جبکہ دنیا پوری کی پوری نعیم آخرۃ کے مقابلہ اپنی قلت کیوجہ سے نہایت درجہ حقیر ہے جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا۔

وما ھذہ الحیوۃ الدنیا الا لھو ولعب وان الدار الآخرۃ لھی الحیوان لو کانوا یعلمون (العنکبوت)	اور نہیں یہ زندگانی دنیا کی مگر کھیل اور مشغلہ اور تحقیق گھر آخرۃ البتہ وہ ہے زندگانی اگر جانتے ہوتے۔
وللآخرۃ اکبر درجٰت واکبر تفضیلا۔ (بنی اسرائیل)	اور البتہ آخرۃ درجوں کے اعتبار سے بہت بڑی ہے اور بہت بڑی ہے فضیلت کے اعتبار سے (دنیا سے)

پس ایسی دنیا کا تھوڑا سا حصہ نعیم آخرۃ کے بدلے میں لینا جو نعیم آخرۃ کے مقابلہ میں نہایت قلیل۔ ذلیل اور کم مرتبہ ہے کیا کھلی ہوئی خسران و محرومی نہیں ہے؟ یہ اور ان کے سوا دوسری بہت سی آیات ہیں جنسے واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جن اسباب کونیہ کو مسببات کے لئے وسیلہ بنایا ہے ان سے تمسک کرنے والا تقدیر الٰہی و امر الٰہی کے اقتضاء کے مطابق ان مسببات تک پہنچیگا۔ ان اسباب کے تمسک سے مسببات تک پہنچنے والے کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ اللہ پر اور یوم آخرۃ پر ایمان رکھتا ہو اور اس کے رسولوں کی تصدیق کرتا ہو۔ اسی سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جو شخص ان اسباب کونیہ کو جو مقدرات الٰہی میں سے ہیں ترک کردے گا اور ان سے تمسک نہ کریگا وہ ہرگز مسببات تک نہ پہنچ سکیگا خواہ وہ مومن ہی کیوں نہ ہو۔ انسانی تاریخ کا ماضی اور حال بھی اسی کی تصدیق کرتا ہے۔ البتہ مومن کے ایمان کا اجر ضائع نہیں جائیگا خواہ وہ اسباب کونیہ کو اختیار کرے یا نہ کرے۔ بلکہ اس کے ایمان کی جزا اسے دوسری دنیا میں ملے گی جس طرح کہ صرف اسباب دنیا سے تمسک کرنے والے کو اس کی جزا دنیا ہی میں مل جاتی ہے اور آخرۃ میں اس کیلئے آگ کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ بندوں کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) مومن جس نے اسباب دنیویہ کو بھی اختیار کیا یہ شخص دنیا اور آخرۃ دونوں میں کامیاب ہے۔
(۲) غیر مومن جس نے اسباب دنیا کو بھی ترک کیا۔ ایسا شخص دنیا اور آخرۃ دونوں میں محروم ہے۔
(۳) مومن جس نے اسباب دنیا کو ترک کیا۔ یہ شخص دنیا میں محروم ہے۔ لیکن آخرۃ میں اسباب دنیا کے ترک پر مواخذہ کے بعد نجات پائیگا۔
(۴) غیر مومن جس نے اسباب دنیا کو اختیار کیا۔ یہ شخص دنیا میں تو کامیاب ہوگا لیکن آخرۃ میں محروم رہیگا۔

اس تفصیل پر غور کرنے سے یہ حقیقت منکشف ہوجاتی ہے کہ دنیاوی اعتبار سے مسلمانوں کی پست حالی کا سبب یہ نہیں ہے کہ وہ مومن ہیں۔ بلکہ اس کا سبب یہ ہے کہ انھوں نے اپنے ضعف ایمانی کی وجہ سے ان اسباب کو ترک کر دیا ہے جو مادی اور دنیاوی ترقی کے لئے ضروری ہیں۔ اسی طرح یہ سمجھنا بھی غلطی ہے کہ غیر مسلم اقوام کی حیات دنیاوی کی ترقی ان کے عدم ایمان کی وجہ سے ہے بلکہ دراصل ان کی ترقی کا راز ان اسباب کو اختیار کرنے میں مضمر ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے ضروری بنائے ہیں۔ تاریخ کے اوراق شاہد ہیں کہ مومنین پر ایسی کتنی ہی صدیاں گذری ہیں جن میں انھوں نے مضبوطی کیساتھ ایمان کو بھی تھامے رکھا ہے اور حیاۃ دنیا سے بھی متمتع ہوئے۔ یہ وہی لوگ ہیں جن کے متعلق حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

ومنهم من يقول ربنا آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار. أولئك لهم نصيب مما كسبوا والله سريع الحساب (البقرة)

اور ان میں سے وہ ہے جو کہتا ہے اے پروردگار ہمارے ہمکو دنیا میں بھلائی اور آخرۃ میں بھلائی۔ اور بچا ہمیں آگ کے عذاب سے۔ یہی لوگ ہیں جنکے لئے حصہ ہے اس چیز سے جسے انھوں نے کمایا ہے۔ اور اللہ جلد لینے والا ہے حساب کا۔

ان اوصاف کے مسلمان ہماری تقسیم کے اعتبار سے قسم اول میں داخل تھے۔ لیکن جب ان کے ایمان کمزور ہوگئے اور اعمال میں خرابیاں پیدا ہوگئیں تو وہ تیسری قسم میں داخل ہوگئے۔ پس اب ان کے لئے شکوہ کرنے کا کوئی موقع نہیں ہے۔ اللہ کا فیصلہ انصاف اور حق پر مبنی ہوتا ہے۔

ومن اراد الآخرة وسعى لها سعيها وهو مومن فاولئك كان سعيهم مشكورا

(اور جو کوئی ارادہ کرتا ہے آخرۃ کا اور سعی کرتا ہے اس کے لئے اور وہ ایمان والا ہے پس یہی لوگ ہیں جنکی سعی کی قدر کیگئی) (الآیۃ ۱۹)

یہ بندوں کی ایک دوسری قسم ہے جو اپنے عمل سے آخرۃ ہی کو طلب کرتے ہیں۔ اور ثواب آخرۃ کے منتظر رہتے ہیں وہ آخرۃ میں دوزخ سے محفوظ رہنے اور جنت کو حاصل کرنے کے امیدوار ہوتے ہیں۔ ان لوگوں کی سعی اللہ تعالیٰ کے نزدیک تین شرطوں کے ساتھ مشکور ہوتی ہے۔

پہلی شرط یہ ہے کہ کامل اخلاص کیساتھ عمل سے صرف ثواب آخرۃ کا ارادہ کیا جائے۔ اس شرط کی طرف "من

ارادالاخرۃ وسعی لھاسعیھا" سے اشارہ کیا گیا ہے۔

دوسری شرط یہ ہے کہ عمل قانون الٰہی کے مطابق ہو۔ یعنی اوامر و نواہی میں اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل کیجائے۔ اور اُن کی حدود کو سمجھا جائے۔

تیسری شرط ۔ عامل کے لئے اس کا مومن قانت ہونا ہے۔ جن لوگوں میں یہ تینوں شرطیں موجود ہوں گی۔ (کان سعیھم مشکورا) ان کی سعی مشکور ہوگی اور وہ جزائے جمیل کے مستحق ہوں گے۔ لیکن اگر ان میں سے کوئی ایک شرط بھی مفقود ہوگی تو عمل مقبول نہ ہوگا۔ کیونکہ اذا فات الشرط فات المشروط" ان شرطوں سے متعلق کچھ مباحث ہیں۔ مبحث اول یہ ہے کہ ثواب حاصل کرنے کی نیت اور اعمال پر جزا کی امید اللہ تعالیٰ کیلئے اخلاص کے منافی نہیں ہے۔ اس لئے کہ اخلاص یہ ہے کہ عبادت صرف اللہ تعالیٰ کے لئے بلا شرکت غیرے کیجائے اور ثواب کی امید۔ وطمع اور عقاب سے بھاگنا اور ڈرنا بھی عبادت کے سلسلہ کے دو بلند مقامات ہیں۔ ضرورت صرف اس کی ہے کہ بندہ ان دونوں امور میں بھی مخلص رہے۔ یعنی امید ثواب اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور سے نہ رکھے اور ڈر اس کے عقاب کے سوا کسی دوسرے کا نہ ہو۔ جب بندہ اپنے امید اور بیم کو خالص اللہ کے لئے کریگا تو اس کا نفس اسپر بوجھ نہ بنے گا۔ اور وہ اللہ کی اطاعت کی راہ میں اتنی قوت سے کھڑا ہوگا کہ کوئی معارض اسکے لئے رکاوٹ نہ بن سکیگا اور اللہ کے کاموں میں اُسے لومتہ لائم کی مطلق پروا نہ رہے گی۔ تمام عالم اس کی نظروں میں چھوٹے معلوم ہونے لگیں گے پھر جب وہ کہیگا " اللہ اکبر" تو وہ محسوس کرے گا کہ اس کے ساتھ ہی تمام عالم حق تعالیٰ شانہٗ کی عظمت و کبریائی کے سامنے جھک گئے ہیں۔ پس جب ثواب کی توقع اور عقاب کا خوف دونوں کی روح اخلاص باللہ ہے تو انھیں کس طرح اخلاص کے منافی کہا جاسکتا ہے۔ ایسی حالت میں بندہ کا عمل بھی عبادت ہوگا۔ رجا، اور خوف بھی عبادت ہوگا اور اخلاص بھی عبادت۔

حق تعالیٰ نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی تعریف میں ارشاد فرمایا ہے۔

والذی اطمع اَن یغفرلی خطیئتی یوم الدین (الشعراء ۸۲)	اور وہ جس سے مجھکو توقع ہے کہ بخشے میری تقصیر انصاف کے دن

اور اپنے صالح بندوں کی دعا کا ذکر یوں فرمایا ہے۔

ربنا اصرف عنا عذاب جھنم ان عذابھا کان غراما (الفرقان ع ۷)	اے رب ہمارے ہٹا ہم سے دوزخ کا عذاب بیشک اس کا عذاب ہے۔

اور دعائے قنوت میں ہے کہ۔

نرجو رحمتك ونخشى عذابك	ہم تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں۔

یہ اور ان کے علاوہ بکثرت دلائل ایسے ہیں جنسے مذکورہ بالا خیال کی تائید ہوتی ہے۔

بحث ثانی اس شرط سے متعلق ہے کہ جو شخص اپنے عمل سے ارادۂ آخرۃ کا نہ کرے گا اس کا عمل مشکور نہ ہوگا۔ یہ بحث تفصیل طلب ہے اور وہ یہ ہے کہ

عامل نے یا تو اپنے عمل سے ارادۂ آخرۃ کا اصلاً نہ کیا ہوگا۔ بلکہ اس سے کسی دنیوی چیز یا دنیوی نفع کا ارادہ کیا ہوگا یا آخرۃ کا ارادہ تو کیا ہوگا لیکن اس میں اغراض دنیوی کو بھی برابر کا شریک بنا دیا ہوگا۔ یا اس کا عمل عادۃً ہوگا جس میں ارادۂ آخرۃ کو مطلقاً دخل نہ ہو بلکہ دنیوی غرض کا ارادہ کیا ہو یا دونوں کا ارادہ کیا ہو کہ امور دنیوی مسلیہ ہیں امور اخروی کے لئے۔ پس یہاں چند قسمیں کرنی ہوں گی۔

پہلی قسم امور تعبدیہ مثل صلوٰۃ۔ صدقہ۔ حج وغیرہ سے متعلق ہے۔ اگر ان امور میں عامل ارادۂ آخرۃ نہ کریگا تو اس کا عمل بے نتیجہ اور غیر مشکور ہوگا۔ حضرت ابی ہریرہ سے حدیث صحیح مروی ہے

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم يقول ان اول الناس يقضى يوم القيامة عليه رجل استشهد فاتی به فعرف نعمه فعرفها قال فما عملت فيها قال قاتلت فيك حتى استشهدت قال كذبت ولكنك قاتلت لان يقال جرئ فقد قيل ثم امر به فسحب على وجهه حتى القى فی النار ورجل تعلم العلم وعلمه وقرأ القرآن فاتی به فعرف نعمه فعرفها قال فما عملت فيها قال تعلمت العلم وعلمته وقرأت فيك القرآن قال كذبت ولكنك تعلمت العلم ليقال عالم وقرأت القرآن ليقال هو قارئ فقد قيل ثم امر به فسحب على وجهه حتى القى فی النار ورجل وسع الله عليه واعطاه من اصناف المال كله فاتی به فعرفه نعمه فعرفها قال فما عملت فيها قال فما تركت من سبيل تحب ان ينفق

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ سب سے پہلا شخص جس کا فیصلہ قیامت کے دن کیا جائیگا ایک ایسا شخص ہوگا جو شہید کیا گیا پس وہ لایا جائیگا اور حق تعالیٰ اس کو اپنی نعمتیں بتائیں گے جنہیں وہ تسلیم کریگا۔ حق تعالیٰ فرمائیں گے کہ تو نے ان نعمتوں کے بدلے میں کیا کیا۔ وہ کہیگا کہ میں نے تیرے لئے قتال کیا یہانتک کہ شہید کیا گیا۔ ارشاد ہوگا کہ تو نے جھوٹ بولا۔ تو نے تو قتال اسلئے کیا کہ بہادر کہا جائے سو تو کہا گیا۔ پھر اسکے متعلق حکم ہوگا اور اسے منہ کے بل گھسیٹا جائیگا۔ یہانتک کہ آگ میں ڈالدیا جائیگا۔ اور ایک شخص جس نے علم سیکھا اور سکھلایا اور قرآن پڑھا پس وہ لایا جائیگا اور حق تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں بتائیں گے وہ ان نعمتوں کو جان لیگا۔ ارشاد ہوگا کہ پھر تو نے ان کے بدلے میں کیا کیا وہ کہیگا کہ میں نے علم سیکھا اور سکھایا اور تیرے لئے قرآن پڑھا۔ حق تعالیٰ فرمائیں گے تو نے جھوٹ بولا کیونکہ تو نے علم اسلئے سیکھا تاکہ عالم کہا جائے اور قرآن اسلئے پڑھا تاکہ قاری کہا جائے سو تو کہا گیا۔ پھر وہ حکم کیا جائیگا اور منہ کے بل گھسیٹا جائیگا یہانتک کہ آگ میں ڈالا جائیگا۔ اور ایک شخص جس اللہ نے وسعت دی اور ہر قسم کا مال و دولت عطا کیا پس وہ لایا جائیگا اور اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں بتائیں گے اور وہ ان نعمتوں کو پہچان لیگا۔ حق تعالیٰ

فیھا الا انفقت فیھا لک قال کذبت ولکنک فعلت لیقال ھو جواد فقد قیل ثم امر بہ فسحب علی وجہہ ثم القی فی النار۔	فرمائیں گے کہ تو نے اس میں کیا کیا وہ کہیگا کہ میں نے کوئی راستہ ایسا نہیں چھوڑا جس میں خرچ کرنا تو پسند کرتا ہو اور میں نے اس میں خرچ نہ کیا ہو۔ ارشاد ہوگا کہ تو نے جھوٹ بولا۔ تو نے تو اسلئے خرچ کیا تاکہ لوگ کہیں کہ فلاں شخص بڑا سخی ہے۔ سو تو کہا گیا پھر اسکا فیصلہ سنایا جائیگا اور منھ کے بل گھسیٹا جائیگا یہانتک کہ آگ میں ڈالا جائیگا

اس قسم کی عبادت دراصل عبادت نہیں ہے ریا ہے۔ اور ایسا کرنے والا چاہتا ہے کہ لوگ اس کی تعریف کریں اور سمجھیں کہ یہ شخص اللہ تعالیٰ کا بڑا فرمانبردار ہے۔ اور جس عبادت میں ریا داخل ہو جائے اس کے ضائع ہو جانے میں کوئی شبہ نہیں ہے خواہ ریا کا شمول کتنا ہی قلیل کیوں نہ ہو۔ جیسا کہ ابی ہریرہ رضؓ نے صحیح حدیث روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

قال اللہ تبارک وتعالیٰ انا اغنی الشرکاء عن شرک من عمل عملا اشرک فیہ معی غیری ترکتہ وشرکتہ	اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا میں شرکاء کی شرکت سے بری ہوں۔ کسی شخص نے عمل کیا اور اس میں میرے ساتھ میرے غیر کو شریک کیا تو میں چھوڑ دیتا ہوں اس کو اور اس کی شرکت کو۔

شرکت غیر خواہ قلیل ہو یا کثیر اس سے حبط اعمال میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ایسا عامل یقیناً گھاٹے میں ہے اور اس کا عمل غیر مشکور ہے۔

قسم ثانی یہ ہے کہ عامل اپنی عبادت سے قصد آخرۃ کرے اور کسی دنیوی فائدہ کو بھی اس میں شامل کرے جیسے کہ ایک شخص جہاد میں شامل ہو اور اس سے کسی دنیاوی مفاد کو پیش نظر رکھے ایسے شخص کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ

لا اجر لہ (رواہ ابو داؤد وابن حبان)	اس کے لئے کوئی اجر نہیں ہے

اسی قبیل سے یہ ہے کہ کوئی شخص ہجرۃ اور کسی عورت سے نکاح کرنے کا ارادہ ایک ساتھ کرلے۔ یا وضو اور ٹھنڈک حاصل کرنے کی نیت کرے۔ اگرچہ ان صورتوں میں عبادت صحیح ہو جائیگی۔ کیونکہ صحت موقوف ہوتی ہے نیت پر۔ لیکن ثواب نہیں ملیگا کیونکہ ثواب کا مدار ہے اخلاص پر اور یہاں عبادت خالص اللہ کے لئے نہیں ہوئی۔ اس لئے ثواب بھی نہیں ملیگا۔ یہ اس صورت میں ہے جبکہ عبادت اور دنیوی مفاد دونوں کا قصد برابر ہو۔ جیسا کہ ظاہر حدیث سے واضح ہوتا ہے۔ لیکن اگر غالب قصد عبادت کا ہو تو بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ بقدر قصد غالب اجر ملیگا واللہ تعالیٰ اعلم۔

تیسری قسم یہ ہے کہ قصد عبادت تو صرف ثواب آخرۃ کے لئے ہو لیکن اسکے ماسوا منافع بھی تبعاً ملحوظ ہوں اور ان منافع کو شریعت میں بھی معتبر قرار دیا گیا ہو۔ اس قسم کے بالتبع منافع کا ذکر آیات اور احادیث میں بکثرت ہے

منجملہ ان کے حج ہے جس کے متعلق ارشاد ہے کہ۔

لیشھدوا منافع لھم (الحج ۲۷) | تاکہ پہنچیں اپنے نفع کی جگہ پر

حج کے منافع میں سے اہل حجاز کے لئے اقتصادی بہتری اور ان کی عمرانی حالت کی ترقی بھی ہے۔ چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ

لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلا من ربکم (البقرہ ۱۹۸) | کچھ گناہ نہیں تمہیں کہ تلاش کرو فضل اپنے رب کا

اور موسم حج میں اللہ تعالیٰ کا فضل یہ ہے کہ تجارت کیجائے اور اس سے نفع حاصل کیا جائے۔ پس جو منفعت حاصل کی جائیگی وہ بھی عبادت ہوگی اور جس مضرت کو دفع کیا جائیگا وہ بھی عبادت ہوگی۔ کیونکہ عبادت میں ان امور کا لحاظ کرنا منافی اخلاص نہیں ہے۔ اس لئے عامل کے اجر میں کوئی کمی واقع نہ ہوگی۔ بلکہ اجر بھی مثل عمل عبادت کے ثواب مرتب ہوگا جو عبادت پر آخرۃ میں اور ان امور پر دنیا میں۔ اور یہ دونوں ہی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہیں جنکی امید ہم اپنے عمل کے بدلے میں اللہ تعالیٰ سے رکھتے ہیں۔ دعا قنوت کا لفظ "نرجو رحمتک" بھی اسی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اس لئے کہ حق تبارک و تعالیٰ دنیا اور آخرۃ کے رحمان و رحیم ہیں۔

چوتھی قسم وہ عمل دنیوی ہیں جنہیں عامل عادۃً کرتا ہے۔ مثلاً کھانا پینا۔ سونا وغیرہ وغیرہ جب ان کاموں سے عامل صرف دنیوی نفع کا ارادہ کرتا ہے اور آخرۃ کے ثواب کا قصد نہیں کرتا تو اسے ان کا کوئی اجر نہیں ملتا۔

پانچویں قسم۔ ان اعمال کی ہے جو اگرچہ عادۃً کئے جاتے ہیں لیکن عامل انھیں بوجہ شرعاً مباح ہونے کے کرتا ہے اور انھیں اعمال واجبہ کے لئے وسیلہ بنانے کا ارادہ کرتا ہے یا ان کے ذریعہ سے محرمات اور مکروہات سے بچنا چاہتا ہے جیسا کہ زوجہ سے خواہشات صنفی کو اس نیت سے پورا کرنا کہ اس کا واجب حق ادا ہو جائے اور خود کو اور زوجہ کو محرمات و مکروہات کی طرف مائل ہونے سے بچائے۔ یا سونا اس نیت سے تاکہ عبادت کے لئے قوت حاصل کرے۔ یا ورزش کرنا اس لئے کہ حق تعالیٰ کی طاعت کے لئے صحت اچھی رہے۔ ان اعمال عادیہ کے کرنے پر اجر و ثواب ملے گا اور اعمال کی سعی مشکور ہوگی یہی وہ راستہ ہے جسپر گامزن ہو کر بندۂ مخلص اپنی جملہ حرکات و سکنات کو حق تعالیٰ کے لئے خاص کر سکتا ہے۔ اور ہر آن اس کی طاعت و عبادت میں مصروف رہکر اس مرتبہ پر پہنچ سکتا ہے کہ گویا اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے۔ پھر اس کے لئے ممکن ہی نہ ہوگا کہ وہ کسی وقت اللہ تعالیٰ سے غافل ہو کر کسی دوسرے کی طرف متوجہ ہو سکے۔ حتیٰ کہ جب کسی کام میں مشغول ہوگا اللہ تعالیٰ کے اذن و رضا سے ہوگا اور وہ حضرت حق جل مجدہٗ کی حضوری سے کسی وقت بھی خارج نہ ہوگا۔ حضرت ابی ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

فی بضع احدکم صدقۃ قالوا یا رسول اللہ | تم میں سے کسی کا اپنی زوجہ کیساتھ وظیفۂ جنسی ادا کرنا صدقہ ہے۔ صحابہ نے

ایاتی احدنا شھوتہ ویکون لہ فیھا اجر قال ارایتم لو وضعھا فی حرام اکان علیہ وزر۔ فکذلک اذا وضعھا فی الحلال کان لہ اجر (مسلم)	عرض کیا کہ خواہ ہم میں سے کسی نے اپنی خواہش پوری کی ہو پھر بھی اسے اس میں اجر ملیگا۔ فرمایا کہ تم دیکھتے ہو کہ اگر وہ اپنی خواہش کو حرام جگہ میں پورا کرتا تو اسے گناہ نہ ہوتا اسی طرح جب اس نے اسے حلال جگہ میں پورا کیا تو اس کے لئے اجر ہے۔

بحث ثالث۔ کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو اپنے نفس سے عبادت کے طریقے وضع کرتے ہیں اور ان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنا چاہتے ہیں جیسا کہ مشرک بتوں کو پوجتے ہیں ان کے سامنے قربانیاں کرتے ہیں ان سے گڑگڑا کر دعائیں مانگتے ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ بت ان کی حوائج پوری کردیں گے۔ حالانکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ یہ بت خالق نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے مخلوق اور مملوک ہیں لیکن بااینہمہ وہ ان کی پرستش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ

لیقربونا الی اللہ زلفی (زمر-۱۶)	تاکہ وہ بت ہمیں اللہ سے قریب کردیں۔

یا جس طرح ہندوؤں کے ایک طائفہ نے خدا کا قرب حاصل کرنے کیلئے اپنے نفوس کو عذاب دینے۔ قتل کرنے اور جلانے کی رسم ایجاد کی ہے۔ یا مسلمانوں کی ایک جماعت نے گانا، ناچنا، باجے بجانا۔ قبروں کا طواف کرنا۔ قبروں پر چڑھاوے چڑھانا۔ قبروں کے سامنے ذبح کرنا۔ صاحب قبر کو پکارنا۔ قبر کے پتھروں کو چومنا۔ بخور جلانا عطر چھڑکنا وغیرہ وغیرہ اختیار کرلیا ہے۔ خرافات خود ان کے نفس کی ایجاد ہیں اور اس سعی آخرۃ سے انھیں دور کا بھی کوئی لگاؤ نہیں ہے جو سرور کائنات محمد الرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کے بعد آپ کے اصحاب نے کی پس ان لوگوں کی یہ مساعی بلاشبہ مردود اور غیر مشکور ہے۔

مبحث رابع۔ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندہ کے لئے شکر ادا کرنا یہ ہے کہ بندہ کی شکرگذاری کی جزا اُسے دیجائے۔ اور بندہ اپنے رب کا شکرگذار اسیوقت ہوسکتا ہے جبکہ وہ اسپر ایمان رکھتا ہو اور اسکی طاعت کرتا ہو۔ جب ایمان نہ ہوگا تو شکر کا امکان بھی نہیں ہے (وھو مومن) کی قید سے اسی کی طرف اشارہ ہے۔

خاتمہ۔ مسلمان بحمداللہ سب کے سب اہل ایمان ہیں اس لئے انھیں چاہئے کہ وہ اپنے جملہ اعمال میں خواہ انکا تعلق معاش سے ہو یا معاد سے اللہ تعالیٰ کی رضا اور امتثال امر کا خیال رکھیں۔ اور اس سے اچھی جزا کے امیدوار رہیں۔ تاکہ ان کے یہ تمام اعمال داخل عبادت ہوجائیں۔ جب وہ ایسا کرنے لگیں گے تو ان میں کا ہر شخص حق تعالیٰ کی جناب میں اپنے عمل کے تفاوت کے اعتبار سے شاکر اور مشکور ہونے کا مرتبہ حاصل کریگا۔ کہ یہی دراصل انسانی زندگی کا مقصود اور حاصل ہے۔ واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل۔

"عبدالوحید مرتب دارالعلوم"

مخلوقات کی قسمیں خالق کے کلام میں

پروفیسر حمید الدین صاحب اعظم گڈھی کی تنقیدات پر نظر و تبصرہ

(۲)

(از مولانا محمد اصغر حسین صاحب بہاری پرنسپل مدرسہ اسلامیہ شمس الہدیٰ پٹنہ)

پروفیسر صاحب نے دوسرا اعتراض یہ کیا ہے کہ قرآنی ہدایات کے ماتحت اللہ ہی سے ڈرنا چاہئے اور امام کی توجیہہ کی بنا پر غیر اللہ سے خوف کھانا لازم آتا ہے۔

حضرت کلیم اللہ کا جادوگروں کے جادو کے سانپ سے ڈرنے اور حضرت خلیل اللہ کا مہمانوں کے کھانا نہ کھانے سے خوف کرنے کی توجیہہ کیا ہوگی۔ اگر خدا سے خوف کرنے کے حصر کو عام رکھا جائے جیسا کہ پروفیسر صاحب کا خیال ہے حقیقت یہ ہے کہ خوف کی دو قسمیں ہیں ایک عقلی و ایمانی۔ دوسرے طبعی و عادی جو آثار اسباب و مسببات کے ارتباط سے ظہور پذیر ہوا کرتے ہیں یہ طبائع انسانی پر اثر انداز ہو کر لامحالہ خوف زدہ ہونے کی طبیعت ثانیہ کے باعث ہوتے ہیں لیکن عقل کی رہنمائی میں یہ عقدہ حل ہوتا ہے کہ ان اسباب خوف میں ہرگز کوئی ذاتی تاثیر نہیں۔ مسبب الاسباب نے ان کو اپنی قدرت کے ظہور کا فقط ذریعہ بنایا ہے اور درحقیقت مؤثر وہی خداوند قدوس ہے اس واسطے اصل میں اسی خدائے قادر سے ڈرنا چاہئے جس کی ید قدرۃ میں سب چیزوں کی تاثیر ہے اور ان ذرائع و اسباب سے ڈرنے کے کوئی معنی نہیں۔ یہی عقلی خوف ہے جس کے متعلق قرآنی تعلیم ہے کہ خدا ہی سے ڈرنا چاہئے۔ باقی عادی اور طبیعت ثانوی خوف انسانی کی اختیار سے باہر ہونے کے باعث مامور بہ ہی نہیں۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ جسقدر ایمان باللہ قوی ہوگا اور ہوتا جائے۔ اسی مقدار سے عادی خوف مضمحل ہوگا اور ہوتا رہے گا۔ پس جھوٹی قسموں سے خوف عادی عارض ہونیکو تسلیم کرنیکی صورت میں امام پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔

پروفیسر صاحب کا تیسرا اعتراض ہے کہ انجیر و زیتون میں کیا دہرا ہے جو اس کی جھوٹی قسم سے وبال پہنچنے کا اندیشہ ہو۔ بیشک انجیر کے متعلق کوئی نص تو نہیں ہے جس سے اس کی عظمت کا ثبوت ہو لیکن زیتون کی بابت جب قرآن عظیم میں شجرہ مبارکہ کہکر عظمت کی رجسٹری کر دی گئی ہے تو اللہ تعالیٰ کا زیتون کے ساتھ انجیر کی قسم کھانے کے معنی یہ ہیں کہ انجیر میں بھی کوئی خاص بات ہے ورنہ جمع کرنے کی مثل صادق آئے گی جو کلام بلیغ کی شان سے بعید ہے

چوتھا اعتراض امام پر یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مبلغ کتاب اللہ تھے نہ کہ مولف و مصنف پھر امام کا قرآنی قسموں کو رسول اللہ کی قسمیں کہنا کیونکر صحیح ہوگا۔ بلکہ یہ قرآنی قسمیں اس مالک و آقا کی ہیں جسکو کسی کا ڈر نہیں

بیشک قرآن پاک خدا کا کلام ہے پس اس کلام کا جزو "اقسم" بھی خدا ہی کی قسم ہے۔ لیکن خود خداوند قدوس نے قرآن کو تبلیغ و رسالت کی حیثیت سے پیغام پہونچانے والوں کی طرف منسوب کیا ہے۔

انہ لقول رسول کریم ذی قوۃ عند ذی العرش مکین مطاع ثم امین (سورۃ)	یعنی بیشک قرآن معزز پیغامبر کا قول ہے جو قوت والا ہے عرش والے کے نزدیک ذی رتبہ ہے اسکا کہا مانا جاتا ہے اور وہاں امانتدار
انہ لقول رسول کریم وما ھو بقول شاعر قلیلا ما تومنون ولا بقول کاھن قلیلا ما تذکرون تنزیل من رب العالمین (سورۃ الحاقۃ)	بیشک قرآن بزرگ پیغمبر کا قول ہے اور کسی شاعر کا قول نہیں ہے تم بہت کم یقین کرتے ہو نہ کسی کاہن کا قول ہے تم بہت کم نصیحت لیتے ہو۔ اتارا ہوا پروردگار عالم کا ہے۔

دیکھو دونوں آیتوں میں پیغامبر کی زبان سے ادا کئے جانے کے باعث قرآن کو رسول کریم کا قول کہا گیا۔ پس اس روشنی میں اگر امام رازی نے قرآنی قسموں کو رسول کریم کی قسمیں کہنے کی جرأت کی تو انھوں نے ایسا جرم نہیں کیا جو گرفت کے لائق ہو اور ناقابل چشم پوشی ہو کر اعتراض کا نشانہ بنائے جائیں۔ اصل یہ ہے کہ مغربی کارخانوں نے مادی ترقیوں کی مشین تیار کرنے کیساتھ آسمان اسلام کو غبار آلود دکھانیکی مشینیں بھی عالم اسلام میں بھیجنا شروع کیں، جس سے دین سے نابلد حضرات تو ہر اسلامی قانون کو غیر مہذب زمانہ کی پیداوار سمجھنے لگے اور جن جدید تعلیمیافتہ کے دل و دماغ پر کچھ واقفیت کے ماتحت اسلامی عظمت پر تو فگن تھی، انھوں نے ایک طرف مولویوں کے کارناموں پر بمباری کر کے تباہ کرنا چاہا اور دوسری طرف حقیقت اسلام کو جدید عینک سے دیکھنا شروع کر دیا جس کے نتیجے میں نہ تو سلف کے سرمایہ سے بہرہ اندوز ہو سکے اور نہ حقیقت اسلام کو اصلی رنگ میں دیکھ سکے۔ بے شک تنقید و تحقیق حقیقت شناسی کا بہترین آلہ ہے مگر جبکہ افراط و تفریط اور عصبیت و خارجی اثر سے علیحدہ رہنے کے ساتھ علمی تحقیقات کے سرمایہ سے مالا مال اور دیانت و تقویٰ کے خزانہ کا کلید بردار اور روحانیت کے حریم کا راز دار ہو۔

امام رازی نے سورۂ ذاریات کی تفسیر میں مخلوقات کی قسم کی تیسری توجیہہ یہ لکھی ہے۔

الثالث ان الایمان التی حلف اللہ بھا کلھا دلائل اخرجھا فی صورۃ الایمان مثال قول القائل لمنعمہ وحق نعمتک الکثیرۃ انی لا ازال اشکرک فیذکر النعم وھی سبب مفید لا دوام الشکر ویسلک مسلک القسم کذلک ھذہ الاشیاء کلھا دلیل علی قدرۃ اللہ ثم علی الاعادۃ فان قیل فلم اخرجھا مخرج الایمان لقول لان	تیسری وجہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی ساری قسمیں، قسموں کی شکل میں دلیلیں ہیں، اس کی مثال اس شخص کے قول کی ہے جو اپنے ولی نعمت کو کہتا ہے۔ آپ کی بہتری نعمتوں کے حق کی قسم بے شک میں آپ کا ہمیشہ شکر گزار رہوں گا، پس یہ شخص نعمتوں کا ذکر کرتا ہے جو دوامی شکر گزاری کا باعث اور اس کو قسم کی صورت میں بیان کرتا ہے اسی طرح یہ ساری چیزیں خدا کے اعادہ معدوم پر

الانسان اذا شرع فی اول کلامہ بحلف یعلم السامع انہ یرید ان یتکلم بکلام عظیم فیصغی الیہ اکثر من ان یصغی الیہ حیث یعلم ان الکلام لیس بمعتبر فبدأ بالحلف وادرج الدلیل فی سورۃ الیمین حتی اقبل القوم علی سماعہ

(تفسیر سورۂ ذاریات)

دلیلیں ہیں پھر اگر کہا جائے کہ ان کی قسموں کی صورت میں بیان کرنے کی کیا ضرورت تھی تو ہم کہیں گے کہ انسان جب اپنے کلام کو قسم سے شروع کریگا تو سننے والا سمجھ لیگا کہ متکلم کسی بڑی بات کو کہنا چاہتا ہے پس یہ اس کو زیادہ کان لگا کر سنے گا بخلاف اسکے جب کہ کلام قابل اعتنا نہ ہو اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے قسم سے کلام کی ابتدا کی اور یمین کی صورت میں دلیل بیان کردی۔ چنانچہ اس کے سننے کے لئے آگے بڑھی۔

پروفیسر اعظم گڈھی کے اعتراضات۔

ھذا الجواب یکفی لدفع الشبھۃ الثانیۃ ولکن یلزم علی القائل بہ ان یبین وجہ الاستدلال بالمقسم بہ علی المقسم علیہ وھذا مع کونہ ظاھرا فی بعض المواضع کثیرا ما یحتاج الی امعان شدید ولعل لھذا السبب لم یعتمد علیہ الا فی سورۃ الذاریات وفی بعض آخر واما فی الباقی فذھب القائل الاول انہ ینکر وجود القسم اذا امکنہ الانکار فرارا عن شبھات واردۃ علی القسم کما قال فی تفسیر سورۃ القیامۃ فی ذکر "لا" التی بھا السورۃ الاحتمال الثانی ان "لا" ھھنا لنفی القسم کانہ قال لا اقسم بذلک الیوم وتلک النفس ولکنی اسألک غیر مقسم اتحسب انا لا نجمع عظامک اذا تفرقت بالموت فان کنت تحسب ذلک فاعلم انا قادرون علی ان نفعل ذلک وھذا القول اختیار ابی مسلم وھو الاحق ھذا القول غیر مختار عند العارف بکلام العرب فانہ لو کان المراد کما فھم لکان وجہ القول نفی مجرد القسم

یہ جواب دوسرے شبہ "قسم کا غیر مفید ہونا" کے دفع کے لئے کافی ہے لیکن اسکے قائل کے ذمہ ضروری ہے کہ مقسم علیہ کے لئے مقسم بہ کی دلیل ہونیکی حیثیت کو واضح کرے اور یہ امر بعض موقع میں ظاہر ہونے کے ساتھ اکثر مواقع میں توجیہات بعیدہ کا محتاج ہے اور غالباً اسی سبب سے امام نے سورۂ ذاریات اور بعض دوسرے مقام کے سوا اس توجیہ پر اعتماد نہیں کیا چنانچہ انھوں نے باقی مقاموں میں دو راستے اختیار کئے ہیں۔ پہلا تو یہ کہ قسم ہی سے انکار کر جاتے ہیں اگر انکار کی گنجائش پاتے ہیں کہ قسم پر اعتراض آنے والے سے چھٹکارا مل جائے جیسا کہ سورۃ القیامۃ کی تفسیر میں بیان کیا ہے جبکہ ابتدائے سورۃ میں "لا" کا ذکر کیا ہے۔ دوسرا احتمال یہ ہے کہ یہاں "لا" قسم کی نفی کیلئے آیا ہے گویا یوں کہا کہ میں اس دن کی قسم کھاتا ہوں اور نہ اس نفس کی بلکہ بغیر قسم کھائے تم سے پوچھتا ہوں کہ کیا تمہارا خیال ہے کہ ہم ان ہڈیوں کو جمع نہیں کرسکتے جو مرنے کے بعد منتشر ہوگئی ہوں اگر تمہارا یہ خیال ہے تو تم سمجھ لو کہ ہم جمع کرنے پر قادر ہیں۔ ابو مسلم نے اسی کو اختیار کیا ہے اور یہی صحیح ہے" پروفیسر موصوف کہتے ہیں" کہ کلام عرب کی معرفت رکھنے والوں کے نزدیک یہ قول غیر پسندیدہ ہے کیونکہ اگر یہی مراد ہو جو امام نے سمجھا ہے تو محض قسم کی نفی ہونی چاہئے تھی

لا ذکر الاشیا الخاصۃ کالنفس اللوامۃ والخنس الجواری الکنس وغیرھا ثم ھذا مخالف لاسلوب کلامھم فانھم یستعملون کلمۃ لا " قبل القسم منقطعۃ" کما بینا فی تفسیر سورۃ القیامۃ وھذا ھو مختار الزمخشری" (امعان فی اقسام القرآن)

نہ کہ خاص خاص چیزوں " مثل نفس لوامہ اور خنس جواری کنس وغیرہ" کا ذکر۔ پھر ان کے طرز کلام کے بھی مخالف ہے کیونکہ یہ لوگ لفظ "لا" کو قسم کے پہلے قسم سے الگ استعمال کرتے ہیں جیسا کہ میں نے سورۂ قیامۃ کی تفسیر میں بیان کیا ہے۔ اور اسی کو زمخشری نے بھی پسند کیا ہے۔

پروفیسر موصوف کا پہلا اعتراض کہ "قسموں کا دلیل ہونا ہر جگہ ظاہر نہیں بلکہ زیادہ قرآن کی استدلالی حیثیت کے بیان کرنے میں بڑی دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور غالباً اسی وجہ سے امام نے چند جگہ کے سوا اس جواب پر بھروسہ نہ کرکے دوسرے طریقے اختیار کئے ہیں، کہاں تک قابل قبول ہے اس حقیقت کا پورا انکشاف تو اس وقت ممکن ہے کہ ہر مقام کی قسم پر تفصیلی نگاہ ڈالکر دیکھا جائے کہ مقسم علیہ کا ثبوت مقسم بہ سے ہوتا ہے یا نہیں اور ہوتا ہے تو تکلفات بعیدہ کی ضرورت پڑتی ہے یا نہیں۔ لیکن اس کے لئے ایک مستقل صحبت کی حاجت ہے، پھر پروفیسر موصوف کا قیاس کہ "قسموں کی استدلالی جہت عموماً پردۂ خفا میں ہونا۔ امام کے دوسرے طریقوں کے اختیار کرنے کا باعث ہوا ہے صحیح نہیں بلکہ قرین قیاس یہ ہے کہ قسموں کا اختلاف عنوان مختلف طریقوں کے اختیار کرنے کا باعث ہے۔ ظاہر ہے کہ لاقسم میں جس طرح قسم سے الگ کسی مقدار یا متقدم کی نفی کا یا قسموں پر "لا" نفی کے استعمال کرنے کا احتمال ہے، اسی طرح قسم جس پر صراحۃً "لا" داخل ہے، اس کی نفی کا بھی احتمال ہے بخلاف والعصر اور والتین وغیرہ کہ ان عنوانوں میں قسم ہی متعین ہے۔ باقی یہ کہنا کہ عارف کلام عربی کے نزدیک قسم کی نفی معتبر نہیں" کہانتک صحیح ہے جبکہ علامہ زمخشری اس احتمال کی وجہ وجیہہ بیان کرنے میں رطب اللسان ہیں۔

والوجہ ان یقال ھی للنفی والمعنی فی ذلک انہ لا یقسم بالشئ الا اعظاماً لہ یدلک علیہ قول تعالیٰ فلا اقسم بمواقع النجوم وانہ لقسم لو تعلمون عظیم فکانہ باد خال حرف النفی یقول ان اعظامی لہ باقسامی بہ کلا اعظام یعنی انہ یستاھل فوق ذلک (تفسیر کشاف سورۂ قیامۃ)

اور بہتر صورت یہ ہے کہ "لا" کو نفی کے لئے کہا جائے اور اس کی توجیہہ یہ ہے کہ کسی چیز کی قسم کھانا اس کی عظمت بتانے کے خیال سے ہوتا ہے جس پر اللہ کا قول" فلا اقسم بمواقع النجوم وانہ لقسم لو تعلمون عظیم" دال ہے، پس حرف نفی "لا" گویا یوں فرماتا ہے کہ کسی چیز کی قسم میری عظمت ظاہر کرنا بمنزلہ عظمت ظاہر نہ کرنے کے ہے یعنی اس سے بالا عظمت کا وہ اہل ہے۔

حاصل یہ ہے کہ قسم کھانے سے مقسم بہ کی عظمت کا بیان ہوتا ہے مگر یہ مقسم بہ فی ذاتہ عظیم ہے کہ قسم کھائیں یا نہ کھائیں وہ عظیم ہے بلکہ زیادہ عظمت والا ہے۔ پھر مقسم بہ کے اظہار عظمت کے بعد مقسم علیہ کی عظمت کا بیان

لازمی چیز ہے کیونکہ مقسم بہ کا مبالغہ سے تعظیم کرنا مقسم علیہ کی عظمت شان اور جلالت وقدر کا ضامن ہے۔ آخر قسم مقسم بہ اور مقسم علیہ ہی کی تاکید کے لئے تو مذکور ہے۔

اس نفی کے مضمون کو امام رازی نے دوسرے مقام میں زیادہ واضح طور سے لکھا ہے۔

واما المعقول فهو ان كلمة لا هي نافية على معناها غير ان في الكلام مجازاً تركيباً وتقديره ان نقول لا في النفي فهاهي في قول القائل لا تسئلني عما جرى علي يشير الى ان ما جرى عليه اعظم من ان يشرح فلا ينبغي ان يسئل فان غرضه من السوال لا يحصل ولا يكون غرضه من ذلك النهي الا بيان عظمة الواقعة ويصير كانه قال جرى علي امر عظيم ويدل عليه ان السامع يقول له ما ذا جرى عليك فيصح منه ان يقول اخطأت حيث قنعتك عن السوال ثم سألتني وكيف لا وكثيرا ما يقول ذلك القائل الذي قال لا تسئلني عند سكوت صاحبه عن السوال او لا تسئلني ولا تقول ما ذا جرى عليك ولا يكون السامع ان يقول انك منعتني عن السوال كل ذلك لما تقرر في افهامهم ان المراد تعظيم الواقعة لا النهي اذا علم هذا فنقول في القسم مثل هذا موجود من احد وجهين اما لكون الواقعة في غاية الظهور فيقول لا اقسم بانه على هذا الامر لانه اظهر من ان يشهر والاكثر من ان ينكر فيقول لا اقسم ولا يريد به القسم ونفيه وانما يريد الاعلام بان الواقعة ظاهرة واما لكون المقسم به فوق ما يقسم به المقسم

بہرحال عقلی وجہ یہ ہے کہ کلمہ لا اپنے نفی کے معنی میں ہے لیکن اس کلام میں مجاز ترکیبی ہے اور اس کی تصویر یہ ہے کہ لا نفی کے معنی میں یہاں ایسی ہی جس طرح قائل کے اس قول میں ہے "مجھ پر جو گذری اسکو نہ پوچھ کہ کیا گذری" بتاتا ہے کہ اس پر جو گذری ہے اسقدر عظیم ہے کہ بیان کرنے سے باہر ہے پس سوال کرنا مناسب نہیں کیونکہ سوال سے غرض پوری نہ ہوگی اور اس مناہی سے محض واقعہ کی عظمت کا بیان مقصود ہے اور اس لئے گویا یہ کہا کہ مجھ پر بہت بڑا واقعہ گذرا، اور اس کی دلیل یہ ہے کہ سامع اس سے پوچھتا ہے کہ تجھ پر کیا گذری اور اگر اس جملہ منفی کا مطلب سوال کرنے کی ممانعت سمجھتا تو یہ نہ کہتا کہ تم پر کیا گذرا پھر متکلم کا یہ کہنا درست ہوتا کہ تو نے غلطی کی میں نے تو سوال کرنے سے منع کیا تھا پھر تو نے سوال کر دیا اور کیوں وہ مطلب نہ ہو بسا اوقات یہی قائل جس نے سوال کرنے سے منع کیا ہے۔ جب سامع پوچھتا نہیں ہے تو کہتا ہے کہ تو پوچھتا کیوں نہیں اور "تجھ پر کیا گذرا" کیوں نہیں کہتا اور سامع کو مجاز نہیں ہے کہ یہ جواب دے کہ تم نے خود سوال کرنے سے منع کر دیا ہے کیونکہ سب کے ذہن نشین ہے کہ اس جملہ منفی سے مراد واقعہ کی عظمت بیان کرنا ہے، منع کرنا مقصود نہیں جب یہ بات معلوم ہوگئی تو قسم کے بارے میں ہم کہتے ہیں کہ دو وجہ سے یہی صورت حال ہے، یا تو واقعہ کی غایت ظہور پذیری کی باعث کہتا ہے کہ اس بات پر اس چیز کی میں قسم نہیں کھاتا، کیونکہ بہت زیادہ ظاہر ہے اور انکار کئے جانے سے بہت دور ہے پس لا اقسم کہہ کر نہ قسم کھانے کا ارادہ ہے اور نہ قسم کی نفی کا ارادہ بلکہ مقصود صرف واقعہ کے

صار یصدق نفسہ فیقول لا اقسم یمینا بل الف یمین ولا اقسم براس الامیر بل براس السلطان فیقول لا اقسم بکذا ریدا لکونہ فی غایۃ الجزم۔

(تفسیر رازی سورۃ الواقعۃ)

ظاہر ہونیکو بیان کرتا ہے اور یا مقسم بہ کا اس چیز سے جسکی قسم کھائی جاتی ہے۔ فوق و بالا ہونے اور قسم کھانے والا اپنے آپکے مصدق ہو جانیکے باعث کہتا ہے کہ ہم ایک چیز کی قسم کھا نہیں سکتے بلکہ ہزار چیز کی اور امیر کے سر کی قسم نہیں کھا سکتے بلکہ سلطان کے سر کی قسم پس لا اقسم بکذا کہہ کر اپنے غایت جزم کا ارادہ کرتا ہے۔

حاصل یہ ہے کہ محاورات عرب میں کسی چیز کی نہی و نفی سے کبھی واقعہ کی عظمت یا اس کے ظاہر و ظہور یا اس کے جزمی و یقینی ہونیکو بیان کرنا مقصود ہوتا ہے۔ پس جس کو امام رازی نے اگر مثال عرب سے واضح کیا ہے تو علامہ زمخشری ایسے ادیب نے موجہ بیان کیا ہے۔

کیا اس کے بعد پروفیسر صاحب کا غیر مختار کہنا بجا ہے؟ اور اسی تقریر سے آپ کے غیر مختار ہونیکی دلیل کہ قسم کی نفی کرنا مقصود ہو تو مقسم بہ کی تخصیص کے کوئی معنی نہیں" مضمحل ہو کر رہ گئی اس لئے کہ اظہار عظمت یا جزم یا ظہور واقعہ کے بیان کے لئے ضروری ہے کہ اسی شان کی مخصوص چیز مذکور ہو، مطلق قسم کی نفی میں یہ بات کہاں۔ علاوہ اسکے یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ مدعا اس قدر روشن ہے کہ بڑی چیز کی قسم کھانے کی ضرورت نہیں ہے۔

علامہ سید آلوسی اپنی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں۔

والمعنی لا اقسم اذ الامر واضح من ان یحتاج الی قسم ای لا یحتاج الی قسم ما فضلا عن ھذا القسم العظیم فقول مفتی الدیار الرومیۃ ان یاباہ تعین المقسم بہ وتفخیمہ ناشئ عن الفضلۃ علی ما یخفی علی فطن (تفسیر روح المعانی سورۃ الواقعۃ)

(نفی قسم کے وقت) مطلب یہ ہے کہ میں قسم نہیں کھاتا اسلئے کہ مطلوب اتنا واضح ہے کہ قسم کھانیکی حاجت نہیں یعنی کسی قسم کی ضرورت نہیں۔ چہ جائیکہ اتنی بڑی قسم۔ پس ملک روم کے مفتی کا فرمانا "کہ مقسم بہ کی تعیین و تخصیص قسم کی نفی لینے کے منافی ہے" غفلت کا نتیجہ ہے یہ امر سمجھدار سے مخفی نہیں۔

معلوم ہوا کہ پروفیسر موصوف کی طرح روم کے مفتی صاحب کو بھی یہ شبہ پیدا ہوا تھا جس کے جواب کی سید آلوسی نے آج سے سو برس پہلے اشارہ کر کے سمجھ داروں کے واسطے واضح بتایا ہے اب دیکھنا ہے کہ اس دور کے زیرک سمجھدار کیا فیصلہ کرتے ہیں۔

پروفیسر موصوف کی آخری تنقید اس توجیہہ کے متعلق یہ ہے کہ لا اقسم میں لائے نافیہ مراد لینا اسلوب کلام کے خلاف ہے اس لئے کہ استعمال عرب میں "لا" کا کلمہ یہاں منقطعہ ہے جسے علامہ زمخشری نے بھی پسند کیا ہے معلوم نہیں کہ علامہ زمخشری نے اس امر کی تصریح کہاں کی ہے۔ پروفیسر موصوف نے حوالہ نہیں دیا۔

سورۂ قیامت کی تفسیر کا اقتباس ہم لکھ آئے ہیں جس میں قسم کی نفی کی صحت کا بوجہ بیان موجود ہے۔ ہاں اسکے

پہلے اسی سورۃ کی تفسیر میں علامہ زمخشری فرما گئے ہیں کہ لائے نافیہ کا قسم پر لانا عرب کے کلام اور اشعار میں شائع ہے اور اسکا فائدہ قسم کو مؤکد کرنا ہے ممکن ہے اسی ذکری تقدم سے پروفیسر موصوف نے علامہ کی پسندیدگی اخذ کیا ہو بہرحال علامہ زمخشری کا نفی قسم کے احتمال کو بلا تردید موجہ طور سے بیان کرنا اس بات کی روشن دلیل ہے کہ استعمال عرب کے مخالف نہیں، اور مختار و پسندیدہ نہیں تو جائز ضرور ہے، بلکہ حافظ جلال الدین سیوطی نے تفسیر اتقانی میں اسی کو زمخشری کا قول مختار لکھا ہے، حروف کے معنی بیان کرتے ہوئے "لا قسم کے متعلق تحریر فرماتے ہیں

وقیل منفیها اقسم علی انه اخبار لا انشاء واختاره الزمخشری (اتقان النوع الاربعون) "یعنی کہا گیا ہے کہ لائے نافیہ سے قسم کھانیکی نفی کی گئی ہے اور اس کی بناء اخبار ہے انشاء نہیں اور اسی کو زمخشری نے پسند کیا ہے۔"

تنقید بالا کے بعد پروفیسر موصوف نے امام کے ایک دوسرے طریق جواب پر تنقید کرکے علامہ ابن قیم کے نکات قسمی پر تنقیدیں شروع کی ہیں۔ یہ آخری تنقید مقسم بہ کی شرافت پر تنقید ہے اور گویا یہ اس اجمال کی تفصیلی بحث ہے جو ہم پہلے چار اعتراضات کے ضمن میں لکھ آئے ہیں۔

قال المعلم الاعظم گڈھی۔

والطریق الثانی هو القول بان القسم للتاکید والتنبیه علی شرافة المقسم به قال الرازی فی تفسیر سورة الذاریات وقد عرفت ان المقصود من القسم التنبیه علی جلالة المقسم به وعلی هذا الاصل قال فی تفسیر سورة التین اعلم ان الاشکال هو ان التین والزیتون ذوات شریفة من الامور الشریفة، فکیف یلیق ان یقسم الله تعالی بهما فلاجل هذا السوال حصل فیه قولان" ثم ذکر فوائد هما ان کان المراد منهما هذه الاشمار وذکر شرافتها ان کان المراد منهما مسجدین او بلدین وقد علمت ان التمسک بهذا الجواب مع کونه بادی الخلل لا یزیل الشبهة الثانیة فان هذه الاشیاء التی اقسم بها فی القرآن

امام رازی کے جواب کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ قسم تاکید کے لئے ہے اور مقسم بہ کی شرافت پر تنبیہ کرنے کیلئے چنانچہ سورہ الذاریات کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ تم کو معلوم ہے کہ قسم کا مقصود مقسم بہ کی جلالت پر متنبہ کرنا ہوتا ہے اور اسی اصل کی بنا پر سورۂ التین کی تفسیر میں فرمایا کہ تمہیں جاننا چاہئے کہ اشکال یہ ہے کہ التین والزیتون ذوات شریفہ میں سے نہیں پھر کس طرح اللہ تعالیٰ کا ان دونوں کے ساتھ قسم کھانا مناسب ہوگا پس اسی سوال کی وجہ سے اس بارے میں دو قول ہوگئے۔ پھر امام نے ان دونوں کے فوائد گنانے شروع کئے۔ اگر دونوں سے پھل مراد ہے اور دو مسجدیں اور شہر مراد ہونے کی صورت میں ان کی شرافت کا بیان کیا اور تمہیں معلوم ہے کہ یہ جواب بظاہر پُرخلل ہونے کے ساتھ تیسرے شبہہ کو زائل نہیں کرتا، کیونکہ یہ اشیاء جن کی قسمیں قرآن میں کھائی گئی ہیں اور جن میں سے "العادیات" گھوڑے دوڑنے والے "الجواری

ومنها العاديات ضبحاً" والجواری الكنس، والليل، والصبح، والتين والزيتون ليست من الجلالة بمكان يقسم بها خالقها وربها ان كان القسم لاجل شرافتها (الامعان فی اقسام القرآن)

الكنس" سیارات مختفی اللیل، الصبح اور التین والزیتون جلالت کے ایسے مقام میں ہیں جنکی قسم ان کا خالق کھائے اور انکی شرافت کی ماتحت قسم کھائی ہو۔

پروفیسر موصوف نے سارا زور اس امر پر صرف کیا ہے کہ مقسم بہ کے لئے اشرف و اکرام ضروری نہیں اور فرمایا کہ مقسم بہ کے لئے عظمت کو لازم تسلیم کرنے ہی سے علماء پر حقیقت کا انجلاء نہ ہوا۔ مگر جبکہ ہر مخلوق میں کوئی نہ کوئی ایسی خوبی کہ جس سے اس کی جلالت شان ظاہر ہوتی ہے انکار نہ کرسکے تو آپ کو خاص اس مقام پر جلالت سے انکار کرنا پڑا جو خدائے عظیم کے قسم کھانے کے شایان شان ہو۔ پروفیسر صاحب علامہ ابن قیم کا مقسم بہ میں تعظیم ماننے پر تحریر فرماتے ہیں۔

ولكن الشبهة ليست فی محض شرافة بعض الاشياء فرب صغير كبير ورب ضئيل نبيل لاختلافات الاعتبارات بل الشبهة وفی ضعها موضع ما يقسم به الرب تعالى شانه علواً كبيراً (امعان ص۱۳)

لیکن شبہہ بعض اشیاء کی محض شرافت میں نہیں ہے اس لئے کہ بہتیرے چھوٹے بڑے ہیں اور بہت سے حقیر بزرگ ہیں مختلف اعتباروں کی حیثیت سے بلکہ شبہہ اس امر میں ہے کہ خدائے عالی شان وجل وعلیٰ کی قسم کھانیکے موقع میں یہ چیز رکھی جاسکتی ہیں یا نہیں۔

مگر آپ نے اس مرتبہ عظمت کی تحدید نہیں فرمائی کہ مخلوق فلاں مرتبہ میں پہنچ جائے تو اللہ تعالیٰ کا اس مخلوق کی قسم کھانا جائز ہوگا، اور اگر آپ کی مراد یہ ہو کہ کسی شئے میں اس درجہ کی شرافت ہی نہیں جو خالق کائنات کی قسم کے لئے سزاوار ہو تو پھر آپ نے پیغمبر علیہ السلام کی حیات کی قسم کو کیوں جائز رکھا ہے " القسم وجہ الاکرام" کے عنوان کے ماتحت تحریر فرماتے ہیں۔

انه اذا اضيف المقسم به الى المخاطب دل على اكرامه كقوله تعالى لعمرك انهم لفی سكرتهم يعمهون" فاكرم الله نبيه بهذا الخطاب۔

یعنی مقسم بہ کو جب مخاطب کی طرف مضاف کیا جائے تو مقسم بہ کے اکرام و تعظیم کو بتاتا ہے جیسا اللہ کا قول قسم تمہارے جان کی کہ بیشک وہ لوگ اپنی مستیوں میں مدہوش تھے پس اللہ نے اس خطاب سے اپنے پیغمبر کی تکریم کی۔

اور اسی کے پہلے لکھتے ہیں۔

الاول ان المقسم به فی هذه الاقسام

یعنی پہلا امر یہ ہے کہ ان قسموں میں مقسم بہ اگرچہ متکلم

وان کان عند المتکلم کریما مضنونا بہ لکنہ لایکون مما یعبدہ و یقدسہ۔

کے نزدیک کریم و عزیز ہے لیکن مقدس و معبود نہیں ہے۔

اب اس کے بعد اگر تحدید کی جائے کہ انبیا علیہم السلام کے مرتبہ وشان کے مخلوق کی قسم تو ہو سکتی ہے مگر اس درجہ کے نیچے کی قسم جائز نہیں اور چونکہ انبیاء کے برابر کوئی مخلوق نہیں اس واسطے غیر انبیا کی قسم جائز نہیں تو اول اس تخصیص کی دلیل چاہئے۔ دوسرے آپ کا تیسرا شبہہ کہ غیر اللہ کی قسم کی ممانعت ہے تو پھر خود اللہ تعالیٰ کا غیر اللہ کی قسم کھانے کے کیا معنی۔ باقی رہ جاتا ہے جیسا کہ آپ نے امام رازی پر قسم کو شرافت تنبیہ قرار دینے کی صورت میں اس شبہ کے علی حالہ رہ جانے کا اعتراض کیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ بندوں کے احکام کے دائرہ میں خدائی شان محدود نہیں۔ دیکھو بندوں کو اپنی برائی جتانا اپنی بڑائی کی خاطر جائز نہیں اور خدائے پاک کے لئے سزاوار۔

ھو اللہ الذی لا الہ الا ھو۔ الملک القدوس السلام المومن المھیمن العزیز الجبار المتکبر۔ (سورۃ الحشر)

پس اسی طرح غیر خدا کی قسم کھانے کی ممانعت کے حکم میں خداوند عالم داخل نہیں وہ چاہے تو کسی مخلوق کی قسم کھا کر اس کا اکرام ظاہر فرمادے اس میں نہ کوئی شرعی قباحت لازم آتی ہے اور نہ عقلی اور جو بعض ایسی چیزوں کی قسم قرآن پاک میں وارد ہے کہ بہ ظاہر شرافت وکرامت کے لباس سے عاری ہے تو اس کی یہ شرافت کیا کم ہے کہ اس کو اللہ نے قسم کھا کر نوازا پھر اس اعزاز کے تہ میں کتنی مخفی خوبیاں ہیں جس کی طرف خود قرآن پاک کا اشارہ ہے۔

فلا اقسم بمواقع النجوم وانہ لقسم لو تعلمون عظیم۔ یعنی میں قسم کھاتا ہوں ستاروں کے مقام غروب کی اور بیشک یہ بڑی قسم ہے اگر تم کو علم ہے، بروج یا مغارب ومشارق کی قسم کھانیکو قسم عظیم فرمانے میں صرف اشارہ ہی نہیں بلکہ صراحت ہے کہ مقسم بہ عظمت ہے۔

زمخشری لکھتے ہیں۔ "لایقسم بالشئ الا اعظما لہ" اور اسی آیت صدر کو دلیل میں پیش کیا ہے۔

پروفیسر صاحب نے امام رازی کے نکات اقسام پر جرح کرنے کے بعد علامہ ابن قیم کی طرف توجہ کی ہے۔ تحریر فرماتے ہیں۔

لم یصنع العلامہ ابن قیم کتابہ علی شکل المجادلۃ فیذکر الشبھات ویجیب عنھا لکنہ بحث عن حکمۃ القسم فی القرآن وبین فیہ ما یزیل الوھم ویحسم جراثیم الاعتراض ورکن الی الجواب الذی استحسنہ ولکنہ مثل الرازی لم یتمسک

علامہ ابن قیم نے اپنی کتاب مجادلہ کے طرز پر نہیں لکھی کہ شبہوں کا ذکر کریں اور ان کے جوابات لکھیں بلکہ انھوں نے قرآنی قسموں کی حکمت بیان کی ہے اور ایسا کچھ لکھا ہے کہ وہم کو زائل کردے اور اعتراض کی جڑوں کو منقطع کردے اور ایسا جواب دیا ہے کہ جس کو میں مستحسن سمجھتا ہوں لیکن رازی

به کل التمسك فذيذب بين الامرين وهو في كتابه ربما يشرع في تفسير السور التي فيها القسم ويخرج من قول الى قول (اعلام ص۱۰)

کی طرح پوری گرفت سے کام نہیں لیا۔ پس مذبذب ہو کر رہ گئے اور اپنی کتاب میں بسا اوقات ان سورتوں کی تفسیر شروع کر دیتے ہیں جن میں قسمیں ہیں اور ایک قول سے دوسرے قول کی طرف چلے جاتے ہیں۔

مقسم بہ اور مقسم علیہ کے نکات بیان کرنے کے ساتھ قرآن کی تفسیر کرنا اور تفسیر کے سلسلے میں آیت کا دو تین محل اور مطلب بتانا علمائے متقدمین کے باہم اختلاف آرا پر روشنی ڈالنا جو وسعت معلومات کا ذریعہ بن کر ناظرین کے سامنے آیت کا پورا نقشہ پیش کرتا ہے اور آیت کے معنی کا انکشاف تام ہو جاتا ہے۔ نہ معلوم اس میں کونسا تذبذب ہے اور اگر یہ مقصد ہے کہ کبھی جواب قسم کا مذکور ماننا اور کبھی محذوف اور پھر محذوف کی صورت میں کبھی اس کا مراد ہونا اور کبھی مقسم علیہ سے قطع نظر خود مقسم بہ کو مقصود قرار دینا یہ تذبذب کی بات ہے تو ہماری سمجھ سے باہر ہے۔ مقامات کے اختلاف سے اگر یہ مختلف صورتیں پیدا ہوں تو یہ تذبذب نہیں بلکہ عین بلاغت ہے۔

علامہ ابن قیم کی کتاب سے اب یہاں چند نمونے پیش کئے جاتے ہیں۔

اس بات کے بتانے کے بعد کہ قرآن میں قسم اصول ایمان پر کھائی جاتی ہے اس سلسلے میں کبھی توحید پر اور کبھی حقیقت قرآن پر اور کبھی حقانیت رسول پر اور کبھی جزا و وعدہ و وعید پر اور کبھی انسان کے احوال پر جو جزائے اعمال کی طرف راجع ہے۔

احوال انسان پر قسم کھانے کی مثال دیتے ہوئے تفسیر فرماتے ہیں۔

واما القسم على احوال الانسان فكقوله تعالى والليل اذا يغشى والنهار اذا تجلى وما خلق الذكر والانثى ان سعيكم لشتى الآية۔ و لفظ السعي هو العمل لكن يراد به العمل الذي يهتم به صاحبه ويجتهد فيه بحسب الامكان فان كان يفتقر الى عدو بدنه عدا۔ وان كان يفتقر الى تفرغ له وترك غيره فعل ذلك فلفظ السعي في القرآن جاء بهذا الاعتبار ليس هو مرادفا للفظ العمل كما ظنه طائفة بل هو

اور بہر حال انسان کے احوال پر قسم کھانے کی مثال اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے۔ واللیل اذا یغشیٰ والنہار اذا تجلیٰ وما خلق الذکر والانثیٰ ان سعیکم لشتیٰ الآیۃ۔ سعی کے معنی عمل کے ہیں لیکن عمل سے مراد ایسا عمل ہے جس میں اہتمام کیا جائے اور امکان بھر جد و جہد ہو پس اگر اس میں بدن کو تیز حرکت دینے کی ضرورت ہے تو دوڑے اور اگر اس کے لئے فراغت حاصل کرنے کی حاجت ہو تو دوسرے کاموں کو چھوڑ کر فراغت حاصل کرے پس قرآن میں سعی کا لفظ اسی معنی میں آیا ہے لفظ "عمل" کا مرادف وہ معنی نہیں ہے جیسا کہ ایک جماعت کا خیال ہے بلکہ سعی مخصوص عمل کو کہتے ہیں جس کے لئے عمل کرنے والا اہتمام کرے اور جد و جہد

عمل مخصوص یهتم به صاحبه ویجتهد فیه ولهذا قال فی الجمعة فاسعوا الی ذکر الله وقد ثبت فی الصحیح عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال اذا اقیمت الصلوة فلا تاتوها تسعون وأتوها تمشون وعلیکم السکینة فما ادرکتم فصلوا وما فاتکم فاتموا فنهی عن السعی الی الصلوة فان الله امر بالسعی الیها بل نهاهم ان یاتوا الیها یسعون فنهاهم عن الاتیان المتصف بسعی صناعی والاتیان فعل البدن وسعیه عمله والبدن وهو منهی عنه واما السعی المامور به فی الآیة فهو الذهاب الیها علی وجه الاهتمام بها والتفرغ لها عن الاشغال الشاغلة من بیع وغیره والاقبال بالقلب علی السعی الیها وکذلک قوله فی قصة فرعون لما قال له موسی هل لک الی ان تزکی واهدیک الی ربک فتخشی فاراه الآیة الکبری فکذب وعصی ثم ادبر یسعی فحشر فنادی فهذا اهتمام واجتهاد فی حشر رعیته ومناداته فیهم وکذلک قوله تعالی واذا تولی سعی فی الارض لیفسد فیها هو عمل یهتم واجتهاد ومنه سمی الساعی علی الصدقة والساعی علی الارملة والیتیم ومنه قوله تعالی ان سعیکم لشتی۔ وهو العمل الذی یقصده صاحبه ویعتنی به لیترتب علیه ثواب وعقاب بخلاف المباحات المعتادة فانها لم تدخل فی هذا السعی انتهی۔

کرے اور یہی وجہ ہے کہ سورۂ جمعہ میں خدائے تعالیٰ نے فاسعوا الی ذکر اللہ فرمایا اور یہ اس قرأت سے بہتر ہے جس نے فامضوا الی ذکر اللہ کی قرأت کی ہے۔ اور صحیح حدیث میں نبیؐ سے ثابت ہو کہ آپؐ نے فرمایا کہ جب نماز کی اقامت ہونے لگے تو دوڑ کر نہ آؤ بلکہ چلکر آؤ اور اطمینان کو پیش نظر رکھو پس جو کچھ تمکو امام کے ساتھ مل جائے پڑھو اور جو نہ ملے اسکو پڑھ کر پوری کر لو تو یہاں نماز کی سعی کرنے سے ممانعت نہیں کی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تو نماز کی سعی کرنے کا حکم دیا ہے بلکہ رسولؐ نے سعی کے ساتھ آنیکی ممانعت فرمائی اور آنا بدن کا کام ہے تو آنے کی سعی کے معنی ہوں گے بدن کو تیز حرکت میں لانے اور دوڑنے کے اور یہی چیز ممنوع ہے اور بہرحال سعی جو کہ آیت میں ہمکو امر ہے تو اس کے معنی ہیں جمعہ کی نماز کے لئے اہتمام کے ساتھ جانا اور دوسرے اعمال خرید و فروخت وغیرہ سے دل کو فارغ کر کے نماز کی طرف قلب کو متوجہ کرنے کی سعی کرنا۔

اور اسی طرح فرعون کے قصہ میں اللہ تعالیٰ کا قول ہے جبکہ حضرت موسیٰ نے فرعون سے کہا کہ کیا تجھے رغبت ہے کہ پاک و صاف ہو اور خدا کا راستہ دکھا دوں کہ خوف و خشیت حاصل ہو پھر موسیٰ علیہ السلام نے اسکو بڑی نشانی (معجزہ) دکھائی تو اس نے جھٹلایا اور نافرمانی کی پھر اہتمام کے ساتھ پیٹھ پھیری اور لوگوں کو جمع کر کے آواز دی پس اس سعی کے معنی ہیں کہ رغبت کو جمع کرنے میں اور ان کو پکار کر کہنے میں اہتمام کیا اور جد و جہد کی اور اسی طرح اللہ کا قول یہ بھی ہے، اور جب وہ لوٹکر جائے تو اہتمام کے ساتھ زمین میں فساد پھیلائے اور اسی معنی کر کے تحصیلدار زکوٰۃ اور یتیم و بیوہ کی خدمت و مدد کرنے والے کو ساعی کہا جاتا ہے اور اسی معنی میں "ان سعیکم لشتی" اللہ کا قول ہے۔ یعنی وہ کام جس کا کرنے والا قصد و اعتنا سے کرتا ہے کہ اس پر ثواب و عقاب مترتب ہو اور جو عمل مباح عادۃً کیا جاتا ہے وہ سعی کے مفہوم میں داخل نہیں ہے۔

یہاں علامہ نے انسان کے حال پر قسم کھانیکی مثال پیش کرنے کے ساتھ سعی کے لفظ کی تحقیق کرکے ایک زبردست علمی وادبی مضمون کا افادہ فرمایا کہ اس کے متعلق ہر سمجھدار فیصلہ کرسکتا ہے کہ ایسی تفسیر وتحقیق کی طرف توجہ کرنا بے موقع نہیں۔ چونکہ مثال میں ایک لفظ قابل اعتنا سامنے آگیا۔ نیز بظاہر قرآن وحدیث میں بھی تعارض تھا اس لئے اس پر روشنی ڈالنا حسب حال ضرور تھا پھر اس کو بھی دیکھو کہ بیان میں کسقدر تسلسل ہے نہ ادھر ادھر بھٹکنے کا شبہ کیا جاسکتا اور نہ ایک قول سے ہٹکر دوسرے اور تیسرے قول کی طرف رجوع کرنے کا الزام دیا جاسکتا۔

دوسرا نمونہ جس میں علامہ ابن قیم نے جواب قسم کے محذوف ومذکور ہونے پر بحث کرتے ہوئے مثال میں قرآن پاک کی آیتوں کو پیش کیا ہے

والجواب یحذف تارة ولا یراد ذکرہ بل یراد تعظیم المقسم به وانه مما یحلف به کقول النبی من کان حالفاً فیحلف بالله او لیصمت ثم قال بعد اسطر تارة یحذف الجواب وهو مراد اما لکونه قد ظهر وعرف اما بدلالة الحال کمن قیل له کل فقال لا والله الذی لا اله الا هو او بدلالة السیاق والکثر ما یکون هذا اذا کان فی نفس المقسم به ما یدل علی المقسم علیه فیکون حذف المقسم علیه اتم واوجز کمن اراد ان یقسم علی ان الرسول حق فقال والذی ارسل محمداً بالهدی ودین الحق وایده بالآیات البینات واظهر دعوته واعلی کلمته ونحو ذلك فلا یحتاج الی ذکر الجواب استغناء عنه بما فی القسم من الدلالة علیه ثم قال بعد ایراد الامثلة المتعددة لذالك فمن هذا قوله تعالی ص والقرآن ذی الذکر فان فی المقسم به من تعظیم القرآن ووصفه بانه ذی الذکر المتضمن لتذکیر العباد ما یحتاجون الیه والشرف والقدر ما یدل علی المقسم علیه

اور جواب کبھی محذوف ہوتا ہے اور اس کے ذکر کرنیکا ارادہ بھی نہیں ہوتا بلکہ اس قسم سے مقصود قسم بہ کی تعظیم ہوتا ہے اور یہ بتانا ہے کہ حلف کے لائق بھی قسم یہ ہی جیسے نبی صلعم کا فرمان ہے کہ جو حلف کرنا چاہے تو اس کو اللہ کی قسم کھانی چاہئے ورنہ سکوت اختیار کرے پھر چند سطر کے بعد لکھتے ہیں اور کبھی جواب محذوف ہونے کیلئے ارادہ میں مذکور ہوتا ہے یا تو اس وجہ سے کہ وہ ظاہر ومعروف ہے یا زبان حال گویا ہے، جیسے کسی کو کہا گیا کہ کھانا کھاؤ تو اس نے جواب میں کہا کہ نہیں قسم اس خدا کی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں یا طرز کلام دال ہے اور یہ زیادہ تر اس وقت ہوتا ہی جبکہ مقسم بہ مقسم علیہ پر دلالت کرنیوالا کچھ ہو اور قرآن کی یہی روش ہی کیونکہ مقسم بہ کے ذکر سے مقصود حاصل ہوجاتا ہے۔ پس مقسم علیہ کے حذف کردینے میں بلاغت بڑھ جائیگی اور بہت ایجاز بھی ہوجائیگا مثلاً ایک شخص چاہتا ہی کہ رسول کے حق ہونے پر قسم کھائے تو اس طرح قسم کھاتا ہی کہ قسم ہی اس ذات کی جس نے محمد صلعم کو ہدایت اور دین حق دیکر بھیجا اور کھلی نشانیوں (معجزات) سے تائید کی اور ان کی دعوت کو فروغ دیا اور ان کے کلمہ کو بلند وبالا کیا وغیرہ تو جواب قسم فکر کرنیکی ضرورت نہیں اسلئے قسم کے الفاظ اسپر دلالت کرنیکے لئے کافی ہیں پھر اور چند مثالوں کے بعد فرماتے ہیں "کہ اس نوع میں سے" ص والقرآن ذی الذکر ہے کیونکہ مقسم بہ میں قرآن کی عظمت کا بیان ہی اور اس کی تعریف میں پند ونصیحت والا کہہ کر اس کے ضمن میں بندوں کی نصیحت کی ضرورت کو پورا اور قدر ومنزلت کی

وکونہ حقا من عند اللہ غیر مفتری کما یقول الکافرون وھذا معنی قول کثیر من المفسرین متقدمیھم ومتاخریھم وان الجواب محذوف تقدیرہ ان القرآن حق وھذا مطرد فی کل ما شانہ ذالک۔

واما قول بعضھم ان الجواب قولہ تعالیٰ کم اھلکنا من قبلھم من قرن فاعترض بین القسم وجوابہ بقولہ "بل الذین کفروا فی عزۃ وشقاق" فبعید لان کم لا یتلقی بھا القسم فلا تقول واللہ کم انفقت مالاً وباللہ کم اعتقت عبداً وھؤلاء لما لم یخف علیھم ذالک احتاجوا ان یقدروا ما یتلقی بھا الجواب ای کم اھلکنا ثم قال بعد تردید الاقوال الاخری واقرب ما قیل فی الجواب لفظا وان کان بعیداً معنی عن قتادۃ وغیرہ انہ فی قولہ بل الذین کفروا۔

کما قال "ق والقرآن المجید بل عجبوا ان جاءھم منذر منھم" وشرح حسنا ھذا القول النظم فقال معنی "بل" توکید الجزاء الذی بعدہ مضارکان الشدیدۃ فی تثبیت ما بعدہ وقیل ھھنا بمنزلۃ ان لانہ یوکد ما بعدہ من الخبر وان کان لہ معنی سواہ فی نفی خبر متقدم فکانہ عزوجل قال "ص والقرآن ذی الذکر ان الذین کفروا فی عزۃ وشقاق" کما تقول واللہ ان زیداً لقائم وقال وانجح

شان وکہانیا کا بیان بھی آگیا ان سب سے مقسم علیہ کا صاف پتہ چل گیا کہ یہ کتاب حق ہے، خدا کے یہاں سے آئی ہے، بندوں کی گڑھی ہوئی نہیں ہے جیسا کافروں کا خیال ہے۔ اور یہی مطلب ہے سارے متقدمین ومتاخرین مفسرین کے قول کا یہاں قسم کا جواب محذوف ہے اور وہ جواب یہ ہے کہ قرآن حق ہے اور یہ ہر اس مقام میں جاری ہوگا جس کی ایسی شان ہوگی۔

اور بہرحال بعض کا یہ خیال کہ جواب قسم اللہ کا قول "کم اھلکنا من قبلھم من قرن" ہے اور قسم وجواب قسم کے درمیان "بل الذین کفروا فی عزۃ وشقاق" جملہ معترضہ آگیا ہے تو یہ خیال بعید ہے اسلئے کہ جواب قسم کم کے لفظ سے شروع نہیں کیا جاتا دیکھو تمہارا یہ کہنا صحیح نہ ہوگا "واللہ کم انفقت مالا وباللہ کم اعتقت عبداً" اور یہ بعض حضرات ایسے تھے جنھیں اسکی واقفیت نہ ہوا اس واسطے ان کو ضرورت محسوس ہوئی کہ جواب قسم جن لفظوں سے شروع ہوتا ہے ان میں سے کسی کو مقدر مانیں تو کہا کہ اصل میں کم اھلکنا ہے۔ پھر علامہ نے اور چند دوسرے اقوال کی تردید کرتے ہوئے فرمایا کہ معنوی اعتبار سے بعید ہونے کے ساتھ لفظی حیثیت سے سب سے قریب تر قتادہ وغیرہ کا قول ہے اور وہ یہ کہ "بل الذین کفروا" یہی جواب قسم ہے۔

جیسا کہ ق والقرآن المجید میں ہے اور خود انھوں نے اس عبارت کی شرح میں بیان کیا کہ بل کا لفظ بعد والی خبر کی تاکید کے لئے آتا ہے پس یہ بل انّ مشددہ کی طرح اپنے مابعد کی تحقیق کے لئے آیا ہوا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ بل کا لفظ یہاں بمنزلہ انّ کے ہے کیونکہ بل اپنے مابعد کی خبر کو موکد کرنے کیلئے آتا ہے، اگرچہ اس کے سوا مزید بات اس میں یہ بھی ہے کہ اپنے ماقبل کی نفی کرتا ہے پس گویا اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

"ص والقرآن ذی الذکر ان الذین کفروا فی عزۃ وشقاق" جیسا تم کہتے ہو واللہ ان زیداً لقائم اور پھر دلیل میں بیان کیا کہ یہ عبارت گرچہ ایسی ہے کہ عربیت کے

صاحب هذا القول بان هذا النظم وان لم یکن للعربیة فیه اصل ولا لها رسم فتحمل ان یکون نظما احدثه الله عز وجل لما بینا من احتمال ان تکون بل بمعنی ان. انتهی بقدر الضرورة

لحاظ سے اس کے لئے کوئی اصل و نقل نہیں ہے۔ لیکن ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس اسلوب نظم کی ایجاد کی ہو جس کی وجہ وہی ہو جو میں نے بیان کیا کہ بل ان کے معنی کا محتمل ہے۔"

دیکھو کہ علامہ نے سورہ "ص" میں جواب قسم کے محذوف ہونے کو کس خوبی سے بیان کیا پھر مخالفین کے اقوال و توجیہات کی تضعیف کی طرف توجہ کی اور اسکو تفصیل سے لکھا لیکن سب تفصیل کو میں نے طوالت کے خیال سے نقل نہیں کیا جسکی خواہش ہو تبیان اٹھا کر دیکھ لے مجھ کو تو اس مختصر اقتباس سے دکھانا تھا کہ علامہ کے بیان میں نہ تذبذب ہے نہ تشتت۔

چنانچہ خود پروفیسر مرحوم بھی آگے چلکر تذبذب کی نفی فرماتے ہیں۔

ولا یخفی علیك الفرق بین طریق الرازی الذی اشاره الی اجوبة مختلفة ربما ینقض بعضها بعضا وبین طریق ابن قیم الذی عمد الی نهج واحد واجتهد ان یعول علیه فی جمیع الاقسام وهذا الطریق احسن۔ امعان ص۲

اور تم پر مخفی نہیں ہے جو رازی اور ابن قیم کے جواب کے طریقوں میں فرق ہے۔ رازی نے مختلف جوابات دئے ہیں جو آپس میں ٹکراتے ہیں اور ابن قیم نے ایک روش اختیار کی ہے اور ساری قسموں میں اسی پر اعتماد کرنیکی جہد کی ہے۔ اور یہی طریقہ اچھا ہے۔

اس کے بعد پروفیسر صاحب مرحوم تحریر فرماتے ہیں کہ علامہ کے جواب کا مدار دو اصل پر ہے۔ پہلا یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات اور دلائل ذات کی قسم کھاتا ہے اور مخلوقات کی قسم بھی خدا کی ذات کی قسم کی طرف راجع ہے اس لئے کہ یہ سارے مخلوقات دلائل ہیں۔ مگر علامہ نے مقسم بہ کو کبھی عین مقصود قرار دیکر جو مقسم بہ کی عظمت کا اقرار کیا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ خدا نے اپنی ذات خداوندی کے سوا کی قسم کھائی۔ پس جو غیر اللہ کی قسم کھانیکا شبہ زائل کرنا چاہتے تھے اپنی جگہ قائم رہا اور یہ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ باری تعالیٰ نے جس مخلوق کی بھی قسم کھائی ہے اس کی شرافت کی جہت ملحوظ ہے اور ہر مخلوق میں کوئی نہ کوئی عظمت و شرافت ضرور ہے لیکن بحث اس میں ہے کہ وہ شئے خدا کی قسم کھانیکے لئے بھی سزاوار ہے یا نہیں؟

جبکہ مخلوق میں شرافت موجود ہونے کیلئے خدا کی خالقیت، ربوبیت اور قدرت پر دلالت کی جہت بھی حاصل ہے تو بحیثیت دلالت قسم کھانے میں تو عین آیات خداوندی کی قسم ہوئی۔ جو ذات باری کی قسم کھانیکی طرف راجع ہے، اس وقت غیر اللہ کی قسم کھانیکا شبہہ کہاں۔ علاوہ اس کے علامہ ابن قیم نے تو کسی شبہہ کا ذکر ہی نہیں کیا ہے وہ اپنی کتاب کا آغاز ان الفاظ سے کرتے ہیں

"وهو سبحانه یقسم بامور علی امور وانما یقسم بنفسه الموصوفة بصفاته وآیاته المستلزمة لذاته وصفاته اقسامه ببعض المخلوقات دلیل علی ان من عظم آیاته"

اللہ سبحانہ بعض چیزوں پر بعض کی قسم کھاتا ہے اور وہ بس اپنی ذات ستودہ صفات کی قسم کھاتا ہے اور ان آیات کی جو ذات و صفات کو مستلزم ہیں اور خدا کا بعض مخلوقات کی قسم کھانا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ خدا کی بڑی نشانیوں میں سے ہے

پھر جہاں جہاں مخلوقات کی قسمیں قرآن پاک میں وارد ہیں تفصیل سوان کے دلائل ربوبیت و وحدانیت اور قدرت وغیرہ ہونے پر روشنی ڈالی ہے اب ہوسکتا ہے کہ اس سوان کی مراد وہ وجوہ پروفیسر صاحب نے سمجھا ہے کہ مخلوقات کی قسم خدا کی ذات ہی کی ہے اس لئے کہ وہ آیات اللہ ہیں اور غرض اس توجیہ سے غیر اللہ کی قسم کے شبہہ کو دفع کرنا ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ مقسم بہ کی تعیین مقصود نہ ہو کہ ان مخلوقات کی قسم کھانے میں اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات و صفات پر دلیلیں قائم کرنے کی طرف اشارہ کیا ہے۔ باقی اس صورت میں غیر اللہ کی قسم کھانے کا لزوم تو اسکا کوئی مضائقہ نہیں ممانعت انسانوں کے لئے ہے نہ کہ خدا کے لئے جیسا کہ ادلہ رازی کے سلسلہ بحث و تنقید میں گذر چکا۔ جب تک پہلی شق متعین نہ ہو، پروفیسر مرحوم کا اعتراض بجا نہیں۔

علامہ ابن قیم کے جواب کا دوسرا اصل پروفیسر مرحوم نے یہ بیان کیا ہے کہ مخلوق کی ساری قسمیں مقسم علیہ پر دلیلیں ہیں اور سلسلہ بیان جاری رکھتے ہوئے فرماتے ہیں "اس توجیہ سے غرض دوسرے شبہہ "قسم کے غیر مفید ہونے کے اعتراض" کا جواب دینا ہے اور فرماتے ہیں کہ بیشک علامہ اکثر آیتوں میں اس مقصد کے اندر کامیاب ہو گئے لیکن بعض جگہ مشکل پڑی تو مقسم علیہ کو محذوف مان کر صفات خداوندی یا اس قسم کی چیز پر دلیل قائم کرنا پڑا مگر اس کمزوری کے بعد اور مقسم بہ کی عظمت کے قائل ہونے کے ساتھ بھی اپنی کتاب کے اکثر مواقع میں ٹھیک نشانہ پر یا اس کے قریب قریب آ گئے ہیں جس مشکل کی وجہ سے علامہ نے مقسم علیہ کو محذوف مانا ہے اس سے نجات کی صورت پروفیسر اعظم گڑھی کے پاس لیا ہے مانا کہ آپکی تحقیقات کی روشنی میں مقسم علیہ کی عظمت ضروری نہیں اور بھی تسلیم کر لیا کہ قسم کے معنی محض تاکید و عزم کے ہیں اور یہ بھی مسلم کہ مخلوقات کی قرآنی قسمیں آیات و دلائل ہیں یہ خدائی صفات کی قسمیں نہیں ہیں اور یہ بھی بر سر و چشم کہ یہ قرآنی قسمیں اقسام تعظیمیہ سے الگ رہکر خاص نوع کی قسمیں ہیں جو شواہد کی حیثیت رکھتی ہیں مگر کیا ان امور کی وجہ سے کلام عرب کی خصوصیتیں بھی جاتی رہیں گی بلکہ کلام عرب کی خصوصیت نہیں خود قسم کا مقصود بھی فوت ہو جائیگا آخر قسم جب تاکید و عزم کا فائدہ دیتی ہے یا دلیل و شواہد کا تو اس کیلئے کچھ مؤکد و مدلول بھی ہونا ضروری ہے اور کبھی قسم کے بعد جو جملہ قول مذکور ہوتا ہے وہ عربی قاعدہ سے یا نفس مفہوم کے لحاظ سے مدلول و مؤکد بننے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ بس ظاہر ہے کہ لامحالہ کچھ ماننا ہی پڑیگا جسکو یا قسم ہی سے اخذ کر کے مدلول و مؤکد کہہ لو یا جواب قسم کہکر محذوف مان لو ان دونوں میں غایت کے لحاظ سے چنداں فرق نہیں ایسی خاص قسم کی توجیہ میں علامہ اور پروفیسر دونوں کے اقتباس پیش ہیں ملاحظہ ہو۔ قولہ تعالیٰ

ص والقرآن ذی الذکر بل الذین کفروا فی عزۃ وشقاق فاکتفی بالجملۃ الانشائیۃ واجتنب الخبریۃ وقد فرغ عنہا بما ذکر فی القسم من صفۃ القرآن کانہ قیل قد شہد القرآن انہ لذکر ونصح لہم وتحذیر من خصائلہم سالا ینکرون منہا۔ (اما معان للاعظم گڈھی ص ۹۰)

وقال العلامہ ابن القیم۔

ص والقرآن ذی الذکر الآیۃ میں اللہ تعالیٰ نے جملہ انشائیہ یعنی قسم پر اکتفا کیا اور جملہ خبریہ یعنی جواب قسم کو ذکر نہیں کیا کیونکہ قسم میں جو قرآن کی صفت بیان کی ہے اس سے جواب قسم کا پتہ چل گیا جس کے باعث اس سے فراغت ہو گئی گویا یوں کہا گیا "قرآن شاہد ہے کہ بیشک یہ لوگوں کے واسطے پند و نصیحت ہے اسکے بعد اللہ تعالیٰ نے کافروں کے وہ خصائل بیان کئے ہیں جنکا انہیں انکار نہیں۔

فمن هذا قوله تعالى "ص والقرآن ذي الذكر" فان في القسم به من تعظيم القرآن ووصفه بانه ذي الذكر المتضمن لتذكير العباد ما يحتاجون اليه وللشرف والقدر ما يدل على المقسم عليه وكونه حقا من عند الله غير مفترى كما يقوله الكافرون وهذا معنى قول كثير من المفسرين متقدميهم ومتاخريهم ان الجواب محذوف۔

اسی نوع سے یعنی جب مقسم بہ میں مقسم علیہ پر دلالت کرنیکی شان موجود ہو تو جواب قسم کی حاجت نہیں پڑتی۔" اللہ تعالیٰ کا قول ص والقرآن ذی الذکر ہے کیونکہ مقسم بہ میں قرآن کی تعظیم ہے اور اسکی تعریف میں نصیحت والا کہکر اس کے ضمن میں بندوں کی نصیحت کی ضرورت پوری کرنے اور قدر و منزلت کی شان دکھانے کا بیان بھی آگیا جس سے مقسم علیہ کا پتہ بھی چلگیا کہ وہ حق ہے اور اللہ کے یہاں سے آیا ہے آدمیوں کی گڑھی ہوئی چیز نہیں ہے جیسا کہ کفار کہتے ہیں اور یہی مطلب ہے متقدمین و متاخرین مفسرین کا جو یہ فرماتے ہیں کہ جواب محذوف ہے۔

ان دونوں عبارتوں میں عنوان کر و مفہوم واحد ہے ہاں اگر فرق ہے تو صرف اتنا کہ علامہ نے قرآن کے لئے شرف و منزلت بھی ثابت کیا ہے جیسا کہ قسم کا مقتضیٰ انکے خیال میں ہے اور اعظم گڈھی صاحب نے قسم کو شہادت قرار دیکر قرآن کی عظمت کا اظہار نہیں کیا اور اتنا فرق اور بھی کہا جا سکتا ہے کہ پروفیسر صاحب نے محض ذکر و نصیحت "لفظ قرآن" ہی کو مشہود بہ یا مقسم علیہ بتایا ہے مگر دونوں فاضلوں کا اسپر اتفاق ہے کہ جواب قسم یا مشہود بہ نفس مقسم بہ کا مدلول ہے اسلئے کہ بل الذین کفروا قاعدہ عربیت کے ماتحت بظاہر جواب قسم ہونیکی صلاحیت نہیں رکھتا اور یہی وجہ ہے کہ دونوں حضرات کو استنباط کی ضرورت محسوس ہوئی اور پروفیسر صاحب نے اس مقام میں جو اپنی استنباط کو مقسم بہ تک محدود رکھا ہے اس سے یہ شبہ نہ کیا جائے کہ دونوں فاضلوں کی تقریر میں بہت بڑا فرق ہے۔ دیکھو "والقرآن المجید بل عجبوا ان جاءھم منذر منھم" میں پروفیسر صاحب بھی نفس مقسم بہ کے مضمون و مفہوم کے علاوہ مدلول بتاتے ہیں "فان الی قد شھد القرآن انہ لمنذر مبین من اللہ بالبعث ولکنھم ینکرونہ لما تعجبون ان یاتی بہ منذر منھم" اگر نفس مقسم بہ سے مدلول اخذ کیا جاتا تو یہ کہنا چاہئے تھا "شھد القرآن انہ لمجید وعظیم کما قال فی ص شھد القرآن انہ لذکر ونصح لھم" مگر یہ نہ کہا آگے کی آیت کے لفظ سے منذر مبین کو مستنبط کیا اور مجد و شرف کو جو صراحۃً موجود ہے ترک کر دیا کیا اسی طرح علامہ نے ص والی آیت میں ذکر و نصح پر اکتفا نہ کی بلکہ دوسری آیت قرآنی "ویستنبئونک احق ھو قل ای وربی انہ لحق" سے حقانیت قرآن کا مفہوم بھی لے لیا لان القرآن یفسر بعضہ بعضاً۔ اور اس استشہاد سے یہ بھی ظاہر ہو گیا کہ ص والقرآن ذی الذکر میں قسم ہی مراد ہے نہ کہ شہادت اس لئے کہ اسی مضمون حقانیت کتاب کو رب کی قسم کھا کر قرآن نے دوسری جگہ بیان کیا ہے اور خدا نے رسول کو رب کی قسم کھا کر اس مضمون کے بیان کی تعلیم دی ہے اور جواب یہ کہا کہ "وربی" میں بھی رب کی شہادت تو یہ ظاہر کے بالکل خلاف ہے کما لا یخفی اور پھر قسم کا وجود ہی دنیا سے اٹھ جائیگا وھذا کما تری اب ہم پروفیسر اعظم گڈھی کے تنقیدات کو ختم کرنے کیساتھ اپنے تبصرہ کو بھی ختم کرتے ہیں۔ اور آپ نے جو قسموں کے متعلق تحقیقات کی ہیں اسپر تبصرہ کرنے کیلئے ایک دوسری صحبت کی ضرورت ہے اگر فرصت ہوئی تو انشاء اللہ اس کے لئے بھی سعی کی جائیگی گرچہ اس کے بعض اہم پہلوؤں پر اس تبصرہ کے ضمن میں کافی روشنی پڑ چکی ہے۔ آخر میں گذارش ہے کہ قرآن پاک کے عجائب ختم ہونیوالے کبھی ختم نہ ہوں گے۔ پروفیسر صاحب نے جو محنت و کاوش سے قرآن کے محض علمی

خزانہ کو ایک جدید طرز سے ظاہر کیا ہے اس کی ہم قدر کرتے ہیں لیکن آپ نے جس عنوان سے پچھلے بزرگوں کی جمع کو نہ دبالا کرنے کی سعی کی ہے وہ غیر امتنانہ تھا اس لئے میں نے یہ سطریں لکھنے کی جرأت کی تاکہ آیندہ نسلیں غلط فہمی میں نہ مبتلا ہوں۔

وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الکریم الامین وآلہ واصحابہ المہتدین الہادین۔

دارالعلوم دیوبند میں طلبہ کا سالانہ داخلہ

منجانب دارالعلوم دیوبند اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال بھی حسب معمول قدیم انشاء اللہ تعالےٰ دارالعلوم ۶ شوال سے کھل جائیگا۔ اور مقررہ اوقات پر داخلۂ طلبہ شروع کر دیا جائیگا۔ امسال داخلہ طلبہ کی تفصیل یہ رہے گی کہ جدید طلبہ کا داخلہ حسب سابق ۶ شوال سے شروع ہو کر ۲۵ شوال تک جاری رہیگا لیکن قدیم طلبہ کا چونکہ امسال سالانہ امتحان تحریری نہیں ہوسکا اور ان کی آیندہ تعلیمی ترقی وغیرہ کے مسائل کا تصفیہ مجلس شوریٰ پر معلق رکھا گیا ہے جس کے اجلاس ۱۰ شوال سے منعقد ہو رہے ہیں اسلئے ان قدیم طلبہ کا داخلہ ۱۲ شوال کے بعد شروع ہوگا لیکن جو طلبہ تقریری امتحان دیچکے ہیں ان کا داخلہ بھی ۶ شوال سے جاری ہوجائیگا۔ (محمد طیب مہتمم دارالعلوم دیوبند۔ ۱۷ رمضان ۱۳۶۱ھ)

شکریہ ۔ اس سال شملہ کے بہی خواہوں کو دارالعلوم کی امداد کی طرف متوجہ کرنیکے لئے مولانا حافظ قاری سید سیف اللہ صاحب کو مرکز سے بھیجا گیا تھا حالانکہ اس سال شملہ کی آبادی کم ہونیکی وجہ سے وہاں سے بہت کم امداد کی توقع تھی لیکن سفیر صاحب موصوف کی انتھک سعی اور میاں مظفر الدین صاحب مولانا محمد امین صاحب۔ مولانا عبید اللہ صاحب چودھری ولی محمد صاحب اور دوسرے مخلصین دارالعلوم کی رہنمائی اور کوشش کی وجہ سے اس سال سنین ماضیہ کے مقابلہ میں وہاں سے دارالعلوم کی امداد بہت زیادہ ہوئی فالحمد للہ علیٰ ذلک۔ اللہ تعالیٰ ان معاونین کو اپنے انعام خصوصی سے نوازے۔

جالندھر میں ہمارے سفیر مولانا محمود احمد صاحب کے ساتھ عالیجناب ڈاکٹر حبیب احمد صاحب منہاس برادرس اور رائے محمد صدیق صاحب قصبہ راہوں نے جس سرگرمی کیساتھ تعاون فرمایا ہے اس کا خدام دارالعلوم کے قلوب پر خاص اثر ہے۔ اللہ تعالیٰ انھیں جزائے خیر دے اور ان کے طرز عمل کو دوسروں کے لئے اسوہ بنائے۔

حافظ بشیر احمد صاحب ہامپوران مخلص نوجوانوں میں سے ہیں جو دارالعلوم کی بہی خواہی سے کسی وقت غافل نہیں رہتے۔ یہی حال مولانا فاضل حبیب اللہ صاحب جالندھری اور مولانا عزیز احمد صاحب جامعی فاضل دیوبند کا ہے۔ کارکنان دارالعلوم ان تمام حضرات کا صمیم قلب شکریہ ادا کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ جس طرح یہ حضرات اللہ کے اس سب سے ضروری کام میں امداد فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ بھی ہر حال میں ان کی مدد فرمائے۔ (احقر عبد الوحید ناظم شعبۂ تنظیم و ترقی دارالعلوم دیوبند)

چندہ آمدنی دوامی واوقاف

موصولہ ماہ رجب المرجب ۱۳۶۱ھ

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱	۶۴۱۶	آمدنی گراؤنڈ ڈاکخانہ دیوبند از عظیم الدین	۱۰	اوقاف
۲	۶۵۸۲	آمدنی وقف بولی پرگنہ دیوبند	۱۰۰	"
۳	۶۶۱۸	چھوٹا کا شکار موضع کھیڑی تحصیل کیرانہ	۱۰۰	"
۴	۶۸۰۹	نواب عبد العلی خانصاحب رئیس حسنپور	۱۰	"
۵	۶۹۳۴	آمدنی وقف کھیڑی بوجا مرسلہ روڑا کیرانہ	۱۰۰	"
۶	۶۹۳۶	منجانب ریاست لعد العلماء ضیاء العلوم مرسلہ قاضی محمد حسن صاحب قاضی ریاست بھوپال	۱۰۰	دوامی
۷	۶۹۳۷	حاجی محمد حبیب الرحمن خانصاحب رئیس شیروانی نواب صدر یار جنگ حبیب گنج علیگڈھ	۱۰۰	"
۸	۶۹۴۴	حکیم نجیب الرحمن صاحب کیرانہ ضلع مظفرنگر	۱۰	اوقاف
۹	۷۱۰۰	محمد اکرم بیگ صاحب دفتر سی ایم کوئٹہ بلوچستان	۱۰	دوامی
۱۰	۷۲۰۱	نواب حاجی احمد سعید خانصاحب رئیس چھتاری	۱۰۰	"
۱۱	۷۲۸۵	آمدنی وقف موضع شالی تحصیل کیرانہ	۱۰۰	اوقاف
۱۲	۷۳۰۶	محمد یعقوب صاحب بدل گنج بنگال	۱۰	دوامی
۱۳	۷۳۸۵	اہلیہ صاحبہ حاجی قدرت اللہ صاحب رئیس و اہلیہ مولوی مشیت اللہ صاحب رئیس بھنور	۱۰۰	"

میزان مبلغ ۱۰۰۰ روپیہ

چندہ دوامی بہی خواہان

بذریعہ شعبۂ تنظیم وترقی

موصولہ ماہ رجب المرجب ۱۳۶۱ھ

منی ان حضرات کے عطیات جو حلقہ بہی خواہان دار العلوم دیوبند کے قرطاس رکنیت کی باقاعدہ خانہ پری کرکے مستقل امداد فرماتے ہیں

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱	۶۳۹۷	شیخ محمد ابراہیم صاحب فاتحہ مرینٹ ایلمارن	۱۰	ظیفہ زکوٰۃ
۲	۶۴۰۱	حکیم شریف الدین صاحب بقائی دواخانہ دہلی	۱۰	دوامی
۳	۶۴۰۲	انوار الحق صاحب فائن فیکٹری شہ	۲	"
۴	۶۴۰۳	قاضی الطاف الرحمن صاحب بوتل شہ	۰	"
۵	۶۴۰۴	عبد المجید خاں صاحب تاجر نواڑ اسٹہ بازار	۴	"
۶	۶۴۰۵	عبد الغفار صاحب نیا بانس	۴	"
۷	۶۴۰۹	مولانا حاجی محمد صدیق صاحب مدیر صدیقی	۵۰	پنشن
۸	۶۴۱۰	حافظ عبد الکریم صاحب موضع کدہ خانہ پور	۱۰	دوامی
۹	۶۴۱۸	محمد شریف صاحب موضع کدہ خانہ پور	۱۰	دوامی
۱۰	۶۴۱۹	صوبیدار عبد الحمید رفاقت صاحب	"	"
۱۱	۶۴۲۰	محمد اقبال صاحب موضع کدہ	"	"
۱۲	۶۴۲۱	حکیم محمود الحسن صاحب دواخانہ	"	"
۱۳	۶۴۲۲	مولوی عبد الکریم صاحب موضع دہرہ پور	"	"
۱۴	۶۴۲۳	شیخ محمد وصی صاحب رئیس	"	"
۱۵	۶۴۲۴	ڈاکٹر فخر الدین صاحب موضع بیہڑا	"	"
۱۶	۶۴۲۵	مولوی حاجی محمد لطیف موضع پرسا	"	"

نمبر شمار	نمبر رسید بخشہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید بخشہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۷	۶۴۲۶	محمد شریف صاحب موضع سورہ غازیپور	۱ر	دوامی بہی خواہ	۴۶	۶۴۷۶	حاجی کرم الٰہی صاحب تاجر جنت وصلی	۵ر	دوامی بہی خواہ
۱۸	۶۴۲۷	احمدی بی بی صاحبہ " "	۱ر	"	۴۷	۶۴۸۵	حاجی محمد مصطفےٰ صاحب سلہ فروش "	۸ر	"
۱۹	۶۴۲۸	محمد یوسف خالصاحب مدرس " "	۱ر	"	۴۸	۶۴۸۶	حاجی محمد فاروق صاحب فتحپوری "	۱ر	"
۲۰	۶۴۲۹	منجانب مہدی بی بی صاحبہ "	۱ر	"	۴۹	۶۴۹۵	شیخ غلام حسن صاحب رکابگنج ضلع فیض آباد	۱ر	وظیفہ زکوٰۃ بہی خواہ
۲۱	۶۴۳۰	منظور احمد صاحب محکمہ ریلوے "	۱ر	"	۵۰	۶۵۰۲	عبد الرشید صاحب دوکان پرچون "	۱ر	دوامی بہی خواہ
۲۲	۶۴۳۴	خواجہ محمد وصی صاحب دوم "	۱ر	"	۵۱	۶۵۰۳	محمد شیر صاحب چوک فیض آباد	۱ر	"
۲۳	۶۴۵۳	الطاف الرحمٰن صاحب نیا بانس دہلی	۲ر	"	۵۲	۶۵۰۴	عبد الحفیظ صاحب دوکان پرچون "	۱ر	"
۲۴	۶۴۵۴	محمد سمیع صاحب کوچہ چیلاں "	۲ر	"	۵۳	۶۵۰۵	منشی عبد المجید صاحب دوکان کیرانہ "	۱ر	"
۲۵	۶۴۵۵	محمد عثمان صاحب قصاب پورہ "	۴ر	"	۵۴	۶۵۰۶	مستری ابو القاسم صاحب رکابگنج "	۱ر	"
۲۶	۶۴۵۶	محمد اخفاق صاحب پل بنگش "	۴ر	"	۵۵	۶۵۰۷	حافظ محمد امین صاحب "	۱ر	"
۲۷	۶۴۵۷	شیخ نور احمد صاحب دوکان پیل خانہ "	۲ر	"	۵۶	۶۵۰۸	محمد عظیم اللہ صاحب رکابگنج "	۱ر	"
۲۸	۶۴۵۸	عبد الستار صاحب بیری والا باغ "	۱ر	"	۵۷	۶۵۰۹	حکیم تجمل حسین صاحب قصبہ پھلاوسہ "	۱ر	"
۲۹	۶۴۵۹	عتیق الرحمٰن صاحب " "	۲ر	"	۵۸	۶۵۱۰	حافظ عبد الصمد صاحب قصبہ ٹانڈہ "	۱ر	"
۳۰	۶۴۶۰	عبد الغفار صاحب " "	۱ر	"	۵۹	۶۵۱۱	حاجی محمد امین الدین شاہ محمد صاحب " "	۵ر	"
۳۱	۶۴۶۱	منشی عبد الرحمٰن صاحب " "	۲ر	"	۶۰	۶۵۱۳	خلیفہ محمد ادریس صاحب کارخانہ سوپ میکر باڑہ ہندو راؤ دہلی	۸ر	"
۳۲	۶۴۶۲	نصیر الدین صاحب محلہ تیلی واڑہ "	۴ر	"	۶۱	۶۵۱۴	حاجی مقبول احمد صاحب پل بنگش وصلی	۲ر	"
۳۳	۶۴۶۳	حکیم محمد اسحٰق صاحب قصاب پورہ "	۴ر	"	۶۲	۶۵۱۵	محمد اسمٰعیل صاحب دوکاندار " "	۱ر	"
۳۴	۶۴۶۴	محمد اشفاق صاحب " "	۸ر	"	۶۳	۶۵۱۶	اکرام الدین صاحب باڑہ ہندو راؤ "	۸ر	"
۳۵	۶۴۶۵	عبد الرشید صاحب پرچونیہ " "	۴ر	"	۶۴	۶۵۱۷	محمد فاروق صاحب " "	۱ر	"
۳۶	۶۴۶۶	مولوی عبد الرشید صاحب امام مسجد " "	۴ر	"	۶۵	۶۵۱۸	آغا مرزا نواب مرزا صاحب " "	۸ر	"
۳۷	۶۴۶۷	حافظ محمد یونس صاحب " "	۳ر	"	۶۶	۶۵۱۹	حافظ محمد فاروق صاحب تیلی واڑہ "	۴ر	"
۳۸	۶۴۶۸	محمد نعیم صاحب چتلی قبر " "	۴ر	"	۶۷	۶۵۲۰	ماسٹر علاؤ الدین صاحب صدر بازار "	۲ر	"
۳۹	۶۴۶۹	بشیر احمد صاحب تاجر جنت بلیماران "	۸ر	"	۶۸	۶۵۳۱	پروفیسر شیخ عبد الرحیم صاحب مرشد آبادی متعلم دار العلوم دیوبند	۱ر	"
۴۰	۶۴۷۰	محمد ایوب صاحب کارخانہ تختی باڑہ ہندو راؤ "	۱۰ر	"	۶۹	۶۵۳۴	عبد الرحیم نور الحسن صاحب کاشی پور نینی تال	۴ر	"
۴۱	۶۴۷۱	حاجی محمد شفیع صاحب سبزی منڈی "	۴ر	"	۷۰	۶۵۳۵	محمد اسمٰعیل صاحب " "	۱ر	"
۴۲	۶۴۷۲	عبد الرشید صاحب " "	۱ر	"	۷۱	۶۵۳۶	مولانا منظور علی صاحب " "	۱ر	وظیفہ زکوٰۃ
۴۳	۶۴۷۳	مستری ظہور الدین صاحب " "	۴ر	"	۷۲	۶۵۳۷	اللہ بخش صاحب " "	۱ر	دوامی بہی خواہ
۴۴	۶۴۷۴	حافظ عبد الجلیل صاحب پنجاب اسٹور سرکندی "	۸ر	"	۷۳	۶۵۳۹	چودہری اللہ بخش صاحب " "	۱ر	"
۴۵	۶۴۷۵	عزیز احمد صاحب بیری والا باغ "	۴ر	"					

نمبر شمار	نمبر رسید بخشتہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۷۴	۶۵۴۴	پٹھان بدرالدین صاحب گنگاپور نینی تال	۱	دوامی بہی خواہ
۷۵	۶۵۴۶	سید ولایت علی صاحب موضع کوٹ قادر نگینہ	۱	۱
۷۶	۶۵۴۹	منشی ناظم حسن صاحب پنشنر	۱	۱
۷۷	۶۵۵۰	بابو شیخ ظفر الحسن صاحب صدیقی	۱	۱
۷۸	۶۵۵۱	منجانب محمد ذرابیم صاحب مرحوم	۸	۱
۷۹	۶۵۵۴	سید عبدالکریم صاحب شیشن جج بھوپال	۱	۱
۸۰	۶۵۵۵	ڈاکٹر محمد حامد خانصاحب	۱	۱
۸۱	۶۵۵۷	مولوی ظفر احمد صاحب وکیل	۱	۱
۸۲	۶۵۵۸	سردار مقدس محمد خانصاحب جاگیردار	۱	۱
۸۳	۶۵۵۹	ماسٹر خدا بخش صاحب	۴	۱
۸۴	۶۵۶۱	مولوی فضل محمد صاحب مہتمم مدرسہ فقیر والی بھاولپور	۱	۱
۸۵	۶۵۶۲	سعادت علیصاحب پونہ	۱	۱
۸۶	۶۵۶۳	سید رشید احمد صاحب ہارون بلڈنگ کراچی	۱	۱
۸۷	۶۵۶۶	حکیم رمضان الحق صاحب محمدی کھیری	۱	۱
۸۸	۶۵۶۷	مولوی وکیل الدین صاحب ٹانڈہ۔ فیض آباد	۱	۱
۸۹	۶۵۶۸	والدہ سید سلیمان اللہ صاحب	۱	۱
۹۰	۶۵۶۹	شاہ محمد صاحب سیٹھ	۱	۱
۹۱	۶۵۷۰	صوفی اکبر علی صاحب	۱	۱
۹۲	۶۵۷۱	مختار احمد صاحب موضع رسولپور	۱	۱
۹۳	۶۵۷۲	محمد مسلم صاحب شورہ پور	۱	۱
۹۴	۶۵۷۳	سید محمد قدوس صاحب	۱	۱
۹۵	۶۵۷۴	والدہ ولی اللہ صاحب	۱	۱
۹۶	۶۵۷۵	سید عبید اللہ صاحب	۱	۱
۹۷	۶۵۷۶	حافظ عبدالعزیز صاحب قصبہ جلالپور	۱	۱
۹۸	۶۵۷۷	مولوی محمد یوسف صاحب	۱	۱
۹۹	۶۵۷۸	حافظ عبدالوہاب صاحب	۱	۱
۱۰۰	۶۵۸۰	صوفی ابوالحسن صاحب قصبہ ٹانڈہ	۱	وظیفہ زکوٰۃ
	۶۵۸۱	سیٹھ عبدالشکور صاحب قصبہ جلالپور	۱	۱

نمبر شمار	نمبر رسید بخشتہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۰۲	۶۵۸۴	میاں بخی عبدالمجید صاحب موضع تیبڑی مجھڑہ دہاپور ضلع بجنور	۱	دوامی بہی خواہ
۱۰۳	۶۵۸۵	مولوی حکیم عبداللہ صاحب نگینہ	۱	۱
۱۰۴	۶۵۸۶	محمد اسمٰعیل صاحب	۱	۱
۱۰۵	۶۵۸۷	مولوی فیاض الدین صاحب مدرس	۱	۱
۱۰۶	۶۵۸۸	ڈاکٹر عبداللطیف صاحب جامع مسجد	۱	۱
۱۰۷	۶۵۸۹	نصیر الدین صاحب حسنپور	۱	۱
۱۰۸	۶۵۹۰	حاجی عبدالرحمٰن صاحب تاجر پارچہ نگینہ	۸	۱
۱۰۹	۶۵۹۱	حافظ عبدالواحد صاحب	۱	۱
۱۱۰	۶۵۹۲	حافظ حیات اللہ صاحب	۱	۱
۱۱۱	۶۵۹۳	مولوی قاضی انوار الحق صاحب	۱	۱
۱۱۲	۶۵۹۴	منشی فضل الرحمٰن صاحب عطار	۱	۱
۱۱۳	۶۵۹۵	قاضی محمود علیصاحب رئیس	۱	۱
۱۱۴	۶۵۹۶	مولوی شرافت علیصاحب مدرس	۱	۱
۱۱۵	۶۵۹۷	حاجی محمد اسمٰعیل صاحب	۱	۱
۱۱۶	۶۵۹۸	شیخ عبدالکریم صاحب دہاپور	۱	۱
۱۱۷	۶۶۰۷	حافظ عبدالرزاق صاحب تاجر نگینہ	۱	وظیفہ زکوٰۃ
۱۱۸	۶۶۰۸	شیخ محمد حیات صاحب سوت فروش	۸	۱
۱۱۹	۶۶۱۰	مولوی محمود احمد صاحب نائب ناظم تنظیم و ترقی دیوبند	۱	دوامی
۱۲۰	۶۶۱۱	منشی محمد طاہر حسن صاحب محرر دفتر رسالہ دارالعلوم	۳	۱
۱۲۱	۶۶۱۲	مولوی عبدالوحید صاحب ناظم تنظیم و ترقی دارالعلوم	۸	۱
۱۲۲	۶۶۲۰	محب اللہ خانصاحب محلہ کوٹلہ میرٹھ شہر	۱	۱
۱۲۳	۶۶۲۱	شیخ سمیع الدین صاحب دیلی بازار	۸	۱
۱۲۴	۶۶۲۲	منشی ابرار حسین صاحب تاجر جفت	۱	۱
۱۲۵	۶۶۲۳	حافظ نور احمد صاحب ٹیلر ماسٹر	۱	۱
۱۲۶	۶۶۳۴	محبوب بخش صاحب نان بائی سڑک بہادر گڑھ دہلی	۱	۱
۱۲۷	۶۶۳۵	عبدالوحید صاحب مسجد سنوجی	۱	۱
۱۲۸	۶۶۳۶	محمد سلطان صاحب لال منڈی	۱	۱
۱۲۹	۶۶۳۷	اہلیہ صاحبہ حافظ محمد زکریا صاحب	۱	۱

نمبر شمار	نمبر رسید بکٹ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید بکٹ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۳۰	۶۶۳۸	حافظ محمد زکریا صاحب امام مسجد لال منڈی دہلی	۱ر	دوائی بھی خواہ	۱۵۹	۶۷۴۰	امان اللہ صاحب دربار کمپنی دہلی	۴ر	دوائی بھی خواہ
۱۳۱	۶۶۳۹	محمد ایوب صاحب تاجر جنت بیماران	۴ر	〃	۱۶۰	۶۷۴۱	حاجی عبدالغفور صاحب پرانی عیدگاہ 〃	۱ء	〃
۱۳۲	۶۶۴۰	شیخ عبدالغنی صاحب آئل کلاتھ مرچنٹ 〃	۸ر	〃	۱۶۱	۶۷۴۲	محمد حیات خانصاحب قصاب پورہ 〃	۴ر	〃
۱۳۳	۶۶۴۱	حاجی عبدالغنی صاحب تاجر جنت 〃	۷ء	〃	۱۶۲	۶۷۴۳	حبیب الرحمن صاحب انجنیر پل بنگش 〃	۱۲ر	〃
۱۳۴	۶۶۴۲	شیخ محمد مہتاب صاحب مرچنٹ 〃	۱ء	〃	۱۶۳	۶۷۴۴	زوجہ حبیب الرحمن صاحب 〃 〃	۴ر	〃
۱۳۵	۶۶۴۳	حافظ مولوی فیض الدین صاحب کوچہ قابل عطار 〃	۲ر	〃	۱۶۴	۶۷۴۵	اللہ دین عبدالشکور صاحب سبزی منڈی 〃	۴ر	〃
۱۳۶	۶۶۴۴	شیخ محمد دین صاحب نبالے محلہ کشن گنج 〃	۵ء	〃	۱۶۵	۶۷۴۶	منشی امام الدین صاحب 〃 〃	۸ر	〃
۱۳۷	۶۶۴۵	حاجی عبدالحمید صاحب صدر بازار 〃	۴ر	〃	۱۶۶	۶۷۴۷	عبدالقیوم صاحب 〃 〃	۴ر	〃
۱۳۸	۶۶۴۶	نصیر الدین صاحب دربار کمپنی 〃	۴ر	〃	۱۶۷	۶۷۴۸	عبدالعزیز صاحب 〃 〃	۱ر	〃
۱۳۹	۶۶۴۷	نظام الدین صاحب ایرانی مرچنٹ 〃	۸ء	〃	۱۶۸	۶۷۴۹	عبدالرحیم صاحب 〃 〃	۱ر	〃
۱۴۰	۶۶۴۸	شیخ انوار الحسن صاحب ٹرنک والے 〃	۱ء	〃	۱۶۹	۶۷۵۰	عبدالغنی صاحب محلہ مغلپورہ 〃 〃	۴ر	〃
۱۴۱	۶۶۴۹	قمر الدین صاحب جنرل مرچنٹ چاندنی چوک 〃	۴ر	〃	۱۷۰	۶۷۵۱	علیم الدین صاحب کوئلہ والے باڑہ ہندراؤ	۴ر	〃
۱۴۲	۶۶۵۰	〃 عبدالغفور صاحب کیپ مرچنٹ 〃 〃	۱ء	〃	۱۷۱	۶۷۵۲	محمد ایوب صاحب کارخانہ تختی 〃 〃	۸ر	〃
۱۴۳	۶۶۵۱	منشی فدا حسین صاحب شہر دوش تیلی واڑہ 〃	۴ر	〃	۱۷۲	۶۷۵۳	شیخ اللہ والا صاحب محلہ قصاب پورہ 〃	۴ر	〃
۱۴۴	۶۶۵۲	حافظ محمد حفیظ الٰہی صاحب نہاری والے 〃	۴ر	〃	۱۷۳	۶۷۵۴	حکیم محمد ابراہیم صاحب محلہ کشن گنج 〃	۱ر	〃
۱۴۵	۶۶۵۳	محمد حنیف صاحب سوداگر دہلی بازار میرٹھ	۴ر	〃	۱۷۴	۶۷۵۵	مولوی ظفر احمد خانصاحب ندوۃ المصنفین 〃	۴ر	〃
۱۴۶	۶۶۵۴	چھوٹن خانصاحب نظر کوئلہ 〃	۸ر	〃	۱۷۵	۶۷۵۶	مولوی بدالحسن صاحب مکتبہ جامعہ ملیہ 〃	۱ء	〃
۱۴۷	۶۶۵۵	علی محمد صاحب پہلوان محلہ بنی سرائے 〃	۶ر	〃	۱۷۶	۶۷۵۷	حافظ شہاب الدین صاحب قصاب پورہ 〃	۴ر	〃
۱۴۸	۶۶۵۶	حافظ مظہر الحق صاحب 〃 〃	۱ء	〃	۱۷۷	۶۷۵۸	ڈاکٹر عبدالرزاق صاحب پہاڑ گنج 〃	۱ء	〃
۱۴۹	۶۶۵۷	حکیم ذاکر حسین صاحب 〃 〃	۱ء	〃	۱۷۸	۶۷۵۹	چودھری نصیر الدین صاحب بازار دروازہ میرٹھ شہر	۸ء	〃
۱۵۰	۶۶۵۸	محمد اسمٰعیل صاحب شطاری محلہ گندری 〃	۴ر	〃	۱۷۹	۶۷۶۰	شیخ رفیع الدین صاحب دہلی بازار 〃	۸ر	〃
۱۵۱	۶۶۵۹	شیخ محمد صاحب سوداگر ٹرنک 〃	۱ء	〃	۱۸۰	۶۷۶۱	بشیر احمد خانصاحب منیجر باٹا کمپنی 〃	۱ء	〃
۱۵۲	۶۶۶۰	حکیم عبدالرب صاحب لکھنوی 〃	۱ء	〃	۱۸۱	۶۷۶۲	محمد حنیف صاحب سفیر دارالعلوم دیوبند	۴ر	وظیفہ
۱۵۳	۶۶۶۱	حافظ عبدالکریم خانصاحب مدرس 〃	۱ء	〃	۱۸۲	۶۷۶۳	حاجی عبدالرحیم صاحب جراح میرٹھ شہر	۱ء	دوائی بھی خواہ
۱۵۴	۶۶۶۲	قاری ریحان الحق صاحب مدرسہ صدیقیہ 〃	۸ر	〃	۱۸۳	۶۷۶۴	محمد شفیع صاحب بیوپاری 〃	۱ء	〃
۱۵۵	۶۶۶۳	مولوی ظل الرحمن صاحب 〃 〃	۴ر	〃	۱۸۴	۶۷۶۵	شفیق الاسلام صاحب ٹیلر ماسٹر 〃	۸ر	〃
۱۵۶	۶۶۶۴	〃 سید قاری قربان علی صاحب 〃	۸ر	〃	۱۸۵	۶۷۶۶	حاجی بابو صاحب بیوپاری 〃	۴ر	〃
۱۵۷	۶۶۶۵	مولوی محمد حسین صاحب 〃	۸ر	وظیفہ زکوٰۃ	۱۸۶	۶۷۶۷	قاری عبدالوہاب صاحب مہتمم مدرسہ شہر گونڈہ	۵ء	دوائی
۱۵۸	۶۶۶۶	حاجی محمد حفیظ صاحب گندہک والے 〃	۶ر	دوائی بھی خواہ	۱۸۷	۶۷۶۸	حافظ نور محمد صاحب مطبع مسعودیہ 〃	۶ر	〃

نمبر شمار	نمبر رسید مختصر	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید مختصر	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۸۸	۶۷۸۸	گل محمد صاحب مالک کارخانہ بہٹہ اینٹ شہر گونڈہ	۱	دوامی بہی خواہ	۲۱۷	۶۸۲۵	اہلیہ حاجی حفیظ اللہ صاحب محلہ امام باڑہ گونڈہ	۱	دوامی بہی خواہ
۱۸۹	۶۷۸۹	حافظ حاجی محمد علی صاحب بڑاگاؤں "	۱	وظیفہ بہی خواہ	۲۱۸	۶۸۲۶	جگر صاحب مراد آبادی مقیم حال "	۱	"
۱۹۰	۶۷۹۰	چھوٹو صاحب موضع دہلونی "	۴	دوامی بہی خواہ	۲۱۹	۶۸۲۷	احمد نصیر صاحب وکیل "	۵	"
۱۹۱	۶۷۹۱	حاجی عبدالرحمن خانصاحب چتلی قبر دہلی	۵	"	۲۲۰	۶۸۲۸	محمد نصیر صاحب چوک بازار "	۴	"
۱۹۲	۶۷۹۳	آفتاب احمد خانصاحب ہائی اسکول نارنول	۵	"	۲۲۱	۶۸۲۹	حکیم مولوی عبداللہ صاحب ندوی "	۱	"
۱۹۳	۶۷۹۶	منشی مطلوب احمد صاحب اسٹیشن سنبھل	۵	"	۲۲۲	۶۸۳۰	روشن رمال صاحب وکیل "	۵	"
۱۹۴	۶۷۹۷	منشی معین الدین صاحب رئیس "	۵	"	۲۲۳	۶۸۳۱	ماسٹر شبیر حسن صاحب "	۵	"
۱۹۵	۶۷۹۸	مولوی محمد اسحٰق صاحب "	۵	"	۲۲۴	۶۸۳۲	بابو عبدالمجید صاحب مقام بڑاگاؤں "	۵	"
۱۹۶	۶۷۹۹	مسماۃ سعیدۃ النساء صاحبہ "	۵	"	۲۲۵	۶۸۳۳	محمد ادریس صاحب "	۵	وظیفہ زکوٰۃ بہی خواہ
۱۹۷	۶۸۰۰	مولوی مشرف حسین صاحب فاضل دیوبند "	۵	وظیفہ زکوٰۃ	۲۲۶	۶۸۳۴	دوست محمد صاحب سوداگر جرم "	۲	دوامی بہی خواہ
۱۹۸	۶۸۰۱	اللہ دیا صاحب متصل ہاسپٹل حسنپور	۵	دوامی بہی خواہ	۲۲۷	۶۸۳۵	محمد علیصاحب دوکاندار "	۵	وظیفہ زکوٰۃ بہی خواہ
۱۹۹	۶۸۰۲	اخون جی عبدالرحیم صاحب رئیس "	۱	"	۲۲۸	۶۸۳۶	حافظ عبدالرزاق صاحب گمینوی "	۵	"
۲۰۰	۶۸۰۳	نواب محمد یوسف علیخانصاحب "	۵	"	۲۲۹	۶۸۳۷	چودھری مقبول احمد صاحب رئیس موضع مسوریہ ضلع گونڈہ	۱	"
۲۰۱	۶۸۰۴	عبداللہ صاحب نومسلم سکنہ اجہاری تحصیل "	۵	"					
۲۰۳	۶۸۰۵	مستری عبداللہ صاحب محلہ کالا شہید "	۵	"	۲۳۰	۶۸۳۸	بابو غنی محمد صاحب اسٹیشن ماسٹر اجودھیا گھاٹ ضلع گونڈہ	۵	"
۲۰۴	۶۸۰۶	حاجی ولی اللہ صاحب خیاط محلہ کائستان "	۵	"					
۲۰۵	۶۸۱۱	حاجی ننھے صاحب محلہ کالا شہید "	۵	وظیفہ زکوٰۃ بہی خواہ	۲۳۱	۶۸۳۹	نثار احمد صاحب " "	۵	دوامی بہی خواہ
۲۰۶	۶۸۱۲	مولانا ولی محمد صاحب صدر مدرس مدرسہ عربیہ "	۱	"	۲۳۲	۶۸۴۱	محمد روشن خان تاربابو کلرمنڈی "	۲	"
۲۰۷	۶۸۱۳	چودھری اعجاز حسین صاحب بچھراؤں "	۱	دوامی بہی خواہ	۲۳۳	۶۸۴۲	مولوی محمد حسن صاحب گورنمنٹ ہائی سکول "	۵	"
۲۰۸	۶۸۱۴	مولوی عبدالرحمن صاحب " "	۵	"	۲۳۴	۶۸۴۳	مرزا محمد بیگ صاحب وکیل "	۵	"
۲۰۹	۶۸۱۵	مولانا ظہور علی صاحب " "	۵	"	۲۳۵	۶۸۹۰	قاری اظہار الحق صاحب چاندنی چوک دہلی	۲	"
۲۱۰	۶۸۱۶	مولوی محمد علی صاحب متعلم " "	۵	"	۲۳۶	۶۸۹۱	مولوی محمد وحید الدین صاحب دفتر جمعیۃ العلماء	۴	"
۲۱۱	۶۸۱۷	چودھری سعید الدین صاحب چیرمین "	۵	"	۲۳۷	۶۸۹۲	بشیر الدین صاحب تیلی واڑہ دہلی	۵	"
۲۱۲	۶۸۲۰	مولانا عبدالحفیظ صاحب رئیس اعظم "	۵	"	۲۳۸	۶۸۹۳	محمد عثمان صاحب کوچہ قابل عطار "	۲	"
۲۱۳	۶۸۲۱	مولوی عبدالمنان صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ بڑاگاؤں ضلع گونڈہ	۵	"	۲۳۹	۶۸۹۴	شیخ بخش الٰہی صاحب خان واچ کمپنی "	۵	"
					۲۴۰	۶۸۹۵	زین العابدین صاحب تاجر جفت "	۱	"
۲۱۴	۶۸۲۲	یٰسین خانصاحب چوک بازار "	۵	وظیفہ زکوٰۃ	۲۴۱	۶۸۹۶	ظہیر الدین صاحب قصاب پورہ "	۱	"
۲۱۵	۶۸۲۳	محمد اقبال صاحب " "	۴	دوامی	۲۴۲	۶۸۹۷	مولوی عبدالرشید صاحب امام مسجد "	۲	"
۲۱۶	۶۸۲۴	عبداللہ صاحب موضع گولیار گرانٹ "	۱	وظیفہ زکوٰۃ بہی خواہ	۲۴۳	۶۸۹۸	منشی عبدالعزیز صاحب " "	۱	"

نمبر شمار	نمبر رسید نقد	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید نقد	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۴۳	۶۹۰۰	وصیت علی صاحب باڑہ ہندوراؤ دہلی	۲ر	دوامی بہی خواہ	۲۷۰	۷۱۰۵	عبدالحکیم صاحب فروٹ الجنٹ سبزیمنڈی دہلی	۱	دوامی بہی خواہ
۲۴۴	۶۹۰۲	محمد فاروق صاحب الیاس بلڈنگ "	۸ر	"	۲۷۱	۷۱۰۶	منشی غفران الدین صاحب " "	۲ر	"
۲۴۵	۶۹۰۳	نظام الدین صاحب پیری والا باغ "	۱ر	"	۲۷۲	۷۱۰۷	منشی شکور علی خانصاحب " "	۲ر	"
۲۴۶	۶۹۰۴	محمد علی صاحب " "	۴ر	"	۲۷۳	۷۱۰۸	منشی عرفان الدین صاحب " "	۴ر	"
۲۴۷	۶۹۰۵	حفیظ اللہ صاحب باڑہ ہندوراؤ "	۱ر	"	۲۷۴	۷۱۰۹	مستری محمد اسمٰعیل صاحب " "	۴ر	"
۲۴۸	۶۹۰۶	عبدالحمید صاحب " "	۸ر	"	۲۷۵	۷۱۱۰	داروغہ صادق حسین صاحب " "	۴ر	"
۲۴۹	۶۹۰۸	مستری امام الدین صاحب " "	۴ر	"	۲۷۶	۷۱۱۱	حافظ محمد سعید صاحب پیری والا باغ "	۴ر	"
۲۵۰	۶۹۰۹	بھولو صاحب " "	۴ر	"	۲۷۷	۷۱۱۲	حمید اللہ صاحب فروٹ کمیشن ایجنٹ سبزیمنڈی "	۱ر	"
۲۵۱	۶۹۱۰	مستری بشیر الدین صاحب " "	۴ر	"	۲۷۸	۷۱۱۳	منشی مطلوب الرحمٰن صاحب " "	۱ر	"
۲۵۲	۶۹۱۱	عبدالغفور صاحب مقام اینٹا ٹھوک بازار ضلع گونڈہ	۱ر	"	۲۷۹	۷۱۱۶	محمد یعقوب صاحب باڑہ ہندوراؤ "	۲ر	"
۲۵۳	۶۹۱۲	عبدالرحمٰن صاحب " "	۱ر	"	۲۸۰	۷۱۱۷	منشی بشیر الدین صاحب تیلی واڑہ "	۲ر	"
۲۵۴	۶۹۳۷	تراب علی صاحب " "	۱ر	وظیفہ دوامی بہی خواہ	۲۸۱	۷۱۱۸	حافظ عبدالغنی صاحب صدر بازار "	۱ر	"
۲۵۵	۶۹۲۸	حکیم محمد عباس علی صاحب کمر کوپور "	۱ر	"	۲۸۲	۷۱۱۹	شیخ فضل الٰہی صاحب نیشل گلاس فتحپوری "	۱ر	
۲۵۶	۶۹۲۹	حاجی محمد علی صاحب " "	۱ر	"	۲۸۳	۷۱۲۰	محمد اسمٰعیل صاحب آئل کلاتھ مرچنٹ "	۴ر	
۲۵۷	۶۹۳۰	عبدالغفور خانصاحب اینٹا ٹھوک بازار "	۱ر	"	۲۸۴	۷۱۲۱	حافظ عبدالرحیم صاحب ٹرنک والے صدر بازار "	۱ر	
۲۵۸	۶۹۳۲	شیخ چاند علی صاحب موضع پہار۔ بھاگلپور	۱ر	دوامی بہی خواہ	۲۸۵	۷۱۲۶	منشی الٰہی بخش صاحب داگر مویشی قصبہ بچھرایوں	۸ر	
۲۵۹	۶۹۳۶	عبدالسلام صاحب ممبر میونسپل بورڈ دیوبند	۱ر	"	۲۸۶	۷۱۲۷	فیض بخش صاحب حلوائی بازار "	۸ر	
۲۶۰	۷۰۱۰	شاہ محمد یٰسین صاحب پہاڑی دروازہ نگینہ	۱ر	"	۲۸۷	۷۱۲۸	مولانا عبدالرحمٰن صاحب مدرس مدرسہ عربیہ "	۱ر	
۲۶۱	۷۰۱۱	حافظ شفیق احمد صاحب ہنساری سرائے "	۱ر	"	۲۸۸	۷۱۲۹	منشی رضا حسین صاحب " "	۱ر	
۲۶۲	۷۰۱۳	مولوی حاجی ممتاز علی صاحب و مولوی سعید احمد صاحب "	۱ر	وظیفہ دوامی بہی خواہ	۲۸۹	۷۱۳۰	مولوی عبیداللہ صاحب مدرس "	۱ر	
۲۶۳	۷۰۱۴	اہلیہ صاحبہ مولوی سعید احمد صاحب "	۱ر	"	۲۹۰	۷۱۳۱	عبدالصمد صاحب دوکاندار "	۱ر	
۲۶۴	۷۰۱۶	حاجی محمد یٰسین صاحب سنہری مسجد "	۱ر	"	۲۹۱	۷۱۳۲	حافظ رحیم بخش صاحب مدرس مدرسہ مفتاح العلوم	۱ر	
۲۶۵	۷۰۳۴	مولوی محمد ظہیر عالم صاحب ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ محلہ قاضی سرائے نگینہ	۱ر	دوامی بہی خواہ	۲۹۲	۷۱۳۳	خلیفہ عبداللہ صاحب قریشی قصبہ بچھرایوں	۴ر	
۲۶۶	۷۰۳۸	حافظ عبدالحکیم صاحب قصبہ سہنپور۔ بجنور	۱ر	"	۲۹۳	۷۱۳۴	عبدالغنی صاحب تاجر مویشی "	۴ر	
۲۶۷	۷۰۳۹	مرزا محمد شریف بیگ صاحب محلہ بجلی امرتسر	۱ر	"	۲۹۴	۷۱۳۵	عبدالمجید صاحب " "	۱ر	
۲۶۸	۷۱۰۳	حاجی رحیم بخش صاحب باڑہ ہندوراؤ دہلی	۶	"	۲۹۵	۷۱۳۶	امام بخش صاحب نداف "	۱ر	
۲۶۹	۷۱۰۴	غلام احمد صاحب روٹی والے سبزیمنڈی	۲ر	"	۲۹۶	۷۱۳۷	مولوی سید شاہ نجم الدین صاحب مترجم ہائی کوٹ پٹنہ	۶	
					۲۹۷	۷۲۱۶	حاجی حافظ ضمیر احمد صاحب موضع جنجہانہ مظفرنگر	۱ر	

نمبر شمار	نمبر رسید بکٹ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۹۸	۷۲۲۹	والدہ حافظ حبیب اللہ صاحب قصبہ جھنجھانہ	۴/	دوامی بہی خواہ
۳۹۹	۷۲۳۰	محمد عمر صاحب "	۱/	"
۳۰۰	۷۲۳۱	نثار احمد صاحب "	۱/	وظیفہ زکوٰۃ بہی خواہ
۳۰۱	۷۲۵۰	مشید عالم صاحب دہرہ پور ضلع غازیپور	۱/	دوامی بہی خواہ
۳۰۲	۷۲۵۱	محمد ذکر اللہ صاحب " "	۱/	"
۳۰۳	۷۲۵۳	حکیم عبد الخالق صاحب چمپا باغ "	۱/	"
۳۰۴	۷۲۵۴	مولوی محمد عمر فاروق صاحب مہتمم مدرسہ اسلامیہ رنبیہ ضلع غازیپور	۱/	"
۳۰۵	۷۲۵۵	احمد اللہ خانصاحب محلہ سید واڑہ "	۱/	"
۳۰۶	۷۲۵۷	محمد بخش صاحب انکم ٹیکس انسپکٹر قرول باغ دہلی	۱/	"
۳۰۷	۷۲۵۸	عبد اللہ صاحب باڑہ ہندوراؤ "	۱/	"
۳۰۸	۷۲۵۹	محمد سعید صاحب بہری والا باغ "	۴/	"
۳۰۹	۷۲۶۰	حکیم عبد الغنی صاحب انصاری اردو بازار "	۱/	"
۳۱۰	۷۲۶۱	نور احمد صاحب بھوجلہ پہاڑی "	۸/	"
۳۱۱	۷۲۶۲	قاضی نور الحسن صاحب چتلی قبر "	۴/	"
۳۱۲	۷۲۶۳	شیخ صبیح الدین صاحب تاجر بندوق میرٹھ	۱/	وظیفہ زکوٰۃ بہی خواہ
۳۱۳	۷۲۶۴	محمد خانصاحب مستری صدر بازار "	۱/	دوامی بہی خواہ
۳۱۴	۷۲۶۵	شیخ منظور الٰہی صاحب بجلی والے " "	۱/	"
۳۱۵	۷۲۶۶	مستری عبد السلام خانصاحب " "	۱/	"
۳۱۶	۷۲۶۷	حاجی علاؤ الدین صاحب سوداگر " "	۱/	"
۳۱۷	۷۲۶۸	مولانا ابرار شاہ صاحب مدرسہ امداد الاسلام " "	۱/	وظیفہ زکوٰۃ
۳۱۸	۷۲۶۹	عبد الرحمٰن صاحب ہزاروی " "	۱/	"
۳۱۹	۷۲۷۰	طاہر حسین صاحب امروہی " " "	۱/	"
۳۲۰	۷۲۷۱	حافظ محمد اسحاق صاحب " "	۱/	دوامی
۳۲۱	۷۲۷۲	شیخ رفیع الدین صاحب دیلی بازار "	۴/	"
۳۲۲	۷۲۷۵	بابو فقیر محمد خانصاحب نئی آبادی بلند شہر	۱/	"
۳۲۳	۷۲۷۶	حکیم سید عبد الرشید صاحب چوک بازار "	۱/	وظیفہ زکوٰۃ
۳۲۴	۷۳۳۱	انوار الحق صاحب فائن فیکٹری شو چتلی قبر "	۲/	دوامی
۳۲۵	۷۳۳۲	حاجی نجم الدین صاحب گھڑی ساز تی سڑک "	۴/	"

نمبر شمار	نمبر رسید بکٹ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۳۲۶	۷۳۳۳	قاضی الطاف الرحمٰن صاحب لال کنواں دہلی	۸/	دوامی بہی خواہ
۳۲۷	۷۳۳۴	ماسٹر اصغر علی صاحب آئل کلاتھ مرچنٹ جامع مسجد "	۸/	"
۳۲۸	۷۳۳۵	محمد نعیم الدین صاحب چتلی قبر "	۴/	"
۳۲۹	۷۳۳۶	محمد عثمان صاحب کلاہ فروش "	۸/	"
۳۳۰	۷۳۳۷	شیخ محمد ابراہیم صاحب کلاتھ مرچنٹ "	۵/	وظیفہ زکوٰۃ
۳۳۱	۷۳۳۸	حافظ محمد فاضل صاحب چاندنی چوک "	۲/	دوامی
۳۳۳	۷۳۳۹	حافظ جمیل احمد صاحب " "	۲/	"
۳۳۳	۷۳۴۰	مولوی قاری شریف صاحب نئی سڑک "	۴/	"
۳۳۴	۷۳۴۱	مفتی عتیق الرحمٰن صاحب عثمانی نذۃ المصنفین "	۸/	"
۳۳۵	۷۳۴۲	حکیم محمد اسحاق صاحب باڑہ ہندوراؤ "	۱/	"
۳۳۶	۷۳۴۳	بابو عبد الحمید صاحب ٹیلیفون آفس "	۱/	"
۳۳۷	۷۳۴۴	عبد القدوس صاحب قصاب پورہ "	۱۲/	"
۳۳۸	۷۳۴۵	محمد اسمٰعیل صاحب " "	۱/	"
۳۳۹	۷۳۴۶	مولوی عبد الرشید صاحب " "	۲/	"
۳۴۰	۷۳۴۹	ظہیر الدین صاحب شیر فروش "	۱/	"
۳۴۱	۷۳۵۰	حکیم محمد اسحاق صاحب نامی دواخانہ "	۴/	"
۳۴۲	۷۳۵۱	حکیم علیم الدین صاحب " "	۲/	"
۳۴۳	۷۳۵۲	حاجی محمد بلال صاحب باڑہ ہندوراؤ "	۲/	"
۳۴۴	۷۳۵۴	عزیز احمد صاحب خلق شاہ والے پیر بو الابلغ "	۴/	"
۳۴۵	۷۳۵۵	حبیب الرحمٰن صاحب بسکٹ والے لال کنواں "	۸/	"
۳۴۶	۷۳۵۶	عابد خانصاحب جمعدار جابن والے بھاٹک حبش خاں "	۲/	"
۳۴۷	۷۳۵۷	غیاث الدین صاحب تمباکو والے موری گیٹ "	۴/	"
۳۴۸	۷۳۵۸	عبد الرحیم صاحب " "	۲/	"
۳۴۹	۷۳۵۹	محمد ادریس صاحب محمد علی بازار "	۴/	"
۳۵۰	۷۳۶۰	محمد احمد صاحب " "	۲/	"
۳۵۱	۷۳۶۱	محمد نذر صاحب بازار گندہ نالہ "	۲/	"
۳۵۲	۷۳۶۲	محمد حسین اجمل حسین صاحبان کیرانہ مرچنٹ کھاری باولی دہلی	۵/	"

نمبر شمار	نمبر رسید بخشتہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید بخشتہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۳۵۳	۷۳۶۳	عبدالرشید صاحب تاج کمپنی ملیاران دہلی	۱	دوامی بہی خواہ	۳۶۴	۷۳۷۴	محمد اسحاق صاحب محلہ قصاب پورہ دہلی	۴	دوامی بہی خواہ
۳۵۴	۷۳۶۴	محمد ابراہیم صاحب ہندوستان ٹرنک ہاؤس "	۴	"	۳۶۵	۷۳۷۵	آغا مرزا صاحب احاطہ کیدارہ "	۸	"
۳۵۵	۷۳۶۵	اسلام الدین صاحب کیپ چینٹ موتی بازار "	۱	"	۳۶۶	۷۳۷۶	مستری محمد عمر صاحب کارخانہ جسجنسا روہتک روڈ	۳	"
۳۵۶	۷۳۶۶	محمد اقبال صاحب بوٹ ہاؤس چاندنی چوک "	۴	"	۳۶۷	۷۳۷۷	اکرام الدین صاحب بکس والے باڑہ ہندوراؤ "	۸	"
۳۵۷	۷۳۶۷	حافظ محمد عمر صاحب کوچہ قابل عطار "	۲	"	۳۶۸	۷۳۷۸	شیخ اللہ والا صاحب قصاب پورہ "	۱	"
۳۵۸	۷۳۶۸	قاری فضل الدین صاحب مدرسہ فتحپوری "	۴	"	۳۶۹	۷۳۷۹	محمد ذکاء اللہ صاحب بیریوالا باغ "	۱	"
۳۵۹	۷۳۶۹	مولانا عبدالرحمن صاحب " " "	۴	"	۳۷۰	۷۳۸۰	مستری محمد رمضان صاحب " "	۶	"
۳۶۰	۷۳۷۰	مہر الدین صاحب بیریوالا باغ "	۱	"	۳۷۱	۷۳۸۱	آفتاب احمد صاحب پیشکار میونسپل بورڈ تلہر	۶	"
۳۶۱	۷۳۷۱	حامد حسین صاحب حامد اسٹور بکاری بازار دہلی "	۴	"					
۳۶۲	۷۳۷۲	حافظ محفوظ الٰہی صاحب نہاری والے باڑہ ہندوراؤ	۴	"					
۳۶۳	۷۳۷۳	حاجی محمد الیاس صاحب پنساری " "	۴	"					

میزان سابق ۸۳ روپیہ

عطیات عمومی

موصولہ ماہ رجب المرجب ۱۳۶۱ھ

نمبر شمار	نمبر رسید بخشتہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید بخشتہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱	۶۳۹۱	حاجی مولا بخش صاحب و حاجی علی محمد صاحب فروٹ کمیشن ایجنٹ سبزی منڈی لدھیانہ	۵	صرف طلبہ	۱۱	۶۴۰۷	محمد انور صاحب بہوانہ بازار شہر لائلپور	۵	زکوٰۃ
۲	۶۳۹۲	منشی فہیم حسین صاحب مختار بجنور	۵	"	۱۲	۶۴۰۸	حافظ محمد اسمٰعیل صاحب بلیماران دہلی	۱	صرف طلبہ
۳	۶۳۹۳	شاہ عزیز حسین صاحب مدرس دارالعلوم	۶	رسالہ	۱۳	۶۴۱۰	چودھری علی محمد صاحب۔ مقام گھڑیالہ ضلع لاہور	۱۰	زکوٰۃ
۴	۶۳۹۴	فروختگی غلہ ذریعہ مولوی محمد حنیف صاحب موضع کوال ضلع مظفر نگر	۶	صرف طلبہ	۱۴	۶۴۱۱	حکیم محمد امین صاحب نزد تھانہ مغلپورہ	۵	عطا
۵	۶۳۹۵	کمال الدین صاحب " "	۱۹۲	"	۱۵	۶۴۱۲	شیخ غلام صابر صاحب موضع کہنڈ ضلع غازیآباد	۱	صرف طلبہ
۶	۶۳۹۶	ملا محمد یعقوب صاحب موضع سبل سیڑا "	۱	"	۱۶	۶۴۱۳	حاجی محمد الدین صاحب چنیوٹ جھنگ	۱	تعمیر مسجد
۷	۶۳۹۷	فخر الدین صاحب تیلی واڑہ دہلی	۱	عطار	۱۷	۶۴۱۴	نواب مقصود علی خان صاحب میں کیلا شیور	۶	رسالہ
۸	۶۳۹۸	زین الدین صاحب سبزی فروش قصاب پورہ "	۱	"	۱۸	۶۴۱۵	مولوی محمد داؤد صاحب نہٹوری فاضل دیوبند	۳	مستحق تعلیم
۹	۶۴۰۰	سراج الدین صاحب جامع مسجد " "	۴	"	۱۹	۶۴۳۴	عبدالعزیز صاحب موضع کدہ ضلع غازیپور	۱	عطا
۱۰	۶۴۰۶	مولانا حاجی سعید احمد صاحب مدرس دارالعلوم دیوبند	۱	"	۲۰	۶۴۳۳	جملہ مسلمانان موضع دہرمپور "	۵	"
					۲۱	۶۴۳۳	بابو محمد سعید صاحب ماسٹر گارڈ ٹریلین کلکتہ	۴	"
					۲۲	۶۴۳۵	اہلیہ حکیم محمد محسن صاحب مرحوم مقام پوسنا ضلع غازیآباد	۱	تعمیر مسجد

نمبر شمار	نمبر رسید بکٹ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید بکٹ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۳	۶۴۳۶	اہلیہ مولوی عبدالعزیز صاحب مقام یوسف پور	ص	تیرہ فرقہ جہنم بہی خواہ	۴۹	۶۴۸۸	مختار خانصاحب دوکاندار پور قاضی ضلع مظفر نگر	۸ر	بہی خواہ
۲۴	۶۴۳۷	اہلیہ حکیم محمد محسن صاحب مرحوم "	ص	"	۵۰	۶۴۸۹	مولوی عزیز احمد صاحب " "	۹	"
۲۵	۶۴۳۸	شیخ رحمت اللہ صاحب "	ملہ	"	۵۱	۶۴۹۰	منجانب شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد صاحب	۶	صرف طلبہ خرید غلہ
۲۶	۶۴۳۹	اہلیہ حاجی محمد غفران صاحب انسپکٹر "	ص	"			زریعہ منشی محمد سالم صاحب سیکری ضلع مظفر نگر		
۲۷	۶۴۴۰	حکیم محمد عبدالغنی صاحب انصاری "	ص	"	۵۲	۶۴۹۱	اوصاف احمد صاحب " "	۶	"
۲۸	۶۴۴۱	والدہ عاشق حسین صاحب موضع مورہ غازیپور	۸ر	"	۵۳	۶۴۹۲	فروختگی غلہ موضع " "	۳ر	"
۲۹	۶۴۴۲	محمد رفیق صاحب موضع یوسف پور "	ص	"	۵۴	۶۴۹۳	متفرق نقد " "	۳ر	"
۳۰	۶۴۴۳	پیر بخش صاحب " "	ص	"	۵۵	۶۴۹۴	معرفت حافظ نواب الدین صاحب پکی دروازہ لاہور	۵	زکوۃ بہی خواہ
۳۱	۶۴۴۴	گھورا صاحب " "	ملہ	"	۵۶	۶۴۹۶	عبدالصمد صاحب پنشنر دوکان کیرانہ چوک فیض آباد	۱ر	عطا "
۳۲	۶۴۴۵	حاجی فضل علی صاحب " "	ص	"	۵۷	۶۴۹۷	کریم اللہ صاحب قصبہ بہدوسہ "	۲ر	"
۳۳	۶۴۴۶	علی حسین صاحب ہیڑی والے " "	۴ر	"	۵۸	۶۴۹۸	محمد آباد ان خانصاحب " "	۱ر	"
۳۴	۶۴۴۷	شبراتی صاحب بیری مرچنٹ " "	۴ر	"	۵۹	۶۴۹۹	حاجی بہادر صاحب " "	۶	"
۳۵	۶۴۴۸	غلام محمد صاحب " "	ملہ	"	۶۰	۶۵۰۰	حاجی عبدالستار صاحب " "	۸ر	"
۳۶	۶۴۴۹	عبدالمجید صاحب " "	ملہ	"	۶۱	۶۵۰۱	جہانگیر صاحب سپید فروش " "	۶ر	"
۳۷	۶۴۵۰	کدرو صاحب کوٹیا " "	۸ر	"	۶۲	۶۵۱۲	قاری محمد الیاس صاحب بیری والا باغ دہلی	۲ر	"
۳۸	۶۴۵۱	رحمت اللہ صاحب " "	۸ر	"	۶۳	۶۵۲۱	مولوی عبدالوحید صاحب ناظم تنظیم دارالعلوم دیوبند	۱۰ر	صرف طلبہ
۳۹	۶۴۵۲	حاجی عبدالکریم صاحب محمد آباد "	ملہ	"	۶۴	۶۵۲۲	رحیم الدین صاحب منڈاوری مقیم حال موضع موہن پور ضلع سہارنپور	ص	زکوۃ
۴۰	۶۴۷۷	غلام نبی صاحب اینڈ سنز بازار خواجہ گنج مقام ہوتی ضلع مردان	۵ر	زکوۃ	۶۵	۶۵۲۳	حاجی محمد یسین صاحب بازار بساطیان "	۱ر	متفرق تعمیر
۴۱	۶۴۷۸	حاجی الٰہی بخش صاحب گڈھوال	۵ر	عطار	۶۶	۶۵۲۴	محمد رمضان ڈاہر صاحب پنشنر گوجرانوالہ	۵ر	زکوۃ
۴۲	۶۴۷۹	محمد آفاق خانصاحب پانفروش پل بہار شریف	۵ر	زکوۃ	۶۷	۶۵۲۵	محمد یوسف صاحب کوئٹہ	۶	رسالہ
۴۳	۶۴۸۰	علی محمد صاحب مدرس کھیانوالہ۔ ڈیرہ غازیخان	۵ر	"	۶۸	۶۵۲۶	ابو عبدالحق سید محمد اشرف صاحب مجاہد گیلانی چک ۲۰۴ گ ب ضلع لائلپور	۵ر	"
۴۴	۶۴۸۱	مولانا حسن علی صاحب مہتمم مدرسہ پنڈاولی راعیان دھرم کوٹ ضلع فیروزپور	۵ر	تبلیغ	۶۹	۶۵۲۷	منشی عبداللہ صاحب پیشکار موضع موجڑہ مظفر نگر	۵ر	زکوۃ
					۷۰	۶۵۲۸	مولوی عبدالقادر صاحب موضع کیرٹہ ڈاکخانہ کوال	۵ر	"
۴۵	۶۴۸۲	خانصاحب عنایت خاں سکنہ تلوندی رائے ضلع لدھیانہ	۱۰ر	"	۷۱	۶۵۲۹	حاجی اللہ بخش صاحب قصبہ محمدی ضلع کھیری	۱ر	"
					۷۲	۶۵۳۰	مولانا سید احمد صاحب مدیر کتب خانہ اعزازیہ دیوبند اجرت اشتہار بابتہ شمارہ ۵/۲ و ۶/۲	۱۰ر	رسالہ
۴۶	۶۴۸۳	مولوی محمد شریف صاحب چک ۲۲ کلیانہ اہل منٹگمری	۵ر	"	۷۳	۶۵۳۲	شیخ حاجی ناظر حسن صاحب سائیکل مرچنٹ جوالا بوہا	ص	زکوۃ بہی خواہ
۴۷	۶۴۸۴	مولانا محمد کفیل صاحب مدرس مدرسہ عربیہ لکھنؤ	ص	"	۷۴	۶۵۳۳	محمد ابراہیم صاحب کاشی پور نینی تال	۲ر	متفرق بہی خواہ
۴۸	۶۴۸۵	حاجی عبدالرحیم صاحب بٹہ والے نیا بازار بہاولپور	۵ر	زکوۃ					

نمبر شمار	نمبر رسید بخشی	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید بخشی	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۷۵	۶۵۳۸	حافظ عبد اللہ صاحب علی جان کانسی پور ممبئی	۴ر	تعمیر بہی خواہ	۱۰۳	۶۶۱۶	فضل الٰہی صاحب پینشنر رام بستی گوجرانوالہ	ص	زکوٰۃ
۷۶	۶۵۴۰	ضمیر الدین صاحب " " "	۴ر	"	۱۰۴	۶۶۱۷	اللہ دتہ صاحب مقام شہر ضلع ڈیرہ غازیخان	ص	"
۷۷	۶۵۴۲	حافظ عبد الرحمٰن صاحب " " "	۸ر	زکوٰۃ	۱۰۵	۶۶۱۹	جان محمد صاحب سرگانہ ضلع بہاولپور	ص	صرف طلبہ
۷۸	۶۵۴۳	عبد الرشید صاحب " " "	۴ر	تعمیر	۱۰۶	۶۶۲۴	از وقف سید عبد الستار صاحب مرحوم موضع گٹھاولی	ص	عطا بہی خواہ
۷۹	۶۵۴۴	منشی عبد الکریم صاحب پینشنر نہٹور	۸ر	"	۱۰۷	۶۶۲۵	والدہ سید محمد عارف صاحب "	۱ر	"
۸۰	۶۵۴۵	غیاث الدین صاحب "	۸ر	"	۱۰۸	۶۶۲۶	سید محمد صغیر صاحب زمیندار "	۱ر	"
۸۱	۶۵۴۷	شیخ منظور حسین صاحب ضلعدار موضع کوٹ قادو	لحہ	"	۱۰۹	۶۶۲۷	حافظ سید محمد نذیر صاحب گٹھاولی بلند شہر	۴ر	"
۸۲	۶۵۴۸	حافظ اللہ دتہ صاحب خلہ کتھیانوالہ جھنگ بجنوب	۱ر	زکوٰۃ	۱۱۰	۶۶۲۸	منشی فضل الرحمٰن صاحب پیشکار " "	۳ر	"
۸۳	۶۵۵۲	شیخ [illegible] اللہ صاحب موضع گکروالی ضلع مظفر نگر	۱ر	صرف طلبہ بہی خواہ	۱۱۱	۶۶۲۹	قاضی شکر اللہ شاہ صاحب " "	۸ر	"
۸۴	۶۵۵۳	باشندگان موضع تہزہ ضلع سہارنپور	۹ر	عطا	۱۱۲	۶۶۳۰	عبد اللطیف صاحب خیاط " "	۸ر	"
۸۵	۶۵۵۶	والدہ محمد حامد خانصاحب سہور بھوپال	ص	صرف طلبہ	۱۱۳	۶۶۳۱	عاشق الٰہی صاحب " ویلی بازار میرٹھ	۴ر	"
۸۶	۶۵۶۱	مولوی محمد ادریس صاحب موضع دولت پور چک ۵۷۳ ضلع شیخوپورہ	۱ر	رسالہ	۱۱۴	۶۶۳۲	محمد سلیمان صاحب " " "	۸ر	"
۸۷	۶۵۶۴	مولوی عبد الرحمٰن صاحب کامری گیٹ گجرات	۱ر	"	۱۱۵	۶۶۳۳	مشائخ الدین صاحب بازار بزازہ "	۲ر	"
۸۸	۶۵۶۵	مولوی حافظ فہیم الدین صاحب مدرس فیروزپور جھنگ	۱ر	"	۱۱۶	۶۶۳۳	عبد الوحید صاحب چونا میل باڑہ ہندو راؤ دہلی	۱ر	"
۸۹	۶۵۷۹	مولوی حبیب احمد صاحب قصبہ ٹریا ہو جونپور	۱ر	عطا بہی خواہ	۱۱۷	۶۶۳۴	مسلمانان موضع کہرگان ضلع مظفر نگر	۱ر	صرف طلبہ بہی خواہ
۹۰	۶۵۸۳	حاجی محمد دین صاحب مرغی ہٹہ کلکتہ	۱ر	صرف طلبہ	۱۱۸	۶۶۳۵	" " "	۱ر	"
۹۱	۶۵۸۹	حافظ نظام الدین صاحب لوہاری سرائے نگینہ	۱ر	عطا بہی خواہ	۱۱۹	۶۶۳۶	" موضع محمد پور "	۱ر	عطا
۹۲	۶۶۰۰	والدہ حافظ عبد الواحد صاحب " "	۱ر	"	۱۲۰	۶۶۳۷	کریم بخش صاحب مکھیا " "	ص	تعمیر و فرش تنظیم
۹۳	۶۶۰۱	صاحبزادی حافظ حیات اللہ صاحب "	۱ر	"	۱۲۱	۶۶۳۸	امام الدین صاحب موضع نگلہ "	۱ر	"
۹۴	۶۶۰۲	حافظ عباد الرحمٰن تاجر پارچہ "	۱ر	"	۱۲۲	۶۶۳۹	جمعیت صاحب " "	۱ر	"
۹۵	۶۶۰۳	حاجی محمد اسمٰعیل صاحب مہتاری سرائے "	۱ر	"	۱۲۳	۶۶۴۰	شیخ ابراہیم صاحب موضع کہرگان "	۱ر	"
۹۶	۶۶۰۴	حاجی جہد اصاحب دوکان بسکٹ جامع مسجد "	۴ر	"	۱۲۴	۶۶۴۱	رحمت صاحب " "	۱ر	"
۹۷	۶۶۰۵	محمد یامین صاحب قصبہ دھامپور ضلع بجنور	۱ر	"	۱۲۵	۶۶۴۲	یکے از اہل خیر " "	۵ر	"
۹۸	۶۶۰۶	قیمت غلہ مولوی حکیم محمد یحییٰ صاحب سہوارہ "	۱ر	صرف طلبہ	۱۲۶	۶۶۴۳	سراج الدین صاحب رانا ماجرا "	۱ر	"
۹۹	۶۶۰۹	مسٹر فضل کریم صاحب ساکنہ مہنہ گجرات	۱ر	کتب دینی	۱۲۷	۶۶۴۴	سراج الدین صاحب نورباق " "	۱ر	"
۱۰۰	۶۶۱۳	محمد اسمٰعیل صاحب رائپور ضلع لدھیانہ	۱ر	عطا	۱۲۸	۶۶۴۵	کریم الدین صاحب موضع سنہیٹی "	۱ر	"
۱۰۱	۶۶۱۴	فقیر محمد صاحب " "	۱ر	"	۱۲۹	۶۶۴۶	امام الدین صاحب " بنت "	۸ر	"
۱۰۲	۶۶۱۵	حافظ سردار محمد صاحب منڈی داربرٹن شیخوپورہ	۱ر	"	۱۳۰	۶۶۴۷	ٹھیکیدار مرزا اخلاق بیگ صاحب موضع بھوارہ	لحہ	"
					۱۳۱	۶۶۴۸	نصیرہ صاحب " "	۱ر	"

نمبر شمار	نمبر رسید بکٹ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید بکٹ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۳۲	۶۶۶۹	ابراہیم صاحب موضع بھوڑا ضلع مظفر نگر	ملہ	تعمیر مسجد بنی خواہ	۱۶۱	۶۶۹۸	علی حسن صاحب موضع بھوڑا ضلع مظفر نگر	ملہ	تعمیر و توسیع تعلیم بنی خواہ
۱۳۳	۶۶۷۰	لالہ صاحب " "	ملہ	"	۱۶۲	۶۶۹۹	اجالا صاحب " "	۱/	"
۱۳۴	۶۶۷۱	امداد صاحب " "	ملہ	"	۱۶۳	۶۷۰۰	" " "	ملہ	"
۱۳۵	۶۶۷۲	عاشق علی صاحب " "	۱/	"	۱۶۴	۶۷۰۱	جمال الدین صاحب " "	ملہ ۸/	"
۱۳۶	۶۶۷۳	کیمو صاحب " "	ملہ	"	۱۶۵	۶۷۰۲	علاؤ الدین صاحب پسر داد " "	ملہ	"
۱۳۷	۶۶۷۴	نصیب الدین صاحب " "	ملہ	"	۱۶۶	۶۷۰۳	شمرو پسر " "	ملہ	"
۱۳۸	۶۶۷۵	کیمو صاحب " "	ملہ	"	۱۶۷	۶۷۰۴	فقیرا پسر کوڑا " "	۸/	"
۱۳۹	۶۶۷۶	مارھو صاحب " "	ملہ ۸/	"	۱۶۸	۶۷۰۵	صدیق احمد پسر اللہ دیا صاحب " "	ملہ	"
۱۴۰	۶۶۷۷	کسو " "	۱۲/	"	۱۶۹	۶۷۰۶	کیمو صاحب پسر کہیری " "	ملہ	"
۱۴۱	۶۶۷۸	سمند صاحب " "	۷	"	۱۷۰	۶۷۰۷	کیمو صاحب پسر باجا " "	ملہ	"
۱۴۲	۶۶۷۹	جامو صاحب " "	ملہ	"	۱۷۱	۶۷۰۸	سلیمو صاحب درزی " "	۸/	"
۱۴۳	۶۶۸۰	کیمو پسر سمندر صاحب " "	۵	"	۱۷۲	۶۷۰۹	کفالا صاحب پسر شہباز " "	ملہ	"
۱۴۴	۶۶۸۱	امرو صاحب " "	ملہ	"	۱۷۳	۶۷۱۰	بدلو صاحب نورباف " "	ملہ	"
۱۴۵	۶۶۸۲	علاؤ الدین صاحب " "	ملہ	"	۱۷۴	۶۷۱۱	مولوی شمس الضحیٰ مردانی فاضل دارالعلوم	۸/	متفرق تعلیم
۱۴۶	۶۶۸۳	میاں جی بشیر احمد صاحب " "	ملہ	"	۱۷۵	۶۷۱۲	غلام نبی صاحب نواچوک سوچترا گجرات	ملہ	کتب وقفی
۱۴۷	۶۶۸۴	اسمٰعیل نمبردار صاحب " "	ملہ	"	۱۷۶	۶۷۱۳	قاضی محمد اکبر صاحب کلرک ضلع جموں کشمیر	۱/	رسالہ
۱۴۸	۶۶۸۵	بلاستہ صاحب " "	۸/	"	۱۷۷	۶۷۱۵	حفیظ الدین صاحب شیر فروش گذری بازار	۲/	عطاء بہی خواہ
۱۴۹	۶۶۸۶	بابا دلا صاحب " "	ملہ	"	۱۷۸	۶۷۱۷	چودھری نبی صاحب پہلوان۔ بنی سرائے میرٹھ	۱/	"
۱۵۰	۶۶۸۷	کمالو صاحب " "	ملہ	"	۱۷۹	۶۷۲۰	مستری فہیم الدین صاحب بخار " "	۴/	"
۱۵۱	۶۶۸۸	کتابو صاحب " "	ملہ	"	۱۸۰	۶۷۲۱	عبدالحفیظ صاحب سوداگر پان " "	۸/	"
۱۵۲	۶۶۸۹	سیبو صاحب " "	ملہ	"	۱۸۱	۶۷۲۴	شیخ محمد یعقوب صاحب تاجر ٹرنک دہلی بازار "	۱/	کتب وقفی بہی خواہ
۱۵۳	۶۶۹۰	علاؤ الدین صاحب " "	ملہ	"	۱۸۲	۲۷۲۷	عبدالحکیم صاحب مقراض ساز بازار پیڑا مل "	۸/	عطاء بہی خواہ
۱۵۴	۶۶۹۱	رحمت صاحب " "	ملہ	"	۱۸۳	۲۷۲۸	حاجی محمد شفیع صاحب " "	۴/	"
۱۵۵	۶۶۹۲	محمد صاحب " "	ملہ	"	۱۸۴	۲۷۲۹	محمد اسحاق صاحب بیوپاری محلہ بیوپاریان "	۶/	"
۱۵۶	۶۶۹۳	محمد صاحب پسر قادر " "	ملہ	"	۱۸۵	۲۷۳۰	بندو صاحب " "	۲/	"
۱۵۷	۶۶۹۴	محمد پسر گیندا صاحب " "	ملہ	"	۱۸۶	۲۷۳۱	کریم اللہ صاحب " "	ملہ	"
۱۵۸	۶۶۹۵	بشیرو پسر آدم صاحب " "	ملہ	"	۱۸۷	۲۷۳۲	حفیظ اللہ صاحب " "	۸/	"
۱۵۹	۶۶۹۶	نصرو پسر مختار صاحب " "	۱/	"	۱۸۸	۲۷۳۳	رمضانی صاحب " "	۸/	"
۱۶۰	۶۶۹۷	عظیم اللہ صاحب " "	ملہ	"	۱۸۹	۲۷۳۴	محمد صدیق صاحب " کمیلہ	ملہ	"

نمبر شمار	نمبر رسید تخمینہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید تخمینہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم
۱۹۰	۶۷۶۵	محمد ابراہیم صاحب بیوپاری میرٹھ شہر	۸ر	عطاء بہی خواہ	۲۱۸	۶۸۴۵	امام الدین صاحب پنشنر خانقاہ ڈوگراں شیخوپورہ	عہ
۱۹۱	۶۷۶۶	محمد یٰسین صاحب 〃 محلہ کمیلہ 〃	۸ر	〃	۲۱۹	۶۸۴۶	ڈاکٹر فیروز الدین صاحب مقام سیالکوٹ	۵
۱۹۲	۶۷۶۷	محمد رمضانی صاحب 〃 〃 〃	۸ر	〃	۲۲۰	۶۸۴۷	سردار محمد خانصاحب سکنہ مشتاب گڈھ ملتان	عہ
۱۹۳	۶۷۶۸	محمد ابراہیم صاحب فرید نگری بیوپاری 〃	۱۰ر	〃	۲۲۱	۶۸۴۸	نامعلوم الاسم اہل خیر ایبٹ آباد	صلہ
۱۹۴	۶۷۶۹	شہاب الدین صاحب 〃 〃	۸ر	〃	۲۲۲	۶۸۴۹	مولانا سید اصغر حسین صاحب مدرس عربی دیوبند	عہ
۱۹۵	۶۷۷۰	چودھری نور الدین صاحب اجڑاڑہ والے 〃	۴ر	〃	۲۲۳	۶۸۵۰	قطبو صاحب موضع بھورا۔ مظفر نگر	۱
۱۹۶	۶۷۷۲	سوکھا صاحب بیوپاری محلہ کمیلہ 〃	۲ر	〃	۲۲۴	۶۸۵۱	سلارو صاحب 〃 〃	۱
۱۹۷	۶۷۷۳	عبدالکریم صاحب 〃 〃	۲ر	〃	۲۲۵	۶۸۵۲	سلیمو صاحب 〃 〃	۱
۱۹۸	۶۷۷۵	منظور احمد صاحب خیاط بازار بزازہ 〃	۲ر	〃	۲۲۶	۶۸۵۳	کالو صاحب 〃 〃	۱
۱۹۹	۶۷۷۶	بلو صاحب بیوپاری کمیلہ 〃	۸ر	〃	۲۲۷	۶۸۵۴	محمد پسر سلارو صاحب 〃 〃	۵
۲۰۰	۶۷۷۷	اللہ راضی صاحب 〃 〃 〃	۱	〃	۲۲۸	۶۸۵۵	اسمٰعیل 〃 〃	۱
۲۰۱	۶۷۷۹	حاجی نتھو صاحب 〃 〃 〃	۱	〃	۲۲۹	۶۸۵۶	نصیب الدین صاحب 〃 〃	۱
۲۰۲	۶۷۸۰	محمد صاحب 〃 سرائے زینہ 〃	۱	〃	۲۳۰	۶۸۵۷	ظفر احمد صاحب 〃 〃	۱۴
۲۰۳	۶۷۸۱	عبدالحکیم صاحب 〃 〃	۱	〃	۲۳۱	۶۸۵۸	کمالو صاحب 〃 〃	۱۲
۲۰۴	۶۷۸۲	عبدالعزیز صاحب 〃 〃	۸ر	〃	۲۳۲	۶۸۵۹	قلی میانجی صاحب 〃 〃	۸ر
۲۰۵	۶۷۸۳	عبدالعزیز صاحب ولد امیر صاحب بیوپاری 〃	۸ر	〃	۲۳۳	۶۸۶۰	کندا پسر باجا 〃 〃	۶
۲۰۶	۶۷۸۴	عبداللطیف صاحب لال والے کمیلہ 〃	۲ر	〃	۲۳۴	۶۸۶۱	محمد پسر رحمت صاحب 〃 〃	۱
۲۰۷	۶۷۸۵	حاجی عظیم اللہ صاحب دوکاندار پٹ بازار	۴ر	〃	۲۳۵	۶۸۶۲	شمشو صاحب تیلی 〃 〃	۸ر
۲۰۸	۶۷۹۲	محمد علی صاحب طارق آباد ضلع لائلپور	عہ	زکوٰۃ	۲۳۶	۶۸۶۳	منا پسر بندو صاحب 〃 〃	۸ر
۲۰۹	۶۷۹۴	مولوی محمد عبدالحلیم صاحب پشاور	۵	〃	۲۳۷	۶۸۶۴	ناظر پسر رحمت اللہ میانجی 〃 〃	۱
۲۱۰	۶۷۹۵	سلطان احمد صاحب موضع سہارنپور	۵	عطار	۲۳۸	۶۸۶۵	ظفر احمد صاحب 〃 〃	۱
۲۱۱	۶۸۰۷	نواب احمد سعید خانصاحب رئیس قصبہ حسنپور	۵	کتب دینی بہی خواہ	۲۳۹	۶۸۶۶	ناظر پسر مولا بخش صاحب 〃 〃	۱
۲۱۲	۶۸۰۸	دختر صاحبہ نواب احمد سعید خانصاحب رئیس 〃	۶	〃	۲۴۰	۶۸۶۷	حکیمو پسر علاج 〃 〃	۶
۲۱۳	۶۸۰۹	دختر صاحبہ نواب عبدالعلی خانصاحب 〃	۶	〃	۲۴۱	۶۸۶۸	رشید احمد صاحب 〃 〃	۱
۲۱۴	۶۸۱۸	اہلیہ صاحبہ مولوی حاجی سلطان حسن صاحب رئیس بجھراؤں۔ مراد آباد	عہ	زکوٰۃ بہی خواہ	۲۴۲	۶۸۶۹	ولی محمد صاحب 〃 〃	۱
۲۱۵	۶۸۱۹	میانجی عبدالرزاق صاحب محلہ شیخزادگان 〃	۱	عطاء	۲۴۳	۶۸۷۰	نورا صاحب پہلوان 〃 〃	۶
۲۱۶	۶۸۴۰	عنایت محمد صاحب موضع نگرا ضلع گونڈا	عہ	خرچ طلبہ	۲۴۴	۶۸۷۱	روڑا صاحب 〃 〃	۱
۲۱۷	۶۸۴۴	محمد میاں صاحب آڑھت چرم ریلوے روڈ جالندھر	۸ر	زکوٰۃ	۲۴۵	۶۸۷۲	کتابو صاحب 〃 〃	۱
					۲۴۶	۶۸۷۳	نصرو صاحب 〃 〃	۱

نمبر شمار	نمبر رسید پختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید پختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۴۷	۶۸۷۴	بدرو صاحب موضع بھورا ضلع مظفرنگر	۳	تعمیر تنظیم بہی خواہ	۲۷۶	۶۹۲۳	اہلیہ سردار خانصاحب موضع نوشہرہ ضلع گوجرانوالہ	۱	عطا بہی خواہ
۲۴۸	۶۸۷۵	قطبو صاحب " "	۸ر	"	۲۷۷	۶۹۲۴	حاجی فیض خانصاحب " "	۱	"
۲۴۹	۶۸۷۶	بندہ صاحب " "	۱	"	۲۷۸	۶۹۲۵	عبدالقیوم صاحب داروغہ " "	۱	"
۲۵۰	۶۸۷۷	رحمت اللہ صاحب " "	۸ر	"	۲۷۹	۶۹۲۶	حافظ عبدالصبور صاحب تاجر پارچہ "	۱۰	زکوٰۃ
۲۵۱	۶۸۷۸	منشی صاحب "	۱	"	۲۸۰	۶۹۳۱	حافظ عبدالرزاق صاحب حبیب گنج کلکتہ	۱	دارالطلبہ
۲۵۲	۶۸۷۹	علی باز صاحب "	۱۴ر	"	۲۸۱	۶۹۳۲	رستم علی صاحب چک ۲۹۷ براستہ ٹوبہ ٹیک سنگھ لائلپور	۱۸ر	زکوٰۃ
۲۵۳	۶۸۸۰	منگت دھوبی "	۸ر	"	۲۸۲	۶۹۳۳	مستری محمد دین صاحب آہنگر جامع مسجد کوہ شملہ	۱۰	صرف طلبہ
۲۵۴	۶۸۸۱	رحمو پسر برکت "	۱	"	۲۸۳	۶۹۳۵	منشی نصیر الدین صاحب آفس قانون گوئی تحصیل سرایان ریاست سرموڑ نارین	۱۰	"
۲۵۵	۶۸۸۲	منگلو پسر روڑا "	۱	"	۲۸۴	۶۹۳۸	مولانا مشرف حسین صاحب فاضل دیوبند ریاست بھوپال	۱	رسالہ
۲۵۶	۶۸۸۳	جانی صاحب "	۱	"	۲۸۵	۶۹۳۹	شیخ غلام مصطفےٰ صاحب کشمیر ہاؤس امرتسر	۱۰	عطا بہی خواہ
۲۵۷	۶۸۸۴	عبدالرحمن صاحب "	۱	"	۲۸۶	۶۹۴۰	حاجی جمیل الدین صاحب قلعہ دیدار سنگھ گوجرانوالہ	۱۰	عطار
۲۵۸	۶۸۸۵	مختیار صاحب "	۱	"	۲۸۷	۶۹۴۱	مسٹر ظہور الدین صاحب " "	۱	"
۲۵۹	۶۸۸۶	نصرو صاحب "	۱	۳	۲۸۸	۶۹۴۳	شیخ محمد عبدالکریم صاحب قلعہ شیخوپورہ	۱۰	زکوٰۃ
۲۶۰	۶۸۸۷	کاسا پسر سراجو صاحب "	۱	"	۲۸۹	۶۹۴۴	شیخ اللہ بخش صاحب بانس فروش "	۱۴ر	"
۲۶۱	۶۸۸۸	عاشق علی صاحب "	۱	"	۲۹۰	۶۹۴۵	شیخ محمد بشیر صاحب زین فروش "	۱۴ر	"
۲۶۲	۶۸۸۹	سلیمو صاحب "	۱	"	۲۹۱	۶۹۴۷	محمد یعقوب صاحب مدرسہ توکلیہ سعدیہ پٹیالہ اسٹیٹ	۵ر	متفرق تعلیم
۲۶۳	۶۸۹۹	عبدالرزاق صاحب سبزی منڈی دہلی	۱ر	عطا بہی خواہ	۲۹۲	۶۹۴۸	ملا محمد یعقوب علیہ صاحب موضع کہرگان مظفرنگر	۱	عطار بہی خواہ
۲۶۴	۶۹۰۱	عبدالحق صاحب دلال باڑہ ہندوراؤ "	۱۴ر	"	۲۹۳	۶۹۴۹	زین الدین صاحب " "	۱	"
۲۶۵	۶۹۰۲	رحمت اللہ صاحب پانی پتی سبزی منڈی "	۱ر	"	۲۹۴	۶۹۵۰	الٰہی بخش صاحب محمد پور "	۱	"
۲۶۶	۶۹۱۳	گلاب صاحب مقام اینٹا ٹھوک بازار ضلع گوجرانوالہ	۱	"	۲۹۵	۶۹۵۱	محمد احسن صاحب " "	۱	"
۲۶۷	۶۹۱۴	ریاست علی صاحب " "	۱	"	۲۹۶	۶۹۵۲	امام الدین صاحب منامہ مزرعہ "	۱۰	تعمیر و تنظیم بہی خواہ
۲۶۸	۶۹۱۵	منجانب مسلمانان کہرگو پور "	۱۴ر	"	۲۹۷	۶۹۵۳	حافظ حبیب الرحمن صاحب " "	۱	"
۲۶۹	۶۹۱۶	اسحاق صاحب " "	۱۲ر	"	۲۹۸	۶۹۵۴	رحیم الدین صاحب " "	۱	"
۲۷۰	۶۹۱۷	حاجی رمضان علی صاحب " "	۱	"	۲۹۹	۶۹۵۵	عزیز الدین صاحب " "	۱	"
۲۷۱	۶۹۱۸	یعقوب صاحب " "	۱	"	۳۰۰	۶۹۵۶	سبحانہ صاحب " "	۱	"
۲۷۲	۶۹۱۹	نور محمد صاحب " "	۱	"	۳۰۱	۶۹۵۷	نجیب الدین و جمال الدین صاحبان وغیرہ " "	۹ر	"
۲۷۳	۶۹۲۰	ستار صاحب " "	۱۴ر	"	۳۰۲	۶۹۵۸	رحمت صاحب " "	۱	"
۲۷۴	۶۹۲۱	منیر خانصاحب موضع نوشہرہ " "	۸ر	"	۳۰۳	۶۹۵۹	مسلمانان " "	۱۰	"
۲۷۵	۶۹۲۲	حافظ عبدالصبور صاحب " "	۱۴ر	"					

نمبر شمار	نمبر رسید بخشی	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید بخشی	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۳۰۴	۶۹۶۰	محمد اسمٰعیل صاحب نمبردار اسٹیشن خانپور مظفرنگر	۲	تعمیر فرش بہی خواہ	۳۳۳	۶۹۹۰	سلار دصاحب موضع بھورا مظفرنگر		تعمیر فرش بہی خواہ
۳۰۵	۶۹۶۱	فہیم الدین صاحب 〃 〃		〃	۳۳۴	۶۹۹۱	عبدل صاحب 〃 〃		〃
۳۰۶	۶۹۶۲	یکے از اہل خیر قصبہ سیکری 〃		〃	۳۳۵	۶۹۹۲	نور محمد صاحب 〃 〃		〃
۳۰۷	۶۹۶۳	نانو صاحب کیرانہ 〃		〃	۳۳۶	۶۹۹۳	مسلمانان موضع کھیڑا		عطا بہی خواہ
۳۰۸	۶۹۶۴	ماموں صاحب 〃 〃		〃	۳۳۷	۶۹۹۴	〃 موضع بھورا 〃		〃
۳۰۹	۶۹۶۵	معین الدین صاحب سیکری 〃		〃	۳۳۸	۶۹۹۵	〃 〃 〃		〃
۳۱۰	۶۹۶۶	تونگل صاحب برناوٗ 〃		〃	۳۳۹	۶۹۹۶	〃 چند ہڑتی 〃		〃
۳۱۱	۶۹۶۷	سراج الدین صاحب موضع گوگدان 〃		〃	۳۴۰	۶۹۹۷	〃 ڈگلہ 〃		〃
۳۱۲	۶۹۶۸	پولا لکھیا صاحب موضع بسیڑا 〃		〃	۳۴۱	۶۹۹۸	〃 رانا ماجرا 〃		〃
۳۱۳	۶۹۶۹	فتح محمد صاحب 〃 〃		〃	۳۴۲	۶۹۹۹	〃 سنہٹی 〃		تعمیر فرش بہی خواہ
۳۱۴	۶۹۷۰	علیم الدین صاحب 〃 〃		〃	۳۴۳	۷۰۰۰	〃 گڈھی بیسک 〃		عطا 〃
۳۱۵	۶۹۷۱	دلیپ صاحب 〃 〃		〃	۳۴۴	۷۰۰۱	〃 نوادہ 〃		〃
۳۱۶	۶۹۷۲	حافظ نظام الدین صاحب امام مسجد 〃		〃	۳۴۵	۷۰۰۲	〃 پتھر گڈھ 〃		〃
۳۱۷	۶۹۷۳	یکے از اہل خیر 〃 〃		〃	۳۴۶	۷۰۰۳	〃 جلالپور 〃		〃
۳۱۸	۶۹۷۵	مستری اللہ بندہ صاحب محلہ چیڑیان کیرانہ 〃		〃	۳۴۷	۷۰۰۴	〃 گڈھی گندراؤن 〃		〃
۳۱۹	۶۹۷۶	رکھا صاحب بخار موضع محمد پور 〃		〃	۳۴۸	۷۰۰۵	〃 بسیڑا 〃		〃
۳۲۰	۶۹۷۷	عظیم اللہ صاحب 〃 〃		〃	۳۴۹	۷۰۰۶	〃 دخلہ کھیڑی 〃		〃
۳۲۱	۶۹۷۸	شادی صاحب 〃 〃		〃	۳۵۰	۷۰۰۷	〃 پنجھوڑ 〃		〃
۳۲۲	۶۹۷۹	علی محمد صاحب 〃 〃		〃	۳۵۱	۷۰۰۸	〃 جہانپورہ 〃		〃
۳۲۳	۶۹۸۰	کریم بخش صاحب 〃 〃		〃	۳۵۲	۷۰۰۹	نصیر الدین صاحب تیترواڑہ 〃		〃
۳۲۴	۶۹۸۱	حافظ سلیمان صاحب 〃 〃		〃	۳۵۳	۷۰۱۲	بشیر احمد صاحب محلہ منہاری سرائے نگینہ بجنور		〃
۳۲۵	۶۹۸۲	رمضان صاحب 〃 〃		〃	۳۵۴	۷۰۱۵	مستری حافظ محمد یٰسین صاحب 〃 〃		〃
۳۲۶	۶۹۸۳	احمد حسن صاحب 〃 〃		〃	۳۵۵	۷۰۱۷	محمد امام الدین صاحب سوداگر 〃 〃		〃
۳۲۷	۶۹۸۴	مولوی فتح محمد صاحب 〃 〃		زکوٰۃ بہی خواہ	۳۵۶	۷۰۱۸	عبد الرزاق صاحب 〃 〃		〃
۳۲۸	۶۹۸۵	حافظ اللہ بخش صاحب 〃 〃		تعمیر فرش بہی خواہ	۳۵۷	۷۰۱۹	شیخ عبد الشکور صاحب 〃 〃		〃
۳۲۹	۶۹۸۶	لالہ پسر موجو صاحب موضع بھورا 〃		زکوٰۃ	۳۵۸	۷۰۲۰	محمد داؤد خانصاحب سکنہ ہمزہ پور ضلع سلطانپور		زکوٰۃ بہی خواہ
۳۳۰	۶۹۸۷	لالہ 〃 〃		عطا 〃	۳۵۹	۷۰۲۱	ملا ظہور الدین صاحب محمد آباد ضلع بدیشر شریف		رسالہ
۳۳۱	۶۹۸۸	یکے از اہل خیر 〃 〃	۱۵	تعمیر فرش بہی خواہ	۳۶۰	۷۰۲۲	مولوی غلام ربانی صاحب مدرس پنڈ دادن خان جہلم		〃
۳۳۲	۶۹۸۹	مردان پسر بیچا 〃 〃		〃	۳۶۱	۷۰۲۳	شیخ ظفر صاحب ایچ گنیش پونا شہر		〃

نمبر شمار	نمبر رسید بخشی	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۳۶۱	۷۰۲۴	مولوی قاری فخرالدین صاحب قاسمی محلہ بائم برج شہر گیا	۱۰	رسالہ
۳۶۲	۷۰۲۵	محمد عمر صاحب موضع شبنی خیرہ بالا پشاور	۸	زکوۃ
۳۶۳	۷۰۲۶	سیٹھ حاجی یوسف صاحب کھڈہ کراچی	۵	"
۳۶۴	۷۰۲۷	" محمد ابراہیم صاحب شمس والا "	۳	"
۳۶۵	۷۰۲۸	نذیر احمد خانصاحب منصرم محکمہ زراعت راولپنڈی	۵	صرف طلبہ
۳۶۶	۷۰۲۹	منشی محمد راحت اللہ صاحب مدرس نردانہ پٹیالہ	۱۰	رسالہ
۳۶۷	۷۰۳۰	محمد عبدالکریم صاحب پنشنر جج کراچی راجکوٹ کاٹھیاواڑ	۱۰	تعمیر دارالطلبہ بہی خواہ
۳۶۸	۷۰۳۱	محمد عیسیٰ محمد یوسف صاحبان چوڑیفروش بڑا گاؤں - ضلع گونڈہ	۱۰	عطا بہی خواہ
۳۷۰	۷۰۳۲	محمد اعظم خانصاحب آڑھتی چرم ملتان شہر	۵	زکوۃ بہی خواہ
۳۷۱	۷۰۳۳	عبدالغفور صاحب قصبہ دہامپور بجنور	۱	عطا "
۳۷۲	۷۰۳۵	محمد یوسف صاحب نگینہ "	۵	"
۳۷۳	۷۰۳۶	محمد یسین صاحب تیپڑی مجھڑہ "	۱۰	صرف طلبہ بہی خواہ
۳۷۴	۷۰۳۷	معرفت منشی مقصود علی صاحب عطار قصبہ سہنسپور	۵	"
۳۷۵	۷۰۴۰	ملک عبدالرحمٰن صاحب ابواسحاق روڈ لاہور	۵	وظیفہ ستمبر
۳۷۶	۷۰۴۱	شیخ چراغ الدین صاحب گلزار اسٹور بھگواڑہ	۵	زکوۃ
۳۷۷	۷۰۴۲	" " "	۱۰	رسالہ
۳۷۸	۷۰۴۳	میاں نور اللہ صاحب زمیندار بستی جھنگ شہر	۵	صرف طلبہ
۳۷۹	۷۰۴۴	عبداللطیف صاحب کیپ مرچنٹ بٹالہ	۵	عطا
۳۸۰	۷۰۴۵	حاجی شاہ عزیز حسین صاحب مدرس دارالعلوم	۵	صرف طلبہ
۳۸۱	۷۰۴۶	مولوی محمد عبدالخالق صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ موضع نڈیال - ضلع ملتان	۵	زکوۃ
۳۸۲	۷۰۴۷	عمرالدین صاحب چھاونی لاہور	۵	"
۳۸۳	۷۰۴۸	عبدالکریم صاحب نیا بازار منڈی پیلواں پشاور	۵	"
۳۸۴	۷۰۴۹	میاں محمد امین صاحب سوداگر چرم امرتسر	۵	صرف طلبہ
۳۸۵	۷۰۵۰	منجانب مسماۃ ثمیرہ خاتون دختر منشی صغیر احمد صاحب موضع جسوئی ضلع مظفرنگر	۵	کتب وقفی

نمبر شمار	نمبر رسید بخشی	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۳۸۶	۷۰۵۱	مرسلہ اسمٰعیل ولد ابوبھائی و ابراہیم ولد ابوبھائی عطیہ ای ای دادابھائی ٹرنسوال بوتہ نفقہ	۵	زکوۃ
۳۸۷	۷۰۵۲	مولوی عباس صاحب قاسمی شیرکوٹ - بجنور	۱۰	عطا بہی خواہ
۳۸۸	۷۰۵۳	پانی نداف موضع تیترواڑہ ضلع مظفرنگر	۱۰	تعمیر دفتر تنظیم
۳۸۹	۷۰۵۴	عمر اصاحب " "	۱۰	بہی خواہ "
۳۹۰	۷۰۵۵	شمسو و نتھو صاحبان " "	۱۰	"
۳۹۱	۷۰۵۶	نصیر وغیرہ " "	۱۰	"
۳۹۲	۷۰۵۷	ناظر صاحب " "	۱۰	"
۳۹۳	۷۰۵۸	سلیمو صاحب " "	۱۰	"
۳۹۴	۷۰۵۹	کلی صاحب " "	۱۰	زکوۃ
۳۹۵	۷۰۶۰	پیرو صاحب " "	۱۰	تعمیر دفتر تنظیم
۳۹۶	۷۰۶۱	برکت یرناؤ والا " "	۱۰	زکوۃ بہی خواہ
۳۹۷	۷۰۶۲	" " "	۱۰	چرم قربانی
۳۹۸	۷۰۶۳	" " "	۱۰	عطاء
۳۹۹	۷۰۶۴	منشی فخرالدین صاحب " "	۸	چرم قربانی
۴۰۰	۷۰۶۵	" " " "	۱۰	عطا
۴۰۱	۷۰۶۶	رحمت اللہ صاحب " "	۵	زکوۃ
۴۰۲	۷۰۶۷	" " "	۱۲	چرم قربانی
۴۰۳	۷۰۶۸	مولوی محمد عمر صاحب " "	۱۰	زکوۃ
۴۰۴	۷۰۶۹	چودھری امداد جنگ صاحب " "	۱۰	تعمیر دفتر تنظیم
۴۰۵	۷۰۷۰	میاں نجی صدیق صاحب امام مسجد "	۲	زکوۃ
۴۰۶	۷۰۷۱	" " " "	۱۲	تعمیر دفتر تنظیم
۴۰۷	۷۰۷۲	ابراہیم صاحب " "	۰۶	
۴۰۸	۷۰۷۳	شہیدا صاحب جھوجا " "	۴	
۴۰۹	۷۰۷۴	سبحان صاحب " "	۱۰	زکوۃ
۴۱۰	۷۰۷۵	" " "	۱۰	
۴۱۱	۷۰۷۶	مسلمانان " "	۱۰	عطاء
۴۱۲	۷۰۷۷	میاں نجی اللہ بند و اللہ رکھا صاحبان " "	۱۲	چرم قربانی
۴۱۳	۷۰۷۸	" " " "	۱۲	صرف طلبہ

نمبر شمار	نمبر رسید بخشنہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۱۴	۷۰۷۹	میاں نجی اللہ بندہ واللہ رکھا صاحبان موضع تیرہ وڑہ	۶	عطا جنرل
۴۱۵	۷۰۸۰	" " تیرہ واڑہ "	۵	زکوٰۃ
۴۱۶	۷۰۸۱	رحم الٰہی صاحب راٹرہ "	۱	تعمیر و تزئین
۴۱۷	۷۰۸۲	شرفا " "	۱	"
۴۱۸	۷۰۸۳	رحم علی صاحب " "	۱	"
۴۱۹	۷۰۸۴	نور محمد صاحب موضع نگلہ "	۵	عطا
۴۲۰	۷۰۸۵	عبدالرزاق صاحب محمد پور "	۵	تعمیر تعلیم
۴۲۱	۷۰۸۶	چھجو صاحب قصاب "	۱	"
۴۲۲	۷۰۸۷	لاہو صاحب موضع کھرگان "	۶	"
۴۲۳	۷۰۸۸	محمد صاحب " "	۱	"
۴۲۴	۷۰۸۹	مسماۃ نتھی صاحبہ موضع بھورا "	۱	"
۴۲۵	۷۰۹۰	رحم باز صاحب " "	۱	"
۴۲۶	۷۰۹۱	شاہ دین صاحب ڈیں نگلہ "	۱	"
۴۲۷	۷۰۹۲	چودھری منصب صاحب کیرانہ "	۱	"
۴۲۸	۷۰۹۳	چودھری قمبو صاحب "	۱	"
۴۲۹	۷۰۹۴	بابو احسان الحق صاحب "	۶	"
۴۳۰	۷۰۹۵	منشی محمد عقیل صاحب "	۱	"
۴۳۱	۷۰۹۶	عبدالمجید صاحب قصاب "	۱	"
۴۳۲	۷۰۹۷	ماسٹر مقصود علی صاحب "	۱	"
۴۳۳	۷۰۹۸	پیرجی سعید الدین صاحب "	۱	"
۴۳۴	۷۰۹۹	حکیم کرم الٰہی صاحب "	۶	"
۴۳۵	۷۱۰۰	مولانا احمد اللہ صاحب فاضل دیوبند "	۵	"
۴۳۶	۷۱۰۱	مولوی سمیع الزماں صاحب "	۵	"
۴۳۷	۷۱۰۲	حافظ احمد اللہ صاحب "	۵	"
۴۳۸	۷۱۱۴	حافظ محمد سمیع صاحب مدرس تعلیم القرآن باڑہ ہندوؤں	۱	عطا جنرل
۴۳۹	۷۱۱۵	قاری سلیمان صاحب مدرس تجوید القرآن "	۲	"
۴۴۰	۷۱۲۲	نامعلوم الاسم مسماۃ زلیخا امام صاحب جامع مسجد مظفر نگر	۵	صرف طلبہ
۴۴۱	۷۱۲۳	حکیم مقصود علی صاحب نقشہ حمایت نگر حیدرآباد دکن	۵	عطا
۴۴۲	۷۱۲۴	صوفی عبدالواحد صاحب ساکن نگینہ بجنور	۵	صرف طلبہ

نمبر شمار	نمبر رسید بخشنہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۴۳	۷۱۲۵	محمد مرزا جان صاحب وکیل منڈی بہاؤالدین گجرات	۵	زکوٰۃ
۴۴۴	۷۱۳۷	کرم الٰہی صاحب محلہ کمہاراں کنواں کیرانہ مظفر نگر	۴	تعمیر تعلیم
۴۴۵	۷۱۳۸	عبدالحمید صاحب تحصیل کیرانہ "	۱	"
۴۴۶	۷۱۳۹	صدیق پسر اللہ دیا صاحب " "	۶	"
۴۴۷	۷۱۴۰	حکیم بدرالحسن صاحب " "	۱	عطا
۴۴۸	۷۱۴۱	منشی فیاض احمد صاحب دوکاندار " "	۱	"
۴۴۹	۷۱۴۲	سید ارشاد علی صاحب تاجر پارچہ " "	۱	"
۴۵۰	۷۱۴۳	بشیر احمد صاحب سبزی فروش " "	۱	"
۴۵۱	۷۱۴۴	منشی اقبال احمد صاحب کمیشن ایجنٹ " "	۱	"
۴۵۲	۷۱۴۵	حکیم ریاض احمد صاحب فاضل دیوبند " "	۶	"
۴۵۳	۷۱۴۶	کریم الدین صاحب " "	۵	تعمیر تعلیم
۴۵۴	۷۱۴۷	شیبو صاحب " "	۱	عطا
۴۵۵	۷۱۴۸	شرف الدین صاحب " "	۱	"
۴۵۶	۷۱۴۹	مرادولی صاحب " "	۴	"
۴۵۷	۷۱۵۰	پیرجی امیر احمد صاحب آڑھتی " "	۴	تعمیر تعلیم
۴۵۸	۷۱۵۱	اللہ بندہ صاحب دوکاندار " "	۴	عطا
۴۵۹	۷۱۵۲	محمد شفیع صاحب جفت فروش " "	۴	"
۴۶۰	۷۱۵۳	فضل احمد صاحب گھڑی ساز " "	۴	"
۴۶۱	۷۱۵۴	حاجی محمد عمر صاحب " "	۱	"
۴۶۲	۷۱۵۵	عبدالرحیم صاحب " "	۶	"
۴۶۳	۷۱۵۶	فتح محمد صاحب " "	۱	"
۴۶۴	۷۱۵۷	حافظ ظہیر حسن صاحب " "	۶	تعمیر
۴۶۵	۷۱۵۸	اہلیہ صاحب " "	۶	عطا
۴۶۶	۷۱۵۹	اسد اللہ صاحب " "	۱	"
۴۶۷	۷۱۶۰	نور احمد صاحب " "	۱	"
۴۶۸	۷۱۶۱	ملا محمد اسحاق صاحب موذن " "	۸	عطا
۴۶۹	۷۱۶۲	حکیم صدیق احمد صاحب " "	۱	"
۴۷۰	۷۱۶۳	حکیم نیاز احمد صاحب " "	۶	"
۴۷۱	۷۱۶۴	حافظ ہدایت اللہ صاحب " "	۸	"

نمبر شمار	نمبر رسید بکھنو	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید بکھنو	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۷۲	۷۱۶۵	پیر جی محمد ابراہیم صاحب پانفروش کیرانہ مظفر نگر	۱۲	عطا جنرل	۴۹۷	۷۱۹۲	محمد مکرم صاحب رئیس کیرانہ ضلع مظفر نگر	۵	عطا بہی خواہ
۴۷۳	۷۱۶۶	عبد الرحمن صاحب قصبہ کیرانہ ضلع مظفر نگر	۵	"	۴۹۸	۷۱۹۳	حافظ رحمت اللہ صاحب مدرس " "	۵	"
۴۷۴	۷۱۶۷	حکیم الدین صاحب " "	۵	تعمیر مدرسہ	۴۹۹	۷۱۹۴	نور محمد صاحب محلہ بندھن " "	۱	"
۴۷۵	۷۱۶۸	شرف الدین صاحب " "	۵	عطا	۵۰۰	۷۱۹۵	اللہ راضی صاحب " " "	۵	"
۴۷۶	۷۱۶۹	نور محمد صاحب " "	۱	زکوۃ	۵۰۱	۷۱۹۶	اسمٰعیل صاحب " " "	۸ر	"
۴۷۷	۷۱۷۰	حاجی لئیق احمد صاحب آڑھتی " "	۲	عطا	۵۰۲	۷۱۹۷	مولوی محمد اکبر صاحب خطیب قصبہ پائل پٹیالہ	۵	تبلیغ
۴۷۸	۷۱۷۱	حاجی حافظ محمد یوسف صاحب " "	۵	"	۵۰۳	۷۱۹۸	حافظ نور محمد صاحب خطیب متصل [illegible]	۵	"
۴۷۹	۷۱۷۲	سلیم الدین صاحب دوکاندار " "	۱۲	تعمیر مدرسہ	۵۰۴	۷۱۹۹	مولوی خیر محمد صاحب مہتمم مدرسہ خیر المدارس "	۵	"
۴۸۰	۷۱۷۳	چودھری جمال الدین صاحب موضع اُدھری بجنور	۱	فنڈ طلبہ	۵۰۵	۷۲۰۰	مستری نظام الدین صاحب سکنہ سرسہ حصار	۵	"
۴۸۱	۷۱۷۵	منشی کمال الدین صاحب " "	۷	"	۵۰۶	۷۲۰۲	غلام حسین صاحب نقشہ نویس دفتر ہ	۲	زکوۃ
۴۸۲	۷۱۷۷	محمد اسمٰعیل صاحب موضع کھوکری ضلع مظفر نگر	۵	فنڈ طلبہ	۵۰۷	۷۲۰۳	بابو عبد العزیز صاحب پوسٹ ماسٹر کھاریاں ضلع گجرات	۲	"
۴۸۳	۷۱۷۸	بابو عبد اللطیف صاحب اکونٹنٹ امپریل بنک	۲	زکوۃ	۵۰۸	۷۲۰۴	غلام سرور صاحب قانونگو مقام نورگڈھ ملتان	۵	"
۴۸۴	۷۱۷۹	فیض محمد صاحب جمعدار دھوبی کنٹونمنٹ دہلی	۱	"	۵۰۹	۷۲۰۵	حاجی میاں احمد شاہ صاحب زیارت کاکا صاحب پشاور	۵	"
۴۸۵	۷۱۸۰	محمد صادق محمد افضل صاحبان تاجران بانس رتن چند روڈ لاہور	۱	"	۵۱۰	۷۲۰۷	میاں حاجی فضل الٰہی صاحب میونسپل کمشنر چنیوٹ	۱	"
۴۸۶	۷۱۸۱	شیخ محمد ظفر اللہ صاحب محلہ بہٹی مرادآباد	۱ر	فنڈ طلبہ	۵۱۱	۷۲۰۸	ولی محمد صاحب پنجابی چائنک خیرپور میرس سندھ	۱	رسالہ
۴۸۷	۷۱۸۲	محمد الدین محمد ابراہیم صاحبان آڑھتیان مارکیٹ گوجرانوالہ	۵	زکوۃ	۵۱۲	۷۲۰۹	چودھری منصب علی صاحب بکیا قصبہ کیرانہ مظفر نگر	۵	عطا بہی خواہ
					۵۱۳	۷۲۱۰	مولوی اشفاق احمد صاحب " "	۷	"
					۵۱۴	۷۲۱۱	عبد الغنی صاحب " "	۱	"
۴۸۸	۷۱۸۳	مقبول احمد صاحب محلہ چوبغر دشان سہارنپور	۵	"	۵۱۵	۷۲۱۱	مسلمانان موضع رائرہ	۱	"
۴۸۹	۷۱۸۴	گلزار محمد صاحب سوداگر چرم پٹی نوجالندھر شہر	۵	"	۵۱۶	۷۲۱۲	خدا بخش صاحب " "	۲	"
۴۹۰	۷۱۸۵	محمد الدین صاحب محلہ جہلی جدید شہر راولپنڈی	۵	"	۵۱۷	۷۲۱۳	عبد القادر صاحب " "	۸ر	"
۴۹۱	۷۱۸۶	مولانا محمد عبد الہادی صاحب فاضل تاجر کتب شاہجہانپور	۵	"	۵۱۸	۷۲۱۴	اہلیہ حافظ حبیب احمد صاحب مقام جھنجھانہ "	۵	"
					۵۱۹	۷۲۱۵	حکیم اطہر حسن صاحب " "	۵	زکوۃ
					۵۲۰	۷۲۱۷	عبد الشکور صاحب " "	۸ر	عطا
۴۹۲	۷۱۸۷	مولوی عبد السبحان صاحب منصف لیوڈھی بنگالہ	۵	"	۵۲۱	۷۲۱۸	تعریف احمد صاحب دوکاندار " "	۵	زکوۃ
۴۹۳	۷۱۸۸	بابو فضل کریم صاحب ہیڈ کلرک گوجرانوالہ	۵	زکوۃ	۵۲۲	۷۲۱۹	حافظ ایوب احمد صاحب " "	۸ر	عطا
۴۹۴	۷۱۸۹	اللہ راضی صاحب ٹھیکیدار قصبہ کیرانہ	۵	عطا بہی خواہ	۵۲۳	۷۲۲۰	حکیم سجاد احمد صاحب " "	۵	"
۴۹۵	۷۱۹۰	چودھری محمد اسحٰق صاحب کیرانہ ضلع مظفر نگر	۵	"	۵۲۴	۷۲۲۱	مستری ولی محمد صاحب " "	۸ر	"
۴۹۶	۷۱۹۱	خواجہ عادل حسین صاحب " "	۵	"	۵۲۵	۷۲۲۲	حافظ ملہو صاحب دوکاندار " "	۲ر	"

نمبر شمار	نمبر رسید بخشی	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید بخشی	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۵۲۶	۷۲۲۳	حافظ اللہ دیا صاحب مقام جھنجھانہ ضلع مظفر نگر	۸ر	عطا بہی خواہ	۵۵۵	۷۲۷۸	منجانب مسماۃ شکیلہ بیگم صاحبہ مرحومہ گلاوٹھی بلند شہر	۵ر	دار الطلبہ
۵۲۷	۷۲۲۴	متولی فخر الحسن صاحب " "	۱ر	"	۵۵۶	۷۲۷۹	صوفی عبد الوحید صاحب قصبہ گلاوٹھی "	۵ر	عطا بہی خواہ
۵۲۸	۷۲۲۵	حاجی ظہور الحسن صاحب " " "	۶	"	۵۵۷	۷۲۸۰	اہلیہ صاحبہ سید انتظام الدین صاحب " "	۶	"
۵۲۹	۷۲۲۶	اہلیہ صاحبہ ملا سفیر احمد صاحب " "	۴ر	"	۵۵۸	۷۲۸۱	منشی فضل احمد خانصاحب اکبر پور "	۶	"
۵۳۰	۷۲۲۷	ملا سفیر احمد صاحب فیض منزل " "	۲ر	"	۵۵۹	۷۲۸۲	محمد ایوب خانصاحب " "	۱ر	"
۵۳۱	۷۲۲۸	نیم احمد صاحب سکرٹری انجمن امداد الاسلام " "	۲ر	"	۵۶۰	۷۲۸۳	جمیل احمد صاحب " "	۱ر	"
۵۳۲	۷۲۳۲	افتخار احمد صاحب مقام جھنجھانہ "	۲ر	"	۵۶۱	۷۲۸۴	حکیم شہاب الدین صاحب " "	۸ر	زکوٰۃ "
۵۳۳	۷۲۳۳	عاشق علی صاحب " "	۴ر	"	۵۶۲	۷۲۸۶	مولوی عبد الکریم صاحب ترکستانی دار العلوم دیوبند	۶	رسالہ
۵۳۴	۷۲۳۴	رحیم بخش صاحب " "	۴ر	"	۵۶۳	۷۲۸۷	مولوی محمد عارف صاحب سفیر دار العلوم "	۴ر	عطا
۵۳۵	۷۲۳۵	اسرار احمد صاحب " "	۴ر	"	۵۶۴	۷۲۸۸	تقی محمد خانصاحب موضع اکبر پور ضلع بلند شہر	۱ر	عطا بہی خواہ
۵۳۶	۷۲۳۶	نظام الدین صاحب " "	۱ر	"	۵۶۵	۷۲۸۹	بشیر احمد صاحب " "	۱ر	"
۵۳۷	۷۲۳۷	بخشی جواد صاحب " "	۸ر	"	۵۶۶	۷۲۹۰	سعیدہ خاتون دختر حکمت اللہ صاحب " "	۱ر	"
۵۳۸	۷۲۳۸	محمد جان صاحب مقام یوسف پور ضلع غازیپور	۶	تنخواہ منتظم سہی نگاہ	۵۶۷	۷۲۹۱	محمد اسمٰعیل خانصاحب اکبر پور "	۷	"
۵۳۹	۷۲۳۹	شاہ محمد صاحب " "	۱ر	"	۵۶۸	۷۲۹۲	عبد المجید خانصاحب " "	۱ر	"
۵۴۰	۷۲۴۰	محبوب علی صاحب " "	۸ر	"	۵۶۹	۷۲۹۳	صوفی فیضاب خانصاحب " "	۱ر	"
۵۴۱	۷۲۴۱	بلو صاحب ملک پورہ " "	۱ر	"	۵۷۰	۷۲۹۴	بشیر احمد خانصاحب " "	۶	"
۵۴۲	۷۲۴۲	عبد المنان صاحب " "	۴ر	"	۵۷۱	۷۲۹۵	منتخاب خانصاحب " "	۱ر	"
۵۴۳	۷۲۴۳	حاجی دین محمد صاحب " "	۴ر	"	۵۷۲	۷۲۹۶	فتحیاب خانصاحب " "	۱ر	"
۵۴۴	۷۲۴۴	برادر حاجی دین محمد صاحب " "	۱ر	"	۵۷۳	۷۲۹۷	عبد الرحمٰن صاحب " "	۱ر	"
۵۴۵	۷۲۴۵	عبد الرحیم صاحب " "	۱ر	"	۵۷۴	۷۲۹۸	زوجہ احمد سعید صاحب " "	۶	زکوٰۃ بہی خواہ
۵۴۶	۷۲۴۶	تبن صاحب " "	۸ر	"	۵۷۵	۷۲۹۹	فیضیاب و فتحیاب " "	۱ر	عطا
۵۴۷	۷۲۴۷	الٰہی بخش صاحب مشین والے " "	۱ر	"	۵۷۶	۷۳۰۰	سیٹھ فتحیاب خانصاحب " "	۸ر	"
۵۴۸	۷۲۴۸	حکیم محمد احسن صاحب رئیس " "	۱ر	"	۵۷۷	۷۳۰۱	محمد صدیق خانصاحب " "	۱ر	"
۵۴۹	۷۲۴۹	قاضی محمد قاسم صاحب آنریری مجسٹریٹ " "	۵	"	۵۷۸	۷۳۰۲	چودھری حق داد خانصاحب " "	۶	"
۵۵۰	۷۲۵۲	اہلیہ مولوی محمد حسن صاحب مرحوم زیر قلعہ "	۱ر	عطا بہی خواہ	۵۷۹	۷۳۰۳	مجیب الرحمٰن صاحب دیوانجی " "	۴ر	"
۵۵۱	۷۲۵۶	عبد الکریم خانصاحب موضع رکہنی "	۴ر	"	۵۸۰	۷۳۰۴	عبد الحی صاحب " "	۱ر	"
۵۵۲	۷۲۷۳	محمد یعقوب خانصاحب انسپکٹر پولیس کھرکھودہ میرٹھ	۵	زکوٰۃ بہی خواہ	۵۸۱	۷۳۰۵	مرزا اصغر بیگ صاحب " "	۱ر	"
۵۵۳	۷۲۷۴	محمد یعقوب خانصاحب " "	۶	صرف طلبہ	۵۸۲	۷۳۰۶	کلثوم فاطمہ دختر عباد اللہ صاحب " "	۴ر	"
۵۵۴	۷۲۷۷	اہلیہ صاحبہ منشی سید نذیر الدین صاحب گلاوٹھی بلند شہر	۶	عطا	۵۸۳	۷۳۰۷	مسماۃ وحیدن صاحبہ " "	۸ر	"

نمبر شمار	نمبر رسید تختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۵۸۴	۷۳۰۸	بابو خورشید احمد صاحب موضع اکبر پور بلند شہر	۸ر	عطا بہی خواہ
۵۸۵	۷۳۰۹	محمد نعیم خانصاحب دریا پور "	۳	زکوۃ
۵۸۶	۷۳۱۰	منشی نذیر احمد صاحب " " "	۵	عطا
۵۸۷	۷۳۱۱	محمد اسمٰعیل خانصاحب نمبردار " "	۵	"
۵۸۸	۷۳۱۲	عبدالرحمٰن خانصاحب " " "	۵	تعمیر تنظیم
۵۸۹	۷۳۱۳	برکت اللہ صاحب " " "	۵	"
۵۹۰	۷۳۱۴	محمد ایوب خانصاحب " " "	۸ر	عطا
۵۹۱	۷۳۱۵	عبدالوحید خانصاحب " " "	۶ر	"
۵۹۲	۷۳۱۶	منشی نفیس احمد خانصاحب " " "	۵	تعمیر تنظیم
۵۹۳	۷۳۱۷	حکیم محمد یونس خانصاحب " " "	۵	"
۵۹۴	۷۳۱۸	قدرت اللہ خانصاحب " " "	۸ر	"
۵۹۵	۷۳۱۹	ماسٹر احمد سعید خانصاحب " " "	۴ر	"
۵۹۶	۷۳۲۰	حاجی عبدالعزیز صاحب " " "	۵	"
۵۹۷	۷۳۲۱	زوجہ محمد صدیق صاحب نمبردار " " "	۵	"
۵۹۸	۷۳۲۲	ماسٹر صداقت محمد خانصاحب اکبر پور " "	۸ر	"
۵۹۹	۷۳۲۳	منشی رضا خاں صاحب " " "	۵	"
۶۰۰	۷۳۲۴	مستری رمضانی صاحب " " "	۵	"
۶۰۱	۷۳۲۵	پہلوان احمد سعید خانصاحب " " "	۵	"
۶۰۲	۷۳۲۶	ننوا صاحب " " "	۵	"
۶۰۳	۷۳۲۷	ریاض احمد صاحب " " "	۵	"
۶۰۴	۷۳۲۸	سلیم خانصاحب " " "	۸ر	"
۶۰۵	۷۳۲۹	استاد احمد سعید خانصاحب " " "	۸ر	"

نمبر شمار	نمبر رسید تختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۶۰۶	۷۳۳۰	فردوس بیگم صاحب موضع اکبر پور ضلع بلند شہر	۵	عطا بہی خواہ
۶۰۷	۷۳۴۶	نصیر الدین صاحب قصاب پورہ دہلی	۴ر	"
۶۰۸	۷۳۴۷	زین الدین صاحب " " "	۱ر	"
۶۰۹	۷۳۵۳	اللہ والے صاحب باڑہ ہندوراؤ "	۴ر	"
۶۱۰	۷۳۸۲	قریشی فضل کریم صاحب فرنیچر ہاؤس گجرات پنجاب	۵	زکوۃ
۶۱۱	۷۳۸۳	حاجی فضل کریم صاحب قریشی بازار موچی ولیپور	۵	"
۶۱۲	۷۳۸۴	میاں سلیمان صاحب سکنہ حافظ پور ضلع منٹگمری	۵	"
۶۱۳	۷۳۸۵	مستری دین محمد صاحب بی ٹی روڈ بٹالہ گورداسپور	۵	"
۶۱۴	۷۳۸۶	چراغ دین صاحب پونا	۵	"
۶۱۵	۷۳۸۸	شیخ وصی اللہ صاحب متعلم درجہ بی۔ اے علیگڈھ	۱۴ر	صرف طلبہ
۶۱۶	۷۳۹۰	محمد عبداللہ صاحب احاطہ نندلال ریلوے مالگدام لاہور	۵	زکوۃ
۶۱۷	۷۳۹۱	حاجی ملنگ شاہ صاحب رامداس دروازہ پشاور	۵	"
۶۱۸	۷۳۹۲	عبدالقادر خانصاحب پاکپٹن	۵	"
۶۱۹	۷۳۹۳	بابو عبدالکریم صاحب امرتسر	۵	"
۶۲۰	۷۳۹۴	میاں محمد شفیع صاحب مقام قصور ضلع لاہور	۵	"
۶۲۱	۷۳۹۵	ریاست قلات ڈائرکٹر صاحب تعلیمات ریاست قلات	۱۰	فلیو متنوع
۶۲۲	۷۳۹۶	مولوی عبدالستار صاحب کوہ ڈلہوری	۶	رسالہ

میزان آمدنی فہرست عمومی

" " دوامی بہی خواہان

" " دوامی داوقاف

" " بلاد سیدات

فہرست کتب وقفی واشیاء متفرق!

موصولہ ماہ رجب ۱۳۶۱ھ

نمبر شمار	نمبر رسید تختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	تفصیل اشیاء	مد
۱	۶۳	خانصاحب عنایت خانصاحب سکنہ تلونڈی رائے۔ لدھیانہ	چوڑی نقرئی ۵ عدد وزنی ۱۳ تولہ	صرف طلبہ
۲	۶۴	برائے ایصال ثواب حافظ عبدالرحمن وحکاۃ عائشہ صاحبہ۔ خورجہ بلند شہر	بخاری شریف کامل یک مشکوۃ المصابیح یک	کتب وقفی
۳	۶۵	مولوی حکیم بشیر احمد صاحب قریشی مقام اتہائیں شیخ۔ ضلع بجنور	سراجی مستعملہ یک نسخہ	"

نمبر شمار	نمبر رسید پختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان		تفصیل اشیاء		مد
۶۹	۱۳۴	چودھری غلام رسول صاحب	موضع سرادنی ضلع میرٹھ	۵ سیر پختہ	مٹر کلاں	صرف طلبہ
۷۰	۱۳۵	اللہ دیا صاحب	" "	ایک "	گندم	بہی خواہ "
۷۱	۱۳۶	چودھری بنیاد علی صاحب	"	۱۰ "	"	"
۷۲	۱۳۷	فرحت حسین صاحب	سکنہ دیوبند ضلع سہارنپور	صرف میر یک نسخہ مجلد مستعملہ		کتب وقفی
۷۳	۱۳۸	چودھری نیاز محمد صاحب	موضع رادہنہ ضلع میرٹھ	۵ سیر پختہ	گندم	صرف طلبہ بہی خواہ
۷۴	۱۳۹	چودھری عباس علی خانصاحب	" "	۱۰ "	"	"
۷۵	۱۴۰	" محمد نقی صاحب	" "	۷ "	"	"
۷۶	۱۴۱	" مہدی حسن صاحب	" "	۵ "	"	"
۷۷	۱۴۲	" محمد صدیق صاحب	" "	۵ "	"	"
۷۸	۱۴۳	برائے ایصال ثواب محمد نقی صاحب مرسلہ محمد عبد الغفار خانصاحب بہادر		میرٹھ	اشیاء مندرجہ ذیل ہیں	"

دیگ کلاں تانبا۔ دیگچی درمیانی تانبا۔ طشت سو کلاں۔ طشت سلور خورد۔ گھڑا سلور۔ دیگچی سلور شکستہ۔ کنہ موڑ ہکن۔ خوان تانبا لگن نما۔ طشت تانبا خورد۔ طشت پیتل خورد۔ لگن نما۔ لال ٹین کلاں۔ لوٹا تانبا بیخ قلعی۔ لوٹا تانبا قلعی شدہ۔ طباق تانبا کلاں۔ طباق تانبا خورد۔ تھالی تانبا کلاں۔ رکابیاں تانبا بیخ قلعی شدہ۔ رکابیاں تانبا قلعی شدہ۔ تھالی المونیم کلاں۔ پلیٹ المونیم جدید درمیانی۔ پلیٹ المونیم خورد۔ تھالی المونیم۔ طشت پیتل کہنہ۔ پلیٹ ٹین خورد۔ کٹورے بہت خورد۔ کٹورے کلاں۔ سرپوش قلعی شدہ تانبا۔ گلاس سلور۔ گلاس تانبا بھرت۔ گلاس المونیم۔ قلفی خورد المونیم۔ طشتری رکابی المونیم۔ پاندان مراد آبادی مکمل۔ سروطہ۔ گلاس بجکانہ۔ کٹورے پیتل معہ ڈھکن۔ پلیٹ خورد چینی۔ چمچہ کفگیر تانبا۔ چمچہ خورد المونیم۔ کانٹے۔ گلاس پاش پیتل قلعی دستہ معہ پلم و سرپوش۔ حقہ شکستہ۔ ترازو پیتل۔ توا پنجابی کلاں۔ توا خورد آہنی۔ چمٹا۔ پھونکنی۔ لوہا۔ چھناٹین کلاں سروطہ کہنہ۔ پلٹے خورد لوہا۔ پلٹیا کلاں آہنی۔ چمچہ ٹین۔ چمچہ بھرت۔ بلم پلٹیا آہنی۔ چاقو چھری کہنہ۔ ڈوری آہنی۔ ٹریل ٹین بالی کہنہ۔ سگریٹ کیس۔ پٹیارے چوبی معہ۔ قفل مستعملہ۔ ڈبہ۔ کٹورہ۔ بکس چائے۔ جگ دودھ۔ پیالے کلاں چینی فری پان۔ تپچنی۔ آئینہ شکستہ۔ چھلنی آہنی۔ درانتی آہنی۔ بیلن چوبی خورد۔ قاب چینی کلاں سفید۔ بکس ٹین خورد۔ دوکلاں مدسترخوان ڈول آہنی کلاں۔ ناخن تراش۔

حب سیمیس یہ گولیاں ان لوگوں کے لئے اکسیر ہیں جو آئے دن نزلہ، زکام، کھانسی میں مبتلا رہتے ہیں اور جنکا دماغ اتنا کمزور ہو گیا ہو کہ جہاں ذرا سی بے اعتدالی ہوئی چھینکیں آئیں اور نزلہ نے آدبایا۔ سینہ پر بلغم جم گیا۔ کھانسی ہو گئی۔ اور سانس تنگی سے آنے لگا۔ دماغی کام کرنے والے اگر اگر ان گولیوں کا صرف ایک کورس استعمال کرلیں تو وہ نہ صرف دماغ میں بلکہ اپنے سارے بدن میں ایک نئی زندگی محسوس کریں گے۔

چالیس دن کی دوا کی قیمت چار روپیے (لکھنؤ) محصول ڈاک معاف۔ پتہ صدیقی دواخانہ۔ نورگنج دہلی

روغن حیات دماغ دماغی کام کرنے والوں کے لئے بیش بہا تحفہ ہے

محمد ایوب محمد زکریا تاجران عطر و روغن بلوا گھاٹ جونپور

رجسٹرڈ نمبر اے

مرکز علوم اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

(کا)

ماہوار رسالہ

دارالعلوم

زیر سرپرستی

حضرت مولانا محمد طیب صاحب مدظلہ

مہتمم دارالعلوم دیوبند

مرتبہ

عبدالوحید غازیپوری

ناظم شعبہ تنظیم و ترقی دارالعلوم دیوبند

سالانہ چندہ دو روپے (عہ)

ماہنامہ

دارالعلوم دیوبند

نصب العین

ممالک بیرون ہند سے باضافہ محصول ڈاک فی پرچہ ۳ر

(۱) تعلیمات اسلام کو سہل اور دلنشین پیرایہ میں پیش کرکے مسلمانوں میں صحیح مذہبی ذہنیت پیدا کرنا۔
(۲) اسلام کے قدیم وجدید مخالفوں کے حملوں کی بطریق احسن مدافعت کرنا۔
(۳) دقیق علمی مسائل کے متعلق علمائے دیوبند کے محققانہ مقالات پیش کرنا۔
(۴) حالات دارالعلوم سے معاونین ومتوسلین دارالعلوم کو باخبر رکھنا۔

فہرست مضامین

جلد (۲۱) | بابت ماہ ذی قعدہ سنہ ۱۳۶۱ ہجری | شمارہ (۱۱)

مضمون	صاحب مضمون	صفحہ
کوائف دارالعلوم	عبدالوحید مرتب رسالہ دارالعلوم	۱
اسلام کا قانون تعزیر	" " " "	۳
حضرت قاسم وحضرت رشید (رحمہما اللہ) کی زندگی کے بعض گوشے	مولانا اصغر حسین صاحب پرنسپل مدرسہ اسلامیہ شمس الہدیٰ پٹنہ	۱۰
مسلمانوں کے اجتماعی اور انفرادی امراض کا علاج	عبدالوحید مرتب رسالہ دارالعلوم	۲
خودسار فتح موتا کا نتیجہ۔ مایوسی میں غیبی امداد	جناب مولانا معظم علی صاحب مبلغ	۸
احکام عیدالاضحیٰ وقربانی	. . . . .	۵
فہرست آمدنی دارالعلوم دیوبند	دفتر محاسبی دارالعلوم دیوبند	۶

ضروری معروضات

(۱) براہ کرم خط وکتابت اور ترسیل زر کے ساتھ اپنے پتہ کی چٹ کا نمبر ضرور تحریر فرمائیں۔
(۲) ہر ماہ کا رسالہ اسی ماہ کے آخری ہفتہ میں شائع ہوجایا کریگا اگر اگلے ماہ کے پہلے ہفتہ تک رسالہ آپ کے پاس نہ پہونچے تو طلب فرماسکتے ہیں۔
(۳) چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں۔ وی پی طلب کرنے میں جانبین کا نقصان ہے۔
(۴) دارالعلوم کے اصلاحی وتبلیغی مضامین کو دوسروں تک پہنچانے کی سعی فرماکر دوگنا اجر حاصل کریں۔

(ناظم ومرتب رسالہ دارالعلو

باہتمام عبدالوحید غازی پوری طابع وناشر محبوب المطابع برقی پریس دہلی میں طبع ہوکر دارالعلوم دیوبند سے شائع ہو

کوائف دارالعلوم

دارالعلوم کی ایک اہم خدمت :- سالہا سال سے مسجد دارالعلوم سے ملحقہ مکان اور دار جدید سے ملحقہ اراضی کا مسئلہ الجھا ہوا تھا جس کی وجہ سے نہایت ضروری تعمیرات رکی ہوئی تھیں۔ باوجود ہر قسم کی ممکنہ کوششوں کے اُن کا کوئی حل نہ ہو سکا تھا۔ بالآخر مولانا محمد طاہر صاحب قاسمی کے ناخن تدبیر اور حسن سعی سے یہ دونوں مسئلے طے ہو گئے اور جو تعمیرات رکی ہوئی تھیں وہ جاری ہو گئیں۔ چونکہ مقامی اعتبار سے اس مسئلہ کو خاص اہمیت حاصل تھی اور اس کے طے نہ ہونے کی صورت میں دارالعلوم کا نقصان ہو رہا تھا۔ اس لئے مجلس عاملہ منعقدہ ماہ شوال ۱۳۸۰ھ میں مولانا محمد طاہر کی اس خدمت کا نہ صرف ایک تجویز کے ذریعہ شکریہ ادا کیا گیا بلکہ اعتراف خدمت کے طور پر مبلغ چار صد روپے بھی دارالعلوم نے انکی خدمت میں پیش کئے۔

بہی خواہان دارالعلوم کا شکریہ! :- مولوی حافظ سید سیف اللہ ہاشمی صاحب سفیر دارالعلوم نے ماہ شوال میں اضلاع فرخ آباد، بین پوری اور اٹاوہ کا دورہ کیا۔ ان اضلاع کے جن مقامات پر سفیر صاحب موصوف تشریف لیگئے وہاں کے مخلصین جماعت نے انھیں خوش آمدید کہا اور دارالعلوم دیوبند سے اپنے تعلق کا پرجوش اظہار کیا۔ الحمدللہ کہ موصوف اس سفر سے کامیاب واپس آئے۔ جن حضرات نے سفیر صاحب کے ساتھ تعاون فرمایا اور دارالعلوم کی امداد میں حصہ لیا عموماً وہ سب اکابر و خدام دارالعلوم کے دلی شکریہ کے مستحق ہیں۔ قنوج میں حاجی عبدالصمد صاحب اور مولانا حمایت اللہ صاحب فاضل دیوبند نے۔ فرخ آباد میں مولانا سید آل نبی صاحب نقوی نے۔ بین پوری میں شیخ عرفان الحق صاحب منیجر سنگر مینی نے۔ شکوہ آباد میں مولوی محمد یعقوب صاحب نے۔ اٹاوہ میں مولانا حبیب اللہ صاحب فاضل دیوبند اور مولوی محمد ہاشم صاحب وکیل نے۔ کاسگنج میں مولوی محمد آفاق صاحب نے۔ جلیسر میں مولوی حکیم اللہ صاحب نے۔ خصوصیت کے ساتھ دارالعلوم کی مالی امداد میں ہمدردانہ جد و جہد فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات کو جزائے خیر دے اور انھیں دارین میں فائز المرام رکھے۔

مولوی حافظ عبدالرحمن صاحب سفیر دارالعلوم نے ماہ شعبان تا شوال میں اضلاع۔ سیالکوٹ، گوجرانوالہ، گجرات و جھنگ کا دورہ کیا۔ الحمدللہ ان اضلاع کے دیندار مسلمانوں نے دارالعلوم کی امداد میں فراخ دلی کے ساتھ حصہ لیا اور دارالعلوم کیلئے ایک معتد بہ رقم فراہم کر دی۔ حضرات ذیل نے خصوصیت سے اپنا وقت صرف فرما کر اور اثرات و تعلقات سے کام لیکر دارالعلوم کو تقویت پہنچانے کی امکانی سعی فرمائی۔

شیخ غلام احمد صاحب و مولانا حکیم عشرت علی صاحب (گجرات)، مولانا محمد علی صاحب و مولانا محمد اسمٰعیل صاحب قاسمی و نبی بخش صاحب (سیالکوٹ)، مولانا محمد حسن صاحب خطیب (جھنگ)، مولانا فضل الٰہی صاحب، حافظ آباد، جناب مولانا عبداللہ صاحب (موضع ملکہ)، مولانا بشیر احمد صاحب خطیب (پسرور)، حافظ محمد نذیر صاحب خطیب (جلالپور بھٹیاں)، مولانا عبیداللہ صاحب (ایمن آباد)، مولانا محمد نذیر صاحب فاضل دیوبند (چونڈہ)، حکیم فضل الٰہی صاحب

حاجی محمد یوسف صاحب قریشی (موضع کھیالی)۔ حافظ محمد حسین صاحب، گمبانہ بستر۔ اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات کے حسن عمل کو قبول فرمائے اور انھیں جزائے خیر کی دولت سے نوازے:۔

حضرات سفراء کے دورے

سندھ:۔ ضلع سکھر و لاڑکانہ کے ہمدردان و بہی خواہان دارالعلوم دیوبند کو دارالعلوم کی امداد کی طرف متوجہ کرنے کے لئے مولوی احمد علی صاحب سفیر دارالعلوم تشریف لے جا رہے ہیں۔ امید ہے کہ حسب سابق تمام مخلص حضرات دارالعلوم کے لئے زیادہ سے زیادہ سرمایہ فراہم کرانے کی کوشش فرمائیں گے اور عنداللہ ماجور ہونگے۔

ملتان و بہاولپور:۔ سنین ماضیہ کی طرح اس سال بھی ہمدردان و بہی خواہان دارالعلوم کو اُن کا فرض یاد دلانے اور انہیں دارالعلوم کی امداد کی طرف متوجہ کرنیکے لئے مولوی حافظ حکیم محمد سلیمان صاحب سفیر دارالعلوم ضلع ملتان و بہاولپور کا دورہ کر رہے ہیں۔ خدام دارالعلوم کو مخلصین جماعت سے کامل توقع ہے کہ وہ اس سال سنین ماضیہ سے بھی زیادہ سفیر صاحب موصوف کے ساتھ تعاون فرمائیں گے اور دارالعلوم کو مالی مشکلات سے محفوظ رکھنے کی بیش از بیش جد و جہد کر کے ہم سب کے دلی شکریہ اور حق تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے مستحق بنیں گے۔

قبول اسلام:۔ حضرات سفرائے دارالعلوم ملک کے مختلف حصوں سے دارالعلوم کیلئے مالی امداد حاصل کرنیکے علاوہ وہاں جو تبلیغی جد و جہد کرتے ہیں بحمد اللہ ان سے مسلمانوں کی اصلاح کے علاوہ اشاعت اسلام بھی ہوتی رہتی ہے چنانچہ مولوی حکیم محمد حنیف صاحب سفیر دارالعلوم نے ماہ ذیقعدہ میں ایک غیر مسلم کو حلقۂ اسلام میں داخل کیا اور اُن کا نام عبدالرحمن رکھا۔ اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائے۔ اور دارالعلوم کے اس نظام کو اسلام کے لئے زیادہ کارآمد بنائے۔

حب سیمیں یہ گولیاں ان لوگوں کیلئے اکسیر ہیں جو آئے دن نزلہ، زکام، کھانسی میں مبتلا رہتے ہوں اور جنکا دماغ اتنا کمزور ہو گیا ہو کہ جہاں ذرا سی بے اعتدالی ہوئی چھینکیں آئیں اور نزلہ نے آدبایا، سینہ پر بلغم جم گیا، کھانسی ہو گئی اور سانس تنگی سے آنے لگا دماغی کام کرنیوالے اگر ان گولیوں کا صرف ایک کورس استعمال کریں تو وہ نہ صرف دماغ میں بلکہ اپنے سارے بدن میں ایک نئی زندگی محسوس کریں گے۔
چالیس دن کی دوا کی قیمت چار روپے (للحہ) علاوہ محصولڈاک پتہ: **صدیقی دواخانہ۔ نور گنج دہلی**

صحت دماغ کیلئے بیش بہا تحفہ ہمارے زیر نگرانی روغن حیات دماغ اور عطر بارسنگھار و عطر روح افزا و زعفرانی حنا اور عطر فتنہ تیار کیا جاتا ہے۔ جو اپنی خوبی کی وجہ سے کافی شہرت حاصل کر چکا ہے۔ آزمائش شرط ہے:۔
محمد ایوب حافظ محمد زکریا تاجران عطر و تیل بلوا گھاٹ جونپور

اسلام کا قانون تعزیر

(از عبدالوحید مرتب ماہنامہ دارالعلوم)

اسلام ایک ایسا دین ہے جس کے محاسن اُس کے اخلاق کی وجہ سے جس کی عظمت اُس کے قوانین کے پیش نظر جس کی حکمت اُس کے پیش کردہ دستور کی بنا پر اور جس کا عادل ہونا اُس کے نظام کی استواری کی وجہ سے ناقابلِ انکار۔ اسلام نے حدود وقصاص کے ضابطوں سے امن عامہ کو محفوظ بنا دیا۔ اور ہر فرد کے لئے لازم کر دیا کہ وہ اپنی حد کے اندر رہے۔ نہ اُس سے تجاوز کرے اور نہ زیادتی۔ اللہ تعالیٰ نے حدود وقصاص کو مشروع کر کے بندوں پر واضح کر دیا کہ اوامر و نواہی سے تجاوز کرنے والا جرم کی نوعیت کے اعتبار سے حد یا قصاص کا مستحق ہوگا۔ حق تعالیٰ نے یہ حدود کچھ اس نوع کی مقرر فرمائی ہیں کہ اُن کے ہوتے ہوئے ارتکاب جرم کی جسارت بہت دشوار ہے۔ اگر حدود وقصاص کا نظم اسلام نے اس طرح قائم نہ کیا ہوتا تو زمین پر فساد پھیل جاتا اور نظام عمران میں ابتری پیدا ہو جاتی۔ قوی ضعیف کو کھا جاتا اور ظلم عام ہو جاتا۔ لیکن اللہ کے احکام اور حدود کے قیام کی صورت میں قاتل سے قصاص لیا گیا۔ ظالم کو سزا دی گئی اور اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق مظلوم کی مدد کی گئی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ زمین پر امن قائم ہوا اور عدل عام ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ نے کتاب عزیز میں ارشاد فرمایا ہے:۔

وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ (بقرہ ع ۲۲) اے عقل والو تمہارے لئے قصاص میں زندگی ہے۔

جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں غور و تامل کرے گا اُسے مخلوق پر اللہ تعالیٰ کی بے نہایت رحمت کا یقین ہو جائیگا اور اُسے یہ بھی ماننا ہوگا کہ اگر مسلمان اس فرمانِ خداوندی کے مقتضا پر عمل کرتے رہتے تو وہ ذلت، نکبت، فساد اخلاق اور انحطاط آداب کے اس درجہ کو ہرگز نہ پہنچتے جس پر کہ وہ اب پہنچ چکے ہیں۔

اور جو شخص اِس آیۃ قصاص پر نظر کرے گا جو ہم سے پہلوں کے لئے قانون تھی اور پھر ہمارے لئے قانون بنی۔

وكتبنا عليهم فيها أن النفس بالنفس والعين بالعين والأنف بالأنف والأذن بالأذن والسن بالسن والجروح قصاص۔ (مائدہ ع ۱۱)	اور لکھ دیا ہم نے ان پر اس کتاب میں کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور زخموں کا بدلہ برابر۔

وہ اس مبنی بر انصاف قانون کی حکمت کو معلوم کرے گا اور اُسے تسلیم کرنا ہوگا کہ اسلام اپنے حکیمانہ قوانین اور تعلیمات کی بنا پر دین اجتماعی ہے۔

تعجب قوانین مغرب زدہ انسانوں پر ہوتا ہے جو ان حکیمانہ آیات کو پڑھنے اور ان عادلانہ احکام کو تلاوت کر

جو اس اجتماع انسانی کیلئے حیات اور اس کے قوام اساس کے لئے غذا کا حکم رکھتے ہیں یہ کہنے کی جرأت کرتے ہیں کہ احکام اسلامی میں قساوۃ اور بربریت ہے۔ اور یورپ کے موجودہ قوانین تعزیر جو مجرموں کو قید و بند کی سزا دیتے ہیں وہ اسلامی حدود و قصاص کے مقابلہ میں افضل اور زیادہ مبنی بر رحم ہیں۔

والد عادی مالم یقیموا علیہا ؛ بینات ابناؤھا اد عیاء

یہ لوگ کہتے ہیں کہ قید کی سزا دینا نفوس پر بڑا رحم ہے اور اس کے ذریعہ جانوں کی حفاظت ہوتی ہے۔ لیکن قید خانوں اور قیدیوں پر ایک نظر ڈال لینے کے بعد یہ حقیقت بخوبی سمجھ میں آجاتی ہے کہ قید سے رہا ہونے کے بعد قید خانہ کا کتنا خوف مجرم کے دل میں باقی رہ جاتا ہے آئے دن ہم مشاہدہ کرتے ہیں کہ جیل خانوں کی سزا ایک اتفاقی مجرم کو بھی عادی مجرم بنا دیتی ہے۔ اور وہ رہائی کے بعد ارتکاب جرم پہلے سے زیادہ جری ہوتا ہے۔ جیل سے واپس آکر وہ پھر جرائم کا اعادہ کرتا ہے اور بے تکلف پھر جیل خانہ واپس چلا جاتا ہے۔ ہمارے آئے دن کے مشاہدات ہیں کہ قید کی سزا انسداد جرائم میں بلاشبہ ناکام رہی ہے۔ بلکہ اسکے برخلاف وہ توسیع جرائم میں موجب افزائش ثابت ہوئی ہے۔ ان حقائق کے پیش نظر کیا اسلامی حدود و قصاص جو مجرم کو بالیقین آئندہ ارتکاب جرم سے روک دیتے ہیں اور پبلک کو ان کے شر و فساد سے مامون و محفوظ بنا دیتے ہیں۔ مجرم اور پبلک دونوں کیلئے رحمۃ نہیں ہیں

فانہا لا تعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور۔ (حج ع ۶)

تحقیق آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں۔ پر اندھے ہوتے ہیں دل جو سینوں میں ہیں۔

سوال یہ ہے کہ کیا رحمۃ اور انسانیت کے مبادی یہی ہیں کہ پر امن اجتماع انسانی کا تو خون بہایا جائے، اس پر زیادتیاں کی جائیں ان کی جانوں کو نقصان پہنچایا جائے اور ان کے مالوں کو لوٹا جائے لیکن مجرموں کے خون کا ایک قطرہ بھی اگر زمین پر گرنے لگے تو اسے رحم، انسانیت کے خلاف قرار دیا جائے۔ کیا واقعی انسانیت مجرم کے خون کی حفاظت کی حامی ہے اور پر امن انسان کے خون کو مباح قرار دیتی ہے؟ ان لوگوں کے لئے جو اپنی بصیرۃ کھو نہیں چکے ہیں یہ نکتہ بہت زیادہ مستحق غور و توجہ ہے اور اسلامی حدود و قصاص پر زبان طعن دراز کرنے والوں کا جہل اور حمق قابل لحاظ ہے۔

ہم جب بہ نظر انصاف اسلامی حدود اور موجودہ نام نہاد مہذب دنیا کے تعزیری قوانین کا جسے قبول و اختیار کرنے پر ہمیں ہر طرح مجبور کیا جاتا ہے مقابلہ کرتے ہیں تو ہمیں رحمۃ و عدل کے اعتبار سے ان میں بون بعید اور فرق عظیم معلوم ہوتا ہے یہاں ہم اسے چند مثالوں سے واضح کرتے ہیں۔

حد زنا۔ زنا اجتماع انسانی کے لئے ایک ایسا جرثومہ ہے جو اسے گھن کی طرح اندر ہی اندر کھا کر موت سے ہمکنار کر دیتا ہے وہ جسم انسانی کے لئے ایک نہایت مہلک مرض ہے۔ جس قوم میں یہ مرض پھیل جاتا ہے وہ زود یا بدیر ہلاکت اور تباہی کے منہ میں ضرور چلی جاتی ہے۔

اگر ہم انصاف کے ساتھ زنا سے پیدا ہونے والے ان مفاسد و شرور کو دیکھیں جو اس کے نتیجہ میں انسان کی ہیئت اجتماعی

کو خراب کرنے کے لئے مہلک امراض، اولاد زنا کی کثرت جن کا نہ اس عالم میں کوئی خاندان ہوتا ہے اور نہ کوئی معین و مددگار، حیات زوجیت کی مسرتوں سے محرومی شادی شدہ عورتوں اور مردوں کے گھروں کی تباہی، تقلیل نسل، منع تولید، بیکاری اور دوسرے جرائم کثیرہ وغیرہ وغیرہ کی صورت میں ظاہر ہوتے ہیں۔ تو ہم اس یقین کے ساتھ یہ حکم لگا دیں گے کہ زنا کی متعلق اللہ تعالیٰ نے جو حد مقرر فرمائی ہے کہ:۔

الزانیۃ والزانی فاجلدوا کل واحد منہما مائۃ جلدۃ (نور ع ۱)	بدکار عورت اور بدکار مرد پس ان دونوں میں سے ہر ایک کو سو کوڑے۔

اور صاحب شریعت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی جو تفصیل و تشریح فرمائی ہے کہ:۔

فان الرجم فی کتاب اللہ تعالیٰ حق علی من زنیٰ اذا احصن من الرجال والنساء۔ (صحاح ستہ)	بیشک کتاب الٰہی میں رجم کا حکم صحیح ہے اس شادی شدہ مرد یا عورت کے لئے جو زنا کرے۔

وہ عین حکمت ہے اور نظام عمران یا اجتماع انسانی کی حفاظت و صیانت کے لئے حقیقی اقتضائے رحمت ہے۔

فرانس کے مشہور اخبار "طان" نے ۱۹۲۵ء کی مردم شماری پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا تھا کہ "فرانس کے ۸۴ اضلاع میں سے (جن سے ملک فرانس کی تشکیل ہوتی ہے) صرف ۴ ضلعے ایسے ہیں جن کی مردم شماری میں اضافہ ہوا ہے۔ ۵ ایسے ہیں جہاں پیدائش اور موت کے اعداد برابر ہیں باقی ۳۹ ضلعے ایسے ہیں جن میں اموات کا عدد پیدائش سے بڑھا ہوا ہے۔ تناسل کی اس کمی اور امراض کی زیادتی کا سبب اس کے سوا اور کچھ نہیں ہے کہ یہاں زنا عام ہے۔ نوجوان نکاح کی قید و بند کے مقابلہ میں اپنی آزادانہ تفریحات کو ترجیح دیتے ہیں اور علانیہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اور اس مہلک مرض کی مقاومت اور مدافعت کی طرف قانون حکومت بالکل متوجہ نہیں ہوتا"۔

یورپ کے بعض دوسرے ممالک نے بھی زنا کی تباہ کاریوں اور ہلاکت آفرینیوں پر متنبہ ہو کر اس کے انسداد کی طرف صرف یہ قدم اٹھایا کہ اگر کوئی شخص کسی غیر شادی شدہ عورت کو اغوا کرے تو اسے دو سال تک کی سزائے قید دی جا سکتی ہے۔ اور اگر کوئی شادی شدہ کو اغوا کرے تو اسے ایک سال کی سزائے قید دی جائے گی وغیرہ وغیرہ۔

کیا اس کے بعد بھی ہمارے مغرب زدہ بھائی یہ تسلیم کرنے میں تامل کریں گے کہ اسلام نے اس مہلک مرض سے امت کو محفوظ رکھنے کے لئے جو مداوا کیا ہے وہ مجموعۂ عالم یا عالم انسانیت کے حق میں عین رحمت، عدل اور شفقت ہے۔ از یں کہ وہ ہر زمانہ اور ہر جگہ کامیاب علاج بننے کے لئے اصلح ہے

وقل جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا (اسرائیل ع ۵)۔	اور کہہ کہ آیا حق اور نکل بھاگا باطل بیشک باطل بھاگنے ہی والا ہے

یورپ کے قوانین جن کی طرف سطور فوق میں اشارہ کیا گیا ہے۔ زانی کے لئے کوئی سزا تجویز نہیں کرتے گویا وہ زنا کو

ہی نہیں سمجھتے البتہ اغوا کر لینا اُن کے یہاں جرم ہے اُس کے لئے سزا بھی ہے۔ برخلاف اس کے حد اسلامی شادی شدہ زانی کو رجم کا حکم کرتی ہے اور غیر شادی شدہ زانی کے لئے کوڑے لگانے کی سزا تجویز کرتی ہے۔ ہر عقلمند خود فیصلہ کر سکتا ہے کہ ان میں سے کونسا قانون ایسا ہے جو زنا کی تباہ کاریوں کا انسداد کر کے انسانیت پر رحم کرتا ہے اور اُس کی حفاظت کا فریضہ انجام دیتا ہے۔

ذیلک قانون سازش اور بدکرداری کو مباح قرار دیکر امراض کے پھیلانے اور نسل انسانی کو ہلاک کرنے کے اسباب خود مہیا کرتے ہیں۔ لیکن حد اسلامی نسل انسانی کی حفاظت کرتی ہے۔ فضائل بشری کی حمایت میں رذائل سے برسرِ پیکار ہوتی ہے۔ متاعِ انسانی کو محفوظ رکھتی ہے اور انساب کو باقی رکھنے کا ذریعہ بنتی ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں حق بھی واضح ہو جاتا ہے اور باطل بھی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اُن تمام باطل قوانین اور فاسد نظاموں کی پیروی سے محفوظ رکھے جو اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ قوانین سے مختلف ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب اپنے نازل کئے ہوئے احکام کی تعمیل کرائے اور اُن لوگوں کی جماعت میں داخل نہ کرے جن کے متعلق اس کا ارشاد ہے:۔

ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الفاسقون۔ (المائدہ ع ۶)	اور جو حکم نہ کریں اللہ کے اتارے ہوئے پر سو وہی ہیں بے حکم۔
ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الظالمون (المائدہ ع ۶)	اور جو حکم نہ کریں اللہ کے اتارے ہوئے پر سو وہی لوگ ہیں بے انصاف۔
ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الکافرون (المائدہ ع ۶)	اور جو حکم نہ کریں اللہ کے اتارے ہوئے پر سو وہی لوگ ہیں منکر۔

حد شرب خمر۔ شراب خبائث اور مفاسد کی اصل اور منبع ہے۔ عقلائے زمانہ نے بہت غور و فکر کے بعد اسے اُم الخبائث کا لقب دیا ہے۔ شراب کے جو مہلک اور شرمناک اثرات شرابی کی زندگی پر پڑتے ہیں۔ اس کے مادی و معنوی نقصانات جو انسان کی اجتماعی زندگی میں رونما ہوتے ہیں اور اس سے جو مہلک امراض پیدا ہوتے ہیں اگر ان پر ایک سرسری نظر بھی کی جائے تو بلا تامل پورے جزم و یقین کے ساتھ اس کے حرام ہونے کا حکم لگایا جائے گا۔ چنانچہ حق تعالیٰ جلت حکمتہ نے مسکرات سے اپنے فرماں بردار بندوں کو اس طرح منع فرمایا ہے:۔

یا ایھا الذین امنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون۔ انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء فی الخمر والمیسر ویصدکم عن ذکر اللہ وعن الصلوٰۃ فھل	اے ایمان والو یہ شراب اور جوا اور بت اور پانسے گندے کام ہیں شیطان کے سو ان سے بچتے رہو شاید تمہارا بھلا ہو۔ شیطان یہی چاہتا ہے کہ ڈالے تمہارے درمیان دشمنی اور بغض شراب سے اور جوئے سے اور روکے تم کو اللہ کی یاد سے اور نماز سے

انتم منتھون (المائدہ ع ۱۲)	پس کیا تم باز آؤ گے۔

عمل شیطان کی اس ناپاکی یعنی شراب سے اجتناب نہ کرنے والے کے لئے شریعت مطہرہ نے جو حد تجویز فرمائی ہے وہ کوڑے لگانا ہے۔

ومن شرب الخمر فاجلدوہ (ابوداؤد) جو شخص شراب پئے اُسے کوڑے مارو۔

اس جرم عظیم کے لئے اس سے زیادہ منصفانہ کوئی دوسرا قانون ہو نہیں سکتا جو شرابی کو شراب نوشی سے روک دیتا ہے اور دوسرے انسانوں کو اُس کے تباہ کن اثرات سے محفوظ رکھتا ہے۔ اسلامی تعزیر خود شارب اور دوسرے بنی آدم کو امراض مہلکہ سے نجات دلانے کیلئے نافع ترین دوا ہے۔

بلجیم میں امتناع مسکرات کیلئے جو انیسویں کانفرنس ہوئی تھی اُس میں پروفیسر ڈاکٹر بیرن نے ایک علمی مقالہ بھیجا تھا جس میں یہ ثابت کیا گیا تھا کہ اسلام نے مسکرات کو حرام قرار دیکر اور شارب کے لئے حد تجویز کر کے مسلمانوں کو بیشمار مہلک امراض سے بچا لیا ہے چنانچہ انھوں نے بہت سے ایسے خوفناک مہلک اور متعدی امراض گنائے ہیں جو یورپ میں بکثرت پائے جاتے ہیں لیکن اسلامی ممالک میں ان امراض کا کہیں نام ونشان بھی موجود نہیں ہے۔ انھوں نے اپنی تحقیق کے ذیل میں یہ بھی ظاہر کیا ہے کہ اگر ان بیان کردہ امراض میں اسلامی ممالک کے اندر کچھ لوگ مبتلا بھی ہو جاتے ہیں تو ان میں سے (۷۵) فی صدی غیر مسلم یعنی یوروپین یا مقامی عیسائی وغیرہ ہوتے ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جنھیں شراب نوشی کی عادت ہوتی ہے اور صرف (۲۵) فی صدی مسلمان ہوتے ہیں لیکن یہ بھی وہ مسلمان ہیں جنھوں نے یوروپین طرز معاشرت اختیار کر کے اہل یورپ کی پیروی میں شراب نوشی کی بلا اپنے اوپر مسلط کر لی ہے یا ایسے والدین کی نسل سے ہیں جو اپنی مغرب پسندی کی وجہ سے شراب نوشی میں مبتلا تھے۔ اپنے مقالہ کے آخیر میں دنیا کے ڈاکٹروں کے نظریات کا رد کرتے ہوئے انھوں نے بڑی پوری قوت کے ساتھ اس حقیقت کو ظاہر کیا ہے کہ ان امراض کا سبب بجز شراب نوشی کے اور کچھ نہیں ہے اور مسلمان ان امراض سے بالیقین صرف اس وجہ سے محفوظ ہیں کہ اُن کی غالب اکثریت شراب نوشی کی لعنت میں مبتلا نہیں ہے۔

امریکہ اور یورپ کے بعض ممالک نے امتناع شراب نوشی کی مہم اپنے اپنے یہاں شروع کر کے اس خباثت کے مہلک نتائج سے بچنے کی کوشش کی لیکن انھیں اس میں خاطر خواہ کامیابی نہ ہوئی۔ . . . انھیں واضح رہنا چاہئے کہ اُن کی تمام مساعی اُس وقت تک ناکام ہی ہوتی رہیں گی جبتک کہ وہ اُن حدود کو قائم نہ کریں گے جو اسلام نے شارب خمر کے لئے مقرر کی ہیں کہ دراصل امتناع شراب نوشی کا صحیح اور مؤثر طریقہ صرف وہی ہے۔

کیا ان حقائق کے ظاہر ہو جانے کے بعد بھی اُن لوگوں کے لئے زبان طعن دراز کرنے کی کوئی گنجائش باقی رہ جاتی ہے جن کی فہم اور قوت فیصلہ پر یورپ کا تسلط ہو چکا ہے۔ اور کیا وہ اب بھی یہ کہنے کی جرأت کر سکتے ہیں کہ اسلام کے قانون تعزیرات وحشیانہ ہیں (نعوذ باللہ من ھذہ الھفوات)

افحکم الجاھلیۃ یبغون ومن احسن من اللہ حکما	اب کیا چاہتے ہیں حکم زمانۂ جاہلیت کا۔ اور اللہ سے

لقوم یوقنون۔ (المائدہ ع ۱۰) | حکم کرنیوالا اُن لوگوں کے لئے جو یقین رکھتے ہیں۔

حقائق مافوق کے اظہار کے بعد ہم دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ کیا وہ قوانین جو ہیچ خمر کے لائسنس دیکر اُسے جائز قرار دیتے ہیں اور شارب خمر کے لئے آرام دہ کرسیاں پیدا کرنا چاہتے ہیں وہ انسان کے لئے رحمۃ ہیں اور انسانیت کی خدمات انجام دیتے ہیں یا وہ شریعۃ اسلامیہ جو نہ صرف شراب کو حرام قرار دیتی ہے بلکہ شارب کے لئے بھی کوڑوں کی سزا تجویز کرتی ہے؟ اگر اس کے بعد بھی کوئی شخص اپنی نادانی اور حماقت سے حدود اسلامیہ پر اعتراض کرتا ہے تو وہ یقیناً اس کا مستحق ہے کہ اُس کی بات کو قابل التفات نہ سمجھا جائے اور اُسے کوئی وزن نہ دیا جائے۔

کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا۔ (الکہف ع ۱) | کیا بڑی بات ہو کر نکلتی ہے ان کے منہ سے۔ سب جھوٹ ہے جو وہ کہتے ہیں۔

اور اس حقیقت کو تسلیم کرنے میں تامل نہ کیا جائے کہ اسلام ہی دین ازلی اور ابدی ہے اور اُس کے اوامر و احکام ہر زمانہ اور ہر مقام کے لئے مناسب اور موزوں ہیں۔ دین اسلام کے سوا کوئی دین نہیں ہے۔ اور قوانین اسلام کے علاوہ کوئی صحیح قانون نہیں ہے:۔

قل یا ایھا الناس قد جاءکم الحق من ربکم فمن اھتدی فانما یھتدی لنفسہ ومن ضل فانما یضل علیھا وما انا علیکم بوکیل۔ (یونس ع ۱۱)

کہہ اے لوگو حق آچکا تمہیں تمہارے رب سے۔ اب جو کوئی راہ پر آئے وہ راہ پاتا ہے اپنے بھلے کو اور جو کوئی بھولا پھرے سو بھولا پھریگا اپنے برے کو اور میں تم پر مختار نہیں ہوں۔

قد جاءکم بصائر من ربکم فمن ابصر فلنفسہ ومن عمی فعلیھا وما انا علیکم بحفیظ (الانعام ع ۱۳)

تم کو پہنچ چکیں سوجھ کی باتیں تمہارے رب سے۔ پس جس نے سوجھ بوجھ کا کام لیا اپنے بھلے کیلئے اور جو اندھا رہا سو اپنے برے کو اور میں تم پر نگہبان نہیں۔

حد زنا اور حد شرب خمر ہی پر موقوف نہیں دوسری تمام حدود اسلامی مثلاً حد سرقہ وغیرہ بھی بلاشبہ عالم انسانی کیلئے رحمت ہیں اور امن عامہ کے قیام و حفاظت کے لئے پوری تندہی کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ اُن سے بہتر کوئی دوسرا قانون نہ ہو سکتا ہے۔ حدود اسلامی کے عالم انسانیت پر رحمت ہونے کے متعلق قدیم تاریخی روایات کو چھوڑیئے۔ ممکن ہے ان کے تسلیم کرنے میں کسی کو تامل ہو جن ممالک میں اس وقت حدود اسلامی کا نفاذ ہو رہا ہے انھیں کو دیکھ لیا جائے کہ وہاں لوٹ مار، قتل و غارت، زنا اور میخواری کا کوئی وجود نہیں تلاش کرنے سے بھی ملتا ہے۔؟ کیا کوئی معاند سے معاند انسان بھی اس حقیقت کا انکار کر سکتا ہے کہ وہی ریگستان حجاز جہاں کل تک دن دہاڑے چار قدم بھی بغیر کامل انتظام تحفظ چلنا ناممکن تھا آج ایک ضعیفہ اُس کے اس سرے سے اُس سرے تک اگر سونا اُچھالتی چلی جائے تو اُس سے مزاحمت کرنا کوئی نظر نہ آئے گا۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ یہ کہ اگر کوئی شخص اپنا مال سامان گھر سے باہر غیر محفوظ حالت میں ڈال کر چھوڑ دے

اور رات بھر بیفکری کے ساتھ مکان کا دروازہ بند کرکے سوئے تو صبح کو اپنا سامان ٹھیک اُسی حالت میں پائے گا جس میں کہ اُس نے رکھا تھا کسی کو اتنی جرأت نہیں ہوسکتی کہ وہ اُسے سرقہ کی نیت سے ہاتھ بھی لگائے۔ یہی حال دوسرے جرائم کا بھی ہے پھر کیا کوئی یہ کہنے کی جرأت کرسکتا ہے کہ حدود اسلامی کی تیز تلوار نے حجاز کے تمام انسانوں کے ہاتھ قطع کردیئے ہیں اور اب ان میں چوری کرنے کی صلاحیت ہی باقی نہیں رہی ہے۔ تحقیق کی جائے تو معلوم ہوگا کہ سالہا سال کی مدت میں دو چار چوروں سے زیادہ پر حد جاری کرنے کی نوبت نہ آئی ہوگی۔ چند زانیوں سے زیادہ کو کوڑے نہ لگائے گئے ہوں گے یا سنگسار نہ کیا گیا ہوگا لیکن بلاشبہ انھیں چند مثالوں سے انسانیت پر تباہی لانے والے جرائم کا قلع قمع ہوگیا اور جرائم پیشہ انسانوں نے اس سے اتنی نصیحت وعبرت حاصل کی کہ اپنے آپ کو ان رذائل سے پاک کرکے انسانیت کے لئے موجب رحمت بن گئے۔

کیا دنیا کا کوئی مہذب ملک ایسا ہے جہاں قید اور جرمانہ کی سزا اور نے فسادات کو تباہی اور بربادی سے بچا کر انسانیت کے لئے اپنے رحمت ہونے کا کوئی ثبوت پیش کیا ہو۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

خوشبوؤں سے دماغ تازہ ہوگیا۔ اختر چلتے چلتے کھڑا ہوگیا۔ لوگوں کو مٹھائی خریدتے ہوئے دیکھکر بھوکے اختر کے دل کا حال نہ پوچھئے کہ اس پر افلاس کی تنگی سے کیا کچھ گذر گئی قریب تھا آنسو نکل پڑتے کہ فوراً اسکے دماغ میں یہ خیال پیدا ہوا کہ مٹھائی کی دوکان کے پاس کھڑا دیکھکر لوگ کیا کہتے ہونگے ایک دم آگے کو چل دیا ایک دوست کی دکان آگیا کچھ دیر اس کے پاس بیٹھا پھر ایک اور جگہ گیا۔ آٹھ بجے تک گھر واپس آنیکا ارادہ کیا کہ راستہ میں ایک دوکان پر کیک پیسٹری وغیرہ بن رہے تھے انکی خوشبو نے اختر کے قدم پکڑ لئے اور اختر کھڑا ہوگیا دو ہی منٹ میں وہی خیال گذرا کہ لوگ لالچی یا بدنیت جانے کیا کیا کہتے ہونگے اور اختر چل پڑا بھوک نقاہت چلنے نہیں دیتی مارے غم یہ پیدا ہوتا ہے کہ سارا دن یوں ہی اُتر گیا جس طرح بھی بن پڑے گھر پہنچا۔

اختر اور اسکی ماں دونوں پر آج کا دن صاف اتر گیا اور کل کیلئے کوئی سہارا نہیں ماں نے بیٹے سے کہا کہ بیٹا دنیا کی خاک چھان لی اپنے پرائے کو دیکھ لیا اب خدا ہی سے لو لگاؤ میں آج ایک کتاب دیکھ رہی تھی اسمیں لکھا ہے کہ مصیبت کے وقت مسلمان پچھلی رات میں تہجد کی اٹھ رکعت پڑھکر صبح ہونے سے پہلے پہلے اکتالیس مرتبہ سورہ مزمل پڑھکر خدا سے دعا مانگے تو مشکل آسان ہوجاتی ہے۔ اور صبح کے فرض وسنت کے درمیان اکتالیس بار اللّٰھم یا غنی یا حمید یا مبدء یا معید یا رحیم یا ودود اغننی بحلالک عن حرامک واعتدنی عن معصیتک بفضلک وعمن سواک پڑھکر خدا سے التجا کرے تو اسکو غیب سے روزی ملتی۔ اختر نے کہا اماں یوں بھی کرینگے مگر سورہ مزمل کا اکتالیس بار پڑھنا بڑا دشوار ہے ماں نے کہا بیٹا وہ کوئی بڑی صورت نہیں ہے ہمت سے ارادہ کروگے تو پڑھ ہی لوگے میں بھی پڑھونگی۔ اختر دعا یاد کرتے کرتے سوگیا۔

اختر رات کو دو بجے سے اُٹھ بیٹھا ماں کو جگایا دونوں نے وضو کیا اختر قرآن کھولکر کہنے لگا امی جان سورہ مزمل کہاں ہے ماں نے قرآن لیکر سورہ مزمل نکالدی اب اختر پڑھتا ہے تو پڑھا ہی نہیں جاتی ماں نے پاس بیٹھکر بیٹے کو دو دفعہ سورہ مزمل کہلادی اسکے بعد دونوں نے تہجد کی نماز پڑھی اور دونوں سورہ مزمل پڑھنے لگے کوئی پانچ بار

حضرت قاسم و حضرت رشید (رحمہما اللہ) کی زندگی کے بعض گوشے

(از جناب مولانا محمد اصغر حسین صاحب بہاری پرنسپل مدرسہ اسلامیہ شمس الہدیٰ پٹنہ)

مولانا حافظ محمد حسین صاحب دیوبندی بہاری رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت محتاج تعارف نہیں (الندوہ) کی اشاعت قریب میں مفصل تذکرہ شائع ہو چکا ہے۔ آپ کی یاد کو تازہ کر چکا ہے۔ غالباً چوبیس پچیس سال ہوئے کہ مجھے پہلی بار شرف نیاز حاصل ہوا جب میں مولوی سید محمد قاسم صاحب آپ کے فرزند عزیز مدرسہ عزیزیہ بہار شریف میں مدرس ادب تھے پھر اس سلسلہ کی ملاقات سے آپ کی درس کا شوق پیدا ہوا۔ پھر مجھ سے خیالات و معلومات کی مناسبت سے اپنی سرگذشت کا بیان جاری رکھتے ہوئے اکثر اکابر دیوبند کے کمالات ظاہری و باطنی کا تذکرہ فرمایا کرتے۔ آج کی صحبت میں اس سلسلے کی دو کڑیاں ناظرین کے سامنے پیش ہیں۔

(۱) فرمایا کہ میں جب مولانا احمد علی محدث سہارنپوری کے درس حدیث کے دریائے فیض سے سیراب ہو رہا تھا۔ اس اثناء میں دیوبند کے مدرسہ میں کوئی جلسہ تھا۔ حضرت محدث سہارنپوریؒ مدعو تھے۔ میں بھی بمعیت دیگر طلبہ حضرت کے ساتھ دیوبند پہنچا۔ عین اجلاس کے وقت [illegible] حضرت مولانا محمد قاسم روح رواں دارالعلوم سے تقریر کے لئے عرض کیا۔ آپ اپنی انکسار طبعی و تواضع سے [illegible] اپنے استاذ محترم حضرت سہارنپوری کے سامنے تقریر کرنے کو خلاف ادب سمجھ کر انکار فرما رہے تھے اور لوگ اصرار کر رہے تھے۔ آخر حضرت محدث سہارنپوری نے یہ محسوس کر کے یہ فرمایا۔ جب استاذ کے حکم کے بعد الامر فوق الادب کے قاعدہ سے انکار کی بات نہ ہوئی تقریر کے لئے کھڑے ہوئے۔ غالباً سورۂ فاتحہ خلف الامام پر موضوع بحث تھا۔ اس منقولی مسئلہ پر ایسے منطقی و عقلی پیرایہ میں روشنی ڈالی کہ بیان ختم ہوتے ہی سبھی بھرے ہوئے مجمع میں مولانا لطف علی نقشبندی بہاری مرحوم نے دوڑ کر حضرت قاسم العلوم کو گلے لگا لیا اور بہ بانگ دہل فرمایا کہ دیوبندی علماء کو میں ہمیشہ نرا خصوصاً علوم عقلیہ سے بالکل کورا سمجھتا رہا۔ اور علمی میدان میں نیچا دیکھتا رہا۔ لیکن آج منکشف ہوا کہ میرا خیال سراسر باطل تھا اور یہ اذعان کرنے پر مجبور ہو گیا کہ دیوبندی اہل علم جامع معقول و منقول کے پیکر صادق ہیں اور ان ہی حضرات کا علم حقیقت میں علم ہے۔

ع مولانا رحمت اللہ جگیر بہار شریف کے آپ موضع دھجوی کے باشندہ [illegible] مولانا فضل حق خیرآبادی کے شاگرد خاص دور میں سے تھے۔ ایک عرصہ درس و تدریس کی خدمت انجام دینے کے بعد تفقہانہ نظر سے تحصیل حدیث کے شوق میں حضرت محدث سہارنپوری رح کی خدمت میں پہنچے تھے اس کے قبل علوم متداولہ کی تحصیل کے سلسلہ میں مولوی سید نذیر حسین محدث دہلوی مرحوم سے حدیث شریف پڑھ چکے تھے۔ مولوی حکیم برکات احمد بہاری ٹونکی مرحوم سے آپ ہی سے علوم عقلیہ کا معتد بہ حصہ پڑھکر مولوی عبدالحق خیرآبادی مرحوم کی خدمت میں پہنچکر عقلیات کی تکمیل کی تھی۔ مولانا دھجوی کی صاف گوئی مشہور ہے اور اسکی جھلک آپکے صاحبزادے مولوی محمد ابراہیم صاحب صدر مدرس مدرسہ عزیزیہ بہار شریف میں موجود ہے۔ محمد اصغر حسین

(۲) یہ تو حضرات اہل علم کو معلوم ہی ہے کہ محدث سہارنپوری نے درس حدیث کا چشمۂ فیض جاری کرنے کے علاوہ بخاری شریف کے بہترین تحشیہ وطباعت کی مہم کو سرانجام دے کر طالبان علم حدیث پر عظیم احسان فرمایا ہے۔ اس سلسلہ میں آپ نے تصحیح و تکمیل کی خدمت حضرت قاسم العلوم کے بھی سپرد کی تھی آٹھ دس روپیہ تنخواہ تھی۔ ایک مرتبہ جب آپ مکان تشریف لے جانے لگے تو محدث سہارنپوری نے مشاہرہ کے علاوہ پانچ روپیہ مزید عطیہ پیش کر کے فرمایا کہ بال بچوں کے لئے یہ رقم بھی لیتے جاؤ۔ آپ نے مزید عطیہ قبول کرنے سے انکار فرما دیا۔ محدث سہارنپوری نے ارشاد فرمایا کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم کو بلا مانگے ملنے سے لینے میں انکار نہ تھا پھر تم کیوں انکار کرتے ہو۔ جواب میں عرض کیا کہ بہت ممکن ہے کہ دوسری مرتبہ گھر جانے لگوں تو نفس میں سوال پیدا ہو کہ اس بار بھی تنخواہ کے سوا مزید روپیہ عنایت ہو۔ پس اس وقت عطیہ کا قبول کرنا سوال نفسی میں مبتلا ہو جانے کا باعث ہوگا اور حضرات صحابہؓ کے پاس نفوس ایسے نہ تھے کہ سوال نفسی میں مبتلا ہونیکا احتمال ہو۔ اس واقعہ سے ظاہر ہے کہ حضرت قاسم العلوم کے مقام اتقا کا پایہ کس قدر بلند تھا کہ نفسی سوال پیدا ہونیکے مواقع سے بھی پرہیز فرماتے تھے حالانکہ نفس و قلب میں ناجائز امر کا جبتک عزم نہ ہو وہ گناہ نہیں لیکن اتقیا کی یہی شان رہا کی ہے کہ برے وسوسہ پیدا ہونے کا موقع ہی کیوں دیا جائے کہ وسوسہ اور وسوسہ سے عزم و جزم تک کی نوبت پہنچکر جرم ٹھیرے۔ صاحب تذکرہ اس مقام میں فرمایا کرتے تھے کہ سوال نفسی کا مسئلہ حضرت قاسم العلوم کی خصوصی نظر و فکر کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے جیسا کہ آپکی تصنیفات ایسی بہت سی چکی باتوں سے بھری ہیں کہ وہاں تک دوسروں کی رسائی نہیں۔ وذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ دار العلوم دیوبند کے دور اول ثانی کی کہانی یہ ہے کہ حکیم مولوی سید رشید النبی دیسنوی بہاری مرحوم استاذ زمن مولانا احمد حسن کانپوری سے تحصیل علم کے دور میں حضرت مولانا شاہ فضل الرحمن گنج مرادآبادی کی خدمت اقدس میں ارادتمندانہ حاضر ہوا کرتے۔ اور آپکی صحبت ربانی و برکات روحانی کے فیوض سے مستفیض ہوتے۔ علوم آلیہ سے فارغ ہونیکے بعد حاضری کے موقع میں حضرت نے ارشاد فرمایا کہ تم حدیث شریف کی تحصیل کیلئے گنگوہ جاؤ۔ اور محدث گنگوہی مولانا رشید احمد صاحب سے ملکر کہو مجھے فضل الرحمن نے آپ سے حدیث شریف پڑھنے کیلئے بھیجا ہے اور یہ ایک شعر بھی تحفہ میں ساتھ کر دیا ہے ؎ آنکھوں میں دور رہنے کا پیار کا نہیں ہے دل کی دوریوں قریب کے پھر فیصلہ ہیں

حکیم صاحب مرحوم گنگوہ شریف پہنچکر حضرت گنگوہی کی خدمت میں باریاب ہوئے۔ اور حضرت مولانا شاہ فضل الرحمن کا پیام پہنچا کر ہدیہ شعر پڑھکر پیش کیا۔ حضرت گنگوہی نے مکرر پڑھنے کا ایما فرمایا۔ دہرایا۔ پھر اشارہ ہوا چکا صاحب فرماتے تھے کہ میں ادھر بار بار پڑھنے لگا اور ادھر حضرت پر رقت طاری تھی اور فرماتے جاتے تھے کہ یہ بزرگوں کی شفقت و محبت ہے دیر تک یہ سماں رہا۔

حضرت مولانا شاہ فضل رحمن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اُن چیدہ علماء ربانی میں سے ہیں جن کی ولایت و بزرگی ہندوستان میں مسلم ہے آپ کا حضرت گنگوہی کو محبت و پیار اور قرب باطنی کا پیام اور حضرت گنگوہی کا اس پیام پر تاثر و سوزش درونی کا پُر درد اظہار ایسا راز ہے کہ اہل معرفت کو تو اس کے تہ میں دیوبندیت کی حقیقت کے انکشاف سے مزہ آئے گا مگر حقیقت ناشناس کا منہ بگڑ کر رہ جائے گا۔

اس واقعہ کی تذکرہ کی مجلس میں جناب مخدوم مکرم مولانا محمد حسن صاحب عثمانی بھاگلپوری مدظلہ بھی تشریف فرما تھے۔

مسلمانوں کے اجتماعی

اور

انفرادی امراض کا علاج

(از جناب وحید صاحب ماہنامہ دارالعلوم)

پشم اعتبار و بصیرت سے تاریخ اسلامی کا مطالعہ کرنے والوں پر یہ حقیقت اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ ماضی میں امت اسلامی کی ہیبت انگیز رفعت و عظمت اور عظیم الشان تمدن و ارتقا کا سبب اسکے سوا اور کچھ نہ تھا کہ انھوں نے دین حنیف کو مضبوطی کے ساتھ پکڑ رکھا تھا - اور کلمۂ حق کو بلند کرنے کیلئے اپنے نفوس کو وقف کر دیا تھا - اس تعلق باللہ اور تائید دین کا ثمرہ انھیں یہ ملا کہ دنیا کے عظیم الرتبت سلاطین کے تاج و تخت انکے قدموں میں پڑے ہوئے تھے یہاں تک کہ عرب کے بیابان آباد ریگستان سے نکلکر ایک طرف تو ایشیا کے عظیم الشان براعظم پر چھا گئے اور چین کی دیواروں تک پہنچکر اپنی شوکت و سطوت کے جھنڈے نصب کر دیئے اور دوسری طرف براعظم افریقہ کے بیشتر حصہ کو فتح کرتے ہوئے یورپ کے قلب میں جا گھسے - یہ وہ حقائق ہیں جن کی شہادت باتفاق قدیم و جدید تاریخیں دے رہی ہیں اور یورپ کے ارباب اختصاص و شہرت بھی انکا اعتراف کرنے پر مجبور ہیں - چنانچہ فرانس کا مشہور ترین عالم "گستاف لیبان" اپنی کتاب "تمدن عرب" میں لکھتا ہے کہ

"عربوں نے اپنی فتوحات کو صقلیہ (سسلی) ہی پر ختم نہیں کر دیا بلکہ وسطی ایطالیہ کو فتح کرتے ہوئے اور آگے بڑھ گئے - یہاں تک کہ روما کے بالکل قریب جا پہنچے اور اسکی چہار دیواری سے باہر بہت سی عمارتیں بنائیں - اور وہاں سے اسوقت تک واپس نہیں ہوئے جب تک کہ پاپائے اعظم (جان ہشتم) نے جزیہ ادا کرنا قبول نہ کر لیا - وہ بحر ایڈریاٹک میں برندیزی اور تارنتو پر قابض ہو گئے اور ابنائے دیونیفیو میں داخل ہو گئے یہاں تک کہ بحر متوسط میں انکا غلبہ مسلم ہو گیا - کیونکہ وہ سسلی - کارسیکا - کنڈیا - کریٹ - مالٹا اور اٹلی کے بہت سے اہم ترین مقامات کے مالک ہو چکے تھے"

یہی "گستاف لیبان" کہتا ہے کہ "تاریخ کی نگاہ نے عربوں (مسلمانوں) سے زیادہ رحمدل فاتح نہیں دیکھا"

مسلمانوں کی ہمتوں نے ان فتوحات ملکی ہی پر اکتفا نہیں کی بلکہ فتوحات سے فارغ ہو کر انھوں نے اپنی تمام تر توجہ علوم و فنون کے ترجمہ و تدوین اور مفید ایجادات و اختراعات کی طرف منعطف کر دی - تراجم - تدوین اور اختراعات کو انھوں نے جس حد تک پہنچایا اگرچہ ہم اسکے بہت تھوڑے حصہ سے واقفیت حاصل کر سکے ہیں

لیکن وہ بھی اتنا اہم ہے کہ تاریخ میں اسکی نظیر تلاش کرنی عبث ہے۔ انھوں نے بڑے بڑے جہاز تعمیر کئے، اور سمندر کے عظیم حصہ کے سینہ پر دوڑتے پھرے۔ انھوں نے دنیا کا کھوج نکالا۔ انھوں نے حضارۃ اور مدینۃ کی بنیادیں استوار کرکے انسانی زندگی پر احسان کیا۔ انھیں امور کی وجہ سے وہ دنیا میں ہادی اقوام، دنیا کے استاد اور افکار انسانی کے قائد تسلیم کئے گئے۔ بغداد، اندلس، مصر اور ہندوستان وغیرہ وغیرہ میں عالیشان عمارتیں اور پرعظمت آثار آج بھی زبان حال سے اُن کی بزرگی اور کرامت کے ترانے گا رہی ہیں:۔

تلک آثارنا تدل علینا ۔ فانظروا بعدنا الی الآثار

مسلمانوں کے یہ شہر اور یہ ملک علوم وفنون کے مرکز اور مصدر بنے ہوئے تھے یہاں علوم و معارف کے خزانے ہر خاص و عام پر نہایت فیاضی کے ساتھ لٹائے جارہے تھے۔ صانع اپنی صنعت گاہ میں مصروف عمل نظر آتا تھا عابد اپنے معبد میں سر عبودیت خم کئے ہوئے تھا، راہب اپنے صومعہ میں گوشہ نشین تھا، مدرس مدرسہ میں درس دے رہا تھا۔ فلکی اپنی رصدگاہ میں بیٹھا ہوا فلکیات کے مطالعہ میں مصروف تھا غرض جسے جس عمل سے دلچسپی اور لگاؤ تھا اس میں ہمہ تن منہمک نظر آتا تھا۔ نہ یہ اسکی تنقیص و توہین کے درپے تھا۔ اور نہ وہ اس کی رائے اور عمل سے کوئی عناد رکھتا تھا۔ بلکہ ہر شخص میں اُنس اور محبت کا جذبہ کارفرما نظر آتا تھا، نہ مذہبی اختلافات کوئی گھناؤنی شکل اختیار کرتے تھے اور نہ لامذہبی کا دور دورہ تھا۔ یہ ہے ہماری کل کی حالت کا خلاصہ۔ لیکن آج ہماری جو کیفیت ہے اس کے تصور سے بھی دل ٹکڑے ہوا جاتا ہے اور کلیجہ منہ کو آتا ہے، آج مسلمانوں میں نہ وہ عظمت و شوکت ہے اور نہ وہ علم و ہنر۔ بلکہ اس کی بجائے اُن میں انتشار و افتراق، بغض و حسد اور جہل و نادانی نے گھر کرلیا ہے۔ ایک جماعت ہے کہ وہ کبھی تو دین کے سر میں بدعت کا ناقوس پھونکنے لگتی ہے اور کبھی [illegible] ت اور محدثات کے ڈھول پیٹتی پھرتی ہے۔ حالانکہ دین اور اُس کی حرمت اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہے اور ایمان لانے والے ان لغویات سے اسیطرح پاک ہیں جس طرح بھیڑیا ابن یعقوبؑ کے خون سے پاک تھا۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ دین خود اُن خرافات کی تعلیم دے جنھیں متعدم کرنے کیلئے وہ آیا، مبرم بنکر آیا۔ اور جس نے تمام انسانوں کی ہدایت کے لئے عقلی اور نقلی براہین ساطعہ اور ادلۂ قاطعہ کے ساتھ بہترین تعلیم پیش کی اور جبکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تنبیہ بھی فرمادی ہو کہ۔

ایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)	ایسے امور سے جو دین میں نئے پیدا کئے جائیں بچتے رہو کیونکہ ہر نئی بات جو دین میں پیدا کی جائے بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔
من احدث فی امرنا ھذا ما لیس	جو شخص ہمارے دین میں ایسی بات ایجاد کرے جو دین

منہ فہو ردٌّ	میں داخل نہ تھی تو وہ باطل ہے۔

ایک دوسرا فریق ہے جو گمراہی اور ضلالت کو عام کر دینا چاہتا ہے اور امت کو امور قدیمہ کی تقلید اور اُن تعلیمات قویمہ کی پیروی سے منحرف ہو جانے کی دعوت دیتا ہے جو نقلاً ثابت ہیں اور جن کے مؤید عقل اور منطق بھی ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ۔ اللہ کے رسول اور مؤمنین صالحین کے غضب کے مستحق ہیں:۔

اس فریق کا ایک عجیب دعویٰ یہ ہے کہ مدنیت تھوڑی بہت نہیں بلکہ تمام کی تمام یورپ سے حاصل کرنی چاہئے خواہ اس میں دین اور قومیت سے ہی کیوں نہ منھ موڑنا پڑے۔ وہ یہ نہیں پسند کرتا کہ صرف انھیں چیزوں کو قبول کرے جو اس کی طبیعت اور عادت کے مناسب ہیں یا جنکے بغیر انسانی زندگی دوبھر ہے۔ اور ان امور کو رد کر دے جنکی حاجت نہیں یا جو اس کے ذوق اور طبیعت کے منافی ہیں۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ تہذیب مغربی "جوہر فرد" کے مشابہ ہے جو منقسم نہیں ہو سکتا۔ غرض یہ کہ وہ امت کو تفریح تام کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ اور اس میں کسی جدال و نزاع کی مطلق گنجائش نہیں سمجھتے۔ لیکن معلوم ہے کہ انکی یہ دلیل جسے انھوں نے اپنی موہوم اور مسموم دعوت کیلئے اساس اور بنیاد بنا رکھا ہے دھوکے کی ٹٹی سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتی۔ کیا جاپانیوں کی مادی ترقی اُن کی آنکھوں سے اوجھل ہے۔ کیا وہ اس حقیقت کا انکار کر سکتے ہیں کہ جاپانی اپنی عادات، اطوار، اوضاع پر سختی سے قائم رہنے کے باوجود جدید علوم و فنون اور وحشیانہ ترقی میں یورپ کے کسی ملک سے پیچھے نہیں ہیں۔ بلکہ وہ صنعت و حرفت سائنس، تجارت اور فنون حرب میں یورپین اقوام پر اپنی فوقیت اور برتری کا ثبوت بارہا دیتے رہے ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ انکی عادات و اوضاع نے انھیں ان ترقیات سے نہیں روکا؟

وجہ ظاہر ہے کہ علم کا نہ کوئی وطن ہے اور نہ قومیت۔ پوری زمین اس کا وطن ہے اور تمام قومیں اس کا نسب اس لئے یہ کہنا صحیح نہیں ہو سکتا کہ فلاں علم مشرقی ہے اور فلاں مغربی۔ بلکہ علم کے متعلق علم بشری اور علم انسانی کہنا ہی درست ہے۔ وہ کبھی ایک قوم میں پہنچکر اُسے بلند کر دیتا ہے اور کبھی دوسرے سے جدا ہو کر اُسی پستی میں ڈال دیتا ہے:۔

سنۃ اللہ فی الذین خلوا من قبل ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلاً (الاحزاب ۶۷)	دستور پڑا ہوا اللہ کا اُن لوگوں میں جو پہلے ہو چکے اور تو نہ دیکھے گا اللہ کے دستور میں تبدیلی:۔

پس جو بھی کوشش اور جد و جہد کرتا ہے وہ علم حاصل کر لیتا ہے۔ اس میں مشرقی، مغربی اور کالے، گوری کی کوئی تخصیص نہیں ہے۔

یہ وہ لوگ ہیں جنھیں دین اور اس کی حقیقت کا کوئی علم نہیں۔ اُن کا جہل قابل تاسف اور اُنکی حالت قابل رحم ہے۔ یہ ہر اس بے دلیل دعویٰ کو جسکی صدا یورپ سے آئے ہمہ وقت اپنے قلب کی گہرائیوں میں جگہ دینے کیلئے تیار رہتے ہیں۔ یورپ کی اس اندھی تقلید نے انھیں بصیرۃ اور عقل سے کورا کر دیا ہے اور وہ خود

یورپ سے آئی ہوئی خرافات کے مالہٗ وماعلیہ پر غور کرنے سے محروم ہو چکے ہیں اُسی کا نتیجہ ہے کہ وہ بڑی جرأت اور ڈھٹائی سے کہتے ہیں کہ اسلام محض ایک روحانی اور شخصی نظام ہے۔ اسمیں حیات اجتماعی اور سیاست انسانی کی صلاحیت موجود نہیں ہے اور وہ حکومتوں کی تاسیس اور ممالک کی تعمیر پر قادر نہیں ہے۔ لیکن جب اُن سے اس دعویٰ پر دلیل اور برہان قائم کرنیکے لئے کہا جاتا ہے تو انکی حالت بالکل ایسی ہو جاتی ہے کہ

لووا رؤوسھم ورایتھم یصدون و ھم مستکبرون۔ (المنافقون ع ۱)	اپنے سروں کو مٹکاتے ہیں اور آپ دیکھیں کہ وہ رکتے ہیں اور غرور کرتے ہیں:۔

ان لوگوں کے اس نامحمود جمود اور احکام شریعۃ سے بے خبری کی بنا پر اُن کے نفوس میں مدنیۃ اسلامیہ کو قبول کرنیکی صلاحیت ہی موجود نہیں رہی ہے کیونکہ نفوس دو قسم کے ہوتے ہیں۔ نفوس مستغنیہ اور نفوس مستفیدہ۔

(۱) نفوس مستغنیہ وہ ہیں جنکی فطرت میں جمود انکار اور انانیت داخل ہوتی ہے۔ جیسا کہ آغاز دعوت اسلام میں بعض ایسے لوگ تھے جنھیں اپنی قوم میں ریاست حاصل تھی اور جو کمزور اور مریض قلوب پر کچھ اثر و نفوذ رکھتے تھے یہ اسلام کو قبول کرنے سے ہمیشہ بھاگتے رہے یا انکے بعد بھی ہمیشہ ایسے لوگوں سے دنیا متعارف ہوتی رہی۔ ایسے لوگ مستغنیہ کے گروہ میں داخل ہیں۔

(۲) نفوس مستفیدہ وہ ہیں جنکی فطرت میں اخلاص اور حب خیر داخل ہے اور جو طبعاً انقیاد محمود اور ہر اُس اَمر کے اتباع کی طرف میلان رکھتے ہیں جو انھیں حیات دنیا اور حیات آخرت کی سعادت اور نجاح و فلاح کی طرف لیجانیوالا ہو

اس تقسیم کے بعد حیات انسانی کے بارہ میں نفوس مستغنیہ کی فریب خوردگی بالکل ظاہر ہو جاتی ہے کہ اس باب میں اُن کے نظریات حیات انسانی کے نمو اور ارتقاء کے قطعاً مخالف ہیں اور اس کی روحانیت کو باقی رکھنے اور اس کی حفاظت کرنے کی یکسر صلاحیت نہیں رکھتے:۔

جس طرح درختوں کے نمو کی ایک مفید غایت ہوتی ہے جس سے زیادہ ترقی کی انھیں ضرورت نہیں ہوتی اور وہ ان پر پھلوں کا آنے لگنا ہے اُسی طرح انسانوں کے لئے بھی ایک خاص حد تک ارتقاء کی ضرورت ہے اور وہ یہ ہے کہ اُن میں اخلاق فاضلہ پیدا ہو جائیں جو اُن کے درجہ کو بلند کرنے اور انھیں ایک زندہ قوم کی حیثیت سے باقی رکھنے کا سبب بن سکیں۔ البتہ اس حقیقت سے انکار کرنے پر کوئی قادر نہیں ہے کہ قوانین الٰہی اور اسیطرح قوانین بشری ایسے ہونے چاہئیں جو انسان کی انفرادی اور جماعتی دونوں زندگیوں کی ضروریات کا تکفل کر سکیں۔ لہذا جو قوانین اقتضائے حیات بشری کے مختلف گوشوں کا تکفل نہ کرتے ہوں وہ یقیناً ناقص کہے جائیں گے:۔

شریعۃ اسلامیہ اس نقص کو دور کرکے حیات انسانی کے جملہ گوشوں کو ترقی کے درجہ کمال تک پہنچانیکے لئے آئی ہے اور حیات بشری کے جملہ ادوار کی مقتضیات کا تکفل کرتی ہے۔ کیونکہ جہاں تقیید ضروری ہے وہاں وہ قیود لگاتی ہے

اور جہاں آزادی دینا ضروری ہے وہاں آزادی دیتی ہے وہ نہ تو صحیح افکار انسانی سے مزاحمت کرتی ہے اور نہ انسان کو غور و فکر سے منع کرتی ہے۔ صاحب شریعت علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے کہ

ان هذا الدين يسر ومن يشاد احد الدين الا غلبه فسددوا وقاربوا وابشروا واستعينوا بالغدوة والروحة وشيء من الدلجة (بخاری)

یہ دین آسان ہے۔ جو شخص سختی کے ساتھ اس پر غالب آنا چاہیگا وہ ضرور مغلوب ہوگا اور کوئی عمل نہ کر سکیگا

یہی وجہ ہے کہ شریعۃ اسلامیہ ہر زمانہ اور ہر جگہ کے موافق ہے اور جملہ اقوام عالم کی کامیابی اور ترقی کی ضمانت کرتی ہے۔ شریعۃ اسلامیہ کا یہی وہ نمایاں پہلو ہے کہ جس کے اعتراف پر بڑے عقلائے مغرب مجبور ہوئے ہیں چنانچہ "اسحاق ٹیلر" انگریزی کلیسہ کا نیس کہتا ہے کہ

"اسلام ایسی مدنیت کی اشاعت کرتا ہے جو انسان کو اُن امور کی تعلیم دیتی ہے جن سے وہ واقف نہ تھا جو لباس میں شان و شوکت سکھاتی ہے۔ اور نظافت استقامت اور عزت نفس کا حکم دیتی ہے پس اسلام کے منافع شک و شبہ سے بالاتر ہیں اور اس کے فوائد مدنیۃ کے ارکان و بانی ہیں بلند ترین درجہ رکھتے ہیں"۔

رگین کہتا ہے کہ

"قرآن کے متعلق حدود بحر اٹلانٹک سے دریائے گنگ تک مسلم ہے کہ وہ صرف اصول دین کے لئے دستور اساسی نہیں ہے بلکہ تعزیرات، مدنیۃ اور ان تمام قوانین کے لئے بھی یہی حکم رکھتا ہے۔ جن پر نوع انسانی کے نظام حیات کا مدار ہے"۔

گستاف لیبون کہتا ہے کہ

"مدنیۃ کو بلاد یورپ میں پھیلانے والے صرف اہل عرب ہیں"۔

واشنگٹن کہتا ہے کہ

"قرآن مجموعہ ہے پاک اور بلند قوانین کا"۔

یہ شہادتیں یورپ کے اُن علماء اور حکماء کی ہیں جو عصر حاضر میں تمدن مغرب کے ستون تسلیم کئے جاتے ہیں۔ یہ سب کے سب معترف ہیں کہ اسلام دین فطرت ہے اور وہ صرف روحانی نظام ہے جیسا کہ ہمارے مغرب زدہ بھائی ہر ناواقف معاند کے دعوے کی اتباع میں اسکے متعلق گمان کرنے لگے ہیں۔ بلکہ اپنی سہولت اور صلاحیت کی بنا پر ہر زمان اور ہر مکان کیلئے حیات بشری کا ایک ابدی نظام بھی ہے۔ ان اعترافات کو سُن لینے کے بعد جو خود اُنکے استادان مغرب کی زبان و قلم سے نکلے ہیں ہمارے یورپ زدہ بھائیوں کو چاہیئے کہ وہ چشم بصیرت کو کھولیں، اسلام کے محاسن اور اُس کے نظام کی برتری کو سمجھیں اور نہ صرف خود اُسے مضبوطی کے ساتھ پکڑ لیں

بلکہ اسے اپنے ہم مشربوں تک بھی پہنچائیں جو ہماری صدا کو مشرق کی صدا سمجھکر گوش التفات سے سننے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ مسلمانوں کی زبوں حالی اور ابتری کا علاج صرف تعلیمات اسلام کی صحیح پیروی ہی میں مضمر ہے۔ اس کے سوا کوئی دوسرا نظام، کوئی اچھے سے اچھا فارمولا، کوئی بہتر سے بہتر تھیوری نہ انکی عظمت رفتہ کو واپس لاسکتی ہے اور نہ انھیں پستی میں گرنے سے روک سکتی ہے۔

فبشر عباد الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ اولئک الذین ھداھم اللہ واولئک ھم اولوا الالباب (الزمر ع ۲)	پس خوشخبری دیجئے میرے ان بندوں کو جو میری بات سنتے ہیں پھر اسکی پیروی بہتر طریقہ پر کرتے ہیں یہی لوگ ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی اور یہی لوگ ہیں عقل والے۔

(بقیہ صفحہ ۹) تک خدا خدا کرکے اختر نے بھی پوری کرہی لی۔ نماز اور تلاوت دونوں میں خشوع وخضوع بھی کافی رہا اختر نے مسجد میں جاکر سنتوں کے بعد وہ دعا بھی اول وآخر درود کے ساتھ پڑھکر جماعت کے ساتھ نماز پڑھی قرآن کے درس میں شریک ہوا۔ آٹھ بجتے بجتے گھر آیا تو دروازے پر جج کے سپرنٹنڈنٹ آفس کا چپراسی ملا کہ آپ کو ابھی بلایا ہے۔ اختر بھوک کی تکلیف سے نڈھال ہو رہا ہے چپراسی سے کہدیا تم چلو ہم آتے ہیں گھر میں ماں سے ذکر کیا ماں نے کہا بیٹا ضرور جاؤ۔ دیکھو پردۂ غیب سے خدا تعالیٰ کیا کچھ مدد فرماتا ہے۔

اختر نو بجے کے قریب سپرنٹنڈنٹ آفس کے مکان پر پہنچا معلوم ہوکہ وہ زنانہ میں چلے گئے اختر ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ دس بجے گاڑی دروازہ پر آگئی۔ سوا دس بجے سپرنٹنڈنٹ گھر میں سے نکلے اچھا! میاں اختر آگئے؟ اختر نے ادب سے سلام کیا۔ اختر کا ہاتھ پکڑے گاڑی میں سوار ہوگئے راستہ میں کہا "میاں اختر! ہمارے آفس میں چالیس روپے کی ایک جگہ خالی ہوئی ہے ابھی تو تمھیں عبوضی دیجائیگی دو چار مہینے میں مستقل کردیا جائیگا"۔

ان ہی باتوں میں کچہری آگئی۔ سپرنٹنڈنٹ صاحب نے اپنی ہی میز پر اختر سے درخواست لکھائی اور اس کی جگہ پر بھجوادیا۔ اختر کو بھوک نے اگرچہ پستا رکھا تھا تاہم اس نے بڑی ہمت اور چستی سے فرض منصبی ادا کیا۔

چار بجے دفتر کا کام ختم کرکے "سپرنٹنڈنٹ صاحب سلام" کرکے جب گھر کو جانے لگا تو انھوں نے اختر کی مزید تسلی کرتے ہوئے پچاس روپے کے نوٹ اسکی جیب میں ڈالتے ہوئے کہا "تمھارے باپ کے ہم پر بہت احسانات ہیں یہ تمھارے کام آئیں گے"۔

اختر لپکتا لپکتا چلتا چلتا گھر پہنچا تو ماں بھوک کی تکلیف برداشت کئے ہوئے اپنے بچے کے انتظار میں بیٹھی تھی۔ بیٹے نے سلام کرکے آمدنی کی رقم ماں کے ہاتھ پر رکھدی ماں نے بیٹے کو دعائیں دیں جلدی جلدی کچھ کھانے کا انتظام کیا۔ ایک پڑوسن کو بھیجکر اختری کو بلوایا تو اختر نے اختری سے کہا "تم کل اپنی ماما کو بلوالو اللہ نے فضل کردیا۔ (ختم شد)

خودساختہ رسومات کا نتیجہ — مایوسی میں غیبی امداد

(از مولانا سید معظم علی صاحب مبلغ)

اختر! بی اے کا امتحان دیکر گھر آیا۔ ماں، باپ اور چھوٹی بہن سے ملکر بہت خوش ہوا۔ اختر نے اگرچہ بڑی محنت سے تعلیم حاصل کی ہے اور امتحان کے پرچے بھی قابل اطمینان لکھے ہیں اور ایسے لکھے ہیں کہ ننانوے فیصدی کامیابی کی امید ہے لیکن امتحان تو پھر امتحان ہی ہے دیکھئے رزلٹ آؤٹ ہونے پر کیا کچھ سامنے آتا ہے اسلئے کچھ اُداس اداس رہتا ہے۔ محبت کرنے والے باپ نے بیٹے کے دل بہلاؤ کیلئے اور کچھ دور اندیشی کے خیال سے ضلع کے بڑے حکام اور صوبہ کے اعلیٰ عہدہ داروں سے ملاقاتیں کرائیں اختر جس جس سے ملا سب ہی نے اختر کے اطوار، اخلاق، عادات کو بنظر پسندیدگی دیکھا۔

اختر کا باپ اگرچہ کوئی بہت بڑا عہدہ دار نہیں ہے تین ساڑھے تین سو روپیہ ماہوار تنخواہ پاتا ہے مگر سیر چشم اور فراخ قسم کا آدمی ہے تعلیم و تربیت میں پرانی طرز اور قدیم طریقہ کو بھی دخل ہے مذہبی جذبات بھی رکھتا ہے اور اخلاق پاکیزہ پائے ہیں۔ جس سے ایک دفعہ ملاقات ہو جاتی ہے وہی اس کا گرویدہ ہو جاتا ہے ملنسار اتنا بڑا ہے کہ سرکاری اہلکاروں سے لیکر اعلیٰ عہدہ داروں تک رسائی ہے اور بے غرض مساویانہ ملتا ہے غرضیکہ ایک نیک دل اور نفع رسان غرباپرور انسان ہونے کی وجہ سے تمام ضلع میں ہر دل عزیز ہے روزانہ دسترخوان پر پانچ سات مہمان رہتے ہیں اور انکی میزبانی کافی فیاضی کیساتھ کیجاتی ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ ایسا دریادل انسان، اتنا وسیع التعلقات، اتنا ملنسار اور ایسا مہمان نواز اتنی سی تنخواہ میں کیا کچھ پس انداز کرسکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ روزمرہ کے ایسے اجلے اخراجات کا پورا کرنا بھی اختر کے باپ کی حسن نیت اور اسکی رفیقہ حیات کی خوش انتظامی کا ہی نتیجہ ہوسکتا ہے۔ خاصی تزک و احتشام سے گذر رہی ہے:۔

دن کے آٹھ بجے ہیں اختر کا باپ کچہری جانیکی تیاری میں ہے کہ لائق بیٹے نے سامنے سے آکر سلام کیا ہاتھ میں گزٹ ہے خوشی سے چہرہ دمک رہا ہے مسرت بھرے لہجہ سے عرض کیا "آپ کا اختر فرسٹ ڈویزن میں کامیاب ہوگیا"، باپ نے جوش مسرت سے بیٹے کو گلے لگا لیا دوست احباب کا جھمگٹا ہوگیا مٹھائی مٹھائی کی آوازیں بلند ہونے لگیں سب کے مشورہ سے ایک قریبی تاریخ میں ایٹ ہوم دینا تجویز ہوگیا۔ باپ تو کچہری روانہ ہوگیا۔ بیٹا اور اسکے احباب ایٹ ہوم کے پروگرام پر گفتگو کرتے کرتے اسکی تیاری میں لگ گئے۔ ایک دریادل اور فیاض انسان کا بیٹا بی۔ اے میں فرسٹ ڈویزن پاس ہوا ہے جو کچھ بھی نہ ہو تھوڑا ہے:۔

اختر کی کوٹھی کے کمرے قدیم جدید دونوں طریقوں پر آراستہ کرائے گئے ہیں کیونکہ اختر کا باپ وسیع تعلقات کا انسان ہے اسکے دوستوں میں ہیٹ پتلون والے ہیں تو جبہ و دستار والے بھی۔ اس کے ملنے والوں میں دھوتی شلوکے والے ہیں تو پاجامہ کرتے والے بھی۔ اور ابھی تو سارے ہی ہندوستان میں دونوں نمونے نئی اور پرانی تہذیب کے موجود ہیں۔ پردیسی تہذیب اور یورپ کے تمدن نے سرزمین ہند میں حکومت کے بل پر کتنی ہی قوت سے جڑیں جمالیں ہوں اور اسکی شاخیں خواہ کتنی ہی بلند ہوتی نظر کیوں نہ آتی ہوں مگر ہندوستان پھر ہندوستان ہے خاندان کے خاندان بھر میں ہیٹ پتلون والا کوئی ایک ہی دو نکلے گا کثرت پھر بھی دیسی ہی تمدن کی نظر آئیگی۔ انگریز کا تمدن اپنی حکومت کے زعم میں کتنا ہی ترقی کر جائے پھر بھی سو برس تک تو اسکی اکثریت ہوتی نظر نہیں آتی اور جبکہ ہندوستانی غیرت مند نوجوانوں کی آنکھیں بھی کھلتی جارہی ہوں اور اپنی قدیم معیشت اور پرانے تمدن میں آنیکا جذبہ بھی روز افزوں ترقی پر ہو تو پھر جدید طرز معیشت کو یقیناً چند روزہ مسافر ہی سمجھنا پڑے گا تاہم اس زمانہ میں تو دونوں ہی طرزوں کی رو رعایت کرنی پڑتی ہے چنانچہ اختر کی کوٹھی طرز جدید سے آراستہ ہے تو طرز قدیم سے پیراستہ ہو کر دلہن بنگئی ہے۔ صوبہ کے اعلیٰ عہدہ دار ضلع کے بڑے بڑے حکام، شہر کے وکیل و بیرسٹر ایٹ لا میں آئے ہیں تو عربی مدارس کے علما و طلبا، ضلع کے رؤسا و صوفیا، دعوت میں شریک ہونے آئے ہیں۔ ایک طرف میز سجائی گئی ہے تو دوسری طرف دستر خوان بھی چنا گیا ہے۔

اختر کی ملاقات کیلئے صوبہ کے گورنر اور وزیر اعظم سے وقت مقرر کرایا گیا ہے اس ملاقات پر اختر کی بڑی بڑی امیدیں وابستہ ہیں رات کو دس بجے تک اسی قسم کی بات چیت ہوتی رہی۔ گھر کے سب لوگ سو گئے۔ کوئی ایک بجے رات کو اختر کے باپ گھبرا کر اٹھے انھیں زور سے قے آئی سارا گھر بے چین ہو کر بیدار ہو گیا۔ اختر ابھی آنکھیں ہی مل رہا ہے کہ انھیں ایک دست بھی آیا حکیم ڈاکٹر کی پکار پڑ گئی۔ اختر تو سولہ سن کی کوٹھی پر پہنچا۔ ملازم شہر میں حکیم صاحب کو لینے گیا۔ اتنے ڈاکٹر اور حکیم پہونچے پہونچیں کہ اختر کے باپ کو خون کی قے منہ بھر کر آئی اور جاں بحق ہو گئے۔ وہی کوٹھی جو عشرت کدہ بنی ہوئی تھی اب ماتم کدہ بنگئی ڈاکٹر اور حکیم دونوں افسوس کرتے ہوئے واپس ہو گئے اختر کی عقل جاتی رہی وہ حیرت زدہ بت بنکر رہگیا۔ اسکی ماں اگرچہ عورت ہے مگر دینی تعلیم سے بہرہ ور ہے خدا پر بھروسہ رکھتی ہے تقدیر پر ایمان ہے بڑی ہمت اور حوصلہ سے آگے بڑھی حیرت زدہ نوجوان بیٹے کے سر پر ہاتھ رکھکر کہنے لگی "صبر کرو بیٹا! تم یتیم ہو گئے میں بیوہ ہو گئی مگر ہمارا خدا ہمارے ساتھ ہے"۔

صبح ہوتے ہوتے کتنے عزیز اقارب کتنے دوست احباب جمع ہو گئے مرحوم کے اخلاق امیر غریب کیساتھ حسب مراتب تھے بڑے نیک دل اور وقت پر کام آنے والوں میں سے تھے اس لئے سارے شہر میں سنسنی پھیل گئی سیکڑوں نہیں ہزاروں امیر غریب ہندو مسلمان کوٹھی پر جمع ہو گئے۔ آپ دیکھتے ہیں! کہ دن جیسی کوٹھی پر کیسی اداسی چھائی ہوئی ہے۔ جہاں مسرت کے قہقہے اڑ رہے تھے وہاں رنج و غم کے بادل چھائے ہوئے ہیں جہاں خوشی و مسرت کی چہل پہل رہتی تھی وہاں غم و الم کی خاموشی طاری ہے۔

موت کے وقت ملان ملانے جمع ہو ہی جاتے ہیں امیر کبیر جو مذہب سے دلچسپی بھی رکھتا ہو اسکی موت اشہر تو شہر دیہات تک کے ملانے آموجود ہوئے - دفن کفن کا انتظام آخر انہیں کے ہاتھوں ہونا تھا - بس پھر کیا تھا دفن کفن کے سلسلہ میں کچھ ہی نہیں تو دو ڈھائی سو روپے خرچ ہو گئے - پوزیشن کے موافق بڑھیا سے بڑھیا کپڑے کا کفن - تین کپڑوں کے جائے سات کپڑے، ازار، قمیص، لفافہ، تو ہوتا ہی ہے، عمامہ بھی ہے تو جبہ بھی، قیمتی شال بھی ہے تو بڑھیا چادر بھی توشہ کو دیکھئے! کہ اس میں مدینہ پریس کا اعلیٰ قرآن کریم بھی ہے اور سوا من کا روغنی روٹ بھی، تین من کیچوں بھی ہیں اور انہیں روپیہ کی ریزگاری بھی اور نہ معلوم کیا کیا الم غلم کرتے کراتے اتنی رقم خرچ ہو گئی - وہ تو کہو کہ پرسوں ہی تنخواہ ملی تھی جو آج موت کا منہ اتنی فیاضی سے بھرا بھی گیا - اختر و اختری دونوں یتیموں کو اور انکی جوان بیوہ ماں ان نیم ملانوں نے ڈھونگ بنا بنا کر خوب لوٹا -

آج تیسرا دن ہے ختم فاتحہ کی تیاری ہے مہمانوں کی کثرت سے آمد ہے - اختر کی ماں نے بیٹے کو الگ بلا کر کہا "یہ تمام رسمیں اگرچہ غیر ضروری ہیں بلکہ علمائے حقانی انکو بدعت کہتے ہیں مگر دنیا کی شرما حضوری سے یہ سب ہی کچھ کرنا پڑے گا اور اب میرے پاس ایک پیسہ نہیں رہا تم چپ چپاتے خاموشی سے میرے گلے کا نکلس اور ہاتھوں کی تلائی چوڑیاں فروخت کر لاؤ تو یہ کام پورے ہوں" سعادت مند بیٹے نے ماں کے حکم کی تعمیل کی کوئی سات سو روپے دونوں کی قیمت کا ہاتھ میں آگیا جو تیجہ اور دسویں تک ختم ہو گیا :-

مرجانے والے مرحوم کی ختم فاتحہ، تیجہ، دسواں، مہمانوں کی خاطر مدارات ہوتے ہوتے چہلم بھی بڑی شان و شوکت سے منایا گیا کھانے پینے والے عزیز و اقربا، دوست احباب کی خوب گرما گرمی اور چہل پہل رہی اس سلسلہ میں اختر کی ماں نے اپنا کل زیور اور گھر کا جو ضروری سامان وقتاً فوقتاً خاموشی سے فروخت کر کے دنیا کی شرما حضوری پوری کی، ادھر تو خود ساختہ رسومات میت سے فراغت ہوئی ادھر گھر کا کل اندوختہ جو زیور و سامان کی شکل میں تھا سب ختم ہو گیا جب گھر کے سب مہمان رخصت ہو گئے تو رات کو ماں بیٹے میں گفتگو ہوئی کہ اب روزمرہ کے اخراجات کیونکر پورے ہونگے - اللہ کی عزت و آبرو کا حافظ ہے - بیٹے نے ماں کی تسلی کرتے ہوئے کہا کہ کل کو ابا کے دوست افسران سے ملونگا ابا میاں کی جگہ ملجائیگی تو پھر ساری مشکلات آسان ہو جائیں گی :-

اختر جو ابھی تک دنیا کے نشیب و فراز سے ناواقف ہے باپ کے دوستوں پر کامل بھروسہ رکھتا ہے صبح کو آٹھ بجے کوٹ پہن اور کوٹ کی جیب میں اپنی ڈگری رکھ اس امید پر کہ باپ کی جگہ آج ہی ملجائیگی (کیونکہ وہ جانتا ہے کہ بادشاہ مرتا ہے تو اسکا بیٹا ہی تخت نشین ہوتا ہے - عیدگاہ کے امام مر گئے تھے تو اس مرتبہ عید کی نماز اُن کے بیٹے ہی نے پڑھائی تھی - تو کوئی وجہ نہیں کہ میرا باپ مرجائے اور مجھے اسکی جگہ نہ ملے) پوری امید اور کامل یقین کی ساتھ وہ ایک بڑی عالیشان کوٹھی کے گراؤنڈ میں داخل ہوا یہاں کے سنتری اور اردلی سب ہی اس کو پہچانتے ہیں کسی نے روک ٹوک

ں کی بلکہ ایک اردلی نے اس کو ملاقات کے کمرہ میں لیجاکے بٹھلا دیا کوئی بیس منٹ کے بعد وزیر اعظم تشریف لائے
ترنے کھڑے ہوکر اداب عرض کیا انھوں نے بڑی محبت سے ہاتھ ملایا اسکے باپ کی موت پر اظہار افسوس کیا اور جب
تر حرف مطلب زبان پر لایا تو نہایت روکھے پن سے فرمایا "حکومت کی ملازمت ورثہ میں نہیں ملا کرتی! آپ کسی محکمہ
ں درخواست دیں وہاں کے متعلقہ افسران موقعہ آنے پر آپ کو کوئی جگہ دیں گے" وہ تو یہ کہکر روانہ باشد۔ اختر امید کے
اف سُنکر حواس باختہ کھڑے کا کھڑا رہگیا۔ بہت دیر میں جب ایک اردلی نے شانہ ہلا کر اختر سے کہا "صاحب سے ملاقات
چکی اب آپ جائیے" تو اختر کو ہوش آیا۔ مایوسی اور مایوسی بھی کامل اُمید کے بعد خدا کی پناہ پیر ڈگمگا رہے ہیں قدم نہیں اُٹھتے
اختر کو چار و ناچار کوٹھی سے چل ہی دینا پڑا۔

اختر جو ایک تعلیمیافتہ گریجویٹ ہے جب اسکو اپنی جگہ اسکا یقین تھا "تو ماں جو ایک عورت ذات ہے وہ کیسی کچھ امیدوں
سے بھری ہوئی بیٹے کے انتظار میں نہوگی۔ اختہ جلدی میں ناشتہ بھی کرکے نہیں گیا تھا گیارہ بجنے کو آگئے تھے ماں نے جلدی
دی کرکے کھانا تیار کرایا کہ بچہ باسی منہ گھر سے نکلا ہوا ہے سب سے بڑے افیسر سے ملاقات کرنا ہے دیکھئے کب تک! اور کیا
شیرینی لیکر آتا ہے، وزیر اعظم سے اور اللہ بخشے اُن سے بڑی ملاقات تھی وہ آج ہی پروانۂ تقرری دیدیگا۔ خدا مسبب الاسباب
ہے۔ ماں انھیں خیالات میں ڈوبی ہوئی بیٹے کے انتظار میں نگاہ براہ بیٹھی دروازہ پر ٹکٹکی جمائے خوش ہو رہی تھی کہ گھنٹہ
نے گیارہ بجائے اور اختر بھی اُداس منہ گھر میں داخل ہوا کوٹ کھونٹی پر رکھتے ہوئے ایک ٹھنڈی اور لمبی سانس لی
ں نے پوچھا "بیٹا کیا خبر لائے"؟ اختر کرسی پر بیٹھتے ہوئے "وزیر اعظم نے تو بڑی رکھائی سے سوکھا جواب دیدیا"۔ ماں "بیٹے
برا دولت خدا مالک ہے وہ مدد کریگا دونوں کی آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑے۔ پاس کھڑی ہوئی اختری بھی رونے لگی۔

دن تو اسی قسم کی بات چیت میں گذر گیا کہ اب اور کیا تدبیر کیجائے کس کے پاس جایا جائے سب سے بڑے عہدہ دار
س پر امیدوں کا سہارا تھا وہاں سے تو کورا جواب ہوگیا رات کو ماں بیٹے نے بیٹھکر اپنی عسرت و تنگدستی کا ماتم کرتے ہوئے
ت اخراجات کی اسکیم بنائی۔ صبح ہوتے ہی اختر تو روزگار کی تلاش میں گھر سے نکل گیا اختر کی ماں نے اندر باہر کے تمام
ازموں کو یکقلم علیحدگی کا حکم دیدیا۔ ملازمین بے چارے خود بھی انکی عسرت کا اندازہ کر رہے تھے۔ سب نے اپنے اپنے گھر کا
استہ لیا۔ گھر کی ماما جب رخصت ہونے لگی تو اختری روتے ہوئے چلائی۔ امی جان ماما جا رہی ہے ہمیں روٹی کون پکا کر دیگا
ختری کی ماں تو ماں۔ ماما کے بھی آنسو نکل پڑے کچھ دیر تک تینوں روتے رہے ماں نے اختری کو چمکار کر گود میں لیا
ور کہا بیٹی میرے باپ نے غربت کی زندگی بسر کرنی بھی سکھائی ہے دیکھ! میں تو ماما سے بھی اچھی روٹی پکا کر اپنی بچی کو کھلاؤنگی
ماں کو کڑھ کڑھا چلتی ہوئی اور اختری کی ماں باورچیخانہ میں گئی۔

بج گیارہ بھی بجگئے اختر اب تک نہ آیا نہ معلوم کہاں کہاں کی ٹھوکریں کھاتا پھرتا ہوگا اے بیکسوں کے حامی!
ے بے آسروں کے مددگار تو ہی ہماری مدد کر! یہ کہتے کہتے اختر کی ماں کا دل بھر آیا آنسو جاری ہوگئے یہ ابھی اسی

موت کے وقت ملان ملانے جمع ہوہی جاتے ہیں امیر کبیر جو مذہب سے دلچسپی بھی رکھتا ہو اسکی موت اشہر تو شہر دیہات تک کے ملانے آموجود ہوتے۔ دفن کفن کا انتظام آخر انھیں کے ہاتھوں ہوتا تھا۔ بس پھر کیا تھا دفن کفن کے سلسلہ میں کچھ تو نہیں تو دو ڈھائی سو روپے خرچ ہوگئے۔ پوزیشن کے موافق بڑھیا سے بڑھیا کپڑے کا کفن۔ تین کپڑوں کے بجائے سات کپڑے۔ ازار، قمیص، لفافہ، تو ہوتا ہی ہے، عمامہ بھی ہے تو جبہ بھی، قیمتی شال بھی ہے تو بڑھیا چادر بھی توشہ کو دیکھئے اگر اس میں مدینہ پریس کا اعلیٰ قرآن کریم بھی ہے اور سوا من کا روغنی روٹ بھی، تین من گیہوں بھی ہیں اور ڈھائی سو روپیہ کی ریزگاری بھی اور نہ معلوم کیا کیا الم غلم کرتے کراتے اتنی رقم خرچ ہوگئی۔ وہ تو کہو کہ برسوں ہی تنخواہ ملی تھی جو آج موت کا منھ اتنی فیاضی سے بھرا بھی گیا۔ اختر و اختری دونوں یتیموں کو اونکی جوان بیوہ ماں ان نیم ملانوں نے ڈھونگ بنا بنا کر خوب لوٹا۔

آج تیسرا دن ہے ختم فاتحہ کی تیاری ہے مہمانوں کی کثرت سے آمد ہے۔ اختر کی ماں نے بیٹے کو الگ بلا کر کہا "یہ تمام رسمیں اگرچہ غیر ضروری ہیں بلکہ علمائے حقانی انکو بدعت کہتے ہیں مگر دنیا کی شرما حضوری سے یہ سب ہی کچھ کرنا پڑے گا اور اب میرے پاس ایک پیسہ نہیں رہا تم چپ چپاتے خاموشی سے میرے گلے کا نکلس اور ہاتھوں کی تلائی چوڑیاں فروخت کرلاؤ تو یہ کام پورے ہوں" سعادت مند بیٹے نے ماں کے حکم کی تعمیل کی کوئی سات سو روپے دونوں کی قیمت کا ہاتھ میں آگیا جو تیجہ اور دسویں تک ختم ہوگیا:۔

مرجانے والے مرحوم کی ختم فاتحہ، تیجہ، دسواں، مہمانوں کی خاطر مدارات ہوتے ہوتے چہلم بھی بڑی شان و شوکت سے منایا گیا کھانے پینے والے عزیز و اقربا، دوست احباب کی خوب گرما گرمی اور چہل پہل رہی اس سلسلہ میں اختر کی ماں نے اپنا کل زیور اور گھر کا جو ضروری سامان وقتاً فوقتاً خاموشی سے فروخت کرکے دنیا کی شرما حضوری پوری کی، ادھر تو خود ساختہ رسومات میت سے فراغت ہوئی ادھر گھر کا کل اندوختہ جو زیور و سامان کی شکل میں تھا سب ختم ہوگیا جب گھر کے سب مہمان رخصت ہوگئے تو رات کو ماں بیٹے میں گفتگو ہوئی کہ اب روزمرہ کے اخراجات کیونکر پورے ہونگے۔ اللہ ہی عزت و آبرو کا حافظ ہے۔ بیٹے نے ماں کی تسلی کرتے ہوئے کہا کہ کل کو ابا کے دوست افسران سے ملونگا ابا میاں کی جگہ ملجائیگی تو پھر ساری مشکلات آسان ہوجائیں گی:۔

اختر جو ابھی تک دنیا کے نشیب و فراز سے ناواقف ہے باپ کے دوستوں پر کامل بھروسہ رکھتا ہے صبح کو آٹھ بجے کوٹ پہن اور کوٹ کی جیب میں اپنی ڈگری رکھ اس امید پر کہ باپ کی جگہ آج ہی ملجائیگی (کیونکہ وہ جانتا ہے کہ بادشاہ مرتا ہے تو اسکا بیٹا ہی تخت نشین ہوتا ہے۔ عیدگاہ کے امام مرگئے تھے تو اس مرتبہ عید کی نماز اُن کے بیٹے ہی نے پڑھائی تھی۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ میرا باپ مرجائے اور مجھے اسکی جگہ نہ ملے) پوری امید اور کامل یقین کی ساتھ وہ ایک بڑی عالیشان کوٹھی کے گراؤنڈ میں داخل ہوا یہاں کے سنتری اور ردلی سب ہی اس کو پہچانتے ہیں کسی نے روک ٹوک

نہیں کی بلکہ ایک اردلی نے اس کو ملاقات کے کمرہ میں لیجا کے بٹھلا دیا کوئی بیس منٹ کے بعد وزیر اعظم تشریف لائے اختر نے کھڑے ہو کر اداب عرض کیا انھوں نے بڑی محبت سے ہاتھ ملایا اسکے باپ کی موت پر اظہار افسوس کیا اور جب اختر حرف مطلب زبان پر لایا تو نہایت روکھے پن سے فرمایا "حکومت کی ملازمت ورثہ میں نہیں ملا کرتی! آپ کسی محکمہ میں درخواست دیں وہاں کے متعلقہ افسران موقعہ آنے پر آپ کو کوئی جگہ دیں گے" وہ تو یہ کہکر روانہ باشد۔ اختر امید کے خلاف سُنکر حواس باختہ کھڑے کا کھڑا رہگیا۔ بہت دیر میں جب ایک اردلی نے شانہ ہلا کر اختر سے کہا "صاحب سے ملاقات ہو چکی اب آپ جائیے" تو اختر کو ہوش آیا۔ مایوسی اور مایوسی بھی کامل اُمید کے بعد خدا کی پناہ پیر ڈگمگا رہے ہیں قدم نہیں اُٹھتے مگر اختر کو چار و ناچار کوٹھی سے چل ہی دینا پڑا۔

اختر جو ایک تعلیمیافتہ گریجویٹ ہے جب اسکو اپنی جگہ اسکا یقین تھا تو ماں جو ایک عورت ذات ہے وہ کیسی کچھ امیدوں سے بھری ہوئی بیٹے کے انتظار میں تھی گی۔ اختر جلدی میں ناشتہ بھی کر کے نہیں گیا تھا گیارہ بجنے کو آگئے تھے ماں نے جلدی جلدی کر کے کھانا تیار کرایا کہ بچہ باسی منہ گھر سے نکلا ہوا ہے سب سے بڑے افیسر سے ملاقات کرنا ہے دیکھئے کب تک! اور کیا خوشخبری لیکر آتا ہے، وزیر اعظم سے اور اللہ بخشے اُن سے بڑی ملاقات تھی وہ آج ہی پروانہ تقرری دیدیگا۔ خدا مسبب الاسباب ہے۔ ماں انھیں خیالات میں ڈوبی ہوئی بیٹے کے انتظار میں نگاہ براہ بیٹھی دروازہ پر ٹکٹکی جمائے خوش ہو رہی تھی کہ گھنٹہ نے گیارہ بجائے اور اختر بھی اُداس منہ گھر میں داخل ہوا کوٹ کھونٹی پر رکھتے ہوئے ایک ٹھنڈی اور لمبی سانس لی ماں نے پوچھا "بیٹا کیا خبر لائے"؟ اختر کرسی پر بیٹھتے ہوئے "وزیر اعظم نے تو بڑی رکھائی سے کہا جواب دیدیا" ماں "بیٹے گھبراؤ مت خدا مالک ہے وہ مدد کریگا دونوں کی آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑے۔ پاس کھڑی ہوئی اختری بھی رونے لگی۔

دن تو اسی قسم کی بات چیت میں گذر گیا کہ اب اور کیا تدبیر کیجائے کس کے پاس جایا جائے سب سے بڑے عہدہ دار جس پر امیدوں کا سہارا تھا وہاں سے تو کورا جواب ہو گیا رات کو ماں بیٹے نے بیٹھکر اپنی عسرت و تنگدستی کا ماتم کرتے ہوئے قلت اخراجات کی اسکیم بنائی صبح ہوتے ہی اختر تو روزگار کی تلاش میں گھر سے نکل گیا اختر کی ماں نے اندر باہر کے تمام ملازموں کو یکقلم علیحدگی کا حکم دیدیا۔ ملازمین بے چارے خود بھی انکی عسرت کا اندازہ کر رہے تھے۔ سب نے اپنے اپنے گھر کا راستہ لیا۔ گھر کی ماما جب رخصت ہونے لگی تو اختری روتے ہوئے چلائی۔ امی جان ماما جا رہی ہے ہمیں روٹی کون پکا کر دیگا اختری کی ماں تو ماں۔ ماما کے بھی آنسو نکل پڑے کچھ دیر تک تینوں روتے رہے ماں نے اختری کو چمکار کر گود میں لیا اور کہا بیٹی میرے باپ نے غربت کی زندگی بسر کرنی بھی سکھائی ہے دیکھ! میں تو ماما سے بھی اچھی روٹی پکا کر اپنی بی بی کو کھلاؤنگی ماما کو کرہ کر مہا چلتی ہوئی اور اختری کی ماں باورچیخانہ میں گئی۔

لو گیارہ بھی بجگئے اختر اب تک نہ آیا نہ معلوم کہاں کہاں کی ٹھوکریں کھاتا پھرتا ہوگا اے بیکسوں کے حامی! اے بے آسروں کے مددگار تو ہی ہماری مدد کر یہ کہتے کہتے اختر کی ماں کا دل بھر آیا آنسو جاری ہو گئے یہ ابھی اسی

خیال میں تھی کہ گھنٹہ نے بارہ بجائے اور اختر بھی بہت اداس اور نڈھال گھر میں آیا منہ ہاتھ دھویا ماں نے دسترخوان بچھایا تینوں دسترخوان پر بیٹھے تو اختری نے بھائی سے فریاد کی "امی جان نے ماما کو نکال دیا" نہ معلوم معصوم بچی کے اس فقرے میں کیا جادو بھرا تھا کہ اختر کی نظریں جو گھر کے سناٹے کو دیکھ دیکھ کر گھبرا رہی تھیں اسکی آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑے مگر ماں کے صبر کو دیکھو! بچوں کی تسلی کر رہی ہے۔

تین بجے کے قریب ماں نے کہا بیٹا! کہاں کہاں گئے! کس کس سے ملاقات کی! بارہ بجے لوٹے ہو کیا کر کے آئے؟ اختر کی آنکھوں میں پھر آنسو بھر آئے امی جان آج بائی کورٹ کے چیف جسٹس کی کوٹھی پر گیا وہ ابا جان کے بڑے ہی گہرے دوست ہیں بڑی محبت سے پیش آئے دیر تک باتیں کرتے رہے مگر ملازمت کا ذکر آنے پر وہ بھی روکھے سے ہو گئے! ڈپٹی کمشنر کے یہاں گیا ان سے بھی ملاقات ہوئی مگر ملازمت کا نام آنے پر وہ تسلی آمیز بات نہ کہہ سکے واپس آ رہا تھا کہ راستہ میں ابا میاں کے ایک اور دوست مل گئے اپنے مکان پر لیگئے ان ملاقاتوں کو نتیجہ سنکر دیر تک تجارت کا شوق دلاتے رہے۔ امی جان ہے تو تجارت بڑی عمدہ چیز مگر اسکے لئے سرمایہ کی ضرورت ہے۔ ماں نے کہا اختر! تمھیں معلوم ہے کہ تمھارے باپ خدا انکی مغفرت کرے بڑے فیاض اور دریا دل تھے مرحوم نے کبھی پیسہ کو پیسہ نہ سمجھا! جانے کس کس طرح کر کے میں نے یہ دو چار عدد کر لئے تھے تو خدا بھلا کرے ان ادھورے ملانوں کا اور پابند رسومات دوستوں کا اور دنیائی شرما حضوری کا کہ وہ بھی مرحوم ہی کے نام پر ختم ہو گئے اب تو گھر میں کل کے لئے آٹے کی بھی برکت ہی ہے:۔

آج اندر سے باہر تک سناٹا ہے سویرے سے دروازے بند کر کے اور ماں اور بیٹا بیٹی تینوں ایک ہی کمرے میں جمع ہو گئے۔ اختر دل ہی دل میں کچھ حساب لگا کر ماں سے کہنے لگا آپ کا زیور اور جو سامان فروخت کیا گیا اسکی کل قیمت تقریباً ڈھائی ہزار ہوئی تھی اتنی رقم سے تو اچھی خاصی تجارت ہو سکتی تھی؟ ماں نے بیٹے کی تسلی کرتے ہوئے کہا کہ مقدس اسلام کی مفید تعلیم سے چشم پوشی کر کے اپنی بنائی ہوئی رسموں کی پابندی کا نتیجہ ایسی پشیمانی کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے؟ اگر شریعت کی تعلیم کا ہم پر اثر ہوتا۔ اسکی کوئی قدر و منزلت ہوتی تو کفن دفن اور شرعی رسومات میں زیادہ سے زیادہ بیس پچیس نہیں تو حد کی بات ہے کہ پچاس روپے خرچ ہوتے اور کل کا کل روپیہ تم یتیموں کے کام آتا۔ اب جیسے کہ ملازمت نہیں مل رہی ہے بلا امداد غیرے تم تجارت کا کاروبار شروع کر دیتے عزت و آبرو سے گذرتی رہتی" نقصان مایہ شماتت ہمسایہ اسی کو کہتے ہیں۔ ہم تو خیر مگر یہ معصوم بچی جب صبح کو چاء نہ پائیگی تو اسکا کیا حال ہوگا۔ اے خدا! ہمارے حالوں پر رحم کر یہ سب کچھ ہماری ہی شامت اعمال کا نتیجہ ہے! کہتے ہوئے رو پڑی اختر بھی رونے لگا:۔

آج تو اختر بھی صبح سویرے ہی ماں کے ساتھ اٹھ بیٹھا ماں وضو کر کے جائے نماز پر گئی اور اختر مسجد میں چلا گیا صبح کی نماز کے بعد امام مسجد نے درس قرآن شروع کر دیا۔ اور نمازیوں کے ساتھ اختر بھی درس قرآن میں شریک رہا۔

تفاق سے آج کے درس میں اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون کا بیان تھا اس کے مضامین اور اسکے نکات سنکر اختر کا ایمان تازہ ہوگیا اور رجوع الی اللہ کا ایک جذبہ دل میں جوش مارنے لگا۔ درس ختم ہونے پر آٹھ بجگئے اب گھر کا خیال آیا۔ اختری چچا کیلئے رو رہی ہوگی اور ماں اسکے بہلانے میں ہلکان ہوتی ہوگی۔ گھر جو آیا تو اختری کی آواز نہیں سنی ماں سے پوچھا تو معلوم ہوا کہ اختری کی خالہ نے ماما کو بھیجکر آج دن بھر کیلئے اختری کو بلالیا ہے۔

صوبہ کے اعلیٰ عہدہ داروں اور ضلع کے تمام حاکموں سے مایوس ہوکر آج اختر نے کچھ اور ہی ارادہ کیا ہے۔ گھر سے نکلا تو سید صاحب کے سپرنٹنڈنٹ آفس کہ وہ بھی اسکا بامیاں کے بڑے دوست تھے اُن کے مکان پر پہونچا۔ وہ کچہری کی تیاری میں تھے اختر کو دیکھکر بیٹھ گئے محبت سے بات چیت کی ملازمت کے ذکر پر یہ بھی خاموش ہی ہوگئے۔ دس بجے کے قریب اختر یہاں سے اُٹھا راستہ میں ایک ہم عمر ہندو دوست مل گئے اُن کے گھر کوئی آدھ گھنٹہ بیٹھا انھوں نے اتنی ہی دیر میں تجارتی کاروبار کا شوق اس درجہ پیدا کردیا کہ اختر چھوٹی سے چھوٹی تجارت کیلئے بھی تیار ہوگیا۔ یہاں سے اوٹھتے اُٹھتے گیارہ بج گئے صبح سے کچھ نہیں کھایا تو بھوک بھی محسوس ہو رہی ہے اور دماغ میں سو دو سو روپیہ فراہم کرنیکی اسکیم بھی تیار ہو رہی ہے چلتے چلتے ایک گلی کے موڑ پر ٹھٹکا اور یہ کہتا ہوا کہ ضرور ضرور سو روپیہ میں کیا کلام ہے اتنی رقم تو خالہ جان ضرور ہی دیدیں گی؟ اوسی گلی میں گھس گیا۔

اختر کو دیکھکر خالہ جان یہ کہتی ہوئی لپکی "اختر کی تو صورت بھی نظر نہیں آتی آخر میں نے ہی صبح ماما کو بھیجا اختری تو آگئی مگر اختر گھر بھی نہیں ملے" اختر نے ادب سے سلام کیا خالہ نے سر پر ہاتھ پھیرا محبت سے پاس بٹھلایا۔ بیٹا کہاں رہتے ہو! آج بلوایا ہے تو آئے ہو؟ نہیں خالہ جان میں تو خود ہی آیا ہوں! ملازمت کی تلاش میں پھرتا ہوں کہیں نہیں ملتی اب دوستوں کے مشورہ سے تجارت کرنیکا ارادہ کیا ہے تجارت کیلئے سرمایہ کی ضرورت ہے اسی تگ و دو میں آپ کے پاس بھی آیا ہوں کہ آپ سال بھر کیلئے سو روپے قرض دیدیجئے! خالہ نے اول تو تجارت ہی سے اختلاف کیا اور بڑے شد و مد سے تجارت کی برائی بیان کرتے ہوئے اختر کو اس ارادہ سے باز رکھنے کوشش کی اور جب اختر نے یہ ساری تقریر سنکر بھی ہر وہی عرض کیا تو غمزدہ صورت بنا کر سو باتیں بنادیں! اختر کا دماغ چکرا گیا دم بخود رہگیا! کہ ایسی کچھ محبت جتانیوالی خالہ اور اللہ کے فضل سے آسودہ حال خالہ اتنی سی بات کا انکار کرگئی تو اور کسی سے کیا اُمید ہوسکتی ہے۔ کوئی بار منتے بنتے اختر نے کھانا تو خالہ نے کھلانے کیلئے کافی اصرار کیا مگر اختر معمولی سا عذر کرکے چل ہی پڑا کیونکہ اس کی نظروں میں اُس کی بھوکی ماں بھی سمائی ہوئی تھی۔

ایک بجے کے قریب گھر پہنچا تو ماں کو انتظار میں پایا کوٹ اُتار کر کھونٹی پر رکھا ماں نے کہا بیٹا کہاں کہاں پھرے ایک بجے آئے ہو! اختر کی آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑے ماں نے اُٹھکر بچے کے سر پر ہاتھ رکھا تسلی دیتے دیتے

چندہ آمدنی دوامی واوقاف

موصولہ ماہ رمضان المبارک ۱۳۶۱ھ

نمبر	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱	۸۳۴۲	آمدنی از وقف شاملی ضلع مظفر نگر	للعہ ۱۲	اوقاف	۱۵	۸۶۹۳	منجانب الدہ صاحب شیخ ظفر الحسن صاحب بجنور ضلع لکھنؤ	عہ	دوامی
۲	۸۳۴۳	مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسر	ے	دوامی	۱۶	۸۶۹۴	محمد ابراہیم صاحب مرحوم " "	۸	"
۳	۸۳۴۶	آمدنی کرایہ مکان واقعہ حیدرآباد دکن	للعہ ۷	اوقاف	۱۷	۸۶۹۸	آمدنی وقف حاجی احسان اللہ صاحب ہولوی مرحوم	عہ	اوقاف
۴	۸۵۳۱	نواب عبدالباسط خانصاحب باسط منزل "	ے	دوامی	۱۸	۸۷۱۸	" " محمد رمضان صاحب میرپور نعاب	ے	"
۵	۸۵۳۲	نیاز احمد صاحب مالک فرم نیاز ٹھیکدار جنگلات گورکھپور	عہ	"	۱۹	۸۷۶۹	سعادت علیخاں صاحب پونہ	عہ	دوامی
۶	۸۵۳۴	آمدنی وقف انبالہ چھاؤنی	للعہ ۱۲	اوقاف	۲۰	۸۷۷۰	منشی محمد ظہور الحسن صاحب بھوپال	ے	"
۷	۸۵۳۵	" "	عہ	"	۲۱	۸۷۸۲	حافظ عبدالرشید بیگ صاحب عبداللہ پور ضلع انبالہ	للعہ	"
۸	۸۵۳۷	مولوی غلام محمد صاحب موضع اوجلہ راولپنڈی	ے	دوامی	۲۲	۸۸۳۵	منشی امجد علیصاحب پھلاؤدہ میرٹھ	عہ	"
۹	۸۵۸۵	عبدالحکیم صاحب انجولی میرٹھ	عا	"	۲۳	۸۸۵۳	پیرجی خیر محمد صاحب گڈھی پختہ مظفر نگر	عہ	"
۱۰	۸۵۸۶	والدہ صاحبہ " " "	عہ	"	۲۴	۸۸۵۴	" عبدالرحمن صاحب " "	عہ	"
۱۱	۸۵۸۷	اہلیہ صاحبہ بابو محمد اسحاق صاحب معرفت " "	عہ	"	۲۵	۸۸۵۵	حافظ زین الدین صاحب " "	عہ	"
۱۲	۸۵۸۸	اہلیہ صاحبہ منشی ارشاد علیصاحب " " "	عہ	"	۲۶	۸۸۶۳	آمدنی کرایہ مکان رامپور متعلقہ ارشاد	للعہ	اوقاف
۱۳	۸۶۴۴	محمد عمر صاحب تولی وقف صدر بازار الہ آباد	عہ	"	۲۷	۸۹۱۸	ماسٹر ولی حسن صاحب دیوبند	عہ	دوامی
۱۴	۸۶۹۲	منجانب مسلمانان عطیہ منشی ناظم حسن صاحب پنشنر قصبہ ڈاکخانہ بجنور ضلع لکھنؤ	للعہ	"	۲۸	۸۹۶۳	حاجی محمد قاسم صاحب " "	ے	"
							میزان	ماہ ۱۰	

چندہ دوامی بہی خواہان !

بذریعہ شعبۂ تنظیم و ترقی

موصولہ ماہ رمضان المبارک ۱۳۶۱ھ

یعنی اُن حضرات کے عطیات جو حلقۂ بہی خواہان دارالعلوم دیوبند کے قرطاس رکنیت کی باقاعدہ خانہ پری کرکے دارالعلوم کی مستقل امداد فرماتے ہیں :-

۱	۸۱۸۵	ماسٹر وزیر حسین صاحب	نجیبوری دہلی	۱۲	دوامی	۲	۸۱۸۶	عابد خانصاحب	پھاٹک حبش خان دہلی	۲	دوامی

نمبر شمار	نمبر رسید بخشت	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۳	۸۱۸۷	حبیب الرحمٰن صاحب لال کنوں دہلی	۸ر	دوائی
۴	۸۱۸۸	غیاث الدین صاحب موری گیٹ "	۲ر	"
۵	۸۱۸۹	عبد الرحیم صاحب بذریعہ " "	۲ر	"
۶	۸۱۹۰	ماسٹر رحمت علی صاحب فتحپوری "	۴ر	"
۷	۸۱۹۱	اسلام الدین و شجاع الدین صاحبان موتی نگر	عہ	"
۸	۸۱۹۲	شیخ محمد ابراہیم صاحب بلیماران "	عہ	وظیفہ زکوٰۃ
۹	۸۱۹۳	سراج احمد نیاز احمد صاحبان " "	عہ	دوائی
۱۰	۸۱۹۴	حاجی کرم الٰہی و احسان الٰہی صاحبان "	عہ	"
۱۱	۸۱۹۵	عبد الغنی و احسان الٰہی صاحبان "	۸ر	"
۱۲	۸۱۹۶	حاجی عبد الصمد صاحب تاجر جفت "	۸ر	وظیفہ زکوٰۃ
۱۳	۸۱۹۷	نظام الدین زین العابدین صاحبان "	عہ	دوائی
۱۴	۸۱۹۸	رحیم الدین صاحب تیلی واڑہ "	ع	"
۱۵	۸۱۹۹	حاجی محمد عثمان صاحب سرائے حافظ بنہ "	۴ر	"
۱۶	۸۲۰۰	محمد ایوب صاحب باڑہ ہندو راؤ "	۸ر	"
۱۷	۸۲۰۱	عبد السلام و عبد الغفار صاحبان صدر بازار "	۸ر	"
۱۸	۸۲۰۲	عبد الرشید صاحب شیشہ والے " "	۲ر	"
۱۹	۸۲۰۳	حاجی رشید احمد صاحب گلی ٹیکوں والی "	۴ر	"
۲۰	۸۲۰۴	والدہ امان اللہ خانصاحب " "	۴ر	"
۲۱	۸۲۰۶	محمد یامین مختار علی صاحبان پوچرخانہ کوہ منصوری	ع	"
۲۲	۸۲۰۸	بابو محمد ابراہیم صاحب رئیس " "	عہ	"
۲۳	۸۲۰۹	منشی محمد صدیق صاحب لنڈہور بازار	ع	وظیفہ زکوٰۃ
۲۴	۸۲۲۷	حاجی کریم الدین فیروز علیصاحبان " "	عہ	"
۲۵	۸۲۴۳	فضل محمد اسمٰعیل صاحبان شہر جالندہر	عہ	دوائی بہی خواہ
۲۶	۸۲۴۴	مستجاب حسین صاحب "	عہ	"
۲۷	۸۲۴۵	چودہری عزیز الدین صاحب ریٹائرڈ "	عہ	"
۲۸	۸۲۴۶	خانبہادر نورنبی صاحب " "	ع	"
۲۹	۸۲۴۷	خان گل محمد خانصاحب " "	عہ	"
۳۰	۸۲۴۸	چودہری میاں امانت خانصاحب "	عہ	"
۳۱	۸۲۴۹	ہمشیرہ صاحبہ غلام محی الدین صاحب مرحوم "	ع	"

نمبر شمار	نمبر رسید بخشت	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۳۲	۸۲۵۰	شیخ مرید غوث صاحب پنشنر بستی شیخ درویش جالندہر	عہ	دوائی بہی خواہ
۳۳	۸۲۷۳	منشی بدار الدین صاحب تاجر پارچہ لنڈہور بازار	ع	وظیفہ زکوٰۃ
۳۴	۸۲۷۴	رفیق احمد صاحب ٹیلر ماسٹر کتاب گھر منصوری	۸ر	دوائی
۳۵	۸۲۷۴	سید عباس علیصاحب "	عہ	"
۳۶	۸۲۷۵	مولانا محمد میاں صاحب خطیب جامع مسجد	ع	"
۳۷	۸۲۸۲	مولوی عتیق الرحمٰن صاحب ڈاکخانہ گورداسپور	۸ر	"
۳۸	۸۳۰۹	منشی حبیب اللہ صاحب منوگنج دہرہ دون	عہ	"
۳۹	۸۳۱۰	شیخ عبد الصمد صاحب " "	عہ	وظیفہ زکوٰۃ
۴۰	۸۳۱۱	حافظ محمد یامین صاحب بازار دہانوالہ	ع	"
۴۱	۸۳۱۲	بابو خانصاحب پسر فتح محمد خانصاحب کہتر ٹرہ	عہ	دوائی
۴۲	۸۳۱۳	ڈاکٹر محمد امیر صاحب منوگنج "	عہ	"
۴۳	۸۳۱۴	رشید احمد پسر کریم بخش صاحب پلٹن بازار	عہ	"
۴۴	۸۳۱۵	ڈاکٹر عبد الغفور صاحب محلہ کرتپور "	عہ	"
۴۵	۸۳۱۶	حاجی اکرام الحق صاحب "	عہ	"
۴۶	۸۳۱۷	مولوی ظہور احمد صاحب وکیل محلہ نیا نگر	ع	"
۴۷	۸۳۲۸	بابو محمد حسین صاحب کرتپورہ	عہ	"
۴۸	۸۳۲۹	محمد یوسف صاحب دہانوالہ بازار "	ع	"
۴۹	۸۳۳۰	انیس احمد صاحب قدوسی دواخانہ "	ع	"
۵۰	۸۳۳۱	توقیر حسن صاحب پلٹن بازار "	عہ	"
۵۱	۸۳۳۲	چودہری عبد الکریم صاحب سبزی منڈی "	عہ	"
۵۲	۸۳۳۳	" کریم بخش صاحب کہتر ٹرہ "	عہ	"
۵۳	۸۳۳۴	آغا محمد انور خانصاحب ۹ کرتپور "	عہ	"
۵۴	۸۳۳۵	مولانا مشتاق احمد صاحب " "	عہ	"
۵۵	۸۳۳۶	حاجی عبد الودود خانصاحب " "	عہ	"
۵۶	۸۳۳۷	مولوی نور اللہ خانصاحب " "	عہ	وظیفہ زکوٰۃ
۵۷	۸۳۳۸	حاجی عبد الحکیم صاحب پلٹن بازار	ع	"
۵۸	۸۳۳۹	مستری نیک محمد صاحب دہانوالہ "	عہ	"
۵۹	۸۳۴۰	منشی نصیر اللہ صاحب پلٹن بازار "	عہ	دوائی بہی خواہ
۶۰	۸۳۴۱	" مختار حسین صاحب جام فروش "	عہ	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۶۱	۸۳۳۴	سلطان احمد صاحب سوداگر بیر چوبن پلٹن بازار	عہ	[illegible]	۹۰	۸۴۳۳	بشیر احمد خاں صاحب منیجر بازار کمپنی دہلی بازار میرٹھ	۴ر	دوامی بہی خواہان
۶۲	۸۳۴۵	حاجی محمد ابراہیم صاحب رئیس " " دہرہ دون	ص	"	۹۱	۸۴۳۴	مستری چھوٹن خانصاحب محلہ کوٹلہ "	۸ر	"
۶۳	۸۳۴۶	شیخ مقصود حسن صاحب دہامانوالہ بازار "	عہ	"	۹۲	۸۴۳۵	عبدالکریم صاحب مقبرہ ابو محمد "	عہ	"
۶۴	۸۳۴۷	حق داد خانصاحب غلہ کہٹرپڑہ "	عہ	"	۹۳	۸۴۳۶	شیخ محمد عمر صاحب دہلی بازار "	۸ر	"
۶۵	۸۳۴۸	چودھری عبدالرحمن صاحب دہامانوالہ "	عہ	"	۹۴	۸۴۳۷	ماسٹر بشیر احمد صاحب محلہ کرم علی "	ص	"
۶۶	۸۳۴۹	شیخ اللہ دیا صاحب سوداگر چوب لکھی باغ "	ص	وظیفہ زکوٰۃ	۹۵	۸۴۳۸	مولوی محمد خورشید علیصاحب منڈوار بجنور	عہ	"
۶۷	۸۳۵۲	حکیم ابن حسن صاحب پلٹن بازار "	عہ	دوامی	۹۶	۸۴۳۹	شیخ اللہ دتہ صاحب چوک شاہ عباس ملتان	عا	"
۶۸	۸۳۵۳	شیخ عبداللطیف صاحب " "	عہ	"	۹۷	۸۴۴۰	طفیل محمد خانصاحب ہوشیارپور	عہ	"
۶۹	۸۳۵۴	امام الحق صاحب سب جسٹرار "	عہ	"	۹۸	۸۴۴۱	کے ایس ڈپٹی سید عزیز احمد صاحب رڑکی	ص	وظیفہ زکوٰۃ
۷۰	۸۳۵۵	بابو بدرالدین صاحب حیدرنیا نگر "	ے	"	۹۹	۸۵۱۰	ماسٹر کرم دین واللہ دیا صاحبان گوجرانوالہ پنجاب	ص	"
۷۱	۸۳۵۶	ایوب احمد صاحب اورسیر " "	للعہ	"	۱۰۰	۸۵۱۶	شیخ غلام احمد صاحب گجرات "	ص	"
۷۲	۸۳۵۸	آغا سہراب خانصاحب کوٹھی ۹ "	عہ	"	۱۰۱	۸۵۱۸	" سلطان علیصاحب " "	ص	"
۷۳	۸۳۵۹	بابو محمد احمد صاحب کلرک منو گنج "	عہ	"	۱۰۲	۸۵۲۰	" محمد دین صاحب موٹر ڈرائیور کابلی گیٹ	عا	دوامی
۷۴	۸۳۶۰	حافظ عبدالمومن صاحب دہامانوالہ "	عہ	"	۱۰۳	۸۵۲۲	منشی منظور احمد صاحب رڑکی ضلع سہارنپور	عا	"
۷۵	۸۳۶۳	منیم الدین صاحب انصاری کوٹھی ۶۰ "	عہ	"	۱۰۴	۸۵۲۳	مولوی فضل محمد خانصاحب اللہ صادق پہاڑے	عا	"
۷۶	۸۳۶۴	حاجی محمد حسن صاحب مشو گنج "	عہ	"	۱۰۵	۸۵۲۱	عبدالغنی و محمد یعقوب صاحبان حیدری دہلی	عہ	"
۷۷	۸۳۶۸	قاری اشفاق حسین صاحب لنڈہو بازار	ص	وظیفہ زکوٰۃ	۱۰۶	۸۵۲۲	سید عبدالکریم صاحب سیشن جج بھوپال	ے	"
۷۸	۸۳۸۹	حاجی محمد صدیق و حاجی عبدالغنی صاحبان دہلی	ص	"	۱۰۷	۸۵۲۳	ڈاکٹر محمد حامد خانصاحب "	عا	"
۷۹	۸۴۰۱	نجم الحسن صاحب قصبہ جھنجھانہ ضلع مظفرنگر	عا	دوامی	۱۰۸	۸۵۲۴	سردار مقدس محمد خانصاحب جاگیردار "	عہ	"
۸۰	۸۴۰۳	والدہ صاحبہ زاہد علیصاحب " "	عہ	"	۱۰۹	۸۵۲۵	بابو ظفر احمد صاحب وکیل نانوتوی "	عا	"
۸۱	۸۴۰۵	سید راحت علیصاحب " "	۴ر	"	۱۱۰	۸۵۵۳	سردار محمد صاحب ۴۹ کوارٹر "	عہ	"
۸۲	۸۴۰۹	منشی اعجاز احمد صاحب " "	۸ر	"	۱۱۱	۸۵۵۴	ڈاکٹر فضل کریم صاحب گجرات پنجاب	عہ	"
۸۳	۸۴۱۱	امیر احمد صاحب وائس چیرمین " "	عہ	"	۱۱۲	۸۵۵۵	محمد ابراہیم صاحب محلہ فتحپورہ " "	عہ	"
۸۴	۸۴۲۱	منشی چراغ علیصاحب محلہ کرم علی میرٹھ	عا	"	۱۱۳	۸۵۵۶	ماسٹر احمد دین صاحب " غریب پورہ "	عہ	"
۸۵	۸۴۲۲	چودھری نصیر الدین صاحب بازار بزازہ "	۴ر	"	۱۱۴	۸۵۶۳	مستری محمد اسمٰعیل صاحب " کانباوالے "	عہ	"
۸۶	۸۴۲۳	محمد اسمٰعیل صاحب " "	۴ر	"	۱۱۵	۸۵۶۷	محمد اسلم صاحب محلہ قصیر گنج ہائی گیران میرٹھ	عہ	"
۸۷	۸۴۲۶	منشی ابرار حسین صاحب دہلی بازار "	۸ر	"	۱۱۶	۸۵۶۹	خلیفہ علیم اللہ صاحب غیر نگر دروازہ "	۸ر	"
۸۸	۸۴۲۷	حافظ نور احمد صاحب ٹیلر ماسٹر " "	۸ر	"	۱۱۷	۸۵۷۰	بابو عبدالجبار خانصاحب پنشنر "	عہ	"
۸۹	۸۴۳۱	شیخ رفیع الدین صاحب " "	۸ر	"	۱۱۸	۸۵۷۱	محمد حنیف صاحب محلہ نقارچیان "	۴ر	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۹	۸۵۷۲	مولوی محمد حنیف صاحب سفیر دارالعلوم دیوبند	۴ر	وظیفہ زکوٰۃ بہی خواہ
۱۲۰	۸۵۷۳	علی بخش و سلطان محمد صاحبان میانگنج علیگڈھ	۔	//
۱۲۱	۸۵۷۵	حاجی محمد نعیم صاحب انصاری اور مسلم یونیورسٹی	۔	دوائی
۱۲۲	۸۵۷۶	" احسان الحق صاحب بنٹو سرکل	۔	//
۱۲۳	۸۵۸۱	حکیم محمد ظہیر الدین صاحب " "	۔	//
۱۲۴	۸۵۸۲	قاضی محمد صدیق صاحب شبلی روڈ	۔	//
۱۲۵	۸۵۹۹	حکیم عبدالغفور صاحب ریاست نابھہ	۔	//
۱۲۶	۸۶۰۱	" عبداللطیف صاحب مسلم یونیورسٹی علیگڈھ	۔	//
۱۲۷	۸۶۰۲	کنور محمد جعفر حسین خانصاحب دانپور "	۔	//
۱۲۸	۸۶۰۳	مولانا محمد عزیز صاحب تار بنگلہ یونیورسٹی	۔	//
۱۲۹	۸۶۰۴	امداد علیخانصاحب قصبہ فیروزآباد آگرہ	۔	//
۱۳۰	۸۶۰۵	سید محمد عرفان علیصاحب " "	۔	//
۱۳۱	۸۶۰۶	شیخ جمن خاں مصطفیٰ خاں صاحبان " "	۔	//
۱۳۲	۸۶۰۷	" ظہیر الدین و رفیع الدین صاحبان " "	۔	//
۱۳۳	۸۶۲۲	مولوی محمد حنیف صاحب سفیر دارالعلوم دیوبند	۴ر	وظیفہ زکوٰۃ
۱۳۴	۸۶۲۳	چودہری امیر احمد و ایم صاحبان دریانہ جالندھر	۔	دوائی
۱۳۵	۸۶۲۴	" علی شیر صاحب " "	۔	//
۱۳۶	۸۶۲۵	جناب فضل محمد صاحب نمبردار " "	۔	//
۱۳۷	۸۶۲۶	محمد یٰسین عبدالکریم صاحبان ٹانڈہ " "	۔	//
۱۳۸	۸۶۲۷	ایم فتح محمد صاحب " "	۔	//
۱۳۹	۸۶۲۸	مستری سندھے خانصاحب وجوہہ "	۔	//
۱۴۰	۸۶۲۹	جناب شاہ محمد صاحب " "	۔	//
۱۴۱	۸۶۳۰	چودہری غلام محمد صاحب نمبردار " "	۔	//
۱۴۲	۸۶۳۱	چودہری عمر الدین صاحب " "	۔	//
۱۴۳	۸۶۳۲	چودہری وزیر خانصاحب " "	۔	//
۱۴۴	۸۶۳۳	ڈاکٹر حبیب احمد صاحب بازار شیخان "	۔	وظیفہ زکوٰۃ
۱۴۵	۸۶۳۴	شیخ حسن دین عبدالرحیم صاحبان بستی نو	۔	//
۱۴۶	۸۶۳۹	محمد عاشق صاحب قصبہ نجیب آباد بجنور	۔	دوائی
۱۴۷	۸۶۵۳	مستری امام الدین صاحب ڈھوک جمعہ جہلم	۔	//
۱۴۸	۸۶۵۴	عبدالرحمن صاحب ایم ٹی کمپنی جہلم	۔	دوائی بہی خواہ
۱۴۹	۸۶۵۵	مولانا محمد سعید صاحب کوہ مری راولپنڈی	۔	//
۱۵۰	۸۶۵۶	سمند اخانصاحب موضع سید ضلع ہزارہ	۔	//
۱۵۱	۸۶۵۷	منشی خانصاحب " بنٹاڑہ " "	۔	//
۱۵۲	۸۶۵۸	حکیم فضل داد خانصاحب کوہ مری راولپنڈی	۔	//
۱۵۳	۸۶۵۹	جناب ولی داد خاں صاحب تحصیل و ضلع	۔	//
۱۵۴	۸۶۶۰	مولانا محبوب الٰہی صاحب " "	۔	//
۱۵۵	۸۶۶۱	چودہری اسیر احمد صاحب " "	۔	//
۱۵۶	۸۶۶۲	ملک فضل خانصاحب " "	۔	//
۱۵۷	۸۶۶۳	مولانا سید محمود شاہ صاحب " "	۔	//
۱۵۸	۸۶۶۴	مولوی محمد اسمٰعیل صاحب پرانہ قلعہ "	۔	//
۱۵۹	۸۶۸۱	حاجی حیات محمد صاحب " "	۔	وظیفہ زکوٰۃ
۱۶۰	۸۶۸۲	حافظ مظفر الدین صاحب " "	۔	//
۱۶۱	۸۶۸۳	مولانا مولا بخش صاحب " "	۔	//
۱۶۲	۸۶۸۴	عبدالبشیر صاحب راجہ بازار " "	۔	//
۱۶۳	۸۷۰۶	مولوی محمد شریف خانصاحب دہرہ دون	۔	//
۱۶۴	۸۷۱۴	مولوی سلطان احمد صاحب دہولپور پٹہ	۔	دوائی
۱۶۵	۸۷۲۲	اقبال محمد صاحب بستی نو جالندھر	۔	وظیفہ زکوٰۃ
۱۶۶	۸۷۲۳	عبدالرشید و عبدالحمید صاحبان پنج پیر "	۔	//
۱۶۷	۸۷۲۴	حاجی محمد حسین صاحب تاجر چرم بستی نو "	۔	دوائی
۱۶۸	۸۷۲۵	صادق علی و مختار احمد صاحبان " "	۔	//
۱۶۹	۸۷۲۶	چودہری حاجی چراغ الدین صاحب "	۔	//
۱۷۰	۸۷۲۷	" علی اصغر صاحب "	۔	//
۱۷۱	۸۷۲۸	" دیوان علی صاحب "	۔	//
۱۷۲	۸۷۲۹	شیخ خورشید محمد صاحب جوڑا گیٹ "	۔	//
۱۷۳	۸۷۳۰	چودہری نبی بخش صاحب ہری پور "	۔	//
۱۷۴	۸۷۳۱	محترمہ رحیم بی بی صاحبہ اہلیہ عطا محمد صاحب "	۔	//
۱۷۵	۸۷۳۲	اہلیہ چودہری عبدالعزیز صاحب آدم پور "	۔	//
۱۷۶	۸۷۳۳	چودہری عطا محمد صاحب ابراہیم - دریاد	۔	//

نمبر شمار	نمبر رسید پختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۷۷	۸۷۲۴	چودھری شاہ ولی صاحب بی اے دریانہ جالندھر	۱۰	دوائی بہی خواہ
۱۷۸	۸۸۵۸	حاجی امجد علیخاں صاحب پنشنر بسی کوٹلہ کرتپور بھوپال	۷	"
۱۷۹	۸۸۱۵	محمد عمر محمد صدیق صاحب شیدی پورہ دہلی	۵	"
۱۸۰	۸۸۲۱	مولوی خدا بخش صاحب شہر ملتان	۵	"
۱۸۱	۸۸۲۷	مولوی محمود احمد صاحب نائب ناظم تنظیم دار العلوم	۱۰	"
۱۸۲	۸۸۲۸	مولوی عبد الوحید صاحب ناظم شعبہ " "	۸	"
۱۸۳	۸۸۲۹	مولوی عبد اللہ صاحب شیدی پورہ دہلی	۵	"
۱۸۴	۸۸۶۶	محمد عمر محمد حسین صاحب ۱۰۰ سارلی بمبئی	۱۰	"
۱۸۵	۸۸۶۷	عبد اللہ صاحب بیوپاری قصبہ چاندپور بجنور	۱۰	"

نمبر شمار	نمبر رسید پختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۸۶	۸۸۷۲	اشتیاق احمد محمد اشفاق صاحبان دیوبند	۵	دوائی بہی خواہ
۱۸۷	۸۸۵۶	بابو محمد فضل خانصاحب سب رجسٹرار فیض آباد	۷	"
۱۸۸	۸۹۲۳	چودھری نور محمد صاحب بنڈ اہتمام مدرسہ تعلیم القرآن کوٹ بادل خاں جالندھر	۱۰	"
۱۸۹	۸۹۲۵	مرزا محمد شریف بیگ صاحب محکمہ بجلی امرتسر	۵	"
۱۹۰	۸۹۲۷	محمد عبد الغفار خانصاحب بہادر گڈھ میرٹھ	۵	"
۱۹۱	۸۹۲۴	سید فخر الحسن صاحب ادھری ضلع مرادآباد	۵	ذخیرہ زکوٰۃ
۱۹۲	۸۹۶۳	مولانا عبد الوحید صاحب ناظم تنظیم دفتری دار العلوم	۸	دوائی "
۱۹۳	۸۹۸۳	حاجی عبد الکریم صاحب غازی ساکن توپخانہ سلہٹ آسام	۱۰	"

بیسزان صالح

عطیات عمومی

موصولہ ماہ رمضان المبارک سنہ ۱۳۶۱ھ

نمبر شمار	نمبر رسید پختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱	۸۲۰۵	علیجان محمد رفیق صاحب تمباکو فروش لنڈہور بازار	۴ر	عطاء بہی خواہ
۲	۸۲۰۷	بابو اظہار الحق صاحب منصوری " "	۵	"
۳	۸۲۱۰	لالہ پرشادی لال کشن لال سوداگر " "	۱۰	"
۴	۸۲۱۱	منشی محمد اسمٰعیل صاحب جفت فروش " "	۵	"
۵	۸۲۱۲	محمد اسمٰعیل صاحب فروٹ مرچنٹ " "	۴ر	"
۶	۸۲۱۳	نبی احمد صاحب ٹین والے " "	۴ر	"
۷	۸۲۱۴	حافظ محمد ابراہیم صاحب " "	۴ر	"
۸	۸۲۱۵	شریف احمد صاحب " "	۴ر	"
۹	۸۲۱۶	محمود احمد وغیرہ ہوٹل والے " "	۱۳ر	"
۱۰	۸۲۱۷	کلن صاحب بٹن والے " "	۵	"
۱۱	۸۲۱۸	عبد الغفور صاحب خیاط " "	۲ر	"
۱۲	۸۲۱۹	محمد علی صاحب " "	۸ر	"
۱۳	۸۲۲۰	خاکسار صاحب " "	۸ر	"
۱۴	۸۲۲۱	بشیر احمد نصیر احمد صاحبان " "	۸ر	"

نمبر شمار	نمبر رسید پختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۵	۸۲۳۳	بشیر احمد صاحب کتب فروش لنڈہور بازار	۴ر	عطاء بہی خواہ
۱۶	۸۲۳۳	بشیر احمد صاحب رنگساز " "	۸ر	"
۱۷	۸۲۳۲	عبد الغنی صاحب فروٹ مرچنٹ " "	۵	"
۱۸	۸۲۳۵	حافظ ولی محمد صاحب " "	۸ر	"
۱۹	۸۲۲۶	حافظ جان محمد صاحب " "	۵	زکوٰۃ
۲۰	۸۲۲۸	محمد ابراہیم صاحب " "	۲ر	عطاء
۲۱	۸۲۲۵	نور محمد صاحب شال مرچنٹ " "	۵	"
۲۲	۸۲۳۴	شیخ طفیل احمد و مختار احمد صاحبان " "	۵	"
۲۳	۸۲۳۱	عبد الرحمٰن صاحب " "	۴ر	"
۲۴	۸۲۳۲	منشی رفیع اللہ صاحب " "	۸ر	"
۲۵	۸۲۳۳	تلی صاحب " "	۲ر	"
۲۶	۸۲۳۴	انصار حسین صاحب " "	۴ر	"
۲۷	۸۲۳۵	احسان حسین صاحب " "	۴ر	"
۲۸	۸۲۳۶	منشی برکت اللہ صاحب " "	۵	صرف طلبہ

نمبر	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۹	۸۲۴۷	محمد ایوب صاحب لنڈھور بازار منصوری	عہ	قرضہ طلبہ	۵۸	۸۲۷۹	ریاست علی صاحب لنڈھور بازار منصوری	۴ر	عطائے خواہ
۳۰	۸۲۴۸	نثار احمد صاحب " "	۴ر	عطاء	۵۹	۸۲۸۰	سردار احمد محمد یٰسین خانصاحب ملنگا بازار	۸ر	"
۳۱	۸۲۴۹	فضل محمد صاحب " "	عا	زکوٰۃ	۶۰	۸۲۸۱	غلام رسول صاحب عید بازار پٹھان کوٹ	عہ	تعمیر تنظیم
۳۲	۸۲۵۰	یند و حسن صاحب " "	۴ر	عطاء	۶۱	۸۲۸۳	چودھری عبدالغنی صاحب گورداسپور	۴ر	"
۳۳	۸۲۵۱	عبدالمجید صاحب " "	۴ر	"	۶۲	۸۲۸۴	خان بہادر غلام محی الدین صاحب نیا نگر	عا	"
۳۴	۸۲۵۱	شمشاد حسین صاحب " "	۴ر	"	۶۳	۸۲۸۵	سید دلاور علی شاہ صاحب " "	عہ	"
۳۵	۸۲۵۲	شمس الدین صاحب " "	۴ر	"	۶۴	۸۲۸۶	بابو عنایت اللہ صاحب " "	عہ	"
۳۶	۸۲۵۳	عبدالرزاق صاحب " "	۲ر	"	۶۵	۸۲۸۷	حاجی محمد حسین صاحب بٹالہ ضلع	عہ	زکوٰۃ
۳۷	۸۲۵۴	عزیز احمد صاحب " "	۴ر	"	۶۶	۸۲۸۸	محمد چراغ علی صاحب " "	عا	"
۳۸	۸۲۵۵	شیخ بشیر احمد نذیر احمد صاحبان " "	۴ر	"	۶۷	۸۲۸۹	منشی مختار احمد صاحب " "	عہ	"
۳۹	۸۲۵۶	توقیر احمد صاحب سوداگر " "	عہ	"	۶۸	۸۲۹۰	صوفی محمد عبداللہ صاحب " "	ماہ	"
۴۰	۸۲۵۷	منشی تنویر احمد صاحب " "	۸ر	"	۶۹	۸۲۹۱	مہر علی محمد صاحب آرائیں " "	۴ر	عطاء
۴۱	۸۲۵۸	منشی مظہر علی اختر علی صاحبان " "	۴ر	"	۷۰	۸۲۹۲	نظیر احمد صاحب " "	عہ	"
۴۲	۸۲۵۹	حافظ بخش الٰہی صاحب " "	۸ر	"	۷۱	۸۲۹۳	مستری دین محمد صاحب امرتسر " "	عہ	زکوٰۃ
۴۳	۸۲۶۰	شیر محمد صاحب " "	عہ	"	۷۲	۸۲۹۴	محمد الیاس خانصاحب نئی دہلی	عہ	قرضہ طلبہ
۴۴	۸۲۶۱	محمد صدیق صاحب " "	۴ر	"	۷۳	۸۲۹۵	سید محمد تسنیم حسین صاحب مقام علیگڈھ	عہ	زکوٰۃ
۴۵	۸۲۶۲	نذیر احمد صاحب " "	۸ر	"	۷۴	۸۲۹۶	غلام رسول صاحب حاجی اسمٰعیل صاحب سورت	عا	"
۴۶	۸۲۶۴	وصال احمد محمد عاقل صاحبان " "	۴ر	"	۷۵	۸۲۹۷	" " " "	عا	رسالہ
۴۷	۸۲۶۵	ریاض احمد صاحب " "	۴ر	"	۷۶	۸۲۹۸	مولوی رکن الدین بجنوری پریشن ٹیچر الٹور	عہ	زکوٰۃ
۴۸	۸۲۶۶	محمد حنیف صاحب " "	۴ر	"	۷۷	۸۲۹۹	حاجی حب اللہ خانصاحب نجیب آباد بجنور	عہ	"
۴۹	۸۲۶۷	عبدالمجید صاحب " "	۴ر	"	۷۸	۸۳۰۰	مستری محمد دین صاحب جامع مسجد کوٹلہ	عہ	"
۵۰	۸۲۶۸	منشی محمد یٰسین صاحب " "	۴ر	"	۷۹	۸۳۰۱	مولانا محمد بن موسیٰ میاں سلیمان اسمٰعیل میاں اینڈ کمپنی ۲۳ مارکیٹ چوہا نمبر ۱ فرنچ	عہ	"
۵۱	۸۲۶۹	ابوالحسن صاحب " "	۸ر	"					
۵۲	۸۲۷۰	منشی دین محمد صاحب " "	عہ	زکوٰۃ	۸۰	۸۳۰۲	مولوی ضیغۃ اللہ صاحب دہلی	عہ	قرضہ طلبہ
۵۳	۸۲۷۱	شریف احمد صاحب ٹیلر ماسٹر " "	۱۲ر	عطاء	۸۱	۸۳۰۳	مستری عبدالمجید صاحب لنڈھور منصوری	عہ	عطائے خواہ
۵۴	۸۲۷۳	شاہ مسعود احمد صاحب رئیس سلہٹ " "	عہ	"	۸۲	۸۳۰۴	بابو نذیر الدین صاحب " "	۸ر	"
۵۵	۸۲۷۴	علی حسن صاحب تاجر پارچہ " "	عہ	زکوٰۃ	۸۳	۸۳۰۵	عبدالحق صاحب ٹیلر ماسٹر بازار ڈیپو "	عہ	"
۵۶	۸۲۷۷	رحیم بخش صاحب وغیرہ " "	۵ر	عطاء	۸۴	۸۳۰۶	بابو محمد صدیق صاحب " "	عہ	"
۵۷	۸۲۷۸	عبدالرزاق صاحب " "	عہ	"	۸۵	۸۳۰۷	نواب سعادت علیخان صاحب بہارستان "	عا	"

نمبر	تاریخ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۸۶	۸۳۶۸	عبدالرزاق صاحب ٹیلر ماسٹر بوچرخانہ مفتوحی	۱	
۸۷	۸۳۶۸	حاجی اسمٰعیل ابراہیم مفتی صاحب پوسٹ بکس ۲۵ وقیا	۱	
۸۸	۸۳۶۹	منشی محمد مظہر الحق صاحب قیمت چرم بکری کلکتہ والے	۱/۲	
۸۹	۸۳۷۰	مستری اللہ بخش صاحب مستری گلی دارالعلوم	۸/	
۹۰	۸۳۷۱	استاذ ظہیر صاحب استاد ورزش	۶/	
۹۱	۸۳۷۲	مولوی عزیز احمد صاحب انجولی میرٹھ	۱	
۹۲	۸۳۷۳	حاجی محمد یوسف محمد سعید صاحبان لاہور	۱	
۹۳	۸۳۷۴	جناب عبدالحی صاحب شاہجہانپور	۸	
۹۴	۸۳۷۵	حکیم محمد اسمٰعیل صاحب بنارہ ضلع جہلم	۱	
۹۵	۸۳۷۶	منجانب حاجی اللہ بخش صاحب انچھوڑلین کراچی	۱۳	
۹۶	۸۳۷۷	مولانا آدم عیسیٰ صاحب دیوبند سہارنپور	۱	
۹۷	۸۳۷۸	جناب حافظ صاحب رئیس دہرہ دون	۱	
۹۸	۸۳۷۹	فضل الٰہی صاحب ٹیلر ماسٹر راجپور روڈ		
۹۹	۸۳۸۰	حافظ منظور احمد صاحب دہامانوالہ	۱	
۱۰۰	۸۳۸۱	سید مشتاق حسین صاحب عطار	۰/	
۱۰۱	۸۳۸۲	شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پلٹن بازار	۸/	
۱۰۲	۸۳۸۳	عبدالعزیز صاحب گھڑی ساز	۴/	
۱۰۳	۸۳۸۴	شیخ خدا بخش صاحب	۱	
۱۰۴	۸۳۸۵	حاجی غلام حسین صاحب کوٹھی	۱	
۱۰۵	۸۳۸۶	مصطفیٰ حسین صاحب پنشنر کرنال روڈ	۱	
۱۰۶	۸۳۸۷	گوہر احمد صاحب تاجر جفت پلٹن بازار	۰/	
۱۰۷	۸۳۸۸	منشی ناظر حسین صاحب اسسٹنٹ دفتر بنگل ہیڈ	۱	
۱۰۸	۸۳۸۹	مولوی عبدالغفور صاحب	۱	
۱۰۹	۸۳۹۰	منشی عبدالعزیز صاحب	۱	
۱۱۰	۸۳۹۱	حاجی محمد عنایت علیخانصاحب شوکت محل	۱	
۱۱۱	۸۳۹۲	الحاجہ عنایت الٰہی بیگم دانو الٰہی بیگم صاحبہ	۱	
۱۱۲	۸۳۹۳	بیگم صاحبہ شوکت محل و والدہ صاحبہ	۱	
۱۱۳	۸۳۹۴	حاجی ظہور حسین و منظور حسین و طاہر حسین و سعید حسین	۱۲	
۱۱۴	۸۳۹۵	منشی افضل حسین صاحب	۴/	

نمبر	تاریخ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۱۵	۸۳۹۷	مولوی فضل حق صاحب بھوپال	۲/	تبلیغ
۱۱۶	۸۳۹۸	منشی سید وحید الرحمٰن صاحب "	۲/	
۱۱۷	۸۳۹۹	فخر الدین احمد خانصاحب پنشنر جیلر جمعراتی دروازہ		
۱۱۸	۸۴۰۰	" " " "		
۱۱۹	۸۴۰۱	میاں محمد امین صاحب سوداگر چرم امرتسر	۱	
۱۲۰	۸۴۰۲	مولوی فضل الٰہی صاحب ہائیڈ مارکیٹ "	۷	
۱۲۱	۸۴۰۳	مفتی امتیاز الحق صاحب محمد پسر زادگان مرادآباد	۱	
۱۲۲	۸۴۰۴	محمد ولی اللہ خانصاحب محکمہ آثار قدیمہ راولپنڈی		
۱۲۳	۸۴۰۵	مرزا محمد اسحاق بیگ صاحب مغلپورہ چینوٹ		
۱۲۴	۸۴۰۶	نور محمد صاحب متصل سہری مسجد ہوشیارپور پنجاب		
۱۲۵	۸۴۰۷	مولوی عبدالہادی خانصاحب بہادر گنج شاہجہانپور		
۱۲۶	۸۴۰۸	فرحت علیصاحب ایف اے سہیل روڈ دہلی		
۱۲۷	۸۴۰۹	مقبول احمد صاحب قریشی راولپنڈی		
۱۲۸	۸۴۱۰	مولوی محمد عبدالعزیز صاحب ریاست جینڈ		
۱۲۹	۸۴۱۱	حافظ کفایت اللہ صاحب بھوپال	۲/	تبلیغ
۱۳۰	۸۴۱۲	منشی ہادی حسن صاحب "	۴/	
۱۳۱	۸۴۱۳	قاضی عبداللطیف صاحب "	۴/	
۱۳۲	۸۴۱۴	بابو مجتبیٰ احمد صاحب اوورسیر "		
۱۳۳	۸۴۱۵	مسماۃ ناہید جہاں بیگم نواسیہ رفیق الرحمٰن صاحب "		
۱۳۴	۸۴۱۶	سردار میاں سعادت محمد خاں صاحب "		
۱۳۵	۸۴۱۷	" رؤف الرحمٰن صاحب "		
۱۳۶	۸۴۱۸	مسماۃ رسدی بیگم صاحبہ محمد گڈھ "		
۱۳۷	۸۴۱۹	منشی محمد علی و نواب علی و طاہر و عزیز الرحمٰن و نصیر الدین و ثمر الدین و عبدالمتین و عبدالسلام و عبدالرشید صاحبان دفتر فنانس بھوپال	۱۲/	
۱۳۸	۸۴۲۰	والدہ صاحبہ افتخار احمد صاحب جھنجھانہ مظفر نگر	۴/	
۱۳۹	۸۴۲۱	منشی شفیق احمد صاحب "	۸/	
۱۴۰	۸۴۲۲	مولوی انوار احمد صاحب مدرس مدرسہ رزاقیہ "	۲/	
۱۴۱	۸۴۲۳	حافظ حبیب احمد صاحب رئیس "		

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۴۲	۸۴۰۸	قاضی مسعود احمد صاحب جھنجھانہ مظفر نگر	۸	عطائے بنی	۱۷۱	۸۴۵۴	حاجی قاسم ڈیسائی صاحب افریقہ	۵	زکوٰۃ بھی خواہ
۱۴۳	۸۴۱۰	منشی جلیل احمد صاحب " "	۹	"	۱۷۲	۸۴۵۶	جناب طفیل احمد صاحب پوسٹماسٹر ہوشیارپور	۵	فرض طلبہ
۱۴۴	۸۴۱۲	برداران عمر اصاحبان موضع تیرواڑہ "	۵	"	۱۷۳	۸۴۵۷	مولوی محمد شعیب صاحب رکن مجلس العلماء بھوپال	۲	تبلیغ
۱۴۵	۸۴۱۳	چودھری فتو صاحب رئیس نگلہ ڈاکخانہ کیرانہ "	۵	"	۱۷۴	۸۴۵۸	منشی خدا عاشق صاحب پنشنر و فاطمہ بی صاحبہ "	۵	"
۱۴۶	۸۴۱۴	عظیم اللہ صاحب رائین " "	۱۲	"	۱۷۵	۸۴۵۹	مسٹر محمد حیات اللہ صاحب کرمانی "	۶	"
۱۴۷	۸۴۱۵	چودھری امام الدین صاحب " "	۵	"	۱۷۶	۸۴۶۰	مشیر الملک قاضی علی حیدر صاحب عباسی "	۷	"
۱۴۸	۸۴۱۶	چودھری کرم الٰہی صاحب " "	۵	"	۱۷۷	۸۴۶۱	جناب سخاوت اللہ صاحب "	۴	"
۱۴۹	۸۴۱۷	ابراہیم پسر علیا رائین " "	۶	"	۱۷۸	۸۴۶۲	ملا امتیاز علی صاحب "	۴	"
۱۵۰	۸۴۱۸	حافظ نذیر احمد صاحب حلوائی " "	۸	"	۱۷۹	۸۴۶۳	منشی عنایت الرحمٰن صاحب امامی دروازہ "	۲	"
۱۵۱	۸۴۱۹	چودھری اسمٰعیل صاحب گوجر " "	۶	"	۱۸۰	۸۴۶۴	امین الملک سر دبیر منشی سید منصب علی صاحب "	۶	"
۱۵۲	۸۴۲۰	منجانب مسلمانان موضع رانا ماجرا ڈاکخانہ "	۵	"	۱۸۱	۸۴۶۵	اہلیہ صاحبہ سید نور علی صاحب "	۲	"
۱۵۳	۸۴۲۳	ماسٹر منظور احمد صاحب خیاط "	۴	"	۱۸۲	۸۴۶۶	عبدالکریم صاحب "	۴	"
۱۵۴	۸۴۲۵	شیخ عبدالمجید صاحب قریشی میرٹھ	۵	"	۱۸۳	۸۴۶۷	میر دبیر دبیر الانشان قاضی ولی محمد صاحب	۶	"
۱۵۵	۸۴۲۸	ماسٹر عبداللطیف صاحب خیاط "	۴	"	۱۸۴	۸۴۶۸	مغیث الدین صاحب والدہ صاحب نواسی مہتاب صاحب	۵	"
۱۵۶	۸۴۲۹	عاشق الٰہی صاحب " "	۲	"	۱۸۵	۸۴۶۹	منشی عبدالحی صاحب چوک بازار "	۴	"
۱۵۷	۸۴۳۰	محمد سلیمان صاحب " "	۴	"	۱۸۶	۸۴۷۰	حافظ ناصر محمد خانصاحب امام "	۴	"
۱۵۸	۸۴۳۵	مشائخ الدین صاحب بازار بزازہ "	۲	"	۱۸۷	۸۴۷۱	منشی عبدالحفیظ بیگ صاحب "	۴	"
۱۵۹	۸۴۳۷	محمد اسمٰعیل صاحب دیلی بازار "	۲	"	۱۸۸	۸۴۷۲	منشی نصیر الدین صاحب "	۲	"
۱۶۰	۸۴۳۹	حاجی عظیم اللہ صاحب تاجر لوہا سپنہ "	۴	"	۱۸۹	۸۴۷۳	منشی محمد فاروق صاحب و ہمشیرہ صاحبہ موصوفہ "	۸	"
۱۶۱	۸۴۴۰	محمد عبدالرشید صاحب صدر بازار "	۶	رسالہ	۱۹۰	۸۴۷۴	ڈاکٹر حکیم محمد اقبال حسین صاحب "	۲	"
۱۶۲	۸۴۴۳	سید صفی الحسن صاحب زیدی بی اے آگرہ	۶	"	۱۹۱	۸۴۷۵	قاضی محمد اعظم علی صاحب وکیل "	۵	"
۱۶۳	۸۴۴۵	محمد فاروق صاحب سادہ کار مکان ۲۶۵ گلی مسجد والی	۳	فرض طلبہ	۱۹۲	۸۴۷۶	ماسٹر تجمل حسین صاحب "	۱	"
۱۶۴	۸۴۴۷	رحمت اللہ صاحب کوہ منصوری	۱۴	زکوٰۃ	۱۹۳	۸۴۷۷	مولوی سید عبداللہ بن حاجی اسمٰعیل صاحب سورت	۵	زکوٰۃ بھی خواہ
۱۶۵	۸۴۴۸	حاجی محمد ظہور صاحب قصبہ آنولہ بریلی	۵	فرض طلبہ	۱۹۴	۸۴۷۸	حاجی احمد یوسف چھانیہ صاحب راندیر "	۵	"
۱۶۶	۸۴۴۹	ڈاکٹر برکت علی صاحب ضلع سہارنپور	۵	زکوٰۃ	۱۹۵	۸۴۷۹	نظیر حسین صاحب پنشنر موضع بلاڈلی ریاست کیسہ	۶	"
۱۶۷	۸۴۵۰	ممتاز النبی صاحب قصبہ شیشہ کوٹ " بجنور	۵	"	۱۹۶	۸۴۸۰	خواجہ محمد شریف صاحب محلہ خواجگان "	۵	"
۱۶۸	۸۴۵۱	جعفر حسین صاحب معرفت شیخ مبارک احمد صاحب	۵	فرض طلبہ	۱۹۷	۸۴۸۱	حاجی نور محمد و حاجی عیسیٰ صاحبان پوسٹ کراچی	۵	"
۱۶۹	۸۴۵۲	بابو نذیر احمد صاحب سیہور بھوپال	۵	زکوٰۃ	۱۹۸	۸۴۸۲	شیخ احمد حسن صاحب بگرام مرتضیٰ پور لکھنؤ	۵	فرض طلبہ
۱۷۰	۸۴۵۳	سید محمد منظور علی صاحب بسی سرہند	۵	"	۱۹۹	۸۴۸۳	عبدالصمد صاحب اینڈ سنز بیدواڑہ سورت	۵	زکوٰۃ

نمبر شمار	نمبر رسید بخشی	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۰۰	۸۴۸۴	مرغوب احمد صاحب راجپور مظفر نگر	۵	زکوٰۃ بہی خواہ
۲۰۱	۸۴۸۵	منجانب اہل خانہ مولوی میزالدین صاحب لکھنؤ	۵	کتب وقفی
۲۰۲	۸۴۸۶	حکیم محمد اشفاق الحسین صاحب عالمگیر گنج بانس بریلی	۷	زکوٰۃ بہی خواہ
۲۰۳	۸۴۸۷	حافظ محمد اسمٰعیل صاحب دہلی	۱	فرض طلبہ
۲۰۴	۸۴۸۸	حافظ فضل حسین صاحب ضلع جہلم	۵	زکوٰۃ
۲۰۵	۸۴۸۹	محمد عثمان صاحب اردو بازار گورکھپور	۵	"
۲۰۶	۸۴۹۰	حاجی م شمشاد حسین صاحب علیگڈھ	۵	"
۲۰۷	۸۴۹۱	منجانب حاجی نبی بخش صاحب کوہ شملہ	۵	"
۲۰۸	۸۴۹۲	محمد موسیٰ صاحب کنٹریکٹر بی ڈبلیو ڈی حیدرآباد دکن	۵	"
۲۰۹	۸۴۹۳	محمد مرزا صاحب اینڈ کمپنی ۲۳۹ بمبئی	۵	"
۲۱۰	۸۴۹۴	فدا حسین صاحب بمبردار ملیانہ ڈاکخانہ کھوسیڑھ	۱	فرض طلبہ
۲۱۱	۸۴۹۵	ڈاکٹر عبدالحی صاحب پنشنر محلہ بدھواری اوناؤ	۵	زکوٰۃ
۲۱۲	۸۴۹۷	مولانا برکت علی صاحب گوجرانوالہ پنجاب	۱	تعمیر تنظیم
۲۱۳	۸۴۹۸	بابو چراغ الدین صاحب " "	۵	"
۲۱۴	۸۴۹۹	شیخ سراج الدین محمد شفیع صاحبان " "	۵	"
۲۱۵	۸۵۰۰	محمد علی صاحب حلوائی بازار تھانہ " "	۵	"
۲۱۶	۸۵۰۱	حاجی غلام نبی صاحب آئیرن مرچنٹ ڈیپو "	۵	"
۲۱۷	۸۵۰۲	حافظ عبیداللہ صاحب فاضل دیوبند " "	۵	"
۲۱۸	۸۵۰۳	شاہ سلطان احمد صاحب جالندھری " "	۱	"
۲۱۹	۸۵۰۴	حاجی عبدالرسول و فقیر محمد صاحبان کوہاٹ	۱	"
۲۲۰	۸۵۰۵	حاجی غلام حسین صاحب پنشنر گوجرانوالہ پنجاب	۵	فرض طلبہ
۲۲۱	۸۵۰۶	چودھری غلام حسین صاحب " " "	۵	زکوٰۃ
۲۲۲	۸۵۰۷	محمد اسمٰعیل صاحب ٹال والے " "	۱	تعمیر تنظیم
۲۲۳	۸۵۰۸	شیخ نصیر الدین صاحب گھکڑ " "	۵	"
۲۲۴	۸۵۰۹	حاجی فخر الدین صاحب " "	۱	"
۲۲۵	۸۵۱۱	ماسٹر نوشی محمد صاحب " "	۱	زکوٰۃ بہی خواہ
۲۲۶	۸۵۱۲	شیخ چودھری غلام محمد صاحب " "	۱	تعمیر تنظیم
۲۲۷	۸۵۱۳	ملک محمد اقبال محمد نور صاحبان " "	۱	"
۲۲۸	۸۵۱۴	شیخ غلام ربانی صاحب شہر گجرات	۵	عطاء بہی خواہ

نمبر شمار	نمبر رسید بخشی	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۳۹	۸۵۱۵	منجانب مسماۃ رابعہ خاتون ذریعہ شیخ غلام احمد صاحب شہر گجرات پنجاب	۵	تعمیر مسجد
۲۳۰	۸۵۱۷	حافظ محمد عبداللہ صاحب " "	۸	عطاء بہی خواہ
۲۳۱	۸۵۱۹	بابا چراغ دین صاحب مسلم بازار " "	۱	"
۲۳۲	۸۵۲۱	مولوی حاجی سعید احمد صاحب مدرس دار العلوم	۷	"
۲۳۳	۸۵۲۳	سراج حسین صاحب بہاڑ گنج شاہجہانپور	۵	زکوٰۃ
۲۳۴	۸۵۲۵	خان صاحب حاجی احمد حسن صاحب پنشنر بمبئی	۵	"
۲۳۵	۸۵۲۶	بابو احمد الدین صاحب ٹیلر ماسٹر ریاست پٹیالہ	۵	"
۲۳۶	۸۵۲۷	شیخ حاجی ضیاء الدین صاحب سکرام پور بدایوں	۵	"
۲۳۷	۸۵۲۸	محمد رحمت اللہ صاحب نروانہ ریاست پٹیالہ	۵	"
۲۳۸	۸۵۲۹	حکیم خدا بخش صاحب میانہ پورہ شہر سیالکوٹ	۵	"
۲۳۹	۸۵۳۰	" " " "	۵	کتب وقفی
۲۴۰	۸۵۳۳	نیاز احمد صاحب مالک نیاز فرم پھرندہ - گورکھپور	۵	زکوٰۃ بہی خواہ
۲۴۱	۸۵۳۶	مسماۃ حمیدہ خاتون اہلیہ حافظ لیاقت حسین صاحب	۵	"
۲۴۲	۸۵۳۸	روح الدین صاحب قصبہ کوسیخ ضلع رہتک جالندھر	۵	"
۲۴۳	۸۵۳۹	سید امیر احمد صاحب محلہ کھڑک بمبئی ۹	۵	"
۲۴۴	۸۵۴۰	مبارز خان صاحب میجر رسالہ ۴۰ کیکی سرگودھا	۵	"
۲۴۵	۸۵۴۶	جناب شاہ برادرس کارٹ روڈ شملہ	۵	"
۲۴۶	۸۵۴۷	حافظ محمد احمد صاحب "	۵	تعمیر تنظیم
۲۴۷	۸۵۴۸	مولانا قاری احمد حسین صاحب و چند اہل خیر "	۱	"
۲۴۸	۸۵۴۹	چودھری مختار احمد صاحب موٹر بازار "	۱	"
۲۴۹	۸۵۵۰	جناب سید فلک سیر شاہ صاحب "	۱	عطاء بہی خواہ
۲۵۰	۸۵۵۱	" میر محمد دین صاحب ذریعہ غلام احمد گجرات	۵	زکوٰۃ
۲۵۱	۸۵۵۲	ماسٹر ملک محمد امین صاحب "	۵	عطاء
۲۵۲	۸۵۵۶	حاجی محمد عبداللہ صاحب "	۵	زکوٰۃ
۲۵۳	۸۵۵۸	منشی کرم دین محمد شریف صاحبان "	۵	عطاء
۲۵۴	۸۵۵۹	محمد اسلم صاحب ذریعہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب سیالکوٹ	۵	زکوٰۃ
۲۵۵	۸۵۶۰	مولوی عبدالرشید و مولوی عبیداللہ و ملک احمد علی و محمد دین و احمد دین و ملک نور عالم سیالکوٹ		"
۲۵۶	۸۵۶۱	محمد الٰہی صاحب تحصیل کہاریان گجرات	۵	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۵۷	۸۶۱۳	برکت علی صاحب معرفت غلام احمد صاحب گجرات	۱	عطا بہی خواہ	۲۸۷	۸۶۱۷	ماسٹر محمد حسان علیخاں صاحب فیروزآباد آگرہ	۱	عطا بہی خواہ
۲۵۸	۸۶۱۴	شیخ عبدالحمید صاحب ماسٹر گورنمنٹ اسکول "	۱	"	۲۸۸	۸۶۱۶	صدیق حسین لیاقت حسین صاحبان "	۱	"
۲۵۹	۸۶۱۵	حافظ محمد حیات صاحب سوندرہ ڈیرہ آباد	۱	"	۲۸۹	۸۶۱۷	بسم اللہ خانصاحب "	۱	"
۲۶۰	۸۶۱۶	مستری محمد علی صاحب وغیرہ شہر گجرات	۱۰	فرض طلبہ	۲۹۰	۸۶۱۸	مولانا محمد عزیز صاحب مسلم یونیورسٹی تار بنگلہ علیگڈھ	۱	رسالہ
۲۶۱	۸۶۱۸	عبدالعلیم وسلیم الدین صاحبان تیرنگر میرٹھ	۱	عطا	۲۹۱	۸۶۱۹	بابو عبدالقدوس صاحب اور سیر " علیگڈھ	۱۰	زکوٰۃ
۲۶۲	۸۶۱۴	حاجی عبدالغفور صاحب بازار حلوائیان علیگڈھ	۱	"	۲۹۲	۸۶۲۰	حافظ محمد احمد صاحب فیروزآباد آگرہ	۱۰	"
۲۶۳	۸۶۱۷	ماسٹر محمد یسین صاحب متوسر کل کمرہ ۳۳ یونیورسٹی	۱	"	۲۹۳	۸۶۲۱	شیخ علاؤالدین صاحب " "	۱	"
۲۶۴	۸۶۱۸	منشی مسعود حسن صاحب صدیقی " "	۱	زکوٰۃ	۲۹۴	۸۶۲۲	حکیم سید شاہ نواز صاحب بیرون دروازہ سیدان جالندھر	۱	عطا
۲۶۵	۸۶۱۹	ابوبکر احمد حلیم صاحب اے بی اے " "	۵	عطا	۲۹۵	۸۶۲۳	جناب زبیر عزیز صاحب محلہ قاضیان "	۱	"
۲۶۶	۸۶۲۰	بابو عبدالحمید صاحب انجینئر " "	۱	"	۲۹۶	۸۶۲۵	شیر محمد صاحب وجوہہ کلاں "	۵	زکوٰۃ
۲۶۷	۸۶۲۳	چودھری عبدالرحمن خانصاحب پٹھانکوٹ گورداسپور	۸	زکوٰۃ	۲۹۷	۸۶۲۸	احمد سلیمان دادا بھائی صاحب سورت	۵	"
۲۶۸	۸۶۲۳	" " " "	۸	فرض طلبہ	۲۹۸	۸۶۲۰	روح الامین صاحب کوئچ جالون	۸	"
۲۶۹	۸۶۲۹	سید قمر الحسن صاحب لاہور چھاؤنی	۵	زکوٰۃ	۲۹۹	۸۶۲۱	صلابت خانصاحب " "	۵	"
۲۷۰	۸۶۳۰	حاجی عبدالغفور صاحب عطار نجیب آباد بجنور	۵	"	۳۰۰	۸۶۲۳	محمد شیر الدین صاحب پنشنر برار قصاب پورہ	۵	"
۲۷۱	۸۶۳۱	حافظ محمد ابراہیم صاحب چوک بازار ہوپال	۵	"	۳۰۱	۸۶۲۴	جناب والدہ صاحبہ رزاق داد خانصاحب کوالیار	۵	کتب دینی
۲۷۲	۸۶۳۲	سید منظور حسن صاحب اور سیر سکھر سندھ	۵	"	۳۰۲	۸۶۲۵	خان بہادر محمد رحمت خانصاحب خورجہ بلند شہر "	۵	زکوٰۃ بہی خواہ
۲۷۳	۸۶۳۳	یار محمد صاحب معرفت پوسٹماسٹر حیدرآباد "	۱۰	فرض طلبہ	۳۰۳	۸۶۲۷	محمد الیاس صاحب رانی کھیت دانہ دہلی	۵	"
۲۷۴	۸۶۳۴	حکیم محمد ابراہیم صاحب اکبرآباد بجنور	۵	زکوٰۃ	۳۰۴	۸۶۲۸	ممتاز علی صاحب لاہور یا منڈی ملتان	۵	"
۲۷۵	۸۶۳۵	پدہان محمد ابراہیم صاحب علی پورہ نگینہ "	۵	"	۳۰۵	۸۶۲۹	مولانا کریم بخش صاحب جھک پور مظفرگڈھ	۱	رسالہ
۲۷۶	۸۶۳۶	اللہ راضی صاحب امین نہر مورنہ مظفرنگر	۵	"	۳۰۶	۸۶۵۰	شیخ محمد سکندر علی صاحب محکمہ سراجگنج ضلع پٹنہ	۱	کتب دینی
۲۷۷	۸۶۳۷	سیٹھ سلیمان اسمٰعیل محمدی صاحب ہکلوٹر سورت	۵	"	۳۰۷	۸۶۵۱	نواب جمشید علی خانصاحب باغپت میرٹھ	۱	زکوٰۃ
۲۷۸	۸۶۳۸	مستری محمد دین صاحب آہنگر کوہ شملہ	۵	"	۳۰۸	۸۶۵۲	جناب فتح الدین صاحب گوجرانوالہ پنجاب	۱	للہ
۲۷۹	۸۶۴۰	حاجی نور بخش صاحب سوداگر بانس مظفرنگر	۵	"	۳۰۹	۸۶۶۵	اکرم خانصاحب تحصیل وضلع راولپنڈی	۱	عطا
۲۸۰	۸۶۴۸	ڈاکٹر رفیق احمد صاحب بنگلہ ۳ مسلم یونیورسٹی علیگڈھ	۵	عطا	۳۱۰	۸۶۶۶	خان محمد صاحب " "	۱	"
۲۸۱	۸۶۴۹	چودھری منور خانصاحب	۸	"	۳۱۱	۸۶۶۷	صاحب زاد صاحب " "	۱	"
۲۸۲	۸۶۱۰	عبداللطیف صاحب کوٹلہ فیروزآباد آگرہ	۱	"	۳۱۲	۸۶۶۸	کریم الٰہی صاحب " "	۱	"
۲۸۳	۸۶۱۱	عبدالغنی صاحب " " "	۱	"	۳۱۳	۸۶۶۹	امیر احمد خانصاحب " "	۱	"
۲۸۴	۸۶۱۲	حافظ محمد اسمٰعیل صاحب محلہ حسینی "	۱	"	۳۱۴	۸۶۷۰	جمال الدین صاحب محلہ کھٹی "	۸	"
۲۸۵	۸۶۱۳	شیخ انوار حسین صاحب مین پوری دروازہ	۱	"	۳۱۵	۸۶۷۱	فتح محمد صاحب اور سیر "	۱	"
۲۸۶	۸۶۱۴	" عبدالرحیم صاحب چوراہہ "	۵	"	۳۱۶	۸۶۷۲	محمد دین صاحب نورمین "	۱	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۳۱۷	۸۶۷۳	عبدالحمید صاحب کمپنی محلہ راولپنڈی	۵	بہی خواہ
۳۱۸	۸۶۷۴	عبدالحمید صاحب " "	۵	"
۳۱۹	۸۶۷۵	عبدالرحمن صاحب " "	۵	"
۳۲۰	۸۶۷۶	بابو سراج الدین صاحب نیا محلہ "	۵	"
۳۲۱	۸۶۷۷	ماسٹر فضل حسین صاحب پرانہ قلعہ "	۵	"
۳۲۲	۸۶۷۸	ڈاکٹر دندان ساز صاحب فیروزپورہ "	۵	"
۳۲۳	۸۶۷۹	بابو عبدالغنی صاحب نیا کٹرہ راجہ بازار "	۵	زکوٰۃ
۳۲۴	۸۶۸۰	بابو محمد اسمٰعیل صاحب چھاچھی محلہ "	۵	"
۳۲۵	۸۶۸۵	مولانا مختار احمد صاحب ریاست دیوان پور	۵	"
۳۲۶	۸۶۸۶	محمد سعید صاحب براستہ سنگوہی ضلع جہلم	۲	"
۳۲۷	۸۶۸۷	لال مستری صاحب کوئٹہ بلوچستان محلہ اسلام آباد	۷	"
۳۲۸	۸۶۸۸	مولانا سید ہدیٰ حسن صاحب مفتی محلہ سورت	۵	"
۳۲۹	۸۶۸۹	محمد علیصاحب پسر فیاض علی جڑودہ ضلع میرٹھ	۵	قرضطلبہ
۳۳۰	۸۶۹۰	مخدوم صاحب گدھی سنگی بورڈ ڈاکخانہ لنڈہور سہارنپور	۵	"
۳۳۱	۸۶۹۱	محمد حسین صاحب ایم اے ایل بی مسلم یونیورسٹی	۵	"
۳۳۲	۸۶۹۵	محمد شفیع صاحب کھٹوریہ کشن گنج دہلی علیگڈھ	۵	زکوٰۃ
۳۳۳	۸۶۹۶	محمد قاسم محمد طیب صاحبان رانی کھیت ضلع الموڑہ	۵	"
۳۳۴	۸۶۹۷	محمد اسمٰعیل عبدالعزیز صاحب ۲۵ کلکتہ	۵	"
۳۳۵	۸۶۹۹	رحمت شاہ دوکاندار بوچر خانہ خورد نینی تال	۵	"
۳۳۶	۸۷۰۰	عبدالحمید خانصاحب موضع وکلولی ڈاکخانہ بالاگڈھ ضلع بلند شہر	۵	"
۳۳۷	۸۷۰۱	محمد امجد اللہ صاحب تارم کیپر گنج ضلع گورکھپور	۵	"
۳۳۸	۸۷۰۲	میر زبی اے راندیر لیشنڈ منٹ ذکریا اسٹریٹ کلکتہ	۵	"
۳۳۹	۸۷۰۳	محمد یٰسین صاحب محلہ چاچپور ضلع مونگیر	۵	قرضطلبہ
۳۴۰	۸۷۰۴	حضرت مولانا سید صغیر حسین صاحب مدرس ارہلوی	۵	رسالہ
۳۴۱	۸۷۰۵	عبدالرحمن صاحب محلہ قاضی پاڑہ بجنور	۵	زکوٰۃ
۳۴۲	۸۷۰۷	ایم اے بیچ بولات صاحب منہولن ضلع سورت	۵	"
۳۴۳	۸۷۰۸	مولوی سلطان احمد صاحب رحمانی خلیفہ پورہ پٹنہ سیٹی	۵	رسالہ
۳۴۴	۸۷۰۹	شیخ نیاز احمد صاحب پھریندہ گورکھپور	۵	"
۳۴۵	۸۷۱۰	حاجی محمد سلیم صاحب شہر بستی	۵	"
۳۴۶	۸۷۱۱	مرزا ابراہیم احمد صاحب چوک بازار سورت	۵	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۳۴۷	۸۷۱۲	منشی محمد صالح صاحب پیشکار کلکٹری سہارنپور	۵	رسالہ
۳۴۸	۸۷۱۳	مولوی عبداللطیف صاحب مہتمم مدرسہ اسلامیہ سونی پت	۵	"
۳۴۹	۸۷۱۵	جناب قاسم محمد ڈیسائی صاحب پوسٹ بکس ۵ ناٹال افریقہ	۵	زکوٰۃ بہی خواہ
۳۵۰	۸۷۱۷	بابو کفایت اللہ صاحب ریلوے اسٹیشن دہرہ دون	۵	"
۳۵۱	۸۷۱۹	قاضی عبدالغفار صاحب ضلع تھرپارکر سندہ	۵	قرضطلبہ
۳۵۲	۸۷۲۰	والد صاحب و ہمشیرہ صاحبہ عطیہ خدمت مستقیم صاحب بلند شہر	۵	"
۳۵۳	۸۷۲۱	ہر دو اہلیہ خود و والدین مرحومین خود	۵	"
		عطیہ محمد صدیق صاحب "		
۳۵۴	۸۷۳۵	قاسم محمد صاحب ڈیسائی پوسٹ بکس ۵ ناٹال افریقہ	۵	"
۳۵۵	۸۷۳۶	شیخ تسلیم احمد نسیم احمد صاحبان شیرکوٹ بجنور	۵	عطاء
۳۵۶	۸۷۳۷	محمد ادریس خان امین تقسیم محلہ کوٹری پٹلہ سہارنپور	۵	زکوٰۃ
۳۵۷	۸۷۳۸	خدا تمعیل محمد یونس صاحبان نگینہ بجنور	۵	قرضطلبہ
۳۵۸	۸۷۳۹	حاجی علی حسین صاحب مقبرہ اسحاق بیگ ۲ قمر آباد	۵	زکوٰۃ
۳۵۹	۸۷۴۰	شیخ فضل محمد صاحب معرفت مولوی غلام رسول صاحب	۵	"
۳۶۰	۸۷۴۱	" تسلیم احمد اشرف علیصاحبان شیرکوٹ بجنور	۵	قرضطلبہ
۳۶۱	۸۷۴۲	صدیق محمد صاحب شاہدان لنڈ ڈیرہ غازیخان	۵	زکوٰۃ
۳۶۲	۸۷۴۳	حاجی محمد مطیع اللہ صاحب متصل جامع مسجد گورکھپور	۵	"
۳۶۳	۸۷۴۴	محمد علیصاحب ساکن حبیب والہ ڈاکخانہ خاص بجنور	۵	"
۳۶۴	۸۷۴۵	" " " "	۵	عطاء
۳۶۵	۸۷۴۶	شرافت علیصاحب معرفت سید تیر علیصاحب نگینہ "	۵	زکوٰۃ بہی خواہ
۳۶۶	۸۷۴۷	حاجی عبدالحق حاجی دین محمد صاحبان پٹن بازار	۵	"
۳۶۷	۸۷۴۸	شیخ حسین بخش صاحب محلہ قلعہ کرتپور سلطانپور	۵	"
۳۶۸	۸۷۴۹	امانت علیصاحب پنشنر نمبردار ملانہ ضلع انبالہ	۵	"
۳۶۹	۸۷۵۰	" " " "	۵	عطاء
۳۷۰	۸۷۵۱	خان محمد صاحب پولیس انسپکٹر ڈی کدور اسٹیٹ	۵	زکوٰۃ
۳۷۱	۸۷۵۲	مولوی محمد مصطفیٰ خانصاحب چھتاری کمپونڈر علیگڈھ	۵	"
۳۷۲	۸۷۵۳	" " " "	۵	قرضطلبہ
۳۷۳	۸۷۵۴	عبدالمجید صاحب سرور ہیڈ کوارٹر سی آئی ایس لوہارو	۵	زکوٰۃ
۳۷۴	۸۷۵۵	ایس رحمت اللہ عنایت اللہ صاحب شیرکوٹ بجنور	۵	"
۳۷۵	۸۷۵۶	محمد حبیب اللہ خانصاحب ولایت منزل علیگڈھ	۵	بہی خواہ

نمبر شمار	نمبر رسید تختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید تختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۳۷۶	۸۷۵۷	محمد بشیر خانصاحب سپرنٹنڈنٹ پوسٹ دادالی بلتستان	۵	زکوٰۃ بہی خواہ	۴۰۶	۸۷۹۱	بی بی قدسیہ بیگم صاحب تحصیل باغپت میرٹھ	۵	زکوٰۃ بہی خواہ
۳۷۷	۸۷۵۹	عبد الحلیم صاحب ریاست منڈی ضلع کانگڑہ	للحہ	عطاء	۴۰۷	۸۷۹۲	ڈاکٹر سید ظہور الدین صاحب موضع سنوتہ ڈاکخانہ پھلاہ	۵	"
۳۷۸	۸۷۶۰	عبد الغفار صاحب توجہک اسٹیٹ سندھ	۵	زکوٰۃ	۴۰۸	۸۷۹۳	خان بہادر شیخ رشید احمد صاحب سوداگر اسلحہ دہلی	۶	رسالہ
۳۷۹	۸۷۶۱	جناب نور احمد صاحب جی بی روڈ الہ آباد	ماہ	"	۴۰۹	۸۷۹۴	میاں امام الدین صاحب سرد پالی گورداسپور	۷	زکوٰۃ
۳۸۰	۸۷۶۲	محمد احمد صاحب ایس اے چاندنی چوک دہلی	۶	رسالہ	۴۱۰	۸۷۹۵	مولوی حکیم محمد علی صاحب دہاں سنگھ گیٹ امرتسر	۶	"
۳۸۱	۸۷۶۳	نواب مولانا حبیب الرحمن صاحب علیگڈھ	۶	"	۴۱۱	۸۷۹۶	محمد زکریا صاحب تاجران عطر چوک لکھنؤ	للحہ	"
۳۸۲	۸۷۶۴	محمد مبارک حسین صاحب اسٹیشن چیرا	۶	"	۴۱۲	۸۷۹۷	بابو نذیر احمد صاحب سرویر سروے آفس کراچی	۵	"
۳۸۳	۸۷۶۵	فخر الدین احمد صاحب صدیقی شیرکوٹ بجنور	۶	زکوٰۃ بہی خواہ	۴۱۳	۸۷۹۸	حاجی امانت علی صاحب محلہ سوتر رکی سہارنپور	ماہ	"
۳۸۴	۸۷۶۶	عبد البشیر صاحب صدر بازار لینڈون	۶	"	۴۱۴	۸۷۹۹	محمد احمد صاحب اینڈ برادرس ۳۲ بازار بمبئی	۵	"
۳۸۵	۸۷۶۷	مطلوب الٰہی صاحب کمبوہ دروازہ میرٹھ	للحہ	"	۴۱۵	۸۸۰۰	حاجی رحیم بخش محمد ابراہیم صاحبان خورجہ بلند شہر	۵	"
۳۸۶	۸۷۶۸	مقبول احمد صاحب فیلڈ گنج لدھیانہ	۵	فرض طلبہ	۴۱۶	۸۸۰۱	مولوی غلام حسین صاحب بہاگوال خورد گجرات	۵	"
۳۸۷	۸۷۷۱	منشی محمد ظہور الحسن صاحب بالا قلعہ بھوپال	۶	زکوٰۃ	۴۱۷	۸۸۰۲	جناب محمود صاحب ۹۰۹ پولیس کراچی	۵	"
۳۸۸	۸۷۷۲	عبد الرحمن صاحب محلہ سرائے پرانی عیدگاہ دہلی	۵	"	۴۱۸	۸۸۰۳	ایک بیگم صاحب نئی بستی ڈاکخانہ قائم گنج فرخ آباد	۵	عطاء
۳۸۹	۸۷۷۳	محمد عزیز الدین صاحب تحصیل و ضلع انبالہ	۵	"	۴۱۹	۸۸۰۴	محمد شریف صاحب دہوری پٹیالہ	۵	زکوٰۃ
۳۹۰	۸۷۷۴	فضل محمد علی احمد صاحب فروٹ مرچنٹ ۱۲ بڑا بازار	۵	فرض طلبہ	۴۲۰	۸۸۰۵	شیخ محمد عبد الکریم صاحب کلکتہ والے مظفر نگر	۵	فرض طلبہ
۳۹۱	۸۷۷۵	مالکان یونائٹڈ سائیکل سٹنڈر اسپورٹ ورکس کلکتہ	۵	"	۴۲۱	۸۸۰۶	ابرار احمد صاحب معرفت عبد الرحمن صاحب بجنور	۵	زکوٰۃ
۳۹۲	۸۷۷۶	مولوی عظمت علی صاحب موضع و پوسٹ ڈاکخانہ ہریانہ ضلع پشاور	۵	زکوٰۃ	۴۲۲	۸۸۰۷	حافظ محمد حکیم ذریعہ ایچ عبد القیوم اینڈ کمپنی فیضآباد	۵	"
۳۹۳	۸۷۷۷	مسٹر عبد الرحمن خانصاحب رحمن منزل ریاست نابھہ	۵	فرض طلبہ	۴۲۳	۸۸۰۸	محمد بشیر احمد صاحب گورنمنٹ سنٹرل پریس الہ آباد	للحہ	"
۳۹۴	۸۷۷۸	شیخ نعمت علی محمد صادق صاحبان لاہور	۵	زکوٰۃ	۴۲۴	۸۸۰۹	محمد کشف الرحمن صاحب سیوتی سی پی	۵	"
۳۹۵	۸۷۷۹	مولانا محمد الدین صاحب چک ۱۸۷ ضلع تھرپارکر سندھ	۶	رسالہ	۴۲۵	۸۸۱۰	مستری حمید اللہ صاحب صدر بازار لینڈون گڈھ	۵	عطاء
۳۹۶	۸۷۸۰	سلیمان حاجی یوسف صاحب ۱۲ بنگلور سٹی	۵	زکوٰۃ	۴۲۶	۸۸۱۱	منشی عثمان صاحب دفتر محاسبی حیدرآباد دکن	۶	رسالہ
۳۹۷	۸۷۸۱	ایم حاجی عبد الرحمن صاحب پارک ٹرن مدراس	ماہ	"	۴۲۷	۸۸۱۲	محمد امین صاحب برادرس لمیٹڈ پورا ہیرین کانپور	ماہ	زکوٰۃ بہی خواہ
۳۹۸	۸۷۸۳	محمد اعظم صاحب جامعی کہرہ موتی رام امرتسر	۵	"	۴۲۸	۸۸۱۳	نور محمد صاحب پنشنر سنہری مسجد ہوشیارپور	۵	"
۳۹۹	۸۷۸۴	مجیب اللہ خانصاحب موضع بھنسامیانی	۵	"	۴۲۹	۸۸۱۴	سید مبارک حسین صاحب رئیس تہڑی مظفر نگر	۵	"
۴۰۰	۸۷۸۵	یوسف سٹور محلہ تمباکو والہ مرادآباد ضلع بستی	۵	"	۴۳۰	۸۸۱۵	شیخ محمد عبد اللہ صاحب ٹانڈہ عمر ضلع ہوشیارپور	۵	"
۴۰۱	۸۷۸۶	خواجہ حمید اللہ صاحب احسن منزل ڈھاکہ	۵	"	۴۳۱	۸۸۱۷	منشی محمد اسحاق صاحب ہردرسوڈہ ضلع گونڈہ	۵	"
۴۰۲	۸۷۸۷	محمد عبد الوحید صاحب " "	۷	"	۴۳۲	۸۸۱۸	حافظ نور محمد صاحب موتی گنج بازار "	۷	"
۴۰۳	۸۷۸۸	محمد یعقوب خانصاحب موضع بیلاپور ضلع مظفر نگر	۵	"	۴۳۳	۸۸۱۹	چودھری گل محمد صاحب " "	۶	عطاء
۴۰۴	۸۷۸۹	ولی محمد صاحب مقلم ایڈمو لدھیانہ	۵	"	۴۳۴	۸۸۲۰	شیخ محمد امین الدین صاحب یانٹوہ کانہیادانہ	ماہ	زکوٰۃ
۴۰۵	۸۷۹۰	محمد سلطان خانصاحب میرانپور اکڑہ شاہجہانپور	۵	"	۴۳۵	۸۸۲۲	محمد حسن صاحب رئیس ترنڈہ محمد پناہ ریاست بہاولپور	۵	"

نمبر شمار	نمبر رسید بختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید بختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۳۶	۸۸۲۳	ڈاکٹر اے سعید صاحب سعید منزل بندر روڈ کراچی	۵	زکوٰۃ بہی خواہ	۴۳۷	۸۸۶۱	والدہ مرحومہ حافظ عبد القیوم صاحب کمپنی فیض آباد	۵	زکوٰۃ
۴۳۷	۸۸۲۴	داروغہ محمد اکرم صاحب ہارون آباد بہاولپور	۵	"	۴۳۸	۸۸۶۲	شیخ مشرف حسین صاحب مالک کارخانہ ریف لکھنؤ	۵	"
۴۳۸	۸۸۲۵	مولوی شیخ محمد عبد الکریم صاحب راجکوٹ کاٹھیاواڑ	۱	تعمیر دار الطلبہ	۴۳۹	۸۸۶۳	مولوی عبد الہادی خانصاحب تاجر کتب شاہجہانپور	۱	صرف طلبہ
۴۳۹	۸۸۲۶	فضل محمود صاحب رحیم یار خاں ریاست بہاولپور	۵	زکوٰۃ بہی خواہ	۴۵۰	۸۸۶۵	مولانا مسعود السبطین صاحب نگینوی سیفآبادی پٹیالہ	۵	زکوٰۃ
۴۴۰	۸۸۳۰	مولوی سعید احمد صاحب مدیر برہان شیدیپورہ دہلی	۶	چرم عقیقہ	۴۵۱	۸۸۶۶	مولانا عبد الہادی خانصاحب تاجر کتب بہادر گنج	۱	متفرق تعمیر
۴۴۱	۸۸۳۱	مولوی اکرام الدین صاحب مفتی ادارہ شرقیہ "	۶	زکوٰۃ بہی خواہ	۴۵۲	۸۸۶۹	عبد الشکور صاحب سوداگر چوڑی فیروزآباد	۵	زکوٰۃ
۴۴۲	۸۸۳۲	جی آئی حسین ممونجی ۱۹۸ ناگدیوی اسٹریٹ بمبئی	۵	"	۴۵۳	۸۸۷۰	محمد یوسف جان محمد صاحب سوداگر چرم مالیگاؤں	۵	"
۴۴۳	۸۸۳۳	حاجی محمد اسمٰعیل محمد ابراہیم صاحبان نجیب آباد بجنور	۵	"	۴۵۴	۸۸۷۱	شیخ محمد عبد الغنی صاحب اکونٹنٹ جنرل بہاولپور	۵	صرف طلبہ
۴۴۴	۸۸۳۴	ایم مصطفیٰ خانصاحب گیاپور مرزاپور بنارس	۵	"	۴۵۵	۸۸۷۳	اشتیاق احمد صاحب سوداگر پان دیوبند	۵	زکوٰۃ
۴۴۵	۸۸۳۶	یک اہل خیر سلمہ حافظ اکرام اللہ صاحب امام مسجد	۶	"	۴۵۶	۸۸۷۴	حافظ محمد عثمان صاحب سوداگر اردہ بازار گورکھپور	۶	"
۴۴۶	۸۸۳۷	بشیر احمد صاحب لینڈون صدر بازار گنڈوال	۶	"	۴۵۷	۸۸۷۵	مقبول احمد صاحب گرداور قانونگو سلطانپور	۵	"
۴۴۷	۸۸۳۸	محمد اسحاق محمد حیات صاحبان نانپارہ - بہرائچ	۶ ۱۲	"	۴۵۸	۸۸۷۶	حافظ عبد المجید صاحب شفاخانہ نقشبندیہ لائلپور	۲	"
۴۴۸	۸۸۳۹	ابراہیم صاحب ولد ماڑا آرائیں ۳۲۵ گ ب لائلپور	۱۲	صرف طلبہ	۴۵۹	۸۸۷۷	حافظ عبد السلام صاحب جامع مسجد فیروزآباد	۱	صرف طلبہ
۴۴۹	۸۸۴۰	سید عبد الرحمٰن صاحب ۱۱ دوردیہ روڈ بنگلور	۵	زکوٰۃ بہی خواہ	۴۶۰	۸۸۷۸	محمد ظفر حسن صاحب اندرون بدھوارہ بھوپال	۱	"
۴۵۰	۸۸۴۱	ڈاکخانہ کوسیدشاہی بازار مرادآباد	۵	صرف طلبہ	۴۶۱	۸۸۷۹	مولوی محمد یونس صاحب صدر مدرسہ اللہ پور لائلپور	۵	زکوٰۃ
۴۵۱	۸۸۴۲	سید حسن علی صاحب رہتیڑی مظفر نگر	۵	زکوٰۃ	۴۶۲	۸۸۸۰	اللہ بخش صاحب مقام آرڈ ضلع سرگودھا	۵	صرف طلبہ
۴۵۲	۸۸۴۳	عبد القادر صاحب چوک نانپارہ بہرائچ	۵	"	۴۶۳	۸۸۸۱	عبد الغفار صاحب متصل کمالپورہ حیدرآباد دکن	۵	"
۴۵۳	۸۸۴۴	مولوی محمد ابراہیم صاحب مسجد تین کوٹی اعظم گڑھ	۵	"	۴۶۴	۸۸۸۲	امیر عالم صاحب ساکن کریا ضلع راولپنڈی	۵	زکوٰۃ
۴۵۴	۸۸۴۵	عبد اللہ صاحب بہوپالیا چاندپور بجنور	۵	"	۴۶۵	۸۸۸۳	شیخ گل محمد صاحب وکیل بسی ریاست پٹیالہ	۵	صرف طلبہ
۴۵۵	۸۸۴۶	محمد عمر صاحب ڈاکخانہ پارک سٹریٹ کلکتہ	۱۰	عطاء	۴۶۶	۸۸۸۴	عنایت اللہ صاحب سارٹر انبالہ چھاؤنی	۵	زکوٰۃ
۴۵۶	۸۸۴۷	محمد بخش ولد پیر بخش صاحب چک ۳۲۹ گ ب لائلپور	۱۲	صرف طلبہ	۴۶۷	۸۸۸۵	تراب علی محمد عمر صاحبان تمباکو رجسٹ مقام انبیٹا	۵	"
۴۵۷	۸۸۴۸	محمد الدین صاحب ہیڈ کلرک گورنمنٹ کالج ہوشیارپور	۵	زکوٰۃ	۴۶۸	۸۸۸۶	حکمت اللہ صاحب صدیقی پوسٹل کلرک قصبہ دہامپور	۵	"
۴۵۸	۸۸۴۹	حاجی مولا بخش و محمد نور الٰہی صاحب ریوارٹی	۵	"	۴۶۹	۸۸۸۷	تنہا و ابوبکر صاحبان جوسہ رپچی روڈ	۵	"
۴۵۹	۸۸۵۰	اکرام حسین صاحب وکیل گورنمنٹ بہوپال	۵	صرف طلبہ	۴۷۰	۸۸۸۸	اظہار الحسن صاحب پوسٹماسٹر شیرکوٹ	۵	"
۴۶۰	۸۸۵۱	چھجو نمبردار صاحب موضع سیدپور میرٹھ	۵	"	۴۷۱	۸۸۸۹	حاجی محمد آفاق صاحب مبارکپور ضلع فرخ آباد	۵	"
۴۶۱	۸۸۵۲	ایم قاسم صاحب ۱۲ ڈاکخانہ دھرم تلہ کلکتہ	۵	زکوٰۃ	۴۷۲	۸۸۹۰	مصطفیٰ خانصاحب تاجر عطر قنوج	۵	"
۴۶۲	۸۸۵۶	حافظ زین الدین صاحب گڈی بختہ مظفر نگر	۶	عطاء	۴۷۳	۸۸۹۱	مرزا علی جان صاحب گریٹ واچ پہاڑ گنج دہلی	۵	"
۴۶۳	۸۸۵۷	مسماۃ مسعودہ بیگم صاحبہ مرسلہ " "	۵	"	۴۷۴	۸۸۹۲	ابو یوسف منظور الحق صاحب فرکنتال کوٹ ڈنڈیا لائلپور	۵	عطاء
۴۶۴	۸۸۵۸	عبد الکریم صاحب گزہوال صدر بازار لینڈون	۵	زکوٰۃ	۴۷۵	۸۸۹۳	رئیس احمد جمیل صاحب اردو بازار گورکھپور	۵	زکوٰۃ
۴۶۵	۸۸۵۹	دیدار خاں رحیم خاں صاحب ۱۲ کولوٹولہ لین کلکتہ	۵	"	۴۷۶	۸۸۹۴	محمد امین صاحب ماسٹر سبدالپورہ اودھ	۵	"
۴۶۶	۸۸۶۰	حاجی کریم بخش حاجی عبد الحمید صاحب قصبہ سلار	۵	"	۴۷۷	۸۸۹۵	حاجی سید ظہیر الدین صاحب قصبہ گلاوٹھی بلند شہر	۵	"

نمبر شمار	نمبر رسید بجنسہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید بجنسہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۷۸	۸۸۹۷	بابو محمد افضل صاحب پوسٹماسٹر فیض آباد	۶	رسالہ	۵۰۹	۸۹۳۴	ملک عبدالرحمن صاحب ابواسحاق روڈ لاہور	عہ	وظیفہ متفرقات
۴۷۹	۸۸۹۸	مسماۃ خاتون بی بی سر اللہ بخش صاحب مقام اروڑ سرگودہا	عہ	عطیہ	۵۱۰	۸۹۳۳	ڈاکٹر حفیظ اللہ صاحب اعظم گڑھ	عہ	صرف طلبہ
۴۸۰	۸۸۹۹	وقارالدین احمد صاحب کلرک قصبہ دہامپور بجنور	عہ	زکوۃ	۵۱۱	۸۹۳۴	سید محمد علی صاحب ریاست دتیا	عہ	زکوۃ
۴۸۱	۸۹۰۰	حاجی نورالحق صاحب کچا باغ بنارس	عہ	"	۵۱۲	۸۹۳۵	ماسٹر عبدالغفور صاحب گورنمنٹ ہائی سکول امرتسر	عہ	"
۴۸۲	۸۹۰۱	چراغ الدین صاحب خلف عزیز الدین صاحب شہر جالندھر	عہ	صرف طلبہ	۵۱۳	۸۹۳۶	چراغ الدین صاحب بھگواڑہ	عہ	"
۴۸۳	۸۹۰۲	نبی بخش صاحب پٹواری جام پور ضلع ڈیرہ غازیخان	عہ	زکوۃ	۵۱۴	۸۹۳۷	منشی محمد صدیق صاحب محافظ دفتر گورنمنٹ ہائیکورٹ	عہ	"
۴۸۴	۸۹۰۳	سید ارشاد علی صاحب ہیڈ ماسٹر ان چوہلین کراچی	عہ	"	۵۱۵	۸۹۳۸	حاجی محمد حمزہ صاحب کانپور	عہ	"
۴۸۵	۸۹۰۴	حکیم سید عبدالرزاق صاحب شاہ گیلانی سرگودھا	عہ	صرف طلبہ	۵۱۶	۸۹۳۹	محمد شریف صاحب	عہ	صرف طلبہ
۴۸۶	۸۹۰۵	بابو مختار احمد صاحب ڈرافسمین فیروزپور چھاؤنی	عہ	صرف طلبہ	۵۱۷	۸۹۴۰	محمد آفاق صاحب صدر المفتی انجمن تبلیغ الاسلام ملتان	عہ	زکوۃ
۴۸۷	۸۹۰۶	شہزاد علی صاحب سہسوارہ ضلع بجنور	عہ	زکوۃ	۵۱۸	۸۹۴۱	سید مولانا اشفاق علی صاحب خطیب جامع مسجد	عہ	"
۴۸۸	۸۹۰۷	خان محمد صاحب کوٹ کبیر خاں ضلع لائلپور	عہ	"	۵۱۹	۸۹۴۲	حاجی عبدالواحد خانصاحب امروہہ	عہ	"
۴۸۹	۸۹۰۸	ایس فضل حق صاحب برسرہ امراوتی برار	عہ	"	۵۲۰	۸۹۴۳	سید ضمیر حسین صاحب کارندہ ریاست دانپور بلند شہر	عہ	"
۴۹۰	۸۹۰۹	باڑی برادر صدر بازار دہلی	عہ	"	۵۲۱	۸۹۴۵	محمد یوسف خانصاحب تحصیلدار لال کنواں دہلی	عہ	"
۴۹۱	۸۹۱۰	عبدالحمید صاحب عطیہ حافظ عبداللہ صاحب کرتپور	عہ	"	۵۲۲	۸۹۴۶	محمد سعید صاحب سکنڈ ماسٹر ہائی سکول جیجاوطنی	عہ	"
۴۹۲	۸۹۱۱	جلال الدین اینڈ کمپنی ۱۴ کلکتہ	للہ	"	۵۲۳	۸۹۴۷	احمد علی صاحب ہیڈ ماسٹر مڈل سکول کوٹ بادل خاں	عہ	"
۴۹۳	۸۹۱۲	خانصاحب امام الدین صاحب پنشنر اگزیکٹیو انجینئر لال ہاتھی	عہ	"	۵۲۴	۸۹۴۸	مقبول احمد صاحب مدرس متصل عیدگاہ لائلپور	عہ	"
۴۹۴	۸۹۱۳	سید محمد اشفاق حسین صاحب مقام چھتاری بلند شہر	عہ	صرف طلبہ	۵۲۵	۸۹۴۹	ابوالحسن صاحب موضع ڈبہہ ضلع مونگیر	عہ	"
۴۹۵	۸۹۱۴	کے بی ثناء اللہ صاحب قاضی پور جوار گورکھپور	عہ	زکوۃ	۵۲۶	۸۹۵۰	سید محمد صادق صاحب مکان سید محمد طاہر صاحب قصبہ مٹیا	عہ	"
۴۹۶	۸۹۱۵	مہر محمد صاحب ضلعدار ڈاکخانہ ڈہرنگر سونگڑھ بہاولپور	عہ	"	۵۲۷	۸۹۵۱	محمد یعقوب صاحب لوہا فروش دہامپور	عہ	"
۴۹۷	۸۹۱۶	دی ایم موکھاٹ ۱۴۱ لائین کلکتہ	عہ	صرف طلبہ	۵۲۸	۸۹۵۲	آفتاب حسین صاحب عثمانی دیوبندی محلہ کسرول مرادآباد	عہ	زکوۃ بی بی خوجہ
۴۹۸	۸۹۱۷	عبدالکریم صاحب مرسلہ محمد طاہر اینڈ سنز کنگ اسٹریٹ کلکتہ	ماہ	زکوۃ	۵۲۹	۸۹۵۳	محمد شعیب صاحب کوتوال بنگلہ ۱۴۱ چھاؤنی کانپور	عہ	"
۴۹۹	۸۹۱۹	ایک صاحب خیر	۶	صرف طلبہ	۵۳۰	۸۹۵۴	نبی بخش صاحب مدرس گورنمنٹ ہائی سکول گوجرانوالہ	عہ	"
۵۰۰	۸۹۲۰	حاجی عظیم الدین حبیب احمد صاحب گنڈیوڑہ ڈاکخانہ فتحپور	عہ	زکوۃ	۵۳۱	۸۹۵۵	مقصود علی صاحب انسپکٹر قانونگو ٹریننگ اسکول ہردوئی	عہ	"
۵۰۱	۸۹۲۱	عبدالعزیز خانصاحب فیض روڈ قرولباغ دہلی	عہ	صرف طلبہ	۵۳۲	۸۹۵۶	" " "	عہ	صرف طلبہ
۵۰۲	۸۹۲۲	شیخ محمد اسلم صاحب سوداگر تمباکو سلطانپور اودھ	عہ	"	۵۳۳	۸۹۵۷	حکیم حافظ محمد سعید صاحب بلاک ۱۹ شاہپور سرگودھا	عہ	زکوۃ
۵۰۳	۸۹۲۳	کنور مسعود علی خانصاحب فیاض منزل اٹاوہ	عہ	زکوۃ	۵۳۴	۸۹۵۸	ڈاکٹر مقبول عالم صاحب ظفروال سیالکوٹ	عہ	"
۵۰۴	۸۹۲۶	فضل الٰہی صاحب سوداگر چرم ہاٹ مارکیٹ امرتسر	عہ	صرف طلبہ	۵۳۵	۸۹۵۹	یعقوب اسمٰعیل صاحب آہمد ڈاکخانہ واریا ضلع سورت	عہ	"
۵۰۵	۸۹۲۸	محمد نذیر صاحب اینڈ سنز ۳ سبزیمنڈی کلکتہ	عہ	زکوۃ	۵۳۶	۸۹۶۰	آئی۔ اے۔ جی محمد واریا "	عہ	"
۵۰۶	۸۹۲۹	حاجی اللہ دیا صاحب ساڈھورہ ضلع انبالہ	عہ	"	۵۳۷	۸۹۶۱	عبدالحق صاحب اندرون کمشنر مال بریلی	عہ	کتب وقفی
۵۰۷	۸۹۳۰	شیخ ظہور الحسن صاحب مین پوری	عہ	"	۵۳۸	۸۹۶۲	حاجی فضل الٰہی صاحب اینڈ سنز اکبری گیٹ لاہور	ماہ	زکوۃ
۵۰۸	۸۹۳۱	ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب ہوسپٹل چترپور سی پی	عہ	"	۵۳۹	۸۹۶۵	حاجی محمد قاسم صاحب ناظم تعمیرات دارالعلوم دیوبند	۶	رسالہ

نمبر شمار	نمبر رسید بخشیہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۵۴۰	۸۹۷۷	عبدالحمید صاحب دوکاندار ریاست سانبھر نجیب آباد	۱	زکوٰۃ
۵۴۱	۸۹۷۸	شیخ عبدالغفور صاحب پارچہ فروش خورجہ	۱	"
۵۴۲	۸۹۷۹	مولوی محمد راشد صاحب متعلم دارالعلوم سنبھل	۱	رسالہ
۵۴۳	۸۹۷۹	محمد حسین صاحب گنڈیوڑا ضلع سہارنپور	۳	زکوٰۃ
۵۴۴	۸۹۸۰	فخرالدین صاحب سوداگر مین پوری	۱	"
۵۴۵	۸۹۸۱	محمد حفیظ الرحمٰن خانصاحب قصبہ سہوارہ	۱	"
۵۴۶	۸۹۸۲	محمد شیر زماں صاحب سلہٹ آسام	۱	صرف طلبہ
۵۴۷	۸۹۸۳	مولوی محمد عبدالرحیم صاحب راندیر۔ سورت	۱	زکوٰۃ
۵۴۸	۸۹۸۴	محمد حسین صاحب چاندپوری نئی دہلی	۱	"
۵۴۹	۸۹۸۵	سید آل نبی صاحب پنشنر مسجد ہن ضلع فرخ آباد	۱	"
۵۵۰	۸۹۸۶	حکیم مقصود علی احمد صاحب حمایت نگر حیدرآباد	۱	صرف طلبہ
۵۵۱	۸۹۸۷	منظور علی صاحب بھوپال	۱	زکوٰۃ
۵۵۲	۸۹۸۸	حاجی میاں احمد الدین صاحب سوداگر چنیوٹ	۱	تعمیر دارالطلبہ
۵۵۳	۸۹۸۹	عبدالحق صاحب بوسہ کالج نئی دہلی	۱	زکوٰۃ
۵۵۴	۸۹۹۰	مولانا محمد مبارک علی صاحب نائب مہتمم دارالعلوم دیوبند	۲	عطار
۵۵۵	۸۹۹۱	" سعید احمد صاحب مدرس عربی " "	۰/۷	"
۵۵۶	۸۹۹۲	محمد مصطفےٰ صاحب پوسٹل کلرک ڈاکخانہ اسٹرابلیا	۱	زکوٰۃ
۵۵۷	۸۹۹۳	مولوی عتیق الحق صاحب فیکٹر مرچنٹ اعظم گڈھ	۱	"
۵۵۸	۸۹۹۴	محمد یٰسین صاحب تاجر عطر قنوج	۱	"
۵۵۹	۸۹۹۵	حاجی پیر حفیظ الدین صاحب ہانسی ضلع حصار	۱	صرف طلبہ
۵۶۰	۸۹۹۶	حافظ صالح صاحب حافظ منزل راندیر	۱	زکوٰۃ
۵۶۱	۸۹۹۷	قاضی محمد اشفاق حسین صاحب انصاری پٹیالہ	۱	عطار
۵۶۲	۸۹۹۸	خورشید علی صاحب اے ایچ بادنی کدورہ اسٹیٹ	۱	زکوٰۃ
۵۶۳	۸۹۹۹	حافظ عابد حسین صاحب سوداگر بانس منڈی الہ آباد	۱	صرف طلبہ
۵۶۴	۸۹۹۱	بلیہ صاحبہ سید محمد افضل حسین صاحب رانچی	۱	زکوٰۃ
۵۶۵	۸۹۹۲	مشتاق بیگ صاحب اینگن کمپنی شملہ	۱	"
۵۶۶	۸۹۹۳	حاجی محبوب حسن صاحب کانپور	۱	"
۵۶۷	۸۹۹۴	حکیم سید عبدالحق صاحب شہر سلطانپور	۱	"
۵۶۸	۸۹۹۵	سید مجتبیٰ حسین صاحب قصبہ نہٹور ضلع بجنور	۱	"

نمبر شمار	نمبر رسید بخشیہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۵۶۹	۸۹۹۶	خدا بخش صاحب مدرس تجوید ریلوے اسٹیشن قصور	۱	زکوٰۃ
۵۷۰	۸۹۹۷	عبدالعلیم خانصاحب مرسلہ سلیمان خانصاحب حسینپور سلطانپور	۱	"
۵۷۱	۸۹۹۸	حاجی قاضی امام بخش صاحب مرسلہ نور محمد صاحب نور پور جالندھر	۱	"
۵۷۲	۸۹۹۹	ماسٹر محمد رحمت اللہ صاحب بی اے وارد دوزروالہ ٹیلا	۱	عطار
۵۷۳	۹۰۰۰	" محمد رحمت اللہ صاحب منشی فاضل " "	۱	صرف طلبہ
۵۷۴	۹۰۰۱	حاجی عبدالعزیز صاحب محلہ مدنپورہ بنارس	۱	زکوٰۃ
۵۷۵	۹۰۰۲	شیخ ربانی شریف احمد صاحب آڑھتی سہارنپور	۱	"
۵۷۶	۹۰۰۳	پٹواری محمد اسمٰعیل صاحب بال گ ب چک ۱۳۹ ٹوبہ ٹیک سنگھ	۱	"
۵۷۷	۹۰۰۴	محمد علی صاحب پوسٹماسٹر کاشی ضلع دھرمون	۱	"
۵۷۸	۹۰۰۵	اہلیہ سردار محمد صاحب گورنمنٹ کالج لاہور	۱	"
۵۷۹	۹۰۰۶	سردار محمد صاحب " "	۱	صرف طلبہ
۵۸۰	۹۰۰۷	حافظ عبدالحلیم صاحب اینڈ کمپنی فیض آباد	۱	زکوٰۃ
۵۸۱	۹۰۰۸	جلال الدین صاحب مرسلہ حکیم محمد عمر صاحب مرادآباد	۱	صرف طلبہ
۵۸۲	۹۰۰۹	خواجہ محمد احمد صاحب موضع مورا۔ غازیپور	۱	"
۵۸۳	۹۰۱۰	حاجی نور الحسن صاحب بھٹے والے کانپور	۱	زکوٰۃ
۵۸۴	۹۰۱۲	حاجی نبہو محمد اسمٰعیل امروہوی بیکن گنج "	۱	"
۵۸۵	۹۰۱۳	شیخ ظہور احمد صاحب مرسلہ مولانا عبدالعزیز صاحب لاہور کینٹ	۱	"
۵۸۶	۹۰۱۴	عطار محمد صاحب مدرس مڈل اسکول لائلپور	۱	"
۵۸۷	۹۰۱۵	محمد یوسف صاحب سوداگر چرم کانپور	۱	"
۵۸۸	۹۰۱۶	عبداللطیف صاحب چوڑ گڑ بازار احمد آباد	۱	"
۵۸۹	۹۰۱۷	عبداللطیف صاحب کلرک ڈاکخانہ فتحگڈھ	۱	"
۵۹۰	۹۰۱۸	والدہ نواب مرحومہ حافظ عبدالقیوم صاحب فیض آباد	۱	صرف طلبہ
۵۹۱	۹۰۱۹	میر منشی عبدالحمید خانصاحب محلہ صدر بازار لاہور	۱	زکوٰۃ
۵۹۲	۹۰۲۰	شیخ عبدالمجید صاحب جنرل مرچنٹس نجیب آباد	۱	صرف طلبہ
۵۹۳	۹۰۱۱	خواجہ محمد احمد صاحب موضع مورا غازیپور	۱	زکوٰۃ

میزان آمدنی فہرست دوامی واوقاف

" " دوامی بہی خواہان

" " عمومی

" " فروختگان اشیاء وغیرہ

چرم قربانی اور دارالعلوم دیوبند

دارالعلوم دیوبند میں چرم قربانی کی مد سے جو آمدنی ہوتی ہے اسکا اکثر و بیشتر حصہ دارالعلوم کے اس وسیع کتبخانہ کی کتابوں کے مصارف جلد بندی میں صرف ہوتا ہے جس میں اسوقت تقریباً ساڑھے چھ ہزار کتابوں کا عظیم الشان ذخیرہ موجود ہے۔ گویا آپ کی اس امداد سے قرآن و تفسیر اور فقہ و حدیث وغیرہ کی اُن کتابوں کی حفاظت کا سامان بہم پہنچایا جاتا ہے جن کے ذریعہ آج دنیا کے گوشہ گوشہ میں اشاعت دین اور تبلیغ اسلام کی خدمت بہت بڑے پیمانہ پر انجام پا رہی ہے۔ انھیں کتابوں میں تعلیم حاصل کرکے ہزارہا علماء دنیائے اسلام کے ہر حصہ میں دین کی خدمت انجام دینے کیلئے پہنچ رہے ہیں انھیں کتابوں کی مدد سے ہر سال ہزارہا فتاویٰ دارالعلوم سے جاری ہوکر مسلمانوں کو صحیح احکام دین سے باخبر کرتے ہیں۔ انھیں کتابوں کا مطالعہ مبلغین دین کو اس قابل بناتا ہے کہ وہ تعلیمات اسلام کو مسلموں اور غیر مسلموں تک پہنچائیں اور دشمنان اسلام کے حملوں کا قوت کے ساتھ رد کریں۔

لہذا

علوم اسلامیہ کے اس عظیم الشان ذخیرہ کی حفاظت اور اس زبردست میگزین کی صیانت تمام مخلص مسلمانوں کیلئے کس قدر ضروری اور اہم ہے اور صدقۂ جاریہ ہونے کے اعتبار سے کتنا موجب اجر ہے۔ اس کا اندازہ معمولی سمجھ رکھنے والا مسلمان بھی بآسانی کر سکتا ہے۔

ہمیں امید ہے کہ

تمام ارباب خیر جو سنت ابراہیمیؑ کو تازہ کرنیکے لئے قربانیاں کرینگے وہ چرم قربانی کی قیمت دارالعلوم کو عنایت فرماکر اجر جزیل کے مستحق بنیں گے۔

موجودہ نازک دور میں

دارالعلوم مخلص ارباب سلطنت کی خصوصی توجہ اور ہمدردی کا مستحق ہے امید ہے کہ انھوں نے ہمیشہ جس طرح دارالعلوم کا زیادہ سے زیادہ خیال رکھا ہے اس موقع پر بھی وہ اپنا فرض انتہائی اخلاص اور ہمدردی کے ساتھ ادا فرمائینگے اور اس کی جزا کی اُمید حق تعالیٰ کی جناب سے رکھیں گے۔

(نوٹ) حضرات بہی خواہان اپنی امدادی رقوم کے ساتھ یہ ضرور تحریر فرمایا کریں کہ

"یہ رقم بسلسلۂ بہی خواہی بھیجی جا رہی ہے"

تاکہ آپ کی امداد بہی خواہوں کی باضابطہ فہرست میں درج ہو سکے۔ اور دفتری اندراجات میں سہولت ہو۔

محمد طیب غفرلہٗ
مہتمم دارالعلوم دیوبند

(اردو)

اسلام

یعنی

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح عمری

(مصنفہ) حضرت مولانا عاشق الٰہی صاحب رح

: جس میں :

چاہ زمزم کے نمودار ہونے اور مکہ کی ابتدائی آبادی سے

لیکر سنہ ۵ نبوی تک کے حالات جدید اسلوب بیان پر نہایت دلچسپ طرز میں

بیان کئے گئے ہیں بی بی ہاجرہ کا لق و دق بیابان میں آنا۔ جرہم کا آباد ہونا۔ حضرت اسمٰعیل کا سردار

بننا۔ خانہ کعبہ کی تعمیر۔ اصحاب فیل کا مکہ پر حملہ۔ خواجہ ہاشم کا نکاح۔ عبدالمطلب کا دوبارہ چاہ زمزم کھودنا۔ خواجہ

عبداللہ کا ذبح۔ سرور عالم کی ولادت۔ عقیقہ۔ رضاعت۔ طفولیت۔ شق الصدر۔ سفر شام۔ شباب اور ابوطالب کی

کفالت۔ خدیجۃ الکبریٰ سے نکاح۔ ابتدائے نبوت۔ تبلیغ۔ کفار کی ایذا رسانی۔ غم کا برس۔ شعب ابوطالب کا قیام اور تین سال تک

صعوبت و عسرت۔ حبشہ کی جانب مسلمانوں کی ہجرت، معراج اور اسلام کی یثرب میں بنیاد، بیعت عقبہ، ہجرت طیبہ مبارکہ وغیرہ۔ اکتیس

ابواب حصہ اول میں مذکور ہیں۔ مدینہ کی ابتدائی آبادی۔ مسجد نبوی و قبا کی تعمیر، اسلام کا پھیلنا۔ اذان و صوم عاشورا کی مشروعیت

نبوی سیاست جنگ بدر، بنی قینقاع، سریہ کعب ابورافع کا قتل، غزوہ احد، حمراء الاسد، میدان رجیع، سریہ معونہ، بنی نضیر

ذات الرقاع، سریہ ام المومنین پر بہتان، خندق، مسجد قبا، بنی قریظہ، ابولبابہ کی توبہ وغیرہ تیئیس ابواب حصہ دوم میں مذکور ہیں

بنی لحیان، دومۃ، غابہ، عرنیین، حدیبیہ، اور بیعت الرضوان، معاہدہ ابوبصیر کا گروہ، چاہ اریس و انگشتری، ہرقل کے نام خط،

نجاشی کا اسلام، خسرو پرویز، باذان جنگ خیبر، غزوہ موتہ، منبر، سریہ خبط، حرقات جہینہ، حاطب، فتح مکہ

اور نبوی شفقت، حنین، غزوہ طائف و اوطاس وغیرہ چوبیس ابواب تیسرے حصہ میں مذکور ہیں

یہ دلچسپ سلوب آپکو اس رسالہ کی علاوہ اور دوسری کتاب

میں نہ ملیگا دیکھنے اور پاس رکھنے کی چیز ہے آئندہ آپکو اختیار ہے

۵ نسخے یکمشت خریدنے پر محصول معاف کاغذ طباعت بہترین۔

قیمت بلا جلد (عا) اور مجلد کی قیمت (۱۲ عا) ہے ملنے کا پتہ

(مولوی) سید احمد مالک کتبخانہ

اعزازیہ دیوبند

(یو۔ پی)

رجسٹرڈ نمبر اے

مرکز علوم اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

کا

ماہوار رسالہ

دارالعلوم

زیر

حضرت مولانا محمد طیب صاحب مدظلہ

مہتمم دارالعلوم دیوبند

مرتبہ

عبدالوحید غازی پوری

ناظم شعبہ نظر و تروید دارالعلوم دیوبند

سالانہ چندہ دو روپے (عا)

ماہنامہ

دارالعلوم دیوبند

ممالک بیرون ہند سے باضابطہ محصول ڈاک فی پرچہ (۳)

نصب العین

۱ تعلیمات اسلام کو سہل اور دلنشین پیرایہ میں پیش کرکے مسلمانوں میں صحیح مذہبی ذہنیت پیدا کرنا۔

۲ اسلام کے قدیم وجدید مخالفوں کے حملوں کی بطریق احسن مدافعت کرنا۔

۳ دقیق علمی مسائل کے متعلق علمائے دیوبند کے محققانہ مقالات پیش کرنا۔

۴ حالات دارالعلوم سے معاونین ومتوسلین دارالعلوم کو باخبر رکھنا۔

فہرست مضامین

جلد (۲) ۳ | بابت ماہ ذی الحجہ ۱۳۶۱ھ و محرم الحرام ۱۳۶۲ھ | شمارہ ۱۲ و ۱

مضمون	صاحب مضمون	صفحہ
کوائف دارالعلوم	عبدالوحید مرتب رسالہ دارالعلوم	۱
اسلام کے دو امتیازی پہلو	فخر اماثل حضرت مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند	۵
فہرست آمدنی دارالعلوم دیوبند	دفتر محاسبی دارالعلوم دیوبند	
اسلام اور بحث ونظر کی آزادی	مولانا اصغر حسین صاحب پرنسپل مدرسہ اصلاحیہ شمس الہدیٰ پٹنہ	.

ضروری معروضات

(۱) براہ کرم خط وکتابت اور ترسیل زر کے ساتھ اپنے پتہ کی چٹ کا نمبر ضرور تحریر فرمائیں۔

(۲) ہر ماہ کا رسالہ اسی ماہ کے آخر ہفتہ میں شائع ہوجایا کرے گا اگر اگلے ماہ کے پہلے ہفتہ تک رسالہ آپ پاس نہ پہنچے تو دوبارہ طلب فرما سکتے ہیں۔

(۳) چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں۔ وی پی طلب کرنے میں جانبین کا نقصان ہے۔

(۴) دارالعلوم کے اصلاحی وتبلیغی مضامین کو دوسروں تک پہنچانے کی سعی فرماکر دوگنا اجر حاصل کریں۔

"ناظم ومرتب رسالہ دارالعلوم دیوبند"

(باہتمام عبدالوحید غازیپوری طابع وناشر محبوب المطابع برقی پریس دہلی میں طبع ہوکر دارالعلوم دیوبند سے شائع ہوا)

کوائف دارالعلوم

سال نو: - دنیا اس وقت جن مصائب و ہالک میں مبتلا ہے وہ محتاج بیان نہیں ہیں۔ زندگی کا کوئی گوشہ ایسا نظر نہیں آتا جسمیں انسان اطمینان کا سانس لے سکے عوام و خواص سب ہی مشکلات کے ہجوم میں گھرے ہوئے ہیں۔ ضروریات زندگی کی غایت درجہ گرانی اور وسائل آمدنی کے فقدان کی وجہ سے زندگی اجیرن ہوتی جارہی ہے۔ جو افلاس اور کم مائیگی کی مصیبت میں مبتلا ہیں اُنکا تو ذکر ہی کیا، اصحاب دولت و ثروت بھی باوجود دولت کی فراوانی کے ادنیٰ ادنیٰ ضروریات زندگی کے مہیا کرنے میں مشکلات سے دوچار ہو رہے ہیں۔ ہر نیا سال گذرے ہوئے سال کے مقابلہ میں زیادہ ہولناکیوں اور مصیبتوں کو اپنے جلو میں لئے ہوئے آرہا ہے اور بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انسانی زندگی ابھی ایک طویل مدت تک ان آلام و مصائب سے چھٹکارا نہ پاسکے گی۔ "دارالعلوم دیوبند" بھی اسی دنیا میں ہے۔ بلکہ اس کا مادی اور ظاہری تعلق صرف عام مسلمانوں سے ہے۔ اس لئے اُس کے وقتی اور ہنگامی حالات سے بے تعلق رہنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ جب دارالعلوم نے ۱۳۵۹ھ کو تمام کرکے ۱۳۶۰ھ میں قدم رکھا تھا تو تمام مخلصین، ہمدردان اور متوسلین دارالعلوم فکرمند تھے کہ دیکھئے اس نئے اور سال گذشتہ کے مقابلہ میں دشوار تر سال میں دارالعلوم کے وسیع کاروبار چلانیکی کیا صورتیں پیدا ہوتی ہیں۔ اور یہ امانت الٰہی کن خطرات سے دوچار ہوتی ہے لیکن جب ۱۳۶۰ھ باد مخالف کے شدید جھونکوں کو اپنے ساتھ لئے ہوئے آیا بھی اور اپنی بارہ منزلیں تباہ کاریوں کے ساتھ طے کرتا ہوا گذر بھی گیا اور دارالعلوم بفضلہ تعالیٰ نہ صرف اس کے تباہ کن اثرات سے محفوظ رہا۔ بلکہ اُسنے ترقی کی طرف کامیاب اور اہم اقدامات بھی کئے تو مادی اسباب کی بندگی کرنے والوں کو حیرت ہوئی اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ پر ایمان رکھنے والوں کی پیشانیاں بلا کسی ادنیٰ حیرت و استعجاب کے شکر کے سجدے بجالائیں اور زبانوں نے قلوب کی ترجمانی میں حق تعالیٰ کی قدرت کا اعتراف کیا۔

سنہ ۱۳۶۱ھ: - آیا تو اپنے پیشرو سے بھی زیادہ تباہ کاریوں اور ہولناکیوں کے ساتھ آیا۔ بظاہر یہ خطرہ محسوس کیا جاتا تھا کہ اس نئے سال میں دارالعلوم کی خصوصیات کا باقی رہنا اور اسکی مشین کا روایات قدیمہ کے مطابق صحیح کام کرتے رہنا دشوار ہے۔ اس میں شک نہیں کہ حالات کی نزاکت سنہ ۱۳۶۱ھ میں بہت کچھ حوصلہ فرسا اور ہمت شکن تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی کبریائی کے صدقہ جائے کہ اُسنے اپنی اس امانت کی خدمت و حفاظت کی ذمہ داری اپنے جن بندوں کو سپرد کی تھی انکے قلوب کو حوصلہ مندی اور عزم و ثبات کی اتنی طاقت بھی عنایت فرمادی کہ وہ مشکلات و موانع سے کسی وقت ہراساں نہیں ہوئے اور توفیق الٰہی کے اعتماد پر اپنا فرض صحیح طور پر ادا کرنے کی کوشش میں مصروف رہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اُنکی مشکلات کو آسان بنا دیا۔

اور سال تمام پر جب اس کے نتائج کا جائزہ لیا گیا تو نہ صرف دارالعلوم کے مخلصوں اور بہی خواہوں کو بلکہ اغیار اور معاندین کو بھی اپنی اپنی زبان اور اپنے اپنے لہجہ میں اعتراف کرنا پڑا کہ بالیقین دارالعلوم اس سال کے تمام مصائب اور حوادث پر غالب رہا اور حق تعالیٰ جل مجدہ نے اُسے عظیم الشان تاریخی کامیابیوں کے ساتھ گذر سکنے کی طاقت عطا فرمائی۔

دارالعلوم سے اخلاص وللّٰہیت کا تعلق رکھنے والے ہر فرد اور ہر جماعت کو توفیق ایزدی حاصل ہوئی اور سب نے اپنی اپنی جگہ پر اپنے فرائض مستعدی اور انہماک کے ساتھ صحیح طریقہ پر انجام دیئے۔ اگر ایک طرف اللہ جل شانہ نے معاونین اور ہمدردان دارالعلوم کے دل میں کساد بازاری اور انتہائی گرانی کے باوجود ہمیشہ سے زیادہ دارالعلوم کی مالی خدمت کا جذبہ ودیعت فرمایا اور انھوں نے والہانہ جذبہ کے ساتھ دارالعلوم کے مالیات کو مستحکم تر بنا کر مالی خطرات سے محفوظ رکھنے کی کامیاب جدوجہد کی۔ اور اخلاص وللّٰہیت کے ساتھ خدام دارالعلوم کا ہاتھ بٹایا تو دوسری طرف دارالعلوم کے خدام کو اتنی طاقت بخشی کہ وہ مشکلات اور موانع سے بے پروا ہو کر اور محض اسکے فضل پر بھروسہ کر کے اپنی مساعی جاری رکھیں۔

محترم ارکان مجلس شوریٰ اور حضرت مہتمم صاحب دارالعلوم کو اتنی قوت عطا فرمائی کہ وہ اس کی اس عظیم ترین امانت کی حفاظت وصیانت کا فریضہ کامل طور پر ادا فرمائیں اور خدام و ہمدردان دارالعلوم کی بروقت صحیح رہنمائی کرتے رہیں

غرض یہ کہ دارالعلوم کے ارکان شوریٰ مہتمم، مدرسین، طلبہ، انتظامی عملہ، معاونین اور ہمدرد۔ سب ہی پر حق تعالیٰ نے اپنا انعام فرمایا۔ اور سب کو اپنا اپنا فرض ادا کرنے کی توفیق ارزانی فرما کر انھیں اپنی رضامندی کی دولت سے نوازا اگر اللہ تعالیٰ کا فضل خصوصی دارالعلوم اور اس سے تعلق رکھنے والوں پر نہ ہوتا تو کون کہہ سکتا ہے کہ زمانہ کے حالات نے اس پُر آشوب اور پُر فتن دور میں اُسے جن حوادث سے دوچار کیا اُن سے وہ کامیابی کے ساتھ عہدہ برآ ہو سکتا پس اللہ تعالیٰ کے اس فضل و انعام پر اُسکا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے:۔

سنہ ۱۳۶۲ھ:۔ ایسا نظر آتا ہے کہ اپنے پیشرو سے بھی صعب تر اور دشوار تر ہوگا۔ لیکن دارالعلوم کی مشین کے ہر بڑے اور چھوٹے پرزے کو یقین رکھنا چاہیئے کہ جس منعم حقیقی نے گذشتہ سال ان پر انعام فرما کر اُن کی خدمات کو قبول فرمایا اور اُنھیں دارالعلوم کے لئے مفید بنایا وہی اس سال کی تمام مشکلات کو بھی اُن کے لئے آسان کر دے گا۔ ضرورت صرف اسکی ہے کہ ہم ہر حال میں اللہ تعالیٰ کے فضل کو تلاش کرتے رہیں اور اس کی تائید کے بھروسہ پر کامل اخلاص کے ساتھ اپنی جدوجہد کو جاری رکھیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی مرضیات پر چلائے اور اس عظیم الشان برداری کے ہر فرد کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ اپنے فرض کو صحیح طور پر محسوس کر کے اُسے بروقت پورا کرنے کی کوشش کرے۔

بلاشبہ توفیق صرف حق تعالیٰ ہی کے قبضۂ قدرت میں ہے

کارروائی اجلاس شوریٰ

منعقدہ ذی الحجہ ۶۱ھ

شوال ۶۱ھ میں مجلس شوریٰ کا جلسہ ہو چکا تھا لیکن چونکہ دارالعلوم کی آمدنی اور مصارف بابتہ ۶۲ھ کا میزانیہ سال تمام نہ ہونے کی وجہ سے اس جلسہ میں پیش نہ ہو سکا تھا۔ اس لئے میزانیہ ۶۲ھ پر غور کرنے اور دیگر اہم امور کا فیصلہ کرنے کے لئے شوریٰ کا اجلاس ذی الحجہ ۶۱ھ میں بھی منعقد کرنا ضروری سمجھا گیا۔ چنانچہ ۲۰ ذی الحجہ ۶۱ھ سے جلسہ شروع ہوا اور ۲۳ ذی الحجہ تک جاری رہا۔ چار دن کے اس عرصہ میں متعدد نشستیں ہوئیں۔ ہر نشست میں ارکان محترم نے مسلسل کئی کئی گھنٹے انہماک اور توجہ کے ساتھ صرف فرما کر تمام امور زیر غور کے متعلق فیصلے صادر فرمائے۔

شرکائے جلسہ: حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی۔ خان بہادر حاجی شیخ رشید احمد صاحب۔ خان بہادر شیخ ضیاء الحق صاحب۔ نواب عبدالباسط خانصاحب (حیدرآباد) حکیم مفضل علی خانصاحب (حیدرآباد) حافظ محمد یوسف صاحب۔ مولانا حکیم محمد اسحٰق صاحب۔ مولانا مشیت اللہ صاحب۔ مولانا محمد یٰسین صاحب۔ مولانا عبدالرشید محمود صاحب حضرت مولانا محمد طیب صاحب۔ ۲۰ ذی الحجہ کی پہلی نشست میں تمام حضرات ممدوحین شریک جلسہ رہے۔ ۲۱ ذی الحجہ کو مولانا حکیم محمد اشفاق صاحب رائپوری بھی شریک اجلاس ہو گئے۔ تمام جلسے حضرت مولانا حکیم محمد اسحاق صاحب کی صدارت میں منعقد ہوئے۔ ضروری اور اہم تجاویز کے خلاصے درج ذیل ہیں۔

(۱): سب سے پہلے ۶۲ھ کا میزانیہ پیش ہوا۔ جس کی جملہ مدات پر کافی غور کیا گیا اور غور و بحث کے بعد (۱۲۳۱۷۶) روپے آمدنی اور (۱۱۹۰۱۸) روپے خرچ کا تخمینہ منظور کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ دارالعلوم کے اس تخمینہ کو کامیاب بنائے اور اپنے نیک بندوں کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ مصارف خیر کے اس تخمینہ کو جلد از جلد پورا کر دینے میں فراخدلی کے ساتھ حصہ لیں۔

(۲): تخمینہ کی منظوری کے بعد مولانا محمد طاہر صاحب کا وہ خط پڑھا گیا جس میں موصوف نے صلۂ خدمت اور عطیۂ معلومہ پر مجلس شوریٰ کا شکریہ بواسطۂ ادارۂ اہتمام ادا کیا تھا۔ مجلس نے ممدوح کا یہ شکریہ شکریہ کے ساتھ قبول فرمایا۔

(۳): "دستور اساسی دارالعلوم" کی ۱۷ دفعات کی خواندگی اور منظوری مجلس شوریٰ کے سابقہ جلسوں میں ہو چکی تھی۔ بقیہ دفعات پر غور کرنے کیلئے پیش کیا گیا۔ چنانچہ مجلس نے ۲۱ اور ۲۲ ذی الحجہ دونوں کی مسلسل نشستوں میں دستور کی دفعہ ۱۲ تک خواندگی کر کے منظوری دی۔ ان دفعات میں اہم مسئلہ حضرت مہتمم صاحب کے اختیارات کا تھا جو ۵۲ھ میں حضرت مہتمم صاحب کی طرف منتقل کر دیئے گئے تھے۔ مجلس نے مہتمم صاحب کی ہمہ ذمہ داریوں اور پورے ادارہ کی طرف سے ممدوح کی جواب دہی کو محسوس کرتے ہوئے دستور اساسی میں دائرۂ اہتمام کے تمام اختیارات باتفاق رائے مہتمم کی طرف منتقل کر دیئے۔ یہاں سے قدرتی طور پر صدر مہتمم کے اختیارات و فرائض کا مسئلہ سامنے

آیا جسمیں کافی اختلاف رائے نمایاں ہوا - خان بہادر شیخ ضیاء الحق صاحب نے یہ دیکھتے ہوئے کہ ایسی اہم دفعہ کا ایسے شدید اختلاف کے ساتھ آخری طور پر طے کر دیا جانا مناسب نہیں - حسب ذیل ایک درمیانی تجویز پیش کی جسے مجلس نے باتفاق رائے منظور کر کے دستور کی بقیہ دفعات پر غور و بحث کو آئندہ کے لئے ملتوی کر دیا

"دستور اساسی مس کی خواندگی و منظوری تا دفعہ ۱۱۲ ہو چکی ہے فی الحال اس کے بقیہ حصہ کی بحث ملتوی کی جاتی ہے اور اختیارات و فرائض جو اس وقت صدر مہتمم صاحب کو بذریعہ تجویز مدۃ شوریٰ منعقدہ ذیقعدہ ۵۴ھ حاصل ہیں کلیۃً مجلس انتظامیہ کو تا تصفیۂ اختیارات صدر مہتمم عارضی طور پر منتقل کئے جاتے ہیں - معمولات روزمرہ حسب معمول مہتمم صاحب انجام دیتے رہیں گے - وقتی طور پر لوائی فوری ضرورت تقرر و برخاستگی وغیرہ پیش آنے پر مہتمم صاحب اور انکی عدم موجودگی میں صدر مہتمم صاحب عمل میں لاکر سب سے پہلے جلسۂ انتظامیہ میں منظوری کے لئے پیش کریں - جلسۂ انتظامیہ التزام کے ساتھ ماہوار ہونا ضروری ہے"

۴ : عذر بعذر خان بہادر شیخ ضیاء الحق صاحب کی حسب ذیل تجویز بھی بتائید جناب حافظ محمد یوسف صاحب انصاری بالاتفاق منظور کی گئی -

"حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب دام ظلہ صدر مدرس دارالعلوم کی رخصت اخیر ذی الحجہ ۶۱ھ پر ختم ہو جاتی ہے اور ممکن ہے کہ توسیع رخصت کی درخواست بھیجنے پر حضرت ممدوح قادر نہ ہوں - نیز یہ بھی یقینی نہیں کہ حضرت ممدوح کی صحبت سے ہم کب تک مستفید ہو سکیں گے اس لئے مناسب ہے کہ مرمت تا واپسی حضرت ممدوح حضرت مولانا اعزاز علی صاحب کو قائم مقام صدر مدرس مقرر کر دیا جائے اور باعتبار عہدہ انکو شرکت مجالس انتظامیہ و شوریٰ کا بھی حق ہو - نیز کوئی الاؤنس بھی اُن کے لئے تجویز کیا جائے - مجلس نے بالاتفاق طے کیا کہ چونکہ حضرت مولانا اعزاز علی صاحب کو اس سے پہلے بھی جبکہ حضرت مولانا حسین احمد صاحب حج کو تشریف لے گئے تھے انکا قائم مقام تجویز کیا جا چکا ہے - اور انہیں زائد الاؤنس بھی ۱۰۰ ماہوار دیا گیا ہے اسلئے حسب تجویز خان بہادر صاحب مجلس شوریٰ حضرت مولانا اعزاز علی صاحب کو تا واپسی حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب قائم مقام صدر مدرس تجویز کرتی ہے اور اُن کے لئے مثل سابق مبلغ ۱۰۰ ماہوار الاؤنس منظور کرتی ہے - نیز مجلس تجویز کرتی ہے کہ بحیثیت قائم مقام صدر مدرس حضرت مولانا موصوف مجلس انتظامیہ و شوریٰ میں شریک ہوا کریں"

ان تجاویز کے علاوہ اور بھی متعدد تجاویز منظور ہوئیں - جمعہ کو بوقت سہ پہر حضرت صدر اجلاس کے شکریہ پر جلسہ ختم ہوا -

ایک مبارک تجویز : ۵۴ھ میں وقتی اسباب کے ماتحت صدر مہتمم کے عہدہ پر حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی کا تقرر کیا گیا اور دائرۂ اہتمام کے تمام اختیارات ایک خصوصی تجویز کے ذریعہ اُنکی طرف منتقل کر دیئے گئے - لیکن عملی ذمہ داریاں اور پورے ادارہ کی طرف سے جواب دہی بدستور حضرت مہتمم صاحب سے متعلق رہی -

۵۸ھ میں دارالعلوم کے دستور اساسی کا مسودہ جو پہلے سے زیر غور تھا مجلس شوریٰ میں غور و بحث اور منظوری کیلئے پیش ہوا اس مسودہ کی دفعہ ۶۰ میں دائرۂ اہتمام کے تمام فرائض بھی حضرت صدر مہتمم صاحب کی طرف منتقل کر دیئے گئے تھے - اور دفعہ ۶۱ میں حضرت مہتمم صاحب کے ان تمام اختیارات کو بھی جو خصوصی تجویز کے ذریعہ حضرت صدر مہتمم صاحب کو دیا گئے تھے

باقی کوائف ملاحظہ ہو ص ۲۵ پر

اسلام کے دو امتیازی پہلو

جامعیت ——— اور ——— اجتماعیت

(الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا)

(از فخر الاماثل حضرت مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند)

دین اسلام یوں تو اَن گنت محاسن وکمالات اور خوبیوں کا مجموعہ ہے جن کا احاطہ ناممکن ہے۔ وہ ایک ایسے محبوب کی مانند ہے جس کا ہر جوڑ بند سانچے میں ڈھلا ہوا ہو تل برابر عیب نہ ہو۔ ؎

زفرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگرم ٭ کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا اینجاست

لیکن اس کی بے شمار خوبیوں میں سے دو اساسی خوبیاں وہ ہیں جو ہر جہت سے ممتاز اور تمام ملتوں اور مذہبوں میں اوسے یکتا و بے مثل قرار دیتی ہیں اور اُن دو کمالات میں دنیا کا کوئی مذہب بھی اُس کا شریک وسہیم نہیں ہے۔ اسلام کے وہ دو امتیازی پہلو جامعیت اور اجتماعیت ہیں۔ جامعیت کے کئی معنی ہیں جو یہاں مراد ہیں۔

(۱) ایک جامعیت ہدایت۔ یعنی وہ بشری زندگی کے تمام لوازم وعوارض، حوائج اور علائق کیلئے ہدایت ہے اور زندگی کا کوئی شعبہ اُسکی ہدایت کے احاطہ سے نکلا ہوا نہیں ہے۔ برخلاف دوسرے مذاہب کے کہ اُن میں انسانی زندگی کے بہت سے ایسے گوشے نکلے ہوئے ہیں جن کے متعلق اُن مذہب میں کوئی ہدایت اور نور ملتا ہی نہیں۔ مثلاً ہندو مذہب میں معاشرت کے سیکڑوں احکام کا پتہ نہیں ورنہ آج اسمبلیوں کے ذریعہ قوانین بنوا کر اس کمی پورا کرنے کی کوششیں نہ کیجاتیں۔

(۲) دوسرے جامعیت احکام۔ یعنی اس کے یہ تمام احکام خود اپنی ذات سے اتنے جامع ہیں کہ نہ اُن میں ترمیم کی گنجائش ہے نہ تنسیخ کی جس کے معنی یہ ہیں کہ اسلام کے ہر ہر حکم میں جمیع شقوق وجوانب کی رعایت رکھی گئی ہے اور اس حکم کے دائرہ میں جس قدر پہلو نظری ہو سکتے تھے اُن سبکو پیش نظر رکھکر حکم دیا گیا ہے ایسا نہیں ہے کہ جیسے مذاہب غیر میں احکام کی یہ نوعیت ہے کہ کوئی ایک جہت یا ایک ہی جانب لئے ہوئے ہیں اور دوسری جانب سے خالی ہیں جس سے اُن میں یا افراط کا غلبہ ہے یا تفریط کا۔ اور ظاہر ہے کہ افراط وتفریط اور بقول شخصے افت کو زوال ہے۔ پس دوسرے لفظوں میں اسلام کے یہ احکام معتدل اور جامع جوانب ہیں اور اسی لئے وہ دائمی ہیں کہ بقا ہمیشہ اعتدال ہی کو ہے۔

(۳) تیسرے معنی جامعیت ثمرات کے ہیں۔ یعنی یہ اسلامی احکام مجملاً نوعیت اور مجملاً آثار ونتائج اس درجہ جامع ہیں کہ اُن پر صرف اُخروی یا روحانی فوائد ہی مرتب نہیں ہوتے بلکہ دنیوی اور مادی اور تمدنی ثمرات بھی مرتب ہوتے ہیں۔ وہ نفع آجل بھی رکھتے ہیں اور عاجل بھی۔ گویا اسلام ایک ایسا قانون ہے جس میں سے مادی وروحانی، تمدنی ومذہبی، دنیوی اور اُخروی اور دارین کے تمام

منافع کی طرف راستہ نکلتے ہیں۔ یعنی نہ تو وہ اس رنگ کا دینی پروگرام ہے جس میں تقشف مذہبی اور خشک مزاجی سکھلا کر معاملات دنیا سے بیگانہ کر دیا گیا ہو اور نہ کوئی ایسا آلہ اور قانون ہے جس میں روحانیت اور خدا پرستی، اخلاص وللہیت سے بے تعلقی برتی گئی ہو بلکہ اس نے انسان کو اگر دنیا میں لگایا ہے تو ہر ہر لمحہ دین اور آخرت کے استحضار اور خوف و خشیت الٰہی کے ساتھ۔ اور اگر عبادت و زہد میں لگایا ہے۔ تو ہر ہر لمحہ طبیعت کی رعایت کر کے جس سے مادی راحت اور دنیوی استراحت بھی فوت نہ ہو۔ فرق اگر ہے تو صرف یہ کہ منافع دنیویہ مقصود بالذات نہیں بلکہ مقصود بالغیر ہیں یعنی لاجل الآخرۃ۔ دب اعنی علی دینی بالدنیا وعلی اخرتی بالتقوی۔ اور منافع اخرویہ مقصود بالذات ہیں۔ گویا منافع آخرت تو ان احکام کی غایت ہیں۔ اور منافع دنیا غایات ہیں جو بلا ارادہ مرتب ہوتی ہیں۔ اسلام کی جامعیت کے بھی تین پہلو ہیں جن پر مجھے بحث کرنی ہے۔ گو یہ تینوں پہلو جداجدا مستقل موضوع بحث ہیں مگر میں مختصراً ان میں سے ہر ایک کی تشریح اپنی بساط کے موافق کروں گا تاکہ اہل اسلام اپنے اسلام کی قدر کریں اور غیر مسلموں میں اس کی طرف بڑھنے کا جذبہ پیدا ہو

جامعیت ہدایت اسلام کی پہلی جامعیت یعنی جامعیت ہدایت ہے اگر اس پر غور کرو تو زندگی کا کوئی گوشہ اس سے باہر نظر نہیں آتا۔ خلوۃ جلوۃ۔ عادۃ عبادت۔ تمدن اور معاشرت۔ دیانت اور سیاست۔ صلح اور جنگ۔ حب اور بغض پھر احوال انسانی میں عزت ہو یا ذلت۔ مرض ہو یا صحت۔ غنا ہو یا حاجت۔ غم ہو یا مسرت۔ خوف ہو یا امنیت سب کا پروگرام موجود۔ اور اس طرح سے کہ احکام الگ اور نمونہ عمل الگ۔ یعنی نظری طور پر اصولی ہدایات بھی۔ اور عملی طور پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ بھی۔ ہر ایک بات کہی ہی نہیں گئی بلکہ کر کے بھی دکھلائی گئی ہے۔

جامعیت احکام انسانی زندگی کے ہر پہلو اور چپہ گوشے کے متعلق مفصل ہدایات کا ایک قانونی اور عملی پروگرام دینا صرف اسلام ہی کی خصوصیت ہے۔ چنانچہ انسانی زندگی کے اصولی تین شعبے ہیں۔ تعلق مع اللہ۔ تعلق مع الخلق۔ تعلق مع النفس۔ ان کے سوا کوئی چوتھا شعبہ نہیں۔ اسلام نے ان تینوں شعبوں کی مکمل تعلیم دی ہے۔

تعلق مع اللہ کے سلسلہ میں سب سے پہلی چیز مبدا اور معاد کا پہچاننا ہے کہ ہم کہاں سے آئے ہیں اور بالآخر کہاں چلے جائیں گے یعنی ہماری بدایت و نہایت اور ابتدا اور انتہا کا مرجع کون ہے؟ سو اسلام نے تعلیم دی کہ تمہاری ابتدا و انتہا کا مرکز ایک ہی ذات ہے ایک ہی سے تمہاری یہ ساری کثرتیں نمایاں ہوئی ہیں اور اسی ایک کی طرف بالآخر سمٹ جائیں گی۔ اس تعلیم کا قدرتی نتیجہ توحید نکلتی تھی کہ انسان ہر ہر لمحہ اسی واحد و یکتا مرکز کی طرف رجوع رکھے اسی کو پکارے، اسی سے مانگے، اسی کے سامنے جھکے۔ اور اسی سے ہر آن لو لگائے رکھے۔ اسی تصور اور عقیدہ سے عبادت کا آغاز ہوتا ہے۔ اور یہ کہ عبادت سے کوئی لمحہ خالی نہ رہنا چاہیے۔ سوتے جاگتے چلتے پھرتے، کھاتے پیتے، ملتے جلتے، اٹھتے بیٹھتے آدمی ہر وقت شغل مع اللہ میں منہمک رہے۔ اس نقطہ پر پہنچ کر دوسرے مذاہب نے رہبانیت اور انقطاع کی تعلیم دی کہ آدمی سارے عالم سے ہٹ کر چوبیس گھنٹہ خدا کے دھیان میں رہے کیونکہ بغیر انقطاع تعلقات اور دنیا کے ترک کلی کے یہ تعلق استوار نہیں ہو سکتا۔ ورنہ درصورت تعلقات۔ ہمیشہ عبادت میں بھی اقتضات حاجت اور خلل رہیں گے اس لئے

مذاہب عظیمہ میں ترک تعلقات اور ترک لذات ایک اساسی چیز قرار پائی جس کا جامع عنوان رہبانیت ہے لیکن اسلام نے انسانی قویٰ اور مصالح کو سامنے رکھکر اپنا سب سے پہلا اصول ترک رہبانیت قرار دیا اور تمام تعلقات اور لذات کے ہجوم میں رکھکر انسان کو چوبیس گھنٹہ مصروف عبادت رہنے کا طریقہ سکھلایا۔ اس نے عبادت کی کنجی اور مفتاح تو فرائض کو قرار دیا۔ پانچ نمازیں، اسمیں ایک ماہ کے روزے۔ عمر میں ایک دفعہ کا حج اور سال دار زکوٰۃ بشرط اغنیا۔ پھر ان سب عبادتوں کی ساتھ ہر نوع میں نفلی عبادتیں بتلائیں۔ نماز ہے صلوٰۃ نافلہ مگر موقتہ جیسے اشراق، چاشت، نماز زوال اور تہجد وغیرہ۔ یا روزوں میں صیام نافلہ موقتہ جیسے عاشورا، صوم وسط شعبان یا صیام بیض وغیرہ۔ یا صدقات کے سلسلہ میں صدقات نافلہ۔ اور ایسے ہی حج نفلی اور عمرہ وغیرہ۔ پھر جو اوقات بچے جس میں انسان طبعی اشغال میں مصروف رہتا ہے تو قطعاً ان اشغال کو روکا نہیں گیا۔ ہاں ان کا بدرقہ بتلا کر انھیں طاعت و عبادت بنا دیا گیا ہے ہر ہر طبعی فعل کے آغاز و انجام پر ایسے اذکار و اوراد تلقین کر دیئے گئے کہ وہ طبعی شغل ایک مستقل عبادت اور حمد و شکر اور نعت الٰہی کا ایک مستقل ذریعہ قرار پا گیا ہے۔ چنانچہ یہ اذکار متوارثہ ہمیں حمد و شکر کی انتہا کر دیگئی ہے جو صبح کے سونے سے شروع ہوتے ہیں اور شب کو چارپائی پر پڑ جانے اور درمیان شب میں آنکھ کھل جانے تک ختم ہو کر ایک مکمل پروگرام کی حیثیت میں آجاتے ہیں۔ ہر ہر موقعہ کی دعا اور تعوذ الگ ہے۔ جسمیں حمد و ثنا، تسلیم و رضا، صبر و شکر اور تمام اخلاق حمیدہ تازہ ہوتے ہیں۔ سو کر اٹھو تو یہ پڑھو، استنجا کو جاؤ تو یہ پڑھو، پاخانہ سے باہر آؤ تو یہ پڑھو، وضو کرنے بیٹھو تو یہ پڑھو، وضو سے فارغ ہو تو یہ پڑھو، گھر سے باہر نکلو تو یہ پڑھو، مسجد کا رخ کرو تو یہ پڑھو، مسجد میں قدم رکھو تو یہ پڑھو، باہر نکلو تو یہ پڑھو، دوستوں سے مصافحہ کرو تو یہ پڑھو، سورج نکلے تو یہ پڑھو، غروب ہو تو یہ پڑھو، بستر پر قدم رکھو تو یہ پڑھو۔ غرض حیات انسانی کا کوئی زمانی اور مکانی گوشہ ایسا نہیں چھوڑا جسمیں اللہ کی طرف متوجہ نہ کر دیا ہو، سوتے جاگتے ایک ہی دھیان اور ایک ہی تصور قائم رکھا گیا ہے اور اسی میں سرشاری سکھلائی گئی ہے اور ہر مقام پر حمد و شکر ذکر و فکر کی تعلیم ہے۔

چونکہ حضور کی ذہنیت پاک حمد و شکر سے لبریز تھی اور اسی کے آثار طیبہ یہ حامدانہ اذکار و ادعیہ ہیں۔ اسی لئے حضور کی مخصوص شان حمد قرار پائی۔ نام پاک محمد و احمد ہوا۔ مقام محمود ہوا۔ لواء حمد جھنڈا ہوا۔ شعار آمتہ محامد حق ہوئے۔ امت حمادون قرار پائی۔ نماز کتاب الحمد لنہ سے ہوا آپ پہلی وحی الحمد ہوئی جو فترۃ کے بعد ملی ہے۔ اس سے اسلام کی عملی توحید واضح ہوتی ہے کہ جس طرح اعتقادی توحید تھی کہ کسی ایک لمحہ بھی نافع و ضار کسی کو مت کہو ایسے ہی عملاً بھی ہر لحظہ زبان و قلب اور جوارح سے اسی ایک کی طرف جھکایا کہ ہر موقع پر ایک ہی کو پکارو اور اسی ایک کو یاد کرو۔ غرض اسلامی عبادات میں ہر نہیں ہیں کہ وقت آیا تو کچھ گنگنا لئے۔ گا لئے۔ کوئی بھجن یا ٹھمری پڑھ لی، دوہے پڑھ لئے۔ یا گھنٹیاں بجا لیں۔ یا پیپیاں اور نے نوازی کر لی یا کچھ عود وغیرہ سلگا لیا یا گھی اور لوبان جلا لیا۔ نہیں بلکہ قلب کو قانتا اور روح کو تابعا ایک ایک لمحہ انسان کو رجوع الی اللہ میں لگایا گیا ہے جو اصل عبادت ہے۔ بہر حال اس سے تعلق مع اللہ کی تفصیل کھلتی ہے۔ جس کا حاصل یہ ہوتا ہے کہ اللہ کے ساتھ انسان کے دو واسطے ہیں ایک اعتقاد اور ایک عمل۔ اور دونوں کی بنیاد توحید ہے۔ اعتقاد میں ہر کمال کا مالک اور ہر اچھی صفت کا منبع صرف ایک ذات کو سمجھو اور جہاں بھی کوئی ذرہ کمال کا

نظر تو اُسی پر تو اُسی کو سمجھو اور یقین سے باور کرو کہ کسی میں بھی کوئی کمال نہیں بجز اس کی ذات کے۔ جب وہ ذات وجود کی مالک ہے تو ہر وجودی کمال کی بھی مالک ہے اور جبکہ وہ عدم سے پاک ہے تو ہر عدمی نقص و عیب سے بری ہے الخیر کلہ منک والیک والشر لیس الیک۔ اعتقاد کی اس توحید خالص سے عمل کی توحید پیدا ہوتی ہے کہ زبان و قلب اور جوارح سے پھر اُسی ایک کی طرف جھکو اور اسی کی گن گاؤ، اُسی کی ثنا و صفت کرو، اُسی کی حمد و ثنا میں مصروف رہو۔ خیال و فکر قول و عمل اور حرکت و سکون صرف اُسی کے لئے وقف ہو تو اس سے عبادۃ خالصہ کی بنیاد پڑی۔ جس کے لئے فرائض و نوافل رکھے گئے اور پھر زندگی کی ہر نقل و حرکت کو واسطہ یا بلا واسطہ عبادت بنا کر انسان کی پوری زندگی کو تعلق مع اللہ سے مربوط کر دیا گیا۔

تعلق مع الخلق کے سلسلہ میں حقوق العباد آتے ہیں اور اُن کی ادائیگی کے سلسلہ میں تمام معاملات آتے ہیں۔ اُن معاملات کو مستقلاً اسلام نے ایک مکمل پروگرام کی صورت میں پیش کیا ہے۔ جس میں خانگی، قبائلی، شہری اور قومی ہر قسم معاملات کی مستقل اور مکمل ہدایتیں ملتی ہیں۔ خانگی سلسلہ میں ماں باپ کے حقوق انکی اطاعت اور اطاعت کے حدود و شروط ازدواجی حقوق شوہر کا مرتبہ اور بیوی کا منصب ازدواجی تعلقات کی خوشگواری کے وسائل و ذرائع۔ اسباب نا اتفاقی کا سدباب اور اس کے طریق۔ ناچاقی پیدا ہو جانے پر خلع طلاق وغیرہ کے معاملات اور پھر اُن کی حدود۔ اولاد کی تربیت اور اس کے حقوق۔ اولاد کے واجبات۔ گھر کی بود و باش گھر کی صفائی ستھرائی کپڑوں کی صفائی اور تجمل، عطریات اور خوشبو کا استعمال وغیرہ وغیرہ اگلی قبائلی خاندانی زندگی میں صلۂ رحم۔ عزیز و اقارب کی ہمدردی شادی اور غمی کے طریقے، زیارت اخوان، ہدایا و تحف، باہمی بے تکلفی اور ایک دوسرے کے گھر آمد و رفت، کن گھروں میں بے تکلف بلا دعوت خود جا کر کھا پی سکتے ہیں۔ کن میں دعوت کے بعد کھا سکتے ہیں۔ باہمی حیا و عفت، حجاب و ستر، عورتوں اور مردوں کے میل جول کی حدود۔ مصافحہ، معانقہ اور اس پر وعدۂ مغفرت، ہدایا دینا۔ اجابت داعی۔ ضیافت مہمان اور اس کے آداب و ثمرات کہ مہمان گھر گھر سے باہر جائے تو میزبان کو اطلاع دے۔ تاکہ اُنس الجس نہ ہو۔ انتظار نہ رہے۔ قیادۃ اعمی۔ شفقۃ علی الخلق۔ اس سے آگے بڑھ کر شہری معاملات دوستوں کے ساتھ معاملات۔ دشمنوں کے ساتھ معاملات اور ان کے حدود، حب اور بغض کے مواقع اور حدود اور ان کا اعتدال۔ مجالس مذاکرہ۔ مجالس تذکرات۔ اس سے آگے گذر کر قومی اور سیاسی معاملات۔ سیاسیات کی اقسام جہاد، اعلاء کلمۃ اللہ، رقت باہمی اور شدت بدشمنان حق، خلافت و سلطنت، منصب خلافت، راعی و رعایا کے حقوق آزادیٔ رائے اور تنقید بالحق۔ غرض قانون معاشرت ایک ایسے فطری اور مکمل طریق پر اسلام نے مرتب کر کے پیش کیا ہے کہ دوسرے مذاہب میں اوس کی نظیر نہیں ملتی۔ یا مذاہب قانون معاشرت سے خالی ہیں یا کچھ رکھتے ہیں تو ناقص اس لئے معاملات کے سلسلہ میں اپنے قانون کو اسمبلی کے بلوں اور مسودوں کے ذریعہ سے مکمل کر رہے ہیں اور مواد تکمیل بجز اسلام کے اور کہیں سے انھیں ہاتھ نہیں لگ رہا ہے۔

تعلق مع النفس اس سلسلہ میں تہذیب نفس، اخلاق اور ریاضت و مجاہدات کا باب آتا ہے لیکن رہبانیت کو قطع کر کے اور نشاط نفس باقی رکھ کر۔ جسد کا حق۔ عین کا حق۔ اہل کا حق قائم رکھ کر مجاہدہ کرایا ہے اس مجاہدہ کی بنیاد قرار دی لا یکلف اللہ نفسا

الاوسط کو حضرت ام سلمہ نے ہاتھ کے سہارے کیلئے مسجد میں رسی باندھی کہ جب عبادت کرتے کرتے تھک جائیں تو اس سے سہارا لیں آپؐ نے پسند نہ فرمایا تین صحابیوں نے ترک انتفاعات ولذات کا عہد کیا ایک نے ترک نوم کا۔ ایک نے ترک شہوات کا ایک نے ترک افطار کا تو آپؐ نے پسند نہ فرمایا۔ آپؐ نے فرمایا لا تشددوا فیشدد اللہ علیکم۔

تفریحات ومزاح کی اجازت دی۔ آپؐ نے خود مزاح فرمایا مگر من غیر جہل ولا فحش۔ جیسے فرمایا لا تدخل الجنۃ عجوزا۔ حضرت زہراؓ کو فرمادیا کہ غلام بکتا ہے کوئی خریدار ہے؟ اور یہ اس لئے تھا کہ آپؐ کی ہیبت حقہ کے سبب سے کوئی آپ سے کلام نہ کرسکتا تو آپ اس قسم کی بے تکلفی نہ فرماتے سکوت اور کلام کے آداب بتلائے کہ۔ کب بولو کب چپ رہو، کتنا بولو کتنا چپ رہو۔ نعمتوں سے منتفع ہونیکی اجازت دی "ان اللہ یحب ان یری اثر نعمتہ علی عبدہ" لباس کھانے پینے کے خلاف بتائے اور حدود قائم کیں جنمیں تکلفی کی رعایت رکھی گئی اور میانوں سے روکا گیا لا تغلوا فی دینکم اور وما انا من المتکلفین ہوا نہیں اور کیلفت مستلی کی گئی ہے

سفر سے طبائع میں تجدد نشاط اور تجربہ پیدا ہوتا ہے تو امر کیا سیروا فی الارض۔ دوست احباب جمع ہو کر کبھی کھانا پینا کرتے ہیں جس سے طبائع کو سرور و فرح حاصل ہوتا ہے تو آپؐ کھانے پینے کی چیز آتے پر احباب کو جمع فرما لیتے۔ تمام حلال چیزوں سے انتفاعات اور حرام سے اندفاعات کے راستے کھول دیئے۔ معمولی معمولی جزئیات میں شفقت آمیز تعلیم دیگئی۔ مکھی کھانے میں گر جائے تو فامقلوہ ثم انفقوہ فرمایا تاکہ مکھی پر زہر کا مداوا ہو جائے سوراخ میں پیشاب کی ممانعت کی کوئی جانور نہ ستائے۔ کھانے پینے میں اسراف کی ممانعت فرمائی کہ بدہضمی نہ ہو۔ مصیبت کی دعا مانگنے کی ممانعت فرمائی کہ یہ جسمانی ضرر اور روحانی طور پر ادعا تحمل ہے۔

اس جامعیت کو دیکھ کر آج کے دور کے منصف غیر مسلم بھی آخر کار اسکی جامعیت کے اقرار سے گریز نہیں کرسکے۔ ڈاکٹر گستاؤلی بان ایک فرانسیسی مورخ جس نے اسلامی تمدن پر ایک محققانہ کتاب تمدن عرب لکھی ہے۔ وہ اسمیں اقرار کرتا ہے کہ "اسلام نے کسی حالت میں بھی اپنے پیروؤں کو مایوسی اور تشنگی میں نہیں چھوڑا کیسی ہی گری سے گری حالت ہو مگر وہ اسی حالت میں اپنے ماننے والوں کو آکر تسلی دیتا ہے اور بے کس نہیں چھوڑتا۔ اسلام اسکو ایسی تسلی دیتا ہے کہ وہ نہ صرف سنبھل ہی جاتا ہے بلکہ اپنی اسی حالت پر قانع اور راضی اور مطمئن ہو جاتا ہے گویا مومن کی ہر حالت کو خوشگوار اور ذریعہ قرب الٰہی بنا دیا ہے۔ مثلاً امراء کو انفاق مال کے فضائل بتائے فرمایا۔ من انفق زوجین من شیء من الاشیاء فی سبیل اللہ دعی من ابواب الجنۃ۔ والجنۃ ابواب فمن کان من اھل الصلوۃ دعی من باب الصلوۃ الی آخر الحدیث (مشکوۃ ص۱۶۶)

تو غرباء کے دل شکستہ ہوئے کہ ہم خیال رہا کہ وہ بغیر انفاق مال کیسے یہ فضائل حاصل کریں۔ اسلام نے انکو تسلی دی۔ اور فرمایا گیا۔ اللھم احینی مسکینا وامتنی مسکینا واحشرنی فی زمرۃ المساکین یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ مہاجرین کو جب کچھ مال تقسیم کیا گیا اور انصار کے دل میں خیال گذرا تو آپؐ نے فرمایا کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ لوگ مال و دولت لیکر گھر میں گھسیں اور تم اللہ و رسول کو لیکر گھر میں داخل ہو تو سب نے کہا حسبنا۔ اور غرباء پانچ سو سال پہلے امراء سے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ غرباء کی تسلی و تقلیل امراء کے انفاق کی برابر فرمادی۔

تندرستوں کو فرمایا کہ تندرستی کے ذریعہ اعمال کرو فضائل ملیں گے تندرستی خود ایک نعمت ہے اس سے مریض دل شکستہ ہوتا۔ تو فرمایا مرض فی الحقیقت مریض کے گناہوں کا کفارہ ہے جس سے اس کا تزکیہ ہوتا ہے۔ فرمایا عن جابر مرفوعاً علی کل مسلم صدقۃ قالوا فان لم یجد قال فلیعمل بیدیہ فینفع نفسہ ویتصدق قالوا فان لم یستطع او لم یفعل قال فیعین ذا الحاجۃ الملھوف (ای المظلوم والمتحیر فی امرہ) قالوا فان لم یفعل قال فیامر بالخیر قالوا فان لم یفعلہ قال فیمسک عن الشر فانہ لہ صدقۃ۔ فرمایا علی کل سلامی من الانسان صدقۃ کل یوم تطلع فیہ الشمس یعدل بین اثنین صدقۃ ویعین الرجل علی دابتہ فیحمل علیہا او یرفع علیہا متاعہ صدقۃ والکلمۃ الطیبۃ صدقۃ وکل خطوۃ یخطوھا الی الصلوۃ صدقۃ واماطۃ الاذی عن الطریق صدقۃ ویجزی من ذلک رکعتان ..... کما فی الصحیح

بادشاہ کو عدل میں ظل عرش کا وعدہ دیا اور دل شکستہ مسکین اور بے مایہ کو کہا کہ انا عند المنکسرۃ قلوبھم یعنی تو بادشاہ پر رشک کرتا ہے تیرے گھر تو بادشاہوں کا بادشاہ قیام پذیر ہے پھر تجھ سے زیادہ کون بادشاہ ہے؟ پھر فرمایا کہ اے بنی آدم میں مریض ہوا اور تو نے میری عیادت نہ کی۔ اس نے قرب و توجہ تام ظاہر فرمائی گئی مریض کے ساتھ اور نزول رحمۃ جس میں سے عیادت کنندہ کو بھی حصہ ملتا ہے۔ ماں باپ والوں سے کہا کہ جنت ماں باپ کے قدموں کے نیچے ہے کما لو یتیم دلگیر ہوا کہ میرے ماں باپ کہاں ہیں یہ فضیلت کماؤں۔ تو یتیم سے کہا کہ تیرا سہارا اور والی میں ہوں اور فرمایا کہ یتیم کے سر پر ہاتھ رکھنے والا اتنی ہی نیکیوں کا مستحق ہے جس قدر کہ بال ہاتھ کے نیچے آجائیں۔ غرض ہر ایک کو اس کے حال میں وہ راہ دکھائی کہ وہ دوسرے سے مستغنی ہو کر اپنے ہی حال میں مست اور خوش ہے اور اپنے مقصد خلقت کو ادا کرتا ہے جس کے نیک وارث ہوں اسے بشارت دی کہ وہ اس کے لئے صدقہ جاریہ ہے دنیا میں اس کا قرضہ ادا کریگا ایصال ثواب کریگا۔ لاوارث کو دلگیری ہوئی تو فرمایا انا وارث من لا وارث لہ۔ ان کان ذا دین فعلی۔ مرنا بھی نعمت۔ فرمایا تحفۃ المومن الموت اور الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب پھر اس کے نعمت ہونے میں پڑ کر زندگی کو بھی برا نہ کہنے کہ زندگی بھی نعمت ہے کہ عمل صالح کا ذریعہ ہے۔ فرمایا کہ کوئی موت کی تمنا نہ کرے بلکہ سوال کرے صلاح کا و عمر فی الاسلام کو غنیمت سمجھے۔ صحت بھی نعمت ہے کہ ذریعہ عمل ہے اور مرض بھی نعمت ہے کہ کفارہ سیئات ہے۔ اطمینان و بشاشت بھی نعمت ہے کہ معین طاعت ہے اور غم و خوف بھی نعمت ہے کہ ذریعہ رجوع الی اللہ ہے۔ علم بھی نعمت ہے کہ ذریعہ انکشاف ہے اور امیت بھی نعمت ہے کہ قیامت میں مسئولیت میں تدقیق نہ ہوگی بلکہ سرسری سوال ہو کر مغفرت کر دی جائیگی۔ دولت بھی نعمت ہے کہ ذریعہ تزکیہ نفس ہے اور ناداری بھی نعمت ہے کہ آفات سے بچاؤ کا ذریعہ ہے بادشاہت بھی نعمت ہے کہ ذریعہ خدمت خلق ہے۔ اور گدائی بھی نعمت ہے کہ ذریعہ دلشکستگی ہے اور ذریعہ تخلی للعبادۃ ہے۔

غرض

گر بعلم آئیم ما الوان اوست ۔۔ ور بجہل آئیم ما زندان اوست ۔۔ گر بخواب آئیم مستان ویم ۔۔ ور ببیداری بہ دستان ویم
گر چنیں نماید و گر ضد ایں ۔۔ ہر کہ نیرانی نہ باشد کار دیں ۔۔ بگوش گل چہ غم گفتہ کہ خندان است ۔۔ بعد لیب چہ فرمودہ کہ نالان است

فعجبا لامر المؤمن ان اصابہ خیر حمد اللہ وشکر وان اصابتہ مصیبۃ حمد اللہ وصبر فالمومن یؤجر فی کل امرہ حتی فی اللقمۃ یرفعہا الی فی امرأتہ حتی فی مباشرتہا۔ (مشکوۃ ص۱۵۱ باب البکاء علی المیت)

غرض خلوۃ و جلوۃ اور عادۃ و عبادت کا کوئی گوشہ نہیں جس کے بارہ میں مکمل اصولی اور فروعی روشنی اسلام نے پیش نہ کی ہو اور اپنی جامعیت

ہدایات کا ثبوت نہ دیا ہو۔ حتیٰ کہ اسلام کی یہ جامعیت ہی اسلام کے حق میں مخالفین اسلام کا طعنہ ہو گیا۔ عن سلمان قال قال بعض المشرکین وھو یستھزئ انی لاری صاحبکم یعلمکم کل شیء حتی الخراءۃ قلت اجل امرنا ان لا نستقبل القبلۃ ولا نستنجی بایماننا ولا نکتفی بثلثۃ احجار لیس فیھا رجیع ولا عظم۔ رواہ مسلم (مشکوۃ ص۴۴)

جامعیت احکام یہیں سے جامعیت نفس احکام کا پتہ بھی چلتا ہے کہ اسلام کا ہر ہر حکم اپنے موضوع کی ہر ہر جانب و پہلو پر حاوی ہے اور اپنے اندر تمام و کمال رکھتا ہے اسی جزئی کو لے لو اور اسلام کی برکات جامعیت کے ماتحت سلمان فارسیؓ کے اس اثر ہی کی جامعیت کو دیکھ لو جو باب طہارت کے ایک چھوٹے سے جزیہ استنجا کے متعلق ہے اور غور کرو تو خود اس ایک جزئیہ میں کس قدر جامعیت پنہاں ہے آیات و احکامات تو بجائے خود ہیں چنانچہ عدم استقبال میں عظمت بیت ہے یعنی ادائے حقوق رب ہی عدم استنجا بالایمان میں شائستگی نفس ہے کہ عضو شریف و رذیل میں تمیز قائم رہے یعنی ادائے حقوق نفس ہے۔ عدم اکتفا میں مبالغہ فی التطہیر ہے یہ ادائے حقوق روح ہے۔ عدم استعمال رجیع و عظیم میں کائنات کے ساتھ عدل ہے یعنی ادائے حقوق خلق ہے کہ یہ کھانا ہے جنات کا اسکی تلویث سے بچنا ہے۔ پس ایک ذرہ سے جزیہ میں حقوق رب حقوق نفس، حقوق خلق، اور حقوق روح چاروں سکھلائے گئے جو حاصل ہے تمام شرائع کا۔ پس جس اسلام کے ایک ایک جزیہ میں شریعت کے سارے مقاصد پورے کر دیئے گئے ہوں اس کی مجموعی شریعت کا خود اندازہ کر لو۔ پس ایک چھوٹی سی جزئی کس قدر عظیم حقوق کی حامل ہے اور ایک معمولی سی خصلت نبوی کس قدر نور ظاہر و باطن کی جامع ہے۔ یہ باب طہارت کی ایک ہلکی سی جزئی ہے۔ احکام طہارت کو اٹھا کر دیکھئے تو حضرت خاتم الانبیاء کے علوم و کمالات ظاہر ہوتے ہیں کہ وہ کہاں پہنچے ہوئے ہیں۔ چنانچہ وضو کی حقیقت پر غور کیا جائے تو فی الحقیقت تمام بدن اور روح کا غسل ہے کیونکہ اس سے ظاہراً تو منشاء ادراک اور مظاہر اعمال اعضاء کی تطہیر ہے اور فی الحقیقت قوۃ علمیہ اور عملیہ کی تطہیر ہے جو خلاصہ ہے روحانیت کا۔ یہ ایک حال ہے انسان کا۔ تمام احوال کو اسی طرح سمجھ لیجئے۔ گویا حضرت سلمانؓ نے اسی ایک جواب میں اسلام کی جامعیت پر روشنی ڈالدی اور ایک مشرک نے جو جزیہ بطور استہزاء کے اٹھایا تھا انھوں نے جواب میں صرف اسی ایک جزیہ کا جواب نہیں دیا بلکہ پورے دین کی نوعیت ظاہر کر کے اس کے عام شبہات کا سد باب کر دیا۔ بہر حال جامعیت دشمنوں کو بھی مسلم تھی، چنانچہ اسلام جامع عبادات، عادات معاشرت، اخلاق پر حاوی ہے۔ عموماً مذاہب میں تعلق بین الخلق والخالق کا دائرہ مذہب کا دائرہ تھا۔ لیکن اسلام کی جامعیت نے اسے تعلق مع الخلق اور تعلق مع النفس تک وسیع کر دیا۔ عادات طبعیہ ہی کو دیکھ لیجئے مثلاً سونے کے بارہ میں جو محض ایک طبعی فعل ہے ایسی ہدایات دیں کہ وہ شرعی بنگیا۔ سونے میں چار ہی صورتیں ہیں۔ چت لیٹنا۔ اوندھا لیٹنا۔ ایک پہلو پر لیٹنا دائیاں یا بائیاں۔ دائیں پہلو کو اختیار کیا کہ وہ نافع تھا بلحاظ آخرت بھی اور دنیا بھی، آخرت کے لئے تو بحیثیت اتباع سنت نبوی۔ نیز اسلئے کہ فکر کے ساتھ نیند آئے تاکہ اٹھنے میں کسل راہ نہ پائے کیونکہ دائیں کروٹ پر قلب معلق رہتا ہے جس سے چوکنا نیند آتی ہے یہ تو سونے کے بارہ میں حسی طور پر نفس کے مکائد و مضار کا علاج تھا اس کے بعد سونے کے بارہ میں شیطانی مکائد اور ان کے علاج کے پہلو الگ۔ دانشگاف فرمائے کہ جب تم پڑ کر سوتے ہو تو تمہارا جدی دشمن شیطان بھی اس حالت میں تمہارے لئے تدبیر کرتا ہے کہ طاعت حق سے

غافل ہو جاؤ جیسا کہ تمہارا نفس کرتا تھا اور وہ یہ کہ سونے والا اطاعت اور عبادت کیلئے جب ہی اٹھ سکتا ہو جب دماغ میں فکر لیکر سوئے کہ اُسے اٹھنا ہے ورنہ بے فکری سے سوئے گا تو خدا چاہے گیارہ بجے تک بھی آنکھ نہیں کھلسکتی ہاں فکر لیکر سوئے گا تو خواہ تین بجے رات کو ہی سوئے جب بھی معمول کے وقت آنکھ کھلے گی۔ شیطان چاہتا ہے کہ اس فکر کو زائل کردے اور ایسے اثرات پہنچائے کہ فکر دماغ سے نکل جائے اس کے لئے دو تدبیریں کرتا ہے۔ ایک رات گذارتا ہے خیشوم میں کہ یہ ایصال اثرات کا راستہ ہے حتا بھی چنانچہ لگی اور دوا اسی راستہ سے چڑھاتے ہیں۔ ادھر گدی پر تین گرہیں لگاتا ہے جو قوۃ حافظہ کی جگہ ہے تاکہ انسان سب بھول بھال جائے اور بے فکری سے پڑ کر سوئے اور ادھر مستقل پڑاؤ یسار قلب میں ڈال ہی رکھا ہے۔ شریعت نے دعا اور عمل سے اس کا معالجہ کیا سوتے وقت کی دعائیں بتائیں تاکہ خاتمہ اچھا ہو۔ اور شیطان کا ارادہ مضمحل ہو اور پھر اُٹھتے وقت کی دعا اور استغفار بتایا کہ یہ اثر بالکل جاتا رہے۔ پھر سوتے وقت شیطان کے بیرونی مکائد پر اطلاع دی کہ برتن کھلے مت چھوڑو کہ اُسمیں آشا فتن و امراض گھس جاتے ہیں جو صحت پر اثر ڈالتے ہیں۔ آج حفظان صحت کے ہزاروں محکمے اور علاج ہیں لیکن صحتیں گرتی چلی جاتی ہیں کسی نوجوان کے چہرہ پر آج شگفتگی اور تازگی نظر نہیں آتی۔ مرض آجاتا ہے تو جانیکا نام نہیں لیتا گویا طبائع اتنی کمزور ہو گئی ہیں کہ مدافعت پوری نہیں کرسکتیں۔ آخر کیا سبب ہے جبکہ تمام مدافعت کے اسباب حسی جمع شدہ ہیں۔ غور کرو کہ کہیں باطنی اسباب مرض نہ امراض پیدا کر رہے ہوں۔ جب ظاہری سبب نہیں تو باطنی ہی ہوگا اور اُن پر شریعت نے اطلاع دی ہے مگر شریعت کے علم کی کسی کو خبر ہی نہیں شریعت سے جہلاء تو یوں غافل کہ علم نہیں جنھیں چار حرف آتے ہیں وہ شریعت میں گھستے بھی ہیں تو جویائے عمل کی حیثیت سے نہیں بلکہ متجسسانہ اور معترضانہ۔ شریعت کا امتحان لینے کے لئے کہ فلاں مسئلہ سمجھ میں نہیں آتا فلاں نہیں آتا، تو وہ جاہلوں سے پرے جاہل کہ جہل مرکب میں مبتلا ہیں پس ان اسباب باطنہ کا علم ہو تو کیونکر ہو۔ ۹ دنیوی حیثیت سے چوکنا سونا اور کم سونا یعنی نوم میں افراط نہ کرنا صحت کیلئے بھی مفید ہے۔ جیسا کہ زیادہ سونا مضر صحت ہے۔ کھانے کے بارہ میں کھانیکی ہیئت۔ ابتداء و انتہا، نعمتوں کی مقدار، کھانیکی مقدار، کھانیکی انواع پھر حلال و حرام کے تمام پہلوؤں پر تفصیلی بحث ہے۔ کھانے میں شیطان داخل ہوتا ہے۔ بائیں ہاتھ سے کھانے میں، بیچ میں سے کھانے میں۔ جیسے بعضوں کو عادت ہے کہ بائیں ہاتھ سے پانی پیتے ہیں محض شیطانی فعل ہے۔ لباس کے بارہ میں انواع پارچہ ہیئت لباس، جیسے لباس سر، لباس بدن۔ ٹوپی جوتہ وغیرہ سب پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی ہے اور کوئی شق نہیں چھوڑی گئی۔ زیادہ موٹا زیادہ باریک۔ لباس شہرت۔ پھر شیطانی روح کو اُس میں سے نکال پھینکنے کی صورت بتائی کہ اطوا ثیابکم تردالیہا ارواحہا۔

باب طہارت میں عورت بحالت حیض نہ اچھوت ہوتی ہے کہ موالکت و مشاربۃ بھی ناجائز ہو نہ ایسی مقبول ہوتی ہے کہ مجامعت بھی جائز۔ بلکہ دونوں پہلوؤں کی رعایت ہے۔ اصنعوا کل شئ الا النکاح باب الانجاس میں نجاست آلود انسان نہ ایسا نجس مانا گیا کہ اب پاکی کی کوئی صورت ہی نہ رہے اور وہ اپنا بدن کاٹے اور نہ ایسا تساہل کیا گیا کہ وہ پاکی کی پروا کئے بغیر عبادت کرنے لگے۔ بلکہ تطہیر کی صورت رکھی کہ پانی سے صاف کرے اور پاک ہو کر عبادت کرے۔ اگر کپڑے پر نجاست جو قفانی سے کم رہ بھی جائے تو نماز جائز ہے۔ وغیرہ وغیرہ

جامعیت منافع احکام احکام کی جامعیت کا یہ عالم ہے کہ دین و دنیا۔ آجل و عاجل مادی و روحانی دونوں کے منافع پر حاوی ہیں چنانچہ جو امور دنیا کا تعلق ہیں جیسے عبادات خمسہ ان میں تو بطور خاصیت منافع دنیا شامل ہیں اور جو امور معاشرت سے متعلق ہیں ان میں نوائد آخرت بھی مستور ہیں نماز کے بارہ میں ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشاء والمنکر نمازی آدمی اور بھی کچھ نہیں تو مخلوق ہی کے عار سے کھیل تماشوں سے بچیگا۔ پھر جماعت میں استقامت صفوف سے اتحاد پیدا ہوتا ہے استووا تستو قلوبکم اور اتحاد حسن معاشرت دنیوی کی روح ہے اور اختلاف ایک عذاب ہے۔ زکوٰۃ سے توازن طبقات ہے کیونکہ تؤخذ من اغنیاءھم وترد الی فقراءھم ورنہ تنافر بلکہ تعاند قائم ہو جائے جیسا کہ اب قائم ہے اور بے قید سرمایہ داری کی وجہ سے دنیا جہنم زار بھی ہو جاتی ہے۔ حج میں تعارف باہمی مشرق و مغرب کا میل جول، قومی وحدت، جو تمدن و معاشرت کی بہترین اساس ہے اور جس پر تجارتی، سیاسی، اقتصادی تعلقات جمع ہو سکتے ہیں۔ روزہ صحت کیلئے ضروری ہے صوموا تصحوا فاقہ اور بھوک چھوڑ کر کھلانے سے بہتر طبًا کوئی علاج نہیں جیسا کہ چار طبیبوں میں سے۔ ہندی نے ہلیلہ۔ رومی نے مصطگی۔ عراقی نے گرم پانی جس سے معدہ دہل جائے اور عربی نے بھوک چھوڑ کر کھانا بتلایا۔ شریعت نے بھی بارہ مہینہ بھوک چھوڑ کر کھانے اور ایک مہینہ بھوکے رہنے کا امر کیا۔ صدقات سے تزکیہ کے ساتھ ربط باہمی اور حسن تعلقات حسن معاشرت اور جمعیت کی تعلیم دی۔ ولو انھم اقاموا التوراۃ والانجیل وما انزل الیھم من ربھم لاکلوا من فوقھم ومن تحت ارجلھم۔ جہاد پر حوصلہ مندی صحت و قوۃ بدنی غنائم سے رزق کا اضافہ یعنی مال غنیمت۔ جس میں اقسام اقسام کے اموال آتے تھے جعل رزقی تحت ظل رمحی۔ بر الوالدین یزید فی العمر یعنی فقط روزہ اور زکوٰۃ ہی کی تعلیم نہیں دیگئی جسمیں مال و لذات کو اپنے سے دور کیا جاتا ہے بلکہ جہاد کی تعلیم بھی دیگئی جسمیں مال حاصل ہوتا ہے مگر عزت و شوکت اور خودداری کے ساتھ گویا مداخل و مخارج دونوں بتلائے نہ رہبانیت سکھلائی نہ استمتاع خلاق سکھلایا۔ پھر جو امور خالص طبعیاتی اور معاشرتی تھے جیسے کھانا پینا، سونا جاگنا۔ ان میں مفاد اخروی کی صورتیں پیدا کر دیں بجز نیت اور ذرا سے دھیان سے حاصل ہو جاتی ہیں اور کھانا پینا سونا جاگنا۔ چلنا پھرنا، جماع زوجہ سب عبادات ہو جاتا ہے بشرطیکہ نیت صحیح رکھی جائے۔ مثلاً زکوٰۃ سے نفس کا نفع اخروی تو یہ ہے کہ رذیلہ بخل زائل ہوا۔ جو مانع تھا قبول عند اللہ میں کیونکہ اسکا منشا، تھا حب دنیا اور حب غیر اللہ۔ اور حب غیر کے ساتھ حب حق جمع نہیں ہوتی اس لئے وہاں غیر محب کو مقبول ہی نہیں کرتے کہ غیرت حق مانع ہے۔ پس زکوٰۃ سے یہ نفع تو اخروی ہوا۔ اور دنیوی یہ کہ غربا کو جب امراء کیطرف سے ملا تو قوم کے دو طبقے امیر و غریب باہم مربوط ہوئے جس سے قوم باہم مربوط ہو کر قوی ہو گئی یہ شخص خود محبوب القلوب بنا جس سے دنیا میں اسکی عزت و شوکت قائم ہوئی۔ تیسرے دنیا میں محفوظ ہو گیا۔ کیونکہ وہ غربا ہی تو اس کے مال کی چوری کرتے جب انھیں خود مفاد ہو رہا ہے تو وہ قانع ہو گئے اور ان کی قناعت انکی اخلاقی اصلاح ہے۔

نماز سے تعلق مع النفس کے سلسلہ میں تمرد گیا تواضع آئی۔ مع اللہ کے سلسلہ میں قربت قرۃ عین۔ زکوٰۃ میں رذیلہ بخل گیا تعلق مع اللہ بڑھا خلق سے رابطہ ہوا۔ اسی طرح تمام احکام میں نفس خلق خالق تینوں کے حقوق کی ادائیگی رکھی گئی ہے۔ پھر منافع

میں دنیا و آخرت سب جمع ہیں۔

اسی طرح جہاد کو لیلو کہ اُخروی نفع تو یہ ہے کہ بوجہ اللہ آدمی اپنے نفس کو بھی دے ڈالے جو سب سے زیادہ محبوب شے تھی کہ بقول حب حق حب نفس کو بھی تج دے تو قرب حق کیسا نصیب ہوگا جو اعلیٰ مرتبہ قبول کی علامت ہے۔ اور دنیوی یہ کہ مال غنیمت اور دنیوی شوکت و اقتدار ہاتھ آیا۔ غلبہ جیسی نعمت مل گئی جسکے لئے دنیا اپنا عیش و آرام تک کھو دیتی ہے۔ پس جہاد سے دنیا و عقبیٰ دونوں ملیں۔ جیسے کسی بنیے نے کہا تھا کہ ان مسلمانوں کا کیا کہنا "دنیا میں رہے تو فقیر۔ مر گئے تو پیر" ورنہ دوسرے مذاہب کی رہبانیت آمیزی کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اُن سے صرف ایک چیز ہاتھ لگتی ہے۔ اگر عمل کرو تو آخرت ملتی ہے اور دنیا جاتی ہے اور اگر نہ کرو تو محض دنیا ہی ہے آخرت جاتی ہے کیونکہ ان احکام میں تہذیب روحانی کی صورت تہذیب جسمانی کے ساتھ تجویز کی گئی ہے۔ جوگیوں کا سنیاس دیکھو کہ گرمیوں میں آگ کے بیچ میں تپنا اور مالا جپنا۔ سردی میں برف پر بیٹھنا اور مالا جپنا۔ نکیلی کیلوں پر بیٹھکر ریاضت کرنا۔ تبت کے پہاڑوں پر گھٹنوں کے بل چل کر منزل طے کرنا اعضاء کو سینک کر خشک کر لینا۔ ترک زینت پر آتا تو بال ناخن کو اپنے حال پر چھوڑ کر بچہ بنجانا۔ ترک لذائذ کرنا۔ ترک ملک کرنا تو بھیک کا کشکول سر پر لیکر نکلنا عیسائیوں کے یہاں ترک نکاح کرنا تو عورتوں کو حرام سمجھ لینا۔ بدھ مت میں ترک مساکن کرنا تو آبادی چھوڑ دینا۔ ترک لذائذ کرنا تو گوشت وغیرہ چھوڑ دینا۔ ان سب اُمور میں دنیا جاتی ہے زندگی تلخ ہوتی ہے بلکہ دنیا اُجڑتی ہے تب جا کر کہیں آخرت بنتی ہے۔ بخلاف اسلام کے کہ اس نے بجائے ترک کرانے کے ان تمام چیزوں کا امر کیا ہے اور اُنھیں سنت اسلام قرار دیا ہے گھر بسانا، نکاح کرنا، نعمتوں کا استعمال۔ ہاں تعیش اور عیاشی سے بچایا ہے جسکا حاصل مبالغہ اور تکلف ہے نفس کے تحمل اور بساط کے قدر ترک بھی بتلایا ہے۔ ورنہ انتفاعات اور ارتفاقات کو اصل دین اور روح مذہب قرار دیا ہے۔ تاکہ حقوق خالق کے ساتھ حقوق مخلوق بھی ادا ہوں اور حقوق نفس بھی ادا ہوں۔

پس ہر حکم جامع دین و دنیا جامع جسم و روح ہے۔

اجتماعیت پھر اسلام صرف جامع ہی نہیں جیسا کہ ثابت کیا جا چکا ہے بلکہ مجمع بھی ہے اپنے پیرؤوں کو گھیرنے اور جمع کرنے والا بھی ہے۔ اس نے اپنی برادری میں ایک ایسی اجتماعی شان پیدا کرنے کی داغ بیل ڈالی ہے جس سے اُسکے پیرؤں کا کوئی ایک قبیلہ یا خاندان یا کوئی ایک وطن اور ملک یا کوئی ایک قوم و ملت ہی نہیں بلکہ ساری دنیا کی بکھری ہوئی اسلامی برادری ایک ہی رشتۂ اخوت میں منسلک ہونے پر مجبور ہو جائے۔ کیونکہ اس نے پروگرام ہی وہ پیش کیا ہے جس کی رو سے انسان کی زندگی کا ہر ہر شعبہ انفرادی ہونے کے بجائے اجتماعی اور شخصی ہونے کے بجائے قومی ہو جاتا ہے اور کوئی انسان اسلامی مسلک پر جب بھی اپنے کو کوئی مادی یا روحانی نفع پہنچانا چاہیگا تو وہ خواہ مخواہ دوسرے کو بھی پہنچیگا۔ اور گویا ہر ہر شخص کیلئے اسلامی چیز پر عمل کر کے مفتاح خیر بنجاویگا۔ اس کا لازمی نتیجہ یہی ہو سکتا ہے کہ ہر ایک فرد خود اپنے ساتھ اسقدر وابستہ نہیں رہ سکتا جس قدر کہ وہ اپنے مسلم بھائی کی ساتھ مربوط ہونے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اور انجام کار اسطرح ساری ہی دنیا اسلامی لائن پر چلکر صرف

نمبر شمار	نمبر رسید	اسماء گرامی عطا کنندگان		تفصیل اشیاء
۲	۳۵۹	جناب دائرۃ المعارف	حیدرآباد دکن	میزان الحکمت - کتاب الخلیل - اقتبار - احکام الوقف - مراۃ الجنان - نزہتہ الخواطر - (ایک جلد) رسائل تسعہ - اربعین - سباحت شرقیہ اول - ازمنہ وامکنہ - فضیلت العلم - حصون الحکم - وغیرہ (ایک جلد) زیتون الکبیر - اثبات المفارقات - تعلیقات - تحصیل السعادۃ - سیاسیات المدنیہ - رسائل ابن سینا (ایک جلد) تنقیح المناظر - تذکرۃ السابع - کتاب الفلاحت - الغایق - فہرست حمیرہ - امال ابن الشجری - (ایک جلد) مقامات الدکنیہ - تحفہ نظامیہ - النحۃ السراد - مقالہ ازمیریہ - مقالہ تاریخیہ - مناظرات - التحقیق (ایک جلد) اصلاح - انباط المیاہ - تاریخ کبیر جلد ۱ قسم اول - کتاب الکنی بخاری -
		"	"	
۳	۳۶۰	جناب حاجی حافظ محمد اسمٰعیل صاحب	بیمار آباد دہلی	کتاب روح القرآت فی الحشرۃ المتواترات - ایک جلد
۴	۳۶۱	جناب حاجی محمد عمر صاحب	قصبہ کاندلہ مظفرنگر	التعلیق الصبیح علی مشکوٰۃ المصابیح ہر چہار جلد -
۵	۳۶۲	امام مسجد موضع سری کلاں	ضلع سہارنپور	گندم ایک من پختہ
۶	۳۶۳	جناب عبداللہ صاحب	رام پور	" "
۷	۳۶۴	امام مسجد موضع امرپور	" "	" پندرہ سیر
۸	۳۶۵	" " "	شیرپور " "	" ۲۰ سیر
۹	۳۶۶	جناب قاضی احتشام الدین صاحب	" "	" ۲۰ سیر
۱۰	۳۶۷	" مولوی حکیم طیب صاحب	" "	" ۲ من پختہ
۱۱	۳۶۸	شیخ احسان الحق صاحب وغیرہ باشندگان	رامپور	گندم
		میزان آمدنی دوامی و اوقات		صحا للہ
		" " " بہی خواہان		"
		" " " عمومی		"
		" " " بلا رسیدات		صحا للہ
		میزان کل		

(نوٹ):- تمام حسابی اندراجات حتی الوسع پوری صحت کے ساتھ کئے جاتے ہیں پھر بھی اگر کوئی غلطی رہ جائے تو اس سے ہمیں مطلع فرما کر شکریہ کا موقع دیں اگر آپ نے اسی ماہ میں دارالعلوم کی کوئی امداد فرمائی ہے اور آپ کا نام اس فہرست میں نہیں ہے تو آئندہ ماہ کے پرچہ کو ملاحظہ فرمائیں :-

حب سلیمان

یہ گولیاں اُن لوگوں کے لئے اکسیر ہیں جو آئے دن نزلہ، زکام، کھانسی میں مبتلا رہتے ہوں اور جنکا دماغ اتنا کمزور ہو گیا ہو کہ جہاں ذرا سی بے اعتدالی ہوئی چھینکیں آئیں اور نزلہ نے آدبایا، سینہ پر بلغم جم گیا کھانسی ہو گئی اور سانس تنگی سے آنے لگا دماغی کام کرنے والے اگر ان گولیوں کا صرف ایک کورس استعمال کریں تو وہ نہ صرف دماغ میں بلکہ اپنے سارے بدن میں ایک نئی زندگی محسوس کریں گے - چالیس دن کی دوا کی قیمت چار روپیے (للعہ) - علاوہ محصول ڈاک } پتہ:- صدیقی دواخانہ - نورگنج دہلی

صحت دماغ کیلئے بیش بہا تحفہ

ہمارے زیر نگرانی روغن حیات دماغ اور عطر بارسنگھار و عطر روح افزا و زعفرانی حنا اور عطر فتنہ تیار کیا جاتا ہے - جو اپنی خوبی کی وجہ سے کافی شہرت حاصل کر چکا ہے - اس مائش شرط ہے :-

محمد ایوب حافظ محمد ذکریا تاجران عطر و تیل بلوا گھاٹ جونپور

صحابہ کرام مدینہ سے باہر احد کی پہاڑی کے دامن میں پہنچے۔ وہیں کفار مکہ بھی پہونچ کر زمین دبا چکے تھے۔ اسی مقام میں جنگ ہوئی اور مسلمان باوجود قلت تعداد کے کامیاب ہو چکے تھے کہ ایک گھاٹی کے تیس دستہ کے کچھ افراد دستہ کے سردار اور سپہ سالار اعظم کی خلاف ورزی کر کے فتح کو شکست سے بدلدینے کے باعث ہوئے۔ اس فتح و شکست کے قصہ کو قرآن نے بھی بیان کیا ہے۔

ولقد صدقکم اللہ وعدہ اذ تحسونھم باذنہ حتی اذا فشلتم وتنازعتم فی الامر وعصیتم من بعد ما اریکم ما تحبون۔

(سورہ آل عمران رکوع ۱۵)

اللہ تعالیٰ نے بہادر تم سے سچا کیا جب کہ تم اللہ کے حکم سے کافروں کو قتل کر رہے تھے یہاں تک کہ جب تم بزدل ہو گئے اور لڑائی میں نفسوں پر قابو پا لیا اور تم نے باہم قائد و سردار کے حکم کی بجا آوری میں اختلاف کیا اور اللہ نے اپنے رسول و قائد کا کہا نہ مانا۔ اس کے بعد کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارا محبوب فتح و فتح دکھا چکا تھا۔

غرض مسلمانوں نے غیر منصوصات و منصوصات مختلفہ اور دیگر علوم و فنون میں خوب خوب جدت آرائیاں کر کے بڑے بڑے ائمہ مذاہب اور ماہرین فنون پیدا کئے۔ اور بہتیرے علوم و فنون کی بنیاد ڈال کر بفلک ثاقب کھڑی کر دیں اور قدماء کے بہت سے علوم میں چار چاند لگا دیئے۔ لیکن بعد کے خلفاء دنیا اور نام کے وارثان انبیاء نے اپنی اغراض فاسدہ کی خاطر حریت نظر و رائے کا جنازہ نکال دیا اگر ایک نے اپنی سطوت و جبروت سے آزادی رائے کو کچل ڈالا تو دوسرے نے مذہب کے نام پر ایک بیدار قوم کو تھپک تھپک کر سلا دیا مسلمان اسی غفلت و جمود کی نیند سو رہے تھے کہ مغرب کے ہوشیار و بیدار انسانوں نے انگریز اور سائنس کی خیر العقول ایجادات اور سحر آفریں مصنوعات سے اب ان کے قلوب پر چھاپا مارا کہ مسلمان اندھا دھند مغرب کی تقلید کی رو میں بہے جا رہے ہیں اور یہ تقلید نہ صرف لباس و وضع میں ہے بلکہ یورپ سے جو الحاد و کفر کا طوفان اٹھتا ہے۔ دنیائے اسلام کی بربادی کا نیا سامان مہیا کرتا ہے گویا ہم مسلمان ایسے گنوار اور غیر متمدن و بے اصولے ہیں کہ نہ تو ہمارے پاس کبھی کوئی مادی اصول صنعت و ثروت کا تھا اور نہ ادبی اصول مذہب و معاشرت و لسان کا جس کی حفاظت یا واپس لانے کی ذمہ داری ہم پر عائد ہوتی ہو۔ اور زیادہ مصیبت تو یہ ہے کہ ہم ان کے وضع و لباس۔ زبان و مذہب کی تو اندھی تقلید کرتے ہیں مگر ان کی محنت و جانفشانی۔ تدبیر و حکومت رانی، سائنس کی جدید ترقیات، صنعت و حرفت کے جدید آلات کے سلسلہ میں تقلید نہیں کرتے۔ اور مصیبت بالائے مصیبت یہ ہے کہ ایک طرف علمبردار مذہب کے ایک گروہ نے مضحکہ خیز مراسم اور خلاف عقل اصوات و حرکات کو حقیقت و معرفت کے نام سے جاری کر کے حقیقت اسلام کو لہو و لعب کا تماشا گاہ بنا رکھا ہے۔ اور تنگ نظر مولویوں نے بہتیرے غیر ضروری و خارج از اسلام امور کو ضروریات دین قرار دیکر اسلام کے دائرہ کو تنگ کر دیا ہے اور دوسری طرف یورپ زدہ نفس پرستوں اور حریت رائے کے مدعیوں نے اپنی حکمت و فلسفہ دانی اور وسعت علم و نکتہ رسی کے جہل مرکب کے بلوں سے حقیقی ضروریات دین کو ٹھکرانا شروع کر دیا ہے جس کے باعث جدید و قدیم تعلیم یافتوں کے درمیان ایسی وسیع خلیج حائل ہو گئی جس کا پاٹنا ناممکن نظر آتا ہے پھر اصلاح امت اسلامیہ کی کیا صورت ہو۔ بلکہ مغربی آندھی کے بڑھتے ہوئے سیلاب کے مہلک اثر سے امت مسلمہ کی روز افزوں تباہی کا جو منظر سامنے ہے اس سے یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ خدانخواستہ قبل قریب میں مسلمانوں کی ادبی و تمدنی حیات کی کشتی الحاد و کفر اور تمدن و معاشرت مغربی کے بھنور میں چکر کھا کر غرق ہو جائے۔ ان تباہیوں سے نجات کی صورت صرف اس قرآن اسلام میں ہے جس پر نبی رحمۃ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو چلا کر بدویت کی زندگی سے ایسے اعلیٰ تمدنی مقام پر پہونچایا کہ اس دور کے متمدن قومونکا تصور بھی وہاں تک نہ پہنچا تھا اور آج بھی قرآنی تعلیم کے ماتحت جو بدویت و اہمیت اور تمدن و معاشرت دونت و حکومت معتدلانہ حاصل ہو سکتی ہے۔ وہ ہرگز محض انسانی دماغوں کے پیدا کردہ قواعد کے ماتحت نہیں ہو سکتی۔

دوسری حدیث میں باوجود صوم وصلوٰۃ کی پابندی کے اجتماعیت سے خروج کو خروج عن الاسلام سے تعبیر فرمایا ہے۔ ارشاد نبوی ہے

انی امرکم بخمس اللہ امرنی بھن الجماعۃ والسمع والطاعۃ والھجرۃ والجھاد فی سبیل اللہ انہ من خرج من الجماعۃ قید شبر فقد خلع ربقۃ الاسلام من عنقہ۔ الا ان یراجع ومن دعا بدعوی جاھلیۃ فھو من جھنم قالوا یا رسول اللہ وان صام وصلی وزعم انہ مسلم قال وان صام وصلی وزعم انہ مسلم (مسند احمد)

اس حدیث میں پہلے جماعت اور شیرازہ بندی کا حکم دیا گیا ہے۔ جس سے متحدہ نظام قائم ہو سکے اور وہ بغیر امیر کے نہیں ہو سکتا کہ وہ مرکز ہے اور مرکزیت بغیر شیرازہ بندی نہیں ہوتی۔ اس لئے نصب امام کا حکم دیا۔ پھر امامت بغیر سمع وطاعت کے چل نہیں سکتی اسلئے اتباع امام کا حکم دیا۔ اس میں خلل ہے نظام کفر اور وہ خلل اسی درجہ پر اگر ہو سکتا ہے کہ قوت پکڑ جائے جسکا دفاع قدرت سے باہر ہو جائے تو ہجرت کا حکم دیا گیا مگر نہ اس لئے کہ جائیں بچا کر بیٹھ جائیں۔ بلکہ اس لئے کہ یکسو ہو کر قوت فراہم کریں اعداد مستطاع اختیار کریں۔ اور ارہاب عدو کو کام میں لائیں اور جب طاقت جمع ہو جائے تو اس مخل راہ کفر کو جہاد سے پست کر دیں۔ بہر حال اس حدیث میں خروج عن الجماعت کو (جس سے نہ ہجرت میں شرکت ہو سکتی ہے نہ جہاد میں نہ سمع وطاعت میسر آ سکتی ہے نہ دعاوی جاہلیت سے بچاؤ) خروج عن الاسلام سے تعبیر فرمایا گیا ہے اگرچہ صوم وصلوٰۃ کی پابندی بھی کیجاری ہے۔ اس سے واضح ہوا کہ اسلام نام ہے فی الحقیقت ایک متحدہ نظام اور ایک منظم مسلک کا جسکی سطح سیاست ہے اور روح دیانت اور تعلق مع اللہ ہے اور جس کی انتہائی غرض اعلاء کلمۃ اللہ ہے نہ تعیش نسانی اور تن پروری

چنانچہ فرعون پر اس لئے لعنت بھیجی گئی کہ اس کی حکومت کی بنیاد رعیت کی تفریق پر تھی

ان فرعون علا فی الارض وجعل اھلھا شیعا یستضعف طائفۃ منھم یذبح ابناءھم ویستحیی نساءھم انہ کان من المفسدین۔ پارٹی سسٹم عموماً ملوکیت میں ہوتا ہے تو اس ملوکیت کو بھی منبع فساد فرمایا گیا۔ ان الملوک اذا دخلوا قریۃ افسدوھا وجعلوا اعزۃ اھلھا اذلۃ وکذلک یفعلون۔ غرض گروہ سازی کو اسلام نے نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے اجتماعیت کلیہ پیدا کی کہ راعی و رعایا میں بھی محبت باہمی ہو اور خود رعایا میں باہم بھی یگانگت ہو۔ ان کے جتنے امور ہوں وہ اجتماعیت لئے ہوئے ہوں۔ پس پہلی اجتماعیت جو اسلام نے قائم کی وہ اجتماعیت نظری ہے جس کو اتحاد مسلکی سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ پھر جبکہ اسلام جامع ادیان واقوام تھا اور اسکی اجتماعیت کبریٰ سارے عالم پر حاوی تھی۔ اس میں دنیا کے ہر کالے گورے اور سرخ و زرد رنگ کے انسانوں کے لئے پیغام عام تھا تو اس لئے ضروری تھا کہ تفریق عام کی ممانعت کے بعد ان مختلف الالوان اور مختلف الطبائع انسانوں میں باہم ایک خاص ربط دیا جائے اور اس دین کے ذریعہ قومیتوں اور ذاتوں کی خصوصیتیں اڑا کر گروہ بندیوں کا نظام ختم کیا جائے نہ رنگ و بو کے لحاظ سے انسانوں کی تقسیم ہو نہ وطن اور مرز و بوم کے لحاظ سے ہو نہ نسب اور قبائل کے لحاظ سے ہو بلکہ اسلام

کو عام مساوات کا سرچشمہ قرار دیکر اسکی تصریح کر دی کہ جنس انسانی سب مثل ایک کنبہ کے ہے جس کے باپ آدم اور ماں حوا ہیں اور اس کنبہ نے قوموں اور قبیلوں کی تقسیم میں اس لئے قدم نہیں رکھا ہے کہ وہ باہم ایک دوسرے پر تفوق جتائیں یا آپس میں لڑ جھگڑ کر خونریزی کرتے رہیں بلکہ انکی یہ تقسیم محض باہمی شناسائی اور مبادلۂ منافع کے لحاظ سے ہوئی۔ چنانچہ قرآن کریم نے ارشاد فرمایا۔ یا ایھا الناس انا خلقناکم من ذکر وانثی وجعلناکم شعوبًا وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔ وطن کے لحاظ سے فرمایا، الا لا فضل لعربی علی عجمی۔ اور اسی بنا پر قرآن کریم کے خطابات اپنے احکام رسانی میں کسی مخصوص قوم یا خاص معین گروہ کیلئے نہیں ہوتے بلکہ تمام بنی نوع کی طرف ہوتے ہیں جیسا کہ چند آیات اس سلسلہ میں گذر چکی ہیں پھر اس حاجت کو قائم کرنیکے لئے اسلام نے دو مؤثر صورتیں اور اختیار کیں ایک تو یہ کہا کہ وہ کوئی نیا دین نہیں ہے جو صرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی آیا اور پچھلے اس سے ناآشنا ہوں۔ بلکہ یہ وہی دین ہے جو آدم سے چلا اور خاتم الرسل تک پہنچا۔ چنانچہ قرآن کریم میں جگہ جگہ پیغمبروں کی طرف اسلام ہی کو منسوب کیا گیا ہے۔ پھر صاف لفظوں میں اجمال کے ساتھ قرآن کریم نے اعلان کیا کہ یہ اسلام وہی اولین دین ہے جسے خداوند کریم نے اگلے زمانہ کے تمام رسولوں پر وحی کے ذریعہ نازل کیا تھا۔ ارشاد ربانی ہے۔ شرع لکم من الدین ما وصّٰی بہ نوحًا والذی اوحینا الیک وما وصینا بہ ابراھیم وموسٰی وعیسٰی ان اقیموا الدین ولا تفرقوا فیہ۔

اور فرمایا۔ قل یا اھل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم ان لا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئًا ولا یتخذ بعضنا بعضًا اربابًا من دون اللہ۔ اور جبکہ یہی دین پچھلوں کا بھی تھا تو اس اسلام پر آدمؑ ہی کے وقت سے ایمان لانا ضروری قرار دیا گیا۔ قالوا اٰمنا باللہ وما انزل الینا وما انزل الی ابراھیم واسمٰعیل واسحٰق ویعقوب والاسباط وما اوتی موسٰی وعیسٰی وما اوتی النبیون من ربھم لا نفرق بین احد منھم ونحن لہ مسلمون۔ ارشاد نبوی ہے۔ نحن معاشر الانبیاء بنو العلات امھاتنا شتّٰی (ای شرائع الکتاب ۱۲) وامرنا واحد (ای دینہم ۱۲) ۔ پس اسلام کوئی نیا دین نہیں ہے بلکہ وہی قدیم دین ہے جسے اللہ نے ہر ایک نبی اور رسول کی معرفت نوع انسان کی ہدایت کے لئے بھیجا۔ لیکن ان رسولوں کے بعد انقلاب پسند طبیعتوں نے قلت مبالات سے اس دین میں نقص و تغیر ڈالدیا یا اقوام عالم کے احبار و رہبان نے خوض و تعمق سے وقتاً فوقتاً اسکی کتابوں میں اضافے کئے اور بدل سدل دیا جس سے دین کی اصلی صورت قائم نہ رہی۔ اس لئے آخری پیغمبر کے ذریعہ اس کی کامل و مکمل اصلاح کیگئی اور دین کو نکھار کر اس کی اصلی شکل دکھلائی گئی۔ پس اسلام درحقیقت تمام ادیان عالم کی خوبیوں کا نچوڑ ہے اور وہ کبھی یہ نہیں کہے گا کہ تم اپنے سابقہ عقائد چھوڑ دو جبکہ وہ پچھلی کتابوں کا مصدق ہے۔ ہاں وہ ان عقائد کو چھڑائیگا جو کتابوں کے خلاف لوگوں نے خود ساختگی سے پیدا کئے اور کتاب اللہ کی طرف منسوب کر دیئے اسکا لازمی ثمرہ

اس جامعیت پر منتج ہوتا ہے کہ کسی ذی عقل کو اسلام میں آنے سے کوئی ادنیٰ رکاوٹ نہ ہوگی بلکہ وہ اسلام میں آنا خود اپنے دین میں آنا تصور کریگا جو اس سے اوجھل تھا اور وہ چند انسانی اختراعات کو اپنا دین سمجھے ہوئے تھا جن کو بلا سند اس نے قبول کر رکھا تھا۔ پس اسلام نے جامع اقوام اور داعی شریعت ہو کر اس جامعیت کو واقع کرنے کی ایک تدبیر تو یہ اختیار کی کہ انسانوں میں سے گروہ بندی اور امتیازات نسل و قوم ختم کئے دوسری یہ کی کہ کسی دین کو بھی اس نے پہلو سے نکلنے نہیں دیا اور اس کی صداقت کی آدمؑ سے تا زمانہ ختم نبوۃ ذمہ داری لیلی رد و انکار جو کچھ کیا وہ ان رخنہ اندازیوں پر کیا جو خلاف دلیل اور بے سند اس دین کا جزو بنا دی گئی تھیں۔ اور اس لحاظ سے گویا کسی سابق دین والے کو اس نے اس کے سابق دین سے نکلنے کی دعوت نہیں دی بلکہ اسی کے اصلی دین کی طرف لوٹ جانیکا راستہ دکھلایا۔ مگر چونکہ وہ راستہ سند کے ساتھ صرف قرآن نے پیش کیا تھا اس لئے اتباع قرآن کے ذریعہ سے اُن کے سابقہ مذاہب کی تصدیق کرائی۔ پس ایک عیسائی اسلام میں داخل ہو کر ہی اصلی معنی میں عیسائی رہ سکتا ہے نہ کہ موجودہ عیسائیت کی صورت میں جس میں عیسائیت اور غیر عیسائیت کی آمیزش بلا تمیز کافی عرصہ سے ہو چکی ہے یعنی متبع قرآن ہو کر ہی متبع انجیل بن سکتا ہے نہ کہ براہ راست انجیل پڑھ کر۔ کیونکہ وہ قابل اعتماد طریق پر محفوظ اور باقی ہی نہیں ہے۔ اسی کے ساتھ اسلام نے اپنی ہمہ گیری اور جامعیت کو بروئے کار لانیکے لئے اپنا تیسرا بنیادی اصول یہ قرار دیا کہ ایک مسلمان تمام انبیاء و رسل اور تمام داعیان مذاہب پر ایمان لائے اُنکی عظمت و بزرگی اپنے ایمان کا جزو اعظم سمجھے خواہ اُنھیں جانتا ہو یا نہ جانتا ہو قرآن نے بھی بعض کا تذکرہ نام بنام کیا ہے اور بہت سوں کا نہیں فمنهم من قصصنا عليك ومنهم من لم نقصص عليك اور ہر قرآن نے اُن پر رہنمائی کی کہ کوئی قریہ ملک وطن اور کوئی قوم رسولوں اور ہادیوں سے خالی نہیں چھوڑی گئی۔ وان من امة الا خلا فيها نذير ولكل قوم هاد وما كنا معذبين حتى نبعث رسولا۔ پس جبکہ ہر خطہ میں خواہ وہ ہند ہو یا سندھ، روم ہو یا روس چین ہو یا جاپان اور اسی طرح کوئی قوم ہو ہندو ہو یا عیسائی یہودی ہو یا بدھشٹ ہر ایک کے پاس نبی آئے ہیں خواہ ہمیں معلوم ہوں یا نہ ہوں اور ان سب پر بالاجمال ایمان لانا اور انکی تصدیق کرنا ضروری ہے۔ تو اسکا لازمی نتیجہ پھر یہ ہی نکلتا ہے کہ کسی قوم اور وطن میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف نہ تعصب کی آگ بھڑک سکتی ہے نہ آتش حسد اُٹھ سکتی ہے بلکہ ہر قوم کے لوگ خواہ مخواہ بھی ادھر توجہ کریں گے کہ جب یہ ہمارے بزرگوں اور پیشواؤں کی اس حد تک تعظیم کرتے ہوئے بھی ایک دین پیش کر رہے ہیں تو اسے دیکھنا تو چاہئے کہ وہ کیا ہے؟ ضرور ہے کہ اس میں ہمارے ادیان کا خلاف تو ہو نہیں سکتا کہ اسکی وہ تصدیق کر رہے ہیں پھر ہم سے خلاف کس چیز میں ہے؟ یہ جذبہ اُنھیں مجبور کریگا کہ وہ اپنے عقائد کا جائزہ لیں اور تحقیق کریں کہ آیا یہ وہی عقائد ہیں جو ہمارے مقدس بزرگوں کے ہو سکتے ہیں یا ان میں درمیان میں کوئی خلاف عقل و طبع آمیزش ہوئی ہے یہ تفتیش اور کھوج اُنھیں کشاں کشاں اسلام کیطرف لے آئیگی۔ اور وہ سمجھ لیں گے کہ وما اختلف الذين اوتوا الكتاب الا من بعد ما جاءهم العلم بغيا بينهم کے ماتحت اصل دین میں رد و بدل ہوا ہے اور اس وضوح

حق کے بعد جبکہ وہ اُن اختراعیات سے کنارہ کش ہو جائیں گے اور پھر صحیح عقیدہ اپنے دین کا اور اپنے بزرگوں کے دین کا تلاش کرینگے تو وہ سند کے ساتھ اسلام ہی میں ملے گا۔ اس لئے قدرتی طور پر انکا دین اسلام ہو جائیگا۔ بہرحال اسلام نے اپنی جامعیت اور ہمہ گیری اقوام کے برپا کرنے کے بھی تین راستے اس لئے پیدا کئے کہ ادیان سابقہ کی تصدیق کی پیشوایان سابق کی تعظیم کی۔ اور پھر اقوام میں سے قوموں کے معیار توڑ دئے جس سے عقلاً تمام بنی آدم کو جمع ہو کر اسلام میں چلے آنیکا راستہ کھل گیا اور اسکی جامعیت اقوام واضح ہو گئی۔ اس صورت سے اسلام کا کلمہ تمام اقوام کا کلمہ ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ انصاف اور عقل سلیم سے غور کریں اور تمام خیالات سے خالی ہو کر ایک جویائے حق کی حیثیت سے میدان تحقیق میں آئیں۔

اجتماعیت عملی - مگر یہ اجتماعیت نظر و فکر یا اجتماعیت مسلک قائم نہیں رہ سکتی تھی جب تک کہ عملی پروگرام اجتماعی نہ ہو جس کے ذریعہ یہ فکر مستحضر رہے اور لوگ اس فکری نقطہ نظر سے ہٹنے نہ پائیں تو اسلام نے اجتماعی پروگرام پیش کرنے میں اعجاز سے کام لیا ہے اور محیر العقول طریقے پر عملی اجتماعیت کے نمونے پیش کئے ہیں۔ اس کی پہلی روش یہ ہے کہ مسلمان انقطاعی زندگی شخصی حیات اور انفرادیت سے بچکر عمل کے اجتماعی میدان میں آئیں اور جماعتی زندگی اختیار کریں۔ جو کام بھی ہو ملکر ہو۔ پس اجتماعیت عملی کے معنی ہوئے اشتراک فی العمل کے یعنی وہ اشتراکیت جو دارین میں پوری جماعت مسلمین کیلئے نافع ثابت ہو۔ اُس کے لئے اسلام نے اُصولی تعلیم الگ دی ہے اور فروعی الگ۔ اُصولی ہدایات میں دو پہلوؤں سے کام لیا ہے ایک منفی ایک مثبت یعنی کہیں اجتماعیت عمل کا صریح حکم موجود ہے جس سے انفراد کی نفی لازم آتی ہے اور کہیں انفراد کی نفی صریح ہے جس سے اجتماعیت بطور لزوم ثابت ہو رہی ہے۔ انفراد کی نفی کے بارہ میں حدیث نے فرمایا لا رھبانیۃ فی الاسلام۔ (اسلام میں انقطاع عن الدنیا نہیں ہے۔ یعنی دنیا سے الگ تھلگ رہنا، ترک تعلقات اور ترک لذات کر لینا، جنگل میں جا بیٹھنا، گوشہ گیری، کنج عزلت اختیار کر لینا، نہ کمانا، نہ کسب کرنا، نہ ملنا، نہ جلنا، نہ بیوی نہ بچے وغیرہ۔ اس رہبانیت کو اسلام نے مٹا دیا ہے۔ حالانکہ یہ رہبانیت احبار و رہبان نے بد دین بادشاہوں سے تنگ آکر محض عبادت کیلئے نیت سے اختیار کی تھی یا یکسوئی خاطر کیلئے۔ لیکن اُسے قرآن نے قابل ملامت بتلاتے ہوئے ابتغاء رضوان اللہ کی سند بتلایا۔ جس کے معنی وہی ہو گئے کہ اسلام میں عبادت تک بھی وہی معتبر ہے جو اجتماعیت کے ساتھ ہو اور مل جل کر جماعتی حیثیت سے ادا ہو۔ بلکہ شریعت نے اگر رہبانیت بھی بتلائی تو وہ بھی بذریعہ اجتماعیت کا انتہائی مظاہرہ ہے۔

عن عثمان بن مظعون قال یا رسول اللہ ائذن لنا فی الاختصاء فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لیس منا من خصی ولا اختصی (خصی ہوا یا خصی کیا)، فقال ائذن لنا فی السیاحۃ (یہ تفریحی سیر و سیاحت نہیں بلکہ وہی رہبانی سفر ہے جس میں جنگلوں میں گھومنا اور خانہ بدوش رہنا ہوتا تھا جیسے آج ہندو سنیاسی کرتے ہیں) فقال ان سیاحۃ امتی الجہاد (اس میں انتہائی اجتماعیت ہے مگر بایں معنی یہ رہبانیت کہا گیا کہ مجاہد دنیا کے سب حظوظ و تعلقات ترک کر کے اللہ کے راستہ میں جان دینے کے لئے نکل کھڑا ہوتا ہے جس سے واضح ہوا کہ اسلام ترک دنیا بالقلب سکھلاتا ہے۔ یعنی خلوۃ در انجمن)، فقال ائذن لنا فی التبتل فقال ان رھبانیۃ امتی الجلوس فی المساجد انتظار الصلوۃ۔

اور یہ جو بزرگان دین سے چلہ کشی یا ترک لذات اور ترک یا تقلیل تعلقات کی صحیح اور سچی روایات ہیں سو وہ معالجات ہیں جو برائے چند روز کرائے جاتے ہیں اور اسی لئے مبتدیوں کیلئے ہیں تاکہ یکسوئی قلب میں قائم ہو کر ذکر اللہ کا رسوخ ہو جائے۔ اور بعد رسوخ جب وہ تعلقات کے دشتوں میں منسلک ہوں تو خوف خدا رکھکر ادا حقوق کر سکیں اور ان تعلقات میں منہمک ہو کر آخرت سے غافل نہ ہو جائیں۔ اور وہ بھی بے اصل نہیں ہے بعثت سے پہلے کی زندگی بلکہ بعد بعثت ابتدائی اسلام کا دور تبتل اور تخلی کا گذرا ہے۔ سو یہ محض تبدلی دستور ہے جو تعلقات کی استواری کے لئے مقدمہ ہے اس لئے یہ ترک تعلقات بھی تعلقات ہی کی خاطر مطلوب ہوا۔ اور اس طرح مقصود اصلی پھر وہی اجتماعیت نکل آئی۔ ہاں جب کوئی ایسا فساد عام کا وقت آجائے کہ اجتماعیت کی زندگی قابو میں نہ رہ سکے ہر شخص کا قلب خود ہی اور خود غرضی میں غرق ہو کر ذکر و فکر سمع و طاعت سے بے نصیب ہو جائے اور اب تعلقات مفید ہونیکے بجائے مضر ثابت ہونے لگیں۔ نہ ایثار کا پتہ ہو نہ تواضع کا نہ دیانت رہے نہ امانت تو پھر بلاشبہ تخلی اور انقطاع کی اجازت ہے اذا رأیت شحا مطاعا وھوی متبعا و اعجاب کل ذی رأی برایہ فدع امر العوام وعلیک بنفسک خاصۃ چنانچہ یا ایھا الذین امنوا علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اھتدیتم کی ایک تفسیر یہ بھی ہے کہ یہ آیت اس آخری زمانہ کے لئے اوتری ہے جو فساد عالم کا دور ہوگا اور جبکہ قیامت کی علامت کبریٰ کا ظہور ہوگا۔ بہرحال اجتماعیت عملی کیلئے ایک تو منفی پہلو تھا اسی کے دوش بدوش مثبت پہلو یہ ارشاد فرمایا گیا کہ تعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان تعاون باہمی سے کام کرنا بھی اشتراک فی العمل ہے۔ اسی کے ساتھ ترک تعاون کا راستہ تبلایا گیا کہ وہ اثم و عدوان ہے۔ جسکا حاصل یہ نکل آیا کہ انفرادیت کی ضرورت شرور و فتن میں ہے نہ کہ خیرات و طاعات میں۔ کیونکہ اجتماعیت خود ایک خیر ہے جسمیں ایک کی برکت دوسرے کو پہنچتی ہے۔ جس سے مقبولیت و محبوبیت تو عند اللہ بڑھتی ہے۔ قوت و شوکت دنیا میں قائم ہوتی ہے اور سہولت و راحت نفس کیلئے حاصل ہوتی ہے اور یہ تینوں نسبتیں ہیں جن کیلئے دنیا میں جد و جہد کیجاتی ہے یہ تینوں نسبتیں بیکدم اجتماعیت ہی میں حاصل ہو سکتی ہیں نہ کہ انفراد میں۔ انفراد میں زیادہ سے زیادہ قبول عند اللہ کی کچھ صورتیں پیدا ہو جائیں گی۔ لیکن اس دینی کردار کی نہ تو کوئی شوکت مخلوق میں قائم ہو سکتی ہے اور نہ ہی نفس کیلئے کوئی سہولت و راحت پیدا ہو سکتی ہے۔ ادھر قرآن کریم نے پر لی ۱۶۔ اصولی انواع گنائی ہیں جنمیں تعلق مع اللہ، تعلق مع الخلق اور تعلق مع النفس کے سارے ہی اصول آجاتے ہیں جیسا کہ آیت کریمہ ولکن البر من امن باللہ میں تفصیل ارشاد فرمائی گئی ہے۔ اس لئے نتیجہ یہ نکلا کہ اخلاق ہوں یا اعمال، احوال ہوں یا اقوال، معاشرت ہو یا معیشت، دیانت ہو یا سیاست، عبادت ہو یا ریاضت سب میں تعاون باہمی مطلوب ہے۔ گویا اجتماعیت عمل تمام انواع دین میں مامور بہ اور مطلوب ہے اور انفرادیت متروک۔ اسلام میں اجتماعیت کی یہ تو اجمالی تعلیم ہے۔ اگر اس کی تفصیل مطلوب ہو تو یوں غور کرو کہ حکمت عملیہ کی تین قسمیں ہیں۔ تہذیب نفس جس میں تمام عبادات، ریاضات مجاہدات وغیرہ آجاتے ہیں۔ تدبیر منزل۔ جس میں تمام خانگی زندگی ازدواج، قرابتیں، تعلقات، لین دین، میل جول، شفقت و مدارات اور معاملات باہمی وغیرہ سب آجاتے ہیں۔ سیاست مدن۔ جس میں امامت و امارت، رفاہ ملک، تمدن، تجارت

زراعت، محصولات، دیوانی، فوجداری، ملازمتیں، فوج، جنگ، صلح، معاہدہ، ہجرت، جہاد، امر بالمعروف، نہی عن المنکر۔ تبلیغ وارشاد، تعلیم و تربیت، مدارس و مکاتب کا اجرا، اور اقوام عالم سے معاملات وغیرہ سب داخل ہو جاتے ہیں۔ پس تہذیب نفس کے سلسلہ میں دو اصولی چیزیں آتی ہیں۔ "اماتت نفس اور عبادت رب" جسے تزکیہ کہتے ہیں۔ تدبیر منزل کے درجہ میں دو اصولی چیزیں آتی ہیں "اغناء نفس اور ایثار بالخلق" جسے حسن معاشرت کہتے ہیں۔ اور سیاست مدن کے تحت میں دو چیزیں آتی ہیں "اسفال باطل اور اعلاء حق" جسے حسن نظام و امن کہتے ہیں۔ انسان کی ساری زندگی ان ہی تینوں انواع اور انہی ششگانہ اصول کا پھیلاؤ ہے اور ان ہی ششگانہ امور کو اسلام نے اجتماعی بنا دیا ہے تو گویا انسان کی ساری زندگی اجتماعی ہو جاتی ہے۔ جبکہ وہ اسلام کے دائرہ میں آجائے۔ پہلی ہی نوع کو لے لیجئے۔

نوع اول۔ تہذیب نفس اور تزکیہ۔ یعنی اماتۂ نفس اور عبادت رب کے سلسلہ میں حقیقتاً تمام عبادات کی اصل اصول صلوٰۃ ہے۔ جسمیں عبادۃ کی حقیقت یعنی نہایت تذلل پائی جاتی ہے کہ ناک زمین پر رگڑی جاتی ہے نوافل و سنن اس کے متممات میں سے ہیں اذکار و اشغال اس کے مبادی میں سے ہیں، طہارت و نزاہت اس کے مقدمات میں سے ہے۔ ترک ہوائے نفس یعنی اماتۂ نفس اس کے بواعث میں سے ہے پس اصل مقصود دائرۂ عبادت میں صرف نماز رہجاتی ہے جو جامع ترین عبادت ہے۔ مگر اسی میں سب سے زیادہ اجتماعیت کا اہتمام کیا گیا ہے اور جماعات و جمعات کو اہم بنا کر مشروع کیا گیا تاکہ انسانی عبادت رہبانیت اور انفرادیت کل جائے۔ فریضۂ صلوٰۃ میں روزانہ پانچ اجتماعات رکھے گئے ہیں جو مسجد میں ہوں اور یہ اجتماعیت اس درجہ میں آگئی کہ نماز کی افضلیت اور اس کے اجر کی زیادۃ ہی جماعت اور پھر تکثیر جماعت پر دائر کر دی گئی۔ جیسا کہ اسکے بالمقابل دوسرے مذاہب میں عبادت کی افضلیت تخلی اور انفرادیت پر دائر تھی جس کے لئے ہندومت نے ترک لذت و سکونت رکھا۔ عیسائیت نے ترک نکاح و مودت رکھا۔ بدھ مت نے ترک تعلقات کلی رکھا۔ گویا اور مذاہب نے عبادت کی تکمیل اس شرط کے ساتھ کی ہے کہ نسلیں منقطع ہو جائیں۔ شہر اجڑ جائیں۔ دنیا میں الو بولنے لگیں اور کسی کو کسی سے کچھ مطلب نہ ہو۔ انسان کی مدنی فطرت پامال ہو جائے اس کے تمام طبعی اور فطری جذبات سرد پڑ جائیں۔ لیکن اسلام نے تمام جذبات کو بیدار رکھکر۔ تمام تعلقات کو مستوار رکھکر۔ شہروں کی آبادیاں قائم رکھکر تعلقات کے ہجوم میں عبادت رب کا راستہ بتلایا ہے۔ اور جس عبادت میں جس درجہ اجتماعیت اور اشتراکیت ترقی کرتی جائے اسی حد تک اسے افضل و اکمل قرار دیا۔ چنانچہ نماز کی فضیلت کو دائر کر دیا گیا اجتماعیت اور اس کی تکثیر پر ارشاد نبوی ہے۔ صلوٰۃ الجماعۃ تفضل صلوٰۃ الفذ بسبع و عشرین درجۃ۔ یعنی قرب مع اللہ جب ہی بڑھے گا جبکہ اس میں اجتماعیت آجائیگی پھر فرمایا کہ مقام قرب اور تزکیۂ نفس کے مقامات اسی حد تک ترقی کریں گے جس حد تک اُن میں اجتماعیت آتی جائیگی ارشاد نبوی ہے۔ وان الصف الاول علی مثل صفوف الملائکۃ ولو علمتم ما فضیلتہ لابتدرتموہ وان صلوٰۃ الرجل مع الرجل ازکی من صلوتہ وحدہ وصلوتہ مع الرجلین ازکی من صلوتہ مع الرجل وما کثر فھو احب الی اللہ۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۹۶)

اسلام اور بحث ونظر کی آزادی

(از جناب مولانا اصغر حسین صاحب پرنسپل مدرسہ اسلامیہ شمس الہدیٰ پٹنہ)

قرآن پاک نے عموماً عالم طبیعات کی طرف نظر وفکر کرنیکی توجہ دلاکر اور خصوصاً اہل فہم وتفقہ کو نظام معاملات اور فروع عبادات کے بارے میں استنباط احکام کی اجازت دیکر ادبی ترقیات کی کلید مسلمانوں کے ہاتھ میں دیدی۔

افلا ینظرون الی الابل کیف خلقت والی السماء کیف رفعت۔ والی الجبال کیف نصبت۔ والی الارض کیف سطحت (سورۃ الغاشیہ)

کیا وہ اونٹوں کی طرف نظر نہیں کرتے کہ کیسے پیدا کئے گئے ہیں۔ اور آسمان کی طرف کہ کیسا بلند کیا گیا ہے۔ اور پہاڑوں کی طرف کہ کیسے کھڑے کئے گئے ہیں اور زمین کی طرف کہ کیسے بچھائی گئی ہے۔

واذا جاءھم امر من الامن او الخوف اذاعوا بہ ولو ردوہ الی الرسول والی اولی الامر منھم لعلمہ الذین یستنبطونہ منھم (النساء رکوع ۱۱)

اور جب انکے پاس کوئی خبر امن کی یا خوف کی پہنچتی ہے تو اسکو مشہور کر دیتے ہیں اور اگر اسکو حوالہ کر دیتے رسول اور ان میں سے سمجھدار لوگوں کے تو مصلحت معلوم کر لیتے جو مصلحت کی بات نکالتے ہیں۔

یاایھا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الاخر (النساء رکوع ۸)

اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور جو تم میں سے اہل علم ہیں انکی۔ پھر اگر کسی چیز میں اختلاف ہو تو اسکو اللہ یعنی قرآن اور رسول یعنی حدیث کیطرف رجوع کرکے فیصلہ کر لیا کرو اگر تم اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہو۔

چنانچہ نظر وفکر کے حق آزادی نے مسلمانوں کو موقع دیا کہ خود بدولت رسالت پناہ کی حیات ہی میں فروع عبادات ونظام اجتماع کے متعلق رائے زنی اور قیاس آرائی کا جوہر دکھائیں۔ اور خود صاحب وحی الصلوٰۃ والتسلیم سے تصویب رائے کی سند حاصل کریں۔

عن ابن عمر رضی اللہ عنھما قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الاحزاب لا یصلین احد کم العصر الا فی بنی قریظۃ فادرک بعضھم العصر فی الطریق فقال بعضھم لا نصلی حتی نأتیھا وقال بعضھم بل نصلی لم یرد منا ذلک فذکر ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یعنف واحدا منھم۔ (رواہ البخاری فی باب غزوۃ الخندق)

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احزاب کے موقع میں فرمایا کہ کوئی قریظہ سے اوپر کوئی عصر نہ پڑھے۔ مگر راستہ میں عصر کا وقت ہو گیا تو بعضوں نے کہا کہ حکم صریح کے مطابق ہم وہیں جاکر پڑھیں گے اور بعضوں نے وقت پر نماز پڑھنے کے حکم کے ساتھ یہ خیال کیا کہ حضور کی مراد نماز سے منع کرنا نہیں بلکہ جلد پہنچنا ہے اس لئے نماز پڑھ لی۔ حضورؐ سے جب اس کا تذکرہ کیا گیا تو کسی کے سرزنش نہ فرمائی۔

جنگ احد کے موقع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر ضعیف العمر صحابہ کی رائے تھی کہ مدینہ ہی میں رہکر مدافعت کیجائے مگر نوجوانوں نے اپنی آزادانہ رائے پیش کرکے اسکی ناموافقت ظاہر کی۔ چنانچہ کثرت رائے یہی ٹھہری کہ مدینہ سے باہر نکلکر مقابلہ کرنا چاہئے۔ آخر سرور عالم صلعم

اقوام کی ذہنیت ہی اجتماعیت کیطرف نہ چل سکی اور اس لئے نہ وہ اجتماعی عبادت ہی کرسکیں اور نہ اجتماعی دن پاسکیں جسکی ذات میں اجتماعیت کی شان رکھی گئی تھی۔ مگر الحمدللہ کہ مسلمان اس دن کو پاگئے جو مقصود الٰہی تھا اور اجتماعی تھا یعنی جمعہ کہ وہ یوم تکمیل خلق تھا اسی دن آدمؑ پیدا کئے گئے جو مقصود خلقت تھے اور حقیقت جامعیت تھے جن میں ساری مخلوقات کے نمونہ موجود تھے اور انکی خلقت کا مقصود ہی عبادت تھی وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون تو مسلمانوں نے اس دن کو انتخاب کرکے نہ صرف عبادت ہی کی توفیق پائی بلکہ اجتماعی عبادت کی توفیق پائی کہ یہ دن بھی اجتماعی تھا اس میں واقع شدہ امور بھی اجتماعی تھے اور انسان جو محض عبادت کیلئے بنایا گیا وہ خود بھی حقیقۃً جامع تھا۔ اس لئے قدرتی طور پر مسلمانوں کی رہنمائی اجتماعی عبادت کی طرف ہوئی جسکا نام صلوٰۃ جمعہ ہے۔ چنانچہ حدیث نبوی میں اس دن کے انتخاب کا واقعہ مفصل مذکور ہے پھر اس یوم جامع میں نماز جمعہ رکھی گئی تو اس حد تک اس میں اجتماعیت ملحوظ ہے کہ یہ نماز بلا جماعت ہوتی ہی نہیں۔ پھر جماعت بھی معمولی نہیں کہ اس میں دو بھی کافی ہوتے ہیں یہاں امام کے علاوہ دو شرط ہیں۔ پھر بڑی جماعت ہو تو وہ بھی عام مساجد کی سی روزانہ کی جماعت مطلوب نہیں کہ مسجد محلہ میں تو اہل محلہ کی جمعیت ہی کافی ہو جاتی ہے بلکہ یہ مطلوب ہے کہ سارے شہر کے لوگ جمع ہوں اور اسی لئے مسجد جمعہ کا نام مسجد جامع رکھا گیا ہے جس میں سارے اہل شہر سما سکیں۔ پھر اسی پر بس نہیں کہ شہر والے ہی جمع ہوں بلکہ آس پاس کے رہنے والے بھی ہوں تو زیادہ بہتر ہے۔ الجمعۃ علی من اٰواہ اللیل۔ والی وطنہ بعد مراجعتہ من الجمعۃ۔ جمعہ اس پر ہے کہ جس کے وطن اور اس موضع میں جہاں صلوٰۃ جمعہ ادا کر رہا ہے ایسی مسافت ہو کہ بعد ادائے جمعہ رات سے پہلے پہلے اُسے وطن لوٹنا ممکن ہو اور رات اُسے ٹھکانا دے سکے یعنی مسافت عددی پر ہو۔ مطلب یہ ہے کہ ایسے مسافر پر جمعہ واجب نہیں جس کی مسافت قصری ہو بلکہ اس مسافر پر واجب ہے جس کی مسافت عددی ہے۔ یعنی وہ بعد جمعہ گھر لوٹ سکے۔ اس سے واضح ہوا کہ محض سکان بلد ہی پر واجب نہیں بلکہ مقیمین فی البلد پر بھی ہے جو مسافر شرعی نہ ہوں۔

مقصد یہ ہے کہ محلے، شہر، قرب وجوار یعنی توابع مصر اور مقیمین مسافت عددی پر جمعہ واجب فرمایا گیا تاکہ اس تعبدی اجتماع کی صورت زیادہ سے زیادہ پیدا ہو سکے اور بسہولت ہو سکے۔ اہل دیہات کو اگر مستثنیٰ رکھا گیا تو اس لئے کہ ان کا شہروں میں جمع ہونا تکلف سے خالی نہ تھا۔ پس اجتماعیت ہی کے معیار سے وجوب جمعہ بھی ہے اور اجتماعیت ہی کے معیار سے سقوط جمعہ بھی۔

لوائف دارالعلوم

(بقیہ صفحہ ۔)

کو دیئے گئے تھے اصولی اور آئینی طور پر صدر مہتمم صاحب کے لئے تسلیم کیا گیا تھا۔ مجلس نے مسودہ پر غور کرنے کے وقت جب یہ دیکھا کہ اب تک عملی طور پر ادارہ کے تمام مرکزی فرائض حضرت مہتمم صاحب ہی انجام دیتے رہے ہیں تو آئین میں بھی یہ فرائض مہتمم صاحب ہی کیلئے تسلیم کرلئے اور مسودہ کی دفعہ ۶۶ کے ذریعہ فرائض اہتمام کو صدر مہتمم صاحب کیطرف منتقل کرنیکی بجائے مہتمم صاحب کے لئے باقی رکھے۔ اب مسودہ کی دفعہ ۶۵ زیر بحث آئی جسمیں دائرۂ اہتمام کے کل اختیارات حضرت صدر مہتمم صاحب کو سپرد کردینے کی تجویز کیگئی تھی لیکن اس دفعہ پر اراکین میں کافی اختلاف رونما ہوا۔ گفتگو اس اصول پر تھی کہ جس کے ہاتھ میں جس قدر عمل ہو اسی قدر اسے اختیارات کی بھی ضرورت ہے۔ ایک جماعت کی رائے تھی کہ جب دفعہ ۶۷ کی کل عملی ذمہ داریاں مہتمم صاحب کیلئے تجویز کی گئی ہیں تو دفعہ ۶۸ کے یہ دفتری اختیارات بھی کلی طور پر مہتمم صاحب ہی کیلئے مخصوص ہونے چاہئیں۔ دوسری جماعت کی یہ رائے تھی کہ اختیارات نہ تو کلیتہً مہتمم کو دیئے جائیں نہ صدر مہتمم کو بلکہ ان دونوں عہدوں پر تقسیم کردیئے جائیں۔ بہرحال اس مسئلہ پر اس حد تک اختلاف رونما ہوا کہ مجلس کسی نتیجہ پر نہ پہنچ سکی اور دستور اساسی کی ساری بحث دفعہ ۶۵ ہی پر آکر رک گئی۔ مجلس شوریٰ منعقدہ شوال ۶۱ھ میں بعض اراکین محترم نے پھر تحریک کی کہ دستور اساسی کا باقی ماندہ مسودہ عرصہ سے رکا ہوا پڑا ہے اور تاوقتیکہ دستور کی مکمل خواندگی اور منظوری نہ ہوجائے جو حصہ منظور ہوچکا ہے وہ بھی نافذ نہیں ہوسکتا اس لئے نہایت ضروری ہے کہ آئندہ مجلس شوریٰ میں دائرۂ اہتمام کی طرف سے یہ مسودہ پیش کیا جائے اور سعی کیجائے کہ وہ آخری صورت میں منظور ہوکر مختتم ہوجائے۔ چنانچہ حسب ارشاد مجلس جلسہ شوریٰ منعقدہ ذی الحجہ ۶۱ھ میں دستور کا بقیہ حصہ پیش کردیا گیا۔ مجلس نے دفعہ ۶۵ سے بحث کا آغاز کیا۔ مجلس کی نظروں سے اب بھی یہ حقیقت مخفی نہ تھی کہ اختیار بقدر عمل ہونا چاہئے۔ اور جبکہ مہتمم صاحب ہی عملاً پورے ادارہ کے ذمہ دار ہیں تو انھیں کی اختیار بھی دیئے جانے چاہئیں نیز ۵۴ء سے ۶۱ء تک کے مسلسل تجربہ سے بھی ثابت ہوچکا تھا کہ ذمہ داری اور بے اختیاری اصولاً جمع نہیں ہوسکتیں اور یہ واضح ہوچکا تھا کہ مہتمم صاحب کو اس بے اختیاری کے ساتھ فرائض ذمہ داری نبھانے میں دشواریوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ نیز اختیار و عمل کی اس تقسیم سے کہ صدر مہتمم صاحب تو اختیارات کے حامل ہیں اور مہتمم صاحب مجبوری اور بے بسی کے ساتھ جواب دہ بھی ہیں اور عمل کے ذمہ دار بھی دو نوع کی متوازی ذمہ داریاں ادارہ میں قائم ہوگئی ہیں۔ جن سے کاموں میں دو عملی نمایاں ہورہی ہے جنکی طرف مہتمم صاحب نے اپنی رپورٹ میں اشارے کئے تھے۔ بنابریں مجلس نے باتفاق آراء اختیارات اہتمام کلیتہً مہتمم صاحب کی طرف منتقل کردیئے۔ اور دفعہ ۶۵ پوری کی پوری مہتمم صاحب کیلئے منظور کردی۔ اور اس بارہ میں کوئی اختلاف و نزاع باقی نہ رہا۔

یہاں سے قدرتی طور پر صدر مہتمم صاحب کے اختیارات و فرائض کا سوال پیدا ہوا ایک جماعت کی رائے تھی کہ جب صدر مہتمم کا وجود ہی دفتری سلسلہ کیلئے نہیں جیسا کہ ۶۷ و ۶۸ کے ان سے نکال لئے جانے سے ظاہر ہے تو دفتری اختیارات بھی انھیں دیئے جانے قطعاً غیر ضروری ہیں۔ اب صدر مہتمم کی حیثیت ایک عام نگراں کی سی رہ گئی جو ادارہ کے عام نظم و نسق پر ایک نظر رکھے اور کوئی بے آئینی یا بے راہ روی دیکھے تو اس پر تنبیہ کردے اور آخری صورت میں مجلس بالا کو رپورٹ کردے۔ اس کے لئے اختیارات تقرر و برخاستگی کی حاجت نہیں۔ بعض حضرات

کی رائے تھی کہ مجلس انتظامیہ کے تمام اختیارات صدر مہتمم صاحب کو تفویض کر دیئے جائیں۔ مجلس کی اکثریت اسکے خلاف تھی کہ ایک ماتحت عہدیدار کی وجہ سے مجلس بالا کو مسلوب الاختیار کیا جائے۔ بہر حال جس طرح ۱۳۷۸ھ کی مجلس شوریٰ میں صدر مہتمم کیلئے مفوضہ اختیارات باقی رکھنے میں شدید اختلاف رونما ہوا تھا اسی طرح اب ۱۳۸۰ھ کی مجلس میں صدر کیلئے نئے اختیارات و فرائض تجویز کرنے میں شدید اختلافات پیدا ہو گئے اور جس طرح ۱۳۷۸ھ میں دستور اساسی مسئلۂ اختیارات صدر مہتمم پر آکر رک گیا تھا اب ۱۳۸۰ھ میں بھی اسی مرحلہ پر آکر رک گیا۔ فرق اتنا تھا کہ ۱۳۷۸ھ میں صدر مہتمم صاحب کیلئے ان اختیارات کو باقی رکھنے نہ رکھنے میں اختلاف تھا اور ۱۳۸۰ھ میں یہ اختیارات بالاتفاق مہتمم صاحب کی طرف منتقل کر دئے جانے کے بعد صدر مہتمم صاحب کیلئے نئے اختیارات تجویز کرنے نہ کرنے میں نزاع ہوا۔ اس لئے خان بہادر شیخ ضیاء الحق صاحب نے بطور رفع اختلاف دستور اساسی کے اس حصہ کو سر دست ملتوی کر کے تا نفاذ دستور اساسی دائرۂ اہتمام کا نظم قائم رکھنے کیلئے ایک تجویز پیش فرمائی۔ جس کے الفاظ حسب ذیل ہیں۔

"دستور اساسی جس کی خواندگی و نظر ثانی ہو چکی ہے فی الحال اس کے بقیہ حصہ کی بحث ملتوی کی جاتی ہے اور اختیارات و فرائض جو اس وقت صدر مہتمم صاحب کو بذریعہ تجویز شوریٰ منعقدہ ذیقعدہ ۱۳۷۸ھ حاصل ہیں کلیتہً مجلس انتظامیہ کو تا تصفیہ اختیارات صدر مہتمم عارضی طور پر منتقل کئے جاتے ہیں۔ معمولات روزمرہ حسب معمول مہتمم صاحب انجام دیتے رہیں گے۔ وقتی طور پر کوئی ضروری ضرورت تقرر و برخاستگی وغیرہ پیش آنے پر مہتمم صاحب اور ان کی عدم موجودگی میں صدر مہتمم صاحب عمل میں لاکر سب سے پہلے جلسۂ انتظامیہ میں منظوری کیلئے پیش کریں۔ جلسہ انتظامیہ التزام کے ساتھ ماہوار ہونا ضروری ہے۔"

تجویز کے ان الفاظ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ لائق مجوز نے اس دو عملی اور بے اصولی کے انسداد کی نہایت مکمل اور مبارک کوشش فرمائی ہے۔ جس کا دستور اساسی کی عدم تکمیل کی صورت میں سامنے آنا ناگزیر تھا۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ غیر دستوری دور میں دارالعلوم کے وسیع کاروبار کو خوش نظمی کے ساتھ جاری رکھنے کے لئے اس سے بہتر تجویز نہیں ہو سکتی۔ مجلس شوریٰ نے اس تجویز کو منظور کر کے احساس ذمہ داری کا بہترین مظاہرہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ محترم ارکان شوریٰ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اپنی تائید ان کے شامل حال رکھے کہ وہ دارالعلوم کی فلاح و خیر خواہی کو بہر حال پیش نظر رکھتے ہیں۔ چنانچہ جس دن سے یہ تجویز نافذ ہوئی ہے دارالعلوم کے ہر گوشہ میں عمل کی ایک تازہ روح کارفرما نظر آتی ہے۔ حضرت مہتمم صاحب مدظلہ اطمینان و یکسوئی کے ساتھ اپنے فرائض کے انصرام میں منہمک ہیں اور شعبہ جات کے کاموں میں سہولت اور تیزی پیدا کرنے کی طرف توجہ فرما رہے ہیں شعبہ جات کے نظما، اپنے اپنے شعبوں کی مشکلات کو حضرت مہتمم صاحب کی توجہ سے بآسانی حل کر لیتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ پورا عملہ خوشدلی کے ساتھ اپنے فرائض مفوضہ کی انجام دہی میں مصروف ہے اور ہر کام میں زیادہ خوشنمائی پیدا ہوتی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ عمل کے اس مبارک جذبہ کو مزید اضافہ کے ساتھ قائم و برقرار رکھے اور اسے دارالعلوم کے لئے ہر حیثیت سے مفید بنائے۔

تحریر و خطابت کا بہترین نظم :۔ طلبۂ دارالعلوم کے مستقبل کو زیادہ مفید اور نتیجہ خیز بنانے کے لئے حضرت مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم نے تحریر، تقریر اور مناظرہ کی اعلیٰ پیمانہ پر مشق کرنیکا انتظام فرمایا ہے اور اس کام کو مناسب نظم کے ساتھ چلانیکے لئے ایک ایسا ضابطہ مدون فرما دیا ہے جس میں طلبہ کے ذوق تحریر و تقریر کو خاطر خواہ پیمانہ تک ترقی دینے کی کافی رعایت رکھی گئی ہے۔ اس ضابطہ

کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ طلبہ میں تقریر و تحریر کا جذبہ خود بخود پیدا ہوگا۔ اور ہر طالب علم دوسرے پر گوئے سبقت لیجانیکی امکانی کوشش کرے گا۔ اُمید ہے کہ اسی ماہ (صفر) سے اس ضابطہ پر عمدہ آمد شروع ہو جائیگا۔

حضرت مہتمم صاحب مدظلہ نے یہ اصلاحی قدم اُٹھا کر طلبہ کی ایک اہم ترین ضرورت کو پورا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ممدوح کو جزائے خیر دے اور اس جدید نظم کے نتائج طلبۂ دارالعلوم، عامۂ مسلمین اور زیادہ سے زیادہ انسانوں کے لئے موجب خیر و برکت ہوں۔

ہم کوشش کریں گے کہ "دارالعلوم" کی کسی آئندہ اشاعت میں اس ضابطہ کا پورا مسودہ شائع کر دیا جائے۔

دارالعلوم کیلئے دو کتب خانے :- دیندار اور مخلص حضرات جہاں دارالعلوم کی مالی امداد کر کے اپنے لئے ذخیرۂ آخرت مہیا کرتے ہیں اور علوم دین کی حفاظت و اشاعت کرنے والوں کی صف میں اپنے لئے جگہ بناتے ہیں وہیں بہت سے ایسے اصحاب خیر بھی ہیں جو اس نکتہ کو سمجھتے ہیں کہ دارالعلوم ہی وہ مرکزی علمی ادارہ ہے جسکے عظیم الشان کتب خانہ کو زیادہ سے زیادہ وسعت دینا ایک اہم علمی خدمت اور ایک مفید ترین صدقۂ جاریہ ہے۔ کیونکہ دارالعلوم کے کتبخانہ میں جو مفید کتاب داخل کر دیجاتی ہے وہ محض الماریوں کی زینت نہیں بنی رہتی بلکہ علماء اور طلباء کی کوئی نہ کوئی جماعت ہر زمانہ میں اُس سے بالیقین استفادہ کرتی رہتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جن اصحاب کے پاس بڑے بڑے ذاتی کتبخانے ہیں اور وہ اُس سے صحیح استفادہ نہیں کر سکتے یا اس کی حفاظت اُنکیلئے دشوار ہو جاتی ہے تو وہ اپنے ان کتبخانوں کو دارالعلوم کے کتبخانے میں شامل کر دیتے ہیں۔ اس طرح وہ نہ صرف اپنے عزیز کتب خانہ کو اسکی صحیح جگہ پر پہنچا دیتے ہیں بلکہ اُس کے استفادہ کی عمومیت اور اسکی حفاظت کا بہترین انتظام دیکھکر قلبی اطمینان حاصل کرتے ہیں۔ چنانچہ ہر سال اس قسم کے متعدد کتبخانے دارالعلوم میں وقف ہوتے رہتے ہیں۔ ۶۲ء کا ابھی آغاز ہے لیکن ہمیں دو کتبخانوں کے دارالعلوم کیلئے وقف کئے جانیکی اطلاع موصول ہو چکی ہے۔

ایک للت پور سے جناب حکیم علامہ ایم صاحب مولانا محمد اسحٰق صاحب کا کتبخانہ دارالعلوم کیلئے وقف کیا ہے یہ کتبخانہ دارالعلوم میں پہنچ چکا ہے۔ تقریباً تمام کتابیں بلند پایہ اور قابل قدر ہیں۔ تفصیل انشاء اللہ آئندہ ماہ میں شائع کیجائیگی۔ دوسرا کتبخانہ محترم مولوی قاضی عبدالقیوم صاحب کرنالی نے عنایت فرمایا ہے جسے وصول کر کے دارالعلوم میں داخل کرنیکے لئے ایک سفیر صاحب کو کرنال روانہ کر دیا گیا ہے۔ امید ہے کہ اس کتبخانہ کی کتابیں بھی مفید اور بیش قیمت ہونگی۔ اللہ تعالیٰ ان معطیان کرام کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور اُن کے اس عطیہ کو طلبہ علماء اور اُن کے واسطے سے تمام مسلمانوں کے لئے مفید بنا کر بہترین صدقۂ جاریہ ثابت کرے۔

ماہنامہ کے خاص معاون کاغذ کی گرانی اور دوسری مشکلات کے پیش نظر عالیجناب سیٹھ محمد شفیع صاحب نے بلا طلب مولانا مفتی سلطان احمد صاحب سائرسی پی، کی معرفت ماہنامہ دارالعلوم کا سالانہ چندہ دو روپے کے بجائے پانچ روپے عنایت فرمایا ہے۔ اسی طرح عالیجناب محمد یوسف صاحب نے کوئٹہ سے خصوصی سالانہ چندہ چار روپے ارسال فرمایا ہے۔

حق تعالیٰ جل مجدہٗ ان حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائیں اور انھیں امور خیر میں حصہ لینے کی اس سے بھی زیادہ توفیق ارزانی فرمائیں۔ کارکنان ماہنامہ ان حضرات کا دلی شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انھیں اپنے ماہنامہ کی مشکلات کا بطور خود احساس ہوا اور انھوں نے ان مشکلات کو کم کرنے میں بغیر کسی تحریک کے حصہ لیا۔

تاریخ دارالعلوم کا اہم ترین میزانیہ

سنہ ۱۳۶۳ھ میں سوا لاکھ روپیہ فراہم کرنے کی اپیل

دارالعلوم دیوبند یوم تاسیس سے اب تک اس خصوصیت کا حامل رہا ہے کہ اُسے آمدنی کا کوئی ایسا یقینی ذریعہ کبھی حاصل نہیں ہوا۔ اور نہ کبھی اُس کے بنیادی اصول کے ماتحت اس کی سعی کی گئی جس پر کارکنان و ذمہ داران دارالعلوم تکیہ کر سکیں۔ اور جسے دارالعلوم کے مصارف کا کفیل قرار دے سکیں۔ خود حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ بانی دارالعلوم نے بھی اس قسم کے یقینی وسائل پر اعتماد حاصل کرنے سے ذمہ داران دارالعلوم کو باز رہنے کی تاکید فرمائی۔ حضرتؒ کی باطن بین نظر اسے دیکھ رہی تھی کہ رجوع الی اللہ اور امداد غیبی کے دروازے جب ہی کھلے رہ سکتے ہیں کہ مخلوق کی بلمی چوڑی امدادوں پر تکیہ نہ ہو۔ ورنہ یہی خوش کن امدادیں غیبی اعانت سے محرومی کا سبب بن سکتی ہیں۔ الحمد للہ کہ حضرات اکابر و ذمہ داران دارالعلوم نے ہمیشہ اس الہامی نکتہ کو پیش نظر رکھا۔ اور توکل علی اللہ کے رشتہ کو مضبوطی کے ساتھ تھام کر جد و جہد اور طلب کا سلسلہ اجمال کے ساتھ جاری رکھا۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ اسّی سال کی طویل مدت میں کوئی ایک مثال بھی ایسی نہیں ملتی کہ دارالعلوم کی کوئی واقعی ضرورت سرمایہ نہ ہونے کی وجہ سے رُکی رہی ہو۔ جب آمدنی کے وسائل یقینی نہ ہوں تو ظاہر ہے کہ آمد و صرف کا میزانیہ (بجٹ) کس بنیاد پر بنایا جائے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی قدرت کا یہ عجیب کرشمہ ہے کہ دارالعلوم کا میزانیہ (بجٹ) بھی ہر سال کامل غور و خوض کے بعد اللہ تعالیٰ کے توکل پر منظور کیا جاتا ہے۔ اور یہ توکلی بجٹ کبھی ناکامیاب نہیں رہتا۔ بلکہ دارالعلوم کی حقیقی آمدنی اس منظور شدہ بجٹ سے اتنا مطابق ہوتی ہے گویا آمدنی کے یقینی وسائل کا صحیح حساب دیکھ کر یہ بجٹ مرتب کیا گیا تھا۔ دارالعلوم کی ترقی کے ساتھ ساتھ قدرتی طور پر ہر سال کا میزانیہ بھی رُو بہ ترقی ہے۔ چنانچہ اس سال (۱۳۶۳ھ) کے لئے دارالعلوم کی مجلس اعلیٰ نے دارالعلوم کی ترقیات اور اشیاء کی گرانی کے پیش نظر دارالعلوم کی آمدنی کا جو میزانیہ منظور کیا ہے اس کی مقدار **ایک لاکھ تیئیس ہزار ایک سو چھتیس روپے** (۱۲۳۱۳۶) ہے۔

دارالعلوم کی تاریخ میں یہ سب سے اہم اور سب سے بڑا میزانیہ ہے۔ خدام دارالعلوم کو یقین ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ کی طرح اس سال بھی میزانیہ کے مطابق یہ رقم بروقت فراہم ہو جائیگی اور دارالعلوم کی ضروریات سرمایہ کی کمی کی وجہ سے رُکنے نہ پائیں گی۔

ہم تمام مخلصین دارالعلوم اور بہی خواہان سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ میزانیہ کی اس رقم کو فراہم کرنے کی جد و جہد شروع فرمادیں اللہ تعالیٰ اُن کی امداد اور مساعی کو قبولیت سے نوازے اور اُن میں کا ہر فرد "مردے از غیب بروں آید و کارے بکند" کی مصداق بن سکے۔

محمد طیب غفرلہٗ

مہتمم دارالعلوم دیوبند

شکریہ احباب :- دارالعلوم دیوبند سے عقیدت اور محبت کا تعلق رکھنے والے احباب ملک کے ہر گوشہ میں موجود ہیں۔ اور بفضلہ تعالیٰ اُن میں دارالعلوم کی خدمت اور ہمدردی کا مخلصانہ جذبہ بھی موجود ہے۔ ہمیں یہ دیکھکر مسرت ہوتی ہے کہ دارالعلوم کے کارکن اور سفراء جس حصہ ملک میں بھی پہنچ جاتے ہیں وہاں حالات کی ناسازگاری کے باوجود دارالعلوم کی خدمت کیلئے اخلاص وللّٰہیت کے ساتھ ضرور کچھ نہ کچھ حضرات کھڑے ہوجاتے ہیں اور نہ صرف اپنی ذات سے دارالعلوم کی امداد میں حصہ لیتے ہیں۔ بلکہ دوسروں کو بھی اس مصرف خیر میں حصہ لینے پر آمادہ کرکے "الدال علی الخیر کفاعلہ" کی مصداق بنتے ہیں۔ ان مخلصین کو حق تعالیٰ کی جناب سے تو جزاء خیر کی توقع رکھنی ہی چاہئے۔ لیکن دارالعلوم دیوبند سے تعلق رکھنے والے تمام حضرات کا فرض ہے کہ اُن کے لئے دعائے خیر کریں اور انکا شکریہ ادا کریں۔ چنانچہ اسی سلسلہ میں ہم حضرات ذیل کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتے ہیں جنھوں نے اپنے تعلقات واثرات کو کام میں لاکر اور دارالعلوم کے لئے اپنا وقت عزیز صرف فرماکر دارالعلوم کے سفیر مولوی حافظ زاہد حسن صاحب (فاضل دیوبند) کے ساتھ دلی تعاون فرمایا اور انھیں مقاصد دارالعلوم میں کامیاب بنانے کی ہر ممکن سعی کی۔

مولانا محمد ابراہیم صاحب (ہوشیارپوری)۔ مولانا احمد علی صاحب مہتمم مدرسہ سبیل الرحمۃ (سہتری)، مولانا محمد فاضل صاحب مولانا دولت علی صاحب۔ حافظ عبدالوحید صاحب۔ مرزا عبدالعزیز صاحب۔ حاجی محمد اکرم صاحب۔ حکیم عبداللطیف صاحب (دوسوہہ) حکیم فضل الرحیم صاحب شائق (بکسریان)۔ مولانا محمد حسین صاحب (فاضل دیوبند)، وخان سعد اللہ خانصاحب (ٹانڈہ)۔ خان محمد یعقوب علیخاں صاحب وخان محمد کرار خانصاحب (میانی)،

اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات کی مساعی خیر قبول فرماکر انھیں اسکی جزاء عطا فرمائے۔

بابو عبدالغنی صاحب ٹیلیفون انسپکٹر ان مخصوص افراد میں سے ہیں جنھیں دارالعلوم دیوبند اور بزرگان دیوبند سے نہایت مخلصانہ عقیدت ہے۔ چنانچہ آپ جہاں کہیں ہوتے ہیں ہمیشہ دارالعلوم کی خدمت کا خاص طور پر خیال رکھتے ہیں۔ چنانچہ اس سال بھی آپ نے مولانا ضیاء الدین صاحب وغیرہ ہمدردان دارالعلوم کی رفاقت میں اوکاڑہ سے عید الفطر اور عید الضحیٰ کے مواقع پر دارالعلوم کے لئے امداد حاصل کرنے کی جدوجہد فرمائی اور اس میں کامیاب بھی ہوئے اللہ تعالیٰ ان حضرات کی قوت عمل میں ترقی دے اور دوسروں کیلئے انھیں نمونہ بنائے۔ آمین۔

قلعہ شیخوپورہ (پنجاب) میں جن حضرات نے علم دوستی کا ثبوت دیا اور علمی مرکز دارالعلوم دیوبند کو تقویت پہنچانے کیلئے دارالعلوم کے سفیر جناب مولانا محمد عارف صاحب کے ساتھ سرگرم مخلصانہ تعاون فرمایا۔ اُن میں چودھری محمد افضل صاحب انسپکٹر۔ چودھری نذیر احمد صاحب۔ تحصیلدار۔ مولانا محمد حسین صاحب۔ مولانا محمد غوث صاحب۔ ڈاکٹر محمد شریف صاحب اور شیخ دین محمد صاحب ہمارے دلی شکریہ کے مستحق ہیں اللہ تعالیٰ ان حضرات کو جزائے خیر دے اور اُنکی مساعی حسنہ کو قبولیت کا شرف بخشے۔

حضرات سفراء کے دورے :- صوبہ سندھ کے توسلین اور ہمدردان دارالعلوم کو انکا ملی اور جماعتی فرض یاد

دلانے اور دارالعلوم کی امداد کی طرف متوجہ کرنے کیلئے مولانا حافظ زاہد حسن صاحب فاضل دیوبند اور مولانا احمد علی صاحب فاضل دیوبند نے اس صوبہ میں علیحدہ علیحدہ دورہ شروع کر دیا ہے۔ اول الذکر اضلاع حیدرآباد اور تھرپارکر کا دورہ کر رہے ہیں اور ثانی الذکر اضلاع لاڑکانہ و سکھر کا۔ اگرچہ سندھ کے بعض اضلاع میں اس سال طغیانی اور دوسرے حوادث کی وجہ سے حالات اطمینان بخش نہیں ہیں۔ لیکن ہمیں مخلصین اور ہمدردان دارالعلوم سے توقع ہے کہ وہ حضرات حضرات کے ساتھ سرگرم تعاون فرما کر مقاصد دارالعلوم کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنانے کی کوشش کریں گے۔

صوبۂ سرحد کے اضلاع پشاور و ہزارہ کا دورہ کرنے کیلئے مولانا راشد حسن صاحب عثمانی دیوبندی کو روانہ کیا جا رہا ہے۔ پنجاب کے اضلاع جالندھر۔ امرتسر و لاہور کا دورہ مولانا محمود احمد صاحب فاضل دیوبند کر رہے ہیں۔ اور ضلع کرنال کا دورہ کرنے کے لئے مولانا ضامن حسن صاحب قاسمی فاضل دیوبند روانہ ہو چکے ہیں۔

مولانا حافظ حکیم محمد سلیمان صاحب اضلاع ملتان و ریاست بہاولپور کا دورہ کر رہے ہیں۔ اور مولانا محمد عارف صاحب اضلاع شیخوپورہ و لائل پور میں کام کر رہے ہیں۔

ہمیں امید ہے کہ ان تمام مقامات کے بہی خواہان دارالعلوم حالات اور وقت کی نزاکت کا صحیح احساس فرمائیں گے۔ اور اپنے مذہبی مرکز کو ان حالات کا کامیاب مقابلہ کرنے کے قابل بنانے میں اخلاص کے ساتھ امکانی جد و جہد فرمائیں گے۔ انسانی زندگی میں ایسی نازک گھڑیاں بہت کم آتی ہیں۔ یہ وقت دراصل امتحان و آزمائش کا وقت ہے جس میں کامیابی حاصل کرنے کی مخلصانہ کوشش کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے ہی ہو سکتے ہیں۔

سال نامہ کی اشاعت

"ماہ ذی الحجہ و محرم کی یکجائی اشاعت کافی تاخیر سے حاضر کی جا رہی ہے۔ اس تاخیر کا اثر آئندہ اشاعت پر بھی پڑنا ضروری ہے۔ لہٰذا اعلان کیا جاتا ہے کہ ماہ صفر و ربیع الاول کے پرچے بھی ایک ساتھ ماہ ربیع الاول میں سالنامہ کی صورت میں شائع کئے جائیں گے۔

معاونین "دارالعلوم" نوٹ فرمالیں۔"

"ناظم ماہنامہ دارالعلوم"

ایک ضروری اعلان

دارالعلوم دیوبند کی سالانہ روئداد ان تمام معاونین کی خدمت میں ارسال کی جایا کرتی تھی جن کی کم از کم پانچ روپیہ کی کوئی امداد اس روئداد میں شائع ہوئی ہو۔

چونکہ ماہ نامہ دارالعلوم کے اجراء کے بعد آمدنی کی تفصیلات ماہ بماہ رسالہ میں شائع ہوتی رہتی ہیں اس لئے سالانہ روئداد کے نام سے تمام سال کی آمدنی کی جو تفصیلات یکجائی شائع کیجاتی تھیں۔ اُنکی اشاعت کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ رسالہ کے سلسلہ میں بھی اب تک اس دستور کو قائم رکھنے کی ہر ممکن کوشش کی گئی کہ جس ماہ کے رسالہ میں کسی ہمدرد دارالعلوم کی کم از کم پانچ روپے کی امداد درج ہو وہ رسالہ مع حصۂ مضامین کے اُنکی خدمت میں حاضر کیا جائے لیکن اب کاغذ کی ناقابل برداشت گرانی اور بے تابی نے حوصلے بالکل پست کر دیئے ہیں۔ اور ہمارے لئے یہ ناممکن ہو گیا ہے کہ ہم دارالعلوم کے ان معاونین کی خدمت میں پورا رسالہ حاضر کر سکیں۔

اس لئے باول ناخواستہ اس ماہ سے حضرات چندہ دہندگان کی خدمت میں صرف رسالہ کا وہ حصہ حاضر کیا جا رہا ہے جس کا تعلق آمدنی کی تفصیلات سے ہے۔ اُمید ہے کہ حضرات ہمدردان دارالعلوم ہماری معذوری کا صحیح احساس فرما کر خوش دلی کے ساتھ اس صورت کو گوارا فرمائینگے۔

انشاء اللہ تعالیٰ جوں ہی حالات سازگار ہونگے ہم بدستور پورا رسالہ حاضر خدمت کرنے لگیں گے سردست مکمل رسالہ مع حصۂ مضامین کے صرف اُن حضرات کی خدمت میں ارسال کیا جائیگا جو رسالہ کی قیمت ادا کر کے اُس کے باقاعدہ خریدار ہیں۔

(ناظم ماہنامہ)

دارالعلوم کے معاونین خصوصی

:- وہ حضرات جو از خود اپنے داعیۂ قلب اور مخلصانہ جذبات سے بلا ترغیب غیرے دارالعلوم کی مالی امداد فرماتے رہتے ہیں اور اُن کی بڑی بڑی رقمیں دارالعلوم کو موصول ہوتی رہتی ہیں۔ ہمارے دلی شکریہ کے مستحق ہیں۔ ماہ ذی قعدہ و ذی الحجہ ۶۱ھ میں اس قسم کی خصوصی اعانت کرنے والے حضرات ذیل ہمارے مخلصانہ اور صمیمانہ شکریوں کو قبول فرمائیں۔ حق تعالیٰ اُنکی توفیقات میں برکت اور ان کے احوال میں ترقی عطاء فرمائے۔

اسمائے گرامی	مقام	اسمائے گرامی	مقام	اسمائے گرامی	مقام
عالیجناب محمد دین صاحب	کلکتہ	عالیجناب بن۔ وی عبداللہ صاحب	مدراس	عالیجناب میر حسن صاحب مقام رحم علی قادر بخش محمد ابراہیم صاحب	کلکتہ
عالیجناب حاجی بہادر محمد جان صاحب	"	مولانا عبدالشکور صاحب	شیرپور	عالیجناب جودھری بدرالدین صاحب	ہوشیارپور
عالیجناب شیخ فیروز صاحب	"	حافظ محمد امیر صاحب	کانپور	عالیجناب کاکا اسمٰعیل و جلال صاحبان	مدراس
عالیجناب محمد رفیع صاحب	الہ آباد	عالیجناب حاجی علی محمد ہاشم صاحب	بمبئی	عالیجناب احمد سالوجی صاحب	افریقہ
عالیجناب خانبہادر شیخ فضل الٰہی صاحب	کلکتہ	مالک دی اسٹار جوزری	"	عالیجناب شیخ عبدالکریم صاحب	راجکوٹ
عالیجناب حاجی سید سلیمان صاحب	دریاؤ	عالیجناب ڈاکٹر خداداد خاں صاحب	لاہور	محترمہ زینب بی صاحبہ دختر محمد اسمٰعیل صاحب عارف	راندیر
				محترمہ مریم بی بی صاحبہ	سورت

چندہ آمدنی دوامی واوقاف

موصولہ ماہ شوال ۱۳۶۱ھ

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱	۹۰۷۳	منشی نہال احمد صاحب بلند شہر	۷	دوامی	۲۷	۹۳۷۰	حکیم مولوی صدیق صاحب باشہزاری چاٹگام	۸ر	دوامی
۲	۹۰۷۵	از دولت آصفیہ حیدرآباد دکن	۱۰۰	دوامی	۲۸	۹۳۷۱	قاری عبدالرشید صاحب مدرس " "	۸ر	"
۳	۹۱۵۸	فہیم الدین صاحب کوہاٹ چھاؤنی	۱	للہ	۲۹	۹۳۷۲	امین اللہ میانجی صاحب " " "	۱ر	"
۴	۹۱۵۹	والدہ صاحبہ " " "	۱	للہ	۳۰	۹۳۷۳	قاضی عبدالرحمن صاحب " " "	۱ر	"
۵	۹۱۶۰	منشی عبدالرزاق صاحب قصبہ دیوبند	۱	"	۳۱	۹۳۷۵	عبدالرحمن صاحب گمٹالہ گورداسپور	۱ر	"
۶	۹۲۸۲	از وقف مسماۃ سکینہ بیگم صاحبہ قائم گنج فرخ آباد	۵	اوقاف	۳۲	۹۳۷۶	مولوی محمد مغفور صاحب " "	۱ر	"
۷	۹۲۸۳	منجانب حاجی ساقی داد خاں صاحب مرحوم " "	۲۵	دوامی	۳۳	۹۳۷۷	مولوی فتح علی صاحب " "	۱ر	"
۸	۹۳۵۱	مولانا حبیب اللہ صاحب باشہزاری چاٹگام	۷	"	۳۴	۹۳۷۸	حافظ نواب الدین صاحب " "	۱ر	"
۹	۹۳۵۲	مولانا سعید احمد صاحب " "	۷	"	۳۵	۹۳۷۹	محمد شریف صاحب نمبردار " "	۱ر	"
۱۰	۹۳۵۳	مولانا فیض اللہ صاحب " "	۷	"	۳۶	۵۳۸۰	مولانا محمد عبدالحق صاحب مونث رو مدرس	۲۵	"
۱۱	۹۳۵۴	مولانا عبدالوہاب صاحب " "	۶	"	۳۷	۹۳۸۳	مولانا سید اشفاق علی صاحب صدر بازار ملتان	۷	"
۱۲	۹۳۵۵	مولوی محمد یعقوب صاحب ہیڈ مولوی باریکھالی ضلع کھلنا	۶	"	۳۸	۹۳۶۳	مولانا زین العابدین صاحب دودہارا ضلع بستی	۷	"
۱۳	۹۳۵۶	مولانا صدیق احمد صاحب مدرس باشہزاری چاٹگام	۶	"	۳۹	۹۵۲۱	آمدنی وقف کرایہ دوکان معروف ڈاکخانہ دیوبند	۱ر	اوقاف
۱۴	۹۳۵۷	مولانا خلیل الرحمن صاحب " " "	۶	"	۴۰	۹۶۲۷	حاجی رحیم بخش صاحب کاندھلہ مظفرنگر	۷	دوامی
۱۵	۹۳۵۸	مولانا عبدالجلیل صاحب " " "	۱ر	"	۴۱	۹۶۳۰	محمد عمر صاحب " "	۱ر	"
۱۶	۹۳۵۹	مولوی عبدالقیوم صاحب " " "	۱ر	"	۴۲	۹۶۳۷	منجانب ماتان وغیرہم علیہ منشی ناظم حسن صاحب دہلی	۱	للہ
۱۷	۹۳۶۰	مولانا حافظ الرحمن صاحب " " "	۱ر	"	۴۳	۹۶۳۸	محمد ابراہیم صاحب مرحوم " " "	۸ر	"
۱۸	۹۳۶۱	مولانا عبدالجبار صاحب " "	۸ر	"	۴۴	۹۶۳۹	والدہ صاحبہ شیخ ظفر الحسن صاحب " " "	۱ر	"
۱۹	۹۳۶۲	مولوی ابراہیم صاحب " " "	۸ر	"	۴۵	۹۶۴۸	مولوی محمد احمد صاحب محلہ صفدر گنج قنوج فرخ آباد	۷	"
۲۰	۹۳۶۳	قاری مخلص الرحمن صاحب " " "	۸ر	"	۴۶	۹۷۲۵	مولوی عبدالاول صاحب نواکھالی	۱ر	"
۲۱	۹۳۶۴	مولوی عبدالغنی صاحب " " "	۱ر	"	۴۷	۹۹۵۳	آمدنی از وقف منشی عزیز الرحمن صاحب مرادآباد	۵	اوقاف
۲۲	۹۳۶۵	ماسٹر مقبول احمد صاحب " " "	۱ر	"	۴۸	۱۰۰۲	حاجی عبداللہ صاحب تاجپورہ ضلع سہارنپور	۱ر	دوامی
۲۳	۹۳۶۶	ماسٹر عبدالغنی صاحب " " "	۸ر	"	۴۹	۱۰۰۳	پیرجی محمد ابراہیم صاحب سنسارپور "	۸ر	"
۲۴	۹۳۶۷	قاری احمد اللہ صاحب " " "	۱ر	"	۵۰	۱۰۲۸	شیخ رشید احمد صاحب دہلی	۲۵	"
۲۵	۹۳۶۸	قاری عبدالباری صاحب " " "	۸ر	"	۵۱	۱۰۲۵ ب	از دولت آصفیہ حیدرآباد دکن	۱	للہ
۲۶	۹۳۶۹	حافظ سلیمان صاحب " " "	۱ر	"			میزان		

چندہ دوامی بہی خواہان!

بذریعہ شعبہ تنظیم و ترقی

موصولہ ماہ شوال ۱۳۶۱ھ

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱	۹۱۱۴	حاجی محمد صدیق عبدالغنی صاحبان دہلی	۵	وظیفہ زکوٰۃ
۱	۹۱۶۵	حافظ عبدالمغنی صاحب صدر بازار "	۵	دوامی بہی خواہ
۲	۹۱۷۰	مولوی عبدالحمید خانصاحب گورکھپور	۵	"
۳	۹۱۷۵	فیروز الدین صاحب ذریعہ خان برادرس ایبٹ آباد	۵	"
۷	۹۱۷۶	رفیع الدین کبیر الدین صاحبان ضلع علیگڈھ	۵	وظیفہ زکوٰۃ
۶	۹۱۸۳	عنایت خانصاحب ٹھیکدار لدھیانہ	۵	بہی خواہ دوامی
۷	۹۱۹۴	پی آر حاجی عبدالرحمٰن صاحب مدراس	۵	وظیفہ زکوٰۃ
۸	۹۱۹۵	" " عبدالوہاب صاحب "	۵	"
۹	۹۱۹۶	ڈاکٹر محمد خلیل صاحب "	۵	"
۱۰	۹۱۹۷	ڈاکٹر بلقیس بی وانمباڑی "	۵	"
۱۱	۹۱۹۸	دلور زبیدہ بی زوجہ پی آر حاجی عبدالرحمٰن صاحب "	۵	"
۱۲	۹۱۹۹	پی آر آمنہ بی - دختر " " "	۵	"
۱۳	۹۲۰۰	سی بل حاجی عبدالسبحان "	۵	"
۱۴	۹۲۰۱	جناب ملا احمد بادشاہ کمپنی "	۵	"
۱۵	۹۲۲۲	قاضی احسن الدین صاحب شیر کوٹ بجنور	۵	"
۱۶	۹۲۶۵	حاجی محمد شفیق خانصاحب بہادر گنج	۵	وظیفہ زکوٰۃ
۱۷	۹۲۷۲	جناب جمال الدین دلی محمد صاحبان بمبئی	۵	دوامی
۱۸	۹۲۶۴	حاجی فتح محمد صاحب "	۵	"
۱۹	۹۳۲۲	مولانا عبدالشہید صاحب مرسلہ عبدالحکیم صاحب ڈھاکہ	۵	"
۲۰	۹۳۳۳	حاجی سلیم الدین صاحب مرسلہ " "	۵	"
۲۱	۹۳۴۴	مولانا محمد عزیز صاحب علیگڈھ	۷	"
۲۲	۹۳۴۵	والدہ ظہور حسین صاحب مرسلہ شیخ شکور احمد صاحب فیروزپور	۵	"
۲۳	۹۳۴۶	محمد اسمٰعیل خانصاحب پنشنر لشکر میرٹھی	۵	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۴	۹۳۴۸	غلام محمد خانصاحب حیدرآباد دکن	۵	دوامی بہی خواہ
۲۵	۹۳۸۸	فرید احمد صاحب مرسلہ چراغ الدین صاحب بمبئی	۵	"
۲۶	۹۳۹۳	ملک محمد رشید خانصاحب شاہ پور سرگودھا	۵	"
۲۷	۹۳۹۴	سید برکت علیصاحب مرسلہ سید عباس علیصاحب اجمیر	۵	"
۲۸	۹۳۹۶	مہر سلطان صاحب موضع باگھڑ	۵	"
۲۹	۹۳۹۷	مسٹر محمد حفیظ الرحمٰن صاحب لاہور	۵	"
۳۰	۹۳۹۸	حکیم محمد داؤد صاحب اسٹیٹ بنارس	۵	"
۳۱	۹۳۹۹	ایس احمد دین اینڈ برادرس دہلی	۵	"
۳۲	۹۴۰۱	مولوی محمد فضل الرحمٰن صاحب انسپکٹر کالج فیض آباد	۵	وظیفہ زکوٰۃ
۳۳	۹۴۰۵	فقیر محمد صاحب قلمی گر مرسلہ مولانا اشفاق علیصاحب ملتان	۵	دوامی
۳۴	۹۴۰۶	مستری عبدالاحمد صاحب مرسلہ " "	۵	"
۳۵	۹۴۰۷	ماسٹر اختر حسین صاحب " "	۵	"
۳۶	۹۴۲۱	مولانا حاجی محمد عبدالحمید صاحب مومن ٹولہ بہاولپور	۵	"
۳۷	۹۴۲۲	مولوی سعادت حسین صاحب "	۵	"
۳۸	۹۴۲۳	حافظ طہور حسین صاحب "	۵	"
۳۹	۹۴۲۴	حافظ نبی حسن صاحب "	۵	"
۴۰	۹۴۴۵	مولوی حافظ عبدالرحمٰن صاحب "	۵	"
۴۱	۹۴۲۶	مولوی حافظ دیانت احمد صاحب "	۵	"
۴۲	۹۴۲۸	جناب نثار احمد صاحب	۵	"
۴۳	۹۴۵۱	عبدالرحیم صاحب ٹرنک والے دہلی	۵	وظیفہ زکوٰۃ
۴۴	۹۵۳۹	عبداللہ صاحب مرسلہ محمد ولی اللہ خانصاحب سرونج مالوہ	۵	بہی خواہ دوامی
۴۵	۹۵۴۹	حاجی میر یوسف علیصاحب بیدر حیدرآباد دکن	۵	"
۴۶	۹۵۵۰	محمد حسن محمد یامین صاحبان دہامپور بجنور	۵	"
۴۷	۹۵۸۵	انجمن صاحب ذریعہ شیخ محمد صدیق صاحب بنارس گورداسپور	۵	"

نمبر شمار	نمبر رجسٹر	اسماء سرکاری عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رجسٹر	اسماء سرکاری عطا کنندگان	رقم	مد
۴۸	۹۵۸۳	ایم جمال الدین صاحب ثمالہ گورو، سپور	عہ	دوائی ہی خواہ	۷۸	۹۶۸۴	شیخ محمد دین صاحب پروپرائٹر اپر جالندھر	عہ	دوائی ہی خواہ
۴۹	۹۵۸۷	منشی ظریف احمد صاحب جنجوعہ ضلع مظفر نگر	عہ	وظیفہ زکوٰۃ	۷۹	۹۶۸۵	چوہدری غلام محمد صاحب " "	عہ	" "
۵۰	۹۵۸۸	حافظ حبیب احمد صاحب " "	عہ	" "	۸۰	۹۶۸۶	جان محمد صاحب " "	عہ	" "
۵۱	۹۵۸۹	مولوی منشی سید احمد صاحب " "	عا	" "	۸۱	۹۶۸۷	چودھری جلال الدین صاحب " "	عہ	" "
۵۲	۹۵۹۶	عبدالرشید صاحب جالندھر	عہ	دوائی	۸۲	۹۶۸۸	محمد حسین صاحب رنگریز " "	عہ	" "
۵۳	۹۵۹۷	غلام احمد صاحب "	عا	" "	۸۳	۹۶۸۹	اللہ بخش صاحب " "	عہ	" "
۵۴	۹۵۹۸	عبدالحق صاحب "	۴	" "	۸۴	۹۶۹۰	بشیر احمد صاحب راجپوت " "	عہ	" "
۵۵	۹۵۹۹	حافظ رحمت اللہ صاحب تلون "	عہ	" "	۸۵	۹۶۹۱	چودھری غلام محمد صاحب " "	عہ	" "
۵۶	۹۶۰۰	حاجی عبدالغنی صاحب "	عہ	وظیفہ زکوٰۃ	۸۶	۹۶۹۲	عبدالرحمن صاحب " "	عہ	" "
۵۷	۹۶۱۴	عطا محمد صاحب زرگر "	عہ	دوائی					
۵۸	۹۶۱۸	عبدالرحمن صاحب پروپرائٹر "	عہ	" "	۸۷	۹۶۹۳	سید عبدالستار صاحب عباسی پہلوان " "	عہ	" "
۵۹	۹۶۱۹	ماسٹر محمد یسین صاحب "	عہ	وظیفہ زکوٰۃ	۸۸	۹۶۹۴	چودھری عبدالرشید صاحب " "	عہ	" "
۶۰	۹۶۲۰	چودھری نذیر احمد صاحب "	عہ	دوائی	۸۹	۹۶۹۵	چودھری غلام غوث صاحب " "	عا	" "
۶۱	۹۶۲۱	عبداللطیف و غلام یسین صاحبان "	عہ	وظیفہ زکوٰۃ	۹۰	۹۶۹۶	مولانا عبیداللہ صاحب مدرس حسینیہ بنگلہ	عہ	" "
۶۲	۹۶۲۲	میاں علی محمد صاحب ٹھیلہ ساز "	عہ	دوائی	۹۱	۹۶۹۷	شیخ خوشی محمد صاحب تاجر چرم " "	عہ	" "
۶۳	۹۶۲۳	مستری اللہ رکھا صاحب کواڑئے "	عہ	" "	۹۲	۹۶۹۸	مولوی محمد ابراہیم صاحب دوکاندار "	عہ	" "
۶۴	۹۶۲۴	برکت علیصاحب پساڑیان "	عہ	" "	۹۳	۹۷۰۸	منشی غلام محمد صاحب ہیڈ ماسٹر ہیون "	عہ	وظیفہ زکوٰۃ
۶۵	۹۶۲۵	حاجی برکت علیصاحب کوچہ بھٹیاں "	عہ	" "	۹۴	۹۷۲۲	مولانا غلام غافصاحب پرانا قلعہ راولپنڈی	عہ	دوائی
۶۶	۹۶۲۶	مولانا حکیم سید احمد صاحب قریشی پہلوان "	عا	" "	۹۵	۹۷۵۲	مولوی راشد حسن صاحب عثمانی سفیر دارالعلوم	۸	وظیفہ زکوٰۃ
۶۷	۹۶۵۱	مولوی محمد یسین صاحب فاضل دیوبند بازار گورداسپور	عا	" "	۹۶	۹۷۵۸	خان محمد یسین خانصاحب سیال بلڈنگ فیروزپور	عا	دوائی
۶۸	۹۶۵۲	حافظ سید محمود علی شاہصاحب فیروزپور چھاؤنی	عہ	" "	۹۷	۹۷۷۶	جناب موہنا صاحب زرگر چھاؤنی	عا	وظیفہ زکوٰۃ
۶۹	۹۶۵۳	شیخ حسن عسکری صاحب " "	عہ	" "	۹۸	۹۷۷۷	مستری عبدالرحمن صاحب پروپرائٹر "	عا	" "
۷۰	۹۶۵۴	سید مختار احمد شاہ صاحب ذرا نمین " "	عا ۸	" "	۹۹	۹۷۷۹	میاں محمد شریف صاحب بزاز "	عہ	" "
۷۱	۹۶۵۵	محمد اسمٰعیل صاحب مستری " "	۳	" "	۱۰۰	۹۷۸۳	مستری محمد عبداللہ صاحب ٹھیکدار جالندھر	عہ	دوائی
۷۲	۹۶۵۶	مستری محمد شفیع صاحب بازار ملے فیروزپور	عہ	" "	۱۰۱	۹۷۸۴	چودھری محمد یونس صاحب ہیون "	عہ	" "
۷۳	۹۶۵۷	خان رحمت خانصاحب " چھاؤنی	عہ	" "	۱۰۲	۹۷۸۵	سید طالب حسین صاحب ہیڈ ماسٹر " "	عہ	وظیفہ زکوٰۃ
۷۴	۹۶۶۶	حافظ محمد نقی صاحب " "	عہ	وظیفہ زکوٰۃ	۱۰۳	۹۷۸۶	منشی چراغ الدین صاحب قلعہ بنگلہ "	عہ	" "
۷۵	۹۶۸۱	مولانا محمد انور صاحب موضع اپرہ جالندھر	عہ	دوائی	۱۰۴	۹۷۸۸	چوہدری ستار محمد صاحب بی۔اے ہیون "	عہ	دوائی
۷۶	۹۶۸۲	نور محمد صاحب رنگریز " "	عا	" "	۱۰۵	۹۷۸۹	حاجی سید میر علی شاہ صاحب " "	عہ	"
۷۷	۹۶۸۳	مولانا محمد یوسف صاحب " "	عہ	" "	۱۰۶	۹۷۹۰	چوہدری محمد اکرم خانصاحب پٹواری " "	عہ	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۰۷	۹۷۹۱	فضل محمد خاں صاحب موضع ہیون جالندھر	مد	دوائی بھی خواہ
۱۰۸	۹۷۹۲	چودھری عاشق محمد صاحب	مد	،، ،،
۱۰۹	۹۷۹۳	نور محمد صاحب موضع بالوں	،، ۸ر	،، ،،
۱۱۰	۹۷۹۴	میاں عبدالغفار صاحب امام مسجد	،،	مد ،،
۱۱۱	۹۷۹۵	چودھری مولا بخش صاحب کٹاریاں نواشہر	،،	عا ،،
۱۱۲	۹۷۹۶	چودھری عزیز الدین صاحب	،،	مد ،،
۱۱۳	۹۷۹۷	میاں ہدایت اللہ صاحب لادیاں جالندھر	،،	مد ،،
۱۱۴	۹۷۹۸	فتح محمد صاحب چشتی	،، ،،	مد ،،
۱۱۵	۹۷۹۹	منشی قطب الدین صاحب کپوتھلہ	،، ،،	مد ،،
۱۱۶	۹۸۰۱	چودھری فتح محمد خانصاحب نمبردار راہوں	،،	مد ،،
۱۱۷	۹۸۰۲	منشی محمد صدیق صاحب مختار عام	،، ،،	عا ،،
۱۱۸	۹۸۱۰	میاں محمد یوسف صاحب	،، ،،	مد ،،
۱۱۹	۹۸۱۱	چودھری اللہ دیا صاحب آڑتی انبالہ	،،	مد ،،
۱۲۰	۹۸۱۲	محمد شفیع صاحب ذیلدار	،،	مد ،،
۱۲۱	۹۸۱۵	حاجی سلطان محمد صاحب ابوہر منڈی فیروزپور	،،	مد ،،
۱۲۲	۹۸۱۶	میاں شمس الدین صاحب سوداگر اسلحہ	،، ،،	مد ،،
۱۲۳	۹۸۱۸	عرفان احمد صاحب تاجر چوب سہارنپور	،،	وظیفہ زکوٰۃ مد
۱۲۴	۹۸۲۳	محمد زکریا صاحب دہرہ دون	،،	مد ،،
۱۲۵	۹۸۲۴	عبدالغفار صاحب ملازم لاؤنس کالج کوہ مری	،،	وظیفہ زکوٰۃ مد
۱۲۶	۹۸۲۷	بابو عبدالغنی صاحب پنشنر راولپنڈی	،،	مد ،،
۱۲۷	۹۸۲۳	چودھری عزت علیخاں صاحب ذیلدار راہوں	،،	عا ،،
۱۲۸	۹۸۶۸	سید محمد سعید صاحب	،،	مد ،،
۱۲۹	۹۸۶۹	عبدالرشید صاحب تاجپورہ	،،	وظیفہ زکوٰۃ مد
۱۳۰	۹۸۷۰	حاجی محمد ابراہیم صاحب	،، ،،	مد ،،
۱۳۱	۹۸۷۱	محمد اسمٰعیل صاحب	،، ،،	مد ،،
۱۳۲	۹۸۷۳	عبدالرحیم خانصاحب	،، ،،	عا ،،
۱۳۳	۹۸۷۴	چودھری رحمت اللہ صاحب	،، ،،	مد ،،
۱۳۴	۹۸۷۶	چودھری محمد علی خانصاحب	،، ،،	مد ،،
۱۳۵	۹۸۷۸	مولانا عبدالغفور صاحب	،،	مد ،،
۱۳۶	۹۸۸۱	حاجی عظیم الدین صاحب نواشہر جالندھر	،،	دوائی بھی خواہ
۱۳۷	۹۸۸۳	مولانا انوار الحسن صاحب شیرکوٹی کپورتھلہ	،،	مد ،،
۱۳۸	۹۸۸۴	مولانا محمد احمد صاحب فاضل دیوبند	،،	مد ،،
۱۳۹	۹۸۸۵	عبدالغنی صاحب مالک راحت میڈیکل اسٹور	،،	للہ ،،
۱۴۰	۹۸۸۶	چودھری عطا محمد صاحب پنشنر دریانہ	،،	مد ،،
۱۴۱	۹۸۸۷	محمد علی عمر الدین صاحب	،،	مد ،،
۱۴۲	۹۸۸۸	شیخ عبدالمجید صاحب تاجر جفت	،،	مد ،،
۱۴۳	۹۸۸۹	مستری محمد سعید صاحب	،،	مد ،،
۱۴۴	۹۸۹۰	حاجی شیخ عبدالرحیم صاحب فینسی کلاتھ ہاؤس	،،	وظیفہ زکوٰۃ مد
۱۴۵	۹۹۱۱	منشی طاہر حسن صاحب دیوبند	۶ر	دوائی مد
۱۴۶	۹۹۵۱	مولوی حکیم رشید احمد صاحب فیل خانہ مراد آباد	،،	مد ،،
۱۴۷	۹۹۵۳	میاں محمد راشد صاحب	،،	مد ،،
۱۴۸	۹۹۵۴	حاجی محمد اسمٰعیل و محمد فاضل صاحب	،،	مد وظیفہ زکوٰۃ
۱۴۹	۹۹۵۵	قاری عبداللطیف صاحب مدرس شاہی	،،	مد ،،
۱۵۰	۹۹۵۷	حاجی عبدالرحمٰن صاحب	،،	مد ،،
۱۵۱	۹۹۵۸	حاجی محمد اکبر و حاجی محمد عثمان صاحبان	،،	عا ،،
۱۵۲	۹۹۵۹	حافظ پیارے صاحب	،،	مد دوائی مد
۱۵۳	۹۹۶۱	مولانا حاجی حسن یار بیگ صاحب محلہ مقبرہ	،،	مد ،،
۱۵۴	۹۹۶۲	منشی عبدالواسع صاحب	،،	للہ ،،
۱۵۵	۹۹۶۳	مولانا حبیب احمد صاحب	،،	مد وظیفہ زکوٰۃ
۱۵۶	۹۹۶۴	حاجی نذر حسین صاحب کارخانہ دار	،،	مد دوائی بھی
۱۵۷	۹۹۶۵	مولوی افتخار احمد صاحب	،،	مد ،،
۱۵۸	۹۹۶۶	والدہ صاحبہ مرحومہ بابو قطب الدین صاحب	،،	عا ،،
۱۵۹	۹۹۶۷	بابو قطب الدین خانصاحب	،،	مد ،،
۱۶۰	۹۹۶۸	مولانا حکیم انظار احمد صاحب	،،	مد ،،
۱۶۱	۹۹۶۹	حاجی منشی محمد اسمٰعیل صاحب سوداگر	،،	مد ،،
۱۶۲	۹۹۷۰	محمد ابراہیم و محمد طاہر حسن صاحبان	،،	مد ،،
۱۶۳	۹۹۷۱	شیخ محمد فاضل صاحب سوداگر	،،	مد وظیفہ زکوٰۃ
۱۶۴	۹۹۷۳	ہمشیرہ صاحبہ حاجی حسن یار بیگ صاحب	،،	مد دوائی بھی خواہ

نمبر	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۶۵	۹۹۷۳	مولانا مظفر الدین صاحب گھڑی مرحنیشہ مراد آباد	سے	دوائی بھی خواہ	۱۹۴	۱۰۷۰	حاجی محمد ابراہیم صاحب ہنسور فیض آباد	۱	دوائی بھی خواہ
۱۶۶	۹۹۷۴	حافظ محمد یعقوب خانصاحب مدرس	۱	وظیفہ زکوٰۃ	۱۹۵	۱۰۷۱	محمد ایوب صاحب " "	۱	وظیفہ زکوٰۃ
۱۶۷	۹۹۷۵	حافظ ذوالفقار علیصاحب	۱	دوائی	۱۹۶	۱۰۷۲	حاجی دین محمد صاحب " "	۱	دوائی
۱۶۸	۹۹۷۶	اہلیہ صاحب مرحومہ " "	۱	"	۱۹۷	۱۰۷۳	والدہ صاحب مولانا حمید الدین صاحب " "	۱	"
۱۶۹	۹۹۷۷	اہلیہ صاحب مرحومہ مولوی فصیح الدین صاحب مرحوم	"	"	۱۹۸	۱۰۷۴	مولوی محمد اسحاق صاحب " "	۱	"
۱۷۰	۹۹۷۸	اہلیہ صاحب منشی محسن علیصاحب	"	"	۱۹۹	۱۰۷۵	حافظ محمد حسن صاحب "	عا	وظیفہ زکوٰۃ
۱۷۱	۹۹۷۹	دختر صاحبہ حافظ ذوالفقار علیصاحب	"	"	۲۰۰	۱۰۷۷	وقدار فضل کریم صاحب چک ۲۸۳ لائلپور	سے	دوائی
۱۷۲	۹۹۸۰	محمد عمر صاحب کارخانہ دار	"	"	۲۰۱	۱۰۷۸	کہوے خانصاحب مرسلہ " "	۱	"
۱۷۳	۹۹۸۱	دختر صاحبہ حافظ ذوالفقار علیصاحب	"	"	۲۰۲	۱۰۷۹	مسماۃ القو صاحبہ " " "	۱	"
۱۷۴	۹۹۸۲	مولوی حکیم محمد آفاق صاحب	"	"	۲۰۳	۱۰۸۰	والدہ صاحبہ محمد نذیر صاحب " "	۱	"
۱۷۵	۹۹۸۳	حاجی محمد اکبر و عبدالواحد صاحب سوداگران	"	وظیفہ زکوٰۃ	۲۰۴	۱۰۸۱	محمد اکبر صاحب " "	۲	"
۱۷۶	۹۹۸۴	حافظ قاری محمد عاقل صاحب	"	"	۲۰۵	۱۰۸۸	مولانا محمد عزیز صاحب ۲ علیگڈھ	سے	"
۱۷۷	۹۹۸۵	مولانا احسن الدین صاحب مدرسہ شاہی	"	دوائی	۲۰۶	۱۰۱۲۵	ملک محمد صادق صاحب شہر جھنگ	۱	"
۱۷۸	۹۹۸۶	محمد اخلاق صاحب عطار	"	"	۲۰۷	۱۰۱۲۶	شرف الدین صاحب "	۱	"
۱۷۹	۹۹۸۷	مہر الٰہی رحیم الٰہی صاحبان شاہی بازار	"	وظیفہ زکوٰۃ	۲۰۸	۱۰۱۲۷	میاں نذر محمد صاحب "	۱	"
۱۸۰	۹۹۸۸	حاجی عبدالعزیز صاحب	"	دوائی	۲۰۹	۱۰۱۲۸	مولانا مکرم الٰہی صاحب "	۱	"
۱۸۱	۹۹۸۹	مولانا حکیم مشتاق احمد صاحب	"	"	۲۱۰	۱۰۱۲۹	صوفی غلام حسین صاحب "	۱	"
۱۸۲	۹۹۹۰	مولانا خلیل الرحمٰن صاحب	"	"	۲۱۱	۱۰۱۵۰	مولانا محمد حسن صاحب "	۱	"
۱۸۳	۱۰۰۱۵	شیخ عید صاحب محمدی لکھیم پور کھیری	عا	"	۲۱۲	۱۰۱۵۲	والدہ صاحبہ حافظ صدر الحسن صاحب پانی پت کرنال	عا	وظیفہ زکوٰۃ
۱۸۴	۱۰۰۱۹	کریم داد خانصاحب	عا	"	۲۱۳	۱۰۱۵۳	مولانا عبدالوحید صاحب ناظم تنظیم و ترقی	۸	دوائی
۱۸۵	۱۰۰۲۰	ظہیر الدین صاحب	"	"	۲۱۴	۱۰۱۵۵	مولانا حکیم حافظ عبدالعلیم صاحب خانپور انبالہ	سے	"
۱۸۶	۱۰۰۵۰	حاجی ملہو صاحب	ہنسور فیض آباد	وظیفہ زکوٰۃ	۲۱۵	۱۰۱۵۹	شیخ عمر الدین صاحب لدھیانہ	۱	وظیفہ زکوٰۃ
۱۸۷	۱۰۰۶۰	سیٹھ لال محمد صاحب	"	"	۲۱۶	۱۰۱۶۶	غلام احمد برادر جھنگ	۱	دوائی
۱۸۸	۱۰۰۶۲	" عبدالصمد صاحب	"	"	۲۱۷	۱۰۱۶۷	اہلیہ صاحبہ مولانا محمد حسین صاحب مرحوم "	۱	"
۱۸۹	۱۰۰۶۳	حاجی ولی محمد صاحب عرف بھگل	"	"	۲۱۸	۱۰۱۶۹	شیخ الٰہی بخش صاحب "	۱	"
۱۹۰	۱۰۰۶۴	شمس الدین صاحب	"	وظیفہ زکوٰۃ	۲۱۹	۱۰۱۷۳	سعادت علیصاحب ایچیسن ۸۰۱۲ معرفت کیو آر ایم ایس	۱	"
۱۹۱	۱۰۰۶۵	مولانا سید حمید الدین صاحب	"	دوائی	۲۲۰	۱۰۱۷۶	اہلیہ صاحبہ شیخ امیر بخش صاحب جھنگ	۱	"
۱۹۲	۱۰۰۶۶	مولوی عبدالعزیز صاحب	"	"	۲۲۱	۱۰۱۷۷	محمد بخش صاحب لکھیانہ جھنگ	۱	"
۱۹۳	۱۰۰۶۹	نور الہدیٰ صاحب	"	"	۲۲۲	۱۰۱۷۹	مولانا غلام یٰسین صاحب وکیل "	۱	"

نمبر شمار	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۰۱۸۰	شیخ عبدالمجید صاحب ایڈوکیٹ شہر جھنگ	عہ	دوائی بہی خواہ	۲۵۲	۱۰۲۳۳	مرزا احمد صدیق صاحب پکی مسجد جھنگ	عا	[illegible]
۱۰۱۸۱	میاں محمد حسین صاحب قصاب	"	عہ	۲۵۳	۱۰۲۳۶	حافظ محمد بخش صاحب سمنے والا "	عہ	"
۱۰۱۸۲	شیخ محمد سعید صاحب وکیل	"	عہ	۲۵۴	۱۰۲۳۹	حافظ مولا بخش صاحب تاجر "	عہ	"
۱۰۲۰۲	میاں خدا بخش صاحب ایل بازا	"	عہ	۲۵۵	۱۰۲۴۲	مہر شیر محمد صاحب گھیانہ	عا	"
۱۰۲۰۳	حکیم نظیر محمد صاحب انصاری	"	عہ	۲۵۶	۱۰۲۴۴	شیخ حاجی محمد اشرف صاحب "	عہ	"
۱۰۲۰۴	مستری غلام حسین صاحب سائیکل ورکس	"	عا	۲۵۷	۱۰۲۴۷	شیخ محمد حسین صاحب "	عہ	"
۱۰۲۰۵	مستری محمد حسین صاحب	"	عا	۲۵۸	۱۰۲۵۰	مستری اللہ دتا صاحب "	عہ	"
۱۰۲۰۷	شیخ عبدالرحمن صاحب تاجر	"	عہ	۲۵۹	۱۰۲۵۳	حاجی نور حسین صاحب دوکاندار "	عہ	"
۱۰۲۰۸	شیخ محمد اشرف صاحب	"	عہ	۲۶۰	۱۰۲۵۴	چودھری شمس الدین صاحب رئیس "	عہ	"
۱۰۲۰۹	احمد بخش صاحب زین ساز	"	عا	۲۶۱	۱۰۲۵۶	شیخ محمد حسین غلام سرور صاحبان "	عہ	"
۱۰۲۱۰	مستری اللہ بخش صاحب	"	عہ	۲۶۲	۱۰۲۵۷	میاں اللہ بخش محمد حیات صاحب "	عہ	"
۱۰۲۱۱	ماسٹر محمد بخش صاحب اسلامیہ ہائی سکول گھیانہ		عہ	۲۶۳	۱۰۲۵۸	مستری اللہ بخش صاحب جھنگ	عہ	"
۱۰۲۱۲	میاں خدا بخش صاحب مستری	"	عہ	۲۶۴	۱۰۲۵۹	مولانا عبدالکریم صاحب "	عہ	"
۱۰۲۱۳	حافظ محمد حسین صاحب جاوید	"	عہ	۲۶۵	۱۰۲۶۰	میاں علی محمد صاحب سہیل "	عہ	"
۱۰۲۱۴	ماسٹر اللہ بخش صاحب	"	۸ر	دوائی	۲۶۶	۱۰۲۶۹	محمد عمر صاحب کلاتھ مرچنٹ اردو شریف	عا	"
۱۰۲۱۶	میاں محمد گلزار خانصاحب ہیڈ کلرک	"	عہ	"	۲۶۷	۱۰۲۷۰	حکیم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب فاضل دیوبند بازار	عہ	"
۱۰۲۱۷	شیخ وزیر احمد خاں صاحب سکریٹری	"	عہ	"	۲۶۸	۱۰۲۷۱	چودھری معین الدین صاحب "	عہ	"
۱۰۲۱۸	شیخ اللہ دتا صاحب و محمد یار صاحب	"	عا	"	۲۶۹	۱۰۲۷۲	ملک علی افضل صاحب وکیل "	عہ	"
۱۰۲۲۰	چودھری غلام محمد صاحب	"	عہ	وظیفہ زکوٰۃ	۲۷۰	۱۰۲۷۳	عبدالرحمن صاحب "	عہ	"
۱۰۲۲۱	چودھری غلام سرور صاحب	"	عا	دوائی	۲۷۱	۱۰۲۷۴	عبدالکریم و عبدالرحیم صاحبان زید پور	عہ	"
۱۰۲۲۲	حاجی خدا بخش صاحب	"	عہ	"	۲۷۲	۱۰۲۹۵	ہدایت رسول صاحب "	عہ	وظیفہ زکوٰۃ
۱۰۲۲۵	حافظ فتح محمد صاحب	"	عہ	"	[illegible]	۱۰۲۹۶	محمد علیصاحب سکنہ بڑیل "	عہ	دوائی
۱۰۲۲۶	صوفی رحیم بخش صاحب امام مسجد جھنگ		عہ	"	[illegible]	۱۰۲۹۸	محمد ایوب صاحب تاجر غلہ موضع بہولی	عا	وظیفہ زکوٰۃ
۱۰۲۲۷	میاں غلام حیدر صاحب مدن شاہ	"	عہ	"	۲۶۵	۱۰۲۹۹	مولوی محمد ناصر صاحب	عہ	دوائی
۱۰۲۲۸	میاں نور محمد صاحب	"	عہ	"	۲۶۶	۱۰۳۰۰	حاجی بادشاہ دین صاحب	عا	"
۱۰۲۲۹	فتح محمد صاحب راجپوت	"	عہ	"	۲۷۷	۱۰۳۰۲	حاجی محمد علیصاحب دوکاندار پٹرول گوشہ	عہ	وظیفہ زکوٰۃ
۱۰۲۳۰	میاں اللہ بخش صاحب	"	عہ	"	۲۷۸	۱۰۳۰۳	بابو جمیل احمد صاحب گارڈ "	عہ	دوائی بہی خواہ
۱۰۲۳۱	محمد اسمٰعیل صاحب	"	عہ	"	۲۷۹	۱۰۳۰۴	عبدالحی صاحب تاجر غلہ پارہ نگی	عہ	
۱۰۲۳۲	بابو حاجی احمد صاحب پنشنر	"	عہ	"	۲۸۰	۱۰۳۰۵	میاں ظہور احمد صاحب جھنگ	عہ	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۸۱	۱۰۴۱۲	مولوی رفیق بیگ صاحب کلیانہ جمیند	عہ	زکوٰۃ	۳۰۲	۱۰۴۹۸	محمد سلطان بیگ صاحب ناظر دفتر بہرائچ	عہ	زکوٰۃ
۲۸۲	۱۰۴۱۳	نبی بخش صاحب ریاست بھیلا کراچی	عہ	دوائی	۳۰۳	۱۰۴۹۹	شیخ عبدالحمید صاحب نظام اسٹیٹ	۱۵ر	"
۲۸۳	۱۰۴۱۴	ڈاکٹر عبدالحمید صاحب گھاگرا گھاٹ	عہ	"	۳۰۴	۱۰۴۵۰	مولانا ماسٹر جمال الدین صاحب ہیڈ ماسٹر گوجرانوالہ	عہ	"
۲۸۴	۱۰۴۱۸	ماسٹر محمد صدیق صاحب رائنگر بارہ بنکی	عہ	"	۳۰۵	۱۰۴۵۱	چودھری سرفراز احمد صاحب "	عہ	"
۲۸۵	۱۰۴۱۹	ماسٹر پرتپی ناتھ صاحب " "	عہ	"	۳۰۶	۱۰۴۵۸	چودھری مبارک احمد و گلزار احمد و بشیر احمد صاحبان "	عہ	"
۲۸۶	۱۰۴۲۰	عزیز احمد صاحب وکیل شہر "	عہ	"	۳۰۷	۱۰۴۵۹	بابو ممتاز احمد صاحب قریشی "	عہ	"
۲۸۷	۱۰۴۲۱	حافظ قربان علی صاحب تانپارہ	عہ	وظیفہ زکوٰۃ	۳۰۸	۱۰۴۶۰	بابو مختار احمد صاحب " "	عہ	"
۲۸۸	۱۰۴۲۲	منصور احمد و محمد احمد صاحبان دوکاندار "	عہ	"	۳۰۹	۱۰۴۶۱	کنیزہ زہرہ صاحبہ خاتون " "	عہ	"
۲۸۹	۱۰۴۲۳	حبیب احمد صاحب " "	عہ	"	۳۱۰	۱۰۴۶۲	عزیز عبدالغفور صاحب " "	۲ر	"
۲۹۰	۱۰۴۲۴	عبدالرحمن صاحب ضلع گونڈہ	عہ	"	۳۱۱	۱۰۴۶۳	صدیق احمد صاحب برادر عبدالغفور صاحب " "	۲ر	"
۲۹۱	۱۰۴۲۵	عبدالرحمن خانصاحب گرداور قانونگو بارہ بنکی	عہ	"	۳۱۲	۱۰۴۷۲	قاری حبیب اللہ صاحب " "	عہ	وظیفہ
۲۹۲	۱۰۴۲۶	شیخ عبدالحق صاحب دوکاندار تانپارہ	عہ	دوائی	۳۱۳	۱۰۴۷۳	ڈاکٹر محمد غنی صاحب " "	۱۰ر	"
۲۹۳	۱۰۴۲۷	احمد حسن صاحب تحصیلدار "	عہ	"	۳۱۴	۱۰۴۷۴	شیخ یوسف علی صاحب " "	عہ	"
۲۹۴	۱۰۴۲۸	حاجی موسیٰ صاحب "	عہ	"	۳۱۵	۱۰۴۷۵	چودھری خورشید عالم صاحب " "	عہ	"
۲۹۵	۱۰۴۲۹	عبداللہ و محمد سعید صاحبان کلامر چنٹ بہرائچ	عہ	"	۳۱۶	۱۰۴۷۸	محمد ظفر صاحب تاجر غلہ بہرائچ	عہ	دوائی
۲۹۶	۱۰۴۳۲	مرزا احمد بیگ صاحب ٹکٹ کلکٹر "	عہ	"	۳۱۷	۱۰۴۷۹	رحمت اللہ پسر محمد بخش صاحب چک ۲۷۵ ج ب لائلپور	عہ	"
۲۹۷	۱۰۴۳۳	مولوی شریف الدین صاحب "	عہ	"	۳۱۸	۱۰۴۸۰	چودھری عبدالرحیم صاحب معرفت جناب رحمت اللہ صاحب "	عہ	"
۲۹۸	۱۰۴۳۴	حکیم متین صاحب سیدانی پورہ "	عہ	"	۳۱۹	۱۰۴۸۱	چودھری اللہ دتا صاحب مرسلہ " " "	عہ	"
۲۹۹	۱۰۴۳۵	یار محمد و محمد موسیٰ صاحب "	عہ	"	۳۲۰	۱۰۴۸۲	خورشید احمد صاحب " " " "	عہ	"
۳۰۰	۱۰۴۳۶	مولوی اظہر الحق صاحب سپروائزر "	عہ	"					
۳۰۱	۱۰۴۳۷	حاجی احمد حسن صاحب "	عہ	"					

میزان ۱۱ر

MUSLIM UNIVERSITY
کتب خانہ جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی
L E L 2 10

عطیات عمومی

موصولہ ماہ شوال ۱۳۶۱ھ

۱	۹۰۲۱	چودھری اللہ دیا مختار احمد صاحبان نگینہ بجنور	عہ	قرض طلبہ	۴	۹۰۲۴	حافظ عبدالعلیم صاحب گلاؤٹھی بلند شہر	عہ	قرض
۲	۹۰۲۲	محمد اکرم بیگ صاحب اکونٹنٹ کوئٹہ	عہ	متفرق تعمیر	۵	۹۰۲۵	جناب امیر علی صاحب لدھیانہ	عہ	"
۳	۹۰۲۳	عبدالرحیم صاحب اکونٹنٹ کوئٹہ راجپوتانہ	عہ	زکوٰۃ	۶	۹۰۲۶	چودھری عالم علی صاحب سیالکوٹ بہاولپور	عہ	زکوٰۃ

نمبر سلسلہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر سلسلہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۹۰۲۶	ماسٹر عبد الغفور و شیر محمد خانصاحب چاکواڑہ کراچی	عا ۳	فرض طلبہ	۳۶	۹۰۵۶	ڈاکٹر امان اللہ صاحب اسسٹنٹ سرجن حضرو	عہ	زکوٰۃ
۹۰۲۷	سید مقبول احمد صاحب منیجر روم ملٹری کالج	۲	"	۳۷	۹۰۵۷	رحیم بخش صاحب انصاری بھراؤں مراد آباد	عہ	"
۹۰۲۸	عبد الغنی و عبد الرشید صاحبان مدنپورہ بنارس	۲	زکوٰۃ	۳۸	۹۰۵۸	عبد الجلیل صاحب " تراب کا گنج ایٹہ	عہ	"
۹۰۲۹	محمد ارشاد احمد صاحب کوٹ سید احمد خانصاحب فیروزپور	۸	فرض طلبہ	۳۹	۹۰۵۹	عبد المجید صاحب ۱۳۹۳ گڑھوال	عہ	"
۹۰۳۰	سردار عبد الخالق و عبد الواحد خانصاحب بندر بہاولپور	عا	"	۴۰	۹۰۶۰	حاجی عبد المجید و مشتاق احمد صاحبان نگینہ بجنور	عہ	فرض طلبہ
۹۰۳۱	محمد اسمٰعیل خانصاحب نجیب آباد بجنور	عا	زکوٰۃ	۴۱	۹۰۶۱	محمد اسمٰعیل صاحب مرسلہ منشی نہال احمد صاحب خورجہ	عہ	زکوٰۃ
۹۰۳۲	منشی محمد کریم الدین و نذیر احمد صاحبان " "	عا	"	۴۲	۹۰۶۲	بابو ولد چھوٹا صاحب مرسلہ " " "	عا	"
۹۰۳۳	شیخ محمد یوسف صاحب نگینہ	عا	"	۴۳	۹۰۶۳	حاجی منگو محمد مصطفےٰ صاحب سلطانپور	عہ	"
۹۰۳۴	" رحمت اللہ صاحب " "	عا	"	۴۴	۹۰۶۵	مولوی غلام حسین صاحب جلالپور چٹان گجرات	عہ	"
۹۰۳۵	محمد انوار الحق صاحب فائق انور منزل کٹہ فیروزپور	۵	فرض طلبہ	۴۵	۹۰۶۶	حاجی امین الدین محمد بھائی صاحبان کراڈ ستارہ	عہ	"
۹۰۳۶	حبیب الرحمٰن صاحب چاندہاٹ - چاٹگام	۵	زکوٰۃ	۴۶	۹۰۶۷	حاجی عبد الواحد صاحب فیروزپور شہر سلطانپور	عہ	"
۹۰۳۷	محمد شفیع ولد حاجی دیدار بخش صاحب سوداگر لاہور	۵	"	۴۷	۹۰۶۸	نور بی بی بیگم حاجی محمد مظفر محمد صاحب مغفرت مرحوم ایم احمد بخش صاحب	عہ	"
۹۰۳۸	اقبال محمد خانصاحب راہون جالندھر	۵	"	۴۸	۹۰۶۹	مولوی احمد شاہ صاحب ہیڈ ماسٹر سوئگر کشمیر	عہ	"
۹۰۳۹	عبد الکریم صاحب داروحال داؤدپور انبالہ	۵	"	۴۹	۹۰۷۰	شیخ محمد سرور صاحب مرسلہ قاری احمد حسن صاحب شملہ	عہ	فرض طلبہ
۹۰۴۰	سید احمد علی صاحب علیگڑھ	۵	"	۵۰	۹۰۷۱	بابو عبد القیوم صاحب " " "	۲	"
۹۰۴۱	شیخ نعمت الٰہی صاحب - روپڑ - انبالہ	۵	"	۵۱	۹۰۷۲	منشی تفضل حسین صاحب اینڈ سنز روڑکی	عہ	زکوٰۃ
۹۰۴۲	ڈاکٹر عبد الستار خانصاحب فرخ آباد	عا	فرض طلبہ	۵۲	۹۰۷۳	سکریٹری صاحب ریاست قلات کوئٹہ بلوچستان	عہ	ولیہ شرعیہ
۹۰۴۳	محمد عبد الرحمٰن عرف منشی جمعہ انصاری دہامپور	۲	زکوٰۃ	۵۳	۹۰۷۴	علی محمد موسیٰ صاحب معرفت میسرز - کراچی	عہ	زکوٰۃ
۹۰۴۴	حسین خانصاحب کارکن شملہ	۸	فرض طلبہ	۵۴	۹۰۷۶	ملا فتح محمد صاحب گوزگانوی دیوبند	۲	فرض طلبہ
۹۰۴۵	مرزا مقبول احمد بیگ صاحب منیجر کوآپریٹو سوسائٹی	معہ	عطاء	۵۵	۹۰۷۷	اے - ای پارٹی سروے آف انڈیا کوہ مری	۲	"
۹۰۴۶	عبد العزیز ولد جمال الدین صاحب موضع فخر پور بجنور	۸	فرض طلبہ	۵۶	۹۰۷۸	عبد الغفور صاحب دیولان	عا	"
۹۰۴۷	مسعود حسن صاحب کوچہ چیلان دہلی	عا	رسالہ	۵۷	۹۰۷۹	محمد بخش صاحب اینڈ کو انارکلی لاہور	عہ	"
۹۰۴۸	" " " "	عہ	فرض طلبہ	۵۸	۹۰۸۰	عبد العزیز صاحب ڈاکخانہ بہٹ سہارنپور	عا	زکوٰۃ
۹۰۴۹	شیر محمد صاحب نکہ نہر ملتان	عہ	زکوٰۃ	۵۹	۹۰۸۱	حاجی اسمٰعیل بن بابو بکر صاحب بمبئی مرسلہ مولانا احمد صاحب	عہ	
۹۰۵۰	فجو بخش صاحب محمد یعقوب صاحب کرتپور بجنور	عہ	"	۶۰	۹۰۸۲	محمد عمر صاحب مرسلہ " "	۵	"
۹۰۵۱	عارف احمد بہام صاحب ۱۴۶ بمبئی	۵	"	۶۱	۹۰۸۳	امانت علیخاں صاحب بنگلور	عہ	"
۹۰۵۲	محمد یسین صاحب پنگو - کوہاٹ	عہ	"	۶۲	۹۰۸۴	حاجی دیدار بخش صاحب مصطفےٰ خانصاحب لائلپور	عہ	"
۹۰۵۳	مولوی عبد الحق صاحب اور سیر پٹنہ	عہ	فرض طلبہ	۶۳	۹۰۸۵	محمد اسمٰعیل و الٰہی بخش صاحبان چک ۳۲ ف ب "	عہ	"
۹۰۵۵	علی حسن صاحب بوکنگ کلرک غازی آباد	عہ	زکوٰۃ	۶۴	۹۰۸۶	ایم دی عبد اللہ صاحب ابن بلڈنگ مدراس	۵	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	[redacted]	[redacted]	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	[redacted]	[redacted]
۶۵	۹۰۸۶	محمد افضل صاحب ضلع تہریار کرسند	۲/۳	فرض طلبہ	۹۴	حافظ عبدالرشید خانصاحب ہیڈ سنس مظفر پور	۵	زکوٰۃ
۶۶	۹۰۸۸	مولوی رحیم بخش حاجی سلیمان صاحب باڑواڑ	۵	زکوٰۃ	۹۵	سید راشد علیصاحب مکان سید جعفر علیصاحب لکھنؤ	۱/۲	فرض طلبہ
۶۷	۹۰۸۹	ریحان الدینصاحب امام مسجد دہلی	۵/۲	"	۹۶	محمد زکریا صاحب عباسی نیلا کنٹا ڈنگل حیدرآباد	۵	زکوٰۃ
۶۸	۹۰۹۰	سانوں صاحب ولد نانوں صاحب مرسلہ فیض محمد صاحب	۵	"	۹۷	ملا چھوٹے صاحب درزی کوال مظفر نگر	۵	فرض طلبہ
۶۹	۹۰۹۱	حافظ محمد یوسف صاحب ریاست پٹیالہ	۲	"	۹۸	مختار احمد صاحب امین ہنر فیچورڈ ویزن کانپور	۱/۲	رسالہ
۷۰	۹۰۹۲	خوشی محمد صاحب میونسپل کمیٹی ابوہر ضلع فیروزپور	۱/۲ ۰۵	"	۹۹	مولوی خلیل احمد صاحب قصبہ کلیانہ۔ جیند	۱/۲	"
۷۱	۹۰۹۳	" " " "	۱۰/۱۲	فرض طلبہ	۱۰۰	شیر محمد صاحب رائپوری ریاست قلات کوئٹہ بلوچستان	۵	عطاء
۷۲	۹۰۹۴	شیخ نوازش علیصاحب مدنپور گورکھپور	۲/۱۲	"	۱۰۱	محمد ظہیر خانصاحب دفتر بندوبست مین پوری	۲/۳	فرض طلبہ
۷۳	۹۰۹۵	" " " "	۱۰/۱۲	زکوٰۃ	۱۰۲	عقیل احمد خانصاحب مکان منشی محمد ایوب خانصاحب	۵	زکوٰۃ
۷۴	۹۰۹۶	جناب خیر الدینصاحب اکبر گنج لدھیانہ	۵	"	۱۰۳	محمد شفیع خانصاحب ولد نور محمد صاحب جنانوالہ پٹیالہ	۵	"
۷۵	۹۰۹۷	مولوی نور محمد صاحب مرسلہ مولوی عبدالعزیز صاحب ریاست	۵	"	۱۰۴	مولوی محمد حیات صاحب خانیوال ملتان شہر	۵	"
۷۶	۹۰۹۸	چودھری سردار علیصاحب مرسلہ " " کپورتھلہ	۵	"	۱۰۵	محمد بخش صاحب آرائیں چک ۳۱۹ ج ب لائلپور	۵	زکوٰۃ
۷۷	۹۰۹۹	عبداللہ صاحب " " " "	۱/۲	"	۱۰۶	" " " " "	لجہ ۱۲/۱	فرض طلبہ
۷۸	۹۱۰۰	مائی صاحبہ راجن صاحبہ " " " "	۵	"	۱۰۷	غلام محمد صاحب " " " "	۲/۳	"
۷۹	۹۱۰۱	جمال بی صاحبہ " " " "	۵	"	۱۰۸	حکیم حافظ خلیل الرحمن صاحب دواخانہ پنڈی بہاؤالدین	۵	زکوٰۃ
۸۰	۹۱۰۲	مولوی عبدالعزیز صاحب " "	۲/۱۲	"	۱۰۹	محمد شفیع صاحب بیرون شو مارکیٹ آگرہ	۲/۸	فرض طلبہ
۸۱	۹۱۰۳	محمد ابراہیم صاحب چک ۳۲۲ لائلپور	لجہ ۱۲/۱	عطاء	۱۱۰	علی احمد صاحب صدیقی مدرس بورٹون لوڈ۔ پٹنہ	۱/۲	زکوٰۃ
۸۲	۹۱۰۴	ایم محمد یعقوب صاحب دائم ع امرتسر	۲/۳	فرض طلبہ	۱۱۱	حافظ عبدالقیوم محمد عمر صاحبان نگینہ بجنور	۵	"
۸۳	۹۱۰۵	وزیر محمد صاحب چپراسی پٹیالہ	۵	زکوٰۃ	۱۱۲	ادریس احمد صاحب ٹی ٹی ای لکھنؤ	۵	"
۸۴	۹۱۰۶	بابو محمد صدیق صاحب پوسٹماسٹر موگہ فیروزپور	۵	"	۱۱۳	بشیر اللہ صاحب حافظ گنج نجیب آباد	۵	فرض طلبہ
۸۵	۹۱۰۷	منشی فخر الحسن صاحب مرسلہ حاجی ہند خانصاحب	۲/۳	"	۱۱۴	حمید اللہ صاحب دھولٹری میرٹھ	۵	زکوٰۃ
۸۶	۹۱۰۸	خواجہ محمد عبدالرب صاحب مرسلہ میاں عبدالعزیز صاحب	۵	"	۱۱۵	محمد عبداللہ خانصاحب کارندہ ریاست نجیب گنج	۵	"
۸۷	۹۱۰۹	بشیر احمد ولد حاجی حسین بخش صاحب دولت پٹیالہ	۵	"	۱۱۶	" " " " "	۱/۲	فرض طلبہ
۸۸	۹۱۱۰	ٹیلر ماسٹر میاں کریم بخش صاحب ملتان	۵	"	۱۱۷	حکیم سید مقصود علیخاں صاحب گلاؤٹھی میرٹھ	۵	زکوٰۃ
۸۹	۹۱۱۱	محمد زماں خانصاحب مرسلہ مولوی حشمت علیصاحب	۵	"	۱۱۸	محمد فضل الرحمن خانصاحب مدرس بہڑوچ گجرات	۵	عطاء
۹۰	۹۱۱۳	سیٹھ حاجی عبدالرؤف قاسم صاحب مرسلہ مولانا مہدی حسن صاحب سورت	۵	"	۱۱۹	سید محمد زین العابدین صاحب دیوبندی ملتان	۱/۲	"
۹۱	۹۱۱۴	حاجی سردار احمد صاحب چک ۱۵۱ تہریار کرسندہ	۵	"	۱۲۰	مولوی حکیم ارشاد احمد صاحب جھنجھانہ مظفر نگر	۵	زکوٰۃ
۹۲	۹۱۱۵	محمد غلام علیصاحب پورانا بازار فیروزپور	۵	عطاء	۱۲۱	گھیسا صاحب گاڑہ " "	۵	فرض طلبہ
۹۳	۹۱۱۶	مولوی حافظ محمد حسن صاحب پیشکار	۲/۱	زکوٰۃ	۱۲۲	شیخ بدر الدینصاحب ہیس انجوٹی میرٹھ	۵	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۲۳	۹۱۴۷	حکیم عبد القادر صاحب انصاری نیلا گنبد لاہور	۷	زکوٰۃ
۱۲۴	۹۱۴۸	حافظ میاں احمد صاحب مرسلہ غلام محمد صاحب لکھنؤ	۱۰	فرض طلبہ
۱۲۵	۹۱۴۹	حاجی عبد الرؤف صاحب کنٹر بازار "	۵	"
۱۲۶	۹۱۵۰	از وقف سید محمد حفیظ الدین صاحب مرسلہ حافظ صالح محمد صاحبان	۵	"
۱۲۷	۹۱۵۱	حاجی علی مرتضیٰ صاحب کرنال	۵	زکوٰۃ
۱۲۸	۹۱۵۱	خدا بخش صاحب امام مسجد صدر بازار نیسڈون	۱۰	فرض طلبہ
۱۲۹	۹۱۵۲	شیخ نیاز احمد صاحب کافی شاپ چھاؤنی پشاور	۵	"
۱۳۰	۹۱۵۳	دولت خانصاحب پور قاضی مظفر نگر	۵	"
۱۳۱	۹۱۵۴	رحمت اللہ صاحب تیرواڑہ "	۱	فرض طلبہ
۱۳۲	۹۱۵۵	محمد صدیق صاحب " "	۱۲	"
۱۳۳	۹۱۵۶	حاجی قطب الدین صاحب ریوڑی گورگانوہ	۵	زکوٰۃ
۱۳۴	۹۱۵۷	بابو شمس الحسن صاحب اڈیٹر مرسلہ محمد اقبال صاحب دہلی	۵	رسالہ
۱۳۵	۹۱۶۱	منشی عبد الرزاق صاحب دیوبند	۱	زکوٰۃ
۱۳۶	۹۱۶۲	اللہ بندہ صاحب تیرواڑہ کیرانہ مظفر نگر	۸	فرض طلبہ
۱۳۷	۹۱۶۳	امتیاز احمد صاحب پسر اعجاز احمد دیوبند	۲	عطاء
۱۳۸	۹۱۶۴	حافظ حنیف الدین صاحب دہلی	۵	زکوٰۃ
۱۳۹	۹۱۶۶	محمد رمضان صاحب پوسٹ ماسٹر گوجرانوالہ	۵	متفرق خیر
۱۴۰	۹۱۶۷	رحیم بخش صاحب کارخانہ دار دہلی	۵	زکوٰۃ
۱۴۱	۹۱۶۸	اہلیہ صاحبہ عبد الصمد خانصاحب احمد منزل شیر کوٹ	۵	فرض طلبہ
۱۴۲	۹۱۶۹	" " " "	۵	زکوٰۃ
۱۴۳	۹۱۷۱	محمد حبیب اللہ خانصاحب جیلر بدایوں	۵	"
۱۴۴	۹۱۷۲	نور احمد خانصاحب اوورسیر لائلپور	۵	"
۱۴۵	۹۱۷۳	مرزا امام الدین صاحب نذیر احمد صاحب پونڈی گر لاہور	۵	"
۱۴۶	۹۱۷۴	محمد عبد الرحمٰن خانصاحب بہادر خورجہ	۵	"
۱۴۷	۹۱۷۷	قاضی ایقان حسین صاحب مراد آباد	۵	"
۱۴۸	۹۱۷۸	محمد خلیل صاحب عرف منو شاہجہانپور	۵	"
۱۴۹	۹۱۷۹	غلام نبی صاحب مہر دہلوی انبالہ شہر	۵	"
۱۵۰	۹۱۸۰	حافظ اللہ دیا صاحب پیش امام " "	۵	"
۱۵۱	۹۱۸۱	حاجی فتح محمد خاں صاحب ڈیرہ غازیخاں	۵	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۵۲	۹۱۸۲	عنایت خانصاحب ٹھیکدار لدھیانہ	۵	زکوٰۃ
۱۵۳	۹۱۸۳	منشی عبد الکریم صاحب نارنول ریاست پٹیالہ	۱	رسالہ
۱۵۴	۹۱۸۵	محمد اسحاق صاحب کرتپور بجنور	۵	زکوٰۃ
۱۵۵	۹۱۸۶	کے ایم عبد الجبار صاحب پرنمنٹ مدراس	۵	وظیفہ متوفیات
۱۵۶	۹۱۸۷	ایچ - ایم - ایس عبد الرحمٰن صاحب " "	۵	"
۱۵۷	۹۱۸۸	ایم - او - بی یم بادشاہ کمپنی " "	۵	"
۱۵۸	۹۱۸۹	حاجی عبد الرحیم محمد ابراہیم صاحبان " "	۵	"
۱۵۹	۹۱۹۰	عبید اللہ عبد الرحیم صاحبان " "	۵	"
۱۶۰	۹۱۹۱	ملک ابراہیم صاحب " "	۵	"
۱۶۱	۹۱۹۲	ایم حاجی عبد الرحمٰن صاحب " "	۵	"
۱۶۲	۹۱۹۳	ایم عبد العلی صاحب " "	۵	"
۱۶۳	۹۲۰۲	محمد انوار الحق صاحب امام مسجد تلی تال نینی تال	۱۰	فرض طلبہ
۱۶۴	۹۲۰۳	محمد عالم صاحب آئس دائم گنج امرتسر	۵	زکوٰۃ
۱۶۵	۹۲۰۴	مولوی عطا محمد صاحب امام مسجد وزیرستان	۵	فرض طلبہ
۱۶۶	۹۲۰۵	حاجی اللہ دیا صاحب انبالہ	۵	زکوٰۃ
۱۶۷	۹۲۰۶	عزیز الرحمٰن صاحب خطیب انجینئرنگ سکول گجرات	۵	فرض طلبہ
۱۶۸	۹۲۰۷	حکیم رمضان الحق صاحب محمدی کھیڑی یکیم لوہ	۱	زکوٰۃ
۱۶۹	۹۲۰۸	حافظ عبد الواحد صاحب مرسلہ " " "	۱	"
۱۷۰	۹۲۰۹	انصار احمد خانصاحب " " " "	۵	فرض طلبہ
۱۷۱	۹۲۱۰	ملا حاجی حاجی اللہ بخش صاحب " " " "	۱۰	"
۱۷۲	۹۲۱۱	" " " " " "	۱۵	"
۱۷۳	۹۲۱۲	مولوی فتح اللہ صاحب عباسی مہروندہ الہ آباد	۱۲	"
۱۷۴	۹۲۱۳	حافظ عبد الرحمٰن صاحب جھانسی رائے بریلی	۱۲	زکوٰۃ
۱۷۵	۹۲۱۴	منجانب جمعیۃ العلماء ہند مرسلہ مسٹر اخلاق حسین صاحب بنی تال	۵	
۱۷۶	۹۲۱۵	صوفی بشیر احمد صاحب مرسلہ " " "	۵	"
۱۷۷	۹۲۱۶	حاجی محمد احمد صاحب بخشی کمپنی دہلی	۵	"
۱۷۸	۹۲۱۷	عبد الحکیم خانصاحب برسیال	۵	فرض طلبہ
۱۷۹	۹۲۱۸	محمد زبیر صاحب سی سکشن ۳۰ جی پی ذریعہ اے بی کوئٹہ	۵	"
۱۸۰	۹۲۱۹	عبد الرحمٰن صاحب امام مسجد سکنہ سہارنپور بجنور	۵	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۰۱	۹۲۳۰	منیر احمد صاحب مرسلہ عزیز احمد صاحب سوت ڈاکخانہ کیسور	۵	جمع قربانی	۲۱۰	۹۲۵۰	سید عبد العزیز صاحب کنوتہ مرسلہ ڈاکٹر محمد خلیل صاحب بریلی	[illegible]	زکوٰۃ
۱۰۲	۹۲۲۱	حاجی اسحاق خانصاحب ٹانڈہ میرٹھ	[illegible]	فرض طلبہ	۲۱۱	۹۲۵۱	سید بنیاد علی صاحب " " " "	[illegible]	"
۱۰۳	۹۲۲۲	مولوی محمد اسحاق صاحب قریشی وزیرستان	[illegible]	"	۲۱۲	۹۲۵۲	شیخ نور احمد و حافظ شہاب الدین صاحبان " " "	[illegible]	"
۱۰۴	۹۲۲۳	منشی نور محمد صاحب چک ۱۰۰ تہر بار کر سندھ	[illegible]	زکوٰۃ	۲۱۳	۹۲۵۳	ماسٹر عبد الرب صاحب اسسٹنٹ ماسٹر گونڈہ	[illegible]	زکوٰۃ بیٹی خواہر
۱۰۵	۹۲۲۴	مولوی بدر شاہ قربان محمد کمپنی اے پنجاب جنسٹ	[illegible]	فرض طلبہ	۲۱۴	۹۲۵۴	مسماۃ ضیاء النساء صاحبہ اہلیہ " " " "	[illegible]	"
۱۰۶	۹۲۲۵	شیخ محمد شفیع صاحب قصبہ کلیانہ ریاست جینڈ	[illegible]	زکوٰۃ	۲۱۵	۹۲۵۵	" عقیلہ صاحبہ دختر کلاں " " "	[illegible]	"
۱۰۷	۹۲۲۶	حاجی عبد القادر صاحب مرسلہ حافظ حبیب اللہ صاحب	[illegible]	"	۲۱۶	۹۲۵۶	خالد عمر صاحب پسر کلاں " " " "	[illegible]	"
۱۰۸	۹۲۲۷	جعفر حسین صاحب مرسلہ شیخ نیاز احمد صاحب کوہ ابی	[illegible]	فرض طلبہ	۲۱۷	۹۲۵۷	مسماۃ صالحہ صاحبہ دختر اوسط " " " "	[illegible]	"
۱۰۹	۹۲۲۸	حاجی مولا بخش صاحب موضع لوندہ ضلع بجنور	[illegible]	زکوٰۃ	۲۱۸	۹۲۵۸	صدیق عمر صاحب پسر " " " "	[illegible]	"
۱۱۰	۹۲۲۹	منجانب جماعت جامع مسجد میرپور خاص مرسلہ مولوی محمد	[illegible]	فرض طلبہ	۲۱۹	۹۲۵۹	مسماۃ حمیرا صاحبہ دختر خورد " " " "	[illegible]	"
۱۱۱	۹۲۳۰	سید ولایت علی صاحب مقام کوبقادر بجنور	[illegible]	"	۲۲۰	۹۲۶۰	عثمان حیدر صاحب پسر منتظر " " " "	[illegible]	"
۱۱۲	۹۲۳۱	ابراہیم صاحب کھیا مرسلہ " " "	۵	زکوٰۃ	۲۲۱	۹۲۶۱	مولوی غلام فرید صاحب دوپور دم کوٹ	[illegible]	"
۱۱۳	۹۲۳۲	محمد حارث صاحب مرسلہ ڈبلی ہل پرائمری سکول بیٹی	[illegible]	"	۲۲۲	۹۲۶۲	حاجی محمد ابراہیم صاحب عبد اللہ پور ہوشیارپور	[illegible]	"
۱۱۴	۹۲۳۳	حافظ رحمت اللہ صاحب مرسلہ قاضی حسن الدین صاحب	[illegible]	فرض طلبہ	۲۲۳	۹۲۶۳	مولوی بشیر احمد صاحب دہرہ پوری	[illegible]	"
۱۱۵	۹۲۳۵	ایس ایم یامین فورٹ ولیم مرسلہ ایم کلکتہ	[illegible]	"	۲۲۴	۹۲۶۴	محمد ذکاء اللہ صاحب عرف جگن غازیپور	[illegible]	"
۱۱۶	۹۲۳۶	جناب سالار انیجر بادل شاہ صاحب گڈ گانون دکن	[illegible]	"	۲۲۵	۹۲۶۶	مطلوب الرحمن صاحب معرفت حکیم مشیت اللہ صاحب قاضی	[illegible]	عطاء
۱۱۷	۹۲۳۷	سید معین الدین صاحب ای ایم ایچ رانچی بندھر	[illegible]	"	۲۲۶	۹۲۶۷	مولوی میاں محمد صاحب پٹہ راجپوتانہ براستہ بجنور	[illegible]	فرض طلبہ
۱۱۸	۹۲۳۸	سردار خانصاحب گتہ دار حیدرآباد دکن	[illegible]	زکوٰۃ	۲۲۷	۹۲۶۸	محمد عبد الرؤف صاحب لازف ڈھاکہ	[illegible]	"
۱۱۹	۹۲۳۹	اے ایم ہنسا اینڈ کمپنی جنرل مرچنٹس ناٹال	[illegible]	"	۲۲۸	۹۲۶۹	عمر دراز محمد صدیق صاحب بہادر گڈھ روہتک	[illegible]	زکوٰۃ
۱۲۰	۹۲۴۰	حافظ محمد اسمٰعیل صاحب خلف حاجی حیوان بخش صاحب دہلی	[illegible]	فرض طلبہ	۲۲۹	۹۲۷۰	شیخ فضل کریم پروپرائٹر عبد الرحمن ایبٹ	[illegible]	"
۱۲۱	۹۲۴۱	قاری عبد القیوم صاحب بن حاجی عبد العزیز صاحب پنجوہی	[illegible]	زکوٰۃ	۲۳۰	۹۲۷۱	مولوی سمیع نجابت علی خانصاحب صدر مسجد کمیٹی ملا	[illegible]	فرض طلبہ
۱۲۲	۹۲۴۲	مولوی عبد الجبار صاحب بن " " "	[illegible]	"	۲۳۱	۹۲۷۲	نذیر احمد صاحب معرفت ایسٹرن ڈیسٹیل کمپنی ۳۷۱۳	[illegible]	زکوٰۃ
۱۲۳	۹۲۴۳	محمد عبد الستار صاحب بن " " "	[illegible]	"	۲۳۲	۹۲۷۵	عبد العزیز صاحب پیندار مرسلہ پوسٹ ماسٹر صاحب رانچی	[illegible]	"
۱۲۴	۹۲۴۴	والدہ صاحبہ عبد القیوم صاحب	[illegible]	"	۲۳۳	۹۲۷۶	دلدار عبد العزیز خانصاحب چھاؤنی جالندھر	[illegible]	فرض طلبہ
۱۲۵	۹۲۴۵	حافظ عبد الرؤف عبد الرحمن صاحب مرحوم پسران حافظ عبد الحق	[illegible]	فرض طلبہ	۲۳۴	۹۲۷۷	اکرام الحق صاحب ساکن گوبیمان فیض آباد	[illegible]	"
۱۲۶	۹۲۴۶	حاجی عبد الرحمن صاحب بن حاجی عبد الغنی صاحب مرحوم	[illegible]	زکوٰۃ	۲۳۵	۹۲۷۸	محمد حسن صاحب چغتائی منیجر بیشہ احمد پور بہاولپور	[illegible]	زکوٰۃ
۱۲۷	۹۲۴۷	محمد عبد الغفار صاحب بن حاجی عبد العزیز صاحب	[illegible]	فرض طلبہ	۲۳۶	۹۲۷۹	" " " "	[illegible]	رسالہ
۱۲۸	۹۲۴۸	از جانب کوشی فرم حاجی عبد العزیز و حافظ عبد الغنی صاحب	[illegible]	"	۲۳۷	۹۲۸۰	عبد الحمید صاحب ایم۔ ایل۔ اے ٹھسکہ میراں صاحب	[illegible]	زکوٰۃ
۱۲۹	۹۲۴۹	سید قاسم علی صاحب موضع سنوتہ مرسلہ ڈاکٹر ظہور الدین صاحب	[illegible]	زکوٰۃ	۲۳۸	۹۲۸۱	حاجی علیم الدین صاحب چوہری نارنول ریاست الور	[illegible]	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۳۹	۹۲۸۳	جناب مختار احمد پسر فضل الرحمن صاحب سہارنپور	۵	زکوٰۃ	۲۶۸	۹۳۶۳	اللہ دیا صاحب ٹھیکدار مرسلہ قاری احمد حسن صاحب پوپلی کوہ شملہ	۵	صرف طلبہ
۲۴۰	۹۲۸۵	" حاجی عبدالرحمن صاحب "	عا	"	۲۶۹	۹۳۶۴	ماسٹر غلام مصطفیٰ صاحب " " "	۵	"
۲۴۱	۹۲۸۶	محمد عمر پسر خدا بخش صاحب "	۵	"	۲۷۰	۹۳۶۵	کاودو گوجر " " "	۱۵	"
۲۴۲	۹۲۸۷	حافظ بشیر احمد صاحب "	۵	"	۲۷۱	۹۳۶۶	غلام محمد راج " " "	۵	"
۲۴۳	۹۲۸۸	بہولا شاہ صاحب "	۵	"	۲۷۲	۹۳۶۷	شیخ محمد لارو صاحب " " "	۵	"
۲۴۴	۹۲۸۹	بل فیر حضرت مرسلہ مولانا کریم بخش صاحب لاہور	۵	"	۲۷۳	۹۳۶۸	محمد اسحاق صاحب کیرانوی تپوڑہ مظفر نگر	۵	"
۲۴۵	۹۲۹۰	" " " "	ماہ ۱۲	عطاء	۲۷۴	۹۳۶۹	عبداللطیف صاحب سوداگر - بخارا - بجنور	۵	زکوٰۃ
۲۴۶	۹۲۹۱	قاضی عاشق علی صاحب قاضی پاڑہ بجنور	۵	زکوٰۃ	۲۷۵	۹۳۷۰	عظمت حسین صاحب انصاری میرٹھ	۵	"
۲۴۷	۹۲۹۲	جمال الدین صاحب کمہار " "	عا	"	۲۷۶	۹۳۷۱	محمد یعقوب صاحب ممبر نگینہ بجنور	عا	صرف طلبہ
۲۴۸	۹۲۹۳	رحیم بخش صاحب دوکاندار "	۵	"	۲۷۷	۹۳۷۲	عبدالمجید صاحب حلوائی افضل گڈھ "	عا	عطاء
۲۴۹	۹۲۹۴	جناب محمد یوسف سیدات صاحب ۱۹ کلکتہ	۵	صرف طلبہ خواہ	۲۷۸	۹۳۷۳	عبدالحمید صاحب سوداگر " "	۵	"
۲۵۰	۹۲۹۵	حافظ حیات اللہ صاحب نگینہ بجنور	۵	"	۲۷۹	۹۳۷۴	حاجی رحمت اللہ صاحب " "	۵	"
۲۵۱	۹۲۹۶	مستری حاجی دین محمد صاحب مرسلہ قاری احمد حسن صاحب کوہ شملہ	۱۸	صرف طلبہ	۲۸۰	۹۳۷۵	عظمت اللہ صاحب شعبہ تعمیرات " "	۵	"
۲۵۲	۹۲۹۷	بابو شمس الاسلام صاحب " " "	۱۲	"	۲۸۱	۹۳۷۶	حکیم حامد حسن صاحب دہامپور	عا	"
۲۵۳	۹۲۹۸	بابو عبدالغفور صاحب " " "	۵	"	۲۸۲	۹۳۷۷	لال محمد صاحب انصاری بالم پور گونڈہ	۵	زکوٰۃ
۲۵۴	۹۲۹۹	بابو لیاقت اللہ صاحب " " "	۱۲	"	۲۸۳	۹۳۷۸	پیر شاہ صاحب منجانب مسلمانان بہار جنتا لاہور	۵	صرف طلبہ
۲۵۵	۹۳۰۰	بابو محمد احمد صاحب " " "	۵	"	۲۸۴	۹۳۷۹	جناب احمد قاسم انیسہ مرسلہ حافظ صالح صاحب رائدیر	عا	زکوٰۃ
۲۵۶	۹۳۰۱	بابو عنایت اللہ صاحب " " "	۵	"	۲۸۵	۹۳۸۰	جناب احمد یوسف سلیمان بوٹرو لا صاحب " " "	۵	"
۲۵۷	۹۳۰۲	محمد رمضان صاحب " " "	۵	"	۲۸۶	۹۳۸۱	مورپا برادرس صاحب " " "	۵	"
۲۵۸	۹۳۰۳	بابو محمد شریف صاحب " " "	۱۲	"	۲۸۷	۹۳۸۲	خدیجہ بی بی زوجہ غلام حسین اسمٰعیل سوتی صاحب	۵	"
۲۵۹	۹۳۰۴	بابو شمشاد صاحب " " "	۵	"	۲۸۸	۹۳۸۳	ابراہیم محمد یوسف بہام صاحب مرسلہ " " "	۵	"
۲۶۰	۹۳۰۵	بابو حبیب احمد صاحب " " "	۵	"	۲۸۹	۹۳۸۴	محمد احمد بیوپاریہ صاحب " " "	عا	"
۲۶۱	۹۳۰۶	حاجی عبداللہ صاحب " " "	۵	"	۲۹۰	۹۳۸۵	گلاب خاں پیر خاں کمپنی " " "	۵	صرف طلبہ
۲۶۲	۹۳۰۷	نبی بخش ہوٹل " " "	۱۲	"	۲۹۱	۹۳۸۶	" " " " "	۵	"
۲۶۳	۹۳۰۸	عبدالغفور خانصاحب " " "	۰۹	"	۲۹۲	۹۳۸۷	جناب علی یوسف بہام صاحب " " "	۵	زکوٰۃ
۲۶۴	۹۳۰۹	محمد اکبر صاحب کشمیری " " "	۲	"	۲۹۳	۹۳۸۸	اعظم احمد صاحب " " "	۵	"
۲۶۵	۹۳۱۰	حافظ محمد احمد صاحب ایٹ امام " " "	۱۱	"	۲۹۴	۹۳۸۹	حاجی عبدالرحمن مولانا غلام محمد صادق صاحب " " "	عا	"
۲۶۶	۹۳۱۱	عبدالسبحان صاحب " " "	۰۹	"	۲۹۵	۹۳۹۰	عبدالرحمن احمد پوریہ صاحب " " "	۵	"
۲۶۷	۹۳۱۲	عبدالغنی صاحب کشمیری " " "	۵	"	۲۹۶	۹۳۹۱	محمد ابن حافظ صالح صاحب " " "	۵	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۹۷	۹۳۴۷	محمود عالم صاحب رانچی بہار	۵	زکوٰۃ	۳۲۶	۹۴۱۸	الفت حسین صاحب مرسلہ مولوی سید احمد صاحب بھاگلپوری	۵	زکوٰۃ
۲۹۸	۹۳۴۹	محمد سلیمان خانصاحب کرنال	۵	"	۳۲۷	۹۴۱۹	مولوی محمد اسحاق صاحب " " " "	۱	عطاء
۲۹۹	۹۳۵۰	شیخ محمد مرید اکبر صاحب انصاری ملتان	۵	"	۳۲۸	۹۴۲۰	حاجی معشوق علیصاحب " " " "	۵	زکوٰۃ
۳۰۰	۹۳۵۱	مولوی غلام اکبر صاحب ۱۰۰ ہزاری بھاگلپور	۵	عطاء	۳۲۹	۹۴۲۸	محمد عبد الرشید صاحب پورینی بھاگلپور	۵	"
۳۰۱	۹۳۵۰	محمد یعقوب صاحب مرسلہ مولانا شمس الحق صاحب	۵	زکوٰۃ	۳۳۰	۹۴۲۹	مولانا محمد عبد الغنی صاحب سمریا " "	۵	للحم
۳۰۲	۹۳۵۱	قاضی محمد اسمٰعیل صاحب - بھدوہی - بنارس	۱۲ ۱۲	قرض طلبہ	۳۳۱	۹۴۳۰	مولوی عبد الہادی صاحب " "	۵	"
۳۰۳	۹۳۵۲	محمد اکرم صاحب ٹرٹ انسپکٹر مرسلہ محمد انور صاحب	۵	زکوٰۃ	۳۳۲	۹۴۳۱	منشی سخاوت حسین صاحب " "	۱	"
۳۰۴	۹۳۵۳	حافظ سردار علیصاحب مرسلہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب لائلپور	۱	قرض طلبہ	۳۳۳	۹۴۳۲	منشیہ محمد عبد الحمید صاحب " "	۸	"
۳۰۵	۹۳۵۴	حاجی عبد العزیز عبد الغنی صاحبان مدنپور روڈ بنارس	۵	کتب فقہی	۳۳۴	۹۴۳۳	ماسٹر محمد یعقوب صاحب مدرسہ سلیمانیہ بھوپال	۲	تبلیغ
۳۰۶	۹۳۵۵	صوبیدار صادق حسین صاحب ۳ سنگل گرب بنگلور	۱ ۲	قرض طلبہ	۳۳۵	۹۴۳۴	جناب بشارت بی صاحبہ مرحومہ "	۵	"
۳۰۷	۹۳۵۶	عبد الرحمٰن صاحب کارخانہ کوہو نگینہ	۵	زکوٰۃ	۳۳۶	۹۴۳۵	مرزا رشید میاں صاحب "	۸	"
۳۰۸	۹۳۵۹	بابو انوار الحق صاحب صدیقی الموڑہ	۵	عطاء	۳۳۷	۹۴۳۶	عبد الرشید صاحب "	۱	"
۳۰۹	۹۳۹۰	" " " "	۵	زکوٰۃ	۳۳۸	۹۴۳۷	جنابہ بنرائینس بیگم صاحبہ چونا گڈھ "	۵	"
۳۱۰	۹۳۹۱	الحاج الحافظ محمد عبد اللہ صاحب عبد اللہ پور لائلپور	۵	"	۳۳۹	۹۴۳۸	سردار میاں رشید محمد خاں صاحب "	۵	"
۳۱۱	۹۳۹۲	عبد السلام صاحب زید پور بارہ بنکی	۵	"	۳۴۰	۹۴۳۹	حامد حسین و محمد نور و عبید الرحمٰن و حافظ رشید و علیم الدین و عبید اللہ	۱۲	"
۳۱۲	۹۳۹۵	غلام احمد صاحب ایجنسی ۱۰۰ کلکتہ	۵	"	۳۴۱	۹۴۴۰	شیخ اللہ خانصاحب شاہجہاں آباد	۲	"
۳۱۳	۹۴۰۰	مسٹر فتح محمد حاجی قادر بخش صاحب انڈیا گوٹ بمبئی	۵	عطاء	۳۴۲	۹۴۴۱	ماسٹر شجاعت علیصاحب "	۲	"
۳۱۴	۹۴۰۲	اہلیہ صاحبہ سید حکمت اللہ صاحب گلاؤٹھی بلند شہر	۵	زکوٰۃ	۳۴۳	۹۴۴۲	حاجی عبد اللطیف صاحب "	۲	"
۳۱۵	۹۴۰۳	مولوی مسعود احمد صاحب پورینی بھاگلپور	۱ ۲	"	۳۴۴	۹۴۴۳	مولوی شمس الدین صاحب "	۲	"
۳۱۶	۹۴۰۸	بابو سید بشیر حسین صاحب مرسلہ حکیم کریم بخش صاحب دہلی	۵	"	۳۴۵	۹۴۴۴	حکیم سلطان محمود صاحب "	۵	"
۳۱۷	۹۴۰۹	حکیم بشیر احمد صاحب " " " "	۵	"	۳۴۶	۹۴۴۵	عبد الرحمٰن صاحب "	۱	"
۳۱۸	۹۴۱۰	رمضان خاں کریم بخش صاحب " " " "	۵	عطاء	۳۴۷	۹۴۴۶	منشی سید لیاقت علیصاحب "	۱	"
۳۱۹	۹۴۱۱	بابو سید بشیر حسین صاحب " " " "	۵ ۱۲ ۸	قرض طلبہ	۳۴۸	۹۴۴۷	مولوی فیض الحسن صاحب ختم خانہ "	۲	"
۳۲۰	۹۴۱۲	آدم حاجی حمید صاحب مرسلہ سید محمد صاحب پیپینی دکن	۵	عطاء	۳۴۹	۹۴۴۸	مولوی حمت علیصاحب "	۱	"
۳۲۱	۹۴۱۳	شکور صالح محمد صاحب " " " "	۱	"	۳۵۰	۹۴۴۹	سردار میاں منصود علیخاں صاحب "	۵	"
۳۲۲	۹۴۱۴	عبد الغفور ولی محمد صاحب " " " "	۱	"	۳۵۱	۹۴۵۰	مولوی عبد الرشید صاحب و ہمشیرہ صاحبہ "	۲	"
۳۲۳	۹۴۱۵	سیٹھ حاجی عبد الکریم صاحب " " " "	۵	"	۳۵۲	۹۴۵۲	حاجی تیسر زلدینصاحب سٹیشن پور کلکتہ	۵	زکوٰۃ
۳۲۴	۹۴۱۶	قدرت اللہ صاحب " " " "	۵	"	۳۵۳	۹۴۵۳	دلہین خانصاحب صوبیدار بکسریال ہزارہ	۵	قرض طلبہ
۳۲۵	۹۴۱۷	مولوی غلام محمد صاحب گرد ہوزنا گڈھ " " " "	۵	"	۳۵۴	۹۴۵۴	محمد اسمٰعیل صاحب متعلم دار العلوم سلبٹ	۵	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۳۶۱	۹۴۵۵	محمد صادق علیصاحب مئوناتھ الہ آباد	۱۰	فرض طلبہ
۳۶۲	۹۴۵۶	محمد اسد اللہ بیگ صاحب سرشتہ دار بسمت نگر گن	۵۰	زکوٰۃ
۳۶۳	۹۴۵۷	محمد نصیر الدین صاحب صدر مدرس تانڈیر دکن	۵۰	"
۳۶۴	۹۴۵۸	جمعدار نصیر خانصاحب ۲۲ بمبئی	۱۱/	فرض طلبہ
۳۶۵	۹۴۵۹	" رحمت علیصاحب ۲۰ اے بحری نوٹنگ	۱۲/	"
۳۶۶	۹۴۶۰	سلطان میاں صاحب معرفت مل شوہارس جوبلی گنج	۵	"
۳۶۷	۹۴۶۱	محمد یعقوب صاحب مرسلہ حکیم محمد اسمٰعیل صاحب مالیر کوٹلہ	۵	زکوٰۃ
۳۶۸	۹۴۶۲	پندو صاحب روغنگر مرسلہ قاری محمد اسمٰعیل صاحب ڈھولٹر	۵	فرض طلبہ
۳۶۹	۹۴۶۳	مولانا انور علیصاحب مرسلہ زین العابدین صاحب دوبہا	۱/	عطاء
۳۷۰	۹۴۶۴	جناب شفیق الرحمن صاحب " " "	۲/	"
۳۷۱	۹۴۶۵	سید عبد السمیع صاحب سیدوارہ جمیرپور	۵۰	"
۳۷۲	۹۴۶۶	مولانا حشمت علیصاحب قاسمیہ عربیہ بلتد شہر	۵	زکوٰۃ
۳۷۳	۹۴۶۷	مستری محمد دین صاحب مرسلہ خیر الدین صاحب کوہ شملہ	۵	فرض طلبہ
۳۷۴	۹۴۶۸	شاہ زین العابدین صاحب بیماران دہلی	۵	عطاء
۳۷۵	۹۴۶۹	محمد عبد الجلیل صاحب انسپکٹر آفیسر پونہ بہار	۱۰	فرض طلبہ
۳۷۶	۹۴۷۰	قاری محمد صدیق صاحب بھوپال	۲/	تبلیغ
۳۷۷	۹۴۷۱	عبد الحکیم خانصاحب "	۱/	"
۳۷۸	۹۴۷۲	اکبر علیصاحب ریت گھاٹ "	۱/	"
۳۷۹	۹۴۷۳	محمد یوسف علی عبد الحفیظ سید رحمت علی صاحبان "	۷/	"
۳۸۰	۹۴۷۴	ماسٹر یوسف علیصاحب دفتر حضور "	۴/	"
۳۸۱	۹۴۷۵	منشی کبیر الدینصاحب " "	۱/	"
۳۸۲	۹۴۷۶	منشی محمد اشرف خانصاحب " "	۳/	"
۳۸۳	۹۴۷۷	منشی معین الدین صاحب " "	۱/	"
۳۸۴	۹۴۷۸	منشی سید سجاد علیصاحب " "	۱/	"
۳۸۵	۹۴۷۹	منشی عبد اللطیف خانصاحب " "	۱/	"
۳۸۶	۹۴۸۰	حافظ عبد الرشید صاحب امام "	۴/	"
۳۸۷	۹۴۸۱	مولوی عبد الغفور صاحب "	۱/	"
۳۸۸	۹۴۸۲	بابو مجتبیٰ احمد صاحب امیر "	۵/	"
۳۸۹	۹۴۸۳	مولوی شمس الدینصاحب بہ ہمراہ "	۲/	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۳۹۰	۹۴۸۴	منشی محمد علی و نواب طاہر علی و عزیز الرحمن صاحبان بھوپال	۱۴/	تبلیغ
۳۹۱	۹۴۸۵	منشی نذیر حسن صاحب "	۱/	"
۳۹۲	۹۴۸۶	طیب فارم کوماپہ کوٹ "	۶/	"
۳۹۳	۹۴۸۷	منشی عبد العزیز صاحب گلشن عالم "	۱/	"
۳۹۴	۹۴۸۸	اہلیہ صاحبہ منشی " " "	۱/	"
۳۹۵	۹۴۸۹	منشی ہادی حسن صاحب "	۲/	"
۳۹۶	۹۴۹۰	قاضی عبد اللطیف صاحب "	۴/	"
۳۹۷	۹۴۹۱	حاجی محمد عنایت علیخانصاحب والد حاجیہ عنایت الٰہی و انوار الٰہی بیگم صاحبہ	۱/	"
۳۹۸	۹۴۹۲	بیگم صاحبہ شوکت محل والدہ صاحبہ "	۱/	"
۳۹۹	۹۴۹۳	امتیاز علیصاحب "	۴/	"
۴۰۰	۹۴۹۴	ناہید جہاں بیگم صاحبہ نواب اوہ رفیق اللہ خانصاحب "	۵۰/	"
۴۰۱	۹۴۹۵	سردار میاں رؤف محمد خانصاحب جاگیردار "	۱۰۰/	"
۴۰۲	۹۴۹۶	اہلیہ صاحبہ نور علیصاحب "	۱/	"
۴۰۳	۹۴۹۷	عبد الرشید صاحب "	۱/	"
۴۰۴	۹۴۹۸	محمد سلیمان صاحب "	۴/	"
۴۰۵	۹۴۹۹	منشی عبد الصمد صاحب سپرنٹنڈنٹ "	۴/	"
۴۰۶	۹۵۰۰	حاجی اظہار حسن و منشی منظور حسن و طاہر حسن و سید افتخار حسن صاحبان	۱۴/	"
۴۰۷	۹۵۰۱	حافظ محمد احمد و محمد ایوب صاحبان "	۱۴/	"
۴۰۸	۹۵۰۲	مولوی حامد حسین و محمد نور و فیض الحسن و عبد الرحمن صاحبان	۱۰۰/	"
۴۰۹	۹۵۰۳	نذیر میاں صاحب "	۲/	"
۴۱۰	۹۵۰۴	مولوی رضوان الدینصاحب "	۴/	"
۴۱۱	۹۵۰۵	جناب رجب علیصاحب "	۸/	"
۴۱۲	۹۵۰۶	مسٹر محمد حیات اللہ صاحب "	۱۰۰/	"
۴۱۳	۹۵۰۷	حافظ رشید احمد صاحب "	۲/	"
۴۱۴	۹۵۰۸	ڈاکٹر حکیم محمد اقبال حسین صاحب "	۴/	"
۴۱۵	۹۵۰۹	منشی عتیق الرحمن صاحب "	۱۰/	"
۴۱۶	۹۵۱۰	میر دبیر و بیر الانشاء قاضی ماسٹر ولی محمد صاحب "	۱۰۰/	"
۴۱۷	۹۵۱۱	ہز ہائینس جناب بیگم صاحبہ "	۵۰/	"
۴۱۸	۹۵۱۲	سردار میاں رشید محمد خانصاحب "	۱۰۰/	"

نمبر شمار	نمبر پختہ رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر پختہ رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۱۳	۹۵۱۴	حبیب عبدالکریم صاحب بھوپال	۴ر	تبلیغ	۴۲۲	۹۵۲۶	مستری محمد گل شیر صاحب گلاوٹھی بلند شہر	عا	زکوٰۃ
۴۱۴	۹۵۱۵	مولوی حشمت علی صاحب	۱ر	"	۴۲۳	۹۵۲۷	مولوی سید حمید الدین صاحب مدرس " "	عہ	عطاء
۴۱۵	۹۵۱۶	شمشیر خانصاحب	۲ر	"	۴۲۴	۹۵۲۸	عبدالمجید صاحب ہیڈ مدرس نجیب آباد	عہ	"
۴۱۶	۹۵۱۷	قاری محمد ادریس صاحب	۸ر	"	۴۲۵	۹۵۵۱	محمد اسحاق صاحب ریلوے روڈ بٹالہ گورداسپور	عہ	تعمیر و فرش تعلیم
۴۱۷	۹۵۱۸	منشی فضل حسین صاحب	۴ر	"	۴۲۶	۹۵۵۲	محمد صدیق صاحب امرتسر " " "	عا	زکوٰۃ
۴۱۸	۹۵۱۹	مولوی فضل حق صاحب	۴ر	"	۴۲۷	۹۵۵۳	مستری محمد عبداللہ صاحب " "	عہ	زکوٰۃ "
۴۱۹	۹۵۲۰	منشی سید وحید الرحمن صاحب	۲ر	"	۴۲۸	۹۵۵۴	چودھری محمد دین صاحب " "	عہ	"
۴۲۰	۹۵۲۲	مولوی محمد غلام احمد صاحب تاجر غلہ ضلع ہزاری باغ	عا ۱ر	صرف طلبہ	۴۲۹	۹۵۵۵	محمد صدیق صاحب اینڈ برادر " "	عہ	"
۴۲۱	۹۵۲۳	" " " " "	عا ۲ر	زکوٰۃ	۴۵۰	۹۵۵۶	میاں چراغ الدین و نظام الدین صاحبان "	عہ	تعمیر و فرش تعلیم
۴۲۲	۹۵۲۴	مولوی محمد عالم صاحب مرسلہ " "	عہ ۱ر	صرف طلبہ	۴۵۱	۹۵۵۷	مستری خیر الدین صاحب " "	عہ	عطا و زکوٰۃ
۴۲۳	۹۵۲۵	عبدالصمد صاحب " " "	عا ۱ر	"	۴۵۲	۹۵۵۸	عبدالحمید و محمد اسمٰعیل صاحبان " "	عہ ۸ر	تعمیر و فرش تعلیم
۴۲۴	۹۵۲۶	مسٹر سلیم الدین صاحب " " "	۵ر	زکوٰۃ	۴۵۳	۹۵۵۹	منجانب انڈین آفس فیکٹری " "	عہ	"
۴۲۵	۹۵۲۷	وکیل صاحب قریشی " " "	عہ	صرف طلبہ	۴۵۴	۹۵۶۰	میر غلام نبی صاحب " "	عہ	"
۴۲۶	۹۵۲۸	بخارج صاحب " " "	۵ر	"	۴۵۵	۹۵۶۱	عبدالحق صاحب اینڈ برادر " "	عا	"
۴۲۷	۹۵۲۹	محمد خانصاحب " " "	۱۱ر	"	۴۵۶	۹۵۶۲	منجانب بٹالہ انجینئرنگ کمپنی " "	عہ	"
۴۲۸	۹۵۳۰	ایس علیم الدین صاحب اینڈ سنز جے پور	عہ	زکوٰۃ	۴۵۷	۹۵۶۳	مستری غلام حسین صاحب " "	عہ	"
۴۲۹	۹۵۳۱	ایم احمد اللہ و حبیب اللہ صاحبان سبزی منڈی دہلی	عہ	صرف طلبہ	۴۵۸	۹۵۶۴	عبدالرحمن صاحب " "	عہ	"
۴۳۰	۹۵۳۲	حمید الدین سعید الدین صاحبان مرسلہ " " "	عہ	"	۴۵۹	۹۵۶۵	بابو حسن علی شاہ صاحب " "	عا	"
۴۳۱	۹۵۳۳	حاجی محمد نذیر صاحب مبارکپور اعظم گڈھ	عہ	عطاء	۴۶۰	۹۵۶۶	مستری کریم بخش صاحب " "	عہ	"
۴۳۲	۹۵۳۴	حکیم عبدالحمید صاحب کوہنڈہ "	عہ	"	۴۶۱	۹۵۶۷	مستری رحیم بخش صاحب " "	عہ	"
۴۳۳	۹۵۳۵	عبدالعزیز و غفور الدین صاحب دہلی	عہ	زکوٰۃ	۴۶۲	۹۵۶۸	خدا بخش صاحب مشین والے جہلم	عہ	"
۴۳۴	۹۵۳۶	مسماۃ میٹھو خاتون صاحبہ مرسلہ حکیم محمد قاسم صاحب	عہ	"	۴۶۳	۹۵۶۹	مستری عبدالسبحان صاحب اینڈ سنز بٹالہ گورداسپور	عہ	زکوٰۃ بہی خواہ
۴۳۵	۹۵۳۷	محمد ولی اللہ خانصاحب پنشنر سرونج مانوہ	عہ	"	۴۶۴	۹۵۷۰	غلام رسول صاحب " "	عہ	تعمیر و فرش تعلیم
۴۳۶	۹۵۳۸	شاہد حسن صاحب امروہہ مرادآباد	عہ	"	۴۶۵	۹۵۷۱	فیض محمد صاحب " "	عہ	"
۴۳۷	۹۵۴۱	شیخ محمد عمر محمد شفیع صاحبان دہامپور بجنور	عہ	"	۴۶۶	۹۵۷۲	حاجی کریم بخش صاحب " "	عہ	زکوٰۃ بہی خواہ
۴۳۸	۹۵۴۲	بیگم صاحبہ احمد حسن صاحب مرسلہ ایس ایم حسن صاحب مئو	عہ	عطاء	۴۶۷	۹۵۷۳	مہر عبدالحق صاحب صراف بازار " "	عہ	تعمیر و فرش تعلیم
۴۳۹	۹۵۴۳	حاجی الٰہی بخش صاحب مقیم حال منڈی اسٹیشنی نال	عہ	زکوٰۃ	۴۶۸	۹۵۷۴	محمد اسمٰعیل صاحب پہاڑی گیٹ " "	عہ	"
۴۴۰	۹۵۴۴	شیخ محمد اسحاق صاحب " "	عہ	"	۴۶۹	۹۵۷۵	چودھری امام الدین صاحب " "	عہ	زکوٰۃ بہی خواہ
۴۴۱	۹۵۴۵	شیخ محمد صدیق صاحب " "	عہ	"	۴۷۰	۹۵۷۶	محمد عبداللہ صاحب مالک ہمدرد کلاتھ ہاؤس	عہ	تعمیر و فرش تعلیم

نمبر شمار	نمبر رسید پختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید پختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۷	۹۵۷۷	چودھری کریم بخش صاحب بزازہ بازار بٹالہ گورداسپور			۵۰۰	۹۶۱۶	مستری اللہ بخش صاحب بنبر پور جالندھر		عطا
۴۷۰	۹۵۷۸	حاجی محمد حیات صاحب " "			۵۰۱	۹۶۲۸	حاجی رحیم بخش پسر حاجی محمد بخش صاحب کاندھلہ مظفر نگر		زکوٰۃ
۴۷۳	۹۵۷۹	عبدالغفار صاحب " "			۵۰۲	۹۶۲۹	" " " "		عطا
۴۷۴	۹۵۸۰	حاجی رحمت علی صاحب راول " "			۵۰۳	۹۶۳۰	مولوی حکیم عبدالحکیم صاحب کراچی		
۴۷۵	۹۵۸۱	چودھری محمد شریف صاحب سب انسپکٹر " "			۵۰۴	۹۶۳۲	حاجی محمد دین صاحب گجراتی کرنال		زکوٰۃ
۴۷۶	۹۵۸۲	سید علی صاحب قریشی " " "			۵۰۵	۹۶۳۳	" " " "		
۴۷۷	۹۵۸۳	سلطان علی صاحب " " "			۵۰۶	۹۶۳۴	محمد ایوب صاحب کنگارام مین کوئٹہ بلوچستان		رسالہ
۴۷۸	۹۵۸۴	مستری نواب الدین و عبدالعزیز صاحبان " "			۵۰۷	۹۶۳۵	نور احمد صاحب مدرس مدرسہ نور پور ریاست بہاولپور		زکوٰۃ
۴۷۹	۹۵۹۰	محمد حرمت علی صاحب و دیگر تاجر کتب خانہ پیلواری شریف پٹنہ			۵۰۸	۹۶۳۶	منجانب مسلمانان مرسلہ قدیر خانصاحب موہید اچھاونی فیروزپور		
۴۸۰	۹۵۹۱	شیخ احمد علی صاحب مرسلہ " " "			۵۰۹	۹۶۳۷	محمد زبیر صاحب مرسلہ منشی ناظم حسن صاحب پنشنر نئی دہلی		زکوٰۃ
۴۸۱	۹۵۹۲	شیخ عبدالباری صاحب " " "			۵۱۰	۹۶۳۱	جعفر حسین صاحب مرسلہ شیخ نیاز احمد صاحب رائے کہنت		
۴۸۲	۹۵۹۳	حاجی محمد عیسیٰ صاحب " " "			۵۱۱	۹۶۳۲	منشی محمد عزیز الدین صاحب تحصیل انبالہ		
۴۸۳	۹۵۹۴	میر عبدالغنی صاحب " " "			۵۱۲	۹۶۳۳	حکیم حافظ بدرالدین صاحب گورکھپور		زکوٰۃ
۴۸۴	۹۵۹۵	محمد حرمت علی صاحب وحید " " "			۵۱۳	۹۶۳۴	محمد مظہر جلیل صاحب پنشنر بیتول سی پی		
۴۸۵	۹۶۰۱	حاجی جمال الدین صاحب وارنٹ آفیسر کولابہ بمبئی			۵۱۴	۹۶۳۵	امین الدین فدا حسین صاحبان فیروز آباد آگرہ		
۴۸۶	۹۶۰۲	حاجی عبدالغفار صاحب تاجر جرم دہلی			۵۱۵	۹۶۳۶	محمد صالح صاحب کمپنی پٹ کریم پور مدراس		عطاء
۴۸۷	۹۶۰۳	خدا بخش صاحب امام مسجد لینسڈون گڈھوال			۵۱۶	۹۶۳۷	حاجی محمد صالح صاحب زمیندار میرپور خاص سندھ		زکوٰۃ
۴۸۸	۹۶۰۴	رحیم بخش صاحب مرسلہ عبدالکریم صاحب			۵۱۷	۹۶۳۹	مولوی محمد احمد صاحب عرف نازملی تنوج فرخ آباد		
۴۸۹	۹۶۰۵	منجانب مسلمانان کریلیا مرسلہ مولانا عبدالحی صاحب دار جلنگ			۵۱۸	۹۶۵۰	کلن خانصاحب سرگودھا		
۴۹۰	۹۶۰۶	غلام محمد صاحب ہسپتال جالندھر			۵۱۹	۹۶۵۸	ایک غریب خاتون صاحبہ بٹالہ گورداسپور		عطا
۴۹۱	۹۶۰۷	محمد اقبال صاحب " "			۵۲۰	۹۶۵۹	جناب ڈپٹی الطاف حسین صاحب " "		
۴۹۲	۹۶۰۸	اہلیہ حاجی عبدالغنی صاحب "			۵۲۱	۹۶۶۰	عبداللہ خانصاحب بازار ملا فیروزپور چھاونی		
۴۹۳	۹۶۰۹	غلام نبی صاحب موضع بساریان " "			۵۲۲	۹۶۶۱	بابو محمد سخی صاحب ملازم خانصاحب محمد دین خانصاحب " "		
۴۹۴	۹۶۱۰	محمد علی صاحب " " "			۵۲۳	۹۶۶۲	مستری محمد دین صاحب ریلوے روڈ بٹالہ گورداسپور		زکوٰۃ
۴۹۵	۹۶۱۱	برکت علی صاحب " " "			۵۲۴	۹۶۶۳	مستری اللہ بخش و خیر الدین صاحبان " "		
۴۹۶	۹۶۱۲	علی محمد صاحب " " "			۵۲۵	۹۶۶۴	بابو محمد سبحان خانصاحب " "		
۴۹۷	۹۶۱۳	محترمہ نور بی بی صاحبہ " " "			۵۲۶	۹۶۶۵	میاں فضل کریم صاحب مرسلہ مولانا رحمت اللہ صاحب فیروزپور چھاونی		
۴۹۸	۹۶۱۴	مولانا نیاز احمد صاحب مدرس قصبہ نکودر "			۵۲۷	۹۶۶۷	منجانب محمد رحمت کمپنی بٹالہ گورداسپور		
۴۹۹	۹۶۱۵	مولانا علی محمد صاحب انجن شیڈ "			۵۲۸	۹۶۶۸	مستری محمد ابراہیم صاحب ریلوے روڈ " "		

نمبر شمار	نمبر رسید پختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید پختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۵۳۹	۹۶۶۹	مستری غلام قادر صاحب ریلوے روڈ لاہور	۱	[illegible]	۵۵۸	۹۷۱۷	خواجہ محمد شریف صاحب کمشنر راولپنڈی	۳	عطا بابی خواہ
۵۴۰	۹۶۷۰	مستری غلام محی الدین صاحب " "	۱	"	۵۵۹	۹۷۱۸	متفرق حضرات صاحبان " "	۱	"
۵۴۱	۹۶۷۱	مستری نظام الدین صاحب " "	۱	"	۵۶۰	۹۷۱۹	حافظ محمد صادق صاحب لاہور	۱	قرض طلبہ
۵۴۲	۹۶۷۲	مستری محمد دین صاحب " "	۱	"	۵۶۱	۹۷۲۰	جمعدار امیر علی صاحب ہیڈ کلرک چھاؤنی	۵	"
۵۴۳	۹۶۷۳	عبدالستار ولد میاں کرم الدین صاحب " "	۱	"	۵۶۲	۹۷۲۱	محمد سلیمان صاحب علیم آباد دربھنگہ	۱	"
۵۴۴	۹۶۷۴	چودھری اللہ دتا صاحب " "	۱	"	۵۶۳	۹۷۲۲	مولوی مظفر حسن صاحب چلوال جہلم	۱۲	زکوٰۃ
۵۴۵	۹۶۷۵	مستری محمد طفیل صاحب " "	۱	"	۵۶۴	۹۷۲۳	بابو عبدالرحمن خانصاحب بابو محمد مصطفےٰ خانصاحب لاہور	۱	کتب دینی
۵۴۶	۹۶۷۶	حاجی عبدالرسول صاحب " "	۱	"	۵۶۵	۹۷۲۴	سید محمد عرب صاحب کہر گوپورہ گونڈہ	۱۲	قرض طلبہ
۵۴۷	۹۶۷۷	نبردار صابر حسین صاحب " "	۱	"	۵۶۶	۹۷۲۵	مولوی محمد یٰسین صاحب مدرس العلوم بنیالی پریسال	۱	"
۵۴۸	۹۶۷۸	محمد رحمت اللہ صاحب فاروقی ولد فیروز پور چھاؤنی	۱	"	۵۶۷	۹۷۲۶	حکیم سید محمد شفیع صاحب کاگنارہ دارالشفا صدر بازار	۵	زکوٰۃ
۵۴۹	۹۶۷۹	بابو محمد سعید صاحب " "	۱	"	۵۶۸	۹۷۲۷	مولوی غلام احمد انی صاحب سلہ " " "	۱	"
۵۵۰	۹۶۸۰	از ملازمین انصاب محمد دین خانصاحب "	۸	"	۵۶۹	۹۷۲۸	فخر الدین صاحب صدر بازار " چوبیس پرگنہ	۱	"
۵۵۱	۹۶۸۱	محترمہ ہمشیرہ نور محمد صاحب اپرہ "	۳	عطا بابی خواہ	۵۷۰	۹۷۲۹	مستری محمد رمضان صاحب ہیڈ کلرک سکنڈ ۳۹ ملٹری	۵	قرض طلبہ
۵۵۲	۹۶۸۲	امام الدین صاحب کمہار " "	۳	"	۵۷۱	۹۷۳۰	عبدالعزیز صاحب نیا محلہ راولپنڈی	۱	عطا بابی خواہ
۵۵۳	۹۶۸۳	محمد صادق صاحب " "	۳	"	۵۷۲	۹۷۳۱	مسعود احمد صاحب " "	۱	"
۵۵۴	۹۶۸۴	عبدالغفور صاحب " "	۸	"	۵۷۳	۹۷۳۲	عبدالوحید صاحب " "	۱	"
۵۵۵	۹۶۸۵	جمال الدین صاحب " "	۳	"	۵۷۴	۹۷۳۳	امام الدین صاحب " "	۱	"
۵۵۶	۹۶۸۶	نعمت خانصاحب " جالندھر	۲	"	۵۷۵	۹۷۳۴	عبدالحکیم صاحب " "	۱	"
۵۵۷	۹۶۸۷	مولانا حکیم محمد یونس صاحب ایم بی بی ایس لاہور	۱	"	۵۷۶	۹۷۳۵	چودھری محمد شفیع صاحب " "	۱	"
۵۵۸	۹۶۸۸	چودھری شہاب الدین صاحب " "	۵	"	۵۷۷	۹۷۳۶	چودھری طہماسب خانصاحب " "	۱	"
۵۵۹	۹۶۸۹	شیخ اللہ بخش صاحب بزاز بنگلہ	۱	زکوٰۃ	۵۷۸	۹۷۳۷	محمد اسلم صاحب " "	۱	"
۵۶۰	۹۶۹۰	مولانا محمد یوسف جان محمد صاحبان مشترکہ ۔ امسال	۸	چرم قربانی	۵۷۹	۹۷۳۸	محمد فخر الدین صاحب " "	۱	"
۵۶۱	۹۶۹۱	شیخ چراغ الدین صاحب " "	۳	"	۵۸۰	۹۷۳۹	خورشید اسلوب حسن صاحب " "	۱	"
۵۶۲	۹۶۹۲	ماسٹر غلام رسول صاحب راولپنڈی	۱	زکوٰۃ خواہ	۵۸۱	۹۷۴۰	چودھری حاجی رستم علی صاحب " "	۱	"
۵۶۳	۹۶۹۳	حاجی فضل کریم صاحب " "	۵	"	۵۸۲	۹۷۴۱	محمد سلیم پسر بابو فضل الٰہی صاحب " "	۵	زکوٰۃ
۵۶۴	۹۶۹۴	عبدالرحیم صاحب نیا محلہ "	۱	عطا	۵۸۳	۹۷۴۲	سکندر دین صاحب " "	۱۲	"
۵۶۵	۹۶۹۵	جناب بابا سبحان صاحب کمشنر " "	۱	"	۵۸۴	۹۷۴۳	محمد رمضان و محمد صادق خانصاحبان پرانا قلعہ	۱	عطا
۵۶۶	۹۶۹۶	بابو محمد حسین صاحب " "	۱	"	۵۸۵	۹۷۴۴	امیر زمان خانصاحب نیا محلہ "	۵	زکوٰۃ
۵۶۷	۹۶۹۷	جناب انسپکٹر صاحب " "	۱	"	۵۸۶	۹۷۴۵	سلطان محمد صاحب " "	۱	عطا

نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۹۷۴۸	محمد حسین صاحب پیک ساز نیا محلہ راولپنڈی	۵	زکوٰۃ	۶۱۷	۹۸۰۲	خواجہ کلیم اللہ صاحب ڈرائنگ ماسٹر جالندھر	۵	عطیہ
۹۷۴۹	سراج الدین صاحب " "	"	"	۶۱۸	۹۸۰۴	سید عبدالقادر صاحب بانی اسکول قصبہ بنگلہ "	۱۸	"
۹۷۵۰	محمد شفیع صاحب " "	۵	"	۶۱۹	۹۸۰۰	رانا عبدالحمید خانصاحب انبالہ ڈویژن راہوں "	۵	زکوٰۃ
۹۷۵۱	محمد اکبر صاحب " "	۵	"	۶۲۰	۹۸۰۳	چودھری محمد شریف صاحب " "	۵	عطاء
۹۷۵۲	ملک طالع محمد صاحب " "	۵	"	۶۲۱	۹۸۰۴	قاضی سید محمد عزیز صاحب " "	۵	زکوٰۃ
۹۷۵۳	محمد نذیر صاحب کوچھ ہاچہ	۵	عطاء	۶۲۲	۹۸۰۵	سید محمد حسین صاحب عباسی " "	۵	"
۹۷۵۵	مستری محمد اسمٰعیل صاحب بانی آریفروز پوچھاونی	۵	تعمیر فرنیچر	۶۲۳	۹۸۰۶	چودھری رستم علیخانصاحب " "	۵	"
۹۷۵۶	خان محمد یار خانصاحب "	۸	"	۶۲۴	۹۸۰۷	سید محمد اسلام شاہ صاحب " "	۵	عطاء
۹۷۵۷	خانصاحب رشید احمد خانصاحب بازار	۵	عطائے بیمار خواہ	۶۲۵	۹۸۰۸	چودھری سلطان محمد خانصاحب " "	۵	"
۹۷۵۹	مستری غلام کبریا صاحب صابری "	۵	تعمیر فرنیچر	۶۲۶	۹۸۰۹	سید نظیر حسین صاحب " "	۵	"
۹۷۶۰	بابو غلام قادر صاحب کلرک "	۸	"	۶۲۷	۹۸۱۰	حاجی محمد علیصاحب کہرگوپور بازار گونڈہ	۵	زکوٰۃ
۹۷۶۱	شیخ محمد ابراہیم صاحب بازار	۵	عطاء	۶۲۸	۹۸۱۲	عبداللہ صاحب ابوہر منڈی فیروزپور	۵	زکوٰۃ
۹۷۶۲	حاجی گلاب خانصاحب "	۸	تعمیر فرنیچر	۶۲۹	۹۸۱۴	حاجی سید آل علیصاحب سہارنپور	۵	"
۹۷۶۳	محمد حیات صاحب "	۵	"	۶۳۰	۹۸۱۹	منشی عبدالرحیم صاحب "	۵	"
۹۷۶۴	ملک علی اکبر صاحب پروپرائٹر "	۵	"	۶۳۱	۹۸۲۰	حاجی محمد ہاشم صاحب "	۵	"
۹۷۶۵	بابو غلام محی الدین صاحب جمعدار "	۸	عطائے بیمار خواہ	۶۳۲	۹۸۰	حافظ عبدالقیوم صاحب "	۵	"
۹۷۶۶	محمد اشرف علیصاحب "	۸	تعمیر فرنیچر	۶۳۳	۹۸۲۳	حاجی اجالا صاحب گڈمی دولت علی کاندہلہ	۸	عطاء
۹۷۶۷	حاجی محمد حسین صاحب بازار	۵	زکوٰۃ	۶۳۴	۹۸۲۵	بابو غلام مصطفےٰ صاحب ڈھوک راولپنڈی	۸	زکوٰۃ
۹۷۶۸	مستری عبدالرحمٰن صاحب " "	۵	"	۶۳۵	۹۸۲۶	خدا بخش صاحب کمبھی محلہ "	۵	"
۹۷۶۹	مستری محمد عصمت اللہ صاحب "	۸	تعمیر فرنیچر	۶۳۶	۹۸۲۸	حافظ حبیب الرحمٰن صاحب "	۵	"
۹۷۷۰	شیخ محمد لطیف صاحب جنرل مرچنٹ "	۵	زکوٰۃ	۶۳۷	۹۸۲۹	عالیجناب حکیم امیر علی صاحب "	۵	عطاء
۹۷۷۱	شیخ محمد بوٹا صاحب ابوہر منڈی "	۵	"	۶۳۸	۹۸۳۰	شیخ محمد اسحاق صاحب سب اوورسیر "	۵	زکوٰۃ
۹۷۷۲	شیخ محمد صادق صاحب " "	۸	"	۶۳۹	۹۸۳۱	مولانا عبدالرحمٰن صاحب خطیب "	۵	عطاء
۹۷۷۳	ماسٹر فضل الدین صاحب " "	۵	خرچ طبیہ	۶۴۰	۹۸۳۲	راجہ محمد اشرف خانصاحب "		
۹۷۷۴	شیخ نبی بخش و علی محمد صاحبان " "	۵	زکوٰۃ	۶۴۱	۹۸۳۳	محمد نذیر خانصاحب فیلدار "	۵	"
۹۷۷۵	" " " "	۵	عطاء	۶۴۲	۹۸۳۴	کپتان خان بہادر خانصاحب "	۵	"
۹۷۷۸	مستری عبدالرحمٰن صاحب پروپرائٹر "	۵	زکوٰۃ	۶۴۳	۹۸۳۵	شیخ باغ دین صاحب "	۵	"
۹۷۸۰	ظہیر الدین صاحب بیٹو "	۵	"	۶۴۴	۹۸۳۶	چودھری خان محمد صاحب "	۵	"
۹۷۸۱	جناب باغ علیصاحب رئیس "	۵	"	۶۴۵	۹۸۳۷	راجہ محمد جی باغ علیصاحب دوکاندار "	۵	"

نمبر شمار	نمبر رسید بخشش	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید بخشش	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۶۴۵	۹۸۳۸	میاں اللہ بخش صاحب قصاب کہوٹہ راولپنڈی	۵	عطا ہی خواہ	۶۷۴	۹۸۷۲	حاجی محمد عبداللہ صاحب راہوں راولپنڈی	۵	عطا ہی خواہ
۶۴۶	۹۸۳۹	یار محمد خانصاحب " "	۵	"	۶۷۵	۹۸۷۵	حکیم غلام محمد صاحب " "	۵	"
۶۴۷	۹۸۴۰	منصب صاحب مفرغت مولوی قاری محمد اسلام صاحب شاملی	۵	صرف طلبہ	۶۷۶	۹۸۷۶	چودھری رحمن خانصاحب " "	۵	"
۶۴۸	۹۸۴۱	اکبر علی صاحب قندہار کہوٹہ راولپنڈی	۵	عطا ہی خواہ	۶۷۷	۹۸۷۸	میاں محمد ابراہیم صاحب " "	۲	"
۶۴۹	۹۸۴۲	مولوی فضل کریم صاحب " "	۶	"	۶۷۸	۹۸۸۰	ڈاکٹر ذوالفقار حسین صاحب " "	۵	"
۶۵۰	۹۸۴۳	قاضی محمد ایوب صاحب " "	۶	"	۶۷۹	۹۸۸۲	نام نہی صاحب نواشہر "	۵	"
۶۵۱	۹۸۴۴	سائیں عظیم اللہ صاحب " "	۳	"	۶۸۰	۹۸۸۱	شیخ سراج الدین و تاج الدین صاحبان بازار قرمسر	۱۲	"
۶۵۲	۹۸۴۵	شیخ کریم بخش صاحب " "	۶	"	۶۸۱	۹۸۹۲	حکیم نصیر خانصاحب لاہور	۵	صرف طلبہ
۶۵۳	۹۸۴۶	حکیم شاہ نواز صاحب ہوشیارپوری "	۵	"	۶۸۲	۹۸۹۳	ماسٹر احمد الدین صاحب "	۶	عطا
۶۵۴	۹۸۴۷	مولانا عبدالحمید صاحب " "	۶	"	۶۸۳	۹۸۹۴	فضل الرحمن صاحب پشم فروش "	۸	"
۶۵۵	۹۸۴۸	پیران دہتر صاحب دریوٹ " "	۵	"	۶۸۴	۹۸۹۵	بابو ضیاء الدین صاحب قانونگو دیوبند	۵	زکوٰۃ
۶۵۶	۹۸۴۹	فضل الٰہی صاحب زمیندار " "	۵	"	۶۸۵	۹۸۹۶	ایک از اہل خیر مرسلہ عبدالوہاب صاحب گونڈہ	۵	صرف طلبہ
۶۵۷	۹۸۵۰	راجہ منصب دار خانصاحب " "	۵	"	۶۸۶ الف	۹۸۹۷	حافظ جنرل مرچنٹ بریلی	۵	زکوٰۃ
۶۵۸	۹۸۵۱	راجہ بوستان خانصاحب " "	۵	"	۶۸۷ ب	۹۸۹۸	ممنون حسن صاحب صدر بمبئی ۳	۵	صرف طلبہ
۶۵۹	۹۸۵۲	کرم الٰہی صاحب " "	۵	"	۶۸۸	۹۸۹۹	محمد ارشاد احمد خانصاحب کوٹ حیدر خاں فیروزپور	۲	"
۶۶۰	۹۸۵۳	میرزا خاں صاحب جاہات " "	۵	"	۶۸۹	۹۹۰۰	امداد علیخانصاحب پروپرائٹر ادھین	۵	"
۶۶۱	۹۸۵۴	چودھری فضل الٰہی صاحب ڈپٹی انجینئر " "	۶	"	۶۹۰	۹۹۰۱	عبدالرحمن صاحب سابنپور بجنور	۵	"
۶۶۲	۹۸۵۵	حاجی محمد الدین صاحب - بزاز " "	۵	للمیہ	[illegible]	[illegible]	پیر مصنف ولد منشی مظہر علی صاحب پندن دالہ	۲	زکوٰۃ
۶۶۳	۹۸۵۶	شیخ عبدالخالق صاحب " "	۵	"	۶۹۲	۹۹۰۳	محمد مرزا ایند کمپنی ۲۳۹ بمبئی ۳	۵	"
۶۶۴	۹۸۵۷	شیخ لال دین صاحب " "	۵	"	۶۹۳	۹۹۰۴	سردار ایرار بادشاہ سلطانیہ ہینگ اسٹیشن بھوپال	۶	عطا
۶۶۵	۹۸۵۸	شیخ محمد صادق صاحب " "	۷	"	۶۹۴	۹۹۰۵	حاجی نور محمد صاحب مرسلہ نصیر ناجا اینڈ کمپنی ۱۳۴ بمبئی	۵	زکوٰۃ
۶۶۶	۹۸۵۹	چودھری عبدالحمید صاحب راہوں "	۵	"	۶۹۵	۹۹۰۶	حسن علیخان وزیر خانصاحب چوہان "	۵	"
۶۶۷	۹۸۶۰	چودھری برکت خانصاحب " "	۶	زکوٰۃ	۶۹۶	۹۹۰۷	حبیب الرحمن حاجی مولا بخش صاحب "	۵	"
۶۶۸	۹۸۶۱	محمد صدیق صاحب " "	۵	عطا	۶۹۷	۹۹۰۸	باسٹی لوک ڈپو ۱۵۳ عبدالرحمن خانصاحب "	۵	عطا
۶۶۹	۹۸۶۲	ڈاکٹر محمد رشید صاحب " "	۵	"	۶۹۸	۹۹۰۹	سیٹھ حاجی قدرت اللہ صاحب مالک ہوٹل "	۵	"
۶۷۰	۹۸۶۳	ڈاکٹر محمد شریف صاحب " "	۵	زکوٰۃ	۶۹۹	۹۹۱۰	عبدالغفور و مولا بخش صاحبان "	۱۰	زکوٰۃ
۶۷۱	۹۸۶۵	مولانا مرزا محمد حسین صاحب " "	۳	"	۷۰۰	۹۹۱۲	شیخ محمد فاضل صاحب کہوٹہ راولپنڈی	۵	عطا ہی خواہ
۶۷۲	۹۸۶۶	چودھری عبداللطیف صاحب " "	۵	عطا	۷۰۱	۹۹۱۳	ماجہ کرامت خانصاحب حکیم "	۶	"
۶۷۳	۹۸۶۷	چودھری محمد اعظم خانصاحب " "	۵	"	۷۰۲	۹۹۱۴	حسین بخش صاحب قصاب "	۵	"

نمبر رسید تختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید تختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۹۹۱۵	کرامت حسین صاحب کھوہٹہ راولپنڈی	۵	عطا بہی خواہ	۷۳۲	۹۹۴۴	قیمت گھڑی ایک صاحب خیبر ایبٹ آباد ہزارہ	۵	عطا بہی خواہ
۹۹۱۶	شیخ محمد شریف صاحب " "	۵	"	۷۳۳	۹۹۴۵	سید میر احمد شاہ صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل کیمبل پور	۲	"
۹۹۱۷	شیخ غلام رسول صاحب " "	۵	"	۷۳۴	۹۹۴۶	عبدالخالق صاحب "	۵	"
۹۹۱۸	عبدالعزیز صاحب " "	۵	"	۷۳۵	۹۹۴۷	قاضی محمد اسلم صاحب پنشنر "	۲	"
۹۹۱۹	محمد حنیف صاحب " "	۵	"	۷۳۶	۹۹۴۸	جیون صاحب معرفت مولانا علیم الدین صاحب "	۵	"
۹۹۲۰	تھو قانصاحب نان بائی " "	۵	"	۷۳۷	۹۹۴۹	محمد مشتاق حسین میر صاحب وکیل لائن "	۱	"
۹۹۲۱	سرور صاحب بوٹ میکر " "	۵	"	۷۳۸	۹۹۵۰	شیخ نور محمد صاحب "	۵	زکوٰۃ
۹۹۲۲	حاجی مولا بخش صاحب " "	۲	"	۷۳۹	۹۹۵۱	شیخ محمد فاضل صاحب سوداگر مراد آباد	۵	"
۹۹۲۳	اللہ دتہ کہار " "	۵	"	۷۴۰	۹۹۶۰	فضل حسین ابن کلن صاحب "	۵	"
۹۹۲۴	مستری فضل الٰہی صاحب " "	۱	"	۷۴۱	۹۹۹۱	شیخ رفیع الدین صاحب اینڈ سنز بازار شاہی "	۵	"
۹۹۲۵	راجہ محمد اکبر خانصاحب " "	۵	"	۷۴۲	۹۹۹۲	منشی حامد حسن صاحب دیوبندی "	۵	"
۹۹۲۶	مستری فضل دین صاحب " "	۸	"	۷۴۳	۹۹۹۳	عزیز الرحمٰن صاحب اسوف صاحب حق ڈکی پشاور	۱	رسالہ
۹۹۲۷	مہر داد صاحب سبوک گارڈ " "	۵	"	۷۴۴	۹۹۹۴	مصطفیٰ خانصاحب رامپور مچھلگوان براہنج مئو الہ آباد	۵	تصرف للہ
۹۹۲۸	بشیر احمد خاں صاحب " "	۵	"	۷۴۵	۹۹۹۵	ماسٹر کمال الدین صاحب سکنڈ ماسٹر بہرول برانچ نمبر ۱ لاہور	۲	زکوٰۃ
۹۹۲۹	شیخ محمد یٰسین صاحب " "	۵	"	۷۴۶	۹۹۹۶	غلام نبی صاحب کلرک اوپشن ڈویژن گوجرانوالہ	۵	"
۹۹۳۰	شیخ عبدالرحمٰن صاحب " "	۵	"	۷۴۷	۹۹۹۷	منیجر صاحب سفی یونانی دواخانہ جودھپور	۵	"
۹۹۳۱	راجہ خاں زماں خانصاحب دلال "	۵	"	۷۴۸	۹۹۹۸	حافظ عبدالرزاق صاحب نمبردار۔ نوادہ۔ بجنور	۵	"
۹۹۳۲	راجہ مکرم داد خانصاحب " "	۱	"	۷۴۹	۹۹۹۹	سید عبدالرحیم صاحب زمیندار سجاول کراچی	۵	"
۹۹۳۳	محمد زمان صاحب ایبٹ آباد ہزارہ	۵	زکوٰۃ	۷۵۰	۱۰۰۰۰	سید محمد فرید صاحب میڈیکل آفیسر شہر گڈھ	۵	"
۹۹۳۴	ڈاکٹر محمد رمضان خانصاحب " "	۵	"	۷۵۱	۱۰۰۰۱	قاضی یار محمد محمد روشن صاحب زمیندار بالاسندہ حیدرآباد	۵	"
۹۹۳۵	مولانا عبدالستار صاحب " "	۵	"	۷۵۲	۱۰۰۰۲	حاجی نظام الدین صاحب تاجپور سنسارپور	۵	"
۹۹۳۶	ماسٹر رحمت اللہ خانصاحب " "	۵	عطا	۷۵۳	۱۰۰۰۵	والدہ صاحبہ ضیاء الحق صاحب قصبہ محمدی لکھیم پور کھیری	۵	تصرف للہ
۹۹۳۷	ملک عبدالرحمٰن صاحب اینڈ سنز " "	۸	زکوٰۃ	۷۵۴	۱۰۰۰۶	شیخ شریف اللہ صاحب موضع کمہارہ " "	۵	عطا
۹۹۳۸	مستری جمال الدین صاحب ہیڈ پائمن " "	۵	عطا	۷۵۵	۱۰۰۰۷	امام بخش صاحب " "	۵	"
۹۹۳۹	سلطان حسن علیصاحب جاگیردار " "	۵	"	۷۵۶	۱۰۰۰۸	محمد حسن صاحب " "	۱	"
۹۹۴۰	حکیم بشیر حسین صاحب پنشنر " "	۵	"	۷۵۷	۱۰۰۰۹	عبدالعزیز صاحب علوی " "	۱	"
۹۹۴۱	حاجی کریم بخش صاحب جنرل مرچنٹ " "	۵	زکوٰۃ	۷۵۸	۱۰۰۱۰	احمد خانصاحب۔ داروغہ " "	۵	"
۹۹۴۲	حکیم حاجی عبدالہدیٰ صاحب " "	۵	عطا	۷۵۹	۱۰۰۱۱	اہلیہ صاحبہ ملا اللہ بخش صاحب " "	۱	کتب فقہی
۹۹۴۳	ماسٹر میر عبداللہ صاحب " "	۵	زکوٰۃ	۷۶۰	۱۰۰۱۲	ملا اللہ بخش صاحب " "	۵	عطا بہی خواہ

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۷۶۱	۱۰۰۳	والدین صاحبین جناب اللہ بخش صاحب		غ	۷۹۰	۱۰۰۲۵	جناب بہانی صاحب بوٹا دراچہ سورت		زکوٰۃ
۷۶۲	۱۰۰۱۴	سردار رحمن صاحب قانونگو		عطاء	۷۹۱	۱۰۰۲۶	جناب سیٹھ اسمٰعیل محمد قاسمت		
۷۶۳	۱۰۰۱۶	سید ضمیر احمد صاحب		زکوٰۃ	۷۹۲	۱۰۰۲۷	جناب یعقوب محمد داوڑہ صاحب		
۷۶۴	۱۰۰۱۷	منشی حفیظ اللہ صاحب		عطاء	۷۹۳	۱۰۰۲۸	جناب فاطمہ بی بی زوجہ ابراہیم اوراجی صاحب		
۷۶۵	۱۰۰۱۹	کریم داد خانصاحب			۷۹۴	۱۰۰۲۹	یکے از اہل خیر صاحب		
۷۶۶	۱۰۰۲۱	محمد اسحاق صاحب			۷۹۵	۱۰۰۵۰	جناب حاجی احمد گورہ بھائی صاحب دریاؤ		
۷۶۷	۱۰۰۲۲	ابلید صاحب حاجی اللہ بخش صاحب		فرض طلبہ	۷۹۶	۱۰۰۵۱	جناب سلیمان ابراہیم ماتت صاحب		زکوٰۃ
۷۶۸	۱۰۰۲۳	شیخ مسیح اللہ صاحب قصاب		عطاء	۷۹۷	۱۰۰۵۲	جناب عبدالرحمن اسمٰعیل باوا صاحب		فرض طلبہ
۷۶۹	۱۰۰۲۴	حافظ رحیم بخش صاحب			۷۹۸	۱۰۰۵۳	جناب احمد غلام محمد صاحب اینڈ سنز		
۷۷۰	۱۰۰۲۵	شیخ رمضانی صاحب			۷۹۹	۱۰۰۵۴	جناب یوسف اسمٰعیل ٹیل صاحب		زکوٰۃ
۷۷۱	۱۰۰۲۶	مرزا شمس الدین صاحب			۸۰۰	۱۰۰۵۵	جناب سلیمان محمد		
۷۷۲	۱۰۰۲۷	حاجی آدم عبداللہ صاحب		زکوٰۃ	۸۰۱	۱۰۰۵۶	جناب حافظ باگیا صاحب اینڈ سنز		
۷۷۳	۱۰۰۲۸	حاجی سیٹھ یوسف صاحب			۸۰۲	۱۰۰۵۷	جناب سیٹھ محمد جمال صاحب ہنسور فیض آباد		
۷۷۴	۱۰۰۳۹	آمدنی از وقف حاجی محمد یوسف صاحب کہنور سورت		فرض طلبہ	۸۰۳	۱۰۰۵۹	جناب سیٹھ لال محمد صاحب		
۷۷۵	۱۰۰۳۰	حاجی محمد سلیمان قاضی صاحب نٹال افریقہ		زکوٰۃ	۸۰۴	۱۰۰۶۱			رسالہ
۷۷۶	۱۰۰۳۱	مولوی اسمٰعیل احمد صاحب داوڑہ کہنور ضلع سورت			۸۰۵	۱۰۰۶۳	مولانا سید حمید الدین صاحب		
۷۷۷	۱۰۰۳۲	حاجی داؤد ابراہیم اسمال صاحب نٹال افریقہ			۸۰۶	۱۰۰۶۸	مولوی عبدالعزیز صاحب		
۷۷۸	۱۰۰۳۳	حاجی احمد صالح جی صاحب جادوت			۸۰۷	۱۰۰۷۶	منشی عبدالشکور صاحب		فرض طلبہ
۷۷۹	۱۰۰۳۴	جناب سیٹھ داؤد جی احمد اوراجی صاحب بوٹا دراچہ سورت			۸۰۸	۱۰۰۸۲	دفعدار فضل کریم صاحب پنشنر چک ۲۸۳	لائلپور	زکوٰۃ
۷۸۰	۱۰۰۳۵	جناب حاجی اسمٰعیل ابراہیم اوراجی صاحب			۸۰۹	۱۰۰۸۳			
۷۸۱	۱۰۰۳۶	جناب یوسف وزیر صاحب		عام	۸۱۰	۱۰۰۸۴	منشی محمد یعقوب صاحب بوچڑخانہ شملہ		زکوٰۃ
۷۸۲	۱۰۰۳۷	جناب اسمٰعیل احمد مانگی صاحب			۸۱۱	۱۰۰۸۵	محمد جعفر خانصاحب حوالدار اسٹیمر گھاٹ بریسال		فرض طلبہ
۷۸۳	۱۰۰۳۸	جناب ابراہیم محمد جادوت صاحب			۸۱۲	۱۰۰۸۶	حاجی نصیر الدین ولی صاحب کھارا تالاب بمبئی پوسٹ		زکوٰۃ
۷۸۴	۱۰۰۳۹	جناب سیٹھ سلیمان داؤد بھائی صاحب			۸۱۳	۱۰۰۸۷	ایک حاجی صاحب مرسلہ شمس الدین صاحب راندیر سورت		
۷۸۵	۱۰۰۴۰	جناب سیٹھ ابراہیم داؤد بھائی صاحب			۸۱۴	۱۰۰۸۹	یک از اہل خیر صاحب نہٹور بجنور		
۷۸۶	۱۰۰۴۱	جناب سیٹھ موجی صاحب نبانہ			۸۱۵	۱۰۰۹۰	کریم بخش رحیم بخش صاحبان قوم شیخ جنجوعہ بڈھالوہ		عطاء
۷۸۷	۱۰۰۴۲	جناب سیٹھ حاجی حسن جی مال صاحب			۸۱۶	۱۰۰۹۱	عاشق محمد ملک ڈاکخانہ جھنگ		
۷۸۸	۱۰۰۴۳	جناب چھوٹو وزیر صاحب			۸۱۷	۱۰۰۹۲	حاجی احمد محمد عمر صاحب نٹال افریقہ		فرض طلبہ
۷۸۹	۱۰۰۴۴	جناب عائشہ بی بی صاحبہ ابراہیم اوراجی			۸۱۸	۱۰۰۹۳	بابو احمد حسن صاحب منجانب سردار محمد الحسن صاحب منو اعظم گڑھ		عطاء

نمبر شمار	نمبر رسید بخشتہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید بخشتہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۸۱۹	۱۰۹۴	ڈاکٹر حبیب احمد صاحب بازار شیخان جالندھر	۵	زکوٰۃ	۸۴۸	۱۰۱۲۳	عائشہ عبدالحی بلبنہ صاحبہ راجپور ۔ سورت	۱	زکوٰۃ بھی خواہ
۸۲۰	۱۰۹۵	ہاشم بھائی اسمٰعیل گورا صاحب ڈابھیل سورت	۱	زکوٰۃ بھی خواہ	۸۴۹	۱۰۱۲۲	سلیمان احمد " صاحب " "	۸/	" "
۸۲۱	۱۰۹۶	محمد سلیمان صاحب ڈابھیلیہ " "	۴/	" "	۸۵۰	۱۰۱۲۵	احمد محمد بڑے گھر والے " "	۸/	" "
۸۲۲	۱۰۹۷	حسن یوسف صاحب واچھا " "	۱	" "	۸۵۱	۱۰۱۲۶	موسیٰ یوسف جی صاحب " "	۵	" "
۸۲۳	۱۰۹۸	حاجی حسین سلیمان پٹیل صاحب " "	۱/	" "	۸۵۲	۱۰۱۲۷	محمد اسمٰعیل نالہ " صاحب " "	۱	" "
۸۲۴	۱۰۹۹	سلیمان ابراہیم نانا صاحب " "	۱	" "	۸۵۳	۱۰۱۲۸	حسن داؤد وسمی صاحب " "	۱	" "
۸۲۵	۱۰۱۰۰	ابراہیم احمد اسحاق صاحب " "	۴/	" "	۸۵۴	۱۰۱۲۹	یوسف احمد صاحب چاندا " "	۱	" "
۸۲۶	۱۰۱۰۱	یوسف حاجی ابراہیم صاحب " "	۸/	" "	۸۵۵	۱۰۱۳۰	احمد ابراہیم قاضی صاحب " "	۱	" "
۸۲۷	۱۰۱۰۲	ایک اہل خیر صاحب " "	۱	" "	۸۵۶	۱۰۱۳۱	مولوی احمد علی صاحب " "	۱	" "
۸۲۸	۱۰۱۰۳	محمود ابراہیم صاحب گارڈی " "	۸/	" "	۸۵۷	۱۰۱۳۲	محمد ابراہیم صاحب " "	۱	" "
۸۲۹	۱۰۱۰۴	محمد یوسف واچھ صاحب " "	۱	" "	۸۵۸	۱۰۱۳۳	سلیمان صاحب " "	۱	" "
۸۳۰	۱۰۱۰۵	محمود محمد نسیم اللہ صاحب " "	۴/	" "	۸۵۹	۱۰۱۳۴	حافظ محمد یوسف کالوجی بچین " "	۱	" "
۸۳۱	۱۰۱۰۶	مولوی حسن بسم اللہ صاحب " "	۸/	" "	۸۶۰	۱۰۱۳۵	اسمٰعیل یوسف مہتر صاحب کفایتہ " "	۵	" "
۸۳۲	۱۰۱۰۷	مولوی محمد بسم اللہ صاحب " "	۴/	" "	۸۶۱	۱۰۱۳۶	حاجی اسمٰعیل سلیمان " "	۱	" "
۸۳۳	۱۰۱۰۸	محمد ابراہیم بسم اللہ صاحب " "	۵	" "	۸۶۲	۱۰۱۳۷	حافظ سلیمان محمود کالوجی موضع " "	۱	" "
۸۳۴	۱۰۱۰۹	احمد اینڈ سلیمان کوٹھ یوالا " "	۵	" "	۸۶۳	۱۰۱۳۸	حافظ احمد میاں دین مولوی اسمٰعیل صادق " "	۵	" "
۸۳۵	۱۰۱۱۰	احمد موسیٰ پاہ یہ صاحب " "	۴/	" "	۸۶۴	۱۰۱۳۹	محمد دین پسریہ صاحب " "	۵	" "
۸۳۶	۱۰۱۱۱	یوسف احمد سفو صاحب " "	۴/	" "	۸۶۵	۱۰۱۴۰	مولانا محمد عالم صاحب ہیڈ ماسٹر گجرات	۵	" "
۸۳۷	۱۰۱۱۲	یوسف ابراہیم گارڈی صاحب " "	۵	" "	۸۶۶	۱۰۱۴۱	شیخ عبدالرحمٰن صاحب آئرن مرچنٹ "	۵	عطاء
۸۳۸	۱۰۱۱۳	احمد ابراہیم نانا صاحب " "	۱	" "	۸۶۷	۱۰۱۴۲	میاں غلام احمد صاحب نین ساز لکھیانہ	۱	" "
۸۳۹	۱۰۱۱۴	مولانا احمد بزرگ صاحب " "	۵	" "	۸۶۸	۱۰۱۴۳	منشی دوست محمد صاحب محرر حاجی محمد اشرف صاحب "	۵	" "
۸۴۰	۱۰۱۱۵	محمد اسمٰعیل صاحب " "	۵	" "	۸۶۹	۱۰۱۴۴	شیخ عبدالقیوم صاحب محلہ سدنیقیہ جھنگ	۵	" "
۸۴۱	۱۰۱۱۶	مولوی عبدالشافی صاحب بہام " "	۵	" "	۸۷۰	۱۰۱۵۱	منشی عبدالقیوم صاحب دوکاندار سہسپور بجنور	۱	قرض طلبہ
۸۴۲	۱۰۱۱۷	حکیم سلیمان صاحب " "	۵	" "	۸۷۱	۱۰۱۵۳	والدہ صاحبہ مولوی عطاء اللہ صاحب عثمانی پانی پت کرنال	۱	زکوٰۃ
۸۴۳	۱۰۱۱۸	از ایک مسلم فنڈ راجپور "	۵	"	۸۷۲	۱۰۱۵۶	سلطان رحمت اللہ خانصاحب کٹھوری مظفر آباد	۱	رسالہ
۸۴۴	۱۰۱۱۹	اسمٰعیل یوسف بام جی صاحب " "	۵	"	۸۷۳	۱۰۱۵۷	بی ناوت علی صاحبہ منجانب بلبیخود انبالہ	۵	زکوٰۃ
۸۴۵	۱۰۱۲۰	حافظ احمد وئید صاحب " "	۱	"	۸۷۴	۱۰۱۵۸	عبدالرحمٰن صاحب موضع کلچن میرٹھ	۵	"
۸۴۶	۱۰۱۲۱	یوسف جی احمد بام جی صاحب " "	۵	"	۸۷۵	۱۰۱۶۰	حکیم حبیب الرحمٰن صاحب مکان ۱۳۱۳ دہلی	۱/۸	"
۸۴۷	۱۰۱۲۲	محمد موسیٰ بلبلیہ صاحب " "	۵	"	۸۷۶	۱۰۱۶۱	مولانا عبدالحی خانصاحب ۔ اکبرپور بلند شہر	۵	"

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطاء کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطاء کنندگان	رقم	مد
۹۳۵	۱۰۲۷۱	مرزا فیاض بیگ صاحب دہلی	۲/۴	زکوٰۃ	۹۶۴	۱۰۳۱۲	ایم آر ایس کٹرہ قطب الدین صاحب دہلی	۵۰	زکوٰۃ
۹۳۶	۱۰۲۷۲	کے بی رشید احمد صاحب "	۵۰	"	۹۶۵	۱۰۳۱۳	محمد رفیع صاحب گھڑی والے "	۵۰	"
۹۳۷	۱۰۲۷۳	حاجی فضل الٰہی و عبدالسلام صاحبان "	۵۰	"	۹۶۶	۱۰۳۱۴	شیخ محمد یوسف صاحب خضاب والے "	۵۰	"
۹۳۸	۱۰۲۷۴	ایم فضل کریم و عبدالوحید صاحبان "	۷	"	۹۶۷	۱۰۳۱۵	شیخ محمد امین صاحب صابن والے "	۵۰	"
۹۳۹	۱۰۲۷۵	حاجی محمد یحییٰ صاحب تاجر بٹن "	۵۰	تعمیر مسجد	۹۶۸	۱۰۳۱۶	حافظ محمد رفیع صاحب پٹنہ والے "	۵۰	"
۹۴۰	۱۰۲۷۶	شیخ محمد یوسف صاحب ذریعہ حاجی فضل دین صاحب	۵۰	زکوٰۃ	۹۶۹	۱۰۳۱۷	حافظ مولوی عبدالجلیل صاحب "	۵۰	"
۹۴۱	۱۰۲۷۷	شیخ عبدالحق صاحب باڑہ ہندوراؤ "	۵	"	۹۷۰	۱۰۳۱۸	حاجی شمس الحق و ممتاز الدین صاحب چشمہ والے "	۵	"
۹۴۲	۱۰۲۷۸	آغا مرزا صاحب : حاملہ کدارا "	۵۰	"	۹۷۱	۱۰۳۱۹	شیخ احمد اللہ صاحب " "	۵	"
۹۴۳	۱۰۲۷۹	شیخ محمد اسمٰعیل صاحب بزاز "	۵۰	"	۹۷۲	۱۰۳۲۰	حافظ رحمت الٰہی صاحب "	۵۰	"
۹۴۴	۱۰۲۸۰	شیخ محمد یٰسین و محمد یونس صاحبان "	۵۰	"	۹۷۳	۱۰۳۲۱	حاجی محمد یوسف صاحب گھڑی والے "	۵۰	"
۹۴۵	۱۰۲۸۱	نواب علی صاحب دوکاندار رودولی بارہ بنکی	۱۰	عطا، بہی خواہ	۹۷۴	۱۰۳۲۲	حاجی محمد صدیق صاحب "	۱۰	"
۹۴۶	۱۰۲۸۲	خدا بخش و بندو میاں صاحبان " "	۱۰	" "	۹۷۵	۱۰۳۲۳	شیخ احمد صاحب ٹیلہ سوت والے "	۱۰	"
۹۴۷	۱۰۲۸۳	محمد سعید صاحب تاجر چرم " "	۱۰۰	" "	۹۷۶	۱۰۳۲۴	شیخ غیاث الدین صاحب "	۵۰	"
۹۴۸	۱۰۲۸۴	چھدامی و خدا بخش صاحبان " "	۵۰	" "	۹۷۷	۱۰۳۲۵	" محمد الدین صاحب "	۵	"
۹۴۹	۱۰۲۸۵	الٰہی صاحب موضع بکرایا " "	۵۰	" "	۹۷۸	۱۰۳۲۶	" محمد تقی صاحب اینڈ سنس "	۱۰	"
۹۵۰	۱۰۲۸۶	صابر علی صاحب " کرما " "	۱۰۰	" "	۹۷۹	۱۰۳۲۷	" حاجی رحمت الٰہی محمد بلال صاحب "	۱۰	"
۹۵۱	۱۰۲۸۷	حامد حسین صاحب کلکٹری "	۸	" "	۹۸۰	۱۰۳۲۸	حافظ عبدالمتین صاحب کٹرہ قطب الدین "	۵	"
۹۵۲	۱۰۲۸۸	احمد علی صاحب دوکان دار رودولی شریف "	۱۰	" "	۹۸۱	۱۰۳۲۹	حاجی محمد ہارون صاحب کپڑے والے "	۱۰	"
۹۵۳	۱۰۲۸۹	محمد ایوب صاحب تاجر غلہ " "	۱۰	رسالہ	۹۸۲	۱۰۳۳۰	جمیل الرحمٰن صاحب معرفت " "	۵	"
۹۵۴	۱۰۲۹۱	بابو حبیب اللہ صاحب اینڈ سنس دہلی	۵۰	زکوٰۃ	۹۸۳	۱۰۳۳۱	شیخ محمد تقی صاحب کپڑے والے "	۵	"
۹۵۵	۱۰۲۹۲	مولوی محمد الیاس صاحب تاجر کلاہ "	۱۰	"	۹۸۴	۱۰۳۳۲	حاجی عبدالرزاق صاحب انگوٹھی علیخاں "	۵۰	"
۹۵۶	۱۰۲۹۳	حاجی عبدالسلام صاحب مونگہ والے "	۵۰	"	۹۸۵	۱۰۳۳۳	اوستاد امی خاں بلیماران "	۵	"
۹۵۷	۱۰۲۹۴	شیخ محمد حسن محمد صدیق صاحبان "	۵۰	"	۹۸۶	۱۰۳۳۴	حاجی حنیف الدین صاحب میرٹھ والے "	۵۰	"
۹۵۸	۱۰۲۹۵	شیخ مولا بخش صاحب "	۷	"	۹۸۷	۱۰۳۳۵	قاری محمد عثمان صاحب "	۵۰	"
۹۵۹	۱۰۲۹۶	حافظ عبدالستار صاحب معرفت خانبہادر سناسا کن میرٹھ "	۵۰	قرض للہ	۹۸۸	۱۰۳۳۶	شیخ رکن الدین صاحب نواڑ والے "	۵۰	"
۹۶۰	۱۰۲۹۷	شیخ رشید احمد صاحب "	۵۰	زکوٰۃ	۹۸۹	۱۰۳۳۷	شیخ مشتاق احمد صاحب شیخ فخر الدین صاحب "	۱۰	"
۹۶۱	۱۰۲۹۹	حاجی میاں جان و احمد جان صاحبان "	۵۰	"	۹۹۰	۱۰۳۳۸	شیخ محمد سعید صاحب "	۵۰	"
۹۶۲	۱۰۳۱۰	حاجی عبدالعزیز و محمد اسحاق صاحبان "	۵۰	"	۹۹۱	۱۰۳۳۹	حاجی محمد یحییٰ صاحب "	۱۰	"
۹۶۳	۱۰۳۱۱	شیخ محمد شفیع و احمد خلیل صاحبان سوت والے "	۵۰	"	۹۹۲	۱۰۳۴۰	حافظ محمد عثمان صاحب جیلانی برف خانہ "	۵۰	"

نمبر شمار	نمبر رسید بخشش	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد	نمبر شمار	نمبر رسید بخشش	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۹۹۳	۱۰۳۴۱	محمد ابراہیم محمد امین صاحبان صدر بازار دہلی	۵	زکوٰۃ	۱۰۲۲	۱۰۳۴۳	شیخ محمد ادریس صاحب باڑی دہلی	۵	زکوٰۃ
۹۹۴	۱۰۳۴۲	شیخ محمد ابراہیم ولد شیخ بخش الٰہی صاحب " "	۵	"	۱۰۲۳	۱۰۳۴۴	شیخ محمد دین محمد احمد صاحب "	۵	"
۹۹۵	۱۰۳۴۳	حافظ محمد رفیع صاحب کلکتہ والے "	۵	"	۱۰۲۴	۱۰۳۴۵	شیخ کرم الٰہی صاحب "	۱	"
۹۹۶	۱۰۳۴۴	منشی عبدالغنی صاحب از دوکان حاجی فضل الٰہی صاحب "	۵	"	۱۰۲۵	۱۰۳۴۶	" محمد صدیق عبدالمجید صاحب "	۵	"
۹۹۷	۱۰۳۴۵	شاہجہانپوری ہوٹل "	۸	"	۱۰۲۶	۱۰۳۴۷	مسماۃ غلام فاطمہ ذریعہ چوہدری محمد بخش صاحب "	۱۰	"
۹۹۸	۱۰۳۴۶	شیخ محمد عارف صاحب اینڈ کو "	۵	"	۱۰۲۷	۱۰۳۴۸	ایس بی ہدایت اللہ خانصاحب "	۱	فرض طلبہ
۹۹۹	۱۰۳۴۷	حافظ عبدالسلام صاحب اینڈ سنس "	۵	"	۱۰۲۸	۱۰۳۴۹	عبدالسلام و عبداللہ صاحبان "	۵	زکوٰۃ
۱۰۰۰	۱۰۳۴۸	" محمد یوسف محمد ایوب صاحبان "	۵	"	۱۰۲۹	۱۰۳۵۰	احمد نواب صاحب "	۵	"
۱۰۰۱	۱۰۳۴۹	حاجی محمد اشفاق محمد رفیع صاحبان "	۵	"	۱۰۳۰	۱۰۳۵۱	محمد عارفین صاحب تالے والے "	۵	"
۱۰۰۲	۱۰۳۵۰	" عبدالرحیم محمد عثمان صاحبان "	۵	"	۱۰۳۱	۱۰۳۵۲	حاجی محمد اسمٰعیل صاحب "	۵	"
۱۰۰۳	۱۰۳۵۱	انجانب سلمانان بزرگاؤں	۱	عطا بخواہی	۱۰۳۲	۱۰۳۵۳	حاجی فضل دین صاحب "	۱	"
۱۰۰۴	۱۰۳۵۵	محمد علی و رونق علی صاحبان - رودلی - بارہ بنکی	۵	"	۱۰۳۳	۱۰۳۵۴	محمد احمد صاحب سادہ کار "	۵	"
۱۰۰۵	۱۰۳۵۶	عبدالرحمٰن و محمد نوح صاحبان "	۵	"	۱۰۳۴	۱۰۳۵۵	حافظ نور احمد صاحب و محمد شفیع صاحب "	۵	"
۱۰۰۶	۱۰۳۵۷	ایم جمیل صاحب اینڈ سنز دہلی	۵	زکوٰۃ	۱۰۳۵	۱۰۳۵۶	حاجی رفیع الدین و نواب الدین صاحبان "	۵	"
۱۰۰۷	۱۰۳۵۸	حافظ احسان اللہ محمد امین صاحبان "	۱	"	۱۰۳۶	۱۰۳۵۷	حافظ عبداللطیف صاحب "	۱	"
۱۰۰۸	۱۰۳۵۹	عزیز صاحب اینڈ سنز "	۵	"	۱۰۳۷	۱۰۳۵۸	محمد سعید صاحب ذریعہ حاجی فضل دین و رفیع الدین صاحبان	۱	"
۱۰۰۹	۱۰۳۶۰	محمد صالحین ولد حاجی عبدالکریم صاحب "	۵	"	۱۰۳۸	۱۰۳۵۹	محمد اسمٰعیل صاحب "	۵	خواہ عطا بخواہی
۱۰۱۰	۱۰۳۶۱	مسعود برادر "	۱	"	۱۰۳۹	۱۰۳۶۰	مستری اللہ دتا صاحب آہنگر جھنگ	۵	"
۱۰۱۱	۱۰۳۶۲	بابو ذکاء اللہ صاحب لیس والے "	۵	"	۱۰۴۰	۱۰۳۶۲	اللہ بخش صاحب ولد محمد بخش صاحب "	۵	"
۱۰۱۲	۱۰۳۶۳	جمال الدین صاحب کمپنی "	۵	"	۱۰۴۱	۱۰۳۶۳	کرم الٰہی صاحب " عنایت صاحب "	۵	"
۱۰۱۳	۱۰۳۶۴	شریف کمپنی سوت والے "	۵	"	۱۰۴۲	۱۰۳۶۴	محمد بخش " محمد مراد صاحب "	۵	"
۱۰۱۴	۱۰۳۶۵	بابو محمد عمران صاحب "	۵	"	۱۰۴۳	۱۰۳۶۵	میاں خدا بخش صاحب آہیر "	۵	"
۱۰۱۵	۱۰۳۶۶	محمد زکی صاحب "	۵	"	۱۰۴۴	۱۰۳۶۶	حاجی علی محمد محمد غوث صاحبان چنیوٹ	۱	"
۱۰۱۶	۱۰۳۶۷	مولانا حاجی احمد حسن صاحب "	۵	"	۱۰۴۵	۱۰۳۶۷	شیخ محمد وارث صاحب "	۵	زکوٰۃ
۱۰۱۷	۱۰۳۶۸	محمد یعقوب صاحب "	۵	"	۱۰۴۶	۱۰۳۶۸	میاں محمد شفیق ولد حاجی مولا بخش صاحب "	۵	"
۱۰۱۸	۱۰۳۶۹	حکیم کمپنی سوت والے "	۱	"	۱۰۴۷	۱۰۳۶۹	حاجی محمد حیات الٰہی بخش صاحبان "	۱	"
۱۰۱۹	۱۰۳۷۰	ایس اکمل احمد بمبئی والے "	۱	"	۱۰۴۸	۱۰۳۷۰	شیخ عبدالمجید صاحب "	۱	"
۱۰۲۰	۱۰۳۷۱	شیخ محمد شفیع صاحب گندک والے "	۵	"	۱۰۴۹	۱۰۳۷۱	محمد صدیق حاجی امیر الدین صاحبان کراچی	۱	زکوٰۃ
۱۰۲۱	۱۰۳۷۲	حافظ مشتاق احمد صاحب گھڑیوالے "	۵	"	۱۰۵۰	۱۰۳۷۲	عبدالصمد حاجی لعل محمد صاحب بھواند - تھانہ	۵	عطا

اسلام

یعنی

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح عمری

مصنفہ حضرت مولانا عاشق الٰہی صاحب (م)

جس میں

چاہ زمزم کے نمودار ہونے اور مکہ کی ابتدائی

آبادی سے لیکر رحلت نبوی تک کے حالات جدید اسلوب بیان پر

نہایت دلچسپ طرز میں بیان کئے گئے ہیں۔ بی بی ہاجرہ کا تن و دق بیابان میں آنا۔ جرہم کا

آباد ہونا۔ حضرت اسمٰعیلؑ کا سر اور بنا خانہ کعبہ کی تعمیر۔ اصحاب فیل کا مکہ پر حملہ۔ خواجہ ہاشم کا نکاح۔ عبدالمطلب کا

دوبارہ چاہ زمزم کھودنا۔ خواجہ عبداللہ کا ذبح۔ سرور عالمؐ کی ولادت۔ عقیقہ۔ رضاعت۔ طفولیت۔ شق الصدر۔ سفر شام۔ شباب

اور ابو طالب کی کفالت۔ خدیجۃ الکبریٰ سے نکاح۔ ابتدائے نبوت۔ تبلیغ۔ کفار کی ایذا رسانی۔ غم کا برس۔ شعب ابی طالب کا قیام اور

تین سال تک صعوبت و عسرت۔ حبشہ کی جانب مسلمانوں کی ہجرت۔ معراج اور اسلام کی یثرب میں بنیاد۔ بیعت عقبہ۔ ہجرت۔ حلیہ مبارک وغیرہ

انتیس ابواب حصہ اول میں مذکور ہیں۔ مدینہ کی ابتدائی آبادی۔ مسجد نبوی و قبا کی تعمیر۔ اسلام کا پھیلنا۔ اذان و صوم۔ ماشولی کی مشروعیت

سیاست۔ جنگ بدر۔ بنی قینقاع۔ سریہ۔ کعب بن اشرف کا قتل۔ غزوۂ احد۔ حمراء الاسد۔ میدان بنی نضیر۔ سریہ معونہ۔ بنی نضیر۔ ذات الرقاع

ام المومنین پر بہتان۔ خندق۔ مسجد قبا۔ بنی قریظہ۔ ابو لبابہ کی توبہ وغیرہ تیس ابواب حصہ دوم میں مذکور ہیں۔ بنی لحیان

عرنیین۔ حدیبیہ۔ اور بیعت الرضوان۔ معاہدۂ ابو بصیر کا گروہ۔ چاہ اویس و انگشتری۔ ہرقل کے نام خط۔ نجاشی کا اسلام

خسرو پرویز۔ باذان۔ جنگ خیبر۔ غزوۂ موتہ۔ منبر۔ سریہ خبط۔ حرقات جہنیہ۔ حاطب۔ فتح مکہ اور نبوی شفقت

حنین۔ غزوۂ طائف و اوطاس وغیرہ چوبیس ابواب تیسرے حصہ میں مذکور ہیں۔ یہ دلچسپ اسلوب

آپ کو اس رسالہ کے علاوہ اور دوسری کتاب میں نہ ملے گا۔ دیکھنے اور پاس

رکھنے کی چیز ہے آئندہ آپ کو اختیار ہے۔

۵ نسخے یکمشت خریدنے پر محصول معاف

کاغذ طباعت بہتری۔ قیمت بلا جلد دو روپیہ

اور مجلد کی قیمت دو روپیہ ہے۔ ملنے کا پتہ

مولوی سید احمد مالک کتب خانہ

اعزازیہ دیوبند

چنانچہ اسی تکثیر جماعت کے معیار پر امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک صلوٰۃ فجر میں اسفار افضل قرار پایا ہے تغلیس سے بلکہ ہر نماز میں تاخیر مستحب ہے بجز مغرب کے کہ اسمیں تحفظ حدود ہے بوجہ تنگی وقت۔ پھر اسی لئے تارک جماعت کو گمراہ اور منافق کہا گیا اگرچہ وہ نماز گھر میں پڑھے گو یا اجتماعیت ہی معیار اخلاص ٹھہر گیا۔ ولو انکم صلیتم فی بیوتکم کما یصلی ھذا المختلف فی بیتہ لترکتم سنۃ نبیکم ولو ترکتم سنۃ نبیکم لضللتم۔ (مشکوٰۃ ص۷۵)

پھر جماعت کے اُخروی منافع فرمائے گئے کہ ہر خطوہ پر حط سیئہ و رفع درجہ ہے اسی لئے صحابہ فرماتے ہیں وما یتخلف عنہا الا منافق معلوم النفاق ولقد کان الرجل یؤتی بہ یہادی بین الرجلین حتی یقام فی الصف (مشکوٰۃ ص۷۵)

اور اسی لئے تارک جماعت کے احراق کی خواہش ظاہر فرمائی کہ اُن کے گھروں کو آگ لگا دوں۔ مگر بچوں کا خیال ہے اور جبکہ احراق عذاب جہنم ہے تو گویا انھیں دنیا ہی میں جہنم میں ڈالکیں دینے کا منشا ظاہر فرمایا مگر وہ معصوم بچوں کے طفیل میں چھوڑ دیئے گئے۔

تنبیہات۔ پھر اسی اجتماعیت کے معیار سے یوم جمعہ افضل الایام قرار پایا کہ اسمیں تمام امور عظام ایسے ہی پائے گئے جو اجتماعیت اور جمعیت کی شان لئے ہوئے تھے جمعہ کی راجح جمعیت و اجتماعیت تھی اس لئے وہ تمام ایام سے افضل ہو گیا کہ اُن میں یہ شان نہ تھی۔ چنانچہ اول تو اس نام ہی سے اجتماعیت کی طرف اشارہ ہے۔ جمعہ کے معنی لغت میں المجموع فیہ کے ہیں اُس کا موضوع جمع و اجتماع کا وقوع ہے۔ چنانچہ اُس میں جتنے اہم اُمور پیش آئے ان سب میں یہ جمع و اجتماع کی شان موجود ہے۔ فیہ جمع خلقۃ آدم یعنی مٹی جمع کرائی گئی، یا خلقۃ جمع کی گئی اور پتلا تیار کیا گیا۔ پھر آدم علیہ السلام جمع ہی کو پیدا بھی کئے گئے۔ یعنی زندہ ہوئے۔ اسی یوم میں انکا دخول جنت ہوا۔ یہاں بھی جمعیت ہے۔ ملائکہ مقربین کے ساتھ، نعم کے ساتھ اور درجات عالیہ کے ساتھ اقتران۔ وفیہ اُھبط۔ کہ اسمیں جمعیت اولاد سامنے آئی وفیہ یتب علیہ کہ یہ اقتران بالرحمۃ ہے اور اقتران بالملأ الاعلیٰ ہے اور ساتھ ہی معیۃ الٰہی ہے جو تمام جمعیتوں اور اجتماعیتوں کی اصل اصول ہے اور اسی لئے اس وصول الی اللہ کو صوفیاء جمع کہتے ہیں۔ وفیہ جمع مع حواء۔ وفیہ جمع ھو الاجتماع مع المقربین۔ والجمع القام مع اللہ الکریم۔ وفیہ تقوم الساعۃ کہ وہ اجتماع خلائق کا سب سے بڑا اور سب سے آخری مظاہرہ ہوگا یوم یجمع اللہ الرسل اور رسل اُمم خلائق ہونگے تو فرمایا یوم ندعو کل اناس بامامھم پس یہ یوم۔ یوم تجمع الخلائق اور تجمع الامم کا مصداق بھی ہے جسے اجتماعیت کلیہ کہنا چاہیئے کہ کوئی فرد بھی اس اجتماعیت سے الگ نہ رہ سکیگا۔ پھر چونکہ حق تعالیٰ نے اس یوم میں جمعیت و اجتماعیت کی شان رکھی تھی اس لئے اُسکا منشا تھا کہ بنی آدم اس دن کو میری اجتماعی عبادت کے لئے خاص کر دیں اور ہفتہ بھر میں سب ملکر یہ دن مجھے دیدیں۔ چنانچہ اس نے اپنے اس منشا کو مخفی رکھکر اقوام کا امتحان لیا کہ آیا کوئی اس دن پر پہنچتا ہے یا نہیں اور اُس کی فضیلت کو پاتا ہے یا نہیں؟ تو یہود سے خطاب کیا کہ انتخاب کرو انھوں نے یوم السبت کا انتخاب کیا کہ یہ یوم فراغ ہے جمعہ کے دن تخلیق تمام ہو چکی تھی۔ نصاریٰ نے یوم الاحد اختیار کیا کہ اس میں تخلیق کی ابتداء ہوئی ہے۔ لیکن جن وجوہ کی بنا پر انھوں نے انتخاب ایام کیا اُن میں سے ایک نہ بھی اجتماعیت کی شان نہ تھی۔ کیونکہ فراغت تو یکسوئی ہے نہ کہ اجتماع اور ابتدا کسی چیز کی جامع نہیں ہوتی کیونکہ جامعیت تو انتہاء میں ہوتی ہے جبکہ تکمیل کا درجہ آجائے۔ اس لئے ان

فروعی ہوتا ہے اور فروعی اختلاف باعث تیسیر ہے۔ بہر حال یہ اصولی اختلاف جس کا نتیجہ عداوت و تفریق باہمی ہے ایک ایسا خطرناک مہلکہ ہے جس سے حضرات انبیاء علیہم السلام تک نے سخت خوف کھایا ہے۔ حضرت ہارونؑ اس سے ڈرتے خود ہی مقر ہیں۔ یا ابن ام لا تأخذ بلحیتی ولا برأسی انی خشیت ان تقول فرقت بین بنی اسرائیل ولم ترقب قولی۔ جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مشرکین کا وجود بحالت شرک گوارا کیا جا سکتا ہے لیکن فتنۂ باہمی اور اختلاف و شقاق قابل برداشت نہیں۔ یعنی مسلم و کافر بھی رہیں تو صلح باہمی سے رہیں آپس کی خانہ جنگی سے نہ رہیں تو پھر مسلم مسلم کی باہمی جنگ تو انبیاء کو کیسے گوارہ ہو سکتی ہے۔ گویا سلسلہ معاشرت باہمی کا کفر نزاع و خلاف ہے کیونکہ معاشرۂ اسلامی کی روح ہے اجتماعیت اور تحزب و شقاق کی زد براہ راست اسی روح پر پڑتی ہے اس لئے اس روح کو فنا کرنے والے کافر پکارے گئے۔ گویا آپس میں لڑنے والے کافر معاشرت ہیں۔ اسی لئے حضور نے ارشاد فرمایا۔ لا ترجعوا بعدی کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض۔ اور ہارون علیہ السلام کیطرح آپ نے بھی اس اختلاف سے خوف کھایا ہے۔ واللہ ما اخشی علیکم الفقر ولکن ما اخشی علیکم من بعدی زهرة الدنیا تفتح علیکم فتهلککم کما اهلکتهم تحاسدون ثم تباغضون ثم تدابرون۔ اس حدیث میں خلاف و نزاع سے خوف کھاتے ہوئے منشاء نزاع و جدال پر بھی مطلع فرما دیا ہے کہ وہ زینت دنیا اور اس میں انہماک ہے جس میں گھر جانیکا طبعی نتیجہ جدال و قتال ہے جیسا کہ آج یورپ میں یہ نقشہ آنکھوں سے نظر آ رہا ہے اور آج سے چند صدی پیشتر مسلم اقوام میں بھی اسی وجہ سے دکھائی دے چکا ہے۔ دوسری حدیث میں اسی جدال و نزاع باہمی پر خوف کھاتے ہوئے اس کے ایک دوسرے منشاء پر مطلع فرمایا ہے ارشاد ہے۔ و انما اخاف علی امتی الائمة المضلین واذا وضع السیف فی امتی لم یرفع عنها الی یوم القیامة۔

اس میں فتنۂ اختلاف کا منشاء گمراہ کن بادیوں کی خود غرضیاں ہیں جو اپنے جاہ اور بقاء امامت و ریاست کیلئے عوام کو ایک دوسرے سے لڑاتے رہتے ہیں جس کا نقشہ امت مسلمہ میں موجود رہا ہے اور اب بھی ہے اس سے واضح ہوا کہ امت کا یہ جدال و قتال خواص سے چلیگا اور خواص کا باہمی تحاسد حب ریاست ہوگا اور اسی سے امت کے عوام کا سمع و طاعت بھی واضح ہوا۔ کیونکہ اگر وہ خواص کے ساتھ حسن ظن و عقیدت رکھکر ان کی پیروی نہ کریں تو یہ پارٹی بندی نمایاں کیسے ہو۔ پس مضلین کا حب جاہ اور عوام کا اتباع اسکا سبب ہوگا۔ غرض جدال و قتال کے دو منشاء بتلائے گئے۔ حب مال اور حب جاہ جس کا حاصل احتیاج الی الدنیا ہے تاکہ ان سے بچکر اختلاف باہمی سے بچ سکیں اور اس کی ضد غنا عن الناس و غنا عما فی ایدی الناس کو اختیار کرکے توافق باہمی کی سبیل کر سکیں۔ بہر حال اس اجتماعیت کو جو درحقیقت اجتماعیت مسلکی ہے اور جسے اجتماعیت نظری کہہ سکتے ہیں اسلام نے اصل و اساس اسلام قرار دیا ہے اور اس سلسلۂ اجتماع سے نکل جانے کو خروج من الاسلام سے تعبیر کیا ہے ارشاد نبوی ہے۔

من فارق الجماعة شبرا فقد خلع ربقة الاسلام من عنقه۔ (مشکوٰۃ ص۳۱)

ایک اُصولی لائن اور ایک مرکزی نقطہ پر جمع ہو جاتی ہے۔

اجتماعیت نظری پس اسلام نے پہلے تو اجتماعیت نظری پیدا کی کہ سب انسان نظر و فکر اور اعتقاد و خیال کے تشتت سے بچیں اور انکا قبلۂ نظر و فکر ایک ہو تاکہ وہ تفرق و تحزب پارٹی سسٹم اور گروہ بندیوں کے عذاب سے نجات پائیں۔ جس کو ہم اتحاد ملکی سے تعبیر کر سکتے ہیں اور جس کی ضد اضطراب و اختلاف اور جدال و شقاق ہے۔ چنانچہ اس اتحاد فکری اور اُس کی ضد تفرق کو جسکا ثمرہ عداوت باہمی ہے قرآن کریم نے کہتے ہوئے تمام دنیا کی اقوام کو خطاب کیا ہے کسی ایک ملک یا فرقہ یا قوم کو نہیں بخلاف دوسرے مذاہب کے کہ انکی تبلیغ اور پیغام رسانی ملکوں اور قوموں کے ساتھ محدود ہے کیونکہ اُن مذاہب کی کتب اس قسم کی جامعیت کی کوئی تصریح نہیں کرتیں۔ مثلاً گوتم بدھ کی کتاب سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ صرف برہمو سماج کی اصلاح کے لئے آئے تھے موسیٰ علیہ السلام کی کتاب (توراۃ) اونکا بنی اسرائیل کی طرف مبعوث ہونا بتلاتی ہے۔ اسی طرح عیسیٰ علیہ السلام کی کتاب۔ اُن کے بنی اسرائیل کی بھیڑوں کی رہنمائی کیلئے تشریف لانے کو ظاہر کرتی ہے[1] لیکن حضرت خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ پر نازل شدہ کتاب آپؐ کا سارے عالم اور تمام بنی نوع انسان کی طرف مبعوث ہونا بتاتی ہے اور ایسا دعویٰ ہے جو کسی دوسری آسمانی کتاب نے نہیں کیا۔ چنانچہ قرآن کریم کے خطابات تمام انسانوں کو ہیں۔

یا ایھا الناس قد جاءکم من اللہ نور و کتاب مبین۔ یا ایھا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم والذین من قبلکم۔ یا ایھا الناس اتقوا ربکم ان زلزلۃ الساعۃ شیء عظیم۔ یا ایھا الناس ان وعد اللہ حق فلا تغرنکم الحیوۃ الدنیا۔ یا ایھا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ وغیرہ قرآن کریم نے رسول کو خطاب کر کے اس جامعیت افراد عالم کی تصریح کی ہے فرمایا وما ارسلناک الا کافۃ للناس بشیرا ونذیرا۔ تبارک الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعالمین نذیرا۔ قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا۔ پھر اس تفریق سے بچنے کے سارے ہی انسانوں کو حکم فرمایا۔ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا۔ کہیں فرمایا ان الذین فرقوا دینھم وکانوا شیعا لست منھم فی شیء۔ کہیں اختلاف کو خلاف رحمۃ فرمایا ولا یزالون مختلفین الا من رحم ربک۔ اختلاف کو خسف وغیرہ کی طرح عذاب بتلایا۔ وھو القادر علی ان یبعث علیکم عذابا من فوقکم او من تحت ارجلکم او یلبسکم شیعا ویذیق بعضکم بأس بعض۔ دوسری جگہ اس تفرق سے بچنے کے لئے عمومی حکم دیا۔ ولا تکونوا کالذین تفرقوا واختلفوا من بعد ما جاءھم البینات واولئک لھم عذاب عظیم۔

اس سے وہ اختلاف خود بخود خارج ہو گیا جو وضوح بینات سے قبل کا ہے جسکو اجتہادی اختلاف کہتے ہیں کہ یہ اختلاف

---

[1] کمانی کتاب سفیر اسلام بجانب اقوام مصنفہ زید وجدی ترجمہ حلیم انصاری مطبوعہ حمیدیہ سٹیم پریس لاہور صفحہ ۱۹ :۔

( ) سرخ نشان

مدت خریداری ختم ہونیکی علامت ہے

اگر آپ کے اس ماہ کے رسالہ میں سرخ نشان بنا ہوا ہے تو سمجھ لیجئے کہ آپکا چندہ اسی ماہ جمادی الاولیٰ کے ساتھ ختم ہوگیا۔

لہٰذا۔ آپ سے درخواست ہے کہ اپنا چندہ مبلغ **دو روپیے** ۱۵ جمادی الثانی تک بذریعہ منی آرڈر عنایت فرماکر شکر گذاری کا موقع دیں۔ اور اپنے رسالہ کی سرپرستی کا سلسلہ جاری رکھیں۔

اس نازک دور میں جبکہ کاغذ کی گرانی اور نایابی کیوجہ سے بہت سے ماہنامے بند ہوچکے ہیں اور بہت سے خطرے میں گھرے ہوئے ہیں آپ کے رسالہ کے معیار میں ادنیٰ فرق بھی پیدا نہیں ہونے دیا گیا ہے اور بفضلہ تعالیٰ انتہائی زیرباری کے باوجود تمام مشکلات کا کامیابی کے ساتھ مقابلہ کیا جارہا ہے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ آیندہ بھی اسکی حیثیت میں کوئی کمی نہ پیدا ہونے دی جائیگی۔ لیکن یہ یاد رکھئے کہ اس وقت دارالعلوم کو زیرباری سے بچانا اور اس کی زیادہ سے زیادہ امداد کرنا ہر مسلمان کے ذمۂ ہمت پر فرض ہے۔

ماہنامہ "دارالعلوم" کی امداد کرنا دراصل "دارالعلوم" کی امداد کرنا ہے اور اس کی امداد کا طریقہ یہ ہے کہ آپ خود بھی بدستور اس کے معاون رہیں اور اپنے حلقۂ اثر سے چند جدید خریداروں کا چندہ بھی بھجوائیں تاکہ اس ہوشربا گرانی کا مقابلہ کیا جاسکے۔

(نوٹ) اگر جمادی الثانی کے رسالہ کی اشاعت سے قبل آپکا چندہ بذریعہ منی آرڈر وصول نہ ہوا یا کوئی گرامی نامہ نہ آیا تو ہم سمجھیں گے کہ آپ چندہ بذریعہ وی۔ پی ادا کرنا چاہتے ہیں۔ لہٰذا جمادی الثانی کا رسالہ بذریعہ وی پی حاضر ہوگا۔ امید ہے کہ وی۔ پی وصول فرماکر اپنی اس ملی امانت کو زیرباری سے بچائیں گے۔ کیونکہ ہر وی۔ پی کی واپسی پر دارالعلوم کو ۳ر آنے کا نقصان برداشت کرنا ہوگا۔

(ناظم ماہنامہ دارالعلوم)

روغن حیات دماغ
دماغی کام کرنے والوں کیلئے بیش بہا تحفہ ہے
محمد ایوب محمد زکریا تاجران عطر و روغن بلو اگھاٹ جونپور

خیر القرون کے بعد جہاں علماء حق تھے علماء سو بھی ان کے دوش بدوش پیدا ہو گئے اور وحی الٰہی کی تاویل اور اس کے اصل مناشی میں تحریف و تغییر کا بازار گرم ہو گیا۔ محدثین کے مقابلہ میں معتزلی آئے۔ ان کے جواب میں اشاعرہ محدثین پیدا ہو گئے۔ اشاعرہ کی بعض جزئیات سے ماتریدیوں نے اختلاف کیا۔ دولت عباسیہ کے دور میں چونکہ یونان و فارس کے تراجم سامنے آئے۔ پارسی عیسائی یہودی ہر سمت سے اٹھے اور عقائد و مسائل اسلامی پر بیباکی سے نکتہ چینی شروع کی جس نے بڑھ کر فتنۂ اعتزال کی صورت اختیار کر لی۔ اس سیلاب میں عوام سے لیکر حکومت تک بہ گئی۔ خود خلیفۂ مامون عباسی اس میں مبتلا ہوا۔ علماء حق امام احمد ابن حنبلؒ جیسے حضرات ائمۂ حق حبس و اسارت میں کئی سال پریشان رہے۔ بالآخر حضرت عبد العزیزؒ کے دست مبارک پر حق تعالیٰ نے ایک عظیم الشان مناظرہ میں جو باب خلافت میں واقع ہوا حق کو باطل سے ممتاز فرمایا اور فتنۂ اعتزال فرو ہوا

دوسرا ایک ہنگامہ خیز دور یوسف ابن تاشفین کے زمانہ میں جو صحرائے اعظم افریقہ کے خاندان مرابطیین کا ایک اولوالعزم فرمانروا ہے پیدا ہوا جس میں امام غزالیؒ کی احیاء العلوم کو جلایا گیا اور مقابلہ میں موحدین کا گروہ سامنے آیا۔ نصف صدی تقریباً اس ہنگامہ میں گذری۔

ہندوستان کا دور اکبری بھی اسی کی مثال ہے جس میں ہندو مت نے تمام شعائر اسلامی کے خلاف قدم اٹھایا۔ اسم اسلامی کے ساتھ رسم ہنودی کی اشاعت کی۔ ایک صدی تقریباً اسی حالت پر گذر گئی۔ غالباً جہانگیر کے عہد میں پھر ایک جماعت حقہ مقابلہ میں صف آرا ہوئی۔ حضرت باقی باللہ کے فیض یافتہ متوسلین جن میں حضرت مجدد سرہندیؒ کی ذات ممتاز ہے سامنے آئی اور اس قدر سخت مجاہدوں سے احیاء علوم کے لئے دوچار ہوئے کہ نتیجہ میں اکبر جیسے عادم دین بادشاہ کا پوتا عالمگیر جیسا حامی دین پیدا ہوا۔

دولت مغلیہ کے آخری دور میں پھر خاندان ولی اللّٰہی کے خوشہ چین علما سامنے آئے۔ حضرت سید احمدؒ اور شاہ اسمٰعیل شہیدؒ جیسے حضرات مجاہدین حق نے اپنی علمی و عرفانی ضیا پاشیاں کیں الحمد للہ کہ یہ سلسلہ آج تک موجود ہے۔ حضرت قاسم العلوم مولانا محمد قاسم نانوتویؒ اور حضرت اقدس مولانا رشید احمد محدث گنگوہیؒ جیسے اکابر نے علماء سوء کے مقابلہ میں اپنی مجاہدانہ اور حق کوشش مساعی سے ایسی حقانیت پاش مثالیں پیش کیں کہ امت اسلامیہ اس امتنان سے بلا واسطہ یا بالواسطہ عہدہ برا نہیں ہو سکتی۔ علوم مشرقیہ دینیہ کا یہ اسلامی مرکز دارالعلوم جس کے صفحات جریدہ کے لئے یہ پارینہ داستان پیش کرنے کی جسارت کر رہا ہوں خود میرے بیان کی محکم شہادت ہے کہ آج امت اسلامیہ کا کوئی گوشہ دارالعلوم اور اس کے اکابر حقہ کے احسان سے سر برا نہیں۔ اور اس حقیقت کا اعتراف بھی ناگزیر ہے کہ اس مرکز دینی کے خوشہ چین تلامذہ بھی الحمد للہ کہ اپنی اکثریت میں علماء حق ہی ہیں حضرت اقدس شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ حضرت مولانا احمد حسن امروہیؒ حضرت حکیم الامت مجدد الملت مولانا اشرف علی

وہ ارباب عقل جو کھڑے ہو کر بیٹھ کر اور کروٹوں پر لیٹے ہوئے خدا کا ذکر کرتے رہتے ہیں۔ اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور وفکر کرتے ہیں (پکار اٹھتے ہیں) خداوندا تو نے یہ سارا نظام بیکار نہیں پیدا کیا۔ بلاشبہ تیری ذات ہر ایک عیب سے پاک ہر ایک کمی سے بلند و بالا ہے۔ لہٰذا ہمیں عذاب نار سے محفوظ رکھ۔"

ضرورت جستجو۔ ہم اخلاق وملکات کے باطنی نظام کی تلاش میں نہ پڑتے اگر یہ اخلاق انسانیت کا جزو اعظم ہوتے مگر جبکہ انسانیت کا مدار انہیں اخلاق پر ہے تو آنکھ۔ ناک۔ کان وغیرہ مادی اعضاء سے زیادہ ان اخلاق کی اصلاح، درستی، اور ترقی کی فکر کرنا لازم ہے۔ اور ان سے غفلت بلاشبہ ایسی مضر ہے جیسے اپنے اعضاء ظاہری سے غفلت بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ کیونکہ اگر آنکھ پھوٹ جائے۔ ناک کٹ جائے۔ ہاتھ ٹوٹ جائے۔ کان بہرے ہو جائیں تو ہماری انسانیت میں فرق نہیں آتا لیکن اگر عقل۔ ارادہ۔ عدل۔ شجاعت وغیرہ اوصاف واخلاق میں سے کوئی نہ رہے تو لامحالہ ہماری انسانیت ختم ہو جاتی ہے۔ ہم صرف ایک قالب رہ جاتے ہیں جو انسانیت سے عاری ہو۔

کیا ہم اس نظام مقدس کو عقل وتجربہ سے معلوم کر سکتے ہیں؟

عقل وتجربہ کے متعلق جو کچھ عرض کیا گیا۔ وہ اس سوال کا جواب نفی میں دیتا ہے۔ ایک بڑی دشواری یہ ہے کہ عقل وتجربہ سے کسی چیز کو معلوم کرنے کے لئے مدت درکار ہے۔ اور پھر بھی یقین نہیں ہوتا کہ ہم حقیقت کی تہ تک پہونچ گئے اور اخلاق وملکات کے نظام معلوم کرنے کے لئے اگر ہم کسی تجربہ کا انتظار کریں تو گویا اس وقت تک کے لئے ہم اپنی انسانیت کو معطل کر کے ان بدترین نتائج کے لئے خود کو پیش کر رہے ہیں جو جہالت اور انسانیت کے ان عظیم الشان اجزاء سے غفلت کی بنا پر مرتب ہونے چاہئیں۔ لہٰذا خالق ذوالجلال او فاطر رحمتی نے نوع انسان پر ایک دوسرا احسان فرمایا۔

منتخب بندوں کو فوق العادت۔ روحانی قوت عطا فرما کر دنیا میں مبعوث فرمایا۔

ان حضرات نے اس نظام مقدس کی وہ تمام چیزیں (دیکھ کر یا اپنے بھیجنے والے سے اطلاع پا کر) نوع انسان کو بتا دیں جن کی نوع انسان کو اخلاقی اور روحانی زندگی کے لئے ضرورت تھی۔

یہ انبیاء علیہم السلام عقل وتجربہ سے نہیں۔ بلکہ اطلاع اور مشاہدہ سے اس نظام مقدس کی تصویر ہمارے سامنے رکھتے ہیں۔

اطباء۔ غذاؤں اور دواؤں کے سائنس دان۔ عناصر اور مادیات کے اثر اور تاثیر کو عقل یا تجربہ سے بتاتے ہیں۔ یہ ان چیزوں کو دیکھتے ہیں اور تجربہ کرتے ہیں۔

انبیاء علیہم السلام ہمارے افعال۔ اعمال۔ ہمارے اقوال اور معاملات وغیرہ کے اثر کی اطلاع دیتے ہیں کونسا فعل کس طرح کرنا چاہئے۔ کونسی بات ہمارے اخلاق پر اچھا اثر ڈالتی ہے۔ کونسا کلمہ روح کے لئے مفید یا مضر ہے۔ کس چیز کا کھانا اخلاق پر اچھا یا برا اثر ڈالتا ہے۔ ان چیزوں کا بتانا۔ انبیاء علیہم السلام کا کام ہے۔